

اِنْ اَرَادْتُمْ اَنْ تُبَلِّغُوا النَّاسَ بِاَحْسَنِ الْاَقْوَامِ فَقُلُوْا لَهُمْ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنَّهٗ كَانَ عَزِيْزًا مُّحْسِنًا

بعونہ تعالیٰ کتاب مستطاب مجموعہ ملفوظات مسمیٰ بحضرت

جسٹری کردہ شد



ماہ شعبان سن ۱۳۸۵ھ

شایع کردہ بندہ ذوالجمال حبیبی لال مالکن ہنرمند طبع محبت فیض بازار دہلی

مَطْبَعُ هُنْدِ هَاقِعٍ وَبَارِظُونَا
دَلِیْلِ حُبِّ دِلِیْ وَفِیضِ دِلِیْ

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از مدتے آرزویم بود کہ سوانح عمری حضرت محبوب آہی سلطان المشائخ نظام الحق والدین حجتی دہلوی قدس سرہ العزیز بمعرض تحریر آید تا ازاں بہر خاص و عام مستفید شوند بحمد اللہ والمنتہ کہ دریں عہد معدلت مہد حضور ملکہ معظمہ کوئین و کمٹوریا قیصرہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کہ سنہ جلوسش چہل و ہفت است بحکم ”جویندہ یا بندہ“ این ہچماں چرخچی الال جینی رئیس قدیم درگاہ حضرت نظام الدین اولیا واقع غیا پور متصل دہلی را یک نسخہ کہنہ و قلمی از سید شاہ طہور علی صاحب قاضی زادہ درگاہ موصوفہ پس از تجسس بسیار بعد اداے ماوجب قابل اعتبار بدست آمد کہ آں گوہر بے بہار مولانا میر خور و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ در سنہ ہشت صد و ہجری تصنیف کردہ بود۔ از آنجا کہ محض آرزوے دلی برائے دستیابی سوانح عمری آنحضرت بود۔ حال اخیرہ مستند شتمل بر سوانح عمری و دیگر حالات تاریخی و ملفوظات پیراں شیخ المشائخ و پیران پیر و خلفائے و یاران و دیگر سادات عظام بمعصروغیر ہم بدست افتاد و پس دریں صورت کے لازم و واجب آمد کہ حالات چنین بزرگاں دیں باہتمام تمام و مطبع علیحدہ طبع کنم۔ نظر بر آں یک مطبع سے بہ محب ہند و فیض بازار واقع دہلی جاری کردم و سید عبداللطیف صاحب کتاب ساکن سبزی منڈی را بر تحریر این کتاب ملازم گردانیدم و برائے تصحیح و مقابلہ این ڈرٹا یا باب چند مولویاں و منشیایاں را یکے بعد دیگرے مقرر کردم۔ و مزید بر آں بسیار وقت خود را در محنت این نسخہ مسطورہ

صرف نمودم اگرچه این نسخه شریفه بسیار صحیح و دیرینه است و از نقل دستخط مولانا شیخ
فخرالدین نظامی حشتی دہلوی قدس سرہ مزین و موشح است تاہم دیگر مطالب کہ از
دیگر مقامہا بعد طبع این نسخہ دستیاب شدہ آنہا را درین نسخہ بر سرچہ علیحدہ طبع
کنانیدہ جا بجا چسپانیدم۔ و بعضی قسم کہ در عبارت اصل نسخہ یافتہ از جہت الزام الحاشیہ
و تحریف بعینہ بر غور بمصران گزاشتم و بیچ تغیر و تبدل نکردم۔ باین ہمہ سعی و کوشش و
صرف کثیر چند امور ذیل برائے سہولت مضامین ہمیشہ شایقین ایذا کردم۔

(۱) بعض عبارت عربی کہ در اصل کتاب غیر مترجم بود درین کتاب ترجمہ کنانیدہ شد
(۲) معنی بعض الفاظ ادق کہ در اصل کتاب بلا ترجمہ نوشتہ بودند بر حاشیہ این
کتاب درج کردم (۳) آسامی بزرگاں و مقامہا و کتب بقلم جلی نوشتہ شد تا
شایقین را در مضامین ہمیشہ سہولتے رد نماید (۴) حتی الاسکان یا سہ معروف
مدورویا سہول مجہول طو لانی نوشتہ شد تا این امر در مضامین ہمیشہ معین مددگار
شود (۵) در شکم نون غمہ سالم نقطہ ندادہ تا در خواندن نظم سہولتے باشد (۶)
فہرست مطالب ابواب و نکات صفحہ وار بخت و جانفشانی تیار کردہ در شروع این
کتاب ایذا کردم تا شایقین را ذکر ہر یک بزرگ سہولت تمام در یک نظر و یافتہ شود
علاوہ امور مذکورہ بالا کتاب ہذا بر کاغذ سریرا پیوری قیمتی و سفید و نمیزیر کاغذ
ولایتی و زنی بخط نستعلیق طبع کردہ شد و بعرصہ ہشت ماہ بعد صرف کثیر ہاتام رسید
اگر با اینہمہ ہاتام وجد و جہد تمام در این نسخہ سہوے یا خطاے رفتہ باشد این
عاصی و خاطی را بحکم قطعہ مندرجہ ذیل معذور دارند۔

قاریا بر من مکن قہر و عتاب ✽ گر خطاے رفتہ باشد در کتاب
از خطاے رفتہ رانصیح کن از کرم و اللہ اعلم بالصواب

چرخ لال

مقام درگاہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز دہلی۔ مورخہ یکم محرم ۱۳۵۵ھ

فہرست کتاب مستطاب سیر الاولیاء

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹ - ۴۹	تکلمہ دوم در بیان مشغولی	۲۹ - ۱	بیابچہ
۵۵ - ۴۹	سوم در بیان عزلت و انزوا و کرامات	۵۵ - ۲۹	باب اول در فضائل خواجگان چشت
۵۷ - ۵۵	چہارم در بیان رحلت کردن		از حضرت صلعم تا آخر عہد حضرت سلطان المشائخ
۹۱ - ۵۷	منہم حضرت شیخ الاسلام شیخ شیوخ العالم		نظام الدین اولیا قدس سرہ الغرین
	فرید الدین قدس سرہ شمل برہشت نکتہ	۳۱ - ۳۰	تکلمہ در بیان نعت حضرت صلعم و رسید
۵۹ - ۵۸	تکلمہ اول در بیان حسب و نسب		خرقہ فقرا امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ
۶۱ - ۵۹	دوم در بیان عزلت و انزوا		و از خدمت او بمشائخ کبار و اولیائے ناما
۷۰ - ۶۱	سوم در بیان مجاہدہ و روش ایشاں		قدس سرہم
۷۲ - ۷۰	چہارم در بیان علم و تجربہ	۳۲ - ۳۲	منہم خواجہ حسن بصری قدس سرہ
۷۷ - ۷۲	پنجم در بیان یافتن خلافت ایشاں	۳۳ - ۳۲	خواجہ ابو الواحد زید قدس سرہ
۸۷ - ۷۷	ششم در بیان بعضی موقوفات	۳۵ - ۳۳	خواجہ فضیل ابن عیاض قدس سرہ
۸۹ - ۸۷	ہفتم در بیان بعضی کرامات والدہ مکرمہ	۳۸ - ۳۵	خواجہ ابراہیم ادہم قدس سرہ
	ایشاں	۳۹ - ۳۸	خواجہ خذیفۃ العرش قدس سرہ
۹۱ - ۸۹	ہشتم در بیان مرض و رحلت کن ایشاں	۳۹ - ۳۹	خواجہ بمبیرۃ البصری قدس سرہ
۱۵۵ - ۹۱	منہم حضرت سلطان المشائخ نظام الحق	۳۹ - ۳۹	خواجہ منشا د علو دینوری
	والدین قدس سرہ شمل برپانزدہ نکتہ	۴۰ - ۳۹	خواجہ ابوسعحاق شامی حبشی
۹۹ - ۹۴	تکلمہ اول در بیان حسب و نسب	۴۲ - ۴۱	خواجہ ابو یوسف حبشی
	دوم در بیان پیا آمدن محبت شیخ	۴۳ - ۴۲	خواجہ محمد مودود حبشی
۱۰۰ - ۹۹	شیوخ العالم شیخ فرید الدین قدس سرہ	۴۴ - ۴۳	خواجہ حاجی شریف زندی حبشی
۱۰۱ - ۱۰۰	سوم در بیان علم و تجربہ ایشاں	۴۵ - ۴۴	خواجہ عثمان ہارونی رح
۱۰۶ - ۱۰۱	چہارم در بیان ذقالت بعضی احادیث	۴۸ - ۴۵	خواجہ خاجگان حضرت خواجہ معین الدین
	کہ سلطان المشائخ تقریر کردہ است		حسن بنجری قدس سرہ الغرین
۱۰۷ - ۱۰۶	پنجم در بیان فتن سلطان المشائخ بجد	۵۷ - ۴۸	خواجہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ
	شیخ فرید الدین قدس سرہ و ارادت		قطب الدین بختیار کالی او حبشی
	آوردن بخدمت او		قدس سرہ شمل برچہار نکتہ است
۱۱۲ - ۱۰۸	ششم در بیان سکونت حضرت سلطان المشائخ	۴۹ - ۴۸	تکلمہ اول در بیان مجاہدہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۳-۱۴۴	منہم شیخ بدرالدین غزنوی شمل بردونکتہ	۱۱۲-۱۱۶	در شہر دہلی و از آنجا آمدن بغیث پور قند
۱۴۵-	نکلتہ اول در بیان آمدن شیخ بدرالدین غزنوی	۱۱۶-۱۲۸	نکلتہ ہفتم در بیان مجاہدہ و ادانکل حال
۱۳۳-۱۴۵	دوم در بیان کرامت او	۱۲۸-۱۱۶	ہشتم در بیان یافتن خلافت و نعمت
۱۴۹-۱۴۴	منہم شیخ نجیب الدین متوکل		دینی و دنیوی
۱۴۸-۱۴۹	منہم مولانا بدرالدین اسحاق شمل بردونکتہ	۱۲۸-۱۳۰	نہم در بیان مجاہدہ ہائے سلطان المشائخ
۱۴۴-۱۴۹	نکلتہ اول در بیان پیوستن مولانا بدرالدین		در آخر عمر و روشن آل بادشاہ دین قہر
	اسحاق بن خدمت شیخ شیوخ العالم	۱۳۰-۱۳۲	دہم در بیان فتح و فتوح و آمدن بادشاہ
۱۴۸-۱۴۵	دوم در بیان کرامات او		و بادشاہ مزادہ ہا بنجا کیوسی حضرت
۱۸۳-۱۴۸	منہم شیخ جمال الدین ہانسوی قدس سرہ	۱۳۲-۱۳۵	سلطان المشائخ قدس سرہ
۱۸۵-۱۸۴	منہم شیخ عارف خلیفہ شیخ شیوخ العالم		یازدہم در بیان آنکہ در باب سلطان المشائخ
	فرید الدین قدس سرہ		حاصلان بن خدمت سلطان علاء الدین خلجی
۲۲-۱۸۵	باب سیوم و بیان مناقب فضائل اولاد		رسانیندہ
	بعضے ہنسگان و فہرستگان شیخ فرید الدین قدس	۱۳۵-۱۴۱	دوازدهم در بیان ملاقات سلطان المشائخ
	سرہ و اقربائے سلطان المشائخ قدس سرہ		باشیخ الاسلام رکن الدین قدس سرہ
۱۵۲-۱۴۹	نکلتہ اول در بیان کرامات پسران شیخ الاسلام	۱۴۱-۱۴۹	سیزدہم در بیان بعضے کرامات او
	فرید الدین قدس سرہ		چہار دہم در بیان بعضے کرامات والدہ
۱۸۶-	منہم خواجہ نصیر الدین نصر السدرج		بزرگواریاں
۱۸۸-۱۸۶	مولانا شہاب الدین قدس سرہ	۱۵۲-۱۵۵	پانزدہم در بیان حالے کہ سلطان المشائخ
۱۸۹-۱۸۸	شیخ بدرالدین سلیمان قدس سرہ		راپیاد شہر و ہاں حال حالت فرمود
۱۹۰-۱۸۹	خواجہ نظام الدین قدس سرہ	۱۵۵-۱۸۵	باب دوم و بیان مناقب و فضائل و
۱۹۱-۱۹۰	خواجہ یعقوب قدس سرہ		کرامات خلفائے شیخ الاسلام معین الدین
۱۹۳-۱۹۱	نکلتہ دوم در بیان کرامات دختران شیخ		سنجری - و فضائل شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
	فرید الدین قدس سرہ		کاکلی اوشی خانقاہ شیخ شیوخ العالم فرید الحقین
۱۹۳-	سوم و فضائل بعضے نمبرگان شیخ	۱۵۹-۱۶۲	منہم شیخ حمید الدین سہولی ضیفہ شیخ الاسلام
	فرید الدین قدس سرہ		معین الدین حسن سنجری شمل برستہ نکتہ است
۱۹۴-۱۹۳	منہم شیخ علاء الدین قدس سرہ	۱۵۹-۱۵۶	نکلتہ اول در بیان راہ و روشن او
۱۹۴-	خواجہ عزیز الدین قدس سرہ	۱۵۹-۱۵۹	دوم در بیان بعضے کرامات او
			سوم و در بیان اسولہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۶-۲۳۷	تکمّلہ چہارم در بیان کرامات و نشین	۱۹۸-۱۹۹	منہج شیخ کمال الدین قدس سرہ
	سماع و رحلت کردن ایشان	۱۹۹-۱۹۹	خواجہ غریب الدین ابن خواجہ ابراہیم قدس سرہ
۲۳۷-۲۳۸	منہج شیخ نصیر الملنہ والدین محمود طیب العبد	۱۹۹-	تکمّلہ چہارم در بیان فضائل نمبرگان
	مضجعہ مشتمل بر چہار تکمّلہ		بنسنگان شیخ فرید الدین قدس سرہ
۲۳۸-۲۳۹	تکمّلہ اول در بیان مہمّت و پرورش	۲۰۱-۱۹۹	منہج خواجہ محمد رح
	سلطان المشائخ در باب ایشان	۲۰۲-۲۰۱	خواجہ موسی رح
۲۳۹-۲۴۰	دوم در بیان مجاہدہ ہائے ایشان	۲۰۳-۲۰۲	خواجہ عزیز الدین صوفی شیخ کمال الدین
	سوم در بیان اشارت کہ شیخ نصیر الدین	۲۰۳-	تکمّلہ پنجم در فضائل قربائے سلطان المشائخ
۲۴۰-۲۴۱	محمود قلع نفس کتب حروف را فرمودہ		نظام الحنفی والدین قدس سرہ
۲۴۱-۲۴۲	چہارم در بیان بعضی کرامات ایشان	۲۰۳-	منہج خواجہ رفیع الدین ہارون
۲۴۲-۲۴۳	منہج بیوم شیخ قطب لدین سنور نور الدین	۲۰۴-۲۰۳	خواجہ تقی الدین نوح
	مشتمل بر پنج تکمّلہ	۲۰۵-۲۰۴	خواجہ ابوبکر مصلی دار
۲۴۳-۲۴۴	تکمّلہ اول در بیان اوصاف و کثرت بکا و ذوق	۲۰۵-۲۰۴	مولانا قاسم
۲۴۴-۲۴۵	دوم در بیان یافتن خلافت او	۲۰۶-	خواجہ عزیز الدین ابن خواجہ ابوبکر مصلی دار
۲۴۵-۲۴۶	سوم در بیان بعضی کرامات او	۲۰۸-	تکمّلہ ششم در فضائل سادات کرام جد و پدر و اعمام
۲۴۶-۲۴۷	چہارم در بیان ملاقات شیخ قطب لدین		صاحب کتاب سیر الاولیاء
	بأساطان محمد تعلق	۲۰۸-۲۱۰	منہج سید محمد محمود کرمانی
۲۴۷-۲۴۸	منہج چہارم مولانا حسام الدین ملتانی مشتمل	۲۱۰-۲۱۱	سید نور الدین مبارک
	برستہ ثانیہ	۲۱۲-۲۱۱	سید کمال الدین امیر احمد
۲۴۸-۲۴۹	تکمّلہ اول در بیان عظمت او و مہمّت ہائے	۲۱۲-۲۱۱	خواجہ سید حسین کرمانی
	سلطان المشائخ در باب او	۲۱۹-۲۱۸	خواجہ سید خاموش
۲۴۹-۲۵۰	دوم در بیان ملاقات میان مولانا	۲۲۰-۲۱۹	باب چہارم در بیان فضائل خلفاء حضرت
	حسام الدین ملتانی و مولانا شمس الدین	۲۲۰-۲۱۹	سلطان المشائخ نظام الدین قدس سرہ
۲۵۰-۲۵۱	یحییٰ و مولانا علاؤ الدین غلی قسطنطنیہ	۲۲۳-۲۲۲	منہج مولانا شمس الدین یحییٰ قدس سرہ مشتمل
	سوم در بیان خلافت یافتن او		بر چہار تکمّلہ
۲۵۱-۲۵۲	منہج پنجم مولانا فخر الدین زراعی قدس سرہ	۲۲۳-۲۲۲	تکمّلہ اول در بیان آوردن ارادت او
	مشتمل بر شش تکمّلہ	۲۲۵-	دوم در بیان عظمت و روش او
۲۵۲-۲۵۳	تکمّلہ اول در بیان ارادت آوردن او	۲۲۶-	سوم در بیان علم و تبحر او

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹۹-۲۹۸	منہم چہارم مولانا فخر الدین مروزی	۲۶۶-۲۶۵	تکلمتہ دوم در بیان مجاہدہ ۱۵
۳۰۱-۲۹۹	پنجم مولانا فصیح الدین رح	۲۷۰-۲۶۶	سوم در بیان علم و تجر او
۳۰۵-۳۰۱	ششم امیر خسرو و طوطی ہند رح	۲۷۱-۲۷۰	چہارم در بیان شنیدن سماع دہی
۳۰۵-	ہفتم مولانا جمال الدین	۲۷۳-۲۷۱	پنجم در بیان ملاقات مولانا فخر الدین زرا
۳۰۶-۳۰۵	ہشتم مولانا جلال الدین اودھی		قدس سرور با سلطان محمد تغلق - دہی
۳۰۸-۳۰۶	نہم خواجہ کریم الدین سمرقندی المعتمد	۲۷۵-۲۷۳	ششم در بیان رفتن مولانا فخر الدین زرا
	بہ بیانہ		بزیرات خانہ کعبہ غرق شدن جہاز محبت
۳۰۹-۳۰۸	دہم قاضی شرف الدین فیروز		حق پیوستن او
۳۰۹-	یازدہم مولانا بہاؤ الدین ادہی	۲۷۸-۲۷۵	منہم ششم مولانا علاؤ الدین تپلی رح
۳۱۰-۳۰۹	دوازدهم شیخ مبارک کوپامٹووی	۲۸۲-۲۷۸	ہفتم مولانا برہان الدین غریب رح
۳۱۱-	سیزدہم خواجہ مولانا الدین کریمی		مشتمل بر دو تکلمتہ
۳۱۲-۳۱۱	چہار دہم خواجہ تاج الدین داری	۲۷۹-۲۷۸	تکلمتہ اول در بیان محبت اعتقاد او
۳۱۳-۳۱۲	پانزدہم خواجہ ضیاء الدین برنی	۲۸۲-۲۷۹	دوم در بیان کوفتہ کشتن بازخوشندو
۳۱۴-۳۱۳	شانزدہم خواجہ مولانا الدین انصاری		شدن سلطان المشائخ از مولانا
۳۱۵-۳۱۴	ہفزدہم خواجہ شمس الدین		برہان الدین غریب
۳۱۵-	ہشتدہم مولانا نظام الدین شہ ازلی	۲۸۸-۲۸۲	منہم ششم مولانا وجیہ الدین یوسف کلاکری
۳۱۶-۳۱۵	نوزدہم خواجہ سالار نہین		مشتمل بر سہ تکلمتہ
۳۲۰-۳۱۶	بستم زیر این منہم ذکر نوزدہم یا حضرت	۲۸۴-۲۸۲	تکلمتہ اول در بیان محبت و عشق و کمال عتقاد
	سلطان المشائخ مذکور و محراب	۲۸۶-۲۸۴	دوم در بیان یافتن او انفاکس نیک
۳۲۰-۳۱۶	باب ششم در بیان ارادت و مرید و مراد		نعمت آسے سلطان المشائخ
	خلافت مشائخ قرین لہار و اہم	۲۸۸-۲۸۶	سوم در بیان خلافت یافتن
۳۲۱-	تکلمتہ در بیان ارادت	۲۹۰-۲۸۸	منہم نہم مولانا سراج الدین عثمان
۳۲۷-۳۲۱	در بیان مرید	۲۹۲-۲۹۰	منہم دہم مولانا شہاب الدین امام
۳۲۸-۳۲۷	در بیان آنکہ مشائخ و پیغمبر معیت کنند	۲۹۰-۲۹۲	باب پنجم در بیان فضائل بعضی یاران علی
	بعدہ با مشائخ و پیغمبر و دیگر پیغمبر		حضرت سلطان المشائخ نظام الدین قدس سرہ
۳۳۳-۳۲۸	در بیان توبہ و استقامت آن	۲۹۲-۲۹۳	منہم اول خواجہ ابو بکر مندہ رح
۳۳۵-۳۳۳	در بیان حکم کردن پیرو قبول کردن	۲۹۶-۲۹۲	دوم قاضی محی الدین کاشانی
	مرید حکم پیرو	۲۹۸-۲۹۶	سوم مولانا وجیہ الدین پاکلی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲۰-۴۲۲	تکمیل در بیان کسوت اہل تصوف	۳۳۵-۳۳۱	در بیان اعتقاد مرید بخدمت پیر
۴۲۲-۴۲۴	در بیان ادعیہ ثورہ کہ از شیخ شینج اہل	۳۳۱-۳۲۹	در بیان اصل خرقہ و بخشش آن
۴۲۴-۴۲۵	فرید الحق والدین قدس سرہ منقول است	۳۲۹-۳۲۷	در بیان خلافت مشایخ قدس سرہم
۴۲۵-۴۲۷	در بیان ادعیہ ثورہ کہ از حضرت	۳۲۷-۳۲۵	در بیان حال شیخ
۴۲۷-۴۲۹	سلطان المشایخ قدس سرہ منقول است	۳۲۵-۳۲۱	در بیان ولی و ولایت و ولایت
۴۲۹-۴۳۱	در بیان فضیلت قرات قرآن شریف	۳۲۱-۳۱۹	در بیان کرامت
۴۳۱-۴۳۳	در بیان و روئے کہ فوت شود	۳۱۹-۳۱۷	در بیان ستر کرامت
۴۳۳-۴۳۵	در بیان مشغولی طاهر و باطن و مراقبہ	۳۱۷-۳۱۵	در بیان یقین شدن اسم از زبان مبارک
۴۳۵-۴۳۷	و ذکر خفی	۳۱۵-۳۱۳	سلطان المشایخ و ارادت آوردن
۴۳۷-۴۳۹	باب ہشتم در بیان محبت و شوق و عشق	۳۱۳-۳۱۱	مصنف سیر الاولیا
۴۳۹-۴۴۱	و رویت باری تعالی و تقدس	۳۱۱-۳۰۹	در بیان طایفہ کہ خود را بابل تصوف
۴۴۱-۴۴۳	تکمیل در بیان محبت و خواص آن	۳۰۹-۳۰۷	نسبت کنند و معاملہ ایشان ندارند و
۴۴۳-۴۴۵	در بیان اشتیاق و شوق	۳۰۷-۳۰۵	بغیر از پیر دست بیعت دہند
۴۴۵-۴۴۷	در بیان عشق	۳۰۵-۳۰۳	باب نہم در بیان طہارت و آداب آن
۴۴۷-۴۴۹	در بیان ولولہ عشق	۳۰۳-۳۰۱	و ادعیہ ثورہ و اوراد مقبولہ کہ منقول است
۴۴۹-۴۵۱	در بیان حقیقت عشق	۳۰۱-۲۹۹	از حضرت شیخ الشیخ شینج فریدالدین و از
۴۵۱-۴۵۳	در بیان ترغیب و عشق و معذرت بیزار	۲۹۹-۲۹۷	حضرت سلطان المشایخ نظام الدین قدس سرہم
۴۵۳-۴۵۵	در بیان رویت باری تعالی و تقدس	۲۹۷-۲۹۵	تکمیل در بیان طہارت و آداب آن
۴۵۵-۴۵۷	باب ششم در سماع و وجد و رقص غیر ذلک	۲۹۵-۲۹۳	در بیان اوراد
۴۵۷-۴۵۹	تکمیل در بیان سماع	۲۹۳-۲۹۱	در بیان اوراد ہفتہ و سالیانہ
۴۵۹-۴۶۱	در بیان آداب سماع	۲۹۱-۲۸۹	در بیان صلوٰۃ
۴۶۱-۴۶۳	در بیان تجمیل الفاظ کہ میان شعرا مصطلح	۲۸۹-۲۸۷	در بیان صلوٰۃ نفل
۴۶۳-۴۶۵	شدہ و در اوصاف معشوق	۲۸۷-۲۸۵	در بیان صوم
۴۶۵-۴۶۷	در بیان وجد اہل سماع	۲۸۵-۲۸۳	در بیان زکوٰۃ و صدقہ
۴۶۷-۴۶۹	در بیان احوال کہ در سماع پیدا می شود	۲۸۳-۲۸۱	در بیان فضیلت ضیافت
۴۶۹-۴۷۱	در بیان رقص و تخریق ثوب	۲۸۱-۲۷۹	در بیان آداب خوردن
۴۷۱-۴۷۳	در بیان استماع سماع و بکا و رقص	۲۷۹-۲۷۷	در بیان آداب ماندہ کشیدن
۴۷۳-۴۷۵	در بیان بعضی مجالس سماع	۲۷۷-۲۷۵	در بیان فوائد قلت طعام

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۶۱-۵۶۱	مکملہ در بیان قبول فتوح و رد اکی	۵۶۵-۵۶۹	مکملہ در بیان فوائد بعضی مجالس
۵۶۲-۵۶۱	در بیان ہمت	۵۶۲-۵۶۵	در بیان محضہ سماع و بحث آک با حضرت
۵۶۲-۵۶۲	در بیان عدل و ظلم		سلطان المشائخ قدس سرہ
۵۶۵-۵۶۲	در بیان روح و نفس	۵۶۲-۵۶۲	در بیان استماع سماع
۵۶۴-۵۶۵	در بیان الہام و وسوسہ در بیان	۵۶۲-۵۶۲	باب دہم در بیان بعضی ملفوظات و مکتوبات
	خطرہ و غیبت و در مجرہ بودن و		حضرت سلطان المشائخ
	متاہل شدن	۵۶۲-۵۶۲	مکملہ در بیان علم و علما
۵۶۲-۵۶۴	در بیان فضیلت مکان بر مکان	۵۶۲-۵۶۲	در بیان شب معراج حضرت صلعم
	و زمان بر زمان و حقیقت زمان	۵۶۲	در بیان وفات حضرت صلعم
	و مکان	۵۶۲-۵۶۲	در بیان عقل
۵۶۵-۵۶۲	در بیان لطافت	۵۶۲-۵۶۲	در بیان دنیا و ترک دنیا
۵۶۶-۵۶۵	در بیان بزرگی حیدر زاویہ	۵۶۲-۵۶۲	در بیان فقر و غنا و فضیلت فقر و غنا
۵۶۶-۵۶۶	در بیان بزرگی بی بی فاطمہ سامرح	۵۶۲-۵۶۲	در بیان طبقات
۵۶۸-۵۶۶	در بیان شفقت و نیت	۵۶۲	در بیان نیت
۵۶۸	در بیان امر او خلفائے خوب اعتقاد	۵۶۲-۵۶۲	در بیان صبر و رضا
۵۸۱-۵۶۸	در بیان تغیر مزاج مالوک	۵۶۲-۵۶۲	در بیان ریا
۵۹۲-۵۸۱	در بیان مردانے کہ ایشان مستغرق	۵۶۲-۵۶۲	در بیان توفیق
	باشند و از خواب و خورایشان رایا و	۵۶۲-۵۶۲	در بیان حلم و عفو و غضب و حیا
	نہا شد	۵۶۲-۵۶۲	در بیان صحبت
۵۹۴-۵۹۲	در بیان یافتن نسخہ سیر الاولیاء قلمی و کہنہ	۵۶۲-۵۶۲	در بیان محاسن اخلاص

تکامل شد

رَبِّ سَیِّرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تَحْمِیْمٌ بِالنَّحْرِ

حمد متواتر و شکر متکاثر مرضہ اے را کہ مکرم گردانید اولیا سے خود را بزم درد دنیا
تا بارائش آں التفات نمایر و مصنف گردانید از آنکہ غیر حضرت اور ملاحظہ نمایند پس
ضعیف گوید بیت التفات لِعُشَّاقِ سَوَّے حضرت تست * جان مشتاق اسیر نظر
رحمت تست * و ہدایت بخشید سَوَّے حقایق تا بانوار معرفت و منور گردند پس ضعیف گوید
ایسا بخشید ہدایتے سَوَّے خوش * فرمود عنایتے بدرویش * پرورد دلم نور عرفان
خوں گرد ز عشق این دل ریش * و گدازش دادہ دلہائے ایشان را بسبب شوق
یقاسے خود تا در بوتہ غم بآتش شوق بگداختند و لہ آبیات گدازش یافت لہائے
غریزان * ز شوق آن جمال لایزالی * جمال لایزالی راست پس شوق *
برقص آمد دلم از شوق حالی * و سبحات * کہ کشف کرد تا بآتش محبت بسوختند
پس ضعیف گوید بیت عشق تو آتشے بدل و جان ما بزر * اینک بسوختیم ز عشقت
بسوختیم * بزرگے خوش گوید بیت کرا جمال نظر بر جمال میمون * بدین صفت کہ
تو دل لے بری و اے حجاب * بزرگے خوش گوید بیت حیرت اند حیرت است
و بستگی در بستگی * کہ گماں گرد و یقین و کہ یقین گرد و گماں * پس ہر گاہ کہ خواہند
و صحرائے عظمت اجمال بشتابند عقل خود را مستغرق و شست یا بند این ضعیف
گوید بیت جمال لم یزل لایزال را ز جلال * ازین دو ویدہ خون ریز احتیاج نمود *

دیباچہ

چو دید دیدہ ما غرقِ خونِ زشوقِ جمال * ہزار حیرت و دہشت و گریہ آں افرود *
 و چوں خواہند کہ از غلبہٴ دہشتِ روئے بگردانند از سرِ اوقاتِ جمالِ تداغوشِ ہوش
 ایشان رسانند کہ نومیں نشوید و صبر را پیرایہٴ خود سازید و عجلت را کار مضربائی کہ شایا
 جمالِ ذوالجلال ما ہمین شمائید این ضعیف گوید رباعی شایانِ جلالِ ماشمائید * در
 عشق چہ کاہلی نمائید * اگر رویتِ ذوالجلالِ خواہید * در مذہبِ عاشقانِ در آئید *
 پس بدیں بشارتِ باز بر سرِ حرفِ بایستند و میاں رد و قبول و مفاقت و وصولِ غرق
 در یاسے معرفت و سوختہٴ آتشِ محبتِ یماند این ضعیف گوید قطعہٴ غرقِ دریائے
 معرفتِ گشتیم * چوں کغم چوں کرانہ پیدا نیست * سوختن شد نصیبِ جان و دلہم *
 ساختن کارِ جانِ شیدا نیست * و زمامِ اختیاری بید قدرتِ جلّ جلالہٴ دہند و سر
 بر آستانہٴ رضا نہند این ضعیف گوید بیتِ براستانِ رضا سر نہادہ ام اینک *
 کہ نزد اہل دلائلِ دینِ صادقان نیست * براہِ عشقِ تو جہاں را بخور و ہمچو ہم پیم نیست
 کار من و کارِ عاشقانِ اینست *

نعت

و صلواتہ بے پایاں و تحیات فراوانِ بر بنیِ او و حبیبِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
 وسلم صلی اللہ علیہ وسلم یحیف کہ سرورِ محباں و پیشواے مرسلان و خاتمِ پیغمبرانست باد
 صلواتہ اللہ و سلامہ علیہم جمعین بزرگے خوش گویشِ شعرِ صلی اللہ علیہ وسلم یحیف کہ
 وَالْأَوَّلُونَ عَلَى النَّبِيِّ الْأَوَّلِينَ * مَا أَنْ مَدَّحْتُ مُحَمَّدًا مَقَالَتِي * لَكِنْ كَلَّ حَتَّ
 مَقَالَتِي بِحُجَّتِ اِيں ضعیف خوش گوید نظمِ قمر منیر دایمہٴ الاشرافِ قی * قَامَتْ
 عَالَمُ قِيَامَتِ الْعُسَا فِی * بَدَلْتُ تَمَنِّي النَّاطِرُونَ كَوَانَهُ * مَا بَيَّنَّهُمْ مِثْقَى عَلَى
 الْآخِرَاقِ * و بر عترت و یاران او کہ پیشوایانِ خلق اند و راہِ نمایانِ حق چنانکہ حضرت

لا رحمت خدا تعالی باد و انانکہ کرد عرش اویند - رحمتِ پاکان حق باد بر بنیِ چو بنی کہ بزرگ است نیست انیک
 روحِ کیم من محمد صلی اللہ علیہ وسلم را بقول خود میکنم من قول خود را بحدی کردن محمد علیہ السلام -
 سہ ماہتا بے است روشن کہ دایم است روشنائی او - برپاشدہ است بروئے برخواست
 عاشقان - ماہِ چہار دہم است کہ آرزو میکند بینندگانِ کاشکے آن بدو در میان
 مایاں خرام کند بر سوختن -

رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در حق ایشان فرمودہ است اَصْحَابِیْ كَالْجَوْمِ يَأْتِيهِمْ
اَقْدَانِيَّتُمْ اَهْدِيْتُمْ بَرَكُوْش كَوْشِعْرُهُمْ النَّحْبَاءُ الْخُسْمَانِ اَلْمُحَمَّدِ وَوَهُمْ بَاِئِعُوْهُ
طَايِعِيْنَ الَّذِي الشَّجَرِ عَلَيْهِمْ سَلَامُ اللّٰهِ مَا اَحْ طَاوَرُوْهُ وَمَا لَاحَ لِّلْسِيَّارِيْنَ
فِي الظُّلُمِ الْقَصْرِ عَلَى الْاَخْصُوْصِ بِرَامِيْلِيْمُوْنِيْنَ ابُو بَكْرٍ صَدِيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
کہ بعد از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاضلترین ہمہ است بود و خلیفہ
رب العالمین و سید اہل تجرید و بادشاہ ارباب تفرید بود و کرامات او مشہور
و آیات و لائل بر کن ظاہر و مشائخ او را مقم ارباب مشاہدہ میدارند سبقت
روایات حکایات از کلمات اوست دَارَ نَافَئِيَّةٍ وَاَمْوَالًا عَارِيَّةً وَاَنْفَاسًا
مَعْدُوْدَةً وَاَكْسَلْنَا مَوْجُوْدَةً و زہری رحمۃ اللہ علیہ روایت میکند چون امیرالمومنین
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخلافت بیعت بگردند بر منبر شدہ خطبہ کرد و ارشاد خطبہ
گفت وَاللّٰهُ مَا كُنْتُ حَمِيْضًا عَلٰی الْاِمَارَةِ يَوْمًا وَاَكَلِيْكَهٗ قَطُّ وَاَكُنْتُ فِيْهَا
رَاْعِبًا وَاَدَّ سَأَلْتُهَا اللّٰهُ قَطُّ فِي سِرَّاهٖ وَاَعْلَانِيَّتِہٖ وَمَا لِيْ مَعَ الْاِمَارَةِ مِّنْ
شَيْءٍ اَحَدٍ بَخَطٍ مِّبَارِكِ حَضْرَتِ سُلْطَانِ الْمَشَائِخِ قَدِ اسْلَمَ لِّلْعَزِيْزِ نِيْشَہٗ دِيْدَہٗ اَم
قَالَ اِلَّا عَرِ اِيَّيْ لَا يَبْكِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْتَ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ
لَا اَنَا اَلْخِلَافَةُ بَعْدُكَ و در حکایت آمدہ است کہ امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ در عہد خلافت خود رنے از زمان امیرالمومنین ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ را در جواب
خود آورده بود و در خلوت ان پرسی کہ از معاملہ امیرالمومنین ابوبکر و مشغولیتها و چیز و بگوئاسن
اتباع اک یکیم آن سن گفت کہ من اینقد میدانم کہ بیشتر شب مشغول بخت بودم و چون وقت سحر

سایار ان سن بچو ستارگانند بہر کدام کہ پیروی خواہید کرد و این پذیر خواہند شد ۱۵ ایشان اندا شرفان غریب
نزیس از نزد ان محمد و ایشان بیعت میکنند و حضرت ساد و آنخائے کہ خواہش کنند گان و رغبت کنند گانند
اند ببرد و رفت برایشان سلام خدا و نانوختے کہ برانندہ ہستہ پر برندہ و تا وقتیکہ روشنی کنند براسے سیر
کنند گان و تاریکی بہتاب ۱۶ خاندہ مایان فانیست و بالہائے ممال غارتیست و قسبہائے مایان
شمرودہ و چندے ہست چوستی ماور فریمان برداری و عبادت او موجود ہست ۱۷ قسم خداست
بجو دم من حریص بر امیر ہوں روزے و نہ شبی ہرگز و بنوم سواداں امارت رغبت کنندہ و نخواستم
سن ان امارت را از خداے تعالیٰ ہرگز و باطن و نہ و ظاہر و بیچہ نیست مایا مایہ بودن از رحمت آں آرا
۱۸ گفت بدوے درانی بفرستی با خدا تعالیٰ ایشان تو غلبہ منزل عند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنی گفت
ای بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنی غلبہ من خلیفہ من نقات و ہم بعدہ ہ

درآمدی از سینه مبارک خود نفسے برآوردی ازال نفس بویے جگر سوخته آمدے المومنین
 عمر رضی اللہ عنہ چوں این سخن بشنید بگریست و گفت کہ من در ہمہ چیز اتباع
 او در مشغولیا تو انعم کردی اما بویے جگر سوخته از کجا تو انعم آورد و ہم از نیجا بود
 کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق بدین بشارت خصوص شایان اللہ ^{علیہ السلام} یجلی الخلق
 عامۃ و آیہ بکری خاصۃ و ہم بدین سبب بود کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کرات گفتے یا لیتنی کنت شیخاً فی صدر ایامی بکری کا شکے کہ عمر یک سو
 بودے از موہبہاے کہ بر سینه مبارک امیر المومنین ابو بکر صدیق بود رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ بعد از ان امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آں زن را کہ در جبالہ خود آورده بود طلبید
 و گفت کہ مقصود من از تو تفحص این معانی بوده و الا غرض دیگر در میان نبوت و
 بدو داد و او را بگذشت بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ
 العزیز نوشتہ دیدہ ام لَقَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْعَتِيقِ قِيلَ لِمَا لَهُ وَقِيلَ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 أَنْتَ حَقِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ لِأَبِي قِسَافَةَ ثَلَاثَ وَكَلِّ عَتِيقٌ وَمُعْتَقٌ
 وَمُعْتَقٌ و در آخر عمر مدت پانزودہ روز رحمت مزاحم ذات پاک او شد و در سال
 ثلث عشر من الهجرة بر حمت حق پیوستہ و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ
 قدس اللہ سرہ العزیز نوشتہ دیدہ ام لَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ قَامَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى
 الْبَابِ الَّذِي هُوَ مُسْتَحْيٍ فِيهِ فَقَالَ كُنْتُ وَاللَّهِ لَلَّذِينَ يَعْسُقُونَ أَوْ كَأَحْيَيْنَ
 يَفْشُ النَّاسُ عَنْهُ وَآخَرُ حِينَ فَشَلُّوا كُنْتُ كَالْجَبَلِ كَأَشْرُكَهُ الْعَوَاصِفُ وَآوَى
 تَرْبِكَ الْقَوَاصِفُ الْيَعْسُقُ فَحَلَّ الْحَلَّ لِأَنَّهُ سَابَقَ فِيمَا اخْتَلَفَتْ آرَاءُهُ

۱۔ بدستی کہ اللہ تعالیٰ تجلی میکند در خلق را از دوسے عموم و جمالی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ را خصوصیت
 ۲۔ کا شکے ہے بودم موسے و سید ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳۔ تو آزاد کردہ خداے از آتش
 دوزخ گفت عایشہ بود جمالی بکر را سہ فرزند یکے عتیق نام دوم معتق نام سیم معتق ۴۔ ہر گاہ
 کہ وفات یافت ابو بکر استاد شد علی رضی اللہ عنہ تعالیٰ از ایشان برد و از وہ کہ خدا را
 بیایگی یاد دے کہ در راں در دوازہ پس گفت قسم خداست بودم مردین راست استوار در
 او اہل وقتیکہ نے گرختند مردم از ان دین و در آخر وقتیکہ نے ترسیدند بودی تو مانند کوسے
 کہ و حرکت نیارد باد تند و نہ دور کند اور آباد ہاے سخت +

فی قتال ما فی الزکوۃ العاصف الذی یخرج الکاسۃ خواجہ حکیم سنائی در مرچ ۵
ایں خلیفہ گوید۔

قصیدہ

<p>تانی اثنین اذہما فی الغار چوں بنی مشفق چو کعبہ عتیق او نبوت پیغمبری کردہ از پئے درد او بحلقہ دیں درد او مجہول و جگرش حور و علماں ز جعد و گیسورہ زاں ز چشم عوام پنہاں بود رافضی قدر او محب داند ہمہ را ہیچو خوشتن بیند نہ زرقض و ہوا و کین خیزد چہ شناس کہ مردایماں کیست کے علی را بجاں زباں خواہد ورنہ صدقش خلافتے بودے باز جید رچہ گو نہ بردے ملک یا چنین دشمنے نباش دوست تو چرا سال و ماہ بر جدلی تو زبان فضول کن کوتاہ برا بوبکر باد و شیر خداے</p>	<p>در سراے سرور موس و یار از زباں صادق و زجاں صلیق عالمے قصہ کافر می کردہ گشتہ پشیمہ پوش روح امیں صدرا و نقش بند زیب فرش پیش او رفتہ اند تا در گاہ صورت و سیرتش ہمہ جاں بود حور صد رقیامتش خواندہ آنکہ ابلیس و ارتن بیند چشم بوبکر میں زوین خیزد او چہ داند کہ تابش جاں چیت آنکہ جاں بہر خاندان خواہد گر نجاش لطافتے بودے مصطفی کے بر سپردے ملک مرتضی گو کشد ز اعدا پوست مصلحت بود انچہ کرد علی بود بوبکر با علی ہمراہ آفرین خداے بے ہمتائے</p>
---	---

و بر امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ امام اہل تحقیق و اندر
بحر محبت غریق بود و بکرامات و فراسات مشہور بصلابت و فراست مخصوص

و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است الْحَقُّ يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ از کلمات اوست کہ الْعَزَّازُ الرَّحِيمُ مِنْ خُلَطَاءِ الشُّعْرِ وَنَزِيزُ كَفَنَانِهِ
 الدُّنْيَا دَارُ السَّلَامَةِ عَلَى الْبُلُوغِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا بُلُوغُ الْحَالِ وَجِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللَّهِ
 عَلَيْهِ وَابْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ آمَدُ وَكَفْتُ يَا مُحَمَّدُ قَوْلًا سَتَلْبَسُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ الْيَوْمَ يَا سَلَامُ عُمَرُ قَاتِلُ
 الْإِفْكَةِ أَهْلُ التَّصَوُّفِ يَلْبَسُهَا قُبُورُ صَلَاتِ الْمَدِينَةِ بِدَوَسْتِ دَانِهَا بِتَوَرُّهُ
 عَدْلُ أَوَكَا جِهَانِ رَسْتِ يَابِسْتَا عَجَبُ دُرَّةُ كِهْ اَزْ مَدِينَةِ سِرْ جَا قَانِ رُومِ رَا دِرْ رُومِ كِهْ
 پَانَصْدُ فَرْسَنَگِ رَاہِ بَاشَدُ وَ بَرْتَخْتِ بَا دِشَاہِی نَشَسْتِ وَ جَمْعِ حَلْقِ بَا دِاخْتِ وَ سَخَرِ مَبَا
 اَوْرُوزِ جَمْعِہِ بِرِ سِرْ مَبْرُورِ عَمِينَ اِدَاہِی خُطْبِہِ كِهْ گُفْتِ يَا سَارِیۃُ الْجَبَلِ الْجَبَلُ كَبُوشِ سَارِیۃِ
 سِرْ شَرِ كِهْ دِرْ نِہَا وَ نَدُودِ عَمِينَ حَرْبِ رَسِیدِ تَا آن سِرْ شَرِ كَارِ خَدِیْعَتِ كُفَرِ كِهْ مِیخُو اسْتَنْدِ
 كِهْ اَزْ رَاہِ دُرَّہِ كُوہِ بِیروں آئِنْدُ وَ بِرْ شَرِ كَارِ سَلَامِ زَنَدِ دِرِیافتِ وَ مَوْشِیَارْ شَدُ وَ رَاہِ
 اَسْ دُرَّہِ كِهْ گُفْتِ تَا كُفَرِ كِهْ مِیوں كُودِہِ بُوْدِ مَیوَسْ گَشَنْدِ وَا یَسْ فَتَحِ بَرْگِ اَزْ كُرَامَتِ
 امیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَرَامُ وَ وَقْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ دِرْ نَوَاہِی
 مَدِیْنَةِ خُشْتِ مِیَزِ آفَتَابِ بِرِ پَشْتِ مَبَارَكِ اَوْ سَخْتِ بَتَا فِتْ كَرْمِی آفَتَابِ اَثَرِ كُرْدِ بِنَظَرِ
 غَضَبِ جَانِبِ قَتَابِ دِیدِ بَصَرِ اَمَانَ حَضْرَتِ عَمْرَتِ نَوْرِ اَزْ آفَتَابِ بَسْتَنْدِ جِهَانِ تَا تَرْ
 شَدُ وَ عُلْغَلِہِ رِ مَدِیْنَةِ اَفْتَادِ كِهْ مَكْرِ قِیَاسَتِ تَا جَمِ شَدِ وَ بَعْدِہِ امیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ بِنَظَرِ رِضَا جَانِبِ قَتَابِ دِیدِ اَسْ نَوْرِ دِوَا بَا زِ بَخْشِیدِ وَ مَدَتِ خِلَافَتِ اَوْدِہِ سَالِ
 وَ شَشَاہِ وَ پِچَرِ وَ زُودِ وَ بَخْطَابِ امیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ خَطَابِی شَدُ وَ دَرِ سَنَةِ ثَلَاثِ وَ عَشْرِیْنَ
 بِرْ دَسْتِ ابْنِ لُؤْلُؤِ شَہَادَتِ یَا فِتْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْہُ خَوَاجِہِ سَنَائِیْ وَ حَقِّ حِ اِیْسِ خَلِیْفِہِ

مثنوی

آنکہ طہ طہ ایش دادہ | او آنایہ سیں مارش دادہ | دیدہ از طہ طہ طہ طہ ایش

لے حق تعالی کو یاحی کند بر زبان عمر رضی اللہ عنہ و اللہ تعالیٰ از او صلہ گوشہ گرفتن رحمت است
 از امیر مذکور بدینا خانہ ایست کہ بنیاد نہادہ شدہ بہت بر سختی ہا و بر بنیانہا و گانی دنیا بے رنج
 و سختی نہایت شدہ بہت لے کو چہ تحقیق شاد شدہ اند باشندگان آسمان امور و مسلمان شدن عمر۔

کرده از نامہ امارتہا
از پی دیو در زمانہ او
سر ابلیس در آستانہ او
ز احتسابش در اعتدال بہا
کل چوئل پاچہ در کاب آرد

شاہ حق روش در خفتن
سایہ او سلاح خانہ او
روح کردہ راح مستش
کل پیادہ ماند و باد سوار
از پیہ حکم نافذش بشتاب

ناب حق زبانش در خفتن
بہتر از ہر زمان زمانہ او
امرق دادہ درہ بردش
روح چوئل سوختن سبک در
نامہ او بخواندہ داد جواب

و بر امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہ گنج حیا و اہل صفا و متعلق در کما
رضا بود و بہ بہت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم منسوب بدو دختر داماد
پیغمبر و بن اتصال بخطاب ذی النورین مشرف گشت جامع قرآن و شیعہ جمعیان
و مرتب جیش اہل ایمان بود و بانواع کرم و لطف نعم مخصوص و بلباس حلم و بونور علم
موصوف و از غایت حلم و شرم و ہایت پیغمبر بود کہ بہ منبر سخن مبارک اویستہ شد
و فضائل او پیدا است مناقب او ظاہر عیال لہ فی رباعہ و ابی قتادہ رضی اللہ عنہما
روایت کردہ اند کہ روز جمعہ صرب لدا را نزد یک امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بودیم
چون غوغا بدگاہ او رسید غلامان او سلاح برداشتند امیر المومنین گفت ہر کہ سلام
بر نگاہ از مال من آزاد و ما از پیش او از ترش جان خود بیرون آمدیم امیر المومنین
امام حسن رضی اللہ عنہ بدسراے آمد با او باز گشتیم و نزدیک امیر المومنین عثمان
آمدیم امیر المومنین حسن علی رضی اللہ عنہ سلام کرد و گفت یا امیر المومنین من بے
فرمان تو با مسلمانان شمشیر تو انعم کشید تو امام بر حق مرا فرماں دہ تا بلائے اس
قوم از تو دفع کنم امیر المومنین عثمان گفت یا ابن ابی ارجح و ارجح فی بئذیک
حتی یأتی اللہ یا فہر فلا حاجۃ لنا فی اہراق الدماء و میان اہل سلوک اس
مقام رضاست آن را رعایت کرد و مدت خلافت او دہ سال کم و ہر روز بود
و مدت عمر او ہشتاد و ہشت سال و بعضی گفتہ اند نو سال و بوقت شہادت
مصحف بر کنار او بود و روز چہار شنبہ بردست مینا رخیاض شہید شد رضی اللہ عنہ

۱۵ اے فرزند ہر ادمن باز گرد و پیشین در خانہ خود تا آنکہ بیاید خفتنعالے با حکم خود
پس نیست حاجت مارا در بختن خون -

چنانچہ حکیم سنائی در مدح ایں خلیفہ راست گوید :

قصیدہ

آنکہ برجائے مصطفیٰ نشست
اں ز لگنت نبود بود از شرم
عین ایمان کہ بود جز عثمان
دست مشاطہ پسندیدہ
ہم از اسلاف ہمترا آمد او
دل او بابخی موافق بود
فتنہ را کہ خاست در قبش
اں نزو بود فتنہ و کینہ
خلق و عالم ہر آنکہ نیک بداند
او ہمہ نیک بود نیکی یافت
زانچنان چونکہ خشمش از کس با

بریش سہم راہ خطیبہ بہ بست
زانکہ دانست جانش را از م
محبت ایں کہ احسان الایمان
کحل شرمش کشیدہ در دیدہ
در کنار شرف برآمد او
نور جانش چو صبح صادق بود
ذوالارحام بود در غصبش
زشت زنگی بود نہ آئینہ
ہمہ در جستن ہوا کے خود اند
سوے یاراں خوشنشین بشت
فَسَيَكْفِيكَهُمْ خُلُوتِي سَا

و بر امیر المؤمنین اسد الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کہ برادر مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریق بحر بلا و حریق نار و لا و مقتدای اولیا پیشوا ہے
اصفیاء بود و باوصاف بزل و عطا و رزم و دعا و فقر و صفایان صحابہ کرام ممتاز
شد بقوت و شوکت از حضرت غرت بخطاب اسد الغالب مخاطب گشتہ و بکثر
علم از جمہ صحابہ رضوان اللہ علیہم جمعین بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اَنَّا مَكِّيَّةٌ اُولُو عِلْمٍ وَّ عَلِيٌّ بَابُهَا فَخْصٌ گشت و لِيَهْدِ اَقَالَ عُمَرُو لَوْ لَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ
عُمَرُو و خلعت خرقہ فقر کہ از حضرت بخصرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم در شب
معراج رسیدہ بود میان خلفاء اربع مشرف او گشت لاجرم تا روز قیامت
نسبت سنتہ الباس خرقہ مشایخ قدس اللہ سرہم العزیز از و ماندہ و این کاری
پس نزدیک است کہ کفایت کنی ایں اسد تعالی **ع** انہم شہر علم و علی در آنست **ع**
اگر نبودے علی ہر آئند ہلاک شدے عمر۔

استقامت از گرفت و او را در تصرف مقابے رفیع است و نشانے عظیم چندی
 رحمة اللہ علیہ کوید شہنشاہ فی الاصول والبدن علی المرتضیٰ و از سوال کرد
 کہ بہترین کار چیست فرمود غناء القلب یا اللہ یعنی ہر کرا بخدا تعالیٰ تو نگر
 باشد بیشی دنیا و او را در پیش نکند و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ
 العزیز بنشتہ دیدہ ام قال علی یومہ یختبر انا الذی سَمَّیْتُ اُمِّی حَیْدَرَةً کَلَّیْتُ
 غَاثَاتِ کَرَمَتْ المَاخِرَةُ اَوْ فِیْہُمْ بِالصَّاعِ کَلَّیْتُ السُّدْرَةَ سَمَّیْتُہُ اُمَّہُ اَسَدًا
 بِاسْمِ اَبِہَا وَہِیَ قَاطِمَةُ بَنَتْ اَسَدًا وَاَبُو طَالِبٍ غَاثِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ کَرَّہَہُ
 وَسَمَّاهُ عَلِیًّا الْحَیْدَرُ مِنْ اَسْمَاءِ الْاَسَدِ السُّدْرَةُ مِکْنَالُہُ لَکَبْرُی اُتْلُوْهُمْ قَالَا
 وَاسْعَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللہ عَنْہَا یَوْمَ کَحَلَّ حَیْنِ اِذْنِی مِنْ هُوَ کَرَّہَا
 ثُمَّ کَلَّہَا بِکَلَامِ اُمِّ اَمَلَتْ فَاسْتَحْجَجَتْ مَعَهَا اَرْبَعِیْنِ اِمْرَاةً حَتّٰی قَدَّ قَامَتْ
 الْمَدِیْنَةُ شَعْرَ فَرَدِیْ اَوْ اُنْیَ تَوَابَہُ فَقَدْ اَمْلَکَ الْمُلُکَ لَکُمَا یَوْمَ کَحَلَّ وَ مَدَّتْ عَمْرَ
 او شصت سال بود و عبد الرحمن نجم کہ جانب معاویہ شدہ بود و ذاکر فرستاد
 تا در نماز امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ را بہ بیخ زسرا کو زخمی زد کہ روز زبیت
 روز اومیدہ ہفتم ماہ رمضان سنہ ثلثین من ہجرہ شہادت یافت خواہہ سنائی
 در مرح ایں خلیفہ برحق گوید۔

قصیدہ

لے سنالی بقوت ایماں | روح حیدر بگو پس از عثمان | باد بخت مایع مطلق

لے شیخ مادر اصل وابتدا علی مرتضیٰ است کرم اللہ وجہہ علیہ سلام لے من انعم کہ نام نہادہ ہست
 مرا مادہ من حیدر مانند شیر کہ در رفتن بپس تند و شجاعت راہ را در نظر نیارد غلبہ میکند آں
 شیر بر سیرگرندگان تمام بیکم ہر سن حق ایشان را بہ بیانہ بزرگے نام نہاد علی را مادرا و با سہم پہ
 خود و او را آں علی فاطمہ دختر آمد ہست و ابو طالب حاضر فرمود پس ہر گاہ کہ آمد مکر وہ پیدا شست
 ایں نام را و خود نام نہاد علی حیدر کیے از نامہا کے شیر ہست و نام پیر فاطمہ مادر علیست
 و سندرہ پیمانہ بزرگ را گوید بیکشم من کافراں را کشتن بسیار گفت عایشہ رضی اللہ عنہا کہ خداے تو اے
 راں روز جمل و قتیقہ قریب شد علی کجا و او عایشہ پس نز کلام کرد علی با عایشہ کلام بسیار
 یا تو باد شاہ کشتہ پس علیہ کرد آں علی پس فرستاد علی با عایشہ چہل ن را تا آنکہ تحقیق سکونت گرفت آں
 ایشہ و دیدہ۔

زهی الباطل است جا بختی	آن فضل آفت سر قنول	آن علم دار و علم دار رسول
هم تنبی را و هم دهم داماد	چشم پیغمبر از جالش شاد	آما ز سدره جبرائیل ایمن
لافتی کرد مرد را تلقیس	شرف ملک دایه دیں او	صدف در آل یاسین او
آل یاسین شرف بدو دید	ایزد او را بعلم بگزیده	بهر او گفت مصطفی به اله
که خداوند اول من والا ه	راز دار خدا و پیغمبر	راز دار پیمبر آن حدر
کاتب نقش نامه تنزیل	خازن گنج نامه تاویل	لفظ قراں چو دید و روش
خویشتن جلوه کرد و پیش	عشق را بحر بود و دل را ک	شرح را دیده بود و روشن جان
که خدای زان چاکر او	خواجیه روزگار قسرا و	از پے سائلی بیک تیغ
سوره بل اتے و اتشرف	مرتضای که کرده یزدانش	همراه جان مصطفی جانش
هر دو یک کعبه خروشاں دو	هر دو یک روح و کالیدشان	هر دو یک در و یک صند بودند
هر دو پیرایه شرف بودند	دور و نده چو اختر و گردون	و برادر جو موسی و هارون
دل او عالم معانی بود	لفظ ادآب زندگالی بود	عقد او با قبول ماسلوئے
بود در زیر سایه طوبی	و بر امیر المومنین حسن ابن علی ابن طالب رضی الله	

تعالی عنه که جلگوشه مصطفی و فرزند زهرا بود و از همه خلق بمصطفی مانده تر بود
از فرق ثنائ و امیر المومنین حسین رضی الله تعالی عنه که از انان تا قدم مانایان
کان کرم و محض لطف و شفقت و لیت بود و امیر المومنین حسن دو سال و ده ماه
از امیر المومنین حسین بهتر بود و در کشف محبوب آورده است که وقتی اعرابی از نادیه
در آمد و امیر المومنین حسن در گوشه پیش در خانه بنود شسته بودند آن اعرابی شناس
مادر و پدر امیر المومنین حسن را و او آن گرفت امیر المومنین حسن گفت یا اعرابی که
گر سنه شده و یا نشنه کشته ترا چه شده است و او بچنان دشناها میاد
امیر المومنین حسن غلام را فرمود که درون خانه برو و آن بدره دنیا را و زیر پیر
و بدین اعرابی بده چون اعرابی این سخن بشنید گفت اشهد انک ابن رسول
الله صلی الله علیه و آله و سلم و ثنا را و دعا ها گفتن گرفت بعد گفت که من اینچنین

حکم تو آمدہ ام الغرض ایں معنی صفت تحقیقاً باشد کہ مباح و ہم نزدیک ایشان
یکساں باشد و بجفا گفتن متغیر نشوند و بدینار و درم مکافات واجب بند و از
کلمات اوست فی حال الوصیۃ علیکم بحفظ السیرۃ ابرفان اللہ مطلع علی
الضمائر و در علم حقایق و مول بدرجے بود کہ حسن بصری با کلمات دریں علم توجہ برداشت
و مدت خلافت او ہشتاد و پانزودہ روز بود و مدت عمر چھل و ہفت سال زن امیر المومنین
حسن جعدہ بنت الاشعث الکندی یا کخفۃ معاویہ بطریقے کہ دست داد امیر المومنین حسن
را زہر داد و راہ بریغ الاول سنہ و اربعین بدایتا خرامید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکیم سنائی

قصیدہ

بو علی آنکہ در شام ولی	آید از کیسوانش بوے علی
در سیادت بی مویہ اوست	در رسالت رسول و سید اوست
نامہ دوست یا کی دل اوست	دوست را چیت بہ نامہ دوست
قرۃ العین مصطفیٰ او بود	سید قوم اولیاء او بود
جگر و جان علی و زہرا را	دیدہ و دل حبیب علی را
منہج صدق در دلائل او	ہتری رہت در محافل او
بود مانند جد بخلق عظیم	پاک عرق نفیس و خلق کریم

و بر امیر المومنین حسین بن علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہما کہ شمع آل محمد و از جملہ علایق
مجد و شہید دشت کربلا و بادشاہ عالم و لا بود رضی اللہ عنہ و اتفاق ہمہ خلافت است
تا حق ظاہر بود او متابع حق بود چوں حق پوشیدہ شدہ او شمشیر بر کشید و تاجان
غریز فداے حق تعالیٰ نکرد دنیا را مید و از کلمات اوست اشفق الاخوان یومئذ
علیک و کشف محبوب آوردہ است کہ روزے مردے نزدیک او آمد و گفت
اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم من مردے دروشیم و اطفال فارم
مرا از تو مروت مشی باید امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ او گفت

اے من ترس ہم بر او ایں لازم بگردید دین خود را سہ در حال وصیت لازم بگردیدہ نگاہ در شش را زہر
را حقیقی صد انعام۔ کہ خرد را بر جمیع ما و بہا نہاست۔

بنشین مار از رزق در راه است تا برسد یا سے بر نیامد کہ تیج صرہ دینار ہا ز رزق ستا
معاویہ آوردند امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ از سر بیج صرہ زربدان و ریش
داد و ازوے عذر خواہست کہ دیر یازدی و اگر سیدہ انستم کہ این مقدار بہت من ترانظر
نمیداشتم مارا معذوردار کہ اہل بلائیم و از ہمہ راحتہا دنیا باز ماندہ و مراد ما کم کردہ و بر
مراد ماے دیگران زندگانی باید کرد و چوں امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بزیں کہلا سید بویھے کہ آن غار فریو گزند منزل کردہ آنروز پنجشنبہ بود دوم روز سنہ احدی و تین بود و در
آدینہ عبد اللہ زیاد با چہار ہزار سوار بدو برسید تا آدینہ دیگر چنانکہ در میان ایشان
جنگ قائم بود و دینہت آب ز اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم باز
گرفتند و با امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ تودہ تن اہل بیت مصطفیٰ بودند روز
آدینہ دہم ماہ محرم سنہ احدی و تین با ہفت کس از فرزندان امیر المومنین علی
و تن از فرزندان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما و از یاران او ہشتاد
و ہشت تن شہادۃ یافتند مدت عمر او پنجاہ و ہشت سال بود رضی اللہ عنہ خواجہ
حکیم شامی در مدح گوید۔

قصیدہ

پسر مرتضیٰ امیر حسین	بچہ او مے نبود در کونین	مصطفیٰ مروار کشید دوش
مرتضیٰ پروریدہ در آغوش	و سر اے فنا و کشور دین	بود در صد رملک کو تزدین
شاخ او بختشاخ مصطفوی	در اوج عقد حقہ نبوی	دشمنان قصہ جان او کر و
تا دمار از شمش بر آوردند	عمر عاص از فساد را جزو	شرع باز و دہشت باخو و
بازیدلیپ بہ بیعت کرد	تا کہ از خاندان برآرد گرد	کہ بلا چوں مقام اختر خست
تا کہ آل زیاد بروی باخت	جدا کر بلا و آن تعطیم	کہ بہشت آورد بخلق نسیم
و آن تن سمر سیدہ در گل و جان	و آن عمرو با بتیغ دہا چاک	و آن گرین ہمہ جہاں کشتہ
در گل خون تنش باخستہ	حسرت دین خاندان رسول	جملہ برداشتند جہل فضول
یتیمہا علکون ز خون حسین	چہ بود در جہاں تبریز شین	زخم شمشیر و نیزہ و پیکاں

بر سر نیزہ سر بجایے ستان بہمد روبرو از علی صدراع + شدہ یکسر قرین و طاعی باغ
 کین جل باز خواستہ ز حسین ہشت و مانع بریں شہادت شہین نکتہ عرض میدارد کاتب
 حروف محمد مبارک محمد علوی الکرمانی المدعو بامیر خور و برانجملہ کہ چون عمر بر
 بندہ در خانہ پنجاہ رسید و بیچ غلے آنچنان در وجود نیامد کہ شایان در گاہ بے
 نیازی باشد و این ابیات شیخ سعیدی رحمۃ اللہ علیہ منہ غفلت از گوشش بکشید

ابیات

چون نگہ میکنم نمازہ بسو
 مگر این پنج روز دریا بی
 کوس رحلت زد و دوبار غمت

ہر دم از عمر میر و دلفی
 ایکہ بخاہ رفت و در خواہی
 نخل آنکس کہ رفت و کار خست

در عالم تحیر افتادم کہ این چہ واقعہ صعبی کہ بیچ دست آورے آنچنان ندام
 کہ دلیل راہ این گمراہ شود و در اثراے آنکہ در دریاے تحیر غرق بودم عنایت
 از لی قرین حال این بیچارہ شد و توفیق ایزدی رفیق این شکستہ گشت محبت
 حضرت سلطان المشائخ دستگیری کرد بیت دست من گیر کہ بیچارگی از حد گذر
 سر من دار کہ دریائے تو نیزم جاں را از عالم غیب در دل این بیچارہ القا
 کردند کہ اے سرگشتہ عالم تحیر مایے و دامن قرار کش اگر چہ این جاہ قرابت
 این ضعیف گوید بیت قرار می طلبی در جہاں ز سے غافل ترا قرار نباشد مگر
 بدار قرار بہ بہید پیران خویش بر دل پیران خود و پنچشاہ اوقات منبر کہ ایشان
 شفع حال پریشان خویش ساز تا مگر بد و محبت سلطان المشائخ در دل دجان
 تو چشمہ از دریاے محبت رب العالمین بکشاید تا بیاں نجات نفس بد کردار تو
 باشد و اسباب حصول این دولت ہمیں پیش نیست کہ مناقب مشائخ شجرہ
 معظمہ خواجگان چشت کہ عاشقان در گاہ بینہ سارے و شیا حان عالم محبت
 خداے بودند و خلق خداے را از غفلت و غوغا و ہوا خلاص دہانند بزرگے
 خوش گوید بیت قَافِلُ الدِّينِ اللّٰهُ حِصْنًا مُّوَكَّلًا ۱۰ وَ سَتَّةٌ مِّنْ سَمِيتَةٍ

خَيْرَ مُرْسَلٍ ۚ فَيَا رَبِّ اَكْرِمْهُمْ بِمِنْ فَحْ وَرَحْمَةٍ ۚ وَانْزِلْ لَهُم بِالْفَضْلِ فِي خَيْرٍ
مَنْزِلٍ ۚ از فضائل و کرامات ایشان و از کلمات روح افزای و مفعولات
دلکشای و راه و روش و مولد و منشأ ایشان و بیان ارادت خویش بحضرت
سلطان المشائخ و اتصال آباء و اجداد خود بدان در کما و معظم مشرح بنو لسی
بیت ہر لحظہ را ز دل بچہد بر سر زبان ۚ دل مے طید کہ عمر بشد نا کہاں بگوئے
تا بمطالعہ آن چشم را نوری و سینہ را سرور سے حاصل شود و خاطر پریشان جمع گردد
و نجات آخرت دریا بی این ضعیف کو بیت نجات آخرت حاصل تو اس
کرد ۚ اگر درد اسن مردان زنی دست ۚ شیخ سعدی خوش گوید بیت دست
درد اسن مردان زن و اندیشہ کن ۚ ہر کہ بانوح نشیند چہم از طوفانش ۚ بنا برین
مقدمہ اوقات شریفہ خواجگان چشت ۚ شفیع حال خویش آوردم و بجزو زاری
از حضرت سلطان المشائخ درخواست نمودم تا این مجموعہ کہ مستطیع لیا و لیا
فی حجت الحق جل و علالت بکرم اللہ و عونہ باتمام برسد چوں این بندہ بمعونت
پیراں در کتابت این کتاب شروع کرد و بعدد محبت سلطان المشائخ توفیق
اتمام یافت امیر حسن شاعر گوید بیت مورسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد ۚ
دست بریلے کہو تر ز دونا کہ برسید ۚ حق علّام و علیم است کہ باعث کتابت
این کتاب محبت سلطان المشائخ است این ضعیف خوش گوید بیت
و گر نہ من کیا ام آنکہ جاں را ۚ دہم از دیدہ دل نیکواں را ۚ بعشق روئے
شاں کردم ہوسناک ۚ کغم دل را ز غمہا چاک در چاک ۚ و نام ہر یکے از مشائخ
کہا کہ میناقب ایشان مذکور است بعلامت تنہم معلّم است و درین علامت
اشباع شیخ ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ کہ در سالہ خود و شیخ علی بجویری رحمۃ
علیہ در کشف المحجوب ذکر کردہ اند کردم و یا ہام ربّانی بخطاب سلطان المشائخ
یعنے شیخ شیمخ العالم نظام الحق و الشرع و اللہ بن لہم ششم و اس خطاب معلّم

بلکہ بودند آنہم مدین خدا را قاعدہ استوار و بودند آنہم مقلد توار است کسی را کہ نام نہادہ تو متبرین
بجہان اسے بروردہ کار من ہوا پریشان را بوی خوش و برحت خوش و جائے ۚ ایشان از فضل
خویش و بہترین جائے ایشان

دریں کتاب رعایت کردم و بیشتر نقل روایات و حکایات و لطائف و غرائب
 از سلطان المشايخ آوردم از فوائدی که یاراں اعلیٰ از ملفوظات جانتخش
 سلطان المشايخ روایت کرده اند جمع کردم و آنچه از عزیزانی که بر قول و قلم
 و بیانت و صیانت ایشان اعتماد و کلی است شنیده ام و آنچه از والد مخدوم خود
 و عثمان بزرگوار که مقریان سلطان المشايخ بوده اند و در نظر مبارک او پرورش
 یافته شنیده روایت کردم خواهی بینائی حکیم خوش گوید قنوی لطف او هر چه و حقوق
 نهاد و روح بر دید قبول نهاد و از هر جا که نظمی و سبیتی و قطعه و نظر آمد مناسبت
 کلام افتاد درین کتاب و مردم کوس محبت سلطان المشايخ میزند و شعاع آتش
 محبت از چشمت دلها را می عاشقان بیرون می آرد و صاحب شوق را آتش
 در میزند چنانکه بزرگے خوش گوید بیت آتش عشق تو از هر جا بجاست و آخر این
 آتش از جای خاستست و نام شعرا را که این لطایف غلیبی که سبب فرید
 محبت و عشق است از ایشان زاده است بر سر آن نظم ثبت کردم و آنچه که نام
 شعرا معلوم نیست بلفظ بزرگی بنشتم و آنچه از سلطان المشايخ مرویست هم از سلطان
 المشايخ روایت کردم و نظمی که از آسانی شعر خالیست و از معانی ایشان بر
 این خاصه کاتب صرف است که از قعر دیباچه محبت سلطان المشايخ دور
 و گوهر نفیس بیرون آوردم و بنوک قلم بر روی کاغذ در سلک سطوح
 منسلک گردانیدم شیخ سعدی گوید بیت نالیدن در دناک سعدی و بر
 دعوی دوستی بیان است و آتش نه قلم در انداخت و این خیمه که میر
 دُخان است و اول و میان و آخرین کتاب بذکر سلطان المشايخ زیب
 و زینت داد تا بر دلها اهل دلاں عالم جلوه گری و قبول تمام یابد زیرا چه
 سلطان المشايخ می فرماید ذِکْرِ الشَّيْخِ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ أَوْ
 كَالرُّوحِ فِي الْجَسَادِ بزرگے خوش گوید بیت گر شیخ نماند که نبش نام

در شیخ سعدی

له ذکر شیخ و کلام مانند نمک در طعام است یا مانند روح در بدن هست -

تا نام توے گوید من مے شنوم و وایں کتاب نبوت است بدہ باب و ہر بابی
 از اں ابواب کتابیت علیہ و مشحنت بہ نکتہ دلکشی و لطائف دلربا کہ تحت
 بہ نکتہ رموز عالم حقیقت کشوف میگردد و چنانچہ در فہرست ایں کتاب مسطور
 است ملتئم آنکہ کاتب حروف را بدعا ایمان نمایند و بغایت فراموش نگردانند از
 ضعیف گوید رباعی از خاطر حق پذیراں یک فاتحہ التماس دارم بہ تا کار شکستہ
 بر آید و آں دامن شان نمیکذارم بہ نکتہ عرض میدارد کاتب حروف بر راس
 میدان خوب اعتقاد برانجملہ کہ مشایخ شجرہ معظمہ بندگی خواجگان چشت قدس اللہ
 سرجم العزیز ہر یکے در محبت حق جل و علی آفتابہا بودہ اند تا باں و باتباع حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از مقام محبت ترقی کردہ اند و بدرجہ محبوبیت
 رسیدہ **قَالَ اللَّهُ نُوِي يُحِبُّكُمْ اللَّهُ** و ہر کس در عصر خویش در عبادت پارتیعالے
 و در ترک دنیا غدار ہم بیکیا رساوی مشایخ کبار گشتہ فامادر عالم محبت از
 ہمہ ممتاز این ضعیف گوید مثنوی در عبادت یامہ توفیق و بادشاہاں عالم
 تحقیق و ہر یکے در زمان خود ممتاز و در محبت میان اہل نیاز و علی الخصوص
 خواجہ بندہ نواز سلطان المشایخ دار الملک را از نظام الحق و الشرع والدین پر
 ضعیف گوید بیت ز عشق حق مجسم بود و آتش و جہانے بندہ آں ذات پاکش
 نکتہ ہر دم از انفاس متبرکہ او محبت رب العالمین فانی میگشت و از اں بوی
 بمشام جان طالبان حق تو الے میرسد و جہان را معطر میگردد و این شیخ سعادی
 خوش گوید بیت عالم معطر مے شود چون ناف آہوئے ختن و گویا کہ
 نوروز از برش بوئے بصحرایمیزند و عارفان و عاشقان بریں بوے
 روے بجا کہ بوس آنحضرت مے نہادند خواجہ حکیم سنائی خوش گوید بیت
 عاشقان سوئے حضرت شست و عقل در استین و جاں بردست پشتر
 روان و دہوش و حیراں مے آمدند و سہ بر آستانہ محبت آں سرور عا

مے بہا ندور سے بر خاک آں درگاہ مے مالیدند امیر حسن خوش گویند
 بیت نمیر فتم بلا شد بوئے زلفش ۛ خراب اندر پئے آں بوئے رقیم ۛ و بوئے
 محبت حقتالے بواسطہ محبت این بادشا اہل محبت و مشام جان خود حصار
 میگردن و نڈایں ضیف گوید رباعی از بوئے تو بوئے یار خود می یابم ۛ از روئے
 تو ستر کار خود می یابم ۛ تا جاں ندہم فدایا بزم جاں ۛ جاں میدہم و نگار
 خود می یابم ۛ و حقتالے این بوئے را از بوستان محبت خوش در ذات محبوبان
 خود نہادہ است تا مشام جان ہر بچارہ و سوختہ کہ آں بوئے رسد شایان
 محبت باریتعالے گرد دو جاں بریں بوئے دہد این ضیف گوید قطعہ
 اے عارفان عاشقان جاں میدہم جاں میدہم ۛ بر آستان دوستان
 جاں میدہم جاں میدہم ۛ گفتی اگر خواہی بقا جاں را بدہ بر بوئے ما ۛ اینک
 بوئے داستان جاں میدہم جاں میدہم ۛ سلطان المشائخ میفرمود در
 نقلے کہ اصحاب قلوب جمع شدہ باشند بعد بر خاستن ایشان زمانے
 بوئے خوش در آتھام باقی مے باشد آں بوئے خارج نیست در ہر
 ذاتی نافہ بہت فاما بوئے بعضے ظاہر بیانشد ۛ بوئے بعضے پوشیدہ و
 در ہر ذاتے بوئے دیگر مے باشد در کسی بوئے کا فور و در کسی بوئے
 عنبر و از مولانا ظہیر الدین کو تو ال مندرہ کہ حافظ کلام ربانی بود روایت
 میکنند کہ وقتے بخدمت سلطان المشائخ نشستہ بودم آنجا بوئے عود می
 آمد نظر چپ راست کردن گرفت مگر جائے عود میسوزند جائے نذیرا
 مگر درون حجرہ عود مے سوزند خادم بمصلحتے در حجرہ باز کرد و درون حجرہ ہم
 نگاہ کرد دید کہ نیست بعدہ سلطان المشائخ اورا جواب گفت کہ مولانا این
 بوئے عود نیست این بوئے دیگر چیز است امیر حسن گوید بیت عطار
 بہ بند کا نرا کہ من زد دست ۛ بوئے کشیدہ ام کہ بشک بچیر نیست ۛ و
 روایت مے آرند کہ وقتے سلطان المشائخ گھیمے کہ بساس قدم مبارک

کسی کز جوئے عشقت جبرئہ یافت : بماند تا قیامت مست مدہوش : در آن مجالس بخشی
جام عشقت : نگرانی محمد ز فراموش : باز این دل مشتاق گوید پیت زد ریائے
جمالت چوں شوم سیراب اے ساقی : کہ ہرچہ بیشتر بنیم تنہا بیشتر باشد : و شکر گاز
بیاباں عشق حقیقت را براہ نمونے محبت باریتعالے را سہری میکرد بمنزل مقصود
میرسانید این ضعیف گوید پیت میرسانید مقصود و منازل ہمہ : لطف او ورنہ
کہ باشم کہ نہم دل بردوست تکتہ و از جنایک لیجاہ او آفتاب معرفت لایح میشد و دلہا
ظلمت گرفته یچارگان گرفتاران ہوا را نورے بخشید قابل منظور نظر حق جل و علی
میکرد ایند این ضعیف گوید پیت زد کہ تو براں آفتاب عشق بتافت : براں دلے
کہ زدنیادیں مبرا یافت : زد روشنائی عشقت جہاں منور شد : مگر قریب
کران روشنی نصیب نیافت : و گریزدگان معاصی و سوختگان ہوا نفس امارہ را
در سایہ محبت خویش پرورش میں ادشخ سعدی گوید پیت خدایا بر حمت نظر کردہ
کہ این سایہ بر خلق گسترده : این ضعیف گوید قطعہ آلودہ دامنہاں کہ نظر بر تو افکنند
صافی شوند و پاک چو صوفی با صفا : اے آفتاب حسن ازاں چشتہ حیات : آہ بخش
تا نشوم بعد ازیں فنا : این ضعیف گوید قطعہ اے مایہ حسن کان نعمت : اینک
بدرت امین اراں : جاں بر کف دست کردہ از دل : شکل خوش تو جان بسیاران
و ذات مبارک حضرت سلطان المشائخ متابع دل دریاوش او شد و دل حق پذیر او
متابع روح مطہر و گشت روح مطہر او از کمالیت خویش قلب جرب کرد و قلب
بحکم اتحاد روح قالب جذبے پس بریں قضیہ ذات مبارک سلطان المشائخ ہمہ روح
باشد امیر خیر و خوش گوید پیت وجود خواجہ از آب گل گشتہ ترب : کہ جان خضر و سجا
بہم شدہ است مرکب : پس حکم موت خوشت روحانی شدہ یحییٰ ذات کہ مجسم از ارواح
لایق تماشا و تہ چشم آلودہ نباشد مگر تکتہ یکشم معرفت از دیکہ جاں نظر کند خواجہ سنا
گوید پیت از در دل بمنظر جان : بہ تماشا ی باغ جاناں : و بزرگے را ز بندگان دس
سوال کردند خواہی تا دوست پندہی گفت پرسیدہ چہ گفت اندرہ ذاک الجمال عن نظر مثلی :

اِلَى كَمَسَدٍ نَاطِرٍ عَلَيْكَ حَتَّى تُحْضِرَ ذُلَّكَ لِيَكَا وَارَاكَ يَخْطُرُ فِي شَمَائِلِكَ الْبُحْتِي فِي فَنَائِي
 فَأَغَا مِنْكَ عَلَيْكَ فِهْرَتِ ابواب كتاب سير الاوليا في محبت الحق جل
 وعلی باب اول و در بیان مناقب فضائل و کرامات مشایخ شجره
 طبقه خواجگان چشت از حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم تا آخر
 عهد دولت حضرت سلطان المشایخ نظام الحق اشرف والدین قدس
 الله سره العزیز نکتہ در بیان نعت سید المرسلین رسول العالمین محمد
 رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و پوشیده آمدن خرقه فقر از جناب نبوت
 صلی الله علیه و آله و سلم جناب میرالموئیش علی ابن ابی طالب کرم الله
 وجهه از خدمت او بمشایخ کبار و اولیا زمانه اربعه عشر قدس الله سرهم
 العزیز نکتہ منهم خواجه حسن بصری قدس سره نکتہ منهم خواجه عبدالواحد ابن زید قدس
 سره نکتہ منهم خواجه فضیل بن عیاض قدس سره نکتہ منهم خواجه ابراهیم بن ادهم
 قدس سره نکتہ منهم خواجه خلیفه المعشقی قدس سره نکتہ منهم خواجه بهیر البصری
 قدس سره نکتہ منهم خواجه ممتد و علو دینوری قدس سره نکتہ منهم خواجه ابوسحاق
 شامی حشمتی قدس سره نکتہ منهم خواجه ابوجامد حشمتی قدس الله سره العزیز نکتہ منهم
 خواجه ابو محمد حشمتی قدس الله سره العزیز نکتہ منهم خواجه ابویوسف حشمتی قدس الله
 سره العزیز نکتہ منهم حضرت خواجه خواجگان خواجه مودود حشمتی قدس الله سره العزیز
 نکتہ منهم خواجه حاجی شریف زندنی حشمتی قدس الله سره العزیز نکتہ منهم حضرت
 خواجه عثمان هارونی قدس الله سره العزیز نکتہ منهم حضرت خواجه خواجگان سدر
 اهل عرفان نائب رسول الله صلعم فی الهند حضرت خواجه معین الدین حسن حشمتی سنجری
 قدس الله سره العزیز نکتہ منهم خواجه قطب الاقطاب سرور عشاق حضرت خوا

قطب الحق والشرع والدین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشمی پستی
 ذکر این بزرگ مشتمل بر چہار نکتہ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ اول در بیان مجاہد
 شریف نکتہ در بیان مشغولی نکتہ در بیان عزلت و انزاد کرامات نکتہ در بیان حلت
 کردن نکتہ منہم حضرت شیخ الاسلام شیخ شیبوخ العالم فرید الحق والشرع والدین
 قدس اللہ تعالیٰ سر العزیز ذکر این بادشاہ دین و دنیا متکلم برشت نکتہ
 نکتہ اول در بیان حسب نسب نکتہ دوم در بیان عزلت و انزاد نکتہ در بیان
 مجاہدہ و روش شیخ شیبوخ العالم نکتہ در بیان علم و تجربہ نکتہ در بیان یافتن خلافت
 شیخ شیبوخ العالم از جناب حضرت شیخ الاسلام معین الحق والشرع والدین و شیخ
 الاسلام حضرت خواجہ قطب الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ
 در بیان بعضی ملفوظات نکتہ در بیان بعضی کرامات والدہ بزرگوار شیخ شیبوخ
 نکتہ در بیان مرض رحلت شیخ شیبوخ العالم فرید الحق والشرع والدین قدس
 اللہ سرہ العزیز منہم حضرت سلطان المشائخ نظام الحق والدین طاب ثراہ
 ذکر این بادشاہ دین مشتمل بر انزادہ نکتہ نکتہ در بیان حسب نسب حضرت سلطان
 المشائخ نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان پیدا آمدن محبت
 سلطان المشائخ رضہ بخدمت حضرت شیخ شیبوخ العالم فرید الحق والدین
 قدس سرہ نکتہ در بیان علم و تجربہ سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ
 در بیان دقایق بعضی احادیث کہ سلطان المشائخ تقریر کردہ است نکتہ
 در بیان رقتن سلطان المشائخ بخدمت شیخ شیبوخ العالم فرید الحق والدین
 ولادت آوردن بخدمت او نکتہ در بیان سکونت حضرت سلطان المشائخ
 در شہر دہلی و از آنجا آمدن بغیاث پور قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان مجاہد
 سلطان المشائخ در اوائل حال قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان یافتن
 خلافت و نعمت نبوی و نبوی سلطان المشائخ از حضرت شیخ شیبوخ العالم
 فرید الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان مجاہدہ سلطان المشائخ

در آخر عمر و روشن این یاد شاه دین و دنیا و راه ایشان قدس سرہ الغریز نمکتہ
 در بیان فتح و فتوح و آمدن بادشاہ و بادشاہزادہ ہانجا کبوسی حضرت سلطان المشائخ
 قدس سرہ الغریز نمکتہ در بیان آنکہ حاسدان از سلطان المشائخ بسطانت
 علاؤ الدین سخنانے رسانیدند کہ لایق مجلس سلطان المشائخ نباشد قدس سرہ
 سرہ الغریز نمکتہ در بیان ملاقات سلطان المشائخ با شیخ الاسلام شیخ رکن الدین
 بنیرہ شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ الغریز نمکتہ در بیان بعضے کرامات سلطان
 المشائخ قدس سرہ الغریز نمکتہ در بیان بعضے کرامات والدہ بزرگوار سلطان
 المشائخ قدس سرہ الغریز نمکتہ در بیان حالے کہ سلطان المشائخ را پیدا
 یاں حال از دار دنیا بدر عقبہ رحلت فرمود قدس سرہ الغریز باب دوم
 در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفاء شیخ الاسلام معین الدین
 سنجری و خلفاء شیخ الاسلام قطب الدین بختیار خاشی و خلفاء شیخ
 شیوخ الاسلام فرید الحق الدین قدس سرہ الغریز منہم شیخ حمید الدین
 سوالے کہ خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری بود ذکر این بزرگ مشتمل
 سہ نمکتہ است قدس سرہ الغریز نمکتہ در بیان مجاہدہ و راہ و روش شیخ حمید الدین
 سوالی قدس سرہ الغریز نمکتہ در بیان بعضے کرامات شیخ حمید الدین و مرسلات
 کہ میان شیخ حمید الدین و شیخ بہاؤ الدین زکریا بود نمکتہ در بیان اُصولہ کہ صحابہ ک
 از مشکل این راہ حقیقت از شیخ حمید الدین راہست کردہ اند و جواباں بزرگ قدس
 سرہ الغریز منہم شیخ بد الدین غزنوی کہ خلیفہ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
 بود و ذکر این بزرگ مشتمل بر نمکتہ است قدس سرہ نمکتہ در بیان آمدن شیخ بد الدین
 غزنوی از لاہور و درہلی و آوردن ارادت بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین قدس
 سرہ الغریز نمکتہ در بیان عظمت کرامات مولانا بد الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
 منہم شیخ بختیار الدین منقول کہ ہم برادر ہم خلیفہ شیخ الاسلام فرید الحق و الدین

قدس الله سره العزيز و ذکرا این بزرگ مشتابه عظمت کرامات اوست منهم مولانا بدرالدین
اسحاق که بهم دلا و بهم خلیفه شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین ذکرا این بزرگ
مشتابه و نکته است قدس الله سره العزيز نکسته در بیان پیوستن مولانا بدرالدین
اسحاق بخد مت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و کثرت بکا و تجتبه او در عالم
پاقدس الله سره العزيز نکسته در بیان عظمت کرامات خدمت مولانا بدرالدین
اسحاق قدس الله سره العزيز منهم شیخ جمال الملة والدین هانومی که خلیفه شیخ
شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس الله سره العزيز ذکرا این بزرگ
مملو است از عظمت کرامات و ذکر مولانا برهان الدین صوفی که پسر شیخ جمال الملة
والدین بود و او نیز خلیفه شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس الله سره العزيز
منهم مولانا عارف که خلیفه شیخ الاسلام فرید الحق والدین بود و در غایت عظمت و
صاحب کرامات بود قدس الله سره العزيز و ضمن این احوال ذکر حضرت شیخ
علی صابریم مذکور است قدس الله سره العزيز باب سلوم در بیان مناقب
و فضائل کرامات اولاد بعضی بنیه کان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
و اقربا و سلطان المشائخ و سادات کرام جد آبا و برادران کاتب حر
که مخصوص بوده اند بهتصاص شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
و سلطان المشائخ نظام الحق الدین قدس الله سره العزيز و اینها
مشمول بر شش نکته نکسته در بیان مناقب و فضائل کرامات
پسران شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس الله سره العزيز منهم
خواجه نصیر الدین نصر الله از همه پسران شیخ شیوخ العالم بهتر بود منهم مولانا شهاب الدین
قدس الله سره العزيز منهم شیخ بدر الملة الدین سیامان که صاحب سجاده شیخ شیوخ
العالم بوده قدس الله سره العزيز منهم خواجه نظام الملة الدین قدس الله سره العزيز منهم خواجه یعقوب

کہ از ہمہ سپران شیخ شیوخ العالم کہتہ بود نکتہ در بیان مناقب فضائل و کرامات
مستوران و ختران شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ نکتہ در بیان
فضائل و کرامات بعضی بنیرہ گان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین منہم شیخ
علاء الملتہ الدین ابن شیخ بدر الدین سیلمان قدس سرہ منہم خواجہ عزیز الملتہ الدین
ابن خواجہ یعقوب قدس سرہ منہم شیخ کمال الملتہ الدین ابن شیخ خزاوہ بایزید
ابن شیخ نصیر الدین نصر اللہ منہم خواجہ عزیز الملتہ والدین ابن خواجہ ابراہیم ابن
خواجہ ابراہیم ابن خواجہ نظام الدین نکتہ در بیان مناقب فضائل بعضی بنیرہ گان
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ منہم خواجہ محمد ابن مولانا بدر الدین
اسحاق منہم خواجہ موسیٰ ابن مولانا بدر الدین اسحاق منہم خواجہ عزیز الملتہ والدین
کہ یاد داریں دختر شیخ شیوخ العالم بود نکتہ در بیان مناقب فضائل اقرباء حضرت
سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ اعزیز منہم خواجہ فریح الملتہ الدین
ہارون کہ سیر خواہر زادہ سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ است
منہم خواجہ تقی الملتہ الدین نوح کہ برادر حقیقی خواجہ فریح الدین ہارون بود منہم خواجہ
ابوبکر مصلا دار خاص کہ بشرف قرابت حضرت سلطان المشائخ مشرف بود منہم
مولانا خواجہ قاسم کیے از خواہر زادہ گان سلطان المشائخ خواجہ قاسم ابن عمر برادر
زادہ خواجہ ابی بکر مصلا دار خاص بود قدس سرہ اعزیز منہم خواجہ عزیز الملتہ الدین ابن خواجہ
ابوبکر مصلا دار خاص نکتہ در بیان مناقب فضائل کرامات سادات اکرام کہ مخصوص بہ خصوص شیخ
شیوخ العالم و سلطان المشائخ از آباء و اجداد کاتبین بودہ اند محمد جد کاتب حرم قدس سرہ منہم
از الملتہ والدین مبارک سید محمد کرمانی والد کاتب حرم منہم سید محمد کرمانی
کہ عم بزرگ کاتب حرم بودہ قدس سرہ اعزیز منہم حسین ابن سید محمد کرمانی کہ عم میانکی کاتب حرم بودہ قدس سرہ
اعزیز منہم غیاث بن محمد کرمانی کہ عم خود کاتب حرم بودہ قدس سرہ اعزیز باب چہارم در
بیان مناقب فضائل و کرامات خلفاء حضرت سلطان المشائخ
نظام الحق والدین بیان یافتن خلافت خلفاء مذکور است از حضرت

با عظمیٰ سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز منہم مولانا شمس الملتہ
 والدین محمد یحییٰ ذکرا بن بزرگ مشتمل بر چہار نکتہ قدس اللہ سرہ نکتہ در بیان آوردن
 ارادت مولانا شمس الدین یحییٰ بحضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نکتہ در بیان
 عظمت و روش مولانا شمس الدین محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان علم و تحفیر
 مولانا شمس الدین محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان کرامات و شنیدن سماع
 مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ رحلت کردن ایشان از دنیا بہ عقبے منہم
 شیخ نصیر الدین محمود و وارث النعمتہ ذکرا بن بزرگ مشتمل بر چہار نکتہ قدس اللہ
 سرہ العزیز نکتہ در بیان مرحمت و پرورش از جناب حضرت سلطان المشائخ
 در باب شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان مجاہدہ کہ حضرت سلطان المشائخ
 شیخ نصیر الدین محمود را تفتیق کردہ است مجاہدہ ہاے شیخ نصیر الدین قدس سرہ العزیز نکتہ در
 بیان اشارت کہ شیخ نصیر الدین محمود در قطع نفس کاتبین افزودہ است قدس سرہ نکتہ در بیان بعضی
 کرامات شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ منہم شیخ قطب الدین منوہا نسوی قدس اللہ سرہ العزیز ذکر
 این بزرگ مشتمل بر پنج نکتہ نکتہ در بیان اوصاف کثرت بکاء و ذوق و روحانی شیخ
 قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان یافتن خلافت شیخ قطب الدین
 منور و شیخ نصیر الدین محمود از حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز
 نکتہ در بیان بعضی کرامات شیخ قطب الدین منور قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ
 در بیان ملاقات شیخ قطب الدین منور با سلطان محمد تغلق قدس اللہ سرہ العزیز
 نکتہ در بیان سماع شنیدن شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا
 حسام الملتہ والدین ملتانی ذکرا بن بزرگ مشتمل بر سہ نکتہ نکتہ در بیان عظمت
 مرتبت او و مرحمت ہاے سلطان المشائخ در باب او قدس سرہ نکتہ در بیان ملاقات
 میان مولانا حسام الدین ملتانی و مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا علاؤ الدین نیلی قدس
 سرہ العزیز نکتہ در بیان خلافت یافتن مولانا حسام الدین ملتانی از حضرت سلطان

المشايخ قدس الله سره الغر الميامين مولانا فخر الملة والدين زراדי که است
 کاتب حروف بود ذکر این بزرگ تشتمل بر شصت و سه نکتة قدس الله سره الغر الميامين در بیان
 ارادت آوردن مولانا فخر الملة والدين زرادي بجناب حضرت شيخ المشايخ قدس
 الله سرهما الغر الميامين نکتة در بیان مجاہدہ مولانا فخر الدين زرادي و مشغول بودن
 باطن اور حمتہ الله عليه نکتة در بیان علم و تجریم مولانا فخر الدين زرادي نکتة
 در بیان شنیدن سماع خدمت مولانا فخر الدين زرادي نکتة در بیان ملاقات
 مولانا فخر الدين زرادي قدس الله سره الغر الميامين سلطان محمد تغلق نکتة در بیان
 رفتن مولانا فخر الملة والدين زرادي بجانہ کعبہ غرق شدن جہاز و بر حمت حق
 پیوستن منهم مولانا علما والدين تيلي ذکر این بزرگ ملو از عظمت کرامات و علم
 و تجرأت و دست رحمتہ الله عليه منهم مولانا ابرہان الدين غريفي کرايس بزرگ مشتمل
 بر دوازده نکتة رحمتہ الله عليه نکتة در بیان محبت و اعتقاد کہ مولانا ابرہان الدين غريفي با
 حضرت سلطان المشايخ داشت نکتة در بیان کونته شرین و خوش گشتن
 حضرت سلطان المشايخ از مولانا ابرہان الدين غريفي یافتن خلافت منهم
 مولانا يوسف کلاہري عرف چنيزي ذکر این بزرگ تشتمل بر شصت و سه نکتة رحمتہ الله
 عليه نکتة در بیان محبت و عشق و کمال اعتقاد مولانا وجيہہ لدين يوسف کہ
 با حضرت سلطان المشايخ داشت قدس سرہ نکتة در بیان یافتن مولانا
 وجيہہ لدين يوسف انفاس نیک انواع نعمتها از حضرت سلطان المشايخ
 نکتة در بیان خلافت یافتن خدمت مولانا وجيہہ لدين يوسف از سلطان
 المشايخ قدس الله سرهما الغر الميامين منهم مولانا سراج الملة والدين ذکر این
 بزرگ ملو از عظمت کرامت و دست رحمتہ الله عليه منهم مولانا شہاب لدين امام
 سلطان المشايخ ذکر این بزرگ ملو از عظمت و کرامت و دست رحمتہ الله عليه
 بابت تحمید در بیان مناقب فضائل و کرامات بعضی یا این اعلیٰ کہ شہر
 ارادت و قربت سلطان المشايخ مخصوص بوده اند از فلک اعلیٰ

تا تحت شری در نظر تصرف ایشان بود و هم کلام اخبار قدس سره
 سرهم الغریز منهم خواجه ابوبکر منده ذکر این بزرگ مملو از عظمت کرامات
 اوست رحمة الله علیه منهم مولانا محی الدین کاشانی ذکر این بزرگ مملو از عظمت
 و کرامات اوست رحمة الله علیه منهم مولانا وجهه الدین پائی ذکر این بزرگ
 مملو از عظمت کرامات اوست منهم مولانا فخر الملتی والدین مروزی ذکر این بزرگ
 مملو از عظمت و کرامات اوست رحمة الله علیه منهم مولانا فصیح الملتی الدین
 ذکر این بزرگ مملو است از عظمت و کرامات اوست قدس سره منهم اسمیر سر
 دهلوی ذکر این بزرگ مملو است از عظمت کرامات اوست قدس سره منهم
 مولانا جلال الملتی والدین ذکر این بزرگ مملو از عظمت و کرامات اوست
 رحمة الله علیه منهم مولانا جلال الملتی والدین اودهی قدس سره منهم
 خواجه کریم الملتی والدین سمرقندی قدس سره منهم اسمیر حسن علای سنجری
 مصنف فوائد الفوائد ملفوظ حضرت سلطان المشایخ قدس سره الغریز منهم
 قاضی شرف الدین رحمة الله علیه منهم مولانا بها و الملتی والدین ادهمی
 منهم شیخ مبارک کویا سومی رحمة الله علیه منهم خواجه مؤید الدین کریمی قدس
 سره منهم خواجه حاج الملتی والدین داری قدس سره منهم خواجه ضیاء الملتی
 والدین برقی رحمة الله علیه منهم خواجه مؤید الملتی والدین انصاری قدس
 سره الغریز منهم خواجه شمس الدین خواهرزاده امیرین علای سنجری منهم مولانا نظام الملتی
 والدین شیرازی منهم خواجه سالار تین قدس سره منهم مولانا فخر الدین میرطبی
 رحمة الله علیه باب ششم در بیان ارادت و خلافت مشایخ قدس سره
 سرهم الغریز و این باب مشتمل بر بیان نزده نکته است نکته در بیان ارادت
 نکته در بیان مرید نکته در بیان آنکه بایم بیعت کند و بعد با دیگر بیعت
 کند نکته در بیان توبه و استقامت نکته در بیان علم کردن پیرو قبول کردن
 نکته در بیان تخیل بیعت نکته در بیان اعتقاد مرید نکته در بیان اصل

خرقہ و بخشش آن نکتہ در بیان خلافت مشائخ نکتہ در بیان حال شیخ نکتہ
 در بیان ولی و ولایت نکتہ در بیان کرامت نکتہ در بیان ستر کرامت نکتہ در بیان
 تعیین شدن اسم از زبان سلطان المشائخ و ارادت آوردن نکتہ در بیان
 طایفہ کہ خود را بایل تصوف نسبت کنند و معاملہ ایشان ندارد و غیر اذن پیر مرید
 گیرند باب ہفتم در بیان ادعیہ ماثورہ و او را مقبولہ کہ منقول است
 از شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و از سلطان المشائخ
 نظام الحق والدین این باب شامل بر سیزدہ نکتہ است نکتہ
 در بیان مہارت نکتہ در بیان او را در نکتہ در بیان او را و ہفتہ و سال
 نکتہ در بیان صلوة نکتہ در بیان صلوة نقل نکتہ در بیان صوم نکتہ در بیان
 زکوۃ و صدقہ نکتہ در بیان حج نکتہ در بیان فضیلت ضیافت نکتہ در بیان
 آداب طعام خوردن نکتہ در بیان آداب مائدہ کشیدن نکتہ در بیان قواید
 قلت طعام نکتہ در بیان کسوت تصوف نکتہ در بیان ادعیہ ماثورہ کہ از
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق منقول است نکتہ در بیان ادعیہ ماثورہ کہ از حضرت
 سلطان المشائخ قدس الدمرہ العزیز منقول است نکتہ در بیان فضیلت
 قرات قرآن نکتہ در بیان ورودے کہ فوت شود و نکتہ در بیان مشغولی طاهر و ظہر
 و ذکر خفی باب ہشتم در بیان محبت ثنوت و رویت باری تعالی
 و تقدس و این باب مشتمل بر ہفت نکتہ است نکتہ در بیان محبت و غمض
 آن نکتہ در بیان اشتیاق و شوق حضرت سلطان المشائخ نکتہ در بیان
 عشق سلطان المشائخ نکتہ در بیان ولولہ عشق حضرت سلطان المشائخ
 کہ در باطن این ضعیف است نکتہ در بیان حقیقت عشق نکتہ در بیان غیب
 و عشق و معذرت بے درد این نکتہ در بیان رویت باری تعالی باب نہم
 در بیان سماع و وحید و رقص و غیر ذلک این باب مشتمل

است بر بارز و نکتہ در بیان سماع نکتہ در بیان آداب سماع نکتہ در بیان
تخمیل الفاظی که میان شعرا مصطلح شده نکتہ در بیان وجد اهل سماع نکتہ در بیان
حوالے که در سماع پیدا میشوند نکتہ در بیان قص و تخریق ثوب نکتہ در بیان استماع
سماع و بجا و قص سلطان المشايخ نکتہ در بیان بعضی مجالس که سلطان المشايخ
سماع شنیده است نکتہ در بیان فوائد که در بعضی مجالس سلطان المشايخ در باب
سماع فرموده است نکتہ در بیان محضر سماع و بحث آن که بر سلطان المشايخ واقع
شده نکتہ در بیان استماع سماع اهل زمانه باب هم در بیان بعضی طریقات
و مکتوبات سلطان المشايخ که در ابواب تقدیم تخریر یافته و این باب
هشتاد و شصت و شصت نکتہ است نکتہ در بیان علم و علم نکتہ در بیان شب
معراج نکتہ در بیان وفات حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم نکتہ در بیان
عقل نکتہ در بیان دنیا و ترک آن نکتہ در بیان فقر و غنا نکتہ در بیان طبقات
نکتہ در بیان نیت حضرت سلطان المشايخ نکتہ در بیان صبر و رضا نکتہ در بیان
خوف و رجا نکتہ در بیان ریا نکتہ در بیان توکل سلطان المشايخ نکتہ در بیان
حلم و عفو نکتہ در بیان صحبت نکتہ در بیان محاسن اخلاق نکتہ در بیان قبول توبه
و رد آن نکتہ در بیان همت نکتہ در بیان عدل و ظلم نکتہ در بیان روح و نفس
نکتہ در بیان الهام و وسوسه نکتہ در بیان فضیلت مکان بر مکان نکتہ در بیان
لطافت شیخ نکتہ در بیان بزرگی جید زاده نکتہ در بیان بزرگی بی بی فاطمه
سام نکتہ در بیان شفقت و نیت نکتہ در بیان امراء و خلفاء نکتہ در بیان
تغییر راج ملوک نکتہ در بیان مردانیکه مستغرق وحدت شده اند باب اول در
در بیان مناقب فضائل و کرامات شجره طریقه معظمه مکرمه حضرت خواجه
چشت از حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم تا آخر عهد دولت حضرت
سلطان المشايخ نظام الحق والدين قدس سره العزیز نکتہ
در بیان نعت حضرت سید المرسلین رسول رب العالمین محمد رسول الله

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رسیدن خرقہ فقر از حضرت نبوت با امیر المؤمنین
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ از خدمت مہشایج کبار و اولیای
نامدار قدس اللہ اسمہ از ہم آں بادشاہ عالم فتوت آں مالک ملک مروت
آن خورشید سپہ رسالت آں ماہ فلک جلالت آں صاحب قوسین آں پیشوا
کونین آں صدر جریدہ اصفیاء آں شمع جمع انبیاء بزرگے خوش گوید قطعہ سند انبیاء
رسل با مقصد ہشت ہفت پنج و چہار ہا آں رسولے کہ جان عقل و خرد بگردیش
بہ بندگی اقرار پدایں ضعیف گوید۔

نظم

عالم برائے دوستی تو شد آشکار
شاہے چو تو میان رسل شاہ نامدار
نامت بنام خویش قریں کرد کردگار
از رنگ لفت تست کہ شبہا چنین است
چارہ ہمیں بود کہ کم جان خود تار
بیچارہ ضعیف فدا دہ محمد امید وار
شادی کنان بچشم بر آید بروے یا

شاہ رسل شہنشہ شان روزگار
گردوں ندید و نیز نہ بین بچشم خویش
جہالت بلند و مرتبہ عالی بہ نزد حق
از نور روے تست روشن شدہ است
تو بادشاہ ہر دو جہاں من گدایے تو
شاہا براہ تست فدا دہ میان خاک
گر قطرہ ز بحر و صالت بد و رب

این بادشاہ مرسلان در باب عظمت کرامات اولیای نبوت بیان میفرماید
عَنْ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَنْسَامًا هُمْ لَا نَبِيَّاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغِيظُهُمُ الْوَيْلِيُّاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَقُولُ الْقَائِلُ
بِمَكَائِهِمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَا أَعْمَلُ لَهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّينَ قَالَ قَوْلُهُمْ يَحْيَاوْنَ
يُدْرُجُ اللَّهُ مِنْ غَيْرِ آرْحَامٍ يَنْتَحِمُونَ وَلَا مَالٍ يَنْتَقِطُونَ لَهَا بَيْتُهُمْ وَاللَّهُ أَنْ وَجَّهَهُمْ أَنْقُرُ

سلف ترجمہ حدیث گفت عمر رضی اللہ عنہ کہ گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدستی کہ مردمان از بندہ ہاے خدا گشتند ایشان
انبیاء و شہداء را از انبیا و شہداء بسبب مرتبہ کہ نزد حق تعالی است ایشان را در
و در قیامت پس گوید و سے از ایشان چہ بود عمل ہاے ایشان کہ بسبب ان عمل ہا بدین مرتبہ رسیدہ اند بدستی کہ
ایمان میدادند دوست میدادند ایشان را گفت پیغمبر خدا ایشان قوسے اند کہ بدستی میدادند در دنیا برائے خدا از انکہ
خویش را بیکہ میباشند و در دنیا ان ایشان معاملات داد و ستد باشند کہ بسبب ان داد و ستد محبت باشند قسم
خدا بدستی کہ رو بہا ایشان روشن۔

فَانْتَهَى عَنْ مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ وَلَا يَحْأَقُونَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَخْرُؤُونَ اِذَا حَزَنَ شَمْسٌ
 ثُمَّ قَرَأَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ هُوَ مُصَاحِبُ الدِّجَةِ
 وَيَتَابِعُ الْمُرْتَدَّ وَالْحَاجِ خَصْلُ خَفِّهِ اَوْ خِصَامُ يَدَيْهِ وَالتَّقْوَى مِنَ التَّضَعُّعِ بِالْاِخْوَانِ
 الْحَبِيبِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ شِعْرَتُهُ بَأَنَاسٍ فِي الْغُيُوبِ قُلُوبُهُمْ
 وَجَاوَزُوا بِقُرْبِ الْمَسَاجِدِ الْمُتَفَضِّلِ ۝ وَنَالُوا مِنَ الْجَبَّارِ عِظْفًا وَرَافَةً وَقَصْدًا
 وَآخِسَانًا وَبَرًّا مُجَلًّا ۝ اُولَئِكَ تَحُو الْعَرْشَ هَامَت قُلُوبُهُمْ ۝ وَفِي مَمْلُوكَتِ
 الْعِزِّ مَا وُيِّدَ وَمَنْزِلٍ ۝ وَاِيں مدح و ثنا در باب اوليا سے از بركت آل بود سرور انبيا
 در شب معراج بخت خرقه فقر مشرف گشت و آن خرقه از پیش تخت فرق فرسائی
 معی و فر کے سلطان الانبیا بخت الخلفاء الرشیدین و وصی رسول العالمین ائمہ المؤمنین
 قطب الاولیا منبع بحقائق توحید و من الومع تقریر اس اللہ الغالب علی ابن ابی طالب
 کرم اللہ وجہہ رب ریحا نخبہ کیفیت او مشرح منقول است از سلطان المشائخ در بیان
 ارادت در کتب اصل خرقه و بخشش آن تحریر یافته است بزرگے خوش گوید شعر
 جَعَلَ لَدَيْهِ مُحَمَّدًا شَمْسَ الْهَدْيِ ۝ بِضِيَاءِهِ يَهْدِي جَمِيعَ عِبَادِهِ ۝ مِنْهُ اِسْتِصَاءُ
 وَصِيَّةٌ وَوَلِيَّةٌ ۝ فَاَزَارَ شِلَ الْبَدَنِ رُكْلًا بَلَدِيَّةً ۝ اَعْنَى عَلِيًّا سَيِّدَ الزَّهَّادِ
 يَدْلِكَ ۝ اَوْلِيَاءُ اَلْوَثَا قَدْ اَدْرَسَ عِبَادِهِ ۝ و از حضرت ائمہ المؤمنین علی رضی اللہ

عنه تر خواہد بود پس بدستی که ایشان ہر آنکہ بریندی خواہند بود از نور خواہند ترسید ایشان وقتیکہ خواہند ترسید
 مردان نہ غمگین خواہند بود ایشان وقتیکہ غمگین خواہند بود مردان پس تر خواہند رسول خدا این ایت را آگاہ باشند بدستی
 کہ دوستان خدا نیست نزل ایشان را و نیست ایشان را غمگینی ایشان چرخ تاریکی اندوختہ شد اندو خاص کردہ شدہ اند
 از ایشان از جہت باریکی اختصاص و از جہت آنکہ پیغمبر نہ کنند از زیاد و اخلاص ۱۲ سیر کردم من مردمان در عالم
 غیب دہا سے ایشان و جلال کردہ اند بہ قرب مسجد ہا سے بزرگ و رسیدند آہنا از جبار حقیقی جہانی را و مقتدر
 را و نیکو کاری و نیکو کار سے را زود ہی آن جماعتہ یسوع عرش حیراں شدند دہا سے ایشان و در ملکوت
 بزرگ جا سے ماندن و فرو آمدن ۱۳ کردانید اللہ تعالیٰ محمد را خوشید ہدایت بردستی آن آفتاب ہدایت
 سے کند جمیع بندگان خود را از آن محمد گرفت روشنی و وحی آن محمد و ولی آن محمد پس گردانید مانند بدو تمام
 شہر ہا سے خدا سے تعالیٰ مراد سے دارم علی را بہترین نوادہاں خبردار باش بایں و ابدال و اوتار و اینند
 ہا سے خدا -

باب اول در فضائل خواجگان جشت از حضرت شمس الدین محمد حضرت نظام الحق والدین قدس سره العزیز

خرقه ارادت از خواجہ حسن بصری پوشیده شمس فہ اللہ بالترفوح والشرائح منقو
است کہ وقتے جماعتی درویشان بخدست او شسته بودند و گرنگی بغایت اثر کرده
و چیزے موجود نبود کہ بخورند از خواجہ عبد الواحد زید طیب اللہ مضبوطہ درخواست
کردند کہ ما را حلوا مطلوب است چون الحاج درویشان بسیار شدہ خواجہ عبد الواحد زید
روسے مبارک جانب سمان کردہ بہت درویشان درخواست نمودی بحال مینا
ہائے زرباریدان گرفت فرمودہ کہ ہماں مقدار ازیں بہتانند کہ حلوائے بقدر کفایت
موجود شود و بچنان کردند خواجہ از اں حلوائے بخورد منقول است کہ در آخر عمر خواجہ
عبد الواحد زید منفلوج شدہ روزے وقت نماز و کار و کسی نبود کہ خدمت ایشانرا
و ضوکتانہ خوف زوال وقت نماز شدہ خواجہ عبد الواحد زید قدس الشریعہ العزیز
مراجعات کرد الہی مرا آن مقدار قوت بخش کہ وضو بسیارم چون وضو ساختہ باشم حکم
حکم تست خواجہ صحت یافت وضو نماز و خور و کرد چون ایضاً شرب بازگشت باز بچین
منفلوج شد رحمۃ اللہ علیہ منجم آن شاد اہل حضرت آب بادشاہ و نگاہ وصلت
آن فلک لولایت آن شمس الدین آن کثیر الفضائل ابو علی الفضیل ابن عیاض
قدس الشریعہ العزیز کہ از مشائخ کبار و سرور روزگار بود و سر بچ البکا و واکم
الحزن و شوق و غم بود و خرقہ ارادت از خواجہ عبد الواحد زید پوشیدہ و از کلمات
اوست کہ لا یستكمل ایمان العبد حتی یوقری ما افتقر من اللہ علیہ و یجتنب ما حذر
من اللہ علیہ و ینفی بما قسم اللہ لہ لہ خاف مع ذلک ان لا یتسکک الیہ ایمان
و لا یقبل منہ و قول اوست اذ احب اللہ عبد اکثر غمہ فاذا بغض عبد
اکثر غمہ و نیز قول اوست لو عرفت علی الدنیا یخذل فیہا و لا

سودہ کار کند و ایمان بندہ تا آنکہ از کند چیز را کہ فرض کردہ است اللہ تعالی بر اں بندہ تا آنکہ بریزد کند
چیز را کہ بر زمین است اللہ تعالی بر اں بندہ تا آنکہ رضی شود بچیزیکہ قسمت کرد بہ حق تعالی بر او و پس
از اں بندہ با وجود اکثر افضیلتی و افضلیتہا بر سادیکہ کامل نمکد نماز ایں را کہ قبول نمکد خدا متعالی برین
بندہ اعمال را از سادہ و قلیلکہ دست میدار و خدا متعالی بندہ را زیادہ میگذریم و او را پس و قلیلکہ دشمن میدار
بندہ را زیادہ کند کہ بر اں دنیا را سادہ اگر عرض کردہ شود برین دنیا بصورت دریائے بحر گراندہ و دجائیکہ
حساب گرفتہ نشود مال دنیا بہر آئینہ باشم سن کہ بچس پندارم سن آرا چاکد بچس بے بند ابدیکہ از شمار دار

باب اول و فضائل خواجگان چشت از حضرت سالت تا عہد حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

۳۴

أَحْسَبُ بِهَا لَكُنْتُ أَتَقَدَّرُهَا لَمَّا يَنْقَدِرُ أَحَدٌ لَمْ يَحْتَفِظْهُ وَإِنْ نَزَلَ قَوْلُ سُبْحَانَكَ
تَرَكَكَ أَلْعَمَلُ لَا جَلَّ النَّاسُ هُوَ السَّيِّئُ الْعَمَلُ لَا جَلَّ النَّاسُ الشَّرُّ وَالْبُوعَى رَازِي
روایت میکند کہ سنی سال با خواجہ فضیل عیاض صحبت کردم بچوقت در تبسم ندیدم مگر
در روزی کہ سپرا و علی ابن الفضیل کہ مہربانہ و لیا بود نقل کرد از او پرسیدند کہ کیچوقت
تبسم کردہ امروز چیست کہ تبسم میکنی فرمود بدوستی کہ خدا تعالی کارے را دوست
میدارد من نیز آن کار را دوست میدارم تبسم منقول است کہ درابتداءے حال
راہ زنی کردے وقتے راہ باز رگاں فرود گرفته بود قاری در آن قافلہ میں آیت خواند
اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ فَقَالَ الْفَضِيلُ يَا رَبِّ قَدْ
أَنْتَ فَضِيلُ رَاقِطَةٍ پیداشد از آن حرفت توبہ کرد و خصمانہ از خشنود گردانید از آنجا بگوفہ
آمد با امام ابو ضیفہ صحبت کرد و اولیا بسیار را دریافت و فضیل ربیع وزیر مارول
رشید روایت میکند کہ من با مارول رشید در مکہ رنتم چو حج بجا آوردیم مارول
پرسید کہ اینجامرے باشد از مردان خداے کہ سعادت قدمبوس او دریابم گفتم
عبدالرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بخیر است او رسیدیم بعد مکالمہ مارول بہر
اشارت کرد کہ او را پرس کہ بیچ و ام دادنی داری او قبول کرد آسے مارول گفت
تا وام بگذارند باز مارول گفت اسے فضیل ہنوز دلم تقاضاے مردے دیگرے
کنہ گفتم سفیان بن عقبہ اینجاست چوں بخیر است او رسیدیم بعد مکالمہ بسیار ہمار
سخن گفت کہ مرد چہرے وام دادنی دارد سفیان گفت آسے مارول گفت
تا وام بگذارند باز گفت اسے فضیل دلم را تقاضاے مرد دیگر بہت فضیل را
یاد آمد فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ اینجاست بنزدیک او رفتند او و حجرہ بود مشغول
بتلاوت قرآن ایس ایت میخواند اَمَّ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَحْكُمَهُمْ

لے تیک کردن عمل نیک برائے مردم ہمیں ریاست کار نیک کردن برائے نمودن مردم ہمیں
شرک است لے آیا نرسیدہ است برای آن کہ نیکہ ایمان آوردہ اند اینکہ بہر سد ہای ایشان از
ذکر خدا تعالی پس گفت فضیل اسے پروردگار سن تحقیق رسیدہ است آنوقت لے آماندا شستہ آنا کہ
کسب میکنند بدیہارا اینکہ بگردانیم ما نہار مانند آن کہ نیکہ ایمان آوردہ اند عمل نیک میکنند۔

کَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ چون این آیه در گوش هارون رسید گفت ای
 فضیل ہمیں آیت یہ بہت فضیل و حجرہ بزرگفت کیست گفتم امیر المؤمنین است
 مَالِي وَلَا أُمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ گفتم بجهت شفاعت نفس خود آمده ام و اطاعت او
 واجبست انگاہ چرخ بہ کشت و د بکشا و در زاویہ بایستاد ہارون درآمد اورا
 میطلبید تا دستش بر فضیل آید فضیل فرمود کہ آہ دستے ازین نرم ندیدہ ام اگر از آتش
 دوزخ خلاص یابد ہارون در گریہ شد چندان بگریست کہ یہوش شد چون بہوش
 باز آمد ہارون گفت اے خواجہ مرا بندے بدہ گفت اے امیر المؤمنین پدرت
 کہ عم مصطفی بود از پیغامبر صلی اللہ علیہ الہ وسلم امارت قومی درخواست کرد مصطفی
 فرمود صلی اللہ علیہ الہ وسلم کہ اے عم یکنفس تو در طاعت خدا بہتر از ہزار سالہ
 طاعت خلق مرتز لان اَلْوَاصِلَاتِ یَوْمَ الْقِيَامَةِ نَدَامَ ہارون گفت نصیحت
 زیادہ کن فضیل قس اللہ سرہ العزیز گفت مے ترسم یا امیر المؤمنین کہ این روے
 خوب تو بآتش دوزخ گرفتار شود از خدا ترس و حق او بہتر ازین بگذا رعبہ ہارون
 گفت کہ خیرے وام دادنی داری گفت کہ آرسے وام خداوندہست کہ در داد او
 آن مشغولم حق تعالی دوختہ گرداناد انگاہ ہارون صرہ ہزار دینار زیر پیش فضیل
 نہاد فضیل رحمۃ اللہ علیہ گفت اے امیر المؤمنین این پند ہائے من ترا بیج
 سود داشت کہ من ترا بہجات میخوانم و تو مرا در بلائے اندازی ہارون گریاں بہشیر
 او پیروں آید فضیل ابن ربیع را گفت کہ ملک بحقیقت خواجہ فضیل عیاض است
 منقولست کہ ہم در مکہ وفات یافت و راہ محرم شصت و شصت و شصت و شصت
 الالکین آن مقرب حضرت رب العالمین آن تارک مملکت الدنیا آن صاحب
 سلطنت العقبہ ظل اللہ فی العالم خواجہ ابراہیم اہم قدس اللہ سرہ العزیز کہ
 در انواع معاملات و اصنافات حقایق مشاہدات خطے تمام داشت مقبول
 ہمہ عالم بود و بیشترے مشایخ کبار را دریافتہ بود و خرقہ ارادت از خدمت خواجہ

[illegible]

بانی و فضائل خواجگان چشت از حضرت سادات تاج حضرت نظام الحق والدین قدس سره و غیر

خواجہ ابراہیم اودھم گفت یا اسیر المؤمنین شعر ترفع دینا نا بتمیق دینا کافلا و دینا کافلا
و کما ترفع منقول است کہ لباس اودر زیستان پلاس بودے کہ در زیر او
پیراہن نبودے و در تابستان دوشقہ کہ بہاے آں چہار درم باشد یکے از آں
قوطہ بجای از راستے دوم ردا ساختے و در سفر و حضر صایم بودے و شبہا بیدار
و دائم فکر بودے و قوت از اجرہ حصا و کرد کہ چوں از فردوری حصا و فارغ
آمدے یا رے را بر صاحب کشت فرستادے تا بعد حسابا جر حصا و آوردے آں
اجر را بدست خود نگرفتے و صاحب خود را دادے کہ انچہ مطلوب تھا باشد بیارید و بکار
برید و اگر اجر حصا و نیفتادے اجر حفظ بسا تین قبول کردے منقول است کہ روز
بر کوہ قبیس نشستے بود و باصحاب خودے فرمود اگر ولجے از اولیاے خدا کوہ را
بگوید کہ رواں شود و حال رواں شود و بچہ گفتن این سخن کوہ بجنبید بعدہ
پایے مبارک خود بر کوہ زد و فرمود کہ ساکن باش کہ من تہ شیلے میکشم بخیمت
یا ان خویش منقول است کہ خواجہ ابراہیم اودھم در سفر و یاد رہا ز سوار
بود و خود را بیکجے پیچیدہ و سر در مراقبہ آوردہ در اثناے آں حال بادے سخت
بخار است چنانکہ خوف غرق جہاز شد اہل جہاز ہمہ بخیمت او آمدند و گفتند چکوہ
است و معرض تلف افتادیم و تو در خوا بی خواجہ ابراہیم سر از گلیم مراقبہ بر کوہ
گفت خداوند قدرت کاملہ ترا دیدیم کنوں بکرم خویش غلو بنما فی الحال باید تا
و جہاز قرار گرفت منقول است کہ مے فرمود من باذن اللہ در باد یہ میرفتم
چوں بذات العرق رسیدم ہفتاد مرتبہ پوش را دیدم جاں دادہ و خون ازیشا
رواں شدہ گرد آں قوم بر آمدیم یکے را دیکے ماندہ بود پر رسیدم کہ اسے جواں
مرداں چہ حال است گفت یا ابن آدم علیک بالماء و الخلاب و در دور مرد محجور
کردی و نزدیک نزد یکے میا کہ بخور گردی مبادا کہسے بر سلاطین گستاخی
کند و بترس از دوستے کہ حاجیاں را چوں کافران روم میکشد و با حاجیاں
سلا بند کردیم دینا خود را بمقتضای کرون دین خود پس تین ما باقی ماندہ دماغہ چیز کہ ما بند کردیم و

غزایم کند اتمہ قوے بودیم صوفی و قدم بر توکل در باد یہ نہادیم و عزم کردیم کہ کثرہ
 نگویم و بجز از خداے تعالی اندیشہ نکنیم و بغیر او التفات نہائیم چوں با حرام گاہ رسیدیم
 خضر ہمارسید سلام کردیم او سلام را علیک داد و شاد شدیم گفتیم الحمد للہ کہ سبھا سے
 ما مشکوآمد و طالب بمطوب پیوست کہ خضر سہ تقبال آمد ما تھے بجانب ہاے ماندا
 کرداے کذا باں واے مدعیان قولہاے وعہد ہاے شمایاں این بود کہ
 فراموش کردید بغیر ما مشغول گشتید بر وید بغرامت جان شما بغارت بہریم و تاخو
 شما نیزیم با شما صلح نکنیم این جو انمرداں کہ مے بینی ہمہ شہیدان حضرت انداے
 ابراہیم اگر تو نیز سہراں داری پاسے در نہ والا از میاں دوشو بزرگے خوش
 گوید مٹنوی خونریز بود ہمیشہ در کشوما جاں خود بود ہمیشہ در مجہ پاہ داری سہرا و گنہ
 دور از بر پاہ ما دوست کشیم تو نداری سہراہ خواجہ ابراہیم متحیر شد و گفت ترا چہ راہ
 کرد مذگفت ای شاں بختہ بود مذمرا گفتند تو ہنوز خامی جان میکن تا تو نیز بختہ شوی
 انگاہ از پے داری این بگفت ماں داد منقول است کہ آخر خواجہ ابراہیم
 اہم پایدار شد چنانکہ کسے نداند کہ کجا خفتہ است از خوف شہرت بعضے گویند در
 بغداد است و بعضے گویند در شام است بسا خلق راوی اند کہ اگر بختہ است
 آنجا کہ خاک ہتھ لوط علیہ السلام است غار است وفات کردہ است چوں وفات
 او رسید آواز آمد اکا ان امان الاارض قد مات ہمہ خلق متحیر شد کہ ایں چہ
 آواز است تاخیر آمد کہ ابراہیم اہم رحمۃ اللہ علیہ فات یافتہ است متحیراں وافر
 بفضل والاحسان آں اکرم اہل ایمان آں ملک الاولیاءے امام الفقہراں
 شیخ العصر آں علامۃ الدہراں سرست جام بے غشی خواجہ خذیفہ المرعشی
 خصۃ اللہ بالعفو والرضوان کہ از کبار مشائخ روزگار و سرنامدار بود و خرقة اراوت
 از خدمت خواجہ ابراہیم اہم پوشید و سالہا بخدمت در سفر و حضر ملازم حضرت او
 بود و اعمال خیر او در نظر مبارک آں بزرگ بیچ وزنی نہشت و قول او دست
 سلہ آگاہ باشند بدستی کہ پناہ زمین کہ بود تحقیق مرد

بائے دل فیضائل خواجگان چشتی حضرت تاج العارفین حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

۳۶

لَوْ جَاءَ فِي رَجُلٍ وَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي فِي يَدَيْهِ الْمُلْكُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يَأْخُذُ يَفَةً مَاعْمَلِكَ عَمَلٍ مِنْ
يَوْمٍ مِنْ يَوْمٍ مِائَةِ سَنَةٍ قَوْلُ لَهُ يَا هَذَا لَا تَكْفُرْ عَنْ بَيْمَانِكَ فَإِنَّكَ لَا تَحْدُثُ
وَقَوْلُ أَوْسْتِ يَا لَكُمْ وَهَذَا يَا لِفَجَائِرِ السَّفَهَاءِ فَإِنَّكُمْ إِذَا اقْتَتَمْتُمْ هَا أَطْنُوهَا بِالْأَلَمِ
رَضِيتُمْ بِفَعْلِهِمْ مِنْهُمْ آلِ إمام الأئمة مقتداً آلِ إمام الأئمة آلِ ناصر الشريعة
آلِ استاد الطريقة آلِ تاج العارفین آلِ منبج السالكین خواجہ ہیرہ
البصری کہ خرقہ ارادت از خواجہ خلیفہ المرعشی پوشیدہ ہو وایں بزرگ
مقتداً آلِ علماء و اولیاء آلِ وقت بود و معرفت حق جل علی میان مشائخ
کبار معروف و مشہور و درجات رفیع و مقامات عالی داشت قدس اللہ سرہ الخیر
منہم آلِ خمس الفقراء آلِ بدر الاقویاء آلِ شیخ الاصفیاء آلِ الوقت آلِ صفا
الکشف و الکرامت آلِ پسندیدہ و ذات صفات آلِ یافتہ خلعت سروری
حضرت خواجہ ممشاد علودینوری نور اللہ مرقدہ بانوار القدس و آلِ بزرگ
خرقہ ارادت از خواجہ ہیرہ البصری پوشیدہ و در مجاہدات محلی رفیع و در مشاہدات
مقامات عالی داشت این بزرگ در و حیوۃ خود در روزِ حیرے نخورد و دنیا
شاید چوں این بزرگ تولد شب شیرخو روے و چوں صبح بدید می تا شب
شیر و در ہن مبارک نگر فتنے یعنی در مدت عمر عزیز خود صائم بود تا اقطار بہ لقاء
رب العالمین کند شعر ہو الذی قَدْ صَامَ فِي أَيَّامِهِ مِنْ هَذَا زَمَانٍ رَقَا
دہ منہم آلِ تاج الاولیاء آلِ سراج الاصفیاء ان ملک المشائخ باحق آلِ
مقتداً آلِ الوقت خواجہ ابوالحق چشتی کہ بادشاہ عالم نیاز بود سلطان
دارالملک راز و این بزرگ خرقہ ارادت از خواجہ ممشاد علودینوری پوشیدہ

۱۵ اگر بیاید مرا مردے بگوید آمردم آغی راعی کہ نیست مزار در پرستش مگر
او اے خدایہ نیست عمل تو مانند عمل کسے ایمان ہے آرد آگش و ز جاسپ تو ہم گفت ۱۶ و در داری نفس
ہے خود را از بہ کاراں و از بہ عقلای پس بدستی شمایان و قتی کہ رو آوردی شمایاں بدکاراں
و بے عقلای گمان خواہد برد آہا بایکہ شمایان راضی شد بدکاراں بدکاراں و بے عقلان
۱۷ آلِ کسے است کہ تحقیق روزہ داشت او در تمامی عمر خود از ایام گوارہ تا زمان غیبید در روزہ

وزر گے در باب او گوید شعر و به افتد ایمن اهل چشت شفیق خیمه کل ولی
 الله فی میلاده منہم ابو اسحق الکر و شیخهم طو سماء من شیخ اطق اده
 اشقی هلا اله النین یستبعون له لا یعلو بون اللهیم فی معتاده و ایں بزرگ
 در عانت ستر عالم مکاشفات کوشیده و صورت صحو پیرایه خود ساخت منمهم
 آل عمده الابرار ک قدوة الاخیار آل ملک الاولیا آل سلطان الاصفیا آل
 برهان الاتقیاء در غم سعد اسعد خواجه ابوالحسن چشتی طاب ثراه و ایں بزرگ
 خرقه ارادت از خدمت خواجه ابوالحسن چشتی پوشیده بود قدس الله سره
 العزیز و ایں بزرگ بادشاه ممالک ملک مکاشفات و سلطان دارالملک مشاهدات
 بود بیخ سرے از اسرار دوست بیرون نداده و در عالم ذوق درویشی پادشاهی
 بارانده رحمته الله علیه منمهم آل قطب مشایخ و الفقرا آل ملک الائمة والعلماء آل
 لیلاد الاوتاد آل مفخر العباد خواجه محمد چشتی طیب الله مرقدہ و نور الله مشیدہ
 که با انواع کرامات و اصناف درجات مشاهدات آراسته بود و ایں بزرگ خرقه
 ارادت از خدمت ابوالحسن چشتی پوشیده بود منقول است که خواجه ابوالحسن چشتی
 اغلب حال در عالم تحیر بود و سالها پہلوئے مبارک ایشان بزمین نرسید
 بود و در غایت مجاہدہ و در غلبات شوق نماز معکوس گذارد و در خانه خویش
 چاہے داشت در آنجا خود را سرنگوں آویخته خداے تعالی را عبادت کرد
 منقول است کہ روزے بر سر دجله نشسته بود و خرقه مبارک خود را بخیمه
 میزد و در اثناے ایں حال پسر خلیفه بخدمت او رسید با کوبه خلافت از اسب
 فرو آمد و روئے بر زمین آورد و شست خدمت خواجه فرمود کہ حضرت ریش
 صلے الله علیه آله و سلم میفرماید اگر پیرزنی در بلاد مملکت شبے بغافه بخشد
 روز قیامت امثال او صد قنادان والی خود بگیرد و بعدہ پسر خلیفه خدمتہا از چشمت

سہ و باوقاف کرده اند از اہل چشت ہمہ شیخان ہمہ نزدیکان خدا در میلاد او ہستند از ان
 شیوخ ابوالسحاق کلانتر این است روشن است راہ نمایان ریش پیر وی میکنند آل ابوالسحاق

۴۱ پیش آوردن خواجہ تبسم فرمود و گفت از خواجگان ما اینہا کسے قبول نکرده است
ویداں حاجتے نذاریم بعدہ روے مبارک خود سوے آسمان کرد و گفت الہی
انجہ بندگان خود راے نمائی این را نیز ہماں بنماے در حال ماہیان و جلمہ
دینار ماے زرد رہن کردہ بالا آمد بعدہ خواجہ فرمود کہ حق جل و علے بر بندگان
خود و خیرینہ غیب کشادہ است و دست تصرف دادہ بدیں آوردہ شما احتیاج
نذاریم متحکم آں اعظم علما آں سید الاولیا آں سید الاذکیا آں پیشوا و اہل
تصوف ناصر الملکۃ والدین خواجہ ابو یوسف چشتی کہ جمال طریقت و کمال
حقیقت بود و این بزرگ را کرامات ظاہر و برابریں پدید است، نور اللہ رؤفۃ
و نرد تریبہ و خرقة راحت از خدمت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
دست منقول است کہ وقتے خواجہ ابو یوسف چشتی در رات مہریت
دید کہ مسجدے عمارت می کنند و تیرے بچہت سقف مسجد بالا می برند و آں تیر
از موازنہ عمارت کوتہ مے آید دریں حیرت بودند کہ چہ کنند در اثناے پر
خدمت خواجہ بر سر وقت ایشان رسید و ازاں حال استطلاع نمود چوں
قصہ این حال خواجہ را روشن شد از اسب فرود آمد بالا دیوار مسجد
برآمد و یک سرچوب بدست مبارک خویش گرفت و گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم
چند چوں آں تیر بالاے عمارت آوردن از عمارت مسجد یک گز از جانبے
کہ خواجہ گرفته بود زیادہ آمد تا این غایت آں تیر کرامت ہماں عمارت مسجد یک
گز بیرون آمد و بر قرار است کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد
کرماتی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ مے فرمود آں مسجد را دیدہ ام در میان
چشت و ہر یو در کنار ہر یو الرود است منقول است کہ خواجہ یوسف
چشتی را قدس اللہ سرہ کلام اللہ یاد نمود بدین سبب مترد بود تا شے
دراں تردد پیر خود خواجہ محمد چشتی را قدس اللہ سرہ العزیز در خواب دید کہ میفرماید
چہ حال است کہ در غایت تردد مے بینم خواجہ یوسف گفت کہ سبب کلام اللہ

کہ یاد دازم فرمود کہ صد بار سورہ فاتحہ بخوان از برکت آن کلام اللہ محفوظ خواہد شد خواجہ یوسف چشتی چوں بیدار شد پیچان کرد بفضل و کرم حق سبحانہ تعالیٰ از برکت سورہ فاتحہ تمامی کلام اللہ خواجہ یوسف را محفوظ شد چنانکہ ہر روز پنج ختم کرد و گرفت منجم آن سرور مشایخ کبار آن بادشاہ اولیائے نامدار آن ظل اللہ فی الخلق ان سیف اللہ الناطق با حق خواجہ قطب الحق والدین المخصوص بعنایت رب العالمین خاتم الفقراء والمساکین ملک لاولیا سلطان الاسعفی خواجہ مودود و چشتی کہ جملہ مشایخ کبار وقت محکوم و منقاد حکم او بودند در غایت تعظیم و در نہایت تکریم او میگوشتند و ایں بزرگ خرقہ ارادت از خدمت خواجہ ناصر الدین یوسف چشتی پوشیدہ کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام شیخ ابوالعباس قصاب چہار سہ اولیا را بنظر فنا کردہ بود چوں خواجہ مودود چشتی شیخ عثمان استاد مردان را بہ نیشاپور ولایت داد نظر او بدل کرد چوں از خانہ علیہ منقول است ہر وقت کہ خواجہ مودود چشتی را اشتیاق زیارت خانہ کعبہ غائبے فرشتگان را حکم شدے تا خانہ کعبہ را مے آوردند و نظر خواجہ میداشتند خواجہ طواف کردے نماز کہ آنجا آمدہ است بگذاردے بعد خانہ کعبہ را مے بردند منقول است بزرگ زادہ بدخشاں بخدمت خواجہ مودود چشتی آمد و ارادت آورد و کلاہ درخواست کرد خدمت خواجہ بنور باطن دریافتہ بود کہ در جریدہ معصیت لویش دنیا باقی است التماس او قبول نمیکرد تا بیشترے بزرگاں را آن بزرگ زادہ شفیع آورد خواجہ او را کلاہ فرمود و گفت اے جوان چوں کلامہ فی النکاح داشت آن کبنی والایش یمان شوی چوں آن بزرگ زادہ کلاہ بست و در بدخشاں آمد بعد چند گاہ بدینا و بدینچہ مطلوب نفس او بود مشغول شد ایں خبر بخدمت خواجہ رسانیدند خواجہ فرمود چگونہ است کہ آن کلاہ کار او نمیکند بعدہ بسے بر نیامد کہ او را با تہائے بگرفتند و چشمہا مے جہاں بین او کشیدند منقول است کہ چند روز ذات ملک صفات خواجہ مودود

باب اول در فضائل خواجگان چشتی حضرت سیدنا تاج محمد حضرت نظام الحق والدین قادر سرور

پیشانی را قدس اللہ سرہ العزیز زحمت مزارحم شد در اثنا سے آں زحمت مردی
بابیست بیامد و حریر پارہ بنشہ بدست مبارک خواجہ داد خواجہ مطالعہ کرد آں
حریر پارہ چشم مبارک خود نہاد و جان عزیز بخت تسلیم کرد ہزار ہزار عالم افتاد کہ
خواجہ مودود چشتی در دنیا نہانند بعد تجہیز و تکفین خواہند کہ جنازہ خواجہ بردارند
بیچکس نتوانستند کہ برگیرند ہمہ رحیرت ماند بعد زمانے آواز صحت آمد خلق
دو شد مردان غیب بیامد و نماز جنازہ خواجہ بگزارند بعدہ خلق بگزارند
و پس بفرمان خداے تعالیٰ جنازہ خواجہ در ہوا شدہ میرفت و خلق دنبال
جنازہ میرفتند تا بموضع کہ حضرت قبول کردہ بودند جویں ایں کرامت معاینہ شد
چندیں ہزار کافراں در آں روز مسلماناں شدند متہم آں علم علی آں قدوہ
اولیا خواجہ حاجی شریف زندنی کہ بکلمات حقایق حقیقت میاں مشائخ
کبار زمانہ عظیم المثال بود و توجہ علما و فضلا و اہل حقیقت بدو بود و خرقة ارادت
از خدمت خواجہ قطب المائتہ والدین مودود چشتی پوشیدہ بود قدس اللہ
سرہ العزیز منقول است کہ خواجہ حاجی شریف زندنی چہل سال از خلق
غرلت گرفت و خرابہ اختیار کرد و برگ در قتان و میوہ کہ از جنگل خیر و قوت خست
و اگر کسے بخدمت او آمدے خادم گفتے زینہار ذکر دنیا و حکایت آں ننگنی کہ از
سعادت زیارت محروم گردی منقول است روزے مردے بخدمت
خواجہ چیزے نقدانہ آورد خواجہ فرمود کہ باد رویشاں چہ عداوت
داشتی کہ دشمن گرفته خداے ربماوردی ایں سخن گفت فرمود کہ نہاں
صحرا بہیں آں مردے بین کہ جوئے زرد صحرا رواں شدہ است بعدہ
خواجہ فرمود کہ را کہ در خزانہ غیب انچنین نصرے باشد و نظر مال شما نکند
منقول است کہ سلطان سنجرا در خواب دیدند از و پر رسیدند کہ خدای
تعالیٰ باتوجہ کرد گفت معاملہ مرا کہ در عالم کردہ بودم از نیک و بد و نظر من
داشتند و فرشتگان عذاب فرماں شد کہ ایں را جانب دوزخ بر میدہم در

در خدمت خواجہ

در خدمت خواجہ

اثنائے ایں فرماں رسید کہ فلاں روز در مسجد دمشق سعادت قدمبوس
 خواجہ حاجی شریف زندنی حاصل کرده بود از برکت آں بیا مزید یحیم
 منہم آں صاحب کشف و کرامات آں بادشاہ عالم مشاہدات آں خلیفہ
 حاجی شریف زندنی خواجہ عثمان مارونی کہ در علم شریعت و طریقت
 و حقیقت اعلیٰ وقت بود و مقتداے او تاد و ابدال و خرقة ارادت از خدمت
 خواجہ حاجی شریف زندنی پوشیدہ قدس السدرہ الغزیز منقولست کہ
 شیخ الاسلام خواجہ معین الدین حسن سنجرى طیب اللہ مضجعه میفرمود کہ وقتے
 من برابر خواجہ عثمان مارونی در سفر بودم در کنارہ و جلہ رسیدم کشتی بنود
 خواجہ عثمان قدس السدرہ الغزیز فرمود کہ چشم پیش کن چشم پیش کردم خواجہ
 را خود را در گذارای دجلہ دیدم از خواجہ عثمان قدس السدرہ الغزیز پرسیدم
 کہ شما ایں چہ کردید فرمود کہ پنج بار سورہ فاتحہ بخواندم منقول است وقتے
 پیرے بخدمت خواجہ عثمان قدس السدرہ الغزیز بغایت پریشان خاطر آمد
 خواجہ از و پرسید کہ چہ حال است کہ خاطر بر جان داری گفت مدت چهل سال
 باشد کہ پسرے از من غایب شدہ است از حیوات و موت او خبر ندارم بخدمت
 خواجہ آمدہ ام تا فاتحہ در خواست کنم مگر پسر بمن رسد خواجہ در مراقبہ شد چوں
 زمانے بگذشت حاضران مجلس را فرمود کہ فاتحہ بخوانیم بہ نیت آنکہ پسر ایں پیر
 بدو رسد چوں فاتحہ خوانند فرمود بر و پست در خانہ آمدہ باشد چوں پیر در خانہ
 آمد آیندہ بیا مذو گفت مبارکباد پست آمد چوں پیر را با پسر ملاقات شد پد و پسر
 بخدمت خواجہ آمدند و ہر دو سعادت پایموس حاصل کردند خواجہ از و پرسید
 کہ کجا بودی گفت در جزیرہ از جزائر دیواں گرفته بودند و زنجیر کردہ امروز
 در اں مقام بودم درویشے ہم بطریق شہادت در زنجیر کرد و مرا نزدیک خلیفہ
 بایستای زنجیر از من بیفتاد بعدہ گفت پایے بر پایے سن نہ بچناں کردم
 فرمود چشم پیش کن چوں چشم پیش کردم خود را برد و خویش دیدم منقول است

که شیخ الاسلام معین الدین سنجری قدس السدره العزیز فرمود که مرا همی
بود از مریدان خواجه عثمان هارونی او نقل کرد من برابر جنازه او رفتم چوں او را
در گور نهادند خلق بازگشت من ساعتی بر سر قبر آن دست مشغول بودم دیدم
فرشتگان عذاب حاضر شدند در میان خواجه عثمان هارونی رسید
و گفت اینها را این عذاب مکنید که این از مریدان من است فرشتگان را فرما
شد او را بگوئید این برخلاف تو بود خواجه قدس السدره العزیز فرمود که آری
این برخلاف من بود فاما خود را در پایه من بسته بود فرما شد که ای فرشتگان
دست از مرید خواجه عثمان بردارید که ما او را بدو بخشیدیم من هم آن شیخ شیوخ طریقت
آن اصل الاصول بحقیقت آن صاحب سر راهی و آن باوصاف صحیحی
وارث النبای و المرسلین نایب سول الله فی الهند حضرت خواجه معین الحق
والشرع والدین خواجه معین الدین حسن سنجری قدس السدره العزیز که
بجمیع اوصاف مشایخ موصوف بود و با انواع کرامات علو درجات مشهور و این
بادشاه اهل اسلام خلیفه خواجه عثمان هارونی بود منقولست که شیخ الاسلام
معین الدین قدس السدره العزیز فرمود که چوں من بخدمت خواجه
عثمان هارونی پیوستم و بشرف ارادت آن بزرگ مشرف شدم بیست سال
ملازم خدمت ایشان بودم چنانکه یک ساعت نفس را از خدمت آن بزرگ
راحت ندادم و در سفر و حضر جامه خواب خواجه من می بردم چوں رسوخ
خدمت من با اعتقاد تمام معانیه کرد انگاه نعمتی که از کمال خواجه اقتضا کرد
در حق من کرم فرمود و خواجه معین الدین و الحق میفرمود که علامت شناختن
حق تعالی اگر بختن از خلق است و خاموش بودن در معرفت میفرمود که چوں
ما را از پوست بیروں آیدیم و نگاه کردیم عاشق و معشوق عشق کی و دیکم یعنی
در عالم توحید همی کیست و می فرمود که حاجیان بقالب گرد خانه کعبه طواف
کنند فاما عارفان بقلوب گرد عرش و حجاز عظمت طواف کنند و لقا خواهند

باب اول فی فضائل خواجگان حشمت از حضرت سیدنا محمد حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

۴۴

و میفرمود مدتی گرد خانه کعبه طواف کردم فاما این زمان خاتمه کعبه گرد من طواف
نمے کند و میفرمود مدتی مستحق اسم فخر و قوتے گرد که در عالم فانی باقی بماند پرسیدند مزید ثبات
کے گرد و فرمود آں زمانکہ فرشتہ ذلت بیست سال برویج گناہے نویسد و میفرمود
کہ نشان اہل محبت چیست آنکہ مطیع باشی و تر سے نیاید کہ برانند و میفرمود کہ علامت
شقاوت چیست آنکہ معصیت کنی و امیداری کہ مقبول خواہم شد و میفرمود چوں
روز قیامت در سر حق تعالیٰ فرشتگان را فرماں دہتا دوزخ را از دہان مار
بیرون آرند آنگاہ دوزخ را بتابند چنانکہ یک دم بزند جملہ خستہ قیامت پرود و کند
ہر کہ خواہد از عقبات آں روز زمین گرد و طاعتے کند کہ نزدیک خدا سے تعالیٰ بہتر
از آں طاعتے نباشد پرسیدند کہ آں طاعت چیست فرمود کہ در ماندگان را
فریاد رسیدن و حاجت یچارگان رواں کردن و گرسنگان را سیر گردانیدن
و میفرمود در ہر کہ این سہ خصلت باشد در حقیقت بدای کہ خدا سے تعالیٰ اوراد و
میدار داوّل سخاوتے چوں سخاوت و زیادہم شفقتے چوں شفقت آفتاب سلیم
تواضعے چوں تواضع زمین و میفرمود ہر کہ نعمت یافت از سخاوت یافت و ہر کہ از
مقدمان باشد از صفا باشد و مے فرمود کہ متوکل بحقیقت آں است کہ سنج و
محنت خود از خلق برگیرد و میفرمود کہ قرار گرفتن درین راہ دو چیز است یکے ابد
عمودیت دوم تعظیم حق تعالیٰ حضرت سلطان المشائخ مے فرمود چوں حضرت
شیخ معین الدین طاب اللہ مضجعه در اجمیر آہ پتھورائے مملکت ہند در
اجمیر بود چوں شیخ و اجمیر سکونت ساخت پتھورائے مقربان اوراد شواربے
آمد چوں عظمت کرامت شیخ معاینہ مے کرد نہ مجال زدن نبود الغرض مسلمان
از پیوستگان شیخ معین الدین قدس اللہ سرہ الغریز پتھورائے بود پتھورائے
آں مسلماناں را سے مضرت رسانیدن گرفت آں مسلماناں لتجا بخدشت شیخ
معین الدین کرد شیخ در باب او پتھورائے شفاعت سخنے گفت پتھورائے ان شیخ
قبول نکرد و گفت ایں مرد اینجا آمدہ است و شستہ سخنان غیب میگوید چوں ایں

باب ۱۰ فضائل خواجهگان چشت از حضرت سیدنا محمد حضرت نظام الحنفی والدین قدس سره

سخن بسع مبارک آل بادشاه اسلام رسانیدند بلفظ مبارک اور رفت کہ پتھورا
را زندہ گرفتیم و دادیم بپشکر اسلام ہمدراں ایام لشکر سلطان معز الدین
سام انار اللہ برائے از غرتی رسید و پتھور مقابل لشکر اسلام شد و بدست سلطان
زندہ افشا و عرض میدارد کہ کاتب حروف بر آنجملہ کہ کدام کرامات علو درجات بالا
ازیں تواند بود کہ از بزرگانے کہ بدیں بادشاه دیں پیوستند شاہانے خاستند
کہ بندگان خداے تعالیٰ و تقدس را دستگیری کردند و از غر و دنیا بیرون آوردند
بسرای سرور عقبی منز لگاہ دادند و تا روز قیامت کوس غلغلہ عظمت ایں
بادشاہان دین در گوش ہوش فلک و ملک فرو خوابد کوفت و نطق بحجت ایشان
در مقصد صدق جاے خواهند یافت کرامت دیگر آنکہ مملکت ہندوستان
تاصہ بر آمدن آفتاب ہمہ دیار کفر و کافری و بت و بت پرستی بود و تہمدان ہند
ہر یکے دعویٰ آنار بکہ لا اعلیٰ نے کردند و خداے راجل و علی شریک محو گفتند
و سنگ کلوخ و دار و دخت و ستور و گا و و سرگین ایشانرا سجدہ میکردند و
بطلمت کفر قفل دل ایشانرا بظلم و محکم بود قطعہ ہمہ غافل از حکم دین و شریعت
ہمہ بخیر از خدا و پیغمبر نہ ہرگز کسے دیدہ ہنجار قبلہ نہ ہرگز شنیدہ کس اللہ اکبر
بوصول قدم مبارک آں آفتاب ہل یقین کہ بحقیقت معین الدین بود و ظلمت
ایں دیار نور اسلام روشن و منور گشت قطعہ از تیغ او بجای صلیب کلیب
در در کفر مسی و محراب منبرست ہنجا کہ بود نعرہ و فریاد مشرکان ہنکانوں
خروش نعرہ اللہ اکبر است ہنکہ ایں دیار مسلمان شد و تاد و قیامت
مسلمان خواہد شد و فرزندان ایشان تا قوالد و اوتان تا کسلو بہت مسلمان
خواہند بود و آل طائفہ را کہ بہ تیغ اسلام از دارجرب در دیار اسلام خواہند آورد
الی یوم القیامت مشوبات آں بہ بار گاہ با جاہ شیخ الاسلام معین الدین حسن
سنجری قدس اللہ سرہ العزیز بتابعیت حضرت او واصل و متواصل خواہند بود
انشاء اللہ العزیز منقول است در آں شب کہ شیخ الاسلام معین الدین

سجری قدس السمره العزیز نقل خواهند کرد چند بزرگ حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ آله وسلم را در خواب دیدند که میفرمود دوست خدا معین الدین سجری خواهد
 آمد با استقبال او آمده ایم چون خواجہ نقل کرد و پیشانی مبارک خواجہ بنشته پیدا آمد
 کہ حَبِيبُ اللّٰهِ مَاتَ فِي حَبِّ اللّٰهِ وَنَقَلَ خواجہ روضہ متبرکہ ہم در اجمیر است
 و خاک پاک مزار این بزرگ دوا سے دل دردمندان سعادت زیارت میسر باد
 منهم آن شیخ علی الاطلاق آن قطب باتفاق آن منبع اسرار آن مطلع انوار آن
 شیخ عالم آن بادشاہ بنی آدم آن شیخ الاسلام نامدار قطب الحق والدین بختیار
 اوشی قدس السمره العزیز خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین حسن سجری بود و از
 اکابر اولیاء و اجالہ صفیا بود و در عصر او ہمہ نقاد و معتقد او بودند و قبول عظیم
 داشت و نفسگیر او شغل لی مع اللہ مخصوص تبرک تجرید موصوف این بزرگ
 در ماہ مبارک رجب ربیع قدرہ شہور ۲۵۲۸ شمس الثانی و عشرین و خمسمایہ در شہر بغداد
 در مسجد امام ابواللیث سمرقندی بحضور شیخ شہاب الدین سہروردی
 و شیخ اوحد کرمانی و شیخ برہان الدین چشتی و شیخ محمد صفاہانی بشارت
 ارادت شیخ الاسلام شیخ معین الدین سجری مشرف گشتند نکتہ اول
 در بیان مجاہدہ شیخ الاسلام قطب الدین قدس السمره العزیز سلطان المشایخ
 مے فرمود یارے از شیخ شیعورخ العالم فرید الحق والدین قدس السمره العزیز
 پرسید کہ شیخ الاسلام قطب الدین کانسہ کند وری داشت فرمودند داشت
 غیش ایشان در عسرت بودے یقائے مسلمانے ہمایہ خواجہ بود خواجہ در
 اوائل از و ام کردے و او را گفت کہ و ام تو چوں سہ صد دم شود زیادہ از ان
 ندی چوں فتوح رسیدے ہم از ان او اگر دے بعدہ خواجہ با خود جرم کرد کہ بعد ازین
 و ام نکم بعدہ از فضل خدایے عزوجل یک قرص زیر مصلی پیدا شدے ہمہ خانہ
 را بسندہ بودے بقال دانست مگر خدمت شیخ ازین ناخوش ہست کہ و ام نے
 ستانہ بخواب خود را بر جرم شیخ فرستاد بہت نفیض حال حرم شیخ خواب داد

و من
 ذکر این بزرگ
 مشتمل بر چہار
 نکتہ است

ہر روز یک قرص زیر مصلے شیخ پیدا مے شود ہماں اہل خانہ را کافیت بعد
 از اں کاک پیدا نشد خدمت شیخ از حرم خود پرسید کہ حکایت پیدا شدن کاک
 پیش کسے گفتہ حرم خواجہ گفت آ رہے پیش زن بقال گفتہ ام سلطان المشایخ
 میفرمود کہ شیخ معین الدین حسن سجری تا پانصد درم شیخ قطب الدین
 را اذن دادہ بود قرض کند چوں کار بحال رسید از اں نیز دست داشت قدس
 اللہ سرہ العزیز نکتہ دوم در بیان مشغولی شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
 قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشایخ مے فرمود کہ شیخ قطب الدین بختیار از بخت
 مشغولی ترک خفتن بظہو آمدہ بود چنانکہ بچکہ بستر راست نکر دے در اول عہد بعد
 غلبہ خواب رے بخفتے و در آخر عمر آنہم بہ بیداری بدل شدہ بود و در زبان مبارک
 ایشان چنان رفتہ بود اگر وقتے مے خیم زحمت مے منجم حال شغل بحق بجا
 رسیدہ بود چوں کسے زیارت ایشان آمدے زمانے بایستے تا بخود باز آمدے انگاہ
 بآیندہ مشغول شدے یا از حال خود و یا حال آیندہ چہرے بگفتن رے بعدہ گفتے
 مرا معذور دارید باز بحق مشغول شدو سلطان المشایخ میفرمود کہ شیخ الاسلام
 قطب الدین را پس رے بود خور و درجتہ اللہ علیہ بر حمت حق پیوست چوں کہ
 شیخ قطب الدین از دفن او باز گشت آواز گریہ مادر خور دک سمع مبارک
 شیخ رسید شیخ تا سف کردن گرفت شیخ بدر الدین غزنوی پرسید کہ این تا
 چیست شیخ فرمود مرا این زماں یاد مے آید کہ من چہ از حق بقا پسرخواستم
 اگر مے خواستم مے یافتہ سلطان المشایخ میفرمود و نگریداستغراق ایشان در یاد
 دوست بچہ غایت بود کہ از حیات موات پس یاد دنیا نہ نکتہ سیدوم در بیان عظمت
 و کرامات شیخ الاسلام قطب الدین نور اللہ مرقدہ سلطان المشایخ میفرمود کہ مرد
 بود رئیس نام شبے در خواب دید قبہ و خلق انبوء و حوالی آں قبہ مردے کوتاہ
 بالائے دید کہ ہر بار در آں قبہ دروں میرو و بیروں مے آید و پیغام خلق را جواب
 مے گوید آں رئیس پرسید کہ دریں قبہ کیست آں مرد کوتاہ بالا کہ بیروں مے آید

و میرود کدام است گفتند درین قبة حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و آن مرد عبد اللہ مسعود است رئیس میگوید نزد یک عبد اللہ رفتم و گفتم کہ بخدا
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض دار کہ من میخواهم کہ ترا بہ بنیم عبد اللہ مسعود درو
 رفت و بیرون آمد و گفت رسول خدا می فرماید کہ ترا ہنوز اہمیت آن نشدہ است
 کہ مرا بتوانی دیدا ما برو سلام من بختیار کاکی را برسان و بگو ہر شب تحفہ کہ بر من
 میفرستی میرسد سہ شب است کہ نمیرسد مانع آن بخیر باد این رئیس میگوید من
 بیدار شدم و بخدمت شیخ قطب الدین بختیار آمدم نور اللہ مضجعہ و گفتم کہ
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شما را سلام رسانیدہ است بایستاد
 و گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہ گفتہ است گفتم بچندین فرمودہ است تحفہ کہ ہر
 بر من میفرستی میرسد مگر سہ شب است کہ نرسیدہ است شیخ قطب الدین
 ہمان زماں زنہ کہ خواستہ بود پیش طلبیدہ و نہر او برو تسلیم کرد و او را بگذاشت
 و آنچنان بود مگر سہ شب در تزویج مشغول بود کہ آن تحفہ نرسیدہ بود بعد ازاں
 سلطان المشایخ فرمود قدس سرہ العزیز تحفہ این بود کہ ہر شب سہ ہزار بار
 صلوٰۃ گفتہ آگاہ حقے سلطان المشایخ میفرمود کہ وقتی شیخ قطب الدین بختیار
 و شیخ بہا والدین زکریا و شیخ جلال الدین تبریزی قدس سرہ العزیز
 در ملتان بودند لشکر کا فزیر پائے حصار ملتان آمد والی ملتان قباہیک بود
 بہمت دفع ملا عین بخدمت این بزرگان آمد و عرض داشت کہ شیخ قطب الدین
 بختیار تیرے بدست قباہیکہ داد و فرمود این را عجمیا جانب لشکر کا فزیرست
 قباہیکہ بچنان کرد چوں روز شد بجای از کا فزیر ماندہ بود سلطان المشایخ میفرمود
 کہ من بزیارت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز رفتہ
 بودم در خاطر من گذشت این کس کہ بزیارت بزرگان می آید ایشان را
 از آمدن این کس خبر می باشد یا نہ اینغنی در خاطر گذرانیدم و نزدیک رضو
 مشغول شدم در اثنا سے این مشغولی از روضہ متبرکہ کہ این بیت شنیدم

بیت مرزنده پندار چوں خویش من آیم بجا گرتو آئی به تن به سلطان ۵۱
 المشایخ میفرمود که شیخ قطب الدین بختیار در مبداء حال در آتش بود
 و در آن شهر مسجد است خراب و آن یک مسجد مناره است که آنرا هفت مناره
 میگویند مگر بخیر است ایشان دعا می رسیده بود که آن یک دعا بود آن
 هفت دعا گفتند هر که آن دعا بالای آن مناره بخواند با هر خضر
 او ملاقات شود الغرض شیخ قطب الدین را اشتیاق غالب شده که با
 هر خضر ملاقات کند شبی از شهباز ماه رمضان در آن مسجد برفت و دو گانه
 بگذارد و بر آن مناره برآمد و این دعا بخواند و فرود آمد چوں قدم از مسجد بیرون
 نهاد مردی را دید ایستاده بانگ بر شیخ قطب الدین زد که درین بنگاهان
 تو اینجا چکنی شیخ گفت من اینجا آمده بودم تا ملاقات هر خضر حاصل کنم این دو
 میسر نشد باز بخانه میروم آن مرد گفت خضر را چه خواهی کرد او یک سرگردان است
 همچو تو از دیدن آن چه شود و زمینیان پرسید دینای طلبی شیخ گفت خیر
 وای دادنی داری شیخ گفت خیر بعد از آن آن مرد گفت خضر را چه می بینی
 بعد از آن گفت درین شهر یک مرد است که خضر دوازده بار بردار و رفته است
 و بار نیافته ایشان درین محاوره بودند که مردی نورانی جاها پاکیزه پوشیده
 پیدایش این مرد تعظیم تمام پیش او باز رفت و در دست و پای او افتاد
 قطب الدین قدس سره العزیز فرمود که آن مرد چوں نزدیک من رسید
 روئے سوئے آن مرد پیشینه کرد و گفت که این درویش و امی دادنی ندارد
 و دینای طلبی آرزوئے ملاقات تو دارد شیخ فرمود هم در زمینیان بانگ
 برآمد از هر طرف درویشان و صوفیاں پیدا شدند جماعتی شد تکبیر گفتند یو
 پیش رفت و نماز بگذارد و در تراویح دوازده سیاره بخواند و دل من گذشت
 اگر پیشتر خواند بهتر باشد چوں نماز تمام شد هر کسے طرفی گرفت من بجای خود آمدم
 سلطان المشایخ میفرمود که وقتی جمال الدین تبریزی در خانه شیخ

قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز خواست آمد شیخ قطب الدین نور اللہ مرقدہ
اور استقبال کرد از خانہ خود بیرون آمد خانہ بر سر چند و گھر بود از آنجا کہ بیرون آمد
در کوچہ شارع زفت در کوچہ باریک رفت شیخ جلال الدین کہ مے آمد در شارع
بنیادیم دریں کوچہ باریک مے آمد بیرون و یا ہم دیگر ملاقی شدند قدس اللہ سرہ بہار
دیگر در مسجد ملک غفر الدین کہ ہم پیش گرامیہ اوست آں ہر دو بزرگ یکجا شدہ اند
سلطان المشائخ میفرمود وقتے بخدمت شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہ
العزیز مردے از بنیوائی شکایت کرد شیخ فرمود اگر بگویم نظر من در عرش
خدا مے افتد استوار داری گفت آری بلکہ بیشتر ہم گفت نیکوست چون
این مقدار میدانی بارے آں ہشتاد تنکہ نقرہ کہ در خانہ ہنارہ بخور بعد از آن
شکایت کن آخر دشر منہ شد روے بر زمین آورد و باز گشت منقول است
کہ شیخ قطب الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز میفرمود
کہ وقتے من وقاضی حمید الدین ناگوری مسافر بویم چو کرانہ در یار سیدیم گرسنگی
در من اثر کرد دین مان بگذشت گوسفندے دونان جوین در دین کرد پید
شد بیا مد پیش ما ہنارہ دوبار گشت ما از اتنا ول کردیم و با خود گفتیم کہ ایں گوسفند
از غیب بودیم در اتنا و اینحال یک گز دے نزدیک نزدیک در یار سید خود را
در آب انداخت گذار شد تا دتا مل شدیم و گفتیم دریں زیر حکمتی ہست بیا ہمیز
و نہال او برویم دست بد عابر دیم بفرمان خداے تعالی در یاد شوق شد وزمین
خشک پیدار شد ما بگذاشتیم زیر درختے مردے را خفتہ دیدیم و مارے در آمدہ
تا او را ہلاک کرد اند ایں گز دم از جاے برجست آں مار را ہلاک کرد و از پیش
ما ناپید شد ما نزدیک شدیم کہ آخر در در یاریم کہ خبر گے کہسے خواہد بود دیدیم
مستے خراب قے کردہ افتادہ ہست ما شرمندہ شدیم کہ ایں مرد انچنین بے
فرمان و از خداے تعالی انچنین نگاہداشت ہا تھے آواز داداے عزیزاں
اگر ما ہمیں مصلحا نرا و پارسایا نرا نگاہداریم مفسدان و گناہ کاران را کہ نگاہدار

۵۳
 بهرین بودیم آنقدر میداد که کیفیت بر و تقیم شمرند و گشت ازاں فعل توبه کرد
 و یکی از واصلان گشت انگاه شیخ الاسلام قطب الدین بر لفظ مبارک
 زانکه اے درویش چوں وقت در آید نسیم لطف زیدن گیر و صدبنا از خرابائی
 را صاحب سجاده گرداند و اگر مباد نسیم قهری و زرد صدبنا را سجاده نشین را
 براند و بخرابیات افکند منقول است که ملک اختیار الدین ایوب
 حاجب چیزے نقدانه یا سم خدمتی بخد مت شیخ الاسلام قطب الدین
 آورد شیخ الاسلام قبول نکرد بعد ازاں برآں پوریاے که نشسته بودند آنرا
 برداشت ملک اختیار الدین را نمود که زیر بوریا جوے تنگهای زیر میرو
 و فرموده برای آوردن شما حاجت ندارم باز بر منقول است که فرزندان
 شیخ الاسلام شیخ معین الدین بخبری را در حدود اجمیر دیدی اچای بود
 مقطعان بجهت مقر داشت مزاحمت مینمودند فرزندان شیخ را برآں آوردند
 که در شهر برو و از پادشاه ترمذ داشت بیار و بضرورت خواه از اجمیر
 و بی آمد و بر شیخ قطب الدین قس السمره العزیز فرود آمد شیخ قطب الدین
 گفت شما حاجت نیست که بروید شما بدولت در خانه باشید من بروم و مقرر
 داشت بیارم شیخ الاسلام قطب الدین قس السمره العزیز بر سلطان
 شمس الدین رفت سلطان شمس الدین و تعجب شد چوں وقت بر سلطان
 زرفته بود و کرات سلطان بجهت ملاقات التماس میکرد و اجازت نمے یافت
 چوں ملاقات شد هم در مجلس فرمان مقرر داشت با صرة تنگهای زیر پیش آورد
 و در آن مجلس رکن الدین حلوائی حاکم خطا و ده بالا و شیخ بنشست سلطان انجمنی مرفوع نیفت
 شیخ قطب الدین تغیر فرامی ساخت بنو باطن و ریا و کشف و فریب چوں حلوائی و کاک و جو گرد و حلوائی کاک
 نهاد اگر حلوائی بالا و کاک نشین چه تفاوت و کذا الغرض چوں شیخ قطب الدین فرمان مقرر داشت بافتوح بخد
 شیخ معین الدین آورد و شیخ معین الدین شهرت اعتقاد و خلق در حق شیخ قطب الدین معاینه کردند و فرمود
 که ای چه کرده پنهان بگفت بدو که شیخ قطب الدین غصه کرد که از طرف بنده چیزے نیست

و از سلطان المشايخ روايت ميکنند چو شيخ معين الدين از اجمير در دہلي آمد و شيخ نجم الدين صغرا شيخ الاسلام حضرت دہلي بود میان شيخ معين الدين و شيخ نجم الدين محبت بود شيخ معين الدين بدیدن شيخ نجم الدين رفت او در خدمت چو تره عمارت می کنانید چو لطر مبارک شيخ معين الدين برو افتاد و بطريق سرگرم پیش نیامد شيخ فرمود شاید شيخ الاسلامی دماغ ترا بر هم ساخته است شيخ نجم الدين در جواب گفت که من ہماں مخلص و معتقد ماما شمامردے را در شہر گذاشتمه اید کہ شيخ الاسلامی مرا کسے بجوئے شمار و خدمت شيخ معين الدين بشم کرد فرمود کہ بابا قطب الدين را من ہمراہ خود می برم تو مشوش مباش در آن ایام حکیت کلمات شيخ قطب الدين بسیار قوی شدہ بود و ہمہ اہل شہر رخ بخد مت او آوردہ چو شيخ معين الدين در خانہ آمد فرمود کہ بابا بختیار ہم یک بار چہیں مشہور شدی کہ خلق از دست تو شکایت کردن گرفت از اینجا بخیر و در اجمیر بیا و بنشین من پیش تو بایستم شيخ قطب الدين فرمود کہ مخدوم مرا چہ محل آں باشد کہ پیش مخدوم تو انیم ایستاد فلیک کہ نشیتم پس در آن مرتبہ شيخ قطب الدين ہمراہ شيخ روانہ اجمیر گردید ازین مقدمہ در تمام شہر دہلي شور و افتاد ہمہ اہل شہر مع سلطان شمس الدين و نبال برآمد و ہر جا شيخ قطب الدين قدم میگذاشت خلایق خاک آن زمین بہ تبرک بر می داشت و نہایت اضطراب و زاری مینمودند شيخ معين الدين اینحال را معاینہ کرد فرمود بابا بختیار ہمین

نسخہ او ردی بگردانید خدمت شيخ طرف دیگر رفت و دست او گرفت شيخ نجم الدين آغاز کرد بختیار را بر ما چہ گماشتہ کہ او را منع کنی شيخ معين الدين فرمود کہ منع خواہم کرد و در آن وقت حیث شہرت شيخ قطب الدين قدس سرہ العزیز در شہر قوی شدہ بود و ہمہ شہر رخ بخد مت او آوردہ شيخ معين الدين چو در خانہ آمد فرمود کہ بختیار ہم یکبار چہیں مشہور شدی کہ خلق از دست تو شکایت کردن گرفت از اینجا بخیر و در اجمیر بیا و بنشین من پیش تو بایستم شيخ قطب الدين فرمود کہ مخدوم مرا چہ محل آں باشد کہ پیش خواہم ایستاد بیکہ در پاسے مخدوم یغلطم و یفتم فلیک کہ نشیتم الغرض چہیں روايت کردہ اند کہ شيخ معين الدين قدس سرہ العزیز در سوسے اجمیر روايت نمودند شيخ معين الدين در اجمیر نزیدہ بود کہ شيخ قطب الدين بختیار در شہر بر حمت حق پیوست ۱۲

مقام باش که خلائق از بیرون آمدن تو در اضطراب و خراب است رواندارم که
چندین دلهای خراب کباب باشند بر و این شهر را در پناه تو گذاریم پس سلطان
شمس الدین سعادت قدم بوس شیخ را دریافت همه را شیخ قطب الدین بشاد
تمام متوجه شهر گردید و شیخ معین الدین بطرف اجمیر روانه گشتند نکته چهارم
در بیان نقل شیخ الاسلام قطب الدین بختیار از دار دنیا بدار حق تعالی قطب الدین
مضجوه سلطان المشایخ میفرمودند روز عید بود شیخ قطب الدین از نمازگاه بازگشت
آنجا آمد که این زمان روضه متبرکه اوست آنجا زمین میوه میوه و میوه گوسه و گنبدی
نبود شیخ آنجا بیاید و بایستاد و رتائل شد عزیزان که بر او مد عرض داشت کردند
که امروز روز عید است و خلق منتظر آنکه محرم در خانه بیاید و طعاعی بخورد شما
اینجا درنگ چه می کنید شیخ فرمود که مرا این زمین بوس دلهای آید و زمان خصم
آن زمین را طلبید و از خاصه مال خود بهای خرید خود را بدین هماغه فرمودید و بخرید
سلطان المشایخ چشم پر آب کرد و فرمود و خاست شیخ آنکه می فرمود اینجا بود
دلهای آید به بنید که اینجا کجا خفته اند و میفرمود که شیخ الاسلام قطب الدین قدس
السر العزیز را چهار شبان روز تحمیر بود و در وقت نقل و آنچنان بود که در خانقاه
شیخ علی سکرتمی رحمة الله علیه سمع بود شیخ قطب الدین نور الله مرقدہ در آن جمع
حاضر بودند و قال این قصیده بخواند کشتگان خنجر تسلیم را چه زمان از
غیب جان دیگر است شیخ قطب الدین را قدس السر العزیز این بیت
و گرفت از آن مقام بجان آمد مدحش و تحمیر بودند و میفرمودند که ایس بیت بگو
ایس میگفتند و آنچنان در تحمیر بود الا آنکه چون وقت نماز در آن آمد نماز میگذاشتند
و باز ایس بیت میگویانید و ایس میگفتند و آنچنان در تحمیر بود و حایه و حیرت
پیدای شد چهار شبانه روز ایس حال بود شب پنجم رعت فرمود شیخ بکمال
غریب رحمة الله علیه میگوید که من آن شب حاضر بودم چون وقت نقل شیخ
نزدیک شد مرا اندک غنودنی بود در آن خوابیدیم شیخ گوئی از مقام خود آمده

نہیں جو استند کہ چنناں کنند چوں وصیت قاضی بود بضرورت دفن کردند فاما چوتہ
بلند تر از روضہ منبر کہ شیخ الاسلام قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز عمارت کنند
بعده قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ فرزند ان خود را در خواب نمود و
گفت کہ شما چوتہ چرا بلند کردید و مرا از روی مبارک شیخ الاسلام قطب الدین
قدس اللہ سرہ العزیز بدیں سبب بغایت شرمندہ گردانید سلطان المشائخ
فرمود کہ من بارہا در میان این دو تربت در پائیان شیخ الاسلام قطب الدین و سر
آن قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ سرہ العزیز نماز کردہ ام و ذوق و راحت
بسیار یافتہ ام بعده فرمود کہ مکالمہ را چہ اثر است اما اثر آن دو بزرگ است
کہ یک طرف شاہی خفہ است و طرف دیگر شاہی قدس سرہ العزیز منہم آن سلطان
العارفین آن برہان العاشقین و المحققین آن پیشواے اصحاب دین آن
مقتداے ارباب یقین آن کنج عالم عزلت آن گنجینہ سراے دولت آن سرور
اقلیم عظم آن قطب قطاب عالم یعنی شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین لمجاہد الفقہ
والمساکین مسعود بن سلیمان کہ بسعادت ابدی دید دولت سرمدی رسیدہ بود
و در علم تقوی و ورع و ترک و تجرید و عشق و بکار و ذوق کلام محبت و اشارات
و رموزات بے نظیر زمانہ و در عہد دولت خود یگانہ بود و گوے سبقت از
میدان کراست و از سروران عالم دیں بردہ و این بادشاہ خلیفہ شیخ الاسلام
قطب الدین بختیار اوشی بود و از حضرت با عظمت او مجاز مطلق گشتہ زبے علو
ہمت و رفعت و درجت کہ بہیچ چیز از نعم دنیوی و اخروی جز عشق ذات باری
تعالی میل نکرد و را چنناں عہدے کہ بوجود ذات مبارک او کہ عالم بچو بوستان
ارم آراستہ بودند و در انچنین شیرے یعنی شہر دہلی کہ قتبہ الاسلام گیتی است
و بندگان خداے تعالی از مشائخ در مقامات و کرامات مے زدند و میکشادند
و علماء و خواص معانی باریک استنباط مے کردند و او ساط خلق بترنیہ حال
و تر حسیب آل خوش مے گشتند چنانکہ بہیچ نوع بہیچ ضنیے را از خلائی در آن زمانہ

باب اول در فضائل و درجگان چنانچه حضرت سالت تا عهد حضرت نظام الحق والدین قدس

راحت جز خوش خوی و خوشدلی هیچ کار سے نبود ایں بادشاہ عالم حقیقت در آئینہ
روزگار باختیار از بندہ انقطاع کرد و شکل رو سے بدوست آورد و ترک اینچنین شهر
گرفته و بیابان و جنگل را بچو شیران دیں پیشہ ساختہ و بنان درویشانہ و جامہ فقیر
قانع گشتہ ہر چند کہ خود را مستور میداشت لاجرم صیت حسن معاملہ آں بادشاہ
در کونین میرسانیدند و تا روز قیامت غلغلہ آں صیت چنانکہ در میان ملا و اعلیٰ
دریجہاں خواہد بود و عالم بنام او بوجود فرزند ان او کہ ہر یک در دریائے کرامت
واز دو دمان رحمت اند و بندگان او کہ بشرف اتصال آنحضرت متصل اند اقام
قیامت روشن و منور خواہد بود و بزرگے خوش گوید شعر البدر لیلکم من فریید جہنم
و الشمس تغرب فی شقائق حدہ ۛ ملک الجبال یاسرہ فکما تمنا جئسن البریۃ کلہ من
عند شوی اے سرور اولیائے عالم ۛ اے قبلہ اصفیائے اکرم ۛ روئے تو
کہ آفتاب حسن است ۛ پیدا شد از وضیاء عالم ۛ ہر چند ایں بیچارہ در دریائے
اوصاف او غوطہ بخورد پایاں نئے یابد بزرگے خوش گوید مصرع بدریائے
در افتادم کہ پایانش نئے بنیم ۛ ایں گداز چہ محل آں باشد کہ بیان اوصاف جمال
ولایت ایں بادشاہ اہل یقین کند ۛ وصف جمال چوں توئی نیست حد
بیان من ۛ من چہ صفت کنم ترا اے تو چنانکہ ہم توئی ۛ چارہ جز ایں نیست
کہ دعائے بکنم و بگذرم ایں ضعیف گوید ریاضی جہاں تا قیامت بنام تو باد ۛ
فلک بامہ و خور غلام تو باد ۛ بکام دل و جان عشاق تو ۛ شراب محبت ز جام
تو باد نکتہ اول در بیان حسب نسب شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
قدس اللہ سرہ العزیز مقرر صاحب دلائل عالم باد ایں بادشاہ اہل دین از دو دمان
شاہ کاہل فرخ شاہ عادل بود و در آں عہد زمام مملکت دنیا بردست فرخ شاہ
بود و جملہ بادشاہان اقالیم مطیع حضرت او بودند و مملکت کابل بیش از مملکت
عمرانی بود چوں مملکت کابل بجاو داشت روزگار خلل پذیرفت بدست بادشاہان
غریبن افتاد و فرزندان فرخ شاہ ہم در دیار کابل با ملاک اسباب خویش مشغول

ذکر ایں بزرگ
یعنی حضرت شیخ
شیوخ العالم
فرید الحق الملک
والشرع والدین
حضرت فرید الدین
شکریہ مستحق شکر
اجودہی جیتی
قدس سرہ
العزیز شمل بر
ہشت مملکت

بہ ماہ چار و ہجرت نمایان ہے نمودار کجا نہ پشانی او و آفتاب چہاں میشود در رؤفای رضائے او بادشاہ حسن است

باب ۱۱ در فضائل خواجگان چشت حضرت سید الشیخ علی بن محمد حضرت نغاسم الحقی والدین قدس سر

ماندند تا غایتی که چنگیز خاں خروج کرد و ملک ایران و توران بزرگ شیخ آرد
و تاراج نهاد و شکر بجانب مملکت غنیمت کشید چون در کابل رسید آن دیار را نیز
بگرفت و خراب کرد و جد بزرگوار شیخ شیوخ العالم فرید الحقی والدین قدس سر
سره العزیز در حرب کفار شهادت یافت بعده جد بزرگوار شیخ شیوخ العالم
قاضی شعیب با سلسله پیروی و خیل و تبار و دیار لاهور شریف آوردند و در
قصبه قسور نزول فرمودند قاضی قسو که در عدل و انصاف و مروت و مردی
فخر قضاات عصر بود ذکر بزرگی و عظمت خاندان شیخ شیوخ العالم پیش ازین
شنیده بود چون این بزرگان را بدید صد چندان که شنیده بود مشاهده کرد
سنانی خوش گوید بیت انچه گوش از کمال خواهی شنید چشم از و صد هزار
چندان دیدم قدم این آیندگان را سعادت و دانست و تعظیم بسیار پیش
آمد و ضیافتهاے شگرف کرد و ذکر رسیدن این بزرگان که بکمال علم و بکمال
حلم آراسته بودند و عظمت و کرامت خاندان ایشان بر باد شاه عهد نبوت
بادشاه فرمانی تعظیم و تکریم بسیار بخدمت این بزرگان فرستاد و مضمون
آنکه این بزرگان را اختیار افتد از هر علم و دنیاوی و دینی از جهت من رضا
است مصرع رضاے دوست مقدم بر اختیار من است بعده جد شیخ شیوخ
العالم فرید الحقی والدین فرمود که ما از علم و دنیا هیچ مطلوب نیست چیزی که
از ما رفت و نیال آن نشویم بعده قضای کشتی که از بلقان نزدیک است
بقاضی شعیب جد شیخ شیوخ العالم مفوض شد و آنجا سکونت کرد حق تعالی
از دو دمان این بزرگ بادشاهے را پیدا آورد یعنی شیخ شیوخ العالم فرید الحقی
والشرع والدین قدس سره العزیز تا خلافت مملکت هندوستان را که در دریا
ظلمت و معاصی غرق بودند دستگیری کرد و بیرون آورد و نکتہ دوم در بیان
غزلت گرفتن و انزو و گزیدن و بحق مشغول گشتن شیخ شیوخ العالم فرید الحقی
والدین و پیوستن این بزرگ بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار

قدس سرہ العزیز منقول است کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 طیب اللہ مضجعہم از غنفوان جوانی کہ قوت کامرانیت بعبادت و محبت
 باری تعالیٰ مشغول گشت نہ ترکی بیکباری پیش گرفت و از خویش و پیوند جدا شد
 بیت ہر کس را بجاں خویشی و پیوندے ہست و غم تو خویش من و غم تو پیوند
 من ہست و امیر خسرو نیز گوید بیت اگر تو با غم یابی بہ بخت خویشی داری و
 چون محبوبی فرد باید شد ہم از خویش و ہم از بیگانگان و چون نیت صادق بود و حق
 تعالیٰ تقدیر کردہ جہانے تا قیامت در سایہ دولت او بیا سایند و در آخرت نجات
 ابدی یا بند سعادت ملاقات و دولت دست بوس شیخ الاسلام قطب الدین
 بختیار قدس سرہ العزیز و رزقنا شفاعتہما روزے کرو چنانکہ شیخ
 نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ فرمود و در انجی شیخ شیوخ العالم والدین طیب
 مضجعہم تعلیم مشغول بود و وصیت تعلم و تجرد و تقویٰ شیخ شیوخ العالم در عالم نشر شد
 و ایں آوازہ بسبح مبارک شیخ الاسلام بہا والدین زکریا نور الدین قدس سرہ و
 روضہ رسیدہ و شیخ الاسلام بہا والدین را مطلوب آں بود کہ با شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز ملاقات کند ہمدریخاں شیخ شیوخ العالم
 فرید الدین بچہ تعلیم در ملتان رفت و دریں ایام ملتان قبتہ الاسلام عالم بود
 فحول علما انجا حاضر بودند شیخ شیوخ العالم فرید الدین در مسجدے فرو و آمد روزی
 در آں مسجد مستقبل قبلہ سبق کتاب نافع بردست کرد و مشغول نشستہ بود در
 اثناے اینحال شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز از
 اوش در ملتان رسیدہ و ہمدریں مسجد کہ شیخ شیوخ العالم کبیر بود آمد شیخ شیوخ
 العالم کبیر در سماعے شیخ قطب الدین نظر کرد و اچہ دید تعلیم بسیار کرد و بر ہیئت
 ادب تہستہ چون شیخ الاسلام قطب الدین دو گانہ تحیت مسجد بگذازد و جانب
 شیخ شیوخ العالم دید فرمود کہ مسعود تو چہ سخنواںی گفت کتاب نافع گفت میدانی
 کہ نفع تو ازین نافع خواہد بود و شیخ شیوخ العالم گفت نفع من از کیمیا سعادت

بخش شما خواهد شد و شیوخ العالم بر فور بر خاست سعادت قدم بوس شیخ
 الاسلام قطب الدین دریافت مقرر قدیم شیخ الاسلام قطب الدین آورد و
 بخدمت ایشان پیوست ہمد رینخال شیخ الاسلام مہا والدین براسے دیدن
 شیخ الاسلام قطب الدین بر حکم اتفاقاً م یلا از ہمد رین مسجد کہ شیخ الاسلام قطب الدین
 و شیخ شیوخ العالم فرید الدین بودند آمد قدس سرہ مہا و با ہمد مگر ملاقات کردند
 بوقت برخاستن شیخ الاسلام مہا والدین قدس سرہ نعلین شیخ الاسلام
 قطب الدین بدست مبارک خود راست کرد و این تعریف است میان مشایخ
 کبار اگر کسی را خواهند کہ معذرت کنند نعلین آنکس را راست کنند ہماں ساعت
 شیخ الاسلام قطب الدین قدس سرہ الغریز غیمت شہر دہلی کرد شیخ شیوخ
 العالم فرید الدین برابر شیخ الاسلام قطب الدین در شہر آمد و بدولت بیعت شیخ
 قطب الدین بختیار مشرف گشت قدس سرہ مہا الغریز منقول است
 در آن مجلس کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الغریز بخدمت
 شیخ الاسلام قطب الدین بختیار بیعت کردہ است این بزرگان حاضر
 بودند قاضی حمید الدین ناگوری و مولانا علاء الدین کرمانی و سید
 نور الدین مبارک غزنوی و شیخ نظام الدین ابوالموئد و مولانا شمس ک
 و خواجہ محمود موئد و وزیران دیگر کہ ہر یک از عرش تا تحت التری در نظر
 مبارک ایشان بود قدس سرہ و اہم شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
 سرہ الغریز بعد آوردن ارادت ہم بخدمت شیخ قطب الدین در شہر ماند و حق
 مشغول شد چنانکہ سلطان المشایخ میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 طیب اللہ مرقدہ بخدمت پیر خود شیخ الاسلام قطب الدین بعد دو ہفتہ بر فتنہ بجلال
 شیخ بدر الدین غزنوی و وزیران دیگر کہ ملازم آنحضرت مے بودند و خلاصہ
 این سخن این مصرع است کہ دینباب بر زبان مبارک سلطان المشایخ
 گذشتہ است مصرع بیرون درون بہ کہ درون بیرون نکتہ سیوم در بیان

مجاہد و روش شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین از ابتدا تا انتہای عمر عزیز
 این بادشاہ دین قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشائخ میفرمودند انجیر شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز و شہرے بود در تہذیب کبر شیخ
 پدر الدین غزنوی حاضر شدے یکروز بر سر منبر شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 راجع کرد حاضران ندانستند کہ کرامت میکند زیرا چہ جامعہ شیخ شیوخ العالم
 نیک یارہ بود بعد فراغ تذکیر بیرون آمد مردے پیران پیش آورد شیخ شیوخ
 العالم آن را پوشیدہ در حال تکبیر و شیخ نجیب الدین متوکل را داد و
 فرمود من ذوقے کہ در آنجامہ پارہ د آئتم در نیجامہ نو نیا فتم الغرض بعد آنکہ بخلا
 شیخ الاسلام قطب الدین مخصوص شد و خلق هجوم کرد و مطلوب مستر بود از
 شہر بیرون آمد و در لائسی رفت آنجا ساکن شد و مجاہدہ و مشغولی ظاہر و باطن
 مشغول گشت و خود را مستور میداشت و نمیخواست کہ هیچ آفریدہ بر حال و مطلع
 شود تا روزے مولانا نور ترک و علماء حضرت اورا بتعصب ناصیے و مرے
 میگفت و او از آن پاک بود و در غایت تقوی و بزرگ چنانچہ سلطان المشائخ
 در باب بزرگی او کرات سخن راندہ و امیر حسن آزاد در فوائد الفوائد آورده الغرض
 این بزرگ را بنی سید و تذکیر کر شیخ شیوخ العالم در مجلس حاضر شد و جاہاد شیخ شیوخ العالم یکبارہ
 بود بیکہ نظر مولانا نور ترک بر حال لایت شیخ شیوخ العالم افتاد گفت اکسلماناں حضرت سخن سید
 بعدہ و چہ چنانکہ بادشاہانرا کند چوں در بنی عظمت و کرامت شیخ شیوخ العالم شیخ کبر
 خلق را روشن شد از نیجامیز طرف کہتوا لا رفت کہ وطن قدیم آبا و اجداد این شاہ
 دین بود و مد تے آنجا مشغول بود سلطان المشائخ مے فرمود در آن ایام
 کہ شیخ جلال الدین تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز از ملتان در شہرے آمد
 چوں در کہتوا لا رسید پر سید کہ اینجا کسے بہت از درویشان کہ ادرا بہ بنیم گفتند
 قاضی بچہ بہت از مریدان شیخ الاسلام قطب الدین نجیب الدین یا قدس اللہ سرہ العزیز
 پس پشت نماز گاہ کہتوا لا مشغول میباشد شیخ جلال الدین قصد ملاقات شیخ

۶۳ شیوخ العالم فریدالدین کرد و رشتاے راه مردے یک انار بخدمت شیخ جلال
الدین آورد شیخ جلال الدین ہماں را دست کردہ بخدمت شیخ شیوخ العالم
فریدالدین آمد بعد ملاقات بنشستند شیخ جلال الدین تبریزی آں انار پارہ کرد
و خوردن گرفت شیخ شیوخ العالم فریدالدین صائم بود افطار نکرد و سہرا و تیل
شیخ شیوخ العالم پارہ بود و رشتاے ایں حال و مکالمہ احوال ہر بار یاد
میزد و شیخ شیوخ العالم فریدالدین بدامن محل از انار پارہ مے پوشید شیخ
جلال الدین دریافت فرمود کہ درویشے بود در بخارا بتعلیم مشغول ہفت سال
از اردو رتہ نداشت و فوطہ داشت خاطر مبارک جمعہ ارچہ شود سلطان المشائخ
میفرمودند شیخ جلال الدین را ازیں درویشی مراد نفس خود داشت الغرض
چون شیخ جلال الدین آں انار بخورد و شیخ فریدالدین افطار نکرد شیخ جلال الدین
برخواست و برفت شیخ فریدالدین در تاسف شد کہ من چرا افطار نکردم یکدانہ انار
از بقیہ آں انار در زمین افتاد، بود بستہ و در کرہ دستار چہ بست بہ نیت آنکہ
شب بدال افطار کنند چون شب شد بدال افطار کرد یک روشنائی در دل
پیدا شد در خاطر کرد کہ چرا زیادہ نخوردم چون شیخ شیوخ العالم فریدالدین
قدس السمرہ العزیز در شہر آمد بخدمت شیخ قطب الدین پیوست فرمود کہ مسعود
آں دانہ انار کہ مقصود بود بتورسید خاطر جمعہ الغرض چون نام و آوازہ
شیخ شیوخ العالم فریدالدین جہانگیر شد و وضع و شریف روی بجا کبوس
حضرت شیخ شیوخ العالم نہادند و موضع کہتوال کہ از ملتان نزدیک بود خلق
ملتان توجہ بہ آنحضرت کرد از آنجا در اجودہن آمد کہ مقامے بھول بود بدایتے
شانزادہ سال و بروایتے بیست و چہار سال تا آخر عمر در اجودہن ماندہ و آنمقام
بوجود مبارک او قبیلہ ہندوستان و خراساں شد و تا روز قیامت
ملجا و بیچارگان و مسکینان و ملوک و بادشاہان گشت سلطان المشائخ میفرمود
کہ شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس السمرہ العزیز یک چندے

درمانشی بود چوں علم وافر داشت بجل مقرون گردانید امثال آن بدار زیا
شد انجا مشهور گشت از انجا نقل کرد و در کتب و ال که معاش کمتر باشد و مقامی
بجهول است ساکن گشت چوں آن مقام از زمان نزدیک است انجا مستور نماند بارها
نخواستن که از انجا هم برود در لاهور که خراب است و آب روان دارد سکونت
سازدنی بجملة آخر عمر در اجودین گذرانید مقصود از این حکایت آن است که خود را
مستور داشت و در شتبار نکوشید و بارها بر زبان مبارک شیخ شیوخ العالم
فریدالدین طیب اللہ مضجعه ایس بیت رفته بیت هر که در بند نام و آوازه است
خانه او بروی و روازه هست به سلطان المشایخ میفرمود شیخ علی
در خط میریت بود و خاک او بها انجا است او در مانسی بر سید و در آن ایام
شیخ شیوخ العالم فریدالدین قدس اللہ سره العزیز را روزه داؤدی بود روز
افطار خود شیخ علی را همان داشت و در اثنا سے آن هر دو بزرگ هلمقه شدند
بجای شیخ علی گذشت که چه نیکو بود که شیخ شیوخ العالم را صوم دوام بود
شیخ شیوخ العالم با شراق باطن دانست بفرود دست از طعام داشت و گفت
انچه بر خاطر خا صکان حق گذشت تکفل کردم صوم دهر از پیش او برداشت
از سلطان المشایخ پرسیدند که شیخ الاسلام قطب الدین را صوم دهر بود و فرزند
تحقیق نیست اگر بود شیخ شیوخ العالم فریدالدین صوم دهر بر متابعت ایشان
کرد و سلطان المشایخ فرمود در محله که ذکر شیخ پدر الدین غزنوی افتاده بود
که کار شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس اللہ سره العزیز دیگر بود او ترک
خلق گرفت و دشت بیابان اختیار کرد یعنی در اجودین ساکن گشت
بنان درویشان بچیزهای که در آن دیار خیزد چوں پیلو و مانند آن قانع
گشت با آنهمه از آمد و شد خلق حاجت بود در خانه بقیاس نیم شب کم و بیش میبستند
یعنی پیوسته در باز بودی و طعام و نعمت موجود از کرم خدا سے تعالی دایم
درونده را از آن نصیب شد و بچکس بنخدمت ایشان نیامد که او را

چیزے نصیب نکرد و عجب قوتے و عجب زندگانی کہ بیچ کس را از نبی آدم میسر
نشود اگر کسی بخدمت او بیامدے کہ ہرگز نیامدہ بودے و دیگر شیکہ نیز حاضر بودے
و اکشنای چندیس سالہ بودے در محاورہ باو برابر بودے و در توجہ باہر و متساوی
بعد از ازاں فرمود کہ من از مولانا بدرالدین اسحق شنیدہ ام کہ من خادم بودم و
مخدوم ہر ہر بودے با من گفتے و مرا بکار یکہ بر راہ کردے در خلا و ملایک سخن بودے
ہیچ گاہ در خلا سخن نگفتے و کارے نفرمودے کہ ملائین آن گفتہ یعنی طائران
یک روش داشت ایں از عجایب روزگار است و سلطان المشایخ میفرمود
کہ بیشتر افطار شیوخ العالم فی الدین قدس السمرہ الغریز بشریت بودے
یکقدحے در انجا شربت بیاورندے و قدرے مویر گہے در آں کردہ ازاں شرب
بمقدار نصف بلکہ ثلثانے پر چلے حاضرانے کہ مے یوں دقت قسمت کردندے و مقدار
ثلثے کہ ماندے خود بکار بردے و از بقیہ آں ہمہ کس را کہ خواستے نصیب کردے تا آں
دولت کرا بودے بعدہ پیش از نماز دو مان بروغن چرب کردے و بیاورندے آں
دو مان کم از یک آٹا بودے یک نان پارہ کردے بجا حاضران رسانیدے و یک
نان دیگر خود خوردے و ازیں نان خاص ہم کسے را کہ خاستی ہم نصیب کردے
بعد از اداے نماز شام مشغول شدے مشغولی شدتی تمام بعد از ازاں ماندہ پیش
او آورندے و طعام از ہر لون بودے چوں طعام خرچ شدے بیش طعام دیگر خوردے
مگر باز بوقت افطار روز دیگر بعد از ازاں فرمود کہ یک شب بوقت استراحت من
بخدمت حاضر بودم کہے جنگلی راست کردند ہماں گلیم کہ بر آں روز بختی ہماں
بالاے کہٹ انداختندے چنانچہ آں گلیم تاپایاں نہیںید آنجا کہ موضع یاسے
مبارک ایشاں بود شقہ آورندے و نہادندے کہ اگر آں شقہ بالا کشیدے آنموضع
از بستر خالی ماندے و یک عصاے بود کہ از شیخ قطب الدین قدس سرہ اخیر
یافتہ بود آں را می آورند و بجانب سر آں کہٹ میداشتند شیخ شیوخ عالم
بداں متکا کردے و استراحت فرمودے و بیاں دست فردا آوردی و قبیل کردے

ابن خضائل خواجگان شریف خیر سالت تاج حضرت نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز

سلطان المشائخ میفرمود کہ شیوخ العالم فرید الدین نورانی مرقہ میشرمان
نیل خوشی بہتہ وقت افطار یک دو پر کالہ ان نیل بیش بودے وقتے کہ در خانہ
خواجہ دیار نیل شتی بیشتر یاراں را در روز نان نیل بودے شب درآمدہ خواجہ
کشدندے منقول است وقتے برائے شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
قدس اللہ سرہ العزیز خادم یک دانگ نانک و ام کر دیوں بوقت افطار طعام پیش
شیخ شیوخ العالم نور باطن دریافت فرمود دریں طعام بوے تصرف می آید
نام عرض داشت کرد در خانہ نمک نبود و ام کردہ شہ فرمود تصرف کردی ہم بر آن
بسنہ میگردی روانا شد کہ من این طعام بخورم سلطان المشائخ میفرمود شیخ
شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز را در آخر عمر عیش تنگ شدہ بود
کہ در آن نزدیکی باز بقمار حلت خواہن کرد تا بحدے کہ ماہ رمضان من آنجا بودم
انک طعام آورندے چنانکہ حاضرانہ بس نکلے پنج شے من در آن ایام طعام
سیر خوردہ بودم و آنچه اسباب معاش منتظم بود معاینہ افتادہ است کہ ہم سہل چیز
بودہ است و میفرمود در آنچه از اجود ہن مراوداع شد شیخ شیوخ العالم یک سلاطانی
مرا خرج فرمود ہم در آن روز مولانا بدر الدین اسحاق فرمان شیخ شیوخ العالم
پسائی کہ امر وزبانشید فردا رواں شود چوں وقت افطار شد در خانہ خدمت
شیخ چہیزے موجود نبود کہ از آن افطار شود چوں اینحال معاینہ کردم ہاں سلطان
را کہ من خرج یافتہ بودم و نظر شیخ شیوخ العالم بر دم و عرض داشت کردم از صرقتہ
شیخ شیوخ العالم یک سلاطانی مرا خرج رسیدہ است فرمان شود تا ازین چیز
بیاند شیخ شیوخ العالم از بھکایت یعنی بغایت خوش شد و دعا ہا کرد چنانکہ بقینہ
بھکایت در ذکر سلطان المشائخ در کتب فتح فتوح تحریر یافتہ است شیخ نصیر الدین
محمد رحمۃ اللہ علیہ از سلطان المشائخ روایت می کند کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والدین قدس اللہ سرہ العزیز را ہم بسیار بود و خادم حرم ایشان بیامے میگفتے
خواجہ اموز قلاں پسر ایک فاقہ بہت یا فلاں دختر را دو فاقہ خواجہ چنان مستقر

۴۷ حق بودے کہ سخنان ایشان همچو باد بودے یعنی گفتہ ایشان را بخود راہ نمائے
 و تھے نیز حرم ایشان بخدمت شیخ آمد و گفت خواجہ امروز فلاں پسر اسباب
 گرسنگی و معرض ہلاکت شدہ است شیخ شیوخ العالم سر از مشغولی برآوردند و
 فرمودند مسعود بندہ چہ کند اگر تقدیر حق درآید از جہان سفر کند رستے در پابے
 او بندی و بیرون بگنجی و بیائی بعدہ سلطان المشائخ فرمودند خواجہ کہ خوش فرم
 و خوش خسی و دعویٰ محبت خدا کند دروغ گفتہ باش منقول است چوں
 شیخ شیوخ العالم فرید الدین خواست کہ مجاہد پیش گید و دریں باب بخدمت
 شیخ قطب الدین تاجتیار نور اللہ مرقدہ عرضداشت کرد شیخ فرمود کہ طے
 بکن شیخ شیوخ العالم طے کرد و سہ روز چیزے نخورد و سیوم روز وقت افطار کرد
 چند نان آورد شیخ شیوخ العالم دانست کہ از غیب است بیاں افطار کرد
 بعد ازاں دید کہ زانے پر کالہ رود ہائے مردارے در دہن کردہ بالائے دست
 نشستہ است ہمیں کہ نظر شیخ شیوخ العالم برآں افتاد و رونہ مبارک او را کہ
 حاصل شد و رونہ بخوشی آں ناہا کہ وقت افطار تناول کردہ بود تمام بیرون اندا
 و معدہ پاک ایشان خالی شد این معنی بخدمت شیخ قطب الدین قدس سرہ اللہ
 سرہ العزیز گزارشانیدہ شیخ فرمود کہ مسعود بعد سیوم روز از طعام خماری افطار کردی
 فاما عنایت باری تعالی در باب تو بود کہ ایں طعام در معدہ تو جاسے نیافت
 ہلا برو سہ روز دیگر طے کن و آنچه از غیب سہ ازاں افطار کنی سہ روز دیگر
 طے کرد و چنانچہ شش روز بودے طعام بدیشان نرسید ضعف بغایت غلبہ کرد
 چوں وقت افطار شد بیچ طعامے ہدایت تا یکپاس شب گذشت ضعف
 غالب تر شد نفس از حرارت گرسنگی سخت گرفت دست مبارک جانب
 زین فراز کرد و چن سنگ ریزہ کہ از زمین برداشت در دمان مبارک خود
 انداخت آں سنگ ریزہ از برکت دہن مبارک او شکر شد حکیم سنائی
 خوش گوید بلیت سنگ در دست تو گہر گردد و نہر در کام تو شکر گردد

چون این کرامت معاینه کرد باخویش گفت که این معنی نباید که از مکر باشد آن سنگریزه
 که در کام مبارک شکار گشته بود بیرون انداخت باز همچنان مشغول حق شد تا نیم
 شب گذشت ضعف غالب تر گشت باز شیخ شیوخ العالم چند سنگریزه دیگر
 از زمین برداشت در دهن انداخت آن سنگریزه نیز شکر شد همان معنی
 مکر در خاطر مبارک ایشان گذشت این شکر نیز از دهن بیرون انداخت
 همچنان مشغول حق بود تا آخر شب شد باخویش گفت نباید که از غایت ضعف
 از طاعت بارانم باز چند سنگریزه بست در دهن انداخت شکر شد این بار در
 خاطر مبارک گذرانید که این از حق است که سیوم بار روزی می شود و آنکه
 شیخ فرموده بود که آنچه از غیب بید باں افطار کنی همین خواهد بود و بعد آن سنگریزه
 شکر بخورد چون روز شد بخدست شیخ الاسلام قطب الدین رفت شیخ فرمود که نیکو کردی
 باں افطار گردی هر چه از غیب است نیکوست بر تو چو شاکر شیرین خواهی بود شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز را از اینجا پیرشکر بار و پنج شکر
 خواند بعد شیخ شیوخ العالم بخت از ویاد مجاهده باز بخدست شیخ قطب الدین
 نواله مرقه عرض داشت کرد که اگر فرمان شیخ باشد چه بدارم این معنی موافق
 فراج شیخ نیفتاد فرمود که حاجت نیست از این چیزها شهرت حاصل آید شیخ
 شیوخ العالم جواب گفت وقت شیخ حاضر است که بنده را مطلوب شهرت
 نیست بعد شیخ شیوخ العالم فرمود که من در یقین عمر خود از این سخن پشیمانها
 خوردم که چرا جوابی دادم که نه موافق فراج ایشان بوده است الغرض بعد
 شیخ الاسلام قطب الدین قدس سره العزیز فرمود که با بر و جمله معکوس بردا
 و شیخ شیوخ العالم را معلوم نبود که جمله معکوس چه باشد شیخ شیوخ العالم شیخ
 بدالدین غزنوی را گفت که خدمت شیخ مرا جمله معکوس فرموده است و
 من از مهابت شیخ نه پرسیدم که جمله معکوس چه باشد شما ترمیم کنی یا نه یعنی
 از خدمت شیخ استکشاف نماید شیخ بدالدین از خدمت شیخ قطب الدین

۶۹ کیفیت چہلہ معکوس پر سید شیخ فرمود کہ چہلہ معکوس آں باشد کہ چہل روز یا چہل شب پائے خود بر شتہ بہ بندہ و در چاہے سرنگوں خدائے تعالیٰ را عبادت کنند چوں ایں معنی شیخ شیوخ العالم را تحقیق شد عزیمت چہلہ معکوس مصمم فرمود لیکن بنوعی کہ ایں معنی مستور ماند بعدہ در طلب مقامے شد کہ انجا مسجد کے باشد و درون آں مسجد چاہے و نزدیک آں چاہ درختے کہ شاخ آں درخت بر سر آں چاہ رسیدہ باشد و در آں مسجدی موزنے باشد متدین لایق صحبت درویشاں باشد و صاحب سرایشاں شیخ شیوخ العالم بنچینس مقامے دشہر تفحص کردند نیافت در ہائشی رفت و مدتی انجا بود ہم انطعمی میسر نشد چنانکہ در ہر قصبہ و خطہ پیر خلوت می طلبید تا آنکہ در خطہ اچہ رسید انجا مسجد کے یافت بغایت مروج کہ آنرا مسجد حاج گویند و در آں مسجد چاہے و نزدیک آں چاہ دختے و موزنے کہ نام او خواجہ رشید الدین مینا می گفتندے و اواز ہائشی بود و بخدمت شیخ شیوخ العالم صدق ارادتے داشت شیخ شیوخ العالم چند روز در آں مسجد بماند چوں تجدید بر صدق محبت محافظت اسرار او وثوقے یافت بر او ایس بکشا و بشرطیکہ کشف نکرد و الغرض آں موزن را فرمود تا بعد اداے نماز خفتن چوں خلق باز گرد در سننے بیار دچوں موزن سن بیاورد و شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قدس الدسرہ العزیز بعد وضو تمام بیک سر شتہ پائے مبارک خود را کہ تاج سر او لیاست بست دوم سر شتہ بدان شاخ درخت کہ بر سر چاہ بود بر بست نظامی خوش گوید ہیئت دارد و دوسراں رشتہ یکے عجز و دگر ناز و زیں سو ہم عجز آمد و زال سو ہمہ ناز و بعدہ سرنگون خود را درین چاہ آویخت مشغول شد امیر حسن خوش گوید ہر دل کہ در و ہر تو آویختہ شد و آویختہ شد ہاقبت از کنگرہ عشق و آں موزن را فرمود کہ شاپیش از طلوع صبح بیا مید شیخ شیوخ العالم قدس الدسرہ العزیز ہچنان در چاہ نماز معکوس مشغول شد چوں پیش از صبح موزن بیا مد دید کہ شیخ شیوخ العالم ہچنان مشغولست گفت مخدوم اشارت

چیت فرمود که صحیح میدهمست موزن گفت نزدیک است که بدفرموده ایس
رشته را بالا کش شیوخ العالم از جایه بیرون آمد و در مسجد مستقبل قبله بنشست
مشغول شد هم برین جمله چهل شب جمله معکوس داشت و فرمان پیر را بنوع
بنفاد رسانید که ناشی را ازین سر معلوم نشد و آن مسجد هنوز در او چه برقرار است
و آن مقام تبرکه حاجت روای خالق گشته است بچنین گویند شیخ الدین
میناخی که موزن بود بخیرست شیوخ العالم عرض داشت کرد که من مردی
دروشیم و ابوالبنات در حق من خوابه گرم کند آنفسه همراه من کند تا بیاں دست
حاصل شود شیوخ العالم فرمود که برود که کن موزن گفت من چیزی نخواهده ام شیخ
شیوخ العالم فرمود که پاسب بر من نهاده از تو کرم از حق تاج جل علا و ارکری کرد و علم کرامت بود
که ناکری گیرای سخن شد و سستی و مناک او حاصل گشت سلطان المشایخ فرمود شیخ
ابوسعید ابوالخیر رحمته الله علیه گفت آنچه من بسیار منصفه صلی الله علیه و سلم بکرم
تا آنگاه که معلوم کردم و قتی حضرت سالت صلی الله علیه و سلم نماز معکوس گذارده است
برفتم پاسب خود برشته برستم خود را سه نگوں در چای ای انا ختم نکتة چهارم در بیان
علم و تجربه شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز سلطان
المشایخ می فرمود که دانشمند بود ضیاء الدین لقب در زیر مناره در
کردی از شنیدم که وقتی من بخیرست شیوخ العالم فرید الحق والدین نور
مقدمه رفتم و من از فقه و نحو و علوم دیگر هیچ چیزی ندانم همی علم خلاقی آمخته
بودم و در خاطر من بود اگر شیخ شیوخ العالم از فقه و علوم دیگر پرساید چه جواب گویم
این اندیشه در دل من بود تا بخیرست شیخ رفتم و نشستم روی سوئی من کرد و
گفت متقی مناظره باش من خوش شدم در بیان آن شروع کردم و نفی داشتم
که در آن معنی آمده است بمراد گفتم بعده سلطان المشایخ فرمود از کمال کشفی که
شیخ را بود هم از علم او پرسید و میفرمود بخیرست شیخ شیوخ العالم عرض داشت کرد
که من بخیراهم کلام الله پیش شما بخوانم فرمود بخوان بعد از آن روز جمعه و یار و دیگر

که فرصت بود و چیز میخواستند چنانکه شش سیپاره پیش شیخ شیوخ العالم
خواندم چوں من خواندن آغاز کردم مرا فرمود که اکمل بخوان چوں بخواندم و در و الا
لین رسیدم فرمود ضا و بجهتین بخوان که من میخوانم هر چند که خواستم همچنان نیامد
انگاه سلطان المشایخ فرمود که آن چه فصاحت و بلاغت بود شیخ شیوخ العالم
ضاد بنوع خواند که یکس را میسر نشود بعد فرمود رسول صلی الله علیه و آله
و سلم رسول الله صلی الله علیه و آله لفظ یا در در رسول الضاد آئی انزل علیه
الضاد و میفرمود که مولانا پیرالدین اسحاق را و مراد رخنه شش شد
چوں بخواندم شیخ شیوخ العالم فقیه بایستادیم فرمود که چرا ایستاده ای فقیه
نمی دانم در شرع زورک است یا نه کل شیخ شیوخ العالم فرمود و نظیر آورده است
سیرک من زینک اے نگاه دار سر خود را از گوی کر یاں خود یعنی او را
هم گوی و میفرمود که شیخ شیوخ العالم فریاد الحق والدين قدس سره العزیز
می فرمود فقیر صابر بر غنی است که رحمان دارد زرا که غنی شاگرد بر شکر را و عده
چیت مزید نعمت لبین شکرتم کا زید لکم و فقیر را در صبر ثارت چیت
نعمت معیت ان الله مع الصابرين میان این مرتبه و آن به بین فرق از
کجا تا کجاست درین حال قاضی محی الدین کاشانی از سلطان المشایخ
سوال کرد که وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْمًا کُنْتُمْ عَامِلُونَ وَاِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ظاهر
است میان عام و خاص در صورت تفاوت چیت جواب فرمودند
عام را مجرد معیت است یعنی تعلیم و یری و خاص را معیت با عنایت است
یعنی یحیی و یرزق شیخ نصیر الدین محمود رحمت الله علیه می فرمود که خدمت
شیخ شیوخ العالم فریاد الحق والدين مردی عرض داشت کرد که بجانب
سلطان غیاث الدین بلبن رفته در قلم آید شیخ شیوخ العالم بدین طریق

اے نازل کرده شد بر آن حضرت ضاد حق آن ضاد هم او ادا کرده است برا کینه اگر
شکر کند شما برا کینه زیاد کنم رحمت را بر شماست بدستی که الله تعالی با صابرانست که حق تعالی با فاشست
هر جا باشید و بدستی که الله تعالی است با صابران دوست میدارد و راضیت

وَقُلْ أَوْ رَدَفَعْتَ نَصْرَهُ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ إِلَيْكَ فَإِنْ أَعْطَيْنَاهُ شَيْئًا فَلَا مُعْطَى لَهُ هُوَ اللَّهُ
وَأَنْتَ الْمَشْكُورُ وَإِنْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا فَلَا مَبَايِعَ هُوَ اللَّهُ وَأَنْتَ الْمُعْذَرُ وَرَكَعَتِي خُجْم
دَرْبَانِ نَعْمَتِ يَافَتَنِ شَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ فَرِيدِ الْحَقِّ وَالِدِينَ أَرْشِيخِ الْإِسْلَامِ
مَعِينِ الدِّينِ سَجَرِي وَارْشِيخِ الْإِسْلَامِ قُطْبِ الدِّينِ بَخْتِيَارِ أَوْشِي قَدَسِ
السَّرِّهِمَا الْعَزِيزِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ حَمِي فَرَمُودِ كَشَيْخِ الْإِسْلَامِ مَعِينِ الدِّينِ سَجَرِي
وَشَيْخِ الْإِسْلَامِ قُطْبِ الدِّينِ بَخْتِيَارِ أَوْشِي قَدَسِ السَّرِّهِمَا الْعَزِيزِ وَشَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ
فَرِيدِ الْحَقِّ وَالِدِينَ قَدَسِ السَّرِّهِمَا وَرَيْكَ حَجْرِهِ حَاضِرِ دُنْدِ شَيْخِ مَعِينِ الدِّينِ
شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ كَفْتِ كَهْ بَخْتِيَارِ اِيں جَوَانِ رَاجِدِ از مَجَاهِدِ خَوَاهِي سُوختِ پَیْزِ
بَخْشِشِ كُنْ شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ عَرْضِ كَرْدِ مَرَاچِ نَحْلِ اِيں بَاشْدِ كِه دَرْ نَظَرِ مَبَارَكِ
شَمَا بَخْشِشِ كُنْ شَيْخِ مَعِينِ الدِّينِ فَرَمُودِ كِه هِمَّتِ تَبُودِ اِدَا نِگَا هِ شَيْخِ مَعِينِ الدِّينِ
بَايَسْتَادِ وَكَفْتِ بِيَا تَا هِر دُو بَخْشِشِ كُنْ شَيْخِ مَعِينِ الدِّينِ بَايَسْتَادِ وَچِيَا
شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ مِيَا نِ شَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ فَرِيدِ الْحَقِّ وَالِدِينَ رَا بَايَسْتَا نِيدَنْدِ وَ
بَخْشِشِ كَرْدَنْ اِيں ضَعِيفِ كَوِيْدِ قُطْعَه بَخْشِشِ كُونِيْتِ از شَيْخِيْنِ شُدِ دَرْ بَابِ تَوْ
بَادِشَاهِي يَافَتِي زِيں بَادِشَاهَا نِ زَمَانِ مَلَكْتِ دُنْيَا وَدِيں گَشْتِ مُسْلِمِ مَرْتَرَا
عَالَمِ كُنْ گَشْتِ اقْطَاعِ تَوَا سِ شَاهِ جِهَانِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ مِي فَرَمُودِ چُونِ قِتِ
نَقْلِ شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ نَزْدِيكِ شُدِ بِيَزْرُگِ رَا نَامِ گِرَفْتَنْ كِه اَو دَرْ اِيَا نِ شَيْخِ
قُطْبِ الدِّينِ خَفْتِ اسْتِ اَو رَا تَمْنَاءِ آلِ بُوْدِ كِه بَعْدِ از شَيْخِ دَرْ مَقَامِ شَيْخِ نَبِشِيْدِ
وَشَيْخِ يَدِ الدِّينِ غَرَنُومِي رَا هِم اَمَادَا نِ سَمَاعِ كِه شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ نَقْلِ خَوَاهِي كَرْدِ
فَرَمُودِ اِيں جَامِعَه مِّنْ وَعَصَا مِّنْ وَتَعْلِيْلِ چَوِيْنِ مِّنْ شَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ فَرِيدِ الْحَقِّ
وَالِدِينَ قَدَسِ السَّرِّهِمَا الْعَزِيزِ بَدِيدِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ حَمِي فَرَمُودِ كِه مِّنْ اَنْ جَامِعِ
دِيْدِ بُوْدِ مِ دَوَا سِ بُوْدِ سُوْرَتِي اَنْ شَبِ كِه نَقْلِ شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ بُوْدِ شَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ
فَرِيدِ الدِّينِ دَرْ مَانَشِي بُوْدِ هَا نِ شَبِ شَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ پِيْرِ خُوْدِ رَا دَرْ خَوَابِ دِيْدِ

له پیش کردم من اول خود را به خدا رسانیدم تو پس اگر عطا کنی او را چیزی پس بخشش کند حق تعالی است تو
شکر کرده شده و اگر نه بخیر می تو او را چیزی پس باز دارنده الله تعالی است و تو معاف هستی -

کہ اور بحضرت میخوانند چون روز شد شیخ از ہاشمی رواں شد چہارم روز در شہر رسید
قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ آں جامہ نجاست شیخ شیوخ العالم
فرید الدین آوردند قدس اللہ سرہما العزیز و آں جامہ را شیخ شیوخ العالم بعد و گاہ
گذاردن بپوشید و در خانہ کہ شیخ قطب الدین بود بیا مذ و شست بروایتی کہ
بود کہ سمر ہنگا نام یکے بود از ہاشمی آمدہ مگر دوسلہ باردراں خانہ آمدہ بود و در آن
دروں رہا نکرد یکے روز شیخ شیوخ از خانہ بیرون آمد ایں سمر ہنگا کہ منظر بود در آن
شیخ شیوخ العالم افتاد و گریستن گرفت و گفت کہ شہاد ہاشمی بودید من شمارا آسا
میدیدم ایں ساعت دیدن شہاد شہوار شدہ است شیخ ہماں ساعت یارا را
گفت کہ من در ہاشمی خواہم رفت حاضران گفتند کہ شیخ قطب الدین شمارا
این مقام دادہ است شما چرا جاے دیگر میرید فرمود کہ نعمتے مرا پیر رواں کردہ
است در شہر ہماں است و در بیا بان ہماں منقول است کہ شیخ شیوخ العالم
فرید الدین میفرمود وقتے نجاست شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہ اعینہ
نشستہ بودم برخاستم بر نیت آنکہ جانب ہاشمی رواں شوم نظر مبارک
شیخ قطب الدین بر من افتاد چشم پر آب کرد و فرمود کہ مولانا فرید الدین دہم
رواں خواہی شد گفتیم ہر چہ فرمان شود فرمود ہر و تلقہ یر بریں رقتہ است
کہ در وقت سفر آخرت تو بر ما نباشی بعدہ روے سوے حاضران کرد و فرمود
برائے مزید نعمت دین و دنیا و فقر این درویش فاتحہ و سورہ اخلاص بخوانیم
ہر ہمہ بخوانند و دعائے نیز کرم کردند انگاہ مصلی خاص دعا گوارا بصاحب ہم عطا
فرمود و گفت من امانت شمارا یعنی سجادہ و خرقة و دستار و تعلیل بقاضی
حمید الدین ناگوری خواہم داد بعد از نیم روز بشما خواہد رسانید آنرا گرد آرید
مقام ما مقام شماست ہمینکہ شیخ قطب الدین ایں سخن بگفت لغوہ از
مجلس نجاست و ہر ہمہ دعا کردند و حضرت سلطان المشائخ میفرمود شیخ
شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز درویشے صاحب دل

دید بشناخت بر فرود در خانه آمد در خانه بجز قد رے جوار رے چیز رے دیگر نبود
آنرا خود آس کرد و بر ویزن زد و دانای خود بخت در مسجد جمعه که آس در ویش
فرود آمده بود آورد آس در ویش گفت از حال آنکه در خانه بجز این چیز رے دیگر
نبود و تو بچه نوع این را آس کردی و بختی معاینه می کردم بلا چه میخواهی بخواه شیخ
شیوخ العالم مطلوب رے که داشت بخواست بعایت اللہ تعالی از بخشش آس
در ویش بدای مطلوب رسید بعد تقریر انجکایت سلطان المشائخ می فرمود
آس فخریاب شیخ کبیر را بعد تحمل مشقت و تنگی حال بسیار بود بعد سلطان
المشائخ فرمود چوں در ویش رے از سر صفام در ویش رے را چیز رے بد هر طریق
در ویش نیست که آس در ویش هم بر سبیل مکافات بقدر وسع خود خدمت
کند نکته پنجم در بیان بعضی ملفوظات شیخ شیوخ العالم فرید الحق قدس سره
سره العزیز سلطان المشائخ قدس سره العزیز بخط مبارک خود در قلم آورده
که شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرموده است چهار چیز از هفت صدیر طبقات ال
کردند هم یک جواب فرمودند مَنْ أَعْقَلَ النَّاسِ تَارِكُ الدُّنْيَا وَمَنْ أَكْبَلَ النَّاسِ
الَّذِي لَا يُغَيِّرُ شَيْئًا وَمَنْ أَعْنَى النَّاسِ الْقَانِعُ وَمَنْ أَفْقَرُ النَّاسِ تَارِكُ الْقَنَاعَةِ
و فرمود اللہ یستخیر من العبد ان یدفع الیه یدک یدیه و یدرهما خائبتین و فرمود
اگر هست غم نیست و اگر نیست غم نیست و فرمود روزنامه رادی شب معراج
مرد است و فرمود امام شافعی گفته است ده سال شاگردی صوفیاں
کردم تا هر علوم شد که وقت چه باشد و فرمود کار کردم خود را بسخن سرد مردماں
نباید گذاشت و فرمود بهیت بقدر رنج یابی سروری را به شب بیدار
بودن همتی را به و فرمود الصَّوْفُ فِي يَصْفُوَا بِهِ كُلُّ شَيْءٍ وَلَا يَكُنْ رُشِيخًا و فرمود

۱۰ کیست «نا ترین مردماں آنکه تارک دنیا است و کیست بزرگ ترین مردماں آنکه متغیر نشود بجز رے کیست
رے نیاز ترین مردماں آنکه قناعت کند و کیست محتاج ترین مردماں آنکه ترک کند قناعت را ۱۱ حق تعالی جیا
رے کند از بنده خوایش که بلند کند آس بنده بسوسه خدا هر دو دست خود را در کند حق تعالی هر دو دست
بنده را نا امید ۱۲ صوفی آنست که صفا پذیرد به برکت آس همه اشیاء و تیر هفتاد آس صوفی را پنج شے

قال شيخ الاسلام جلال الدين نور الله مقده الكلامه مسكدر القلوب ان اول
الكلامه واخره ان كان الله فتكلمه والذ فانكسك و فرمود چوں فقیر جابه نو
پوشد جناب نیدارد که گفت می پوشد و فرمود اول نبیاء اخیاء فی القیوم و فرمود
شعر تو کان هذ العلم یدرک بالمنی ما کان یبقی فی البریه جاهل
فاجهد ولا تفسل ولا تلک عافیه فذل امه العقیل من یساکر و فرمود
حکایتی اعرن الله کذبت کزاً مخفیاً فاجبت ان اعرن فخلقت الخلق لا عرفت
و فرمود آن ناگه باشی ورنه باز نمایند چنانکه باشی و فرمود جد به من جد
بات الحق خیر من عباد ذل الثقلین و فرمود قال علیه السلام طوبی لمن
شغلته عیبه عن عیوب الناس و فرمود شعر رضینا قسمة الجبار فینا لنا
علم و لیل حال مال و فرمود الصوفی یصفق به کل شیء ولا یکره ان یردته بلوغ
درجه الکبار فعلنکم بعد موالیفات الی انباء الملقک رباعی شوی
شبنم دل خریم گرفت و اندیشه یارنا ز شبنم گرفت و گفتم بسزیده روم
برد تو و اشکم بدوید و آستینم گرفت و فرمود المباحثه بین المؤمنین و غیره
تکذیر السنین بیت اسمعی بدعوی چندین مکن دلیری یک حرف را
از معنی ته صد جواب باشد و فرمود آلفه فی

بسیاری کلام غاص میکند دل ناپا بدرستی اول کلام و آخر کلام اگر باشد براسه خدا پس سخن گوید
خاموش شوم انبیاء زنده اند در قبرهاست اگر بودی ای علم که دریانت کرده میشد بخوابش بنود
اینکه باقی ماند خلق نادانی پس کوشش یکن و کاهلی مورد مشو غافل پس پشیمانی و آخرت کس را خواهم
بود که کاهلی خواهد کرد در یافتن حکایت کننده هست از خدا بودم من کج پنهان پس دوست داشتم
این را که شناخته شوم پس پیدا کردم من خلق را تا شناخته شوم من ربه بودی از بودنی به
خدا بهتر است از پرستیدن جن و انس مرحوم گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم خوشی
مرکب است که باز دارد او را عیب او را ندید عیب مردان راضی شدم تسبیح پروردگار
را که دریایان کرده است بر ما علم هست و برای جاهلان مال هست صوفی آنست که حفا پذیرد بر کتار
بهر اشیا و بهره سازد آب صوفی را هیچ شے اگر نخواهد شمار رسید مرتبه بزرگان را پس لازم است بهر شے که در
استقامت است و فرزندان با دشمنان بحث کردن کسی را یکبار بهتر است از کثرت کردن تنها و دل را

النَّاسِ بَيْنَ السَّلَامِ فِي السَّيْلِ وَفَرَمُو الْعُلَمَاءُ أَشْرَفُ النَّاسِ وَالْفُقَرَاءُ
 أَشْرَفُ الْوُثَرَاءِ وَفَرَمُو الْفُقَرَاءُ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ كَالْبَيْدِ بَيْنَ كَلْبِ السَّمَاءِ
 وَفَرَمُو إِنَّ أَزْكَلَ النَّاسِ مَنْ اشْتَغَلَ بِالْأَكْلِ وَالْبَيَاسِ مَنْقُولُ اسْت
 بزرگے از ملقومات شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الیز
 یا نصہ کلمہ جمع کردہ است از اس چند کلمہ تا آورده شد و آن اینست با خدا
 تعالیٰ باید ساخت - کہ ہمہ بتانند - او بدید - چون او بدید - کس نتانند
 گریختن از خود رسیدن بحق شمر چتن را مراد مدہ - کہ بسیار خواهد بود نادان
 زندہ دلاں - از نادان دانا نما حد کن - راستی کہ بدروغ ماندگو و مفتر
 آنچه نخرند از برای جہ و مال مخاطره مکن - نان ہر کس مخور - ولیکن نان
 ہمہ دیدہ - اجل را در ہیج جا فراموش مکن - سخن را در قیاس مگوی - بلار را
 نتیجہ ہواداں - از گناہ لاف مزن - دل را با ریحہ دیو مساز - پنهان خویش
 بہتر از آشکاراوار - و آرایش مکوش - نفس را از برای جہہ بقر مکن
 از عاجز و نوکیہ وام مکن - حرمت خاندان قدیم نگاہ دار - ہر روز و طلب
 دولت نویباش - تا بتوانی مستورا نرا از خوئے کردن بدشتام بازدار - قہمت
 مزاج و خم شمر - منت پندار - و منت بر کس منہ - بجائے ہر یکے ہر کہ نیکی کردہ
 با حق خویش داں - ہر چہ کہ دل بدئی آں گواہی دہد زود از سر آں برخیز -
 بندہ کہ فروختن خواهد مدار - بر نیکی کردن بہانہ جوی - جنگ تمام مکن -
 بعضے صلح بگذار - سبکساری و درستی ضعیفی شمر - از ہیج دشمن اگر چہ از تو خوشتر
 لیکن مباش - تر کہ از تو ترسد از و ترس - بر توانائی تکیہ مکن - بوقت شہوت
 خوشتن داری از ہمہ وقت زیادہ کن - چون با اہل دولت نشینی دیں را فراموش

تدبیر است و محفوظ ماندن از نقصان در سپردن کار و بار خود است بہ خداے عزوجل
 علماں بہترین مرد مانند و رویشاں بہترین بہتر ایں ترجمہ ایں قول نیست کہ درویش در میان
 و انایان مانند ماہ چہار دہم است در میان ستارگان آسمان بدستی کہ حقیر ترین مرد ماں
 کسے است کہ مشغول باشد بخوردن و پوشیدن -

من پخت و حشمت در عدل و انصاف دال * بوقت تو نگری بزرگ هست
 باش * دیں رایج بدل دال * وقت رایج بدل شناس پستخاوت را برآ
 تو لے بدہ پر گردن کشان تکبر واجب ہیں * باہمانان طریق تکلف مو
 توشہ ازدانش و تجربہ دستان * چوں رحمت خداے عزوجل روئے بتو دارد
 از و مگر نیز * درویش کہ بامید تو نگری باش * صریض دال * ملک بوزیر خدا
 ترس ضبط کن * دشمن را بشورت برانداز * دوست را بتواضع بند کن *
 بلاے ناگہاں جہاں پرستی دال * بقیب خویش بینا باش * تو نگری بدم
 خرسندی گیر تا بماند * ہنر خواری بدست آ * سخن تلخ دشمن از جاے مشو
 از خصم سپر بفلک * اگر خواہی کہ رسوا نشوی * تاج مکن اگر ہمہ خلق را دشمن
 خواہی * متکبر باش * نیک و بد خویش را * پنہاں دار * دیں بعلم نگاہ دار *
 بلندی خواہی باش کستگان نشیں * آسودگی خواہی حد مکن * آزار بہدیہ
 برگیر * در آن کوش کہ مرگ زندہ شوی * سلطان المشائخ می فرمود کہ
 سجدت شیوخ العالم فرید الدین آمد و گفت کہ من چندانہ پیش کج شکا
 انداختم روز دیگر مین گنم و یک تنکہ را بچ بمن رسید شیوخ العالم
 قدس سرہ العزیز فرمود بیت خورش و کج شک و کبک و ہام *
 کہ ناگہ ہامی درافت بدام * از ثقات منقول است و قتی از خدمت
 شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا سجدت شیوخ العالم فرید الدین قد
 سرہ العزیز شیخے رسانیدہ بودند کہ موافق مجلس شیخ شیوخ العالم نبود
 معذرت آن سخن شیخ الاسلام بہاؤ الدین سجدت شیوخ العالم فرید الدین
 کا غزے نوشت سخن این بود کہ میان ما و شما عشق بازی است جواب این
 معذرت شیخ شیوخ العالم نبشت میان ما و شما عشق ہست و بازی
 نیست واللہ علم نکتہ ششم در بیان بعضے کرامات شیخ شیوخ العالم و ابدا حق
 والدین والدہ بزرگوار و قدس سرہما العزیز سلطان المشائخ قدس سرہ

سره العزیز فی فرمود که وقتی بخدمت شیخ شیوخ العالم عرض داشت کردم
درخواستی هست اگر خدمت شیخ بخشش فرماید فرمود که چیست گفتم تارک
از محاسن مبارک جدا شده است اگر فرماں باشد من بجای تعویذ نگاہ دارم
فرمود که بچنان کن من آن تار را با غزل بگرفتم در جامه پیچیدم برابر خود در شهر آوردم
سلطان المشایخ در نیکیات چشم پر آب کرد و فرمود تا چه اثر دیدم از آن
یک موی بعد از آن فرمود که هر دردمندے و رنجورے که بیامدی از من
تعویذ خواستی من آن موی را میدادم آن زحمت زائل میشد تا مرادوستی
بود او را تا جالدین مینائی تمام بود خودک او را زحمت شد بر من آمد
آن تعویذ بخواست جا نیکه نهاده بودم هر چند طلبیدم نیا فتم چنانکه سپرک
آن دوست در آن زحمت نقل کردیم در آن طاق که نهاده بودم در نظر
یعنی چون سپرک آمد دست رفتنی بود آن تعویذ غایب شده بود سلطان المشایخ
فی فرمود بزرگے بود در دلی اتیم نام مسجدے عمارت کرد و امامت آن
مسجد شیخ نجیب الدین متوکل را داد آن بزرگ دختر خود را شادی عروس
کرد یک لک جیتل در کار خیر او خرج کرد وقتی شیخ نجیب الدین متوکل در محاور
با او گفت که مومن تمام آنکس باشد که اولاد دوستی حق بردوستی اولاد غایب
آید اگر دو چند آن که در حق فرزند خود خرج کرده در راه حق خرج کنی انگاه تو
بچنانا باشی ترک ازین سخن برنجید امامت شیخ نجیب الدین بستد شیخ
نجیب الدین در اجود من رقت و بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین
قدس سره العزیز صورت حال باز نمود خدمت شیخ شیوخ العالم قدس سره
العزیز فرمود مَا تَنْتَسِبُ مِنْ آيَةٍ اَوْ تَنْتَسِبُ اَنْتَ بِخَيْرٍ مِنْهَا اَوْ مِثْلِهَا بَعْدَهُ بِلَفْظِ
مبارک را نذا گرا تیری رفت ایتکری را پیدا آر دم در آن روزگار ایتکرا نام
ملکے در آن دیار رسید آن خانواده کریم را خدمتھا کرد و بخدمت گاری

آن خاندان منسوب شد سلطان المشایخ می فرمود در آنچه سلطان ناصرالدین
جانب او چه دو ملتان رفت چله شکر و سه زیارت شیخ شیوخ العالم
فریدالدین قدس الله سره العزیز نهادند تا آن مقام بود که از نبوت خلق خراب
شد انگاه استیج شیوخ العالم را از بابی جانب کوچه بیا و بختند خلق می آمد
و می بوسیدند و می رفتند تا آنهم پاره پاره شد انگاه در مسجد درآمد مریدان را
فرمود شکر و بر گردن با شید تا خلق درون حلقه نیاید هم از دور سلام کنند
و باز گردند مریدان میجای کردند تا یک فراتش پیر بیاید و از دایره مریداں
بگذشت و در پای شیخ افتاد و پای شیخ بگرفت و بخشید و بوسید بگفت
شیخ فریدتنگ می آئی شکر نعمت خداے تعالی به ازین بگذر چوں این شیخ
شیوخ العالم بشنی نعره بزد انگاه فراش را بنوخت و معذرت بسیار کرد و کاب
حروف از والد خود سید محمد مبارک کرمانی رحمتہ الله علیه سماع دارد که می
فرمود ہمدین شکر کے چوں سلطان ناصرالدین نزدیک نہروالہ رسید بخواست
کہ میان اجودہن برود و سعادت قدم بوس شیخ شیوخ العالم حاصل کن سلطان
غیاث الدین کوکاز ایام الغخان بود و نائب مملکت و خسرو سلطان گفت
کہ شکر بسیار است و در راہ اجودہن بے آبست اگر فرماں شود بخدمت
شیخ شیوخ العالم من بروم و بدیہ و فتوح بروم و از بہت خداوند عالم معذرت
کنم و سلطان غیاث الدین را و راں ایام در خاطر ہوس سلطنت جہانگیری
بود با خاطر اندیشید اگر ایں کا نصیب منست و تخت سلطنت بمن خواہد
رسید نفسے در قباب شیخ شیوخ العالم بمن خواہد را ند این معنی در خاطر گرفت
و بفرمان سلطان بامبلغے سیم و مثال چہار دیہ بخدمت شیخ شیوخ العالم آورد
و سعادت قدم بوس حاصل کرد و آن سیم و مثال چہار دیہ پیش شیخ شیوخ العالم
نہاد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ ایں چیست الغخان گفت کہ ایں سیم است و این مثال
چہار دیہ خاص برائے شما شیخ شیوخ العالم تبسم کرد و گفت کہ نقد را بگاہد با درویشا

خرج خواهم کرد و مثال دیدم بار که طالبان این پیشتر اند بعد کشف المعنی که
 انخاں را در خاطر بود از حضرت شیخ شیوخ العالم در دل خلیفان گرفت بر فور
 شیخ شیوخ العالم بر لفظ مبارک را ندید فریدون فرخ فرشته نبود و زود
 ز غنیمت سرشته نبود و زداد و ویش یافت آن نیکوئی و توداد و ویش کن فریدون
 توئی و همچنین این نفس بسع مبارک انخاں رسید در گره دستار چه بست
 و زمین بوس کرد و خوشدل بر خاست بعد هم در آن چند گاه انخاں باو
 شد و امور مملکت هند و ستان در ضبط سلطنت او آمد بزرگے خوش گویند
 سرے که شود و بزرگے بخدمت تو یک قبول تو تا حشر تاجدار شود و
 سلطان المشایخ میفرمود که شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره
 العزیز نماز بجا آورده بود و مشغول شده و بزرگے نهاده و مستغرق شغل بریں
 هیأت بسیار بود و الغرض همدان شکل سر بزرگے نهاده و مشغول شده
 و هوای زمستان بود و پوشتی بیاوردند بر وجود مبارک او انداختند هیچ
 خدمتکارے اینجا نبود و همیں من بودم و پس درینیاں یکے بیامد و با و از بلند
 سلام گفت چنانکه شیخ شیوخ العالم را از وقت برداشتن اینجاں سر بزرگے نهاده
 بود و پوشتی در پوشانیده گفت اینجا کسے هست گفت منم بعد فرمود این کس
 که آمده است تنگے هست میانہ بالا زرد گول من دران مرد دیدم همان هیئت
 بود جواب دادم آری بعد از ان فرمود در بخیر در میان دارد در و دیدم اینجا
 بود گفت آری دارد باز فرمود که در گوش چیزے دارد من در و دیدم اینجا
 بود گفت آری دارد در اینجا دیدم و جواب باز دیدم او متغیر میشد
 بار که گفت آری حلقه در گوش دارد شیخ فرمود او را بگو که بر پیش از آنکه نصیحت
 نشد چون این یار جانب او دیدم او خود رفته بود و منقول است و قے
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز را بر انگشت مسجاری
 بزرگے علامے نکرده و بخت مشغول گشت در غلبه مشغولی عرق از اندام مبارک

۸۱
ایشان روان شد زهر اثر نکر و سلطان المشایخ میفرمود که ما در اجودین میقیم
در محرابی مرا مار گزید مردی که در صحبت او میبریم آنجا بر بست زهر فروشت
و نیکو شد چون در اجودین رسیدیم بر گاه بود دروازه بسته بودند یاران گفتند
حصار بگشاییم و برویم دیدیم در حصار هر طرفی راهی شد القصه یاران همه بالا رفتند
و من می ترسیم دست من گرفتند و بالا بردند چون با ما شد بخد مت شیخ
شیوخ العالم رقیم همه را پرسید و مرا بچ گفت کی زان شد فرمود که مار گزیدن بابی
است حصار بستن کجا آمده است فاما از خدمت شیخ نصیر الدین محمود
رحمته الله علیه وایت میکنند که بعد گزیدن مار و در جد و دهری بنور باطن شیخ
شیوخ العالم را روشن شد شیخ شیوخ العالم بر سهیل تعجیل کردن فرستاد تا سلطان
المشایخ را سوار کنند و بیارند بچها که در دینین در گردون سوار کردند و آوردند
سلطان المشایخ فرمود شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره الغریز
را مرخصی حاد شد خواست که گاهی چند روز حصار بگیرد و او را شایسته گاه رفت حصار از دست
با انداخت چنانچه اثر پیشانی دریشانی مبارک ایشان معاینه شد پرسیدند چه بود که خواجی
عصا بست با انداخت فرمودند که ما را عتاب کردند که نگوییم بر غیر ما کردی سلطان المشایخ
می فرمود که یوسف هانسی از یاران سابق بود و قتی او را اوچه آمد شیخ شیوخ العالم
پرسید کیان را دیدی گفت فلاں کس چنین چنین مشغول است فلاں کس
چنین متعب است شیخ شیوخ العالم را رغبت شد که ایشان را به بند بهانه وضو
ساختن برخواست دیر تر آمد درون مسجد بالا و فرو و تفحص کردند شیخ شیوخ العالم
را یافتند بعد از زمانه خواجی پیدا شد یوسف پرسید که خدمت خواجی
کجا بود فرمود که چنداں خلق اوچه را صفت کردی که ما را رغبت
شد بملاقات ایشان در اوچه بودم همه را دیدیم دو کانهها کرده اند و
نشسته آند پزی میکنند منقول است در مجلس سلطان المشایخ
یارے آغاز کرد که بها والدین خالد میگفت که در اجودین بخیر

ابن لفضل خواجگان جہانگیر حضرت تاج محمد حضرت نظام الحق والدین قدس السمرہ العزیز

شیخ شیوخ العالم فتم در جمیع پیش محراب ششم خدمت خواجہ مرار نامی کرد و در
محراب شگافے بود یارہ کا غذے آجھا افتاد چوں آں کا غذ را بکشا دم و آں
کا غذ بنشستہ اند کہ خالہ از فرید سلام خواند این کہتر حیراں ماندہ بعدہ بندگی شیخ
شیوخ العالم فتم و این معنی تقریر کریم یارے از سلطان المشائخ پرسید کہ این
کا غذ کسے نوید و یا از طرف حضرت عزت صاویر میشود سلطان المشائخ فرمود
ملکے است علم نام آں نقش در دل او نے نوید الہام پیداے شود و آں
مرد گفت مگر کا غذ ہموں نے نوید سلطان المشائخ فتم گرد و بعدہ فرمود کہ
ایں را ملہے گویند آں سہ چیز است کہ از اں جانب پیداے شود یکے آنکہ
در دل چیزے میگذراند دیگر یا تلف او از میدہد دیگر آنکہ کا غذ نوشتہ پیداے
شود و ادبیا نقشے بیند نقاش نہ بیند یا نقش چیتہ و نقاش را ہم بیند
ایں زماں کہ نقش پیدا میشود اگر در دل نورے پیدا شد آں رحمانی است
کہ آں ملک مینویں و اگر ظلمت پیدا شد آں شیطانیست کہ شیطان در دل القا
مے کند بعدہ فرمود ملک بچارہ دریں ملک چکار دارد و شیطان چکن بہر چه
پیدا شود از انطرف پیداے شود و کاتب حروف از خدمت سید السادات
سید حسین عم خود رحمتہ اللہ علیہ سماع دارد کہ وقتے شیخ شیوخ العالم
فرید الحق والدین قدس السمرہ العزیزے خواست کہ کا غذے بجانب
شیخ الاسلام بہا والدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ نبویہ کا غذ و قلم بردست
مبارک گرفت در تامل شد کہ خطاب شیخ الاسلام بہا والدین چه نویسد در خاطر
مبارک گذرانیدہ خطابے کہ خدمت ایشان از لوح محفوظ بنشستہ اذان نبویم
در خیال سیر مبارک خود بالا کرد و جانب آسمان دید نظر در لوح محفوظ کرد و دید کہ
نوشتہ اند شیخ الاسلام بہا والدین زکریا بعد سہیں خطاب مکرم و آں کا غذ
کتابت فرمود قال واحد من الاولیا شعرت قلوب العالیین فیین لہا عینون
لہ دہبای عارفان را پس برائے انہا چشم ہاست۔

تروی ما ابراه الناظرینا * ما جنسہ تطیر بغیر ریش * الی ملکوت
 رب العالمنا سلطان المشایخ میفرمود محمد نام یارے بوداں یار بر بعض
 اسرار شیوخ العالم فرید الدین قدس سرہ العزیز واقع بوداں روز
 جمعہ در مسجد آں یار و عقب شیخ شیوخ العالم نشستہ بود زمانہ ہوش گشت
 شیخ ازو پرسید کہ حال تو چہ بود باز بر لفظ شیخ شیوخ العالم رفت آنرا مال و در
 نماز مرا معراج بود ترا ہم از نعمت درویشاں نصیب شد عرض میدارد کا
 حروف بر آنجملہ کہ حالے و تحیرے کہ سلطان المشایخ را بعد تشریمہ نماز جمعہ
 پیدا شدہ بود تا روز نقل ہم بر آں حال بود چنانکہ در ذکر سلطان المشایخ در
 نکتہ مرض موت تحریر یافتہ است بمعراجے ماند کہ شیخ شیوخ العالم را در نماز
 جمعہ پیدا شدہ بود چنانکہ در صدر این حکایت مسطور است سلطان المشایخ
 نے فرمود کہ چوں من محمول شدہ از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین
 قدس سرہ العزیز در ملی آمدم خرقہ گلیمے کہ از شیخ شیوخ العالم یافتہ بودم
 پوشیدہ در مسجد جامع میر تقی میر شرف الدین قیامی و اطلب من کیفیت رحبت
 و یافتن خلعت با او گفتم استماع حال من شیخ شیوخ العالم را دو کورت
 چنانچہ نہ لایق حال باشد ذکر کرد و مراد بی گفت با آنکہ قوت جواب و اشم
 تحمل کردم شیخ سعدی خوش گوید بیت بخدا و بسر و پایے تو کز دوستیت بہر
 از دشمن و اندیشہ دشنام نیست * چوں باز بخدمت شیخ شیوخ العالم رفتم
 آں ماجرا باز نمودم شیخ شیوخ العالم ہاے ہاے بگپست و مراد آں تحمل تحسان
 فرمود در غلبہ آنحال چنان بزبان مبارک را ند کہ من دستم شیخ شرف الدین
 رفت چوں باز بہ ملی رسیدم شرف الدین قیامی نمازہ بود از شیخ نصیر الدین
 محمود روایت میکنند کہ مردے بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس
 سرہ العزیز کہ شیخ فرمود طعام پیش او آردا و گفت چندین گاہ باشد
 سلا کہ بے بیند آنراں چشمہ ہچیز کہ نے بیند آن چیز را پیغمبر ہاے طبران سے کنندہ باز آرد
 انیر پر ایسوی عالم ملکوت پر در کا ر عالمیان ۔

که طعام گذاشته ششم شیوخ العالم فرمود چرا گذاشته گفت من در وسیع
ساکن بودم مسلماً ناظر اسبب تمردان دین تا ختنه اتفاق افتاد فرزندان من
اقرار بے دیگر را اسیر کردند عورتی داشتم که دل و جان من متعلق او بود و او نیز در آن
اسیر شد بسبب او دل من نمی آرمید دل بر مردن نهادم شیخ شیوخ العالم فرمود
که طعام بخور درینمیاں مردی رسید از اهل کتبه با تحت بند او را پیش خواجہ آورد
شیخ شیوخ العالم فرمود که ترا تخلص خواہ شد اما آن مرد کنیز کے بدی او قبول
کرد آخر گفت کنیز که چه خواهم کرد برابر او نمیرفت آن نویسنده گفت تخلص من
متعلق بشرط دادن کنیز است ضرورت کسان را برو گماشت تا او را برابر کرده
بر اسپیار کرده می بردند چون این نویسنده بر ملکہ که او را پندہ کرده بود رسید بجز
ملاقات او تخلص فرمود و کنیز کے کہ او را زناخت پیدا شدہ بود فرمود بدو بدہند
چون کنیز بدو دادند نویسنده آن کنیز را بدان مرد داد و آن مرد بدو دید بقدری
ہماں عورت او بود خاطر او جمع گشت سلطان المشایخ فرمود در میجامع اجودہن کسی از جتہ قاضی خطیب
و نماز جمعہ خطا خواند یکے از زبان شیخ شیوخ العالم در گفت نماز عادت کن ہمہ طلق نماز بارگرا دیند قاضی
عبد القاضی اجودہن بدہا گفتن گرفت آن قاضی عبد اللہ را قاضی محمد ابو الفضل گفتند
او نیک بندگان جو بود گفت کہ مشتے کار از گرختگان از جا بجای آید اند بعدہ چون
شیخ شیوخ العالم در خانہ آمد بایاران گفت اگر کسی بر کسی تہور زند و آنکس تحمل
کند و اگر او ہم از آن خود براندر و ایا شد ہیئت کہ این سخن بر زبان مبارک رفت قاضی
عبد اللہ را فاج زد روی کثرت شد قاضی عبد اللہ بخدمت شیخ شیوخ العالم یک سہ
شکر آورد و گو سپند آورد و در پیاسے شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس سرہ
الغیر افتاد شیخ شیوخ العالم فرمود عبد اللہ در مدت ہفتہ سال ہر کسے از تو چیزے
بن میرسانید اکنون ہرچہ در خال مصحف بیرون آید حکم ہماں باشد چون مصحف
یکشاند قصہ ہمت نوح علی نبیناد علیہ الصلوٰۃ والسلام بیرون آمد قال یا نوح

۸۵ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ شیخ شیوخ العالم فرمود ہمیں حکم ہوا
 ہر چند قاضی عبداللہ جہد کر دیس نہ و آورده آورده گرد قاضی در خانہ رفت انقدر
 سلطان المشائخ نے فرمود وقتے دراجو دہن مردے نجدست شیخ شیوخ العالم
 آمد آں مرد در گوش باہستگی گفت کہ در دہلی من و تو ہر دو بمسبق بودیم تا آں تھا
 کہ در شہر قاضی مفتی بیٹا سی شیخ شیوخ العالم انہی بنی نور باطن دریانت و کشف کرد
 کہ اے بیچارہ اگر خواندن برائے جہل است نحواں و تخلیق ایذاے مرساں
 و اگر برائے عمل است ہینقدر کافی است کہ بخوانند و عمل میکنند مقصود از
 خواندن علم شریعت برائے عملست نہ از برائے ایذاے خلق سلطان المشائخ
 میفرمود مردے از دہلی رواں شد تا دراجو دہن نجدست شیخ شیوخ العالم
 تائب شود و راتناے راہ مطربہ پریشاں قدمے چند با او ہمراہ شد و ایں مطربہ
 بسیار خواست و در بند آں مے بود کہ باں مرد تعلقے کنایس مرویت وق
 داشت بچہ داں زانیہ میلے نکر دتا و منترے در یک گردوں سوار شد تا ندانیم طر
 بیامد نزدیک آن نشست چنانکہ میان ایشان حجابے نماذ مکر در خیال
 اندک مایہ دل آنمرد میل کرد تا سخنے گفت یادستے و از کرد و رآخاں آنمرد مرد
 را دید کہ بیامد و طبانچہ بر رو آنمرد زد و گفت نجدست فلاں بزرگے میروی
 بر نیت توبہ ایں چیست آنمرد بر فور متنبہ شد القصہ چوں نجدست شیخ شیوخ العالم
 رسیا اول سخن شیخ شیوخ العالم با آنمرد ایں بود کہ خداے تعالیٰ ترا آنروز
 قوی نگاہ داشت سلطان المشائخ نے فرمود کہ یارے بود از مردان شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قاس اللہ سرہ العزیز اور امجد شہ غوری گفتے
 مریدے صادق و معتقد را سخ بود نجدست شیخ شیوخ العالم آمد مضطرب حیران
 فرمود کہ چہ حال است گفت برادرے دارم رنجور و درم چنانکہ رفقے بیش
 نماذہ است ایں ساعت کہ من نجدست آمدہ ام چہ عجب کہ تمام شدہ باشد

بسبب آن در ہم روز بروز بریم شیخ شیوخ العالم فرمود چنانکہ تاویں ساعت سنی
 من ہمہ عمر پنچیں ام و تلے باکسے نیکویم انگاہ اورا گفت برادر تو صحت خواہ
 یافت محمد شہ چوں در خانہ آمد دید کہ برادر شستہ است و طعام بخور و سلطان
 المشایخ میفرمود کہ وقتے پنج درویش بخد مت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر رسیدند
 درویشانے درشت مران فراخ سخن از پیش شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر برخاستند
 و گفتند با چندین گشتیم درویشے نیا فتم شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس اللہ سرہ
 العزیز فرمود کہ نشینید شمارا درویشے نایم ایشان استبداد کردند و رواں شدند
 شیخ فرمود چوں میروید باید کہ براہ بیابان مروید ایشان سخن شیخ شیوخ العالم
 را خلاص کردند راہ پیش گرفتند شیخ شیوخ العالم کسے را و عقب دو انید تقصص
 کردند کہ کدام راہ رفتہ خیر آوردند کہ راہ بیابان رفتند شیخ شیوخ العالم چوں
 این خبر بشنید ہائے ہائے بگریست چنانکہ برانم کسے بگریزد بعدہ خبر آوردند کہ
 ہر پنج تن را باد سموم بزد چہار بر بجائے پلا شدند یکے بر سر آب رسید و آب بسیار
 خورد ہما بخامد عرض میداد کہ کاتب حروف برانجا کہ خواجہ احمد ریوستانی
 از مریدان سابق شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز بود او
 نے فرمود کہ من آبے بھت تو ضعی و خسل شیخ شیوخ العالم میرسانیدم روز
 پشت من در کردن گرفت بھت آب آوردن مرا طلب شدہ گفت کہ پشت من
 درو میکند مشک نمیتوانم آورد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ او را پیش من آرند
 چوں بخد مت شیخ رتم بشققت نزدیک طلبید و فرمود پشت نم کن من تو واضح
 پشت نم کردم شیخ شیوخ العالم دست مبارک خویش بر پشت من فرود آورد
 و فرمود کہ برو آب بیاز آنوقت باز کہ ایام جوانی بود تا میں غایت کہ قریب
 بصد سال رسیدہ است ہرگز پشت من در نہ کرد و مشکہائے آب با فراہ
 نے آوردم و ہمیں خواجہ احمد میفرمود کہ وقتے شیخ شیوخ العالم مرا جا ہما مبارک
 خود شستن فرمود من آں جا ہما کنارہ آب آوردم و بشستم و بخد مت شیخ

شیوخ العالم بر دم فرمود که برویکبار دیگر بشوین با خود گفتیم دریں فرماں مقصود
 نخواهد بود و از سن تقصیرے دریں باب جامه شستن رفته باشد اندیشیدم یاد آمد
 که من اول جامه شستم بعدہ و تصور ساختم ادب آں بودے کہ اول و نحو میگردم
 بعدہ جامه شستم این بار اول وضو کردم و دو گانه بگذاردم و جامه احتیاط
 تمام شستم و بخدمت شیخ شیوخ العالم بر دم دریں کرت نیز شیخ فرمود یک کرت دیگر
 بشواین بار حیرت من زیادہ تر شد اگر چه احتیاطے کہ در جامه شستن باشد
 من بجا آورده بودم فاما چوں فرماں شیخ کبیر برینجمله شده است البتہ این
 بار نیز تقصیرے رفته باشد چوں فکر کردم یاد آمد دریں کرت جامه شستم و
 برائے خشک شدن پر شاخہائے درختے انداختہ بودم کہ بالاے آں
 شاخہائے دیگر بود و بطیور بالاے آں نشسته احتمال دارد کہ از آن طیور
 چیزے جاشده باشد و برآں جامه افتاده دریں کرت کہ بشستم بجهت
 خشک کردن در صحرای انداختم چوں این بار بخدمت شیخ بر دم قبول افتاد
 و کاتب حروف آں خواجہ احمد دریافته بود و سعادت قدسیوس او مشرف
 گشته و در عهد سلطان تغلق از اجودہن در غیاث پور آمدہ و بخدمت
 سلطان المشایخ مدتے بود پیرے عزیزے کہ قریب صد سال عمر او رسید
 بود و شیخ انحنائے در قامت مبارک او پیدائشده و ہم در آں ایام والد کاتب
 حروف سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ احمد را در خانہ طلبیہ
 بود و برادر امیر داؤد ششماہ بود او را زحمتے حادث شد و چند روز شیر
 بخوردہ و چوں او را در نظر مبارک آں بزرگ آورد و کیفیت زحمت او
 کہ شیر نیمخورد گفت این بزرگ انگشت مبارک خود بلعاب خویش تر کرده
 بر لبہائے برادر امیر داؤد مالید فی الحال لبہا جنبانید خواجہ احمد و ایہ
 فرمود کہ شیر بدہ چوں دایہ جائے شیر در دہن او نہاد یکدن گرفت و بہرادر
 نکتہ مفہم در بیات کرامات والدہ مکرمہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین

باب فی فضل خواجگان حینت از حضرت سیدنا محمد حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشائخ نے فرمود شیخ کبیر را والدہ بود پس بزرگ
 تاشے دزدے در خانہ درآمد اہل خانہ خفتہ بودند والدہ شیخ شیوخ العالم بیدار بود
 بحق مشغول چوں دزد آمد کہ ورشد آواز داد اگر دریں خانہ مرد است پدر و برادر
 منست و اگر عورت است مادر و خواہر منست کہ بہت سن از جہابت او
 کور شد م باید کہ مراد کانکند تا بینا شوم و توبہ کنم والدہ شیخ کبیر دعا کرد و او بینا شد
 و برقت والدہ شیخ شیوخ العالم این حکایت پیش میچسک نلکشا و ساعتی گذشتہ
 مردے را دید مذسبوسے جغرات بر سر کردہ بیامد و اہل بیت او برابر او پرسیدند
 تو کیستی گفت من امشب بدزدی در تہخانہ آمدہ بودم عورتے بزرگ اینجا پیدا
 بود من از ہیبت او کور شدم و بدعاے او چشمم یا فقم و من عہد کردم کہ بعد ازین
 دزدی نکم اینک این ساعت آمدہ ام با اہل بیت خود تا مسلمان شوم انظر
 برکت آں ولیہ ہمہ مسلمان شدند سلطان المشائخ نے فرمود در انچہ شیخ شیوخ العالم
 و اجدوس من سکونت ساخت شیخ نجیب لدین متوکل را فرستاد و والدہ را
 بیارد شیخ نجیب الدین والدہ ماجدہ را از انجارواں کرد و در اثنا سے راہ
 زیر درخت فرو آمد دریں میان آب حاجت شد شیخ نجیب الدین بطلب
 آب رفت چوں باز آمد والدہ را مذید حیران و متحیر ماند از اں سبب چپ و
 راست و دید و طلب کرد پیچ اثر والدہ نیافت بخدشت شیخ شیوخ العالم قصہ
 باز گفت شیخ فرمود طعام ساختند و صدقہ کہ آمدہ است بدادند بعد از مدتے
 شیخ نجیب لدین را در آنحد و گذر افتاد چوں در زیر آں درخت آمد دل
 او گذشت کہ در چپ و راست این موضع بروم کہ نشانے از والدہ بیام
 ہچنان کرد استخوانے چند یافت از استخوان آدمی با خود گفت باشد کہ
 استخوان ہاے والدہ ماست شیرے و دوسے ہلاک کردہ باشد آں
 استخوانہا را جمع کردہ در خریطہ انداخت و بخدشت شیخ شیوخ العالم
 فریاد بحق والدین آو دو قصہ باز گفت شیخ فرمود کہ آں خریطہ پیش من بیا

چون خریطه بیاورد و میفشاند یک استخوان هم پیدایش سلطان المشایخ
برنج و چشم پر آب گرد و فرمود که این از عجایب روزگار است نکته هشتم
و بیان مرض و رحلت کردن شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس سره
سره العزیز و ارفا بدار البقا سلطان المشایخ میفرمود که شیخ شیوخ العالم
فریدالدین از رحمت خلعه شد بدان رحمت رحلت کردند از سلطان المشایخ
سوال کردند که شما در وقت نقل حاضر بودید چشم پر آب کرد و فرمود که خیر در ماه
شوال مرا بدلی روان کرد و نقل ایشان پنج ماه محرم بود وقت رحلت از من یاد
کرد و گفت فلان در دلی است این سخن هم گفت که وقت رحلت شیخ
قطب الدین من نیز حاضر بودم و در حالی بودم سلطان المشایخ این حیاتی
میفرمود و گریه میکرد و چنانکه در همه حاضران اثر کرد و میفرمود شب پنجم ماه محرم
رحمت شیخ شیوخ العالم غالب شد نماز خفتن بجاعت بگذارد و بعد از آن
بهوش گشت ساعتی شد بهوش باز آمد رسید که نماز خفتن گذارد و ام گفتند
آری گفت یکبار دیگر بگذارم که داند چه شود و هم که نماز بگذارد و باز بهوش
شد این بار بهوش بیشتر شد باز بهوش آمد رسید که نماز خفتن گذارد و ام
گفتند دوباره گذارد و ام فرمود که یکبار دیگر بگذارم که داند چه شود و هم که
هم گذارد و بعد از آن بر رحمت حق پیوست کاتب حروف از والد خود بزرگوار
کرمانی رحمه الله علیه سماع دارد چون شیخ شیوخ العالم بر رحمت حق پیوست
و در مقام مقصد سبق قرار گرفت غسل دادند و را غسل چادر ری
خواستند تا بالاے جنازه شیخ شیوخ العالم بگذارند والدین بنده
میگفت که مرا یاد است که میریغی سید محمد کرمانی جد کاتب حروف
تعییل در خانه آمد از والد و والد که جد کاتب حروف باشد چادر ری طلبید
چادر ری نوپید بسید محمد کرمانی داد و آن چادر بالاے جنازه شیخ شیوخ
فریدالحق والدین قدس سره العزیز انداختند و اتفاق فرزندانش شیخ شیوخ

این بود که بیرون حصار اچودهن در مقامی که شهدا خفته اند انجا دفن کنند بدین
 نیت بیرون حصار آوردند و پدید میآید میان خواجہ نظام الدین که پسر محبوب
 شیخ شیوخ العالم بود رسید و او چاکر بود برابر سلطان غیاث الدین بلبن
 در قصبه بیالی بود شیخ شیوخ العالم را در خواب دید که بخیمت خود میخواند خواجہ
 نظام الدین اجازت بستد و جانب اچودهن رواں شد در آن شب که نقل
 شیخ شیوخ العالم بود در اچودهن رسید فاما دروازه های حصار بسته بودند
 شب بیرون حصار ماند و در آن شب که شیخ شیوخ العالم رحلت میفرمود
 میگفت نظام الدین آمد ولیکن چه سود که ملاقات نشد چون بامداد شد خواست
 که دروں درآید نزدیک دروازه رسید به بود که جنازه شیخ شیوخ العالم بیرون
 آوردند الغرض از برادران رسید که کجا دفن خواهند کرد گفتند بیرون حصار
 نزدیک شهدای که شیخ شیوخ العالم پیشتر انجا مشغول بودند و مقامی موح
 است خواجہ نظام الدین گفت اگر شما شیخ شیوخ العالم را بیرون حصار دفن
 کردید شما را بیکس اعتبار نکنم هر که زیارت شیخ شیوخ العالم بیاید هم از بیرون
 زیارت کند و بگذرد بعده نماز جنازه هم بیرون کردند و باتفاق آن شاهزاده
 باز بیرون حصار آوردند و درین مقام که مدفونست دفن کردند سلطان الممشای
 میفرمود مردی بخیمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره الشیخ
 آمد و گفت اگر فرمایا باشد حجره براس مسکینان که از بیرون آب و هیم می
 آرند از خشت بنا کنم شیخ شیوخ العالم فرمود که مدت هفت سال است که مسعود
 بند دینت کرده است که خشت بر خشت نمند القصه آن مرد و اولاد شیخ را
 بران داشت که حجره عمارت شود و بچنانا شد فاما بعد نقل شیخ شیوخ العالم
 که بمرده انجا خواب کردند و روضه قبر که شیخ شیوخ العالم همانجا شد سلطان
 الممشای بیست مسعود که بخت آمد شیخ شیوخ العالم خشت خام حاجت شد چون
 موجودست بخت و فاما شیخ شیوخ العالم که بخت خام برآورده بودند از آن

درخت فرو و آوردند تا در کجاء خرج شد طیب اللہ مرقدہ و جعل خطیرۃ القدس متوا
پوشیدہ مانند کہ تولد حضرت شیخ اشیروخ فرید الحق والدین مسعود گنج شکر در کجاء پانصد و
شصت و نہ بود و وفات حضرت ایثار در شش صد و شصت و چہار بود
عمر حضرت ایثار تو و پنج باشد و اللہ اعلم و ارادت آوردن حضرت گنج شکر
بحضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہما عزیز و ریاضہ و ہشتاد و چہار بود
بعد از ارادت آوردن ہشتاد سال و رفقہ حیات بود طیب اللہ مرقدہ و جعل
خطیرۃ القدس متواہ از حضرت سلطان المشائخ رسیدند کہ عمر شریف
حضرت شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ عزیز چہار سال
بود فرمودند کہ نو و پنج سال و بوقت نقل این سخن میگفت یا حق یا قیوم
و سلطان المشائخ فرمود کہ اول شیخ سعد الدین حمویہ فکند و بعد از و بستہ سال
شیخ سیف الدین ماخرزی بعد از و بستہ سال شیخ بہا و الدین زکریا بعد از و بستہ
سال شیخ شیعوخ العالم فرید الدین قدس اللہ سرہ عزیز سلطان المشائخ فرمود کہ خوش
عمری بود کہ پنج بزرگوار در حیات بودند شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والدین
و شیخ ابوالغیث بنی و شیخ سیف الدین ماخرزی و شیخ سعد الدین
حمویہ و شیخ بہا و الدین زکریا قدس اللہ سرہما عزیز این ضعیف گوید قطعہ شیخ اعظم
فرید مات و دین و شیخ ابوالغیث و شیخ سیف الدین و شیخ سعدی حمویہ شیخ الوقت
شیخ صاحب نفس بہا و الدین و بود ہر پنج پیر در یک عصر و ہر یک بادشاہ دنیا
و دین و منہم آن سلطان المشائخ و آن برہان الحقائق و آن سرور اولیاء
دین و آن پشیوای اصفیای عالم یقین و آن عالم علوم ربانی و آن
کاشف اسرار رحمانی و آن بظاہر و باطن آراستہ و بوجود مبارک خود اُمو
عالم پیر استہ و آن والدہ صفات حق جل و علی و آن عاشق ذات باری سبحا
و آن معین کان کرامت و آن صورت لطافت و آن بکثرت بکامیاب
اولیا معروف و آن بہمہ اوصاف گزیدہ و میان اصفیا موصوف و آئینہ

سلطان المشائخ نظام الحق و حقیقت و شریع والدین وارث الانبیاء و المرسلین
 سید سلطان الاولیا نظام الدین محمد محبوب آبی بن سید احمد بن سید
 علی البخاری ایشی الدہلوی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم العزیز ابن ضعیف
 گوید پیت ذاتے کہ در لطافت طبع و کرامت شش نبود و نیز نباشد و نیز
 امیر خسرو در مدح سلطان المشائخ چہ خوش گوید قطعہ قطب عالم نظام
 ملت و دیں کا قباب کمال شد رخ و زنجیر و زنجبلی و معروف
 یادگار ہے است ذات فرخ او و شیخ ایشان اگر چنین بودند ورنہ بودند
 اینچنین شیخ او و زسے درونہ دریاوش او کہ قدح ہائے مال مال ہر لحظہ و
 ہر لمحہ از عالم غیب از ساقی و سقا اھم ربہم شرا یا اطلھو را در یکشاید بزرگے
 خوش گوید پیت دریا کشم از کف تو ساقی و نگذارم نجر عمہ باقی و ذرہ اسرار
 دوست بیرون نمیداد چنانچہ بارہا میں مصرعہ بر زبان مبارک او میرفت
 مصرعہ مردان ہزار دریا خوردند و نشہ رفتند و این چہ قوت و حوصلہ بود
 کہ تافس آخر ہم بر قاعدہ صحو بود این ضعیف گوید قطعہ جلیہ را کہ را صاحب
 صحو میگردد و بجنب قدرش او را نمود این مقدار و برفت راہ ہمیر دام پے
 بر پے و چہار یار نبی را بکشت نجم یار و اکثر درونہ مبارک او از غلبہ عشق
 موج زدے بقوت صحو موزا اسرار دوست نگاہ داشتے فاما نعم البے دم ہر
 از سینہ مصطفیٰ بر کوردے و آب دیدہ خون آلودہ گرم از راہ چشم چوں جوے آب
 بیرون میراندے خواجہ شمس الدین دیر خوش گوید پیت آہ سربستہ من
 اشک مراد دل گفت و خیز بارے تو بیرون رو کہ گذریافتے و شیخ
 سعدی در بنی چہ خوش گوید پیت گرفت آتش دل در نظر نے آید و گاہ
 نے کنی آب چشم پیدا و شیخ عطار نیز خوش گوید رباعی عاشقی چیت
 ترک جاں گفتن پست کو میں بے زباں گفتن و راز ماے کہ در دل پر نخواست
 جملہ از چشم خون فشاں گفتن اگر چہ میں بادشاہ از اہل محبت از یاران مشاخر

۹۱ شیخ شیعہ عالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز بزرگے خوش گوید قطعہ
 نما قاتی بعد از سہ مراتب آدمی زاد بعد از سہ کتب رسید فرقاں * گل
 باہم خورنی کہ وارد * از بد گیا رسید بیتاں * لیکن محبت و عشق باری تعالیٰ
 کار خود ایلان اعلیٰ پیش برد و بر شاخ کبار سبقت گرفت این ضعیف گوید
 بیت زمیں را با سمانیت نباشد * فلک باعرش کے دارد مساوات * و
 کوئے محبت از میں ان شہ سواران دیں ہجوا بادشاہان مرداں در بوداں
 ضعیف گوید بیت تو بادشاہی و بیچارگاں اسیر کند * توشہ سواری و عشق
 خاک پاے سمنہ * نکتہ بندہ مکینہ را چہ زہر و یارے آں باشد کہ وصف چہنیز
 بادشاہے بدیں زبان ملوث کند این ضعیف گوید بیت بدیں زبان ملوث
 مرا چہ زہر بود * کہ وصف ذات تو گویم من شکستہ گدا * در تمنی بزرگے خوش
 گوید بیت آسمان را چہ ثنا گوید بیچارہ زمیں * مدح خورشید چہ انا بستر گفت سہا
 حق علیم است و عالم است آن زمان کہ خیال جمال ولایت این بادشاہ در دل
 میگذر و تمجید و مدحوش میگردد کہ چہ نویم و بہ چہ اوصاف ذات عظیم المثال
 در تحت عبارت و حیز استعارہ نیکنی بزرگے خوش گوید قطعہ دل خواست
 کہ آرد بہ عبارت * وصف رخ او با ستغرات * شمع رخ او زبانہ زو *
 ہم مثل بسوخت ہم عبارت * پنج سعدی خوش گوید بیت نشان بیکر
 خواست سیم تو نم واد * کہ اقبال آں خیر میشود بصرم * و بجز خویش معترف
 یشوم این ضعیف گوید بیت ترا صفت دل بیچارہ کے تو اند کرد * بجز خوشتر
 اقرار میکنم زایمک * بزرگے خوش گوید در تمنی بیت ماکہ در شکل یا حیر نیم
 ستر اوصاف او کجا دیم * و یا چوں آتش محبت این سلطان المثنای
 شعله میرزا فائز دل را کہ کجاست بشریت آوہ است بانوار محبت رو
 میگردد طاقت نماند از سیر سوسے کہ برتن این ضعیف است نعرہ
 شوق منجز مضرع نعرہ شوق سے زخم تار مٹے است در تم * امید از

فضل ذوالجلال لایزال متعال آنست که آذر ریای نجات این سر و نشان
درگاه بے نیازی جرم و در کام این بیچاره که بوی ازاں بدور سیده است
بچکد مصرع امیر خویاں آخر گدای کو بے توام * این ضعیف گوید بیت
زور و عشق بے میر و محمد پُر دہ اے ساتی * ازاں دریای عشق آمیز تا او
بجبر گردد * عشق جمال آں بادشاہ دیں تالاب گور قص کنایا برو و شیخ
سعدی گوید قطعہ گرید از تو بگو شمع کہ بمیراے سعدی * تالاب گور با عزا و ذکر
بروم * در یاد خم بدر مرگ کہ حشرم با نیت * از کد قص کنایا تا بقیامت
بروم * فاما اعتقاد و محبت آں حضرت صادق و یقین و اثبات کہ این
شکستہ را سیال بندگان سلطان المشائخ حشر خواہر بود زیر علم محبت آنحضرت
جاسے خواہیافت کہ گفتہ اند جویندہ یا بندہ باشد من طلب شیئا و جلا و جلا
و ذکر این بادشاہ دین شتمل بر پانزدہ نکتہ است نکتہ اول در بیان نسب
و حسب سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز مقرر صاحبان عالم با و آبا
واجداد بزرگ و در سلطان المشائخ از شہر تجاری بود کہ گنج علم و کان تقوی
است جد پدرین سلطان المشائخ را خواجہ علی بخاری میگفتند و جد ویرا
را خواجہ عرب و این ہر دو بزرگ صاحب برادر یکدیگر بودہ اند و انجاریکیا در
لاہور آمدند و از لاہور یکیا در بداول آمدند چون در آن ایام قبتہ الاسلام
شہر بداول بود ہما نجا سکونت ساختند و خواجہ عرب خواجہ ممکن بود و مال
بسیار و بندگان بیشمار داشت و بندگان او بعضے بکرب بعضے ببال و تجارت
میکردند الغرض خواجہ عرب دو فرزند داشت یک دختر و یک پسر خواجہ
عبداللہ ابنہ خواجہ سعید ابنہ خواجہ عبدالعزیز ابنہ خواجہ حسن ہر چہ ارشت
حضور خواجہ مذکور بودند میان این دو بزرگ اتفاق قربتے شد خواجہ عرب دختر
خود آں ولیہ خدا سے آں رابعہ عصری بی زلیخا را رحمتہ اللہ علیہا کہ خالک
یاک روضہ تبصر کہ ادا مروز و شہر دہلی در مانا ہن در و کعبہ حاجات و ماندگا

است بخواجه احمد بن علی پدر سلطان المشائخ تسلیم کرد و اسباب دنیاوی
باسم چہر چنانکہ رسم بزرگان است بدان شفیعہ اہل محمدی داد و حق تعالیٰ ازاں
صدق پاک ایں دُرکان کرامت و سرمایہ عشق و محبت یعنی سلطان المشائخ
را پیدا آورد و روشنائی در عالم ازاں آفتاب جہانگیر ظاہر گشت تا بواسطہ
او جہانیاں در دنیا پرورش و در آخرت خلاص یابند شیخ سعدی گوید
بیت آفرین خدایے بر پدرے کہ از و مانا یچنین پسرے ۴ بزرگے خوش
گوید نظم پدرے کہ آچنان خلف است ۴ مادرے را کہ ایچنین پسر است ۴
اقتابش بر آستین قیامت ۴ ماہتابش بر آستان در است ۴ الغرض سلطان
المشائخ در عالم صغر بودہ کہ پدر سلطان المشائخ خواجہ احمد علی الحسین البخاری
را زحمت شاد شبے آنشفیعہ اہل محمدی والدہ سلطان المشائخ خواہدید کہ اورا
میگویند از دو کس کیے را اختیار کن یا خواجہ احمد را و یا پسرا یعنی سلطان
المشائخ را آن پاکدامن سلطان المشائخ را اختیار کرد چوں روز شد آن
خواب با ہیچکس نگفت و در زحمت خواجہ احمد ترک اعتمادی کرد و انجہ مطلوب
و مطبوع آن بزرگ بود از ماکولات و مشروبات بدورسانیدن گرفت
تا بعد چن گاہ خواجہ احمد بجهت حق میوست و آل بزرگ ہم در سواد با یوں
مدفن یافت چنانکہ تا ایں غایت رو فیضی کہ اوہا مناجات مامور المقصود سلطان
المشائخ قدرے بزرگ شد والدہ در مکتب دستاورد کلام اللہ بخواند
و تمام کرد کتابها خواندن گرفت کتاب بزرگ نزد پاک بود کہ تمام کند و استاد
سلطان المشائخ گفت کہ تو کتابے صغیر تمام میکنی ترا دستار آشنیدی
بر سر مبارک خود می باید بست سلطان المشائخ یک حکایت پیش والدہ
خود گفت و آن مخدومہ جہاں کہ جہانے در کشتن حمایت دوست بہت
مبارک خود برسمانے برشت و دستارے ازاں با فانیہ چوں سلطان
المشائخ آن کتاب تمام کرد والدہ بزرگوار ترتیبیہا سے کرد و چند نفر

از بزرگان دین و علمای اهل یقین را طلب کرد و در آن مجلس خواجہ علی مرتضیٰ شیخ جمال الدین تبریزی بود کہ نعمت دینی از ویافت و در آن زمان بکرامت مشہور گشتہ بود چوں طعام خرچ شد سلطان المشائخ آن دستار بکف دست مبارک کردہ بمجلس درآمد تا در نظر این بزرگان در سربند دشیخ علی مذکور یک سہر دستار بدست مبارک خود گرفت و دوم سہر دستار بدست سلطان المشائخ داد سلطان المشائخ آن دستار کرامت بر سہر بست اول سہر در قدم خواجہ علی آورد و خواجہ دعا کرد حق تعالی ترا از علمای دین گرداناد و بختیاء ہمت رساناد بجدہ سہر در قدم اہل مجلس مے آورد و دعا مے آن صادق را خریداری میکرد الغرض آنچوں فقیر نعمت اللہ نوری در کتاب سیر الاولیا دید کہ ذکر شجرہ طیبہ اجداد بزروار حضرت سلطان المشائخ خواجہ علی الحسین البخاری و جد مادرے سلطان المشائخ خواجہ عرب الحسین البخاری کاتب حروف کتاب سیر الاولیا سید محمد بن سید مبارک بن سید محمد علوی حسینی الکرمانی مندرج تاختہ بود بنابراین این شجرہ طیبہ اجداد بزرگوار خود خواجہ عرب و خواجہ علی جد حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہم العزیز مغفنین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ از بزرگان خود بسند صحیح رسیدہ است درین مکتبہ سیر الاولیا با بشارت حضرت سلطان المشائخ تحریر یافته است در نظر صاحبان عالم خواندانت اللہ تعالیٰ ابیات در شجرہ طیبہ

سوائے عبارت
سیر الاولیا کہ شجرہ
طیبہ اجداد بزرگوار
حضرت سلطان
المشائخ حضرت
نعمت اللہ نوری
نوشتہ اند و حضرت
نعمت اللہ نوری
نیز ہم جد حضرت
سلطان المشائخ
چوں مناسب این
مقام بود در مذکور
حسب کتاب مختصر
تجربہ آنکہ دسوائے
ذکر شجرہ طیبہ نیز
سہرے از خواجہ
اولاد حضرت صلعم
ہم نوشتہ بودند چوں
غالی از خاندانہ بود
نرسد رشدا
سوائے از نوشتہ
محقق سیر الاولیا
لیکن بسبب اینکہ
حسب الارشاد
حضرت سلطان
المشائخ بود بامیر
بقلم آمد۔

ابیات

میکنم ذکرے از اولاد بتول
یادگارے بود زین العابدین
بود باقر نور چشم آن امام
زود بعالہ جعفر الصادق بمایہ
موسیٰ الکاظم امام نیک بخت

بعد حمد خدا و نعمت رسول
از امام الحق حسین شاہ دین
در جہاں من بعد او قائم مقام
او چوں محل جانب فردوس را ند
میوہ ماند از شاخ آن عالی درخت

<p>۹ بود امام اسلمیں علی الرضا ماند فرزندش محمد نیک نام زو علی البادی اندر دھرم ماند آمد آنگہ جعفر ازوے در وجود گوهر روشن زکان جعفر است از علی اصغر جو عبد اللہ زاد زو علی آمد دو عالم را سعید وز حسن آمد محمد یادگار بودا و سید حسینی البخاری با خدا سوے باغ خلد او ہم رو نهاد اہل جنت را شدی او ہماں سالک راہ ہدے عبد العزیز احمد ازوے بود با خلق عظیم داشت او شغل بزرگ از حق دام بودا و نادقیقہ روزگار بود صدر الدین ثمر از شاخ او صالح آمد زان نکو فرد وجود نعمت اللہ نوری ازوے و السلام</p>	<p>ز ان فروغ مشعل را وہدے کرد او رحلت سوے دار السلام چوں فروغ حق ابھر و شمس ماند آسماں سوے بہشتش رو نمود سرور عالم علی الاصفراست گشت عالم خورم و آفاق شاد ہم ز عبد اللہ احمد شد پدید وز علی آمد حسن شرح تبار ماند ازو خواجہ عرب فرخندہ آخر ازوے خواجہ عبد اللہ ماند ازو خواجہ سعید اندر جہاں ماند زان صاحب دل اہل تمیز نوح من ماند از حسن عبد الکریم ماند فرزندش بود طاہش نام ماند عبد القاہر ازوے یادگار روشنی بخش چراغ کاخ او در صلاح و نہ چوں او کس نبود مفضل اللہ زان عالم مقام</p>
--	---

و اگر سب اہل شجرہ طیبہ حضرت قطب الاقطاب محبوب عالمیں سلطان
المشائخ نظام الحق والشرع والدین سید محمد نظام الدین اولیا
قدس اندر سرہ العزیز بن سید خواجہ احمد وجہ حضرت ایشاں سید خواجہ
علی الحسینی البخاری بن سید عبد اللہ بن سید حسن بن سید میر علی
وجہ مادری حضرت سلطان المشائخ سید محمد نظام الدین بن سید خواجہ

عبد الحسین بن علی بن سید محمد بن سید حسن بن سید میر علی بن میر احمد بن میر علی
عبد السلام بن میر علی صفیر بن سید جعفر بن سید علی الامام بن سید علی الهادی
الشیخی بن الامام سید محمد بن ابی جواد بن الامام سلطان الشهدا حضرت امام
علی موسی الرضا بن الامام حضرت موسی کاظم الغیظ بن الامام الهمام حضرت
امام جعفر بن الصادق بن الامام حضرت محمد بن الباقر بن الامام علی حضرت
امام زین العابدین بن الامام فی الارض و السما سلطان الشهدا حضرت امام
حسین الشہید فی الکربلا بن الامام فی المغارب المشارق حضرت امیر المومنین
علی المرتضی و علیهم السلام و الاکرام و ائم الامام السعید الشہید حضرت امام
حسین حضرت فاطمة الزهراء علیها السلام بنت حضرت فضل الانبیا و اکرم المرسلین
رسول الثقلین سرور الکائنات مغر الموجدات رحمته للعالمین حضرت محمد رسول صلی الله
تعالی علیه و آله و ائمه لا طهار و جمیع اصحابه الاخیار و الابرار و الاولیاء المجوبین المقربین
حضرت الغفار برحمتک یا ارحم الراحمین و یا اکرام الاکربین ذکر فرزندان حضرت رسول
علیه السلام آنحضرت صلی الله علیه و سلم را چهار فرزند بود مذ طیب طاهر قاسم
ابراہیم و چهار دختر خور و ترین دختر آن سرور رکائات صلی الله علیه و
سلم فاطمة الزهراء رضی الله تعالی عنہا و بزرگ ترین بنات آنسر صلی الله علیه و سلم
زینب و ویرا بایسر خاله اش ابو العیاس بن الریح بن عیال العزیز بن
عبد المناف عقبه فرمودند و ویم رقیه حضرت علیه السلام با عتبه بن ابی لهب
نکاح بسته بود بعد از موت او رقیه را بحضرت عثمان بن عفان رضی الله
عنه داد حضرت ایشان بجانب حبشه هجرت کردند سیوم ام کلثوم و نام او آمنه
بود و ویرا اول عتبه بن ابی لهب نکاح کرد او پیش از رسم دنیوی ویرا طلاق
داد بعد از وفات رقیه عثمان داد و بقول صحیح است بی بی فاطمه قوم حضرت
شاه مردان علی بی بی زینب قوم ابو العیاس بی بی رقیه قوم حضرت
عثمان چون بی بی رقیه فوت شد بعد از بی بی ام کلثوم را بحضرت عثمان

↑ ذکر فرزندان آن
حضرت صلی الله علیه
و سلم نیز حضرت
نعمت الله نوری
رضی الله تعالی عنہ
جسباً اشارت حضرت
سلطان المشایخ
رضی الله تعالی عنہ
نوشته اند و سوری
عبارت سیر الاولیاء
ببی بی عثمان حضرت
نعمت الله نوری
داخل این کتاب
نموده شد -

داود و ازان سبب حضرت عثمان را و النورین میگویند و ذکر ازواج مطهرات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بہ ترتیب نکاح ایشان اول حضرت خدیجہ بنت خویلد دوم مسو
بنت رقیعہ سوم حضرت عایشہ صدیقہ بنت ام رویاں مہر عایشہ متاعی بود
کہ بہ نجات دم از زندی برادیتے آنکہ مہر او پانصد درہم بود و رسول علیہ السلام آنرا
قبض کردہ تسلیم نمود چہارم حفصہ دختر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مادر زینب
پنجم حیمہ بنت زینب ششم ام سلمہ بنت امیہ ہفتم زینب بنت جحش ششم
جوریہ بنت حارثہ ہشتم مینو بنت الحارث و ہم حبیبہ بنت ابی اخطب مینمود و بیغیر علیہ
سہ زن دیگر بودند کہ بعضی از ایشان نکاح کردہ و زفاف واقع شدہ و بعضی ازینہا را
خویشکاری کردند نکاح با ایشان اتفاق نیفتاد فاما سہری سہ بودند اول مادر
بنت شہبہ بنت قطیبہ دوم ریحال بنت زید عمر سیوم کنیز کہ زینب بنت
جحش بان مہر بخشیدہ بود اما دختران و سہ زینب بزرگترین بنات آن سہ
علیہ السلام ولادت او در جالبیتہ در سال ستمی ام از واقعہ فیل ویرا با پسرخالہ اش
ابو العباس عقد فرمودہ بودند و در روز بد چوں ابو قریش گفت من گواہی
میدہم خدایکے است و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ و رسول اوست پس
آنکہ بیرون آمد خود را بہ پیغمبر علیہ السلام رسانید آنسہ و زینب را بہاں نکاح
اول بوے باز گردانید و رواستے آنکہ تجوید نکاح کرد مجمع الفتاویٰ عینہ -
سَأَلْتُ الشَّيْخَ الْإِمَامَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ مَنْ لَهُ الْإِسْمُ
وَأَبَ لَيْسَ سَيِّدٌ هَلْ هُوَ سَيِّدٌ فَقَالَ أَسَدَانِي شَمْسُ الْوَعْدَةِ الْكُرُورِي
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ هُوَ سَيِّدٌ وَاسْتَدَلَّ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
نُفْحَ وَابْرَأَهُمْ عَلَيْهِ مَا السَّلَامُ حُجَّةُ الْإِمَامِ وَنِلَاقَ فَجَعَلْنَا إِيَّاهَا أَلَا يَتَرَى
وَرُويَتْ فِي تَأْوِيلَاتٍ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ أَوْلَادِ أَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَلَّ أَوْلَادِي
كَمَلْ سَفِينَةٍ نُفْحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ رُكْبَتَيْهَا تَحِيٍّ وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُمَا هَذَا فِي
تَكْتُمُ دَوْمِ دَرِيَانِ بِيْدَا أَمْدَنِ مَجْدَتِ شَيْخِ شَيْخِ الْعَالَمِ فَرِيدِ الْحَقِّ وَالِدِ دِينِ قَدَمِ

سرہ العزیز سلطان المشائخ را آمدن ازید اول در شهر دلی بجهت تعلم سلطان
 المشائخ میفرمود رانچہ خور و بودم بقدر دوازده سالہ کم یا بیش لغت میخواندم
 مردے کہ اور ابو بکر خراطہ و ابو بکر قوال ہم گفتند بے بخدست و ستادین آمد
 لکہ از طرف ملتان آمدہ بود او حکایت کرد کہ من پیش شیخ بہاوالدین زکریا قدس
 سرہ العزیز سماع گفتہ ام و ایں قول میگویم لَقَدْ کَسَعَتْ حُجَّةُ الْهَقَّایِ کَبْدِی
 مصراع دوم یاد شد شیخ یاد او بدوہ مناقب شیخ بہاوالدین زکریا گفتن گرفت
 کہ انجا ذکر چین و قہر چین ناکنیز کانے کہ اس میکتد ہمہ ذکر میگویند این و مانند این
 بسیار گفت یعنی پیچ در دل من نشست بعد از اں حکایت کرد کہ از انجا در
 اجودین آمد م شاسے دیم چین و چین العرض چون مناقب شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق الدین قدس سرہ العزیز و گوش من افتاد و محبتہ و ارادتے بصدق
 در دل من درآمد تا این شد کہ بعد ہر نمازے دہ و دہ بار میگویم شیخ فرید و دہ دہا
 میگویم مولاناے فرید انکا میگویم پس ایں محبت بغایتے رسید کہ جملہ یاران مرا
 از ہمینی خبر شد چنانکہ اگر ازین سخن پرسیدند سے و خواستند سے کہ سو گند
 و نہ میگویند سے سو گند شیخ فرید بخور بعد از اں چون شانزدہ سالہ شدم غربت
 و غلی شد پیرے عزیزی عوض نام ہمراہ شد در شانے راہ اگر جائے خوف شیر
 و یادزد بودے گفتے اے پیر حاضر باش و اے پیر یاد پتہ تو میروم من از تو
 پر سیدم کہ ایں پیر کرامیگوئی گفت شیخ شیوخ العالم فرید الدین را درین قلق
 و اضطراب محب شیخ شیوخ العالم زیادہ تر گشت تا در شہر آمدہ شد قضا را ہم در
 جوار شیخ نجیب الدین متوکل برادر شیخ شیوخ العالم فرید ایم نکتہ سیوم در
 بیان علم و تبحر سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز
 سلطان المشائخ میفرمود چون در شہر درآمد سہ چہار سال تعلم و تہجد کردم و
 ہمدال ایام کہ تعلم میکردم اگر چہ صحبت متعلمان و انا بودے فاما کرات گفتے
 کہ من میان شما نخواستہ ام چہا کہ بقیہ ایں حکایت

در نکته سکونت سلطان المشائخ تحریر یافته است مقصود ازین سخن اینست چوں
 حق تعالی محبت خود نصیب سلطان المشائخ کرده هم از ابتدا بے خاطر مبارک او بر آن
 بود که از همه قطع کند و یاد دست بسازد و مصرع که در یکدل نیکی غم جان غم جان منقول
 است که تعلم و علم سلطان المشائخ بحدی رسید که بینا شعلان تیر طبع و دانشمندان
 کامل مشهور گشت و بخطاب مولانا نظام الدین بخت و محفل شکن مخاطب گشت
 و از هر علم حقیقی تمام و نصیب کامل گرفت چوں در علم فقه و اصول فقه اشخصه بے
 تمام حاصل کرد و شروع در علم فضل کرد و بواسطه مولانا شمس المله والدین دامغانی
 که یازدهم سبق سلطان المشائخ بود و وجد مادرین کانصر و پیش شمس المله والدین
 که در عصر خود مستثنی بود و بیشتر اوستادان شهر شاکردان او بودند و این
 علم بحث کرد و چهل مقام حریری یاد گرفت چوں این علم بکمال رسید شروع در علم
 احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نمود و کلمات آنکه چهل مقام حریری یاد کرده بود و مشارق
 الانوار یاد گرفت پیش مولانا کمال الدین زاهد که عالم و زاهد زمانه بود و در علم حدیث و روایات
 احادیث بے نظیر و یگانه عصر بود مشارق الانوار بحث کرد و خواص این علم دریافت
 و تصحیح سنن قصه روایات احادیث باقصی الغایات تحقیق کرد نکته چهارم در بیان بعضی
 و فایق احادیث که سلطان المشائخ قدس سره الحریز تقریر کرده است سلطان
 المشائخ میفرمود که من از مولانا و جیهله الدین پائی پرسیدم که در حدیث است
 اصنعوا کل شیء الا النکاح ظاهری حدیث می آگاید که نکاح حرام است پس
 من این چه باشد ساعتی تأمل کرد و گفت شما بیان فرمایید گفتیم صحابه در بندگی
 حضرت سالت صلی اللہ علیہ آله وسلم عرض داشت کردند چوں زنا حائض
 میشود بستر علیحد میکند ما را چه میفرماید حضرت سالت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اصنعوا
 کل شیء الا النکاح یعنی فرمود مگر میباید و بالا تصرف کنید و میفرمود که بغیر علیله اسلام
 فرموده است صنف من الشهور بترافضی محی الدین کاشانی رحمته اللہ علیہ

گفت این حدیث از غرائب ینماید و معنی آن از خواص بیان حدیث استعارت
 می نمود و میفرمود الشَّهْرُ فِي أَصْلِ الْقَضِیَةِ اسْمُ الْيَوْمِ الْأَوَّلِ مِنَ الشَّهْرِ الَّذِي
 هُوَ الْقَرَّةُ سَمِيَّ بِالشَّهْرِ ثُمَّ اسْتَهْرَ الشَّهْرُ كُلُّهُ مُحْكَمٌ عَلَيْهِ الْأَوْسَعُ مَالٌ وَقَدْ أُرِيدَ
 هَهُنَا الْيَوْمُ الْأَوَّلُ بِدَلَالَةِ عَطْفِ الشَّهْرِ عَلَيْهِ وَهُوَ اسْمُ الْيَوْمِ الْأَوَّلِ مِنَ الشَّهْرِ
 وَمِنْهُ يُقَالُ سِرُّ الشَّهْرِ وَآخِرُهُ وَمِیْغَرُودُ كَمَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَجْلِهِ سَتَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدَ الْيَوْمِ خَرَّ رَايِحَةً الْجَنَّةِ فَإِنَّ رِيحَهَا يُوقِدُ جَدَّ
 مِنْ مَنَازِلَةِ حَمْسِمِائَةٍ عَلَيْهِ طَاهِرِينَ حَيْثُ خَالَفَ مَذْهَبَ بِلِ سُنَّتِ وَجَامَعَتِ
 اسْتِ اِمَا اِنْجِي بِشِ رَا تَا وِیْلَی اسْتِ كَرْدَه اَنْدَا اِنْ اسْتِ كَرْدَه اِنْ اسْتِ كَرْدَه اِنْ اسْتِ كَرْدَه
 وَرِیْقَامِ حَسَابِ بِنَايَتِ اسْتِ تَعَالَى بُوے بَهْشْتِ خَوَاهِدُ وَزِیْدَتَا حَسَابِ مَوْنَا اَسَا
 شُو دِیْسِ اَسْبَاكِهِ مُعَاهِدِ رَا كَشْتِهَ بَاشَدِ بَرُوے اَسَا بُوے خَوَاهِدُ اَمَا دَا زِیْرَاے شِدَّتِ
 حَسَابِ اِسْ بَیْتِ بَرِزِیَانِ مَبَارَكِ رَا نَدِیْتِ بَادِے كِه سَحَرُ كِه زَسَرُ كُوے تَوَا یَدِ
 جَانِهَ مَاشِ فِدَا یَا دَا كَرُو بُوے تَوَا یَدِ بَعْدَه دَر كِرِیْهَ بَايَتِ مَغْلُوبِ شَدَنَدِ اِیْنِ سَحْنِ
 بَرِیْقَطِ مَبَارَكِ رَا نَدِیْتِ شَیْخِ كِه اَسَا بُوے دِرِیْنِ زَمَانِ دَر مَجْلِسِ مَوْجُودِ اسْتِ وَ
 دِرِیْنِ مَجْلِسِ قَاضِی ثَمُحِی الدِّیْنِ كَا شَانِی وَعَزِزَانِ دِیْگَرِ حَاضِرِ بُوْنَدِ اِیْنِ حَدِیْثِ نِیْزِ
 فَرَمُودَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسُكُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا اَوْ يَلْعَقَهَا فَرَمُودَ
 دَر قَوْلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا اَوْ يَلْعَقَهَا بَعْضُ شَارِحَانِ مَجْلِسِ نَبَشْتِهَ اَنْدَلِیْقَا غِیْرَه وَنَهْمِنِی
 خَطَا اسْتِ بَیْجَا اَنَكِهَ الْعَاقِ مُتَعَدِّیْتِ وَبَحْمِیْنِ نِیْسِتِ كِه اَعْمَالِ هَمِیْنِ مُتَعَدِّی اسْتِ
 فَقَطْ بَلَكِهَ لَا زَمِ هَمِ اَمَدَه اسْتِ خِیَا نَكِهَ اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْطِحُونَ وَآشَرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُورِ

لَفْظِ شَهْرِ وَاَصْلُ قَضِیَةِ نَامِ رُزَاوَلِ اَزْمَاهِ اسْتِ كِه اَفْزَا غَرَه مِیْگُونِیْدَ نَامِ نَهَادَه شَدَ بَا یَسِ رُزَاوَلِ اَز بَرَاے
 شَهْرِے اَسَا رُزَاوَلِ یَسِ تَرَا یَسِ مَشْهُورِ شَدَ مَا هَ تَا نَكِهَ مَا هَ بِاسْمِ شَهْرِ سَبَبِ غَلْبَةِ اسْتِعْمَالِ وَتَحْقِیْقِ ارَادَه كَرْدَه شَدَه
 اسْتِ اِنْجَا زِ لَفْظِ شَهْرِ رُزَاوَلِ اَزْمَاهِ بُوَا سَطْرِ دَلَالَتِ كَرُونِ عَطْفِ شَهْرِ بَرَا شَهْرُ اَنَكِهَ عَطْفِ كَرْدَه مَ شُوْدِ
 بَرَا اَسَا لَفْظِ وَاَسَا نَامِ رُزَاوَلِ اسْتِ اَز شَهْرِ دُكُتَه مَ شُوْدِ سَرَا اِلَ شَهْرِ اَفْزَا شَدَه كِه بَا كِه كَشَدَ شَخْصِے مُعَاهِدِ
 بُوْدِ شَرْعِ بُوے كُنَدِ بُوے بَهْشْتِ رَا یَسِ تَحْقِیْقِ بُوے اَسَا بَهْشْتِ بَا فِتَه مَ شُوْدِ اَز فِتَا بَا نَدِ سَا لَه رَا سَلَه وَتَقَرُّكِ
 كِه تَخَوُّدِ سِیْكَ اَز شَمَا طَعَامِ رَا یَسِ نَه مَالِدِ بَرُو دَسْتِ خَوَرَا تَا اَنَكِهَ یَسِ دَسْتِ خَوَرَا اَسَا جَامَعَتِ سَنَكَا اَزْمَه دَر قَوْلِ
 زَمِیْنِ بَر نُوْرِ پَرُو دَا كَا خُوْدِ -

و این شک از راوی است هر دو لفظ را معنی واحد است از اینجا است که در حدیث
 سمع شرط داشته اند و میفرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرموده است حُبَّ
 إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثُ الطَّيِّبِ وَالنِّسَاءِ ثُمَّ سَأَلَنِي فِي الصَّلَاةِ بَعْدَهُ فَرَمُود
 مقصود از این است عائشہ است سبب آنکہ از ہمہ عمرہا میل رسول صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم جانبش بیشتر بود و مقصود از قُرْبَةٍ أَعْلَى فِي الصَّلَاةِ قَائِمَةٌ است رضی اللہ
 عنہا آن ساعت او در نماز بود بعد از ازاں فرمود بعضی گویند مقصود از این نماز
 است اگر مقصود از این صلوٰۃ بودے صلوٰۃ را مقدم داشتے بریں و وجہ نگاہ
 فرمود خلفائے راشدین نیز چون ابو بکر صدیق و عمر خطاب عثمان و
 علی رضی اللہ عنہم بر وفق لفظ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ گاہ چیز گفتے
 اینکہ جبرئیل از حضرت عزت فرماں رسانید کہ من نیز سہ چیز دوست میدارم
 شَابٌ ثَائِبٌ وَعَيْنٌ بَاكِ وَقَلْبٌ خَاشِعٌ و میفرمود کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 بسیار جای فرمودہ است کسیکہ چنین کن او فردا با من در بہشت یکجا باشد
 و در بیان این حدیث اشارت بدو انگشت کردہ انگشت شہادت و انگشت میانہ
 و فرمود کہ باین بعد سلطان المشائخ فرمود یعنی همچنین در جہ کہ مرا باشد بختیں
 در جہ او را دہند زیرا کہ انگشتان خلق کہ ہست انگشت میانہ بلند تر از مسبحہ اند
 اما انگشت میانہ و شہادت از ازاں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو برابر بودند
 و میفرمودند کہ مرا خواہم زادہ بود او را بشوئے دادند آنمرد در خانہ نیکو نمی بود والدہ
 ماجدہ من مرا گفت میخواہم میان ایشان حلق کنم گفتم فرماں شما است شب ال در
 خواب دیدم کہ میگویند شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ می آید و والدہ و
 گفتم قدرے طعام برائے شیخ موجود کنند والدہ فرمود در خانہ طعام کجاست
 ہمہ رہنمایاں شنیدم کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم با جماعتی می آید فتم پائے بوس
 کردم و گفتم یا رسول اللہ در خانہ من بیایید فرمودند چہ خواہی کرد گفتم طعامے پیش آورم
 و دست داشتہ شدہ است بطرف من از دنیا سہ چیز یکے خوش بودم حور خوب سیوم روشنی
 چہتم من در نماز یکے جوان تو بکنندہ دوم چہتم گریان سیوم دل فروختنی کنندہ۔

فرمودند در خانه تو طعام کجا است میس زماں با والدہ براسے طعام چیرے میگفتی
شرمندہ شدم گفتیم یا رسول اللہ بخوانم حدیثی از زبان پاک سید کائنات بشنوم
پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم قل انما اوتیو جئت بزواج و طلبت الفسقة و الفسقة
قبل منی سنین و نصف سنہ فی معلقہ چون بیدار شدم تامل کردم واقع
خواہر زادہ بود باید او این قصہ با والدہ گفتیم و گفتیم چند گاہ صبر می باید کرد تا از مدت نکاح
ایشان دو نیم سال بگذرد بعد صبر کردیم آن داماد نیک موافق طبع شد الغرض اجازت
نامہ سبق گفتن علم حدیث کہ مولانا کمال الدین زاید بخط مبارک خود در ذیل شارح
کہ سلطان المشائخ ازین بزرگ سماع دارد نبشته است کاتب حروف نسخ آن
درین کتاب کتابت کرده است و اینست بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ
لِمَنْ لَهُ الْوَحْدَانُ وَالْإِعْطَاءُ وَالصَّبَاحُ وَالرَّوَّاحُ وَالَّذِي مَحَّ لِمَنْ لَهُ الْإِدْلَاءُ وَالْفَتْحُ
وَالصَّبَاحُ وَالْمَدَاحُ وَالصَّلَوةُ الْفَصَاحُ عَلَى ذِمَّةِ نَفْضِ الْسَّمَاءِ وَالْكَلِمَةُ
وَالْكَلَامُ بِالْفَتْحِ وَالْمُنَاقِبُ الْعُلَيَّا وَالْأَحَادِيثُ الصَّحَاحُ صَلَوةٌ تَدْوَمُ
دَوَامُ الصَّبَاحِ وَالرَّوَّاحِ وَيَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَفَّقَ الشَّيْخَ الْإِمَامَ الْعَالِمَ
النَّاسِكَ السَّالِكَ نَظِيرَ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ مَعَ وَفَّقَ رَفِضِيهِ
فِي الْعِلْمِ وَبَلُوغِ قُدْرَةِ ذِمَّةِ وَهُوَ أَحْلَمُ مَقْبُولُ الْمَشَائِخِ الْكِبَارِ مَنْظُومُ الْعُلَمَاءِ
الْأَحْبَارِ وَالْأَبْرَارِ بِأَن قَرَأَ هَذَا الْأَوَّلَ الْمُسْتَفْهِجَ مِنْ أَصْحَابِ عَيْنٍ عَلَى سَاطِئِ

سلف ہرگز نہ کہ زنی بد مذہب و لا بد و دل طلبی جہاں زن جدا می از ازاں مرد پیش از گذشتن پنج سال بر آن ملعون است
یعنی راندہ شدہ است از رحمت اللہ تبارک و تعالیٰ تبارک و تعالیٰ علم حدیث کہ مولانا کمال الدین زاید بخط مبارک خود
در ذیل مشارق کہ سلطان المشائخ ازین بزرگ سماع دارد نبشته است کاتب حروف نسخ آن درین کتاب بعبارت
عربی آنرا کتب مرتب کن بعبارت فارسی بقلم آمد بسم اللہ الرحمن الرحیم جمیع شاد و ستایش مختص است مر کسے را کہ نہ جای
و بخشش صفات سبب صبح و شام در حکم اوست و مستوی مختص است مر کسے را کہ در دست تصرف اوست ہمہ
نعمتھا صبح و شام و محتہای نہایت بر صاحب نگہاے کلاں تر و بر صاحب نکتہ ما و سخنہا کہ کلید بستگی ہست
و بر صاحب نقبت ہاے بزرگتر و بر صاحب حیث ہاے معجز تر صلوات کہ پایدار است پایداری صبح و شام و بعد
تنائے صلوات پس بدستہ کہ استحقاق توفیق داد بزرگ امام و دانای بسیار پرستندہ خدا و روندہ راہ حق نظام الدین
محمد پسر احمد پسر علی بخاری را با وجود بسیار فضل او و علم و کمال بلاغت قدرت او و در مرتبہ علم پذیرفتہ شدہ شیخان
بزرگ خوش کردہند عالمان نیک و نیکو کار با یکدیگر خواندایں اصل را یعنی این کتاب کہ بر آوردہ شدہ است از

هَذِهِ السُّطُورُ فِي زَمَنِ الزَّمَنِ الْحَارِ وَدُرُورِ الْأَقْمَارِ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ قِرَاءَةً
بِحَثِّ وَاتِّقَانٍ وَتَفْهِيمٍ مَعَانِيهِ وَتَنْقِيزٍ مَبَانِيهِ وَكَاتِبِ السُّطُورِ بِزُورِيَةِ قِرَاءَةٍ
وَسَمَاعٍ عَنِ الشَّيْخَيْنِ الْأَمَامَيْنِ الْعَالَمَيْنِ الْكَامِلَيْنِ أَحَدُ الشَّيْخَيْنِ مُؤَلِّفُ
شَرَحِ أَتَارِ الْبُزْجِي فِي أَحْبَارِ الصَّحِيحَيْنِ وَالْآخَرُ صَاحِبُ الدَّسَائِنِ الْمُنِيرَيْنِ
الْأَمَامُ الْأَجَلُ الْكَامِلُ مَالِكُ رَقَابِ النَّظْمِ وَالْكَثِيرُ هَاتُ الْمِلَّةِ وَاللَّيْثُ مُحَمَّدُ
بْنُ أَبِي أَحَسَنِ أَسْعَدُ الْبُخَيْرِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا رَحْمَةٌ وَاسِعَةٌ كِتَابُهُ
وَشَفَاهَةٌ وَهُمَا يَرَوِيَانِهِ عَنْ مُوَلِّفِهِ وَأَجْرَاتُ لَهُ أَثَرَيْنِ وَبِي عَيْنِي كَمَا هُوَ
الْمَشْرُوطُ فِي هَذَا الْبَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَأَوْصِيئُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي
وَأَوْلَادِي فِي دَعْوَاتِهِ فِي خَلْقِهِ وَتَحْكُمُهُ الْقِرَاءَةُ وَالسَّمَاعُ فِي الْمُسْجِدِ
الْمُنْشَوَّبِ إِلَى نَجْمِ الدِّينِ أَبِي بَكْرٍ التُّوسِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِي بَلَدِهِ دَهْلِي
صَابِغًا اللَّهُ عَنِ الْأَقَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَهَذَا أَخْطَأْتُ الْعِبَادِ اللَّهُ وَخُصِّي
خَلْقُهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَارِيكِيِّ الْمُلقَّبُ بِكَمَالِ الزَّاهِدِ وَتَقَرَّرُ
مِنْ الْقِرَاءَةِ وَالسَّمَاعِ وَكُتِبَ هَذِهِ السُّطُورُ فِي الثَّانِي وَالْعَشْرِينَ مِنْ
رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةِ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَسِمَاءُهُ حَامِدُ اللَّهِ تَعَالَى وَمُصَلِّيًا عَلَى
رَسُولِهِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ مِي فَرمود که این مولانا کمال الدین زاهد بود و علم

و در صحیح مسلم و صحیح بخاری بر نویسنده این سطر از اول آن کتاب آخر آن کتاب خوانند بحد و کوشش و استواری
مصابی به شک کردن معانی آن کتابی قوت کردن در بنامه آن کتاب نویسنده این سطر و اینست که این کتاب
از سطر خوانند و شنیدند از دو شیخ پیشو و دانو کامل یک از آن دو شیخ جمع کنند و شرح آن را بنویسند و در خبرای دو شیخ و شیخ دیگر
صاحب رس یعنی صاحب علم ظاهر و صاحب علم باطن و صاحب منبر یعنی صاحب علم شریعت علم طریقت پیشوای بزرگ
و کامل تر قادر و توانا نظم و نثر و دلیل و منطق و محجوبی و حسن و سعادت و محبت خدا و ابرار آن هر دو شیخ رحمت بسید
از سطر نوشتن از روی زبانی و آن هر دو روایت می کنند این کتاب را جمع کنند و این کتاب را مجازت و ادام من مرا سلطان
المشایخ را اینکه روایت کنند از آنجا که آن شرط کرده شده است و علم حدیث خدا و امانت با انجام کار و محبت کردم من آن
سلطان المشایخ را اینکه فراموش نکند مراد او را و مراد او را به جایش و خلوت خود دست بردارد و از خواندن شنیدن این
کتاب بی سبب و کفر و سبب بسوی نجم الدین ابی بکر التوسی رحمت کن خدای تعالی او را و شهر و ملی نگاه دارد و الله تعالی
این شهر را از آفات و گزند گدازد و این خط صیفت بین بنده که الله تعالی و تقیر ترین خلق آن خدای سیر احمد سید محمد الماریکی
نقش شده است کمال این بار خدای تعالی از خواندن شنیدن این سطر حاصل گشت و نثار نیست و تمام از راه ربیع الاول در
هفتاد و دو و پنجاه و در آن حال که محمد کند هم الله تعالی را در در و در دست و در بر رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم بر حق تعالی رحمت رحمت

و کمال تقوی و ورع موصوف و مشهور بود از دیانت صلاحیت علم و عمل او سلطان
 عیانت الدین بلین انارند بر مائت رسید سلطان را آرزوئی آں شد که خدمت
 مولانا را بد کمال الدین را امامت خود فرماید بدین سبب دست مولانا کمال الدین
 را پیش خود طلبید چو مولانا پیش سلطان رفت سلطان فرمود که ما در کمال علم و
 دیانت و صیانت شما اعتقاد تمام است اگر با ما موافقت کنی و امامت من قبول
 کنی محض کرم باشد و ما را قبول نماز خویش بحضرت ذوالجلال و ثوقی تمام حاصل
 شود خدمت مولانا فرمود که در اجز تاج چیزے دیگر نماده است اکنون بادشاه
 چمنخواهد که این هم از بار و چو خدمت مولانا این جوانی صلابت دیں گفت
 سلطان ساکت شد و دانست که دیں بزرگ قبول کردنی نیست بمعذرت بسیار
 بار گردانید سلطان المشایخ می فرمود که من شش سیپاره کلام الله و سه کتاب دیگر
 فارسی بودم و دو سماع داشتم و شش بابی عوارف پیش شیخ شیوخ العالم گذراندم
 و تمهید ابو شکور سالی تمام پیش شیخ شیوخ العالم خوانده ام چنانکه نسخه اجازت
 سبق گفتن تمهید ابو شکور سالی بلسان مبارک شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 با خلافت نامه سلطان المشایخ که مولانا بدر الدین اسحاق کتابت کرده است در
 نکته بیان خلافت سلطان المشایخ دیں کتاب تحریر یافته است بظن صاحبان
 عالم خواهد بود انشاء الله تعالی نکته پنجم در بیان فتن سلطان المشایخ و احوال
 و ارادت آوردن بخد مت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز سلطان
 المشایخ می فرمود که در اثنا تعلیم آرزوئی پائے بوس شیخ شیوخ العالم فرید الدین
 نور الله مرقدہ غالب و احوال و در نظم و زجر چهارشنبه بود که سعادت پائے بوس
 شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر حاصل کردم نخستین سخن که از شیخ شنیدم این بود بیت
 اے آتش فراقت دله کباب کرده سیلاب اشتیاق جانه خراب کرده
 بعد ازاں خواستم که شرح اشتیاق خدمت ایشان باز انعم در پشت حضور حضرت
 شیخ علیه کردیمن قدر گفتم که اشتیاق پائے بوس عظیم غالب بود چو اثر

دہشت در من دید این لفظ بر زبان مبارک را نہ لکلی داخل دہشت ہمدین رو
 بخدمت شیخ شیوخ العالم بیعت کردم قانیت خلق نہ شتم زیر چاقوق شدہ میان
 متعلماں بودن مرا شرم آمدے دوم روزاں مے بنہر یکے بخدمت شیخ شیوخ
 العالم ارادت آوردم مولانا بدرالدین اسحاق اورا خلق کردویم در دوزرے پیدا
 شد بعدہ دوستہ کس گیرا دیدم خلق کردہ از دروں بیرون آوردنوارے در ایشان
 ظاہر شدہ خاطر میل کرد کہ من نیز چاقوق شوم بخدمت مولانا بدرالدین گفتم کہ من
 بمخو اہم خلق کنم خدمت مولانا بدرالدین بخدمت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر عرضدا
 من گذرانید ہما تزمان فرماں شد کہ خلق کنن فی الحال خلق کردم بعدہ شیخ شیوخ
 العالم فرمود کہ بچہت این متعلم غریب جماعتی نہ کہت راست کنید چو د جماعت خانہ
 کہت راست کردن من با خود گفتم من بارے ہرگز بر کہت خواہم خفت زیر اچہ
 چندین مسافران غریزاں و حافظان کلام ربانی و عاشقان در گاہ رحمانی جوینم
 کہ برخاک مے غلطہ من چگونہ در کہت بغلطہ میں خبر بمولانا بدرالدین اسحاق
 رسانید مذمولانا فرمود کہ ادراگویند کہ تو گفستہ خویش خواہی کرد و یا فرمان شیخ بجا
 خواہی آورد گفتم فرمان شیخ بعدہ گفت کہ برو بر کہت بخبہ سلطان المشائخ
 برسید نہ کہ شما چن سالہ بودید کہ بدولت ارادت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین
 طیب السب مرقہ مشربید فرمود کہ نیست سالہ بعد از ان بخدمت شیخ شیوخ العالم
 عرضداشت کردم فرمان شیخ چیست ترک تعلیم گیرم و با وارد و نوافل مشغول شوم شیخ
 شیوخ العالم فرمود کہ من کسے را از تعلیم منع نکم آنکہ کن اینہم کن تا غالب کہ آید
 درویشے را قدرے علم باید و میفرمودستہ کرت بخیر مت شیخ شیوخ العالم کبیر
 رفتہ ام ہر سال یکبار بعد از ان کہ نقل فرمود ہفت بار دیگر رفتہ شدہ است یا شل با
 اما اغلب گماں اینست کہ ہفت بار رفتہ ام چنانکہ در خاطر بچہتین مقرر است کہ
 در حیات و ممات دہ بار رفتہ شدہ است بعد از ان فرمود کہ شیخ جمال الدین
 ہانسوی ہفت بار رفتہ است از ہالشی و شیخ نجیب الدین متوکل نوزدہ بار

رفته است چنانکه در ذکر شیخ نجیب الدین متوکل تحریر یافته است ^{کتاب} ششم
در بیان آنکه چون سلطان المشایخ بعد آوردن ارادت از شیخ شیوخ العالم
فرید الحق والدین قدس السره الغیز در شهر دہلی آمد کجا با سکونت داشت
و از شهر و رعایات پور چگونه آمد کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد کرانی
سمع دارد چند سال که سلطان المشایخ در شهر می بود بیچ خانه ملک نداشت
و مدتی عمر خود مقلے با اختیار خود نگرفت چون از بد اول آمد در سراے میان بازار
که آنرا سراے نمک هم گفتندے فرو داد و والدہ و همشیره را با نجا داشت و خود در بازار
فلاں قواں که پیش در سراے مذکور بود ساکن شد و امیر خسرو و بعد راں محله خانه
داشت بعد چند گاه خانه راوت عرض خالی ش پسران او در اقطاع رفتند بوسیله
امیر خسرو که راوت عرض جدا دین امیر خسرو بود سلطان المشایخ در آن
خانه رفت فریب سال در آن خانه بود و این خانه متصل برج حصار دہلی نزدیک دروا
منده و پل بود چنانکه برج حصار داخل عمارت خانه مذکور آمدہ بود و عمارت ہا و رواق
بس رفیع داشت سید محمد کرانی جد کاتب حروف ارا جو دین ماتبع ہم در آن
خدمت سلطان المشایخ آمد و آن خانه سہ پوشش داشت پوشش فرو د سید محمد
کرانی ماتبع می بود و پوشش میانہ سلطان المشایخ میبود و در پوشش بالا
یاراں می بودند و طعام بہا نجا خرج شدے و خدمت الدیفرمود در آن ایام جز
بشر و من کہ خود بودیم از خدمتکاران دیگر کسی نبود ترتیب طعام افطار سلطان المشایخ
جدہ کاتب حروف کہ بہ بیعت بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین شرف بود
کردے و طعام بوقت افطار سید محمد کرانی جد کاتب حروف کہ تم خرقة سلطان
المشایخ بود پیش بردی فاما خدمت خاص از وضو سازانیدن و کلوخ و دستسراج
بردن و جزاں والدیفرمود کہ من بیکروم الغرض در اثنا و این حال پسران راوت
عرض از اقطاع رسیدند و خانه خالی کنانیدن گرفتند و سلطان المشایخ را آنقدر
فرصت ندادند کہ مقامے دیگر بگیرد و مراتب ملکی خود را در آوردند سلطان المشایخ

بضرورت از آنخانه برخاست کتا بهای سلطان المشايخ که جزاں رخت دیگر
 نبود بر سر کردیم و مسجد چهپیر در پیش خانه کسراج ینقال آوردیم کیشب سلطان المشايخ
 در آن مسجد ماند و سید محمد کرمانی جد کاتب حروف اتباع را در دهلیز چهپیر دار فرو و آورد
 دوم روز آن سعد کاغذی که از میردان شیخ صد رالدين بود ایں ماجرا شنید
 بخدست سلطان المشايخ آمد و تقطیم و اسحاق بسیار سلطان المشايخ را
 در خانه خود برد و بالاے بام بارگاه داشت سلطان المشايخ را آنجا فرو و آورد
 و بجهت سید محمد کرمانی مقامے دیگر ترتیب کرد سلطان المشايخ یکماه در آن بارگاه
 بود بعد از مدت سلطان المشايخ از آنجا برخاست و در سراسے رکابدار که متصل
 پل قیصر بود و در میان آن سراسے خانه بود در آن ساکن شد و سید محمد کرمانی
 در سراسے مذکور حجره بود اتباع را در آنجاے فرو و آورد بعد از مدت سلطان
 المشايخ از آنجا برخاست و در خانه شادی گلانی میان نیال دو کا نهاے
 محمد میوه فروش مقامے بود آنجا بودن گرفت و پنهیاں فرزنداں واقرباے
 شمش الدین شریک ایدار معتقدان سلطان المشايخ بودند سلطان المشايخ
 را بتقطیم تمام در خانه شمش الدین شریک ایدار آوردند ساها سلطان المشايخ در آنخانه
 بودند و راحت و جمعیت بیشتر در آنخانه روے داد و بیشترے باران از اجود هن
 که رسیدند خدمت سلطان المشايخ را در آن خانه یافتند و در آنمجلس عزیرے
 بود صاحب نعمت که ادرا خواجه محمد نقیلین دوز گفتند بے پیوست انگشتان
 مبارک اواز رنگ نقیلین رنگین مے بودند و ارباب مہتر خضر ملاقات بود الغرض
 ایں بزرگ سلطان المشايخ را در خانه خود مہماں طلبید و قوسہ یار عزیزان و دیگر بود
 قدرے کچھری در صحنک کردہ پیش آورد چوں آن را خوردند آغاز کردند کہ در آن
 کچھری نمک بسیار بود از یاراں ہر کسے بدیں عنہ پز سخنے طیب آمیز آغاز
 کرد سلطان المشايخ فرمود کہ اے یاراں چیزے گوئید ایں عزیز قدرے نمک
 در خانه داشت ہماں پخت و پیش شما آورد الغرض بعد از اں کہ سلطان المشايخ

از خانہ را و عرض در مسجد چھپرہ دار درآمد ہمدراں شب در خانہ راوت عرض آتش
گرفت تمامی عمارتہاے رفیع و رواقات بے نظیر بزمین پست شد الغرض و ہر خانہ
کہ سلطان المشائخ ساکن یشہ سید محمد کرمانی جد کاتب حروف با اتبع برابر بنو
و سلطان المشائخ را در آن ایام اتفاق ماندن شہر بنو و چنانکہ سلطان المشائخ
نے فرمود کہ در ایام قدیم مراد دل بودن دریں شہر بنو در روزے بر سر حوض قتلخ حال
بودم در آن ایام قرآن یاد مے گرفتہ درویشے دیدم بخی مشغول نزدیک او فتم از و
پرسیام کہ شما ساکن این شہرید گفت آری گفت بطبع خود ساکن میباشد گفت خیر
بعد از آن اندر ویش حکایت کرد کہ من وقتے در ویش غریزے را دیدم از دروازہ
کمال ہیروں برب خندق ہم نزدیک دروازہ کمال زینے است بلند در
حظیرہ شہیدان اند الغرض اندر ویش مرا گفت کہ اگر میخواہی ایمان سلامت بری
ازیں شہر بروں شو ہما زماں من غنیمت کردم کہ ازیں شہر بروم ولے بموانع ماندہ
شدت بہت پنجال باشد کہ غنیمت من مقید است لے رفتہ نمے شو و سلطان
المشائخ مے فرمود چوں من این سخن از آن درویش شنیم با خود مقرر کردم
کہ دریں شہر نہ باشم چند جائے دل من شد کہ بروم بختے دل کردم کہ در قصبہ نیپالی
بروم در آن ایام ترک آنجا بود مقصود ازیں ترک امیر خسرو بود باز فرمود کہ یک
دل کردم کہ در ہستالہ بروم کہ موضع نزدیک است الغرض در ہستالہ رفتہ
سہ روز آنجا بودم ہیج خانہ تیا فتم نہ کردی نہ کرای دریں سہ روز ہماں یکے بودم
چوں از آنجا باز گشتم این اندیشہ در خاطر مے بود تا وقتے جانب حوض را نی
باغے کہ آن را باغ جسرت گویند با خداے مناجات کردم وقتے خوش بود گفتم
خداوند مراے باید کہ ازیں شہر بروم جائے با اختیار و دنیو اہم آنجا کہ خواست
انجا باشم در نیماں آواز آمد کہ غیاث پور دمن ہیچتے غیاث پور را ندیدہ بودم
و ندیدم کہ غیاث پور کجاست چوں این آواز شنیدم بدوستے رفتم اندو
نقیبے بود نیشاپور کی چوں در خانہ آمد فتم مرا گفتند کہ غیاث پور رفتہ بہت

من بادل خود گفتم کہ میں اس غیاث پور راست الغرض باو تہ درخشاں ہو
 آدم آروز آن مقام بچین آبادان بنود موصیٰ مجہول بود بیام سکونت کردم تا آن گاہ
 کہ کیقباد در کیلو کہی ساکن شد در آن عہد اینجا خلق انبوه شد از ملوک و امرا
 و غیر آن آمد و شد خلق و فراحت ایشان بسیار شد با خود گفتم از اینجا ہم باید رفت
 دریں اندیشہ بودم ہمارو ز نماز دیگر جوانے در آمد صاحب حسنے اما نزار گشتہ
 واللہ اعلم از مردان غیبیہ یا کہ بود الغرض چوں بیامدا ول سخن با من این گفت
 آروز کہ مہ شدی نمیدانستی * کانگشت نامے عالمے خواہی شد * امروز
 کہ زلفت دل خلقے بر بود * در گوشہ نشنت نمیدارد و سوز * بعد ازاں این سخن
 گفت کہ اول بارے مشہور نباید شد چوں این کس مشہور شد باید کہ چنان مشہور
 شود کہ فرداے قیامت از روی رسول صلی اللہ علیہ آکہ وسلم شرم نہ نما
 انگاہ این سخن گفت آن چہ قوت چہ وصلہ باشد کہ از خلق گوشہ گیرند و بکن مشغول
 باشند یعنی قوت و وصلہ آن باشد کہ با وجود خلق مشغول حق باشند چوں این سخنہا
 تمام کردم من قدرے طعام پیش آوردم خوردن ہماں زماں نیت کردم ہمیں
 جائے خواہم بود چوں این نیت کردم قدرے ازاں طعام بخورد و برقت و پیشہ
 ازیں اوران دیدم عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ ہمت منہمت سلطان
 المشائخ پیوستہ بر آن بودے کہ ہیچ آفریدہ را اطلاع بر مشغول ہماں من تبا
 و از خلق بکلی اعراض کند و بحق مشغول باشد و دلیل بدیں سخن آنست کہ می فرمود
 در ایام جوانی کہ مرا با خلق نشست بیخاست بودہ است پیوستہ در دل گراں
 می آمد کہ کے باشد از میان اینہا بروں آیم اگر چہ مردمان متعلماں بودندے
 و مشغولے در بحث ہم بار ما نصرت گرفت چنانچہ کرات با یا راں می گفتم کہ دنیا
 شما نخواہم بود من چند روزے ہماں شما ہم بعدہ سوال کردند کہ پیش از آنکہ بخند
 شیخ شیوخ العالم پیوند شود فرمود آرسے و دیگر تبدیل مکانہا بود کہ در کجا استقامت
 نگرفت تا آن غایت کہ از غیب اذن نشنید و در ستر سلوک این راہ بحدے

کوشید که میفرمود من در اوائل از آیندگان می شنیدم که شیخ خضر پاره دوز و زیبا
 خالق است دارد و رویش را خدمت میکند نیت جزم کردم که بروم و غلام
 بجگان اورا تعلیم کنم بعد چند گاه آیندگان آمدند و بدست ایشان مکتوبی بمن رسید
 و در آن اخلاق و مروتها بسیار پیدا کرد و انتم که او هم مرا بشناخت انجا ازوم و
 فرمود که من در خطبه میروم در اثنا راه بریں چهره پیا خور و نظر من
 اقترا زو برم اگر ای کس را همین مقدار چهری باشد بهتر باشد و میفرمود که
 در اوائل مرا گاه گاه در وک بودی مخالفت مردان غیب میسر گرد و باز اندیشیدم
 که این چه تمناست دنبال مصلحتی بهتر باید کرد میفرمود که مردان غیب اول
 آواز میدهند و سخن می شنوایند بعد از آن ملاقات کنند بعد از آن موبایند
 و آخر این حکایت بر لفظ مبارک راند تا مقام باراحت است آنجا که این
 کس را بر بند نکته تنه دریاں مجاهده هاست سلطان المشایخ که در اوائل
 حال بود قدس السمره العیز سلطان المشایخ میفرمود که من برابر شیخ شیوخ
 العالم فرید الحق والدین قدس السمره العیز در شتی نشسته بودم همیاریاں
 حاضر و ایام تموز بود و یاریاں بهر زماں بر می خاستند و سایه میکردند و همچنان وقت
 قیلو له شد همه خفتند و این دعا گو نشسته گس میراند شیخ شیوخ العالم بیدار
 فرمود که یاریاں کجا اند گفتم قیلو له کرده اند فرمود بیا ترا چیزے یگویم آغاز کرد و چون
 در وکلی بروی در مجاهده باشی بیکار بودن هیچ نیست روزه داشتن نیمه نیست
 و اعمال دیگر چون نماز حج نیمه راه مولانا بدرالدین اسحاق گفت که شیخ
 شیوخ را این سفر بر اے تو بود یعنی دریں سفر از بخشش شیخ شیوخ العالم
 نعمت بردی بجه سلطان المشایخ میفرمود در آنحال چنان در ذوق
 ایں فرماں بودم که فراهم نیامد که بهر سم که ام مجاهده پیش گیرم بجا یاریاں رسیدم
 و مشورت کردم و بارشاد ایشان صوم و هر پیش گرفتن فاما چون از پیش شیخ
 بزرگتر نم از انجاست که گاه گاه در آن خلل میشود سلطان المشایخ میفرمود

در عهد عیالی کہ در آنوقت دو جیل منے خرپڑہ بود بیشتر از فصل گذشتہ کہ من خرپڑہ
 پختیدہ بودم و بر آں خوش مے بودم و آرزو مے بردم اگر باقی فصل ہم خرپڑہ خوردہ نشود
 نیکو باشد تا در آخر فصل مردے چند خرپڑہ و چند ناں پیش من آورد و چوں از غیب
 ہما نزد آں فصل خودہ شد بعدہ فرمود یک شباروز گذشتہ بود و شب دیگر آمدہ
 نصف ہم گذشتہ کہ چیزے خوردہ بودم در آں ایام بیک عتیل و سینان مید مید
 مرا یکد انگ ہم بودے تا ناں ہم بخورم و والدہ ہم شیرہ من و دیگر آدمیان خانہ کہ در وقت
 من مے بودند ایشان را ہم ہمیں حال بود و اگر دچینیں حالے کسے نہاتے و یا شکری
 و یا جامہ ہمیں بیاوردے اگر چه از فروختن آں غرض حاصل شدے خاماں مجتہدین
 نذر مے ہم بر آں ساختے کہ از غیب سیدے و پیداست کہ از آں گرسنگی نرود
 و شیخ نصیر الدین محمد رحمۃ اللہ روایت می کند کہ من از سلطان المشایخ شہید
 در آں ایام کہ من در جبرکہ نزدیک دروازہ مندرہ ایست مے بودم سہ روز گذشتہ
 بود بر من چیزے نرسیدہ مردے بیا متختہ در بزدی کے لگفتم برو بہ من برو کہ کیست
 آنکس رفت در باز کرد مردے کاسہ پر کھجوری آنکس داد و رفت من گفتم آنکس
 را مے شناسی گفت نے شناسم آں کھجوری خوردیم آں ذوق و آں حلاوت کہ
 در آں کھجوری خشک یا فقم تا ایں زماں در بیج طعاعے نے یا ہم و ہر نعمتے کہ بدیں
 ضعیف میرسد طفیل آیندہ خوردہ مے شود و مے فرمود والدہ مرا یا من چہاں
 مہبود بود روزے کہ در خانہ مانغلہ نبودے مرا گفستے کہ امروز ما ہماں خدایم در
 ذوق ایں سخن پیویم بقضار مردے یک تنکہ راغلہ در خانہ ما اور دچند روز متواتر
 از آں ناں مے کردند من تنگ آمدم کہ والدہ کے خواہند گفت کہ ما ہماں خدایم
 تا آں غلہ کم شد والدہ مرا گفست امروز ما ہماں خدایم یک ذوقے و راحتے دین
 پیدا شد کہ آنرا صفت نتواں کرد کاتب حروف از والدہ خود سید مبارک محمد
 گویانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ مے فرمود پیش ازیں در غیاث پور و خاں سلطان
 المشایخ ز غیبل میگردد انیدہ نہ بوقت افطار پر کالہ ہاے نان کہ در آں زنبیل

افتادے پہنچے اور مذاق اطراف سلطان المشائخ وقت حیدر نقرے کے ملازم محض
 مے بودند ازاں بودے و کاتب حروف از سید السادات سید حسین محمد کرمانی عم کاتب
 حروف سماع دارد مے فرمود ویشے بوقت اطراف سلطان المشائخ و رآمد و عم از اں
 پر کا لباس نان نفیل مایہ کشیدہ میخواستند کہ افطار کنند این درویش دانست
 طعام خرج کرده اند این پر کالہ با بقیہ طعام ماندہ است تمامی آں پر کالہ با پیچیدہ و بود
 گرفت و رواں شد سلطان المشائخ تبسم کرد و فرمود کہ ہنوز در کار ما خیریت بسیار
 کہ گرسنہ مے دارند یا خیال بعد و وفاقہ بود کہ آں درویش را از غیب سانسیدند و کجا
 حروف از والد خود رحمتہ اللہ علیہ سماع دارد کہ مے فرمود ہمد آں ایام عسرت و فقر
 وفاقہ کہ سلطان المشائخ را بود و بعضے خدمتکاراں بغایت تنگ آمدہ و یاران علی
 کہ میدان شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین بودہ اند ایشان را نیز احوال سخت
 میگذاشتہ وفاقہ مے کشیدہ و دشمنی و دشنامے این حال سلطان جلال الدین خلجی
 چیزے فتوح فرستاد و گفت اگر فرمان سلطان المشائخ باشد من دیہ بہت
 خدمتکاراں سلطان المشائخ بدیم تا بدل فارغ خدمت توانند کرد سلطان
 المشائخ امتناع فرمود و خدمتکاراں بعضے مقتداں کہ بعد از گرسنگی مبتلا بودند نہننی
 شنیدند بخدمت سلطان المشائخ نیک اتفاق هجوم آوردند و گفتند ہمیں باث کہ
 سلطان المشائخ از بیوجہ بخود فاما مانے تو انیم حال ما دشوار است سلطان المشائخ
 در خاطر مبارک گذرانید کہ از خدمتکاراں و بعضے یاراں کہ این سخن میگویند التفاتے ندارم
 اگر ہمہ بروند غمے نباشد فاما این چند یارا علی کہ ہم خرقہ من اندیشاں را در خواقہ
 بیاز ما یم کہ ایشان نیز طالب این ہستند یا نہ بنا بریں قضیہ سید محمد کرمانی جد
 کاتب حروف و بعضے یاران اعلیٰ دیگر را طلبید و در باب سندن دیہ بمصلحت مشا
 کروایاں گفتند کہ مولانا نظام الدین کہ ما وقت و قتی در خانہ توان مے خوریم
 اگر بعد ازین ویہے معین شود ما آب ہم بخوریم سلطان المشائخ ازین جواب لکشا
 بغایت خوش شد و فرمود کہ از دیگر اں التفاتے ندارم مقصود من شما ید خاطر ما بغایت

خوش گردانید که چنانچه که در کار دین مدد فرمایند یا ملا می بینید می باید و از ثنات منقول
است در آنچه سلطان المشائخ بنده مستخرج شیعوخ العالم در اجودین بود
جاهاے سلطان المشائخ بنایت ریگیں شده بود بسبب آنکه جہ صابون نبود
که سپید کنند روزی بی بی رانی جده کاتب حروف سلطان المشائخ را گفت
که اے برادر جاهاے تو بغایت ریگیں شده و پاره هم گشته اگر بدی من بشویم و
پیوند برآں زخم سلطان المشائخ بزبان کرم معذرت میگرد جده علیها الرحمة
معذور نشد چاره خود داد که این را پوشید تا آن غایت که جامه بالشویم
سلطان المشائخ بچنانا کرد جده کاتب حروف بجاها شستن مشغول شده
و سلطان المشائخ کتابے بردست داشت و گوشه رفت بمطالعہ آن مشغول
گشت چون جامه هاشسته شد و خشک گشت بعده جده ام دستار حیه از
سید محمد کرمانی جده کاتب حروف طلبید و نشست بر پیراهن سلطان المشائخ
که از نزدیک گریبان رفته بود پیوند کرد و جاها بسطان المشائخ داد سلطان
المشائخ بصد معذرت آن جامه پوشیده و تا آخر عمر رعایت امنی بایست محمد
کرمانی و فرزندان او کرد و الی یومنا از صدقه سلطان المشائخ پرورش می یابد
و گرد بر گرد روضه جاسپاری می کنند این ضعیف گوید قطعه آن بخت کو که یک
قدم آئیم سوے تو آں دولت از کجا که بنیم روے تو بے کل رخت بشام
دل رسید جاں میهم بر سر کویت به بوے تو سلطان المشائخ نے فرمود
وقتے من ازید اول دروہلی نے آدم مردے زندہ پوشے گلے سیاه دڑ
و سر بندے ریگیں بر سر و او بچنین بطریق مستان در اثناء راه آمد سلام کرد
گوئی ستمی است پیام مراد کنار گرفت و سینہ من بوے کرد و سینہ خود بر سینہ
من نہاد و چشم فراز کرد سوے من دید و گفت اینجا بوے مسلمانی سے آید
من در نیافتم کہ کیست کرت و دیگر در جماعت خانه کند و ری کشیدہ بودند او
آمد سلام کرد در آمدہ نشست بچنانا بر رفت بعد فراغ طعام او را ندیدم از ایشان

باب اول در فضائل خواجگان جہشت انصاریت تائید حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

پرسیدم کہ ایں درویش چیزے خور و گفتن چہار ناں و قدرے شور یا در کاسہ شوی
انداخت پیش خانقاہ مقابل بلندی بود نشست زمان بخورد و رفت و مارا
در آنوقت انصاریت سہ گاہ فاقہ مے شد کرت بیوم یاران کلا کہرے آمدند و یاریکہ
اورامولانا غم گفتندے اوراں درویش در سیرے پیش آمد پرسید کہ کجا میری
مولانا گفت بخد مت قلاں فرمود کہ آں مسکیں چہ دارد ایں دوازده جتیل
اوراید بید ازاں روز باز فتح و فتوحے پیدا شدن گرفت روشن شد کہ ہماں مرد
بود و او خود را پیدا نکرد و مگر در حالت عسرت تکلمہ ہشتم در بیان یافتن سلطان
المشاخ نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز خلافت و نعمتہاے دینی
و دنیاوی از حضرت با عظمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ
العزیز سلطان المشاخ قدس سرہ العزیزے فرمود در او اکل کہ بتعلم
مشغول بود و دستغراق تمام دہشتم شیخ شیوخ العالم فرمود کہ نظام الدین
ایں دعا یاد داری یاد آیم الفضل علی البریۃ یا یا سبط الدین یا نعظیۃ و یا صاحب
المصاب السنیۃ یا دافع البلاء و البلیۃ صل علی محمد و علی آلہ البکرۃ
القیۃ و اعظم لنا یا العشاء و العشیۃ ربنا تقنا مسلمین و الحقنا یا الصالحین
و صل علی جمیع الانبیاء و المرسلین و علی ملائکہ المقربین و سلم تسلیما کثیرا
کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین گفتیم خیر شیخ شیوخ العالم فرمود کہ ایں دعا یاد
گیر و مواظبت نماے تا ترا خلیفہ خود گردانم و بموجب فرمودہ دعا گو در شہر آمد و سہ
کثرت از وہلی بخدمت شیخ شیوخ العالم رقم بعدہ یکروز خواجہ طلبید سیر و ہم
ماہ رمضان سنہ تسع و تین و تہا یہ بود و فرمود کہ نظام یاد داری آنکہ گفتہ بودم
گفتم آری فرمود کہ کاغذ بیا رید اجازت نامہ بنویسند کاغذ آوردند اجازت نامہ
بنشاند بعدہ فرمود مولانا جمال الدین را در ہاشمی و قاضی منتجب را و
وہلی بنامی ذکر شیخ نجیب الدین نکرد و انتم مگر بخاطر مبارک ایشان کوفتہ کرد
باشد چون در وہلی آمد گفتیم ہم ماہ رمضان شیخ نجیب الدین نقل کردہ است

و فرمودہ آن روز کہ شیخ شیوخ العالم شیخ لیس مرزا نظام الدین و دواد و روئے سوئے
 این دعا گو کرد و فرمود خدا تعالیٰ ترا نیکوخت گرداناد **اَسْعَدَكَ اللهُ فِي الدُّنْيَا**
وَرَزَقَكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مَقْبُورًا ازاں علیہ کیہ خدایا راست و فرمود کہ تو
 درختے شوی کہ در سایہ تو خلقے برپا شود و فرمود مجاہدہ مے باید کرد برائے استعداد
 و چوں باز گشتم از حضرت شیخ شیوخ العالم در ہاشمی رسیدم شیخ جمال الدین
 را خلافت نامہ نمودم بپناشت و ملاطفت بسیار کرد و این بیت بر زبان
 مبارک راند بیت خداے جہاں را ہزاراں سپاس کہ گوہر سیرہ گوہر
 شناس و نسخہ خلافت نامہ و اجازت نامہ سبق گفتن تہنید
 ابو شکور سامی کہ سلطان المشائخ از حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الدین
 یافتہ است دریں کتاب تحریر یافتہ و آن اینست **بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ**
الَّذِي قَدَّمَ إِحْسَانَهُ عِدَّةَ مِائَةٍ وَآخِرُ شُكْرٍ عَلَى نِعْمَتِهِ هُوَ الْأَوَّلُ هُوَ الْآخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ أَوْ مَوْجِبُ مَا قَدَّمَ مَوْلا مُقَدِّمًا آخِرًا وَلا مُعَلِّلًا لِمَا
أَلَانَ وَلا مُخَفِّفًا لِمَا أَظْهَرَ وَلا يَكْدُ لِنُطْقِ الْأَوَّلِي وَالْآخِرِ عَلَى دَيْمِيٍّ مَتَبِعًا
أَوْ تَقَابُلًا وَالصَّلَوةُ عَلَى رَسُولِهِ الْمُصْطَفَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَآهِلِ الْوُدِّ وَآلِ الرَّحْمَةِ
وَبَعْدُ فَإِنَّ الشَّرَّ فَوْعَ فِي الْأُمُورِ يُوسِّعُ دُعَاءَ الشُّهُورِ وَيُسَبِّحُ مَنْ يَكْبُرُ
مِنْهَا مُحَارِقُ الْقَوْلِ رَدِّ عَلَى أَنَّ الطَّرِيقَ تُحَوِّتُ وَالْعُقْبَةَ كَوْنُ دَوْلَتِ الْكِتَابِ
فِي هَذَا الْقَدْرِ تَهْنِئَةُ الْمُتَدَيِّ إِلَى شُكْرِ مَنْ بَرَزَ اللَّهُ مُضْجَعَةً وَقَدْ
فَرَّاهُ عِنْدِي أَلْوَدُ الرَّشِيدِ أَلَمَامُ النَّفَقِ الْعَالِيَةِ الرَّحْمَنِ نِظَامُ الْمِلَّةِ وَاللَّيْلِ
عُجْلُ بْنُ أَحْمَدَ زَيْنُ الْأَمَّةِ وَالْعُلَمَاءُ مُغْنَى الْجِلَّةِ وَالْأَتَقِيَاءُ أَعَانَهُ اللَّهُ عَلَى
إِتِمَاعِ مَرَمَاتِهِ وَأَنَالَهُ مُنْتَهَى رَحْمَتِهِ وَأَعْلَى دَرَجَاتِهِ سَبْقًا بَعْدَ سَبْقٍ
مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ قِرْلَةً تَدْبُرُ وَاقِيَانٍ وَتَقِظُ وَاقِيَانٍ مُشْجِعٍ رَحَائِيتِهِ
سَمِجٍ وَدِرَايَتِهِ جَنَانٍ وَكَمَا حَصَلَ الْقَوُوفُ عَلَى حُسْنِ اسْتِغْنَاءٍ دِهْ كَلِّ لَكَ وَقُوَّةٍ

تعالى وَاَجْرُهُ اَنْ يَدْرَسَ فِيهِ الْمُتَعَلِّمِينَ بِشَرِّطِ الْحَاضِرَةِ عَنْ التَّضَعُّفِ وَالْعِلَاطِ
وَالْتَحَنُّنِ وَبَذْلِ الْجَدِّ وَالْإِجْتِهَادِ فِي التَّحْقِيقِ وَالْتَفَانِ فِي الشَّرِّكِ وَعَلَيْهِ الْمَعُولِ
وَاللَّهُ الْعَالِمُ وَكَانَ ذَلِكَ يَقُومُ الْأَرْبَعَا مِنَ الشُّهُرِ الْمُبَارِكِ رَمَضَانَ عَظَمَهُ اللَّهُ
بِرُكْنَتِهِ بِإِلْوَ شَارَةِ الْعَالِيَةِ أَدَكَمَ اللَّهُ عِلَاقَهَا وَعَنِ الْخَلْقِ حَمَاهَا تَحَرَّتْ هَذِهِ
الْوَسْطَرِ عَنْ اللَّهِ عَلَى يَدِ أَفْضَلِ الْفَقِيرِ إِلَى اللَّهِ الْعَلِيِّ إِسْحَاقَ بْنِ عَلِيٍّ
إِسْحَاقَ الذَّاهِلِيِّ بِمُشَافَهَتِهِ حَامِدًا أَوْ مُصَلِّيًا فَأَجَزْتُ لَهُ أَيْضًا
بِأَنْ يُرَوِيَ عَنِّي جَمِيعَ مَا اسْتَفَادَهُ وَحَقَّقَ وَتَمِيعَ ذَلِكَ مِنِّي وَدَعَى وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ
أَشْرَعَ الْهُدَى وَأَجَزْتُ لَهُ أَيْضًا أَنْ يَكْرِزَ الْخُلُقَ فِي مَسْجِدِ أَهْمَتْ فِيهِ الْجَمَاعَةُ
وَلَا يُخْلُ بِشَرِّ أَطْفَالِهَا أَلْفِي بِهَا حُصُولُ الزِّيَادَةِ وَبِرِفْعِهَا تَكُونُ الْأَقْدَامُ عَاتِلَةً تَائِيَةً
وَذَلِكَ تَجَرُّيدُ الْمَقَاصِدِ عَنْ مَفَاسِدِهَا وَتَقَرُّيدُ الْبَهْتِ مَا تَقَفَّلَهَا وَبَيَانُ
ذَلِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ
كَمَا بَرَى سَبِيلٍ وَحَدَّثَ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ الْحَدِيثُ هَذَا ذَلِكَ صَحَّ قَصْدُ
وَأَجْمَعَ هَمَّتَهُ وَصَارَتْ لَهُمْ الْمُخْتَلَفَةُ هَمَّةً وَاحِدَةً فَلَيْدُ خَلِ الْخُلُوعَ مُفْتَرِ أَنْفُسِهِ
مُعَدِّ مَا لَخَلَقَ عَالِمًا لِيَعْرِفَهُمْ تَارَكَ الدُّنْيَا وَشَرَوَاتِهَا وَاقْفَا عَلَى مَضَارِّهَا
وَأُمْنِيَّتِهَا وَتَلَكَّنْ خُلُقًا مَعْمُومَةً بِأَنْوَاعِ الْعَادَاتِ إِذْ سَمِعَتْ نَفْسُهُ
عَنْ إِحْتِمَالِ الْأَعْلَى يُزِيلُهَا إِلَى الدُّنْيَا وَأَنْ تَحْتَجَّتْ فَلْيُزِيلُهَا أَمَا يَعْزِلُ بِسِيرَاوِ
بِالنَّوْمِ فَإِنَّ فِيهِ إِخْتِرَارَ عَنْ هَوَا حِسْلِ النَّفْسِ وَلِيَحْتَرِزَ ابْطَالَةَ فَا بِنَهَا تَقْشُرُ
الْقُلُوبَ وَاللَّهُ تَعَالَى عَلَى ذَلِكَ أَعَانَهُ وَيَحْفِظُهُ عَمَّا شَانَهُ وَرَحْمَتُهُ وَهُوَ
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَيْضًا إِذَا اسْتَوْفَرَ حَظَّهُ مِنَ الْخُلُوعِ
وَأَفْتَحَتْ بِهَا عَيْنَ الْحِكْمَةِ وَاجْتَمَعَتْ خُلُواتُهُ مِنْ دِيَارِ تَوَصُّلِ إِلَيْهِ مَنْ لَمْ
تَقْدِرْ إِلَى صَوْلِ الْبَيِّنَاتِ تَقْدِرْ إِلَيْهِ إِيَّاهُ فَيَكُونُ الْغُرْبَةُ تَائِيَةً عَنْ يَدَيْهَا وَهُوَ
مِنْ جُمْلَةِ خُلَفَائِنَا وَالتَّزَامُ حُكْمِهِ فِي أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ جُمْلَةِ تَعْظِيمِنَا
فَرَحِمَ اللَّهُ مَنْ أَرَمَهُ وَعَظَمَ مَنْ أَرَمَنَاهُ وَأَهَانَ مَنْ لَمْ يَحْفَظْ حَقَّ مَنْ حَفِظْنَا

هَكَذَا ذَلِكُ كُلُّهُ مِنَ الْفَقِيرِ الْمُسْتَغْوَدِ ثُمَّ لَعَنَ اللَّهُ وَحَسَنَ تَوْفِيقِهِ يَا اللَّهُ أَكْثَمَ بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سِپَاسِ وَتَسْلِيشِ ثَابِتِ اسْتِ مَرَاتِدِ رَأْسِ اللَّهِ كَمَا مَقْدَمِ كَرْدِ
 احْسَانِ خُودِ رَابِعَتِ خُودِ وَتَوَكُّرِ كَرْدِ وَتَشْكُرِ خُودِ رَابِعَتِ خُودِ اَوَّلِ اَوَّلِ اَوَّلِ اَوَّلِ اَوَّلِ
 آخِرِ اَوَّلِ طَائِفَةِ اَوَّلِ بَاطِنِ نِصْبِ پُستِ كُنْدِه كَسِ مَرْحِيزِ رَا كِه بِالَا كَرْدِ خُدَا
 تَعَالَى وَنِصْبِ بِالَا كُنْدِه كَسِ مَرْحِيزِ رَا كِه پُستِ كَرْدِ خُدَا تَعَالَى وَنِصْبِ طَائِفَةِ كُنْدِه
 مَرْحِيزِ رَا كِه پُشِيدِه كَرْدِه اسْتِ خُدَا تَعَالَى وَنِصْبِ نِهَا كُنْدِه كَسِ
 مَرْحِيزِ رَا كِه پُيدَا كَرْدِ خُدَا تَعَالَى وَتَرْدِ كِ نَمِ شُودِ كَوَا يَكِي اَوَّلِ اَوَّلِ اَوَّلِ اَوَّلِ اَوَّلِ
 بَرِ تَشْكِلِ خُدَا تَعَالَى نَه اَز رُوعِ اَعْتِبَارِ نَه اَز رُوعِ مَقَابِلِ رَحْمَتِ كَامِلِه نَزَلِ
 يَادِ بَرِ رُوسِ آسِ خُدَا بِمُجُورِ رُوعِ كِه بَرِ كُنْدِه شُدِه اسْتِ وَنَامِ يَا كِ اَوْ مُحَمَّدَا اسْتِ
 وَرَحْمَتِ كَامِلِه نَزَلِ يَادِ بَرِ آسِ مُحَمَّدِ وَبِرِ آسِ مُحَمَّدِ وَبِرِ اَصْحَابِ آسِ مُحَمَّدِ وَرَحْمَتِ
 كَامِلِه نَزَلِ يَادِ بَرِ اِبْرَاهِمْ دُوسْتِ وَبِرِ اِبْرَاهِمْ بَرِ كُنْدِ كَرْدِ وَصَلَاةِ فَرَسْتَا دُنِ
 پَسِ مِیْگُو یَمِ مَنِ پَسِ پَدِ رُسْنِ كِه اَبْتِدَا كَرْدِ دَرِ عِلْمِ اَصُولِ حَدِیْثِ كَشَادِه مِیْكُنِ دُعا
 حَاضِرِ اَزَا وِیْنَا مِیْكُنِ مَرْ كَسِ رَا كِه آبِ مِیْدِ هَا رَا كِ عِلْمِ اَصُولِ جَاهِ اَسُو خُشْتِ كَلِ
 رَا بِنَا بَرِ كِه بَدِ رُسْتِ رَا هِ تَرَسْنَا كِ اسْتِ عَاقِبَتِ كَارِ پَرِ دُشَوَارِ وَبَهْتَرِ كِتَابِ
 دَرِ عِلْمِ اَصُولِ تَهْمِیْدِ اَلْمُهْتَدِیْ اِبْرَاهِمْ شُكُورِ اسْتِ سِرِ دُخُوشِ كُنْدِ اَللّٰهُ تَعَالَى خَوَاجَا هِ
 اَوْ رَا تَحْقِیْقِ خَوَانْدِ نَزْدِ مَنِ فَرْزَنْدِ رَشِیدَا مَامِ پَاكِ دِیْنِ وَپَاكِ رَا سِ دَانَا وَبَرِ كَزِیدِه
 آرَا سَتِ كِ كَرْدِه مُجْدِیْ وَدِیْنِ مُجْدِیْ مُحَمَّدِ سِپَرِ اَحْمَدِ زِیْبِ اَوْرِیْ اِمَامَا وَعَالِمَا جَا
 فَخْرِ بَزْرِ گَانِ وَتَقِیَا نَمُودِ كُنْدِ اَوْ رَا اَللّٰهُ تَعَالَى بَرِ طَلَبِ كَرْدِ وَجِستِ رِضَا نَزْدِیْ
 مَامِ خُودِ وَبِرِ سَا نَمُودِ اَوْ رَا نِهَا یَتِ رَحْمَتِ خُودِ وَبِالَا تَرِیْ مَرْتَبِ هَا عَنَا یَتِ كَرْدِه خُودِ
 خَوَانْدِ تَهْمِیْدِ رَا سَبْقِ بَعْدِ سَبْقِ اَزَا وِلِ آسِ كِتَابِ تَا آخِرِ آسِ كِتَابِ خَوَانْدِ نَمُودِ بَا فِكْرِ
 وَانْدِشِ مَبَا یِ شُكُورِ وَبِ گِمَا نَمُودِ خَوَانْدِ نَمُودِ بَهْتَرِ یَا رِیْ وَاسْتِوَارِیْ كَرْدِ آرَنْدِه
 نِگَا هِ اَشْتِ شَنِدِ نِ بَكُوشِ وَنِشْتِ نِ بَدَلِ چِنَا نِجِه حَاصِلِ گِشْتِ اَطْلَاعِ بَرِ خُوبِیْ سَتَعْدَا
 آسِ نَظَامِ اَحْمَدِ بَحْتِیْنِ حَاصِلِ گِشْتِ اَطْلَاعِ بَرِ سِیَارِیْ آرَا سَتِ شَوَا یَسْتِ كِ

نعمت خلافت
 نامہ اجازت
 نامہ سبق فقر
 مکتبہ اہل سنت
 ساقی کدھ
 سلطان المشائخ
 اجفرت شیخ
 شیوخ العالم
 خدیج الحق الدین
 یافتہ اندوین
 کتاب عبارت
 عربی دستور
 است ترجمہ
 آں ہر سقہ
 عبارت ہادی
 بعد از نوشتن
 آں ہر سقہ
 عربی تعلیمی
 آں کہ راسے
 خواندن فاقی
 خواناں بکار آید

او و اجازت دادم اور اینکه سبق این کتاب یکیدم خواندگان را بشرط احترام کردن از
خطا گفتن و از خطا نوشتن و گردانیدن سخن از محل آن بشرط خرج کردن دستی
در سخن خرج کردن قوت و درست کردن نسخ و پاکیزه کردن سخن الله تعالی است
نگهبان از لغزشها در سخن و انبیا را بی تباہی و رکاباے دین کردن و بوده است
کتابت این مثال در روز چهارشنبه از ماه مبارک رمضان بزرگ گردانده حق تعالی
برکت آن ماه را بوده است کتابت این مثال با شارہ جناب شیخ شیوخ العالم
همیشہ از حق تعالی قدر و منزلت آن اشارہ عالیہ را در نگاہ دار و آنرا از خلل نوشته
شد این سطر بہیارے دادن الله تعالی بردست ناتواں محتاج بسوے الله توانای
بے نیاز اسحاق پسر علی پسر اسحاق متوطن دہلی نوشته بحضور آن شیخ
شیوخ العالم در حالے کہ حمد کنندہ است و درود فرستندہ است و نیز اجازت
دادم من مراں نظام الملک والیدین را اینکہ روایت کند از من ہمہ آن چیز کہ
استفادہ کردہ است آنرا گرد آورده است و شنیدہ است آنرا از من نگاشتہ
است و سلام باد برکے کہ پیروی کند راہ راست را و نیز اجازت دادم من ا
را اینکہ لازم گیر و خلوت را در مسجدے کہ بر پا کردہ ہے شود دروے جماعت
و رخنہ نکند در شرطہاے آن خلوت ہیچو شترطہا کہ باں حصول زیادت است ترقی
و بہ ترک آن خلوت میگردند و مقدمہا بہ بدی شتابندہ و بدی کنندہ و آن شرایط
مجرب گردن است مقصد ہا را از تباہی ہاے آن مقاصد و یکسو کردن ہمت
است از چیزیکہ غافل کند آن چیز ازاں مقاصد بیان این خلوت چیز است
کہ گفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم باش در دنیا مانند مسافریا مانند گذرندہ راہ
و شمار کن نفس خود را از اصحاب قبور تا آخر حدیث پس نزدیک ادا کردن شرایط
خلوت درست شود قصد خلوت آن خلوت نشین و جمع گردد و ہمت آن خلوت
نشین و گرد ہم تہاے مختلفیک ہمت پس گو کہ داخل شود خلوت را در حالے
کہ بہت کنندہ است نقش خود را در حالیکہ معدوم دانندہ است مر خلق را

و اناست بینا تو انی ایشاں در حالے کہ ترک کنندہ است مردنیا را و شہوت ہائے
 آں دنیا را در حالے کہ دانا است بر مضرت ہائے آں دنیا و برآرزوے ہائے آں
 دنیا کو کہ شہو خلوت آں خلوت نشین آباداں باقسام عبادات و فطیکہ عاجز شو و نفس
 انصاحب خلوت ز برداشت کردن شغلہائے بر تر و کلاں تر فرو آرد آں
 نفس را بسوے عبادتہائے خورد تر و سبک تر و اگر غلبہ کند بدلیل پس خوش و
 راضی دار آں نفس را یا بعل اندک یا بخواب اندک پس بدستی کہ درین خوش داشتن
 پرہیز است از شورش ہائے نفس گو کہ پرہیز کند انصاحب خلوت بیکاری را پس
 بدستی کہ آں بطالت سخت غافل مے کند دلہا را خدا تعالیٰ بر این کار اعانت
 کند آں نظام الحق والدین را و نگاہ دارد ویرا حقتعالیٰ از چیزیکہ بدستی کہ مہربانی
 کند او را حق تعالیٰ در آں حالے کہ اللہ تعالیٰ مہربان تراست از ہمہ مہربانان
 رحمت کامل تر نازل یابد بر محمد و آل محمد نیز وقتے کہ بسیار شود بہرہ آں نظام الحق
 از خلوت جاری شود بسبب آں خلوت ہا چشمہ دانائی و علم و وقتے کہ جمع کنندہ شود
 خلوت او عبادات نافلہ برسد بسوے او کہے کہ قادر شود رسیدن را بسوے ما
 تمام بکنند بسوے آنکس آں نعمت را پس دست بزرگ آں نظام الحق نائب
 دست ماست و آں نظام الملتہ از جملہ خلیفہ ہائے ماست و لازم از فتن حکم آں
 نظام الحق در کار دین و در کار دنیا از جملہ تعظیم ماست پس رحم کند حق تعالیٰ
 کہے را کہ اکرام کند آں نظام الحق را و بزرگی دارد کہے را کہ من بزرگ و شتم
 او را و ہان و خوار دارد کہے را کہ نگاہ ندارد آنکس حق کہے را کہ من نگاہ و شتم حق
 آں را صحیح و ثابت است تمامی این مثال از فقیر مسعود تمام شد این مثال بیدار
 اللہ تعالیٰ بخوبی توفیق دادن آں خدا تعالیٰ اللہ دان تراست بسر انجام کار
 کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد و
 در پنجہ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ رحمت داشت کہ یہاں
 زحمت از دار دنیا بدار عقبہ خواہد خرامید سید محمد کرمانی جد کاتب حروف از

شهر دہلی در اجودہن رسید دید کہ شیخ شیوخ العالم درون حجرہ بالاے کہت
 غلطیہ است و فرزندان و یاران پیش در حجرہ نشسته در مشورت آنکہ بہت مقام و بجا
 التماس کنند ہمیں میاں سید محمد کرمانی علیہ الرحمۃ خواست کہ بہت پایہوس درون حجرہ
 برو و فرزندان مانع شدند کہ وقت نیست سید محمد کرمانی علیہ الرحمۃ را طاقت نمازد و حجرہ
 باشد و دروں رفت و در پایے شیخ شیوخ العالم افتاد شیخ کبیر چشم مبارک باز کرد
 و پرسید کہ سید چگونہ دے رسیدی سید محمد کرمانی گفت ایں بندہ ہمیں ساعت رسیدہ
 است بعدہ خواست کہ قدم بوس سلطان المشائخ برساند اندیشید کہ درین محل اگر
 ابتدا از ذکر سلطان المشائخ خواہم کرد شیخ شیوخ العالم تحقیق در باب مرحمت ہند
 کرد و اینخی بر مزاج فرزندان شیخ کبیر خوش نخواہد بود اول سلام و پریش از مشائخ
 کہ در آن ایام در شہر بودند رسانیدن گرفت و شیخ شیوخ العالم بگوش رضا استماع
 میفرمود چوں ذکر سلطان المشائخ خواست گفت کہ مولانا نظام الدین بند
 مخوم بندگی و پایہوس رسانیدہ است و اوقات بیاد دے شیخ شیوخ العالم فر
 میکن شیخ شیوخ العالم بر نیخون در باب سلطان المشائخ مرحمت فرمود و پرسید کہ
 چگونہ است خوش ہست بعدہ گفت کہ انجامہ و مصلے و عصاے بدو و ہید
 چوں ایں سخن بسبح فرزندان شیخ کبیر رسید بر آشتند و ہر یکے بخصومت و عہدہ پیش
 آمدند کہ تیں چہ کردی مطلوب ما را بدیگرے دہانیدی سید محمد کرمانی گفت من چکنم
 مخصوص ذکر ایشان نکردم امانت سلام ہر یکے از مشائخ دہلی میرسانیدم در اثناء
 آن ذکر ایشان نیز کردہ شچوں حق تعالی عوذ جل بکرم خویش کیے را بداند اندازہ من
 باشد کہ مانع آن دولت باشم چوں خبر نقل شیخ کبیر سلطان المشائخ رسید سلطان
 المشائخ عنایت اجودہن کرد چوں بنیارت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر شرف شد
 مولانا بد الدین اسحاقی انجامہ و مصلے و عصا بخدمت شیخ المشائخ حضرت سلطان
 المشائخ رسانید و ذکر سید محمد کرمانی کرد کہ خدمت سید رعایت حقوق
 محبت شہاد و غیبت بواجبی کرد و سلطان المشائخ سید محمد را در کنار

گرفت و عقد محبت میان این دو بزرگ محکم تر شد الحمد للہ علی ذلک و سلطان
 المشائخ بقلم مبارک خود بنیشتہ است کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
 سرہ العزیز کہ کاتب حروف را بخواند در روز آدینہ بعد از فراغ نماز بیست و بیجم ماہ
 جمادی الاول سنہ تسع و ستین و ستامیہ لعاب از دہن مبارک در دہن کاتب
 کرد و وصیت فرمود بحفظ کلام اللہ المجید رزقہ اللہ تعالیٰ و شیخ شیوخ العالم فرید الحق
 والدین فرمود نظام گفت لبیک خواجہ گفت دین دنیا را داده اند اینجا ہمیشہ بر ملک ہند گیر
 نظر منک یکنفیی بزرگے خوش گوید بیت بسی لطف تو بتواں ز آتش آب
 انگشت بدیعون جاہ تو بر چرخ بر تواں آمد و دغہ مبارک شعبان سنہ تسع
 و ستین و ستامیہ از حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز التماس نمودہ
 آمد شیخ شیوخ العالم با جاہت و مدد فاتحہ مقرون فرمود از برائے آنکہ کتاب
 در بدر خلق نکرد و سلطان المشائخ میفرمود را بنچہ شیخ شیوخ العالم قدس سرہ اللہ
 مضجعہ رحمت داشت مرا با چند یار زیارت شہدائے کہ آنجا بودند فرستادہ بود
 چوں با بخدمت پیوستم فرمود کہ دعائے شہائے اثر نکرد مرا بیچ جواب فراموش نمود
 بود او را علی بہاری گفتندے او دور تر ایستادہ بود او گفت مانا قصانیم و ذات
 مبارک شیخ کامل دعائے ناقصاں در حق کاملان کے مستجاب شود ایں سخن
 بسع مبارک شیخ شیوخ العالم نرسیدہ من عین آن بسع مبارک رسانیدم مرا
 فرمود کہ من از خدا خواستہ ام کہ ہر چہ تو از خدا بخواہی بیایی بعد از اں
 روز عصا بمن داد و میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ اللہ
 سرہ العزیز در حجرہ سر بر نہ کردہ و بشوہ متغیر کردہ میگشت و ایں بیت میگفت
 بیت خواہم کہ ہمیشہ در وفائے تو زیم و خاکے شوم و وزیر پائے تو زیم و مقصود
 من خستہ ز کونین توئی از بہر تو میرم از برائے تو زیم چوں بیت تمام کرد سر بسجہ
 نہا و جن کرت من مثل ایں دیدم در حجرہ در رفعم و سر و قدم شیخ شیوخ العالم
 نہا دم شیخ کہ فرمود خواہ چہ خواہی من چیزے دینی خواستم شیخ مرا بخشد بعدہ

پیشیاں شدم کہ چرا خواستم کہ در سماع بمیرم بعدہ قاضی فحی الدین کاشانی پرسید
 آن چه بود سلطان المشایخ فرمود استقامت خواستم شیخ مرا بخشید و میفرمود کہ روز
 نظام الدین پسر شیخ شیوخ العالم و این ضعیف ہر دو پیش شیخ شیوخ العالم
 بودہ ایم بر لفظ مبارک راند شہا ہر دو فرزند اید سوے او اشارت کرد کہ تو نانی و سوے
 بندہ اشارت کرد کہ تو جانی و میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین میفر
 کہ یکے بود با من پیوند کردہ بود چوں از من برفت چند گاہ فراخ او بر قرار بود باز
 از آن قرار گشت و یکے دیگر بود کہ از من دور تر رفت و دیرے ہما بخا بود تا دیکے
 فراخ بر قرار بود بعد از دیرے او ہم گشت انگاہ سوے سوے با من کرد کہ این
 مرد تا بہن پیوستہ است ہم بر آن فراخ است و ہیچ نکشتہ است سلطان المشایخ
 چوں بر نیخرف رسید بگریست و ہم در گریہ بر لفظ مبارک راند تا امروز محبت ایشان
 بر قرار است بلکہ بر مرید احمد اللہ علی ذلک نکتہ نہم در بیان مجاہدہ ہای سلطان
 المشایخ در آخر عمر و روش آن بادشاہ دین قدس اللہ سرہ العزیز کاتب حروف
 از والد خود سید مبارک محمد کرمانی سماع دارد کہ مدت نسی سال در ایام جوانی
 سلطان المشایخ را مجاہدات سخت بود چنانکہ شہمہ از آن ہم دریں کتاب تحریر یافتہ
 است و مدت نسی سال دیگر تا آخر عمر مجاہدہ ہا سخت تر از آن بر ذات ملک صفات
 خود نہاد با وجود فتوحات و اقبال دنیا بہ بندگی بندگان او آواز انجملہ میرا بود
 الغرض چوں عمر عزیز سلطان المشایخ بہشتا و سال کشیدہ بچوقت نماز بہمت
 جماعت از بالاے بام جماعت خانہ کہ عمارتے بس رفیع است فرود آمدے و
 باوریشاں و غزراں کہ در آن جمع ملکوت حاضر میشدند نماز گذاروے ایشان
 بواسطہ سلطان المشایخ مستوجب بہشت میگشتن بایں کبر سن صوم
 دوام بود روزہ افطار کم میکردند و بوقت افطار سہل چیزے از طعام میخوردند یک
 نانے و یا نیم نانے برابر سبزی و یا تلخ کرلیہ و یا قدرے برنج ایں ہم بسبب
 موافقت عزیزاں و درویشاں و مسافراں و تا آن غایت کہ بدولت در مایہ

مے بودند ہم در ایشان مے بودند در باب ہر کہ شفقت بودے بصحبتک خاص و بنوالہ تعالیٰ
 مخصوص میگردد ایند تا آن سعادۃت کرا روزی بودے از مولانا شمس الدین
 بچے روایت میکنند کہ فرمود کہ من وقتے در ماندہ سلطان المشائخ حاضر بودم وقت
 افطار نظر من جانب سلطان المشائخ بود و دیدم کہ آغاز طعام خوردن سلطان
 المشائخ کہ دست مبارک در کاسہ بخت لقمہ دراز کرد و پچھاں دراز کردہ و کاسہ بودند
 کہ وقت برداشتن ماندہ شد الغرض بعد از افطار بالا کہ مقام سکونت بود و میرفتند
 یاران و عزیزان کہ از شہر و اطراف آمدہ مے بودند میان نماز شام و نماز خفتن بالا
 طلب شدے تا ساعتے سعادت محاسن و بشارت جمال ولایت سلطان
 المشائخ مشرف و منور گردند بزرگے خوش گوید شعر طوفانی لا عین قوہ انت
 بینہم + فہن من نفعہ من وجہک الحسن بعدہ از ہر جنس میوہاے تر و خشک و
 ماکولات و مشروبات لطیف لذیذ پیش مے آوردند و آن عزیزاں تناول میکردند
 و ایشان را دلدار میفرمود و از عالم ہر یکے پیش میکرد تا کہ گمان آن نبرو کہ
 سلطان المشائخ از آن نعمتہاے دنیا حطے میگرفت تا ما این الوان نعم از براے
 آن مے آوردند تا آن عزیزان غریب و شہریرا دل دریا بدو چوں سلطان المشائخ
 بدولت نماز خفتن بجماعت گذاردے باز بالا رفتے ساعتے نیکو مشغول بودے
 بعدہ چوں بخت استراحت در کہکبہ نشستے در آن وقت تسبیح مے آوردند و
 بر دست مبارک او میدادند و بدان وقت بچکس را از یاراں محل آن بنو دے
 کہ پیش برو و جزا میسر و کہ حکایت ہاے ہر جنس پیش نشستہ کردے سلطان
 المشائخ براے خاطر امیر خسرو بہر مبارک برضا جنبا نیدے و وقت از وقت
 فرمودے کہ ترک خبر باجیت امیر خسرو و بر حکم این فرماں میداں فراخ یافتے اگر
 نکته پرسیدندے فصلے فرو خواندے درین محل از خوردگاں قرہتیاں و بعضے
 مولا از دگاں کہ محل داشتند پیش میرفتند قدماے مبارک بسر و دیدہ میمالیدند
 امیر خسرو گوید بیت خفت خسرو مسکین ازین ہوس شہبا کہ دیدہ برکت
 خوشی بہت مرچشم ہاے قوے را کہ تو در میان ایشان ہی پس ایشان بالعت انداز دیدن ہر کس نیکو

پایت نهند بخواب شود + بعد ه چوں امیر خسرو و خور و گان از پیش تخت فرقه سائی
 سلطان المشائخ بیرون آمدے اقبال خادم بیادے و چند آفتابہ پر آب
 بہمت توفی سلطان المشائخ داشتے و خود بیرون آمدے بعدہ سلطان
 المشائخ خود ریختے و در رانجیر کر دے و در آن محل جرحی کسے دیگر نبودے
 خداوند کہ تمام شب چہ راز نا و چہ نیانہ و چہ ذوقھا و چہ شوقھا با خداے تعالیٰ
 بودے چنانکہ در اینمے اس بیت بارہا بر زبان مبارک سلطان المشائخ
 گذشتہ است بیت عشقے کہ ز تو دارم اے شیخ چگل + دل داند من دامن و
 من دامن و دل + و بخط سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ ام قطعہ تنہا منم و شب
 و چراغے + مونس شدہ تا بگاہ روزم + کاش ز آہ سرد بکشم + گاہ از تفت سیدہ
 بر فروزم + و نیز ای بیت بر زبان مبارک برگزشتہ است بیت یارے
 تماشای من و شیخ بیا + کز من دے نماذ و ازوے دودے + شیخ سعیدی
 خوش گوید بیت شہا من و شیخ میگدازیم + اینست کہ سوز من نہاں است +
 وقتے مولانا بہرام کہ از بنیرگان شیخ نجیب الدین متوکل بود و بصلاحیت و ویت
 و مردنی موصوف او میگفت کہ وقتے سلطان المشائخ را بنیارت شیخ الاسلام
 قطب الدین نجتیار قدس سرہ العزیز دریافتم فاما در غایت مشغولی دیدم
 بعد ملاقات سلطان الاولیا سلطان المشائخ فرمود کہ مرا مشب نمودہ اند کہ
 نظام ہر کہ ترا دیدہ است از مومن من او را بیا مرزیدم و کاتب حروف بخط مبارک
 سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ است کہ اِنِّیْ بَلَّغْتُ هَذِهِ الْبَلَّةَ اَرْبَعِیْنَ
 سَنَةً فَاسْتَحْيَتْ مِنْ سَبِّ ذِکْرِ نَبِیِّ دُبَا بَا و گمان کاتب حروف اینست کہ آں
 شب کہ سلطان المشائخ را بیاں کرامت مخصوص گردانیدہ اند چنانکہ ذکر
 رفتہ است ہمیں شب است کہ سلطان المشائخ بقلم مبارک خود قصہ
 آں شب در تحت عبارت عربی آورده است و آں شب سلطان المشائخ
 سن ۸۴۹ خجی کہ رسیدم من درین شب چهل سال را پس شرمے آید مرا از چیل سالگی بخود و قلیک
 یادے آید کہ حق تعالیٰ مرا بقدرت پرورے

بدین کرامت مشرف گشته بود و بدین درجه اعلیٰ که بدیدن او آمرزیده شوند مکرّم شده از جهت
سلطان المشایخ ہمیں جواب آید کہ من شرم دارم ازین عمر خویش کہ در آن حضرت بہرگز
یاد کنند اگرچہ ہر شب از اس سلطان المشایخ شب قدرے بود چنانکہ روایت کنند
شب سلطان المشایخ بمطالعہ کتب اسرار الہی مشغول بود و بقلم مبارک خود
اں معانی کہ از عالم غیب لہر میشتہ فی میکرد در اثنا سے ایں مطالعہ کتاب موزن
غیبی قلم از دست مبارک سلطان المشایخ بچشت سر نوک خود بر زمین ہنہا
و بایستاد و خدا تعالیٰ و تقدس را سجدہ کرد سلطان المشایخ بدین علامت
شب قدر دریافت بزرگے گوید بیت امشب شب قدرست بشتاب و قدر
شب قدر خویش دریاب و از خواجہ سالار زمین کہ ذکر او در کتب مناقب یاراں
تجربہ یافتہ است روایت میکنند کہ سلطان المشایخ نے فرمود ہمینکہ آخر
شب نے شود بیتے از عالم غیب در دل من فرودے آید بر آن خوش میباشم
شیخ سعدی خوش گوید بیت چندان بشنیم کہ بر آید نفس صبح و کا وقت بدل
میرسد از دست پیامے و امیر خسرو در مدح ایں بادشاہ خوش گوید قطعہ
نے زابر اردیدہ کس غمش و نے زاید اک یافتہ بالمش و ہر شیش زاوج عالم ہر آہ
صبح دولت دیدہ در شب تار و چنانکہ امشب در دل من ایں بیت فرود خواندند
بیت و رہنمایم غدر بامیدیر و اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ است و گریہ بانیم زندہ
بردوزیم و دانے کز فراق چاک شدہ است و چون دوم بار ایں بیت آغاز کرد
آگاہ عورتے را دیدم کہ بر من آمد بوجہ تمام آغاز کرد کہ شمارا نشاید کہ ایں بیت
بخواند سلطان المشایخ روے سوئے حاضران کردند کہ تعبیر ایں چہ باشد
قاضی شرف الدین یار کہ اورا فیروز گے ہم گفتن سے عرضہ اشت کرد
مخدوم انجمنی در واقعہ بود و یاد و خواب سلطان المشایخ فرمود کہ خیر چنانکہ
من و تو شستہ ایم یعنی در پیداری بود بعدہ قاضی شرف الدین عرضہ اشت
کرد کہ ایں دنیا است بخواب کہ از شمار بود سلطان المشایخ قول اورا تحسین

کرد امیم بر سر حریف چوں وقت سحر شدے خادم بیامدے و از جانب بیرون تختہ
 بزدے سلطان المشایخ دیا کردے طعام سحر از هر جنس پیش میبزد سبیل از
 تناول کردے باقی فرمودے بجهت خوردگان نگاہارید و از خواجہ عبد الرحیم
 کہ سحر بردن عہدہ او بود روایت میکنند کہ بیشتر حال آن بودے کہ سلطان المشایخ
 سحر خوردے عبد الرحیم میگفت من عرضہ اشت میگردم کہ مخدوم وقت افطار طعام
 کمتر بخورد اگر طعام سحر ہم اندکے تناول نکند حال چشود و ضعف قوت گیرد پس محل بگریته گفتے
 کہ چندین مسکینان و درویشان در کجہاے مساجد و دوکانہا گرسنہ و فاقہ زدہ
 افتادہ اند این طعام در حلق من چگونہ فرو رود ہمچنان طعام از پیش بر میباشند
 چوں روز شدے ہر کرد نظر بر جمال مبارک سلطان المشایخ افتادے تصور
 کردے مگر مستے طلوع است و چشمہاے مبارک سرخ بودے از بیداری شب
 ایں ضعیف گوید ششوی شکر چشم تو جانہا بیکبار * اسیر زلف تو دلہا بہر تار *
 خیال زلف تو خواب از سرم برد * دو چشم مست تو خون دلم خورد * و چندین مجاہد
 ہاک سلطان المشایخ اختیار کردہر گرو ضعیفی بر وجود مبارک او طاہر شد و از سبیلے
 کہ داشت نکشت و ہرگز کسے نگفت کہ سلطان المشایخ چہار صد یا پانصد گفت
 خانے گذارد و یا چندین تسبیح میگوید مگر آنکہ عمر عزیز او مشغولی ہاے باطن کہ جز حقیقتاً
 براں مطلع نبود و دریافت دلہا مصروف شد چنانچہ میفرمود کہ مراد واقعہ کتابے داد
 دراک مسطور بود تا توانی راحتے بدے مے رساں کہ دل مومن محل اسرار ربوبیت
 است بزرگے خوش گوید بیت میکوش کہ راحتے بجائے برسد * یادست شکستہ
 بنائے برسد * و میفرمود در بازار قیامت ہیچ کالائے را آنچنان رون نخواہد
 بود کہ دریافت دلہا را العرض چوں روز شدے تمام روزاں بادشاہ دیں بر سجاد
 مشایخ کبار مستقبل قبلہ مشغول باطن متفق جہاً الی اللہ کا کہ فی نظر الیہ نشستہ
 بودے و از آیندگان ہر کہ آمدے از طوایف مختلف از علما و مشایخ و صدور
 اکابر و فصیح و شریف بر اندازہ علم و مرتبہ ہر کسیکہ آن شخص در آن فن بودے

بمرحمت به پرسیدے و خاطر او دریافتے و طاهر ابدیشاں مشغول بودے و باطناً
 من کل الوجوه بحق مشغول و در نیمنی آن ولایت وقت را بعه عدد و یہ نظمے خوش گوید شعر
 اِنِّیْ جَعَلْتُكَ فِی الْفُؤَادِ مُحَمَّدَ فِیْ وَیْجِبُ جَنَّتِیْ مِنْ اَرَادَ حُلَّی سِنِیْ ۛ فَاَلْجَسْمُ
 مَنِّیْ لِحِلِّیْسِ سَوَ اِیْسُ ۛ وَ فِیْ حَبِیْبِ قَلْبِیْ فِی الْفُؤَادِ اَبْلَسِیْ ۛ شیخ سعدی خوشتر
 گوید بیت هرگز وجود حاضر و غایب شنیده ۛ من در میاں جمع و دم جاسے دیگر
 است ۛ و آئنده و روزه از غریب و شهرے هر که بیا مدے و سعادت پائے بود
 حاصل کر دے بچکس را نجوم نگذاشته از جامه جمیل و تحف و هدایا که از عالم غیب
 رسیدے همه بصرف رسانیدے و هر که آمدے و بهر وقت که آمدے توقف بنود
 در حال پیش میریزد منتواست که وقتے سلطان المشایخ دروں حجره قیلوله
 کرده بود و رویشے رسید چوں خبرے موجود نبود انخی امپاک آن درویش را باز گردان
 فی الحال سلطان المشایخ و قیلوله شیخ شیوخ العالم فرید الحق مع الدین را
 در خواب دید سلطان المشایخ خواست که خدمت کند شیخ شیوخ العالم
 فرمود اگر در خانه چیزے نیست بقدر وسع حسن رعایت آئنده واجب است
 ایں از کجا آمده است که بچنین خسته دل باز گردانند چوں از قیلوله برخاست
 امپاک خادم را طلبیده و از اینجا تفحص کرد که کسے آمده بود چوں تحقیق شد سلطان
 المشایخ بروفت کرد که خدمت شیخ شیوخ العالم را در غضب دیده ام مرا
 عتاب میکرد بعد از ایں اگر چه در قیلوله باشم مرا خبر کنی بعده سلطان المشایخ را
 سہود شد چوں در قیلوله نے بودند ہمینکه بیدار میشدند و سخن پرسیدندے یکے
 آنکه سایه گشته است دوم آنکه آئنده آمده است نیاید که منتظر باشد چوں وقت
 نماز میشیں شدے بعد اداے نماز میشیں عزیزانے که بجهت پائے بوس رسیده
 نے بودند پیش سلطان المشایخ طلب شدے و مجاوره و دلداری ایشان

صلوات علیہ کہ گردانیم من تراد دل حدیث کرده شد ما من و دوست میداد و جسم من کسے را که از او
 میکند آنکس جلوس با من پس جبر من خاص هم نشیمن را الفت کند آئنده است و در وقت نماز میشیں

مشغول گشتے و در عبادات و سلوک این راه و محبت حق تبارک و تعالیٰ راه نمونی کرد
و فحول علما و زهاد و عباد که خدمت در آن مجلس حاضر بودند کسی را مجال آن
نبودے کہ سر بالا کند و روئے مبارک سلطان المشایخ بہ مبدا جہت آگہ
کہ یائے حق تعالیٰ بر سلطان المشایخ آفتابے بود و ہرچہ سلطان المشایخ فرمود
سر بریز میں مینہاوند و قبول میکردند مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ
مے فرمود آن زمان کہ در مجلس سلطان المشایخ مے بودیم ما را مجال نبودے
کہ سر بالا کنیم و روئے سلطان المشایخ بہ بنیم سر و دانداختہ بدانچہ فرمان شد
روئے بریز میں مے آوردیم امیر خسرو گوید بیت خواباں ببادہ خوردن من
جرعہ خوار ایشاں ہر جرعہ کہ خوردہ سر بریز میں نہادہ ہوا اگر در علم سخن افتاد
و یا مشکلی بودے حاضران مجلس انبورا بطن از علم سر لہنی جوابہائے شافی فرمود
بجن تقریر سے کہ ایشاں متحیر مے ماند و با خود میگفتند کہ ایں جوابہائے کتابی
نیست و ایں بجز علم الہام ربانی و من لدنی نباشد ہم ایں سبب فحول علما
شہر کہ بتعصب تغذ اہل تصوف مشہور بودند بندہ ایں حضرت گشتند و رعوت
و سروری از سرور کردند و سر بریز آستانہ نہادند نکتہ و ہم در بیان فتح و
فتوح و اسباب آں و آمدن بادشاہان وقت بگدائی برد در سلطان المشایخ
نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز امیر خسرو در مدح ایں بادشاہ
دیں گوید شمشوی در حجرہ فقرا بادشاہی در عالم دل جہاں پناہی ہوا شاہنشہ
بے سر و بے تاج ہوا شاہنشہ بجا کیاے محتاج ہوا بزرگے خوش گوید بیت
شدہ پیش در کاہش اندر زینش ہوا مغاک از لب تاجداران کشور ہوا کاتب حرف
از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد چوں در فتوح
از عالم غیب بر سلطان المشایخ بکشاوند و دنیا از ہر چہ طرف رخ بہ بندگان

سلطان المشایخ نهاد و سلطان المشایخ از آنجمله مبارک بود و در وقت مبارک
 اورا محبت باری تعالی چنان فرو گرفته که پروا سے هیچ چیز نداشت شیخ سعدی
 رحمة الله علیه خوش گوید بیت چنان بر وی متواتر شد ام یہ بوسے تو مست
 کہ فہم خبر از یہ کہ در دو عالم ہست و از بہت اقبال دنیا کہ خاطر حق پذیرا زان
 بجلی متغیر بود و در گریہ بودے و اگر وقتے فتوحے گراں رسیدے گریہ بیشتر کردے
 و جہد بیشتر فرمودے کہ زود تر تفرقہ کنیہ و ساعتے فضاقتے کساں میفرستاد
 کہ تفرقہ کرد و چوں مے شنید کہ در حال قسمت کرد و بختا جان رسانیدند
 خاطر مبارک قرار گرفتے و در ہر جمعہ تجرید فرمودے و حجرہ ہا و انبار خانہا خالی
 کنانیدے چنانکہ جارب میداد و بعدہ در مسجد جمعہ رفتے و اگر از بادشاہاں
 و بادشاہزادگاں بر در سلطان المشایخ مے آمدند و فتوحات مے آوردند
 و آواز بدیدہ آمدن ایشان ناگاہ بگوش مبارک اور رسیدے نفسہ سردار
 سید مصفا برآوردے کہ آہ کجائے آیند وقت درویشے غارت کرد و دامیر
 خسرو خوش گوید بیت تو کہ بر در تو کم شد سرد تاج بادشاہاں و چہ خیال
 فاسد است اینکہ من گدات جویم و وقتے چشم مبارک پرآب کردہ بود و میفرمود
 کہ اینہما از انجا است و آنچہ خواستم از حضرت شیخ شیعوخ العالم باز کردم
 بوقت وداع شیخ کہ میرا یکد وکانے عیالی خرج راہ فرمود باز فرمان رسانید
 کہ امروز بباش فردا رواں شوی چوں وقت افطار شیخ کہ میرا نزدیک شد
 پیچ موجود نبود من عرضداشت کردم صدقہ مخدوم یکد وکانے مرا خرچ را
 رسیدہ است اگر فرمان باشد از ان وجہ طعائے بکنند شیخ شیعوخ العالم
 بغایت خوش شد و دعاہائے خیر ازانی داشت چنانکہ این حکایت مشہور
 در نکتہ مجاہدہ شیخ شیعوخ العالم تحریر یافتہ است فیض بعد شیخ شیعوخ العالم

العالم فرمود کہ من برائے تو قرار دے دیتا از خدا خواستہ ام ہینکہ شیخ شینوخ
العالم فرمود بلزیدم کہ آہ چندی بزرگاں سبب دنیا و رفتہ افتادہ اند حال
من چہ خواہد شد بجز آنکہ اینمعی در خاطر گذشت شیخ شینوخ العالم بر فور فرمود
کہ ترافتہ نخواہد شد خاطر خود و جہدار بدیں نفس مبارک خوش شدم وے فرمود
شبہ بوقت آخر شب مے نیم عورتے در صحن جماعت خانہ جاروب میدہم
پرسیدم تو کیستی گفت من دنیا ام جاروب زنی خانہ مخدوم میکنم گفتم اے
فتانہ ترا در خانہ من چکار از خانہ من بروں روم چند کہ مے گفتم بیروں
نیرفت بعدہ انگشت بر قفاے او نہادم و از در خانہ بیروں کردم و در میان
کوچہ را نمودم الغرض ہم بمقدار آنکہ انگشت بر قفاے او رسیدہ آن نارماندہ
روے داد و میفرمود در آنچہ خورد و بودم پیش مولانا علاؤ الدین اصولی
در پداؤل میخیزاندم روزے در مسجد خلوت بودم کار میکردم و در شنائے
آں دیدم کہ مار ہائے زریں با لک گناں میروند من بنظر تجارب دیدن
گر گفتم آخرین ہمہ ماراں مارے خورد دیدم میرفت گفتم بارے دریابم کہ ایں
چیت دستار چہ برآں مار خورد انداختم دیدم کہ در زیر آں دستار چہ تودہ
تنگہ ہائے زراست من دستار چہ برداشتم تنگہ ہائے زراست را افتادہ گذارم
نکتہ یازو ہم در بیان آنکہ در باب سلطان المشائخ نظام الحق الدین
قدس اللہ سرہ الغریبہ جاسدان بخیر مت سلطان المشائخ نظام الحق الدین
انار اللہ بر ہائے سخنانے رسانیدہ اند کہ لایق مجلس حضرت سلطان المشائخ
نباشد و القا کردن و مقہور گشتن دشمنان و الہ کاتب حروف سید
مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ میفرمود و آں آیام کہ حق تعالی سلطان
المشائخ را جمہور عالمیان جلوہ گری داد و کوس عظمت و کرامت او در

۱۳۴
 گوش فلک ملک رسید و خلق از علما و مشائخ و امرا و ملوک بندہ آنحضرت گشتند
 این ضعیف گوید ششمی قیادہ خسرواں روئے زمین چہ ہفت کشو ہمیشہ زیر گیس
 تاج شاہاں ز خاک در گہ توہ سرور اں خاک گشتہ در رہ توہ در گہ تست کمال
 و گہ ماہ و خورشید پاسباش نگرہ حاسد از افراسد در دل خلید ن گرفت
 بگوش بادشاہ عہد سلطان علاؤ الدین رسانیدند کہ سلطان المشائخ
 مقتدا سے عالم شدہ است و بیچ خلق از خلق نیست کہ خاک در او تاج سر
 نمیدارند حکیم سنائی چہ خوش بیت ہر کہ او خاک نیست بر دل و گہ فرستہ
 است خاک بر سر او و الوان نعم مایہ سلطان المشائخ رشک الوان
 بہشت است مثل این کیفیت ہا بر بادشاہ عہد گفتند و در ضمیر او نشاندند
 نباید کہ خلل ملکت بادشاہ از آنحضرت زاید زیر اچہ خلل ملک بعضی بادشاہان
 سلف ازین طائفہ شدہ است چون این معنی بسیار رسانیدند و این نام شا
 غیور بود بیک خیال ملکی جہانے از یر تیغ مے آورد و خلیفانہ ہای مے انداخت
 الغرض این بادشاہ غیور در خاطر گذرانید کہ احتمال دارد انہ معنی رست
 باشد زیر اچہ مقربان و لوازم و جوانب تخت من و سایر خلق بندہ و مرید
 او شدہ اند بزرگے خوش گوید بیت متابعند ترا چون سپہ خور و بزرگ
 مسخر اند ترا چون زمانہ پیرواں چیلہ باید انکشت تا از ضمیر مہارک او چیزے
 ما را روشن شود کہ میل بدیں چیز ہا در دیا بادشاہ دانا بود تذکرہ در پرداخت
 امور بادشاہی متضمن بچند حدیث نویسانید یک حدیث بدیضمون بود چون
 سلطان المشائخ مخدوم عالمیاں است و در دین و دنیا ہر گرا حاجت نیست
 از آنحضرت برے آید حق تعالی زمام ملکت دنیا بدست این بندہ
 دادہ است بندہ را شاید کہ ہر کارے مصلحتے کہ در ملکت پیش آید بندہ

سلطان المشایخ عرضدار و تابدانچہ از آنحضرت خیریت مملکت و خلاص
 حال این بندہ باشد فرمان شود تا این بندہ باتصال آن بکوشد و خلاص جان
 و مملکت خویش از آن داند و بزرگے خوش گوید بیتی تا مکر خدمت بر نہ بست *
 چرخ بخورشید نشد تا جور * بنا بریں مقدمہ چند حدیثے دریں بانیجہ مرت عرض
 افتادہ است بقلم مبارک خویش انچہ خیریت کار مملکت در آن باشد زیرم حدیثے
 بنشتن فرمایند تا بندہ آنرا بد پرواخت رساند بزرگے خوش گوید شعر و آری الہ
 مؤثر المشکلات تَمَرَّتْ * ظَلَمْتُهَا عَنْ دَائِلِ الْمُسْتَوْقِدِ * و بزرگے
 خوش گوید بیتی آسائش خلافت و آدائش جہاں * و طلعت مبارک و را
 متیں تست * چوں این تذکرہ مرتب کنانید خضر خاں را کہ از پسران محبوب
 او و مرید سلطان المشایخ بود طلبید و آن تذکرہ بردست او داد و او را گفت
 کہ این کاغذ بمروزیں بوس برساں و بردست سلطان المشایخ بدو خضر خاں
 راقصہ این حال معلوم بنود چوں خضر خاں بخدمت سلطان المشایخ
 رسید بعد قدم بوس آن کاغذ را بردست کرد و مطالعہ فرمود و حاضران مجلس را گفت کہ
 فاتحہ بخوانیم بعدہ فرمود کہ درویشاں را با کار بادشاہاں چہ کار من در دیشم از شہر
 گوشہ گرفته ام و بدعا گوئی بادشاہ و مسلمانان مشغولم اگر بسبب این معنی بادشاہ بعد
 ازین چیزے مرا بگویند از اینجا ہم بروم اَرْضُ اللّٰهِ وَاَسْعَدُہُ چوں جو خضر خاں
 بسطان علاء الدین رسانید بادشاہ بغایت خوش شد و گفت من
 میدانستم کہ این معنی بحضرت سلطان المشایخ نسبتے ندارد و فاما دشمنان من بخوانند
 کہ ما بامردان خدا در اندازند و این معنی بسبب خرابی ملک گردید بعدہ بادشاہ
 بندگان جناب قدس سلطان المشایخ را معذرتہا کرد و گفته فرستاد کہ
 ای بزرگوار من کار ماے مشکلات را دورے شود تا بیکہاے آن مشکلات از عقل روشن آن
 زمین خدا کاشدہ است۔

من از معقدا ان محمد و محمد جراتے کرده ام بخشیده باشند و اجازت
 کنند تا من بیایم و سعادت پائے بوس حاصل کنم سلطان المشایخ گفت
 آمدن حاجت نیست من بدعاے غیبت مشغولم و دعاے غیبت را اثر است
 سلطان علاء الدین باز بجهت ملاقات اسحاق بسیار کرد سلطان المشایخ
 فرمود که خانه این ضعیف دودار و اگر از یک در درآید من از در دیگر بیرون
 روم و نیز والد کاتب حروف رحمتہ اللہ علیہ سے فرمود کہ سلطان جلال لید
 انارشد برمانہ در عهد دولت خود خواست کہ بخدمت سلطان المشایخ بیاید
 ہر چند درین باب التماس میکرد میسر نمیشد تا غایتے کہ با امیر خسرو شاعر کہ
 مصحف دارا بود اتفاق کرد کہ بغیر اجازت بخدمت سلطان المشایخ بروم
 امیر خسرو مناسب ہمیں دانست کہ این معنی بخدمت مرشد خود عرض میباید
 و اگر بخدمت سلطان المشایخ عرض ندام تحقیق از من برنجد کہ ترا معلوم
 بود مرا خبر نکردی اگر چه بادشاہ امیر خسرو سرے گفته بود فاما از سر جان خود
 برخاست و بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت کرد کہ فردا سلطان بخدمت
 خواہد آمد بجزو یکہ سلطان المشایخ این معنی شنید ہماں ساعت غنیمت
 اچو دہن کرد و زیارت اشخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ
 سرہ العزیز رواں شد چون این معنی بادشاہ شنید از امیر خسرو پرسید کہ تو
 سرما کشف کردی و از سعادت پائے بوس سلطان المشایخ محروم گردانیدی
 امیر خسرو گفت از بخش بادشاہ ہمیں خوف جاں باشد فاما از بخش سلطان
 المشایخ خوف سلب ایماں باشد بادشاہ دانا بود این جواب را استحساں فرمود
 نکتہ دو از دہم در بیان ملاقات سلطان المشایخ نظام الحق والدین باشخ
 الاسلام رکن الحق والدین بشخ الاسلام بہا والدین زکریا قدس اللہ

سره العزیز کاتب حروف از سید مبارک محمد کرمانی رحمة الله علیه سماع دارد
که کرات سلطان المشایخ را با شیخ رکن الدین قدس الله سره ملاقات
شده است کرات اول در عهد سلطان قطب الدین پسر سلطان
علاء الدین شیخ رکن الدین رحمة الله علیه از ملتان در شهر دلی
چون نزدیک رسید سلطان المشایخ استقبال کرد و شیخ رکن الدین
را بر گذر حوض خاص علای سرای است بوقت فرض مبادا و انجاد ریافت
بتعظیم بسیار ملاقات کرد و ملاقاتی سبک و فی الحال باز گشت چون شیخ
رکن الدین بسلاطین قطب الدین پیوست سلطان پرسید که از بزرگان
ایں شهر اول شما را که بر سید شیخ گفت آنکس بهترین اهل شهر بود یعنی سلطان
المشایخ قدس الله سره العزیز کرات دوم شیخ رکن الدین چون شنید که
سلطان المشایخ نماز جمعه در مسجد کیلو کهری میگذازد در روز جمعه در مسجد
کیلو کهری بجمت نماز جمعه حاضر شد و نزدیک در شمال که سمت الیفا است
بنشست و سلطان المشایخ هم در مقام مهو و نزدیک در جنوب بوقت
در آمدن چنان نشسته بود سلطان المشایخ را خبر کردند که شیخ رکن الدین
درین مسجد حاضر شده است و میاں ایں دو در مسجد مهنه و وسیع و مسافتی
بعی است چون سلطان المشایخ از ادائے نماز جمعه فارغ شد بر ساحت
در مقامی که شیخ رکن الدین نشسته بود بیاید و شیخ رکن الدین بنابر
مشغول بود سلطان المشایخ پس پشت شیخ رکن الدین بنشست
تا آن غایت که شیخ رکن الدین از مشغولی خود فارغ شد بعد هر دو بزرگ
ملاقات کردند و مصافحه و معانقعه بجا آوردند و از هر دو جانب بیچ تقصیر از مر و میها
بنود شیخ رکن الدین از آنجا که کمال او بود و سیدک حضرت سلطان المشایخ

گرفت حکایت کناس سمت در جنوب کہ مقام مہود سلطان المشائخ بود رواں
 شد و دولہ شیخ رکن الدین نیز بریں آوردند چوں ہر دو بزرگ براستانہ این در
 رسیدند شیخ رکن الدین تعظیم سلطان المشائخ را گفت کہ اول شما در دولہ سوا
 شوید و سلطان المشائخ نیز بہ تعظیم شیخ رکن الدین را فرمود کہ اول شما سوار
 شویتا بریں اسلوب کہ اول شیخ رکن الدین سوار شد کرت یکوم ملک السادات سید
 کمال الدین احمد محمد کرمانی ہم کاتب حروف در در سراسے بادشاہ بود چوں
 از آنجا باز گشت دید کہ شیخ رکن الدین سمت غیاث پور سے آید بفرست در قبت
 کہ بخدمت سلطان المشائخ میرود اسب انجیل براند و حطیرہ سلطان المشائخ
 رسید تا خبر کن سلطان المشائخ در آن روز حطیرہ بود در مقام مہودہ بارگاہے
 بود بالا سے حوض خانہ و صفہ کہ منسوب بعارت خواجہ جہاں احمد ایاز است
 در محلے کہ درینوقت شیخ حسن سر برہنہ عمارت کنانیہ ہا است در آن بارگاہ نشستہ
 بود چوں خبر آمدن شیخ رکن الدین شنید این معنی بخود راہ نداد و فرمود کہ این سمت
 اندر پست ہم بہت احتمال دارد کہ وزیرت بزرگان این حوالے برو و قاما
 اقبال خادم استعداد مایہ دہد و ہدایا سے شکر و گرد آرد چوں شیخ
 رکن الدین از راہ اندر پست منحرف شد و جانب در حطیرہ سلطان المشائخ
 میل کرد چنانکہ دولہ شیخ رکن الدین در گنبد دہلیز میا گئی کہ نزدیک چوتہ مقابل
 یاراں است رسید سلطان المشائخ از بالا سے بام بعبادت فرود آمد و در میان
 صفہ ستون این ہر دو بزرگ ملاقات شد دولہ شیخ رکن الدین ہم دروں
 صفہ ستون مذکور فرود آوردند و شیخ رکن الدین را در آن ایام در پائے مبارک
 آزار سے رسیدہ بود ہداں سبب نمیتوانست کہ از دولہ فرود آید ہم چند جہد کرد و فرمود
 کہ مرا فرود آرید از آنجا کہ تواضع و اخلاق سلطان المشائخ بود بہیچ جہد و آمدن
 ندا و شیخ رکن الدین ہم در دولہ نشست و متصل دولہ شیخ رکن الدین
 مقابل رو سے جانب قبلہ سلطان المشائخ نشست و ساعتے بمکالمہ محاورہ

یکدیگر مشغول شدند درین میان مولانا عیاد الملک والدین اسمعیل که برادر
 صوری و معنوی شیخ رکن الدین بود قدس السدسهما العزیز گفت که امروز بوجود
 این دو بزرگ مجلسی بابرکت است و خیر الحجالس مجلسی است که در آن بحث علمی
 باشد این سخن گفت بعده توجه سلطان المشایخ کرد سلطان المشایخ گفت
 بود و شیخ رکن الدین نیز سخنی نگفت بعده مولانا عیاد الدین سوال کرد که حضرت
 رسالت صلی الله علیه وسلم که از مکہ در مدینه هجرت فرمود حکمت چه بود شیخ رکن الدین
 توجه سلطان المشایخ کرد و جواب تماس کرد و سلطان المشایخ توجه شیخ
 رکن الدین کرد و گفت شما بیان فرمائید بعده شیخ رکن الدین جواب فرمود در حق
 و کمالات نبوت که بجهت حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم تقدیر کرده بودند
 موقوف بر آن داشته چون حضرت رسالت صلعم باصحاب صفه که در مدینه بودند بر
 کمالات و درجات مکمل گرد و چون شیخ رکن الدین این جواب فرمود سلطان المشایخ
 گفت که این ضعیف را نیز بچه در خاطر می گذرد فاما در هیچ تفسیر و کتاب بنمیده
 ام و آن اینست که دعوت ارشاد حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم بکلیاں سید
 بود و ایشان یاں دولت مشرف گشت فاما جماعت ناقصان که در مدینه بودند و بعضی
 رسالت صلی الله علیه وسلم نمیتوانستند رسید حضرت رسالت راضی الله علیه
 و سلم فرماں شد که از مکہ در مدینه هجرت کن تا از کمالات تو بدین ناقصان چیز
 برسد و ایشان از دولت تو مکمل گردند عرض میدارد کاتب حروف بر آنجمله که در
 جوابهای که این دو بزرگ دیں فرمودند در تحت هر جوابی عظمت و کمال هر دو
 بزرگ معلوم می شود که یکدیگر را بدین عبارات لطیف تعظیم کرده اند الغرض چوں
 خواستند که مایه پیش آرند رخ جانان کاتب حروف رحمت الله علیه آوردند که
 این کار شماست که از میان ما کسی را زهره آں نباشد که پیش این دو بزرگ
 مایه تواند کشید و الی سفر فرمود رحمت الله علیه چوں سن کند و ردی پیش بروم
 دیدم که بالاسی و لای شیخ رکن الدین کاغذ های عریض محتاهاں بسیار است

آں کا غذا یکجا نب میکرم تا بجائے نہادن نان باشد درین محل شیخ رکن الدین
 قدس سر العزیز روئے سوئے سلطان المشایخ کرد و گفت شما میں ایند کہ
 ایں کا غذا چہیست بعدہ فرمود ایں عریض مسکینان ایں زمان کہ من برباد ش
 میر و مخلق محتاج عریض میدہند تا ہمت ایشاں بکفایت رسد و امر و ایشاں
 را معلوم نہود کہ من برباد شاہ دیں میر و م سلطان المشایخ بحسن عبارت الطفا
 و اخلاق بسیار معذرت کرج کرد چوں طعام ترتیب کردہ شد و سکورہ سر کہ انکور دور
 بود شیخ رکن الدین جانب من اشارت کرد کہ ایں سکورہ پیش من بیار درین
 محل سلطان المشایخ فرمود کہ ہم شہرہیست شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
 فرمود ترش ہم از اں است سلطان المشایخ فرمود کہ عزیز ہم از اں است
 الغرض چو طعام برداشتند اقبال خادم چند قطوہ جامہ مہین از جہتلی و شام
 یافت و یک گرہ صبتنکہ زرد جامہ باریک بستہ چنانکہ شعل لعلی تنکھا از اں
 گرہ پیروں میزد پیش شیخ رکن الدین آوردند چوں نظر شیخ رکن الدین
 بر آں گرہ تنکھا زرد افتاد فرمود کہ اُسٹر ذہبک سلطان المشایخ فرمود اُسٹر
 ذَہَبَکَ وَ ذَہَابَکَ وَ مَذْہَبَکَ وَ اَزِین حرق مستبط غوامض سلوک
 کریم الدین بیانہ داماد خواجہ محمد بدر الدین اسحق کہ نبیرہ شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس سرہ معنی استنباط کردہ اینست کہ انجہ شیخ الاسلام
 شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ اُسٹر ذہبک مفہوم ایں معلوم و ظاہر
 است و انجہ سلطان المشایخ فرمود کہ اُسٹر ذَہَبَکَ وَ ذَہَابَکَ
 وَ مَذْہَبَکَ مراد ایں دو لفظ دیگر ذَہَابَکَ وَ مَذْہَبَکَ درین محل چہیست
 مقرر باد کہ ستر معاملہ سلوک ایں راہ واجب است بلکہ فرض تا ایں معاملہ
 دینی منظور نظر خلق نگردد کہ نظر خلق آفتہ قویست و دفع ایں آفت ہمیں است
 کہ خدائے تعالیٰ در باب یکے کرم کند از مقام محبت بدرجہ محبوبیت رساند و نخواہد
 کہ بر معاملہ محبوب خدا کسے را اطلاع دہد پس نامزد حال او چیزے گرداند کہ خلق

شیخ رکن الدین
 فرمودند
 خود را

ظاہر ہیں رائظہ آں چیز افتد وخلق وگفت وگوئے آں چیز بمانند و معاملہ آں محبوب
درپردہ ستر باشد چنانکہ دوستی از دوستان خدای تعالیٰ را دنیا اقبال کند و آواز آنجلہ
مُبرک باشد و باطن مبارک ابو محبت باری تعالیٰ چنان مستغرق کہ پروا کسی چیز سے
نباشد و میل بکونین نکند و نظر خلق بر آں اقبال دنیا باشد و او بجا طرح جمع بر سجادہ محبت
باری تعالیٰ راسخ و مستقیم بیت تاذوق دروغم خبر سے میدہ از دوست بہ از طعنہ دشمن
بخدا اگر خبر ستم بہ سبب معاملہ اینچنین و لیئے بدیں سبب نظر اغیار مصنون و محروس بماند
و در عالم مشاہدہ و قرب ہر روز بلکہ ہر ساعت بر فریاد پس ایں دو لفظ ذہا یلک و
مذہبک و جواب اُسٹڈ ذہبک درست آید باز ایم بر سر حرف آں جامہ
و تنکہ ہائے زرشخ رکن الدین قبول نمیکردند بعدہ آں جامہ با گرہ تنکہ با پیش
مولانا عموالدین اسماعیل کہ برادری رکن الدین بود بردند و خدمت مولانا
عماد الدین نیز سبب موافقت ششخ رکن الدین قبول نمیکرد و دریں محل ششخ
رکن الدین جانب مولانا عموالدین اشارت کرد کہ تو بستان بعدہ مولانا
عماد الدین کہ بوفور علم فضل و تقوئے آراستہ بود و حکم اشارت ششخ خود قبول کرد کرت
چہارم سلطان المشایخ را زحمت بود ششخ رکن الدین قدس سرہ العزیز بیاد
سلطان المشایخ آمد و عشرہ ذی الحجہ بود چوں ملاقات شد ششخ رکن الدین
فرمود کہ عشرہ ذی الحجہ بہت و ہر کس بہت دریافت سعادت حج سعی مے کند فاما من
سعی کردہ ام تا زیارت سلطان المشایخ در یام تا ثواب حج حاصل آید سلطان
المشایخ قدس سرہ العزیز چشم برآب کرد و بانواع کرم معذرت میفرمود کرت پنجم
چوں زحمت سلطان المشایخ قدس سرہ العزیز غالب شد عجب زحمت کہ از
غلبہ محبت و عشق چند کرت ہر روز غایب میشد و چند کرت حاضر در این چنین حالے
ششخ رکن الدین بیاد آمد ششخ سعی خوش گوید بلیت خنک آں رنج کہ یام
بیادوت بسر کردہ و در منداں بجز ایں دوست ندارد دید و آراہ و سلطان المشایخ
بر کبشت نشستہ بود قدرت فرود آمدن از کہت ممکن نبود بعد ملاقات سلطان المشایخ

شیخ رکن الدین را بر کبک می نشاندند شست پیمان کرسی آوردند شیخ
 رکن الدین بر کرسی نشسته و یاران تحیر بودند که سلطان المشایخ در عالم تحیر
 مکالمه محاوره چگونه خواهد بود فاما سلطان المشایخ از کمالے که داشتند بحال خود
 باز آمدند و با شیخ رکن الدین مشغول شد بعد از شیخ رکن الدین فرمود رحمه الله
 علیه **لَا تَلْبِیْكُمْ تَحْیِیْرُونَ عِنْدَ الْمَوَاتِ** چنانچه در حدیث است **مَا مِنْ نَبِیٍّ یَمُوتُ**
إِلَّا وَتَحْیِیْرُونَ اولیا خلف ایشان انداولیا را نیز تحیر است خواه بباشند خواه برودند چو
 قصه برینجه است سلطان المشایخ را حیات خود که حیات عالمیان متضمن آنست
 از حضرت رب العالمین چند گاه می باید خواست تا ناقصانرا کمالے حاصل شود
 سلطان المشایخ چشم پر آب کرد و فرمود که من حضرت رسالت راصلی الله علیه
 و سلم را در خواب دیده ام که میفرمود نظام اشتیاق تو ما را بسیار راست شیخ رکن الدین
 رحمه الله علیه حاضران برین حرف در گریه شدند بعد از آن شیخ رکن الدین
 باز گشت عرض میدارد کاتب میروفت بر آنجمله که این بنده سعادت قدم بوس شیخ
 رکن الدین رحمه الله علیه عهد تعلق در شهر دلی بر ابرجد مادرین خود مولانا
 شمس الدین دامغانی دریافته بود و حق نمک مایده ایشان در زمره این بنده افتاد
 شد نکته سیزدهم در بیان بعضی کرامات سلطان المشایخ نظام الحق والشرع
 والدین قدس سره العزیز سلطان المشایخ رحمه الله تعالی علیه جمعی
 حاضر بودند و خواجهمحمد موپوه که از مریدان شیخ شیوخ العالم فرید الدین اونیزدرا
 مجلس حاضر میگفت که من اول حال در خواب صورتهای لطیف و صاحب
 جمال میدیدم ازین جنس بسیار میگفت بعد از سلطان المشایخ فرمود این یعنی
 بسیار میباشد و قتی من در کبک نشسته بودم فرشته بصورت ماه بیاد نزدیک
 کبک من بایستاد و مرا گفت درویشی پیش درایتاده است بعد از فرمود نوروز
 روز چهارشنبه وقت است و افروزمی آید تا روز شنبه می باشد بهمین که آفتاب
 بر می آید آن نور بالامی رود و قتی مردی بخدمت سلطان المشایخ طعاعی
 انبیا اختیارداده می شوند نزد موت خواهد همیشه در دنیا بمانند خواهند نزدیک موتی روند نیست
 بنی که بمیرد آن بنی که نیکو اختیار داده می شود آن بنی که

مے برد و راشائے راہ در خاطر او گذشت اگر سلطان المشائخ بدست مبارک خود نوالہ در کام من نہد کامرانی کنم چون بخدمت رسیدم مایہ برداشت کرده بود سلطان المشائخ تنبول میخورد تنبول از دهن مبارک خود بکشید و بدست مبارک خود کرده در کام من نہاد و فرمود کہ بتاں ازاں بہتر وقتے چند یار عزیزا اتفاق آں شد کہ بخدمت سلطان المشائخ بروند و میان ایشان یکے دانشمند بود ہر کسے ازیں یاراں بوجہ خدمتے شیرینی مختلف بہا خریدند ایں دانشمند گفت کہ ایں ہدایاے مختلف یکجا پیش سلطان المشائخ خواہید نہاد خادم برخوہد داشت و او قدرے خاک از راہ برداشت و در کاغذے پیچید چون بخدمت سلطان المشائخ رسید ہر کسے چیزے پیش نہاد و دانشمند آں پُری کاغذ پیش نہاد خادم آں ہدایا برداشت گفت خواست کہ آں پُری کاغذ ہم بردار و سلطان المشائخ فرمود کہ ایں را ہمیں جا بگذار کہ ایں سرمہ بشیفت خاص چشم ماست آں دانشمند تاب شد سلطان المشائخ اورا بشیفت خاص مشرف گردانید و اورا مستطہر کرد اگر اورا رے ویانے ترا حاجت باشد مارا بگوئی از قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ روایت میکنہ کہ او میفرمود کہ من از خانہ وضو کردہ بودم و بخدمت سلطان المشائخ آدم و خاطر مشوش بود کہ تجدید وضو نگرفت سلطان المشائخ بنور باطن دریافت و فرمود کہ وقتے سپس سید اجل بر من آمدہ بود ہر چند کہ با او من سخن میگفتم اورا حاضر نے یا فتم گفتم سید چہ حال است کہ ترا غایب نے بنیم گفت مخدوم من وضو در خانہ ساختمہ بودم باز تجدید وضو نکردہ ام خاطر من مشوش است من گفتم سید برو وضو کن و خوش بیا فارغ و جمع بنشین خواہہ بریں حروف رسید من برخاستم خدمت کردم کہ مخدوم مرا نیز ہمیں واقعہ است تبسم کردہ فرمود کہ برو وضو کن و بیاروز رے دوبار بخدمت سلطان المشائخ کیجا آمدند یکے در وضو چندان حتیاط نکردہ چون بخدمت سلطان المشائخ آمدند اول سخن سلطان المشائخ پیش ایشان بود کہ در وضو احتیاط باید کرد کہ اَلْوَضُوءُ شَرٌّ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ از قاضی محی الدین کاشانی

باب فیضائل و انجکان چشت از حضرت سالت تا عهد حضرت نظام الحق و الدین قدس اللہ سرہ العزیز

رحمۃ اللہ علیہ روایت مے کنند کہ در عهد علمائی بسے موقوف شدہ بودم آں حبس دراز
کشید کسے رانج دست سلطان المشایخ فرستادم کہ بیگناہے موقوف ماندہ ام
و کسے از من یاد نمیکند حال من چگونه خواہد شد سلطان المشایخ سہ کند وہ
بر من فرستاد کہ ہر روز یکے ازین بخور بچنایاں کردم سیوم روز خلاص یافتم از مولانا
وجیمہ الدین پائی علیہ الرحمۃ روایت میکند کہ او مے فرمود مرا زحمت دق آغاز
شدہ بود طبییایاں گفتند در باغے بر سر آبے سکونت کن گفتم در باغ سکونت دشوار
است و خانہ سلطان المشایخ بر سر آب است آنجا باشم دارو ہائیکہ طبییہ بودہ
بود حاصل کردم چون بخدمت سلطان المشایخ رسیدم دیدم افطار کردہ بود و نایام
زستاں بود کسے مندیہا آوردہ بود سلطان المشایخ تناول میکرد مرا فرمود
بسم اللہ الرحمن الرحیم در آبے با آنکہ زحمت دق بود و من مے گرم باشد بحکم فرمان
سلطان المشایخ خوردہ شد چون از پیش سلطان المشایخ برخاستم صحبت کمال
یافتم محتاج بلال نشدم مولانا پیدالدین یار کہ اورا رفیق ہم گفتند مے مردے
صادق القول بود روایت مے کنند کہ من شبے در دہلیز سلطان المشایخ
شترے را دیدم از دریکہ پیروں در زیر دریکہ پایستاد سلطان المشایخ بر آں
شتر سوار شد و شتر در ہوا میرفت من بنچہ دشم چوں زمانے گذشتہ بخود باز آمد
خواب از سرفرت تا آخر شب شد باز دیدم آں شتر آمد زیر آں دریکہ پایستاد
سلطان المشایخ دریکہ باز کرد و دروں رفت شتر باز گشت و کاتب حروف
از ثقہ سماع دارد کہ شیخ نجم الدین صفایانی شصت سال مجاور خانہ کعبہ
بود و خانہ ساختہ بود کہ پیوستہ نظر او را آنجا نشستہ بر خانہ کعبہ افتادے شیخ
کامل حال بود روزے حجاوران مکہ اورا رسیدند حکمت چیت کہ سلطان
المشایخ امر و مقتداے عالم است و بندگان خداے را بمقصد میرساند
چگونه است زیارت خانہ کعبہ نمے کند و دولت حج درنے یابد شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ
علیہ فرمود کہ بشیر حال نماز بباد در خانہ کعبہ حاضر مے شود و در جماعت با ما مقفست

میلند اچھاں دارد کہ ایں شتر فرشتہ بود کہ از غیب مے آئدہ باشد و سلطان
 المشائخ را در خانہ کعبہ بر دو خواجہ ابو بکر و راق کہ بشرف قربت و مصلے داری
 سلطان المشائخ مشرف بود مے فرمود کہ وقتے سلطان المشائخ جبہ خاص
 بمن بخشید من ترتیب شکرانہ کردن گرفتیم یکے گفت کہ ایں جبہ کراہ بہا خواہد افتاد
 من ازیں سخن منقص شدم چون شکرانہ بخد مت سلطان المشائخ بر دم
 خادم را فرمود کہ یک سیر روغن ازیں بستاں فحش من عرض داشت کردم کہ
 ایں سہل چیز است قبول فرمایند بعدہ ہستم فرمود کہ ترا ایں جبہ بہ بہا خواہد افتاد
 سلطان المشائخ مے فرمود پیش ازیں کہ من از غیاث پور مسجد کیل کوہی
 بہ نام جمع پیادہ میرفتم ہوا مے تابستان بود مقدار یک کر وہ راہ و من صایم مرا
 دوران سر آمدہ در دوکانے نشستم در خاطر من گذشت کہ اگر مرا مے بودے
 در آں سوار میرفتم بعدہ ایں بیت شیخ سعدی در دل گذشت بیت ماقدم
 از سر کنیم در طلب ستاں + راہ بجایے بردہ کہ با قدم رفت + آں خطرہ
 توبہ کردم بعد از سہ روز خلیفہ ملک یار پراں رحمۃ اللہ علیہ ماویا نے بر من
 آورد کہ ایں را قبول کنید من ادا گفتم تو مرد درویشے از تو چکونہ قبول کنم او
 گفت سیوم شب است کہ شیخ ملک یار پراں رحمۃ اللہ علیہ ماور خواب فرماید
 ماویا پیش فلان پیر الغرض من اورا جواب گفتم کہ شیخ تو فرمود اگر شیخ من
 فرماید انگاہ قبول کنم چوں شب شد در خواب دیدم کہ شیخ شیوخ العالم قدس سرہ
 مرا مے فرماید کہ بخاطر ملک یار پراں آں را قبول کن و دیگر آورد و دانستم کہ فرستادہ
 حق است قبول کردم بعد آں اسب از خانہ من کم نشد بعد از مدتے آں
 ماویا را بخواجہ محمد خواہر زادہ دادم بعدہ قاضی محی الدین کاشانی
 دریں محل گفت کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہ تمن عینک اللہ فی الحرات
 قضی اللہ حق عینک بالخطرات و نیز وقتے یار مے بوقت افطار در خاطر گذرانید
 اگر سلطان المشائخ بقیہ آب کہ ہاں افطار خواہد کرد بمن دید محض کر است
 لہ کیکہ پرستہ حق تعالی دستاں تن بر کرد خدایے تعالی حاجتہا مے اورا بخطرات

باشد هم در اثنا سے این خطر سلطان المشائخ فرمود که ای آبا آں یار را بگذر
 آں یار استغفر شد چون سلطان المشائخ بعد از مائیده بالا آمد و در مقام معهود
 بنشست آں یار را بایاران دیگر طلب شد چون بنشستند بعد فرمود که خدائے
 تعالیٰ را بنده باشد که چهل سال است نه طعام سیه خورده است و نه آب سلطان
 المشائخ نے فرمود که در مباد حال با خود جزم کرده بودم نه کتاب نبویانم
 و نه بهیاستانم بهمراں آیام مروتے اربعین امام غزالی برین آورد مرا خوش
 آمد با خود گفتم که من با خود جزم کرده ام کتابها نساخم ازاں نتوان گذشت باز دم
 دل خود را متعلق آن کتاب یا فتم چند روز گذشته هماں کتابش من بطریق
 هدیه آوردن من قبول کردم و متھے مروتے بخد مت سلطان المشائخ آمد
 دید که احوال درویشاں و خدمتکاراں بنا مرادی میگذاختند مت سلطان
 المشائخ عرض داشت کرد که ساختن زر شمارا بیا موزم تا بار تنگی از پیش
 برخیزد سلطان المشائخ فرمود رنگ آمیزی کار ترسایاں است و نه
 کردن صفت جهوداں است نزدیک محمیاں زر کردن زرد روی
 است نه مارا بال میل است و نه سوسے ذهب و بابے و نه حاجت من
 بدنیاست و نه اقتراح من بعضی حاجت از قاضی الحاجات میخواهم مصرع
 دنیا بچه کار آید فردوس چه باشد به عزیزے صادق القول سلطان المشائخ
 را دید در خواب که گوئی در بهشت بر تختی نشسته است مرغاب بنیده را فرسود
 که حق تعالیٰ مرا هر روز وظیفه میدہاين مردان جہايت سلطان المشائخ
 را نتوانست پرسید این چه وظیفه است سلطان المشائخ خود آغاز کرد کہ حق تعالیٰ
 در دنیا از من خلق را وظیفه مے دہانید آں را قبول فرمود و بکرم خویش عوض
 آں وظیفه چندین ہزار دوزخی وظیفه من کرده است کہ من ہر روز پنجشنبہ
 عزیزے حکایت کرد کہ من از قصبہ خود قصد زیارت سلطان المشائخ
 رواں گردیدم گذر من میان قصبہ بوندی افتاد و دل گذشت اینجاد و شے

است که اورا شیخ موسیٰ گویند با او ملاقات کنم بروم و فرماید که بیا خواہی رفت گفتیم
 بنجاست سلطان المشائخ گفت سلطان المشائخ را سلام من رسان
 و بگوئی کہ شب جمعه در کعبه ملاقات میکنم چوں من بنجاست سلطان المشائخ پیوستم
 عرض داشت کردم در قصبہ بوندی درویشی است سلام رسانیده است این
 سخن گفته شیخ منقص شد و فرمود کہ او درویشی عزیز است ولیکن زبان خود بر خود
 ندارد و خواجہ منہاج شقدار کہ یکے از مردان خوب اعتقاد بود میگفت کہ مرا اتفاق
 شد کہ سماع کنم کہ پیش سلطان المشائخ عرض داشت کردم فرمود نیکو باشد
 خوش خواہد بود و بنیرگان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس مدد العزیز
 و یاران دیگر از غیایا پو طلبیم پیش از آنکہ یاران شہر برسند ہر کس گفتند
 قوالان حاضر اند بفرماید تا سماع بگویند یا گنتم بیشتر یاران نرسیدہ اند و طعام موجود
 نشدہ گفتن سماع بفرماید و الامیر و ہم در بازار فرستادیم طعام آوردیم و خرج
 کردند و سماع آتار کردند و بیچ ذوق پیدا شد من مشوش شدم کہ مجلس بترتیب شد
 ہمدین ناخوشی سر فرو کردہ بودم ناگاہ سر بر کردم سلطان المشائخ را دیدم
 کلاہ بر سر کردہ بردر حوض خانہ ایستادہ است از دست بے خود شدم چوں
 بحال باز آمدم سماع سخت اثر کردہ بود و یاران شہر ہم رسیدہ چوں بنجاست
 سلطان المشائخ آمدم و این کیفیت باز نمودم تصدیق داشتند و گفتن جا
 کہ یاران این ضعیف باشند این ضعیف را حاضر تصور باید کرد و ہمین خواجہ منہاج
 مذکور میگفت کہ وقتے شبے در خانہ سلطان المشائخ بودم کہ سلطان
 المشائخ بیرون راست کردہ بود و ندبر بام جامع خانہ و بالاس کہت جامہ نم گیر
 گرفته بیشتر شب گذشتہ بود کہ از بالاس کہت سلطان المشائخ عمود
 از نور طالع تا آسمان گرفت و صحن جماعت خانہ و لب آب ہم روشن شد مرا
 زد گوشہ گرفتم و خود را خفتہ ساختم وقتے شیخ نور الدین فردوسی سہ بار خود را بخت
 سلطان المشائخ فرستاد کہ من بروم شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین

راجا کے ساخته ام شفقت کنید بیا ئید یکے ازاں سہ نفر گفت اگر سلطان
المشائخ شیخ است مرا چیزے بدہاں خوردنی و دیگرے گفت کہ مرا جامہ
بدہ تیوم گفت بزرگان را امتحان نباید کرد بیچ نامذیشید چوں بخدمت سلطان
المشائخ آمدن فرمود ما نیز طعمے ترتیب کردہ آئیم تو انیم آمد و لیکن دل من بسو
شما خورد بود ہمہ دریں بودند مردے یک و یکے جفرا و چہارتنگہ آورد سلطان
المشائخ خادم را فرمود آں مرد را بدہ جانب آں مرد اشارت کرد کہ چیزے خوردنی
وسیم اندیشیدہ بودی بعدہ فرمود جامہ بیار آں دوم را بدہ و سیوم را فرمود بچہیں
باید آمد کہ تو آمدہ و تنگہ و را ہم فرمود عرض میدار دکاتب حروف برا بخلکہ کہ شیخ
رکن الدین فرودسی را بخدمت سلطان المشائخ چنداں اخلاص بنود
و او از شہر آمدہ بود ہم در کنارہ آجہان در حد کیلو کہرچی مقامے ساخته ست
و شیخی بنیاد نہادہ و پسران او را کہ جوان نوخاستہ بودند و مردان او را بانہرگان
سلطان المشائخ تقاریرے بود کہرات در شتی سوار و سماع گویاں و قص
کناں زیرخانہ سلطان المشائخ کے گذشتند و زبے بطریق بعد از نماز
پیشیں در شتی سوار با جمعیت و سماع و قص کناں از پیش خانہ سلطان
المشائخ میگذاشتند سلطان المشائخ بدولت بر بام جماعت خانہ مشغول
نشستہ و والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ راں مجلس پیش ایستادہ بود چوں
با علیہ شور و سماع کہ در شتی میکردند و در نظر مبارک سلطان المشائخ درآمد
فرمود سبحان اللہ ساہا یکے دریں کار خون میخورد و جان خود فداے ایں راہ
میکند و دیگران نوخاستہ اند و میگوند تو کیستی کہ مانہ ایم دست مبارک خویشتر
باستیں مبارک بر آورد و جانب ایشان اشارت کرد کہ حال برو ہمیں کہ کشتے
پسران شیخ رکن الدین باں غوغا زیرخانہ خود رسید از شتی فرود آمدند
خواستند غلے کتہ ہمینکہ برب آب درآمدند و در حال غرق شدند بندہ ایں
حکایت از خدمت سید السادات سید حسین عم خود و سماع دار و خدمت ایشان

تیز روایت ہم از والد کاتب حروف میگرد و ذر حمتہ اللہ علیہا پیسر صلح بقال طیبی
 کردے او مرید سلطان المشایخ بود او بزیارت سلطان المشایخ رفتے سلطان
 المشایخ اور در روز باز گردانیدے و شب نداشتے او از رفتن خانہ سلطان
 المشایخ ترک گرفت مولانا علی شاہ جاندار میگوید کہ من او را گفتم نیکو نمے کنی
 ہر ماہ یکبار برو پایے بوس کن شب در خانہ کسے بباش و بشیرہ او اربے ضائی
 ویم بعد از چند گاہ پایے او درم کرد از درو بیقرار شد مولانا علی شاہ گفت باز
 او را گفتم کہ اینست از اک سلطان المشایخ است گفت آرسے و عجز کردن گرفت
 مبلغ لاچین مراد داد کہ بخدمت سلطان المشایخ برساں و از حال من عرض
 داشت کن چون بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت کرد و سلطان
 المشایخ منقص شد چون من از خدمت سلطان المشایخ باز گشتم آں
 طبیب نقل کردہ بود کاتب حروف از خواجہ مبارک گوپنوی کہ یکے از ارباب
 اعلیٰ بود سماع دار و کہ من ہر بار از قصبہ گوپنوی بر سلطان علاء الدین
 مے آدم جامہ مکلف چنانکہ کسوت ملوک باشد مرا عطا میفرمود و این خلعت
 معہود من شدہ بود تا وقتے بر سلطان آمدہ شد و ریں کرت یکتاے سپید
 فرمود من بدین سبب منقص گشتم و بخدمت سلطان المشایخ آدم بعد
 پایے بوس روے مبارک بجانب من کرد و فرمود بیت تحفہ شاہ بس عزیز
 بودہ گر چہ دینار یا پیشیز بودہ بندہ را باستماع این بیت فرختے افزود و التفات
 خاطر بکلی رفت الحمد للہ علی ذلک وقتے دانشمندے بخدمت سلطان المشایخ
 آمد و گفت کہ من بیعت خواہم کرد سلطان المشایخ بنو باطن دریافت کہ سبب
 سبب آمدہ است ہر چند بہمت بیعت اصلاح کرد سلطان المشایخ فرمود کہ راست
 بلکہ بچہ نیت آمدہ بعدہ گفت در ناگور زمینے دارم مقطع آن موضع مرا فرامحت
 میکند سلطان المشایخ فرمود اگر من رقعہ بنویسم ترا بدیم تو ترک ارادہ بیعت
 گیری گفت نیک باشد ہمان ساعت بجانب مقطع رقعہ نوشتند و غرض واصل شد

سلطان المشایخ مے فرمود کہ وقتے من از زیارت مولانا رشید قمری
 باز گشتہ بودم و نزدیک حظیرہ ایشان کو چہ بود حالے مردے را دیدم تشکل
 سکران و بے ضبطے آید مراد دل گذشت کہ داند این مرد مرا آئیبے رساند
 من بطرف دیگر رفتم او ہم گشت و ہماں طرف شد کہ من گشتم بسوے من آمد
 بحق گریختم مرا سلام کرد کنار گرفت و سینہ مرا بوسید و گفت الحمد للہ اینچنین
 سینہ ہنوز در میان مسلمانان ہست این گفت و گذشت چوں سر پس کردم
 پیچ کسے را ندیدم تا پیدا شد فاما از شیخ نصیر الدین محمود روایت مے کنند کہ
 سلطان المشایخ مے فرمود وقتے من نزدیک دروازہ پل مے بودم و بقا
 بر خود ما یوس بودم و با خود گفتم کہ نظام تو کجا و محبت حق کجا بدیں نیت در
 روضہ شیخ رساں چہلہ گرفتہ چہلہ تمام کردم و در روضہ شیخ رساں درختے
 بو خشک ہم دریں چہل روز معائنہ کردم اس درخت تر و تازہ گشت پیش روی
 ایشان استادم عرض داشت کردم کہ شیخ اس درخت خشک درس چہل روز
 از حال خود بگشت من چہل روز آدم پیچ حال من نہ گشت اس سخن گفتیم جانب
 خانہ رواں شدم در اثنا مے راہ مردے را دیدم کہ غلطاں مے آید مرا اس طن
 شد اس مرد سکرانست از و مخوف شدم آن مرد میل جانب من کرد باز از و منحرف
 شدم اس مرد جانب من شد با خود گفتم نظام پس یا شد بخدا مے گریز قصد جا
 او کردم نزدیک او رسیدم من ہر دو دوازہ کردم معانقہ کردم از دہن و از سینہ
 او بوے عطر مے آمد تا اینچنین گفت اے صوفی از سینہ تو بوے محبت حق
 مے آید اینقدر گفت و غایب شد نکتہ چہار و ہم منجملہ یازدہ نکتہ ذکر حضرت
 سلطان المشایخ در بیان بعضے کرامات آل فخر النساء فی العالمین
 رابعۃ العصر بی بی زلیخا صاحبہ والدہ ماجدہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
 اسرار ہا حضرت سلطان نظام الحق والدین سلطان المشایخ
 مے فرمود کہ والدہ مرا با خدا مے تعالے رسانی بود اگر او را کارے پیشانی مے

اتمام آں کار در خواب بدیدے اختیار بدست او پیداوند و بارہا والدہ من
پارے سن بدیدے کہتے کہ در تو عالمیت نیکبختی و سعادت مے نیم بزرگے خوش
گوید بخت وے آیتے کہ آمد در شان کبریا اند جہیں ناصیہ او بین است
تا تنک عیشے سخت شد با والدہ گفت نفس شمار نیکبختی و سعادت رفتہ است ہیج
اثر آں نے نیم گفت اثر آں ظاہر خواہ شد فاما وقتے کہ من از جہاں رفتہ شیم
و ہیچناں بود و ہر حاجتے کہ مرا باشد پیش خاک والدہ خود عرض دارم غالب
آں باشد کہ ہم در ہفتہ کفایت شود و کم باشد تا ماے بکفایت برسہ و میفرمود
اگر والدہ مرا حاجتے بودے یا نہد بار صلوات کہتے و دامنے مبارک خود پیش داشتے
و حاجت خواستے ہیچناں شدے کہ خواستے سلطان المشایخ مے فرمود وقتے
کنیز کے آزاں والدہ بکریخت چوں خدمتگارے دیگر بنو ملتفت گو نہ شد با لاک
بصلہ نشست و دامنے مبارک خویش پیش نہاد و با حقتعالے مناجات کرد
گرفت در اثناے ایں حال والدہ را دیدم فرمود کہ کنیزک گریختہ است و من
وام کردہ ام و ستد تا کنیزک نیارند من دامنے بر سر نغم من ازین سخن
در تامل شدم ہمدیں حال شخصے برد روازہ آمد و گفت کنیزک از آں شما
گریختہ است بیایید تانید و آں ایام کہ سلطان قطب الدین پسر سلطان علاؤ الدین
خلجی خواست کہ با سلطان المشایخ منازعت کند و سبب منازعت
یکے آں بود کہ سلطان قطب الدین مسجد جامع میری عمارت کرد و راول
جمعہ ہمہ مشایخ را و علما را طلب کرد کہ دریں جمعہ نماز دریں مسجد نو بگذارید سلطان
المشایخ جواب فرمود کہ ماسی رز دیک داریم و ایں حق است ہمیں جا خواہم
گذارد در مسجد میری زفت و سبب گیر و غرہ ماہ رسم شدہ بود کہ تمامی ائمہ مشایخ
و صد و روا کبریہ تہنیت ماہ نو بخت بادشاہ مے رفتند سلطان
المشایخ نیرفت فاما اقبال خادم میرفت مدعیان و حاسدان را جائے
در آمدن و القاءے عداوت شد سلطان قطب الدین را گفتند کہ

سلطان المشایخ روز جمعہ چنانکہ فرماں بود در مسجد میری حاضر شد و تہنیت
ماہ نو چنانکہ شایخ دیگرے آئندہ منے آید یک غلامے میفرستد سلطان قط الدین
را غور بادشاہی و تخت سلطنت و بہانہائی و کارآمد گفت اگر در غرہ ماہ آئینہ نیام
بیاریم چنانکہ دایم چون مخلصان سلطان المشایخ کہ بر آں بادشاہ مقرب بودند
بخدمت سلطان المشایخ ایں سخن رسانیدند سلطان المشایخ بیچ گفت
و بزیارت والدہ خود در برفت و گفت کہ ایں بادشاہ در خاطر اندازد من داردا کرتا ماہ
آئندہ کہ با خود ایداد من بست گرفته است کار او بکفایت نرسد من بزیارت شما نیام
از راہ نازے و نیازے کہ بخدمت والدہ خود داشت آئینہ بوالدہ خود گذارناید
و سعادت در خانہ آمد و یاراں و خدمتگاراں از اں سخن بادشاہ منقص میبودند
ہر چند کہ ماہ نزدیک میرسد انتفات مخلصان را بیشتر روے میداد و سلطان
المشایخ خاطر جمع براعتما دانکہ بخدمت والدہ گذارنیدہ است بر سجادہ کرامت
نشستہ تا غیب چہر پیدائے شود چون شب ماہ شد و خلق منتظر آنکہ فردا غرہ است
سلطان المشایخ را طلبانے طرف بادشاہ خواہد شد الغرض ہمدیں شب ماہ
بلائے از آسماں بر جان بادشاہ باندیش نازل شد و خسرو خات بلغاک
کرد و سرازتن سلطان بدخواہ سلطان المشایخ بہ تیغ تیز جدا کرد تن اورا
از بالائے قصر بیرون انداخت و سراز بالائے نیزہ کرد و بخلق نمود و شایخ
سعدی خوش گوید میت اے رو بہک چہر انہ نشستی بجائے خویش * باشیر چہ
کردی و دیدی سزائے خویش * و کاتب حروف از عورتے کہ بر صدق قول
و دیانت و اعتقاد تمام است سماع دارد کہ میگفت کہ من خواب دیدہ ام گوئی
قیامت قائم شدہ است و خلق حیراں و مدہوش شدہ چپ راست میدووند
ایں عورت میگوید در دنیاں من ہم متغیر گشتہ میروم در اثناے ایحال نے بنیم
مردے علم بردست کردہ استادہ است و مرا میگوید کہ ایں علم بی بی زلیخا است
والدہ ماجدہ سلطان المشایخ تو در زیر ایں علم بیا من در اں نجوم و غوغا

زیرا علم جاے یا فتم عرض میدارد کاتب حروف این عورت خواب بیننده و حتم
 عم کاتب حروف است سید احمد محمد کرمانی که در حباله کاتب حروف است
 و در نظر سلطان المشایخ بواسطه شفقت سید السادات سید حسنین گذشته
 و نعمت های دینی و دنیاوی از آنحضرت یافته و سلطان المشایخ میفرمود و غرض
 جمادی الاخره روز نقل الدہ من بود شب آن چوں ماه نو دیده شده سر در قدم ایشان
 نهادم و تهنیت ماه نور و فوق معهود بجا آوردم و آنحال بر زبان مبارک ایشان رفت
 که غرض ماه آینه سر بر قدم که خواهی نهاد در یافتم که نقل ایشان نزدیک است
 حال من متغیر شد گریه در من گرفت گفتم اے محرم من غریب بیچاره را بیکه من
 سپاری فرمود جواب این بامداد خواهم گفت گفتم چیست در حال جواب من گوید
 هم در اثنا من این حال مرا فرمود برو شب خانہ شیخ نجیب الدین بباش بحکم
 فرمان ایشان آنجا رفتم آخر شب قریب صبح جاریہ دوا آمد که مخدومه شما را میطلبند
 ترسیم و پرسیدم در حیات هستند گفت آری پوئ بخدمت ایشان پیوستم
 فرمود دوش سینه پرسیده جواب آن وعده کرده بودم این زباں بگویم اکنون
 بشنو فرمود دست راست تو کدام است پیش داشتم گفتم ایست بگرفت و گفت
 خداوند این را بتو سپارم این بگفت و جاں بحق تسلیم کرد شکر و سپاس بیقیاس
 بر خود واجب دیدم و با خود گفتم اگر این مخدومه یک خانہ پراز زر و گوهر پس خود
 میراث گذاشته من اینچنین خوش نمیشم درین حال نفس خرم این کلمه مایه
 من گذاشت رحمتہ اللہ علیہا نکتہ پانزدهم در بیاں حالے که سلطان المشایخ
 را پیدا شد و بیاں حال ازیں دار فنا بدار بقار حلت فرمود و وصیت که حاضر را
 کرد عرض میدارد کاتب حروف بر آنجمله که روز جمعه بود و سلطان المشایخ
 را حالے پیدا شد و بنور تجلی درو نہ مبارک او منور گشت و حق تعالی را در
 اثنا من نماز سجده با کرد و همچنان در عالم تحیر در خانہ آمد و گریه که پیش ازیں بود
 از ابا غالب ترشد و هر روز چند کثرت غایب میشد و چون کثرت حاضر و ہمیں میفرمود

نکته پانزدهم

کہ سر کسے بحسب عتقا و خویش و حظیرہ سلطان المشائخ کہ حظیرۃ القدس عمارتہا
رفیع مکلف کردہ نیت از آنکہ بزرگی از اعمار تہا بیا ساید اگر سلطان المشائخ
راقتضا در سہ روز بزرگد ام عمارت دفن کنند این عرض داشت بکنیت تائین گانہ
بحسب راک خود کار سے نہ کردہ باشند چوں مولانا شمس الدین بخدمت سلطان
المشائخ این عرض داشت کرد فرمود کہ مولانا من زیر عمارت کسے خفتنہ نہ
من و صحرا خواہم خفت بچنان کردند آنجا کہ روضہ متبرکہ سلطان المشائخ
است صحرا بود بغیر سلطان المشائخ سلطان محمد بن تغلق بر روضہ
متبرکہ سلطان المشائخ گنبد عمارت کنانید حتی جل علی برائے سلطان
المشائخ حظیرہ با عمارت ہائے رفیع بے نظیر و گنبد ہائے ملک رفعت کہ در
لطافت و صفائی آن در اقتصاے عالم کسے نشان نداد از عجب تب گردانید
در روضہ اینچنین حظیرہ متبرکہ کہ رشک حظیرۃ القدس است بزرگے خوش گوید
رباعی ازین پس من و صحراے صحن او کہ فلم بزرہ ہائے بسیط جہاں بجاں پہ
زیستہ دل بہا شاہ آمدہ بدماں چو ذکر نہت آں بقعہ در زباں آمد بزرگے
نیز خوش گوید بیت ز روشنائی صحن ہواے او در دل ہمہی نماید اسرار عجب

متعلق صفحہ ۱۵۴ - بعد سطر ۱۴

پوشیدہ نامذکہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ پانزدہم جب لمحب نہ خمس و حسین
و ستماۃ بشرق ارادت شیوخ العالم مشرف شدہ اند و آں وقت بیست سالہ
بودند پس ولادت حضرت سلطان المشائخ و ششصد و سی و شش باشد و ہر گاہ کہ
اینشان در مقصد و بیست و پنج باشد سن شریف ایشان ہشتاد و نہ باشد و انداعلم

در آب رواں اندازند و از آن سچ بخورد بعدہ سید حسین عم کاتب حروف
عرض شد کہ روز ہاست کہ مخدوم طعام گذاشتہ است حال چہ خواہد فرمود
سید کیامہ شفاق حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آکہ وسلم باشد و طعام دنیا چگونہ

چنانکہ ان حکایت و کتابت ملاقات شیخ رکن الدین تحریر یافته است العرض در
چهل روز چنانکہ طعام نمی خورد و سخن ہم کمتر می گفت تا روز چهارشنبه کہ وفات
سلطان المشایخ بود این حال بود کہ در صدر تحریر افتاد و ہند ہم مامیع الاخر
۷۷۲۸ خمس و عشرين و سبعماية بعد طلوع آفتاب سلطان المشایخ بجوارحت
رب العالمین پیوست و در مقام صدق و صفاء دیدار تجلی حق جل و علی قرار
گرفت این ضعیف گوید رباعی مہ بزیر ابراحتیاب نمود و عاشقان راہین عبد
نمود و پردہ از زلف بست بر رخ خود و در وحیرت بدیں خراب نمود و دایم
رحمۃ اللہ علیہ و مرثیہ سلطان المشایخ تاریخ نقل و بیت آورده است بیت
برج دوم و ہند و زمرہ ابر رفت آں مہ زمانہ چوں شہادت داد و پنج و ہند و ہند
و در نماز جنازہ سلطان المشایخ شیخ الاسلام رکن الدین نمیرہ شیخ الاسلام
یہا و الدین زکریا قدس اللہ سرہ العزیز امامت کرد بعد امامت نماز جنازہ شیخ الاسلام
رکن الدین بر زبان مبارک را ند کہ امروز مرا تحقیق شد کہ چہا سال کہ مراد شہر
و علی داشتن مقصود این بود کہ بشرف امامت نماز جنازہ سلطان المشایخ
مشرق شوم و بوقت نماز پیشین حضرت سلطان المشایخ را ہم در خطبہ سلطان
المشایخ کہ نسخہ خلد بنیست دفن کردند بزرگے گوید بیت گویا جگر زمین کشانند
آں دورست خدا و رو نہادند و روضہ متبرکہ سلطان المشایخ امروز قبلہ اقلیم
عالم است خاک پایان روضہ او تریاک عظم است این ضعیف گوید قطعہ خاک
درت کہ سر مہ اہل نظر شدہ است بہر شفاے دلہا تریاک عظم است و فرہ
ز خاک درت نزد عاشقان و جانیت بلکہ در جاں سترے عظم است و این
ضعیف گوید قطعہ مسلمان و ہند و و ترسا و گیر و ز خاک درت جملہ افسہ کنند
چو کافور و صندل از آں خاک پاک و بچشم انداز آرد و دائر کنند و باب دوم
در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفائے شیخ الاسلام معین الدین حسن
سنجری و خلفائے شیخ الاسلام قطب الدین بختیار خاں شیخ فرید الدین قاسم سمرج

باب دوم فی فضائل شیخ الاسلام معین الدین بن خلیفہ و شیخ تاج الدین محمد غفرانی شریح القاموس قدس سرہ
شیخ العالم فرید الدین والدین قدس سرہ المعزیز مقرر صاحب الن عالم ہا
ذکر شیخ الاسلام قطب الدین کہ خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین بود
ذکر شیخ شیعہ العالم فرید الدین والدین کہ خلیفہ شیخ الاسلام قطب الدین
بود و ذکر سلطان المشائخ نظام التت والدین کہ خلیفہ شیخ ملک العال
فرید الدین بود و در باب اول میان شجرہ خواجگان چشت عظیم الرضوان تحریر ہے
است فاما ذکر خلفاء دیگر از ان ایں مشائخ کبار دین باب تحریر ہے یا بشیخ
آن شاہ اہل تصوف آن مجرور آفت تکلف آن عالم باعمل آن عابد بے کسل آن
قایم الیل آن صائم النهار آن والی حضرت متعالی یعنی شیخ الاسلام حمید المملتہ
والدین سوالی وارث الانبیاء والمرسلین اے احمد السعیدی اصوفی
قدس سرہ والعزیز بن بزرگ خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین سنجرى بود و مخبرۃ
شیخ الاسلام قطب الدین بختیار راوشی قدس سرہ العزیز و او ساکن خطہ
ناگور بود سلطان المشائخ میفرمود چو این بزرگ نجابت شیخ معین الدین
سنجرى رحمۃ اللہ علیہ بیست و بدولت توبہ لغصوح رسید حیرا و قہرا اور براں و شہرہ
تا باز بر سر کار شود شیخ حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ جواب داد کہ بروید نشین منکم
از رنڈ خود را چنان محکم بہتہ کم فردا بجوران بہشت ہم بار نکتم و سلطان
المشائخ نے فرمود کہ شیخ حمید الدین سوالی را سوال کرد نہ کہ یعنی اولیا
جہاں میر و مذہبت ایشان در اقاصای عالم میرسد و بعضی کہ میر و مذہاب ایشان
کے نی گئے و حکمت جیت جواب فرمود کہ ہر کہ در حمایت خویش خود را مستور
داشتہ است بعد رفتن آن حق تعالیٰ اورا مشہور کر داند و آئندہ و حیوۃ تو
و شہرت کو شیدہ است بعد رفتن او نام او یکسرخ گیر و ذکر ایں بزرگ
مشتمل بر سہ نکتہ است نکتہ اول در بیان مجاہدہ و روش شیخ حمید الدین
سوالی قدس سرہ العزیز منقولست کہ شیخ حمید الدین در خطہ ناگور
یک ایک زمین ملک داشت روزگار خود بدار گذرانید نیم پانچہ از ان بہت

مبارک خود بکمال راست کردے و چیزے بکاشتے تا ایں غایت کہ آں برسیدے
 نیم یکہ دیگر راست کردے و چیزے بکاشتے و آنچه ازیں یکہ حاصل شدے آنرا بقوت
 لایقی و مستحور و ضروری بمصرف رسانیدے چنانکہ یک فوطہ چادر مہر مبارک
 بستے و پادرد مہر بر سر و ہر مبارک انداختے بدین طریق دریں دنیاے خدا رخص
 عزز بسر بردے چنانکہ ساری گوید بخت ایں دوروزہ حیات نزد خدا چہ خوش و
 ناخوش چہ نیک چہ بد چوں ازیں حال مقطع ناگو را خیر شد چیزے نقدانہ بخت
 شیخ حمید الدین قدس سرہ الغریز برد و عرض شد کہ اگر خدمت شیخ قدرے
 زمین دیگر قبول کن من تدبیر تخم و عوامل آں بکنم حال را بہتر فراغے باشد شیخ حمید الدین
 فرمود کہ از خواجگان باکے ازیں بابت قبول نکردہ است و ایں یک یکہ کہ ملک نیست
 مرا کافی است مقطع را معذرت کرد و از آوردہ او بچ قبول نکرد و مقطع از بزرگی شیخ
 حمید الدین قدس سرہ العزیز و درویشی او بخدمت بادشاہ عہد اعلام داد بادشاہ
 عہد پانصد تہ تکو نقرہ و فرمای یک دیدہ بنام شیخ بر آں مقطع فرستاد کہ ایں بخدمت
 شیخ بہرہ و اقبال من بہرہ و مسکنت بسیار عرض داشت کن تا قبول کند مقطع بچہ
 کرد چوں سیم و فرماں بخدمت شیخ حمید الدین برد شیخ حالے بچ گفت مقطع نشہ
 بگذاشت و بر حرم محترم خود رفت و حرم ایشان در آں حال دانستے بر سر گذاشت و من
 پیراہن مبارک خود بر سر انداختہ بود و شیخ را نیز فوطہ کہ در مہر مبارک داشت کہنہ و پارہ
 گشتہ الغرض شیخ خواست تا آں شاہ زمان را درویشی بیازماید بخدمت آں شیر
 زمان گفت کہ بادشاہ عہد پانصد تہ تکو نقرہ و فرمای یک دیدہ فرستادہ است تو چہ
 مے گوی بہت نام آں شاہ زمان گفت کہ اے خواجہ تو چہ مے خواهی کہ فقر چندین
 سالہ خود را باطل کنی تو خاطر جمع دار من دو سیر ریشمال بدست خود درشتہ ام از انفقہ
 جامہ خواہ شد کہ ترا فوطہ و مراد من مرتب خواہ شد چوں ایں سخن شیخ حمید الدین
 از آں فقر زمان شنیدہ بغایت خوش شد و بیرون آمد و مقطع را گفت کہ اے خواجہ مرا بدین
 آوردہ تو حاجت نیست من قبول کردی نہ ام نکتہ دوم در بیان بعضے کرامات

شیخ حمید الدین سہلی و مراسلاتے کہ میان شیخ حمید الدین و شیخ الاسلام
 بہاؤ الدین زکریا بود قدس سرہ العزیز نے فرمود ہندوئے بود در ناگورچوں او
 در نظر مبارک شیخ حمید الدین بیادے شیخ فرمودے کہ میں ویسے خداست و گفتے
 بوقت مردن او یا ایماں خواہد رفت و ختم کار او خیر خواہ بود و واقع ہم برآ بخلہ شد کہ ایشان
 میفرمودند و این نفس دلیل بر علو درجت و کرامت شیخ حمید الدین سہلی است
 کہ اور انظر بر عواقب امور بود مشغول است در آن عصر کہ نام و آوازہ شیخ حمید الدین
 سہلی در جہان منتشر شد سو اگرے بود در ناگور کہ کنی از ناگور در ملتان بردے و از
 ملتان پنبہ در ناگور آورے و یہ مراسلاتے کہ میان شیخ حمید الدین و شیخ الاسلام
 بہاؤ الدین بود برسانیدے شیخ حمید الدین بخدمت شیخ بہاؤ الدین بنشت
 کہ من تحقیق میدانم کہ خدمت شیخ از واصلان خداست و اینہم تحقیق است کہ دنیا
 بسوخت باری تعالی است چگونه است کہ اس بزرگ این دشمن خدا را دور نمے کند
 و شیخ بہاؤ الدین دریں باب جوابہاے نوشت کہ معلوم است ہم دنیا چیست و این
 حد مقدار بر سرین خواہد بود تشبیلے کہ در قلت حقارت دنیا کردہ اند جوابے ے نوشت
 و شیخ حمید الدین را دلاسا بخشید کہ دریں باب شیخ حمید الدین ے بشرت
 و بدیں سبب ملتفت خاطرے بود کہ میں برچہ عمل شود کہ خدا این لایحجۃ عیان
 الغرض تا میں نہایت کہ شیخ حمید الدین دریں باب علو کرد کہ اور اس سر تیغی از علم
 غیب روشن شد فاما میں ستر برکتے نکشاد مشغول است ہمدراں ایام فرزند
 از فرزندان شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ العزیز و ناگور سید
 شنید کہ شیخ حمید الدین در نماز جمعہ حاضر نمے شود و غوغائے انگشت و چند نفر
 و انشدہاں ظاہر ہیں را با خود یار کرد و در خصوصت کشاد و با جمیعت ہم بر در شیخ
 حمید الدین قدس سرہ العزیز آمدہ امر معروف کردن گرفت شیخ ساکت بود
 چون غلبہ او زیادت شد فرمود کہ غلبہ کن کہ ناگور حکم مصر نہاد و تحت شرعی اورا
 ملزم کرد فاما چون شیخ حمید الدین را رنجانیدہ بود و اوقات معمورہ اورا بغوغا مشغول

سلاہ دفعہ اول
 دیکرین بکلمہ
 اکسہم دفعہ اول

گردانیده شیخ حمید الدین بر زبان مبارک را ندو فرمود که انقدر که وقت مارا
متفرق گردانیدی ما ترا جیس فرودیشانه فرمودیم العریض بعد نقل شیخ حمید الدین
و شیخ بہاؤ الدین قدس سرہ العزیزاں فرزند شیخ بہاؤ الدین جاپے
سفر کرده بود و در اثنا سے راہ تھروے اورا گرفت و گفت کہ چندیں مال از میراث شیخ
بہاؤ الدین ترا رسیدہ است بیار تا من ترا تا کنم فرزند شیخ بہاؤ الدین جاس
کردا و بجانب شیخ صدر الدین قدس سرہ العزیز ماجرا جیس خود بنشت و حصہ
مال خود از مال منقسم طلبی چون شیخ صدر الدین آن مال بر و فرستاد اں تھرو
مال بستد و گفت حصہ تو آمد بر شیخ صدر الدین بنویس تا اونیر از نصیب خود
مالے بر تو بغیرست انکھ ترا بگذارم او بغیرت مکتوبے دریں باب بخد مت شیخ
صدر الدین قدس سرہ العزیز د قلم آورد شیخ صدر الدین مبلغ از مال خود
براں تھرو فرستاد تا اں برادر را بعد رفتے از جیس خلاص دہانید عرض میدارد
کاتب حروف براں بجلد کہ حق تعالی را دیر حکمتے بود و اں آنست والہ اعلم یعنی
شیخ الاسلام بہاؤ الدین را قدس سرہ العزیز قوت اں بود کہ مال نگاہ دارد
لاجرم اوقات معمورہ ایشان را متفرق نمیگردانید تا چون اں مال فرزند
رسید تحقیق است کہ مال و تیا فتنہ است و ایشان را اں قوت کجا کہ گرد آوردن
توانند ہر اینہ در حق فرزند اں او باری توانے کہ کرم کرد تا بنفس شیخ حمید الدین
سوا لی قدس سرہ العزیزاں مال از دوست فرزند اں شیخ الاسلام
بہاؤ الدین نور اللہ مرقدہ متفرق شد و ایشان را در بلانید اخت اینہ میل
بر علو درجت و کرامت شیخ حمید الدین بود قدس سرہ العزیز فی الجملہ
مناقب و فضائل ایں بزرگوار بسیار است برین مختصرا اختصار افتاد و کلمتہ سیوم
در بیان اسوۃ کما صحاب سلوک را از مشکلات راہ حق است از شیخ حمید الدین
کردہ اند و اں بزرگ جواب دادہ دریں کتاب آید عرض میدارد کاتب حروف
براں بجلد ہر سکہ کہ در طریقت و حقیقت صحاب سلوک را مشکل شدے از خدمت

پایم در فضائل فلک شمس السلام معین الدین حسن سجری شیخ قطب الدین بختیار اوشی شیخ فرید الدین قاسم گیلانی
 شیخ حمید الدین سوالی رحمة الله علیه سوال میکردند و این بزرگ جواہرے شمس
 نے فرمود و بعضے اسولہ کہ از خدمت آں بزرگ کرده اند و خدمت ایشان
 جواب فرمودہ اند این بندہ در کتابی کہ بنظر مبارک سلطان المشائخ
 گذشتہ است دیدہ بعضے از اں اسولہ و اجوبہ آں سلطان المشائخ بقلم
 مبارک خود بجلامت حج در حاشیہ اختیار کردہ است آں اسولہ و اجوبہ این
 بندہ دریں کتاب آورده تا سالکان را حق از مطالعہ آں ذوق و نویندہ
 امیدوار را مغفرتے حاصل شود انشاء اللہ تعالیٰ سوال پرسیدند کہ وسوسہ شیطانی
 و اندیشہ نفسانی و القاء مسلک و وحی ربانی در عالم انسانی یک رنگ یک صفت
 مے آید بچہ تو اں شناخت کہ شیطانی کدام است و نفسانی کدام و مسلک بچہ صفت
 و رحمانی بچہ صفت جواب فرمودند طالبان سہ گروہ اند گروہ طالبان مولے
 و گروہ ابنائے عقبے و گروہ ابنائے دنیا طالبان دنیا را معرفت خواطر
 محال است کہ ایشان را جملہ خواطر یک رنگ نماید لکن تہ استغفار الہم یا مال
 و لا مال و ابنائے عقبے فرق تو اند کرد میان خواطر دنیوی و آخروی لَوْنُ
 الْخَاطِرِ الَّذِي مَلَوْتُ بِتَنْصِيبِ حَالِي مُكَلِّدٌ رُبُّكُنْ وَرَأَى الْحَظُّ النَّوْثِي وَ
 الْحَاطِرُ الْاُخْرَوِي فَحِزُّكَ مِنَ الْحَظِّ الْحَالِي وَمُصَنَّفُكَ مِنَ التَّنْصِيبِ لَوْ فَتَيَ
 وَطَالِبَانِ مَوْلَى تَعَالَى وَتَقَدَّسَ جَدُّكَ خَاطِرٌ حَقِيقِيٌّ وَمَوْلَى لَوْنُ الْخَاطِرِ
 الْعُقُوبِيِّ كَانَ صَافِيًا مِنْ لُحْظٍ طَالِحَالِيَّةٍ وَفُجِّرْتُ مِنَ النَّصَائِبِ لِمَا كَيْتُ
 وَخَاطِرٌ مَوْلَى مَقْدَسٍ بُوْدَ رَاحِظٌ خَالِي وَطَهَّرَ بُوْدَ اَنْصَابٍ مَالِي يَعْنِي اِنْبَاءُ
 دُنْيَا رَا خَاطِرٌ مُتَفَرِّقٌ بُوْدَ وَاِبْنَاءِ عَقِبَةٍ رَا خَاطِرٌ جَمْعٌ بُوْدَ وَاِبْنَاءِ مَوْلَى رَا خَاطِرٌ

از برائے بسیاری مشغول ایشان تحصیل مال و باید ہاے دنیاوی۔
 از برائے اینکه خطر ہاے دنیوی بودہ است بہرہ حال تیرہ کردہ شدہ است بکہ تیرہ
 بہرہ دنیوی و اندیشہ آخروی کہ خالی کردہ شدہ است از بہرہ ہاے صاف کردہ شدہ
 است از تنصیب دنیاوی۔ از برائے اینکه اندیشہ عقبے بہست صاف از بہرہ دنیاوی
 و خلل کردہ شدہ است از بہرہ ہاے مالی۔

باب دوم و فضائل قطعا شيخ الاسلام معين الدين حسن بن خوري شيخ قطعا الدين بن بختيار راوشي و شيخ فريد الدين قدس سرهم

141

بنو دزیرا کہ خاطر تصور اقتضا کن حق سبحانه و تعالیٰ از تصور منزه است
و از انچه در خاطر پیدا مقلدش تعالیٰ اللہ عن کلیلک علیٰ اکبر ازین معنی
است الفقہ کخیر گفتہ اند عبادۃ الفقہ انقی الحق اطر این معنی دلیل واضح
است بر ترقی فقر از مقام تصوف اگر اصحاب تصوف ترقی مے بودند از ارباب
فقر عبادت ایشان از عبادت فقر ابر تر بودے و نیست اگر کسی گوید صوفی بالاتر از فقر است
کہ فقیر در مقام عبادت است و صوفی از مقام عبادت ترقی کردہ است گویم این مقام التصوف
اذ اتیہ الفقہ است نہ مقام الصوفی فی ابن الوقت سوال میاں فوت و مروت
فرق چیست جواب ما قال اهل المعرفۃ المروۃ شعب من الفوت و هو الوعز
عن الکف باین والا ربعة من صامت شلخ شجرہ فوت است کہ در بوستان دل
دوستان بر آید و ثمرہ او انکبستاند و بدیدہ خود را در آن منزلتے تہند و ثمرہ فوت
انکہ ترک داد و ستد گوید و اندیشہ کوفین از دل بشوید و در آن خود را حلق و نیسے بخور
سوال بندہ خاص حق کدام است جواب بندہ خاص حق آنست کہ او را زافت
صحبت عام نگاہار دو در دام قبول خاص عام نمے گذارد ہر کہ را دیدی کہ روئے
دل او بسوئے خلق بود و یاروئے دل خلق بسوئے او او را از حلقہ خصوصیت بیرو
برو دنیا دام شیطان است و ہوا دام نفس ہر کہ خواہد کہ گرفتار نیاید بروست از دنیا بد
و ترک دانبہ یار و خلق را کہ ہوا ج آں دام است بجایے بگذار و درویش این سخن پر یاب
است در عبارت نیکی خد قطعہ با خلق نشستہ خدا بیطلبی ۴ در شیوہ ناسر ستر مہطلبی ۴
ایجا کہ توئی ہوا خدا بیطلبی ۴ نیکو بنگر کئی کر بیطلبی ۴ سوال اصحاب دل در اصطلاحات
خود خرابات و صومعہ بسیار مے گویند و معنی آں بفہم بانیہ بیان فرمایند
جواب ما از خرابات خانہ آوردن لایں و امثال این شنیدہ باشی بشنو کہ ازیر
روشن تر نشنیدہ باشی خرابات آنست کہ تو نمودی بے تو با تو میا ختنہ بلکہ بے تو
بانو و شطرنج عیش مے باختن از خرابات عدم ترا بصومعہ جو در فرستادند و ترا
چینیہ دادند کہ کس را ندادند و چون تو بصومعہ وجود و آمدی از خرابات عدم بد آمدی

است از درون جوارش
از درون جوارش
از درون جوارش

و یا خوش چینی گویم کہ چوں از خرابات عدم بدر آمدی در صومعه وجود درآمدی و در صومعه
وجود شراب مہود نوش کردی و چوں مست شدی عہد خرابات الکتب بہا یکم فراموش
کردی محبوب اول کہ ترا از فنا سے ابد در وجود آورده است تقاضای تقاضیاں
فرستاد و واعیان را نصیب کرد تا ترا از صومعه وجود و خرابات عدم دعوت کنند کہ
وفای عہد کہ **وَاللّٰهُ يَدْعُوْكَ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ** رسانند چو گوید **سَادِّعُوْهُ اِلٰى مَغْفِرٍ**
وَدُوْغِرٍ گوید **وَاَتَلْبُوْا اِلٰی رَبِّكُمْ** و سیومی ندا کند **تَقُوْا اِلٰی اللّٰهِ** و چہارمی آواز دہد
کہ **يَا اَيُّهَا النَّفْسُ الْمَآْمِنَةُ** و چہمی گوید **وَتَبَيَّنَ اِلَيْهِ تَبَيُّنًا اِلٰی اٰخِرِ الْهَدٰى** -
اینہم چہیت گلخن و صومعه وجود و خود گلشن گرداندا کنوں وقت آنست کہ برخیزید
و روئے دل خرابات عدم آرید و خرابات عدم را با شمار قدم و انوار دم منور کنید و شہر
محبت نوش کنید محبوب روز نخست فراموش نکنید شعر **فَاَوْدَىٰ حَيْثُ الْهَوٰی**
مَا يُحِبُّ اِلَّا الْغَنِيْبَ اَوَّلًا سوال در چہیت و صافی کدام است جواب در
جگر است صافی دل دل و جگر در پہلوئے یکدیگر نہادہ اندام و زمزم را در دازاں آورده است
تا در دہمں خور کہ صافی خوردست مرید طالب است لاجرم در جگر است و در نصیب
اوست و مراد مطلوب است لاجرم بادل است و صافی نصیب است سوال در کدام
و دو کدام جواب بادر بیا تا بدو اے بری یعنی بادر دنیا یافت بیا تا دو اے یافت
بری بادر و شوق بیا تا دو اے فوق بری بادر و فراق بیا تا دو اے وصال بری
باقد و یستی بیا تا دو اےستی بری بادر و قبا بیا تا دو اے بقا بری بادر و نیاز بیا تا دو اے
بے نیازی بری سوال معرفت چہیت جواب معرفت آنست کہ حق تعالی را
بَعْنِ تَعَالٰی فُجِّرَ دَاْعًا عَنْ اِذْ رَاكَ الْعُقُوْلُ وَ الْحَسَاسُ الْاَوْهَامُ بشناسی کہ اورا

لَا اِيَّا نَسْتَمِرُّ پروردگار شمار **لَا** خداے تعالیٰ سے خواہ شمارا بسوئے خاند سلاستی یعنی بہشت **لَا** جلدی
کنید بسوئے آفرینش **لَا** و رجوع کنید بسوئے پروردگار خود **لَا** تو بہ کنی بسوئے خدا تعالیٰ **لَا**
اے ہر کدے نفس را مگیرندہ بعبادت حق **لَا** بپرازد دنیا بسوئے خدا گذارشتنی و بریدنی **لَا** آیا دل تو
از روئے دوستی بہ دوست نیاورد مگر دوست اول را **لَا** در حالیکہ او خالی کردہ شدہ است
از دریاقتن حاصل از زمین و ہمہ از خیال **لَا**

باب دوم در فضائل خلق شیخ الاسلام معین الدین حسن بن نجری شریف قطلیب بن بختیار اوشی شریف فریدالدین گنج شمس رحمہ اللہ

۱۶۳۳

کے تواند شناخت زیرا کہ کسے باید کہ تا اورا بشناسد و دریا بد و کسے فی الواقع و غیر
سوال پس معرفت چیست جواب معرفت خود را شناختن است چنانکہ ہر موجود
صلی اللہ علیہ آلم وسلم در عبارت خود بنیضی اشارت فرمودہ است مَنْ عَرَفَ يَنْفُسَهُ
فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ سوال خود را شناختن چہ بود جواب آنکہ مجموع خود را شنائی
واجزائے خود را شنائی واجزاء خود را از کلیات بازوانی و مقصود ہر جزوے معلوم
کتنی و مدار ہر کلی ادراک کئی و خاصیت ہر جزوے بدانی چیست طبائع کلیات
قبل الترتیب بعد الترتیب شنائی کہ چہ بود و چہ خواہد بود و در عالم گذرنی و خود را
باز شنائی آنکہ اصل تست بازیابی بہ تعلم بلکہ بعمل کہ عمل توجیز دیگر است و راے
میکنی و علم چیز دیگر است و راے آنکہ میدانی و فرع خود را و اضافت روح خود را معلوم
کئی نہ تعلم بلکہ بعمل اگر بوصول بہشت راضی باشی طالبان بہشت و جویندگان درجا
نیز دریں ایام و دریں روزگار اندک نہ بسیار صفات ذمیمہ فرع دل و اضافات نفس
محموتی کہ وصول بہشت را انیمقدار کفایت است ایں نیز اگر تیسرے شوارمخص
عنایت است مرو بختیار باید تا ایں اورا اختیار آید و اگر ہمت عالی است سریدیں فروود
نئے آید و سر برت متعالی سریدیں فروود نئے آرد و اوصاف یا سہر ہا ذمیمۃ کانت
أو حمیدۃ مع اضافات الروح در دریاے عدم اندازی شناختن اگر باوصاف
بشنائی باز خود چہ چیز اندازی و با چہ چیز در سازی بدانکہ اوصاف برانواع است اوصاف
رحمتی و اوصاف نفسانی و اوصاف قلبی و اوصاف روحی کہ بحکم مجاورت اضافات
یاری معتبر شدہ است اگر بندہ را سعادت مساعده کند دولت و صلت معلوم کند
و ہمت سلوک دروے ظاہر گردید پیر بختہ و راہ رفتہ و شناختہ طلب کند اگر دوست
دہد سر بر قدم او باید نہاد و جاں بشکرانہ او باید داد اگر دست مذہب ایں فصول را مقتدا
خود باید ساخت ہیئت از سخت بدم گرفت و شد خورشید از نور خست ہما چہ را غ
گیرم و چہ چیز دیگر نباید پرداخت کہ روزگار ش بمشغولی آں مشوش شود کہ
نہ نیست در وجود غیر خداے قہارے کسیک شناخت ذات خود را پس تحقیق شناخت ہر
خود را است کلی صفات ہر باشند آن صفات یا نیکی و نیست یا روع۔

بانی و فضائل خلق شیخ الاسلام عبدالعزیز بن بنوری شیخ قطب الدین بن بختیاراوشی شیخ ذریع الدین قدس سرهم
 هر چه در راه دل می آید درین رساله بیاید سوال اینهمه گفتی و گفتی که معرفت چیست
 جواب معرفت آنست که بدانی که مرکب از حسوس نفوس قلوب و روح هر یک
 از ایشان از صفات کم برضد یکدیگر است صفات بشناسی هم بعلم و هم بعجل که اگر بعلم
 بشناسی بعجل نشناسی هیچ سود نکند و اگر بعلم نشناسی نه بعلم تو عالم باشی بعجل عارف
 نباشی تا اوصاف محو کنی و یا خود چنین گویم که تا چوں صفائی کامل بدست آوری
 آنگاه ترا عارف توان گفت سوال محو اوصاف را طریق چیست جواب آنکه
 اوصاف حسی محو کنی که اوصاف نفسانی محو شود تا اوصاف حسی برپاست اوصاف
 نفسانی را از اوصاف حسی برداست و تا مدد برپاست ولایت برپاست و چون
 حسی محو شد روزه با اوصاف نفسانی آرد و از ابدست محو سپارد که اگر با وجود او
 نفسانی روزه محو اوصاف قلبی آرد نتواند که اوصاف نفسانی را برداست و تا
 مدد محو نشود و یک سو نشود تا صفات قلبی بود استقاط اضافات محال بود و
 بوحده رسیدن خیال نیست بدیای عصمت فروخته به که اگر آنجا بدیای
 وحدت رسی + ابتدا اے این کار طاقت است و عزت و فراموشی خود را استغفار
 یاد موئے لعالی

قصیدہ

<p>بایا خودت یاد خدا شرک بود آنجا که فت اے مطلقیت می یابد آزاد کیست که خود آزاد است محصول دو کونین که در بهمت او</p>	<p>تا تو نشوی ز خود جدا شرک بود تا هست وجود تو هبدا شرک بود هر غم که بدو رسد بدان غم شاد است چوں آب نگویم که همه چوں با د است</p>
<p>منهم آں بدر السالکین + آں هم العارفين + آں شیر بشیه محبت + آں سرایه مودت + شیخ بدر الدین غزنوی + که افعال پسندیده و احوال گزیده داشت و در وقت خود میان اہل سماع و عشق محتشم بود و طیف شیخ الاسلام قطب الدین بختیاراوشی بود و مشایخ روزگار بر بزرگی او معترف و معتقد</p>	

بودند و او تذکره می گفت و سخن گیرادشت و خلق خدا را به سخن دلپذیر غبطه کرد و سوراخته
 بدلهای سانیده و بیشتر در ادای محبت بود و این بزرگوار را دیوانی است که دستور
 عاشقان خدمت و ذکر این بزرگ مشتمل بر دو نکته است نکته اول در بیان آمدن
 شیخ بدرالدین غزنوی از غرغین در لاهور و از لاهور در دہلی و آوردن امارات
 بخد مت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سره العزیز حضرت سلطان
 المشایخ قدس سره العزیز فرمود که شیخ بدرالدین غزنوی میگفت من
 اول از غرغین در لاهور آمدم و در آن ایام لاهور بغایت آبادان بود چند گاه
 آنجا بودم بعد از آن غیمت سفر کردم یکدل آن شد که بطرف غرغین بروم و یکدل
 آن شد که در شهر دہلی بیایم و کشتن خاطر من جانب غرغین بسیار بود چه مادر و پدر
 و اقربای و دوستان آنجا نباشتم و در دہلی داماد بے پیش نبود درین تردید قال
 مصحف ندیم اول تینت غرغین دیدم آیت عذاب مد بعدہ بنیت دہلی دیدم آیت
 رحمت آمد و ذکر بہشت جوے ہاے آن بحکم فال جانب دہلی آمد و شخص امار
 کہ در دہلی چاکر بود در سراسر سلطان رفتم این داماد میزنی پرازد تنکھاسے زرفست
 کردہ بیروں مے آید چوں مرادید کنار گرفت خوش شد و آن سیم در نظر من آورد بعد
 ہم در آن چند گاہ از غرغین خبر آوردند کہ مغل در آن دیار رسید مادر و پدر و محل اقربا
 را شہید کردند از سلطان المشایخ پرسیدند کہ شیخ بدرالدین بعد از آنکہ در دہلی
 رسیدہ بخد مت شیخ الاسلام قطب الدین ارادت آوردہ و مخلوق شدہ فرمود کہ
 وے فرمود چوں شیخ بدرالدین بخد مت شیخ الاسلام قطب الدین ارادت آوردہ
 و مخلوق شدہ تا آن غایب کہ شیخ الاسلام قطب الدین در صدر حیات بود
 شیخ بدرالدین ملازم خدمت پیر بود و نکته دوم در بیان کرامت شیخ بدرالدین
 غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سلطان المشایخ مے فرمود کہ شیخ بدرالدین را با خواہم
 خضر ملاقات بود پدر شیخ بدرالدین گفت اگر مرا بنامی نیکو باشد روزے در مسجد
 در تذکرہ حاضر بود جائے بلند نشسته کہ کسی آنجا نتوانست نشست شیخ بدرالدین

پدر را بنمود کہ آں خواجہ خضرست پدر شیخ بدر الدین دید در خاطر کرد ایں زماں اورا
چیز حسرت ہم بعد از تذکیر خواہم دید چون تذکیر تمام شد خواجہ خضر از آنجا غایب شد
سلطان المشائخ نے فرمود کہ شیخ بدر الدین سخت بزرگ بود فاما ہر گاہ کہ
در شہر درآمد و بخلق مشغول شد کار او چگونہ پیش رود و نیز نے فرمود اگر کسی بزرگے
را بیند و باز غایب شود از نظر ایں قوت ہنر خضر را باشد و نے فرمود از شیخ بدر الدین
غزنوی شنیدم کہ من در خانہ قاضی حمید الدین ناگوری در کرم دیدم جانبہ سستین
دادہ است و ہوا سراسر است میرزی در تہ دشت من جویہ آستم نو پیش آوردم در جا
قبول کرد و پوشید و گفت پدر ترا بر من منت ہاست دریں محل سلطان المشائخ
فرمود اگر کسی در محل شکنجہ لطف و اخلاقی کند اندر ہمہ عمر او بسندہ باشد و کاتب حروف
از خدمت سید اللہ ادا ت سید حسین عم خود سماع دارد کہ مردے محقرے بخدمت
سلطان المشائخ میآمدے پیش او قیام تمام آوردے و دلاری کردے بخلایا
یا راں اعلیٰ کہ ایشان را بدار حد تعظیم نے کند و ایں مردشایاں آں نے نماید فرمود
کہ ایں مرد وقتے مراد در حالت اضطراب یک گز جامہ یاری کردہ است پیش من
آوردہ حق آں نگاہ میدارم سلطان المشائخ نے فرمود در آخر حجب نمازی
آمدہ است بچہ درازی عمر کہ شیخ بدر الدین غزنوی بیوستہ آں نماز یکدو سے
بعد از اں فرمود کہ از نظام الدین پسر شیخ ضیاء الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ شنید
ام کہ در آں سال کہ فوت شیخ بدر الدین غزنوی بود نماز نگزار دو بود او گفتند
چرا سال آں نماز نگزاردہ اید فرمود مرا از عمر چیز نامندہ است ہماں سال نقل
او بود و دفن شیخ بدر الدین غزنوی در یاپان پیراوشیخ الاسلام قطب الدین
بختیارست قدس سرہ العزیز و سلطان المشائخ نے فرمود من از شیخ
بدر الدین غزنوی شنیدم میگفت کہ شیخ قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز
ایں دو بیت بسیار گفتہ رباعی سوداے تو اند دل دیوانہ ماست ہر چہ نہ حدیث است
افسانہ ماست بیگانہ کہ از تو گفت او خویش من است ہر خویشے کہ نہ از تو گفت بیگانہ

مہم آں پیشواے اہل شریعت آں مقتداے اہل طریقت آں مشہور متوکل
 آں میان اولیاء و عرچوں گل آں از سر تا قدم ہمہ دل عتی شیخ نجیب الدین
 متوکل قدس سرہ الغریر برادر و خلیفہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 بود و ایں بزرگ عجب عالم داشت و عجب شے داشت سلطان المشائخ مے فرمود
 شیخ نجیب الدین متوکل مدت ہفتاد سال در شہر بود دیہ و ادارے داشت
 با اتباع و فرزندان متوکل بودے و عیش خوش داشت و مے فرمودن بہت
 وے دریں شہر ندیدم و مے فرمود کہ او نہ است کہ اعر و کلام روزست و ایں ماہ
 کلام ماہ است و ایں درم چہ درم است و مے فرمود روز عید بود شیخ نجیب الدین
 انچہ در خانہ داشت اتفاق کردہ و رنار عید رفت چوں از انجا باز گشت برابر چند
 نفر باز در خانہ آمدہ پرسیدہ چیرے طعام موجود بہت گفت کہ شما انچہ در خانہ موجود
 بود پیش از نماز تمام بخج رسانید و در نماز رقت ایں زماں چیرے نمازہ است
 طرف یاراں ملتفت شد و یاراں را معذرتے کرد و خود بالاے بام رفت بحق
 مشغول شد ہمہ ریں میاں مے ہند مے بالاے بام مے آید و ایں بیت
 میگوید بیت بادل گفتم دلا خضر اینی بادل گفت اگر مرا نماید نیم و ایں مرد
 میلنے طعام پیش آورد و گفت کہ کوس توکل تو در عرش میان ملاء اعلیٰ مے
 و تو بہت اینی ملتفت گشتہ شیخ فرمود حق میدانہ سبب خوب ملتفت نگشتہ ام
 سببیاں التفاتے روے دادہ بود بعدہ ایں مرد گفت کہ ایں طعام بر فرزندان
 خود برساں خدمت شیخ نجیب الدین دامن مبارک خود بیداں طعام غیبی پُر کردار
 بام فرمود آمد و بر فرزندان خود رسانید چوں از بالاے بام آمد آں مرد را ندید
 و آں مرد ہتر خضر بود سلطان المشائخ مے فرمود کہ شیخ نجیب الدین متوکل
 را برادرے بود و در پداؤں ہر سال بدین او استجارفتے تا وقتے برادر
 بدین شیخ علی بزرگ کہ صاحب نعمت بود و در پداؤں رفتہ شیخ نجیب الدین
 دوسہ گام پیش از انکہ بویار سد براسے رعایت ادب پافراز کشید چنانکہ نخست

بادشاه و فضائل خلق شیخ الاسلام عبدالحق بن حسن بنوری شیخ قطب الدین بن محمد تیاراوشی شیخ فرید الدین قدس سره
 پاسے برز میں نہادہ پس اراں پاسے خود بریور یا کہ مصلے است نہاد شیخ برنجید و
 گفت کہ این بویا مصلے است و ہر دو برادر فرشتند و کتابے پیش شیخ علی بود
 شیخ نجیب الدین پرسید کہ این کدام کتاب است چوں آں بخش باقی بود جواب
 نیافت شیخ نجیب الدین گفت اگر فرمات باشد این کتاب را بنیم اجازت یافت
 بخود آنکہ کتاب بکشا و دید کہ در آخر زماں اینچنین مشایخ باشند کہ در خلا معصیت کنند
 و در بلا چوں بر بویا سے ایشان کسے پاسے نہاد قیامت قائم کنند عین آں در
 نظر شیخ علی داشت و گفت کہ کتاب شماس است و بے قصد و نظر آمدہ است شیخ علی
 پشیمان شد و معذرت بسیار کرد سلطان المشایخ مے فرمود شیخ نجیب الدین
 را در آں شب کہ فاتحہ بود بی بی فاطمہ سام را کہ در حوالے قصیدہ مذرت خفہ
 است و روضہ اوقبلہ حاجات خالق گشتہ نبویا لمن روشن شدے یک نئے بانیم
 نے قرص پختے و بخدمت شیخ نجیب الدین متوکل فرستادے و میان بی بی فاطمہ
 سام و شیخ نجیب الدین متوکل برادر خواندگی و خواہر خواندگی بود چوں آں قرص
 برسید شیخ نجیب الدین فرمودے چنانکہ بی بی فاطمہ از حال درویشاں
 آگاہی میشود و اگر بادشاہ وقت را شود چنیرے بابرکت فرستد بعدہ تبسم کردے
 و گفتے بادشاہاں را این کشف از کجا سلطان المشایخ مے فرمود پیش آں آنکہ
 من بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سرہ العزیز پیوندکنم
 مجد بودم روزے در مجلس شیخ نجیب الدین متوکل قدس سرہ العزیز برقام
 و گفتیم یکبار سورہ فاتحہ اخلاص بخوانید بہ نیت آنکہ من قاضی جائے شوم شیخ
 نجیب الدین اغاض کرد من دستم کہ این التماس سمع مبارک ادر رسید باز
 گفتیم کہ یک بار سورہ فاتحہ اخلاص بخوانید بہ نیت آنکہ من جائے قاضی شوم
 دریں کہت تبسم کرد و فرمود کہ تو قاضی مشو چنیرے دیگر شوریں حرف سلطان
 المشایخ مے فرمود کہ این چہ خداست نکار بود از این کار کہ فاتحہ ہم بخواند و میفرمود
 کہ شیخ نجیب الدین متوکل در باب خرچے کردن دنیا بدیں عبارت فرمودے

باب دوم فیض الایمان خلقا شیخ الاسلام معین الدین حسن بن محمد شیخ قطب الدین بختیار خاں شیخ فرید الدین قدس سرہ
 کہ چوں مے آید بدہ کہ کم نیاید و چوں میزدنگاہ مدار کہ نیاید و مے فرمود شیخ نجیب الدین
 از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز رسید کہ
 کہ مرد ماں بچندیس گویند ایں زماں کہ شهادت مناجات یاربے گوئد جواب مے شنوید
 کہ لَبَّيْكَ عَبْدُی فرمود کہ خیر بعدہ فرمود اَلَا زُحَّافٌ مُّقْلَمَةٌ اَلْکَوْنِ باز
 پر رسید بچندیس مے گویند کہ مہتر خضر بر شامے آید فرمود کہ طیر باز رسید بچندیس گویند
 کہ ابدال الابد بر شام آمد و شد دارند وریں باب حکے نفرمود و گفت تو ہم ابدالے
 مے فرمود کہ شیخ نجیب الدین متوکل ہر سال بخدمت شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز در اجودہن ہر رفتے چوں خواستے کہ بار
 گرد و بوقت وداع فاتحہ التماس کردے نیت آنکہ چنانکہ ایں بار آمدہ ام بار دیگر
 نیز بیایم شیخ شیوخ العالم بعد فاتحہ خواندن فرمودے کہ بار ما خواہی آمد تا نوزد
 کرت بخدمت شیخ شیوخ العالم پیوست چوں نوزد ہم کرت خواست کہ باز
 گرد و بخدمت شیخ شیوخ العالم عرض داشت کرد کہ بندہ ہر کرت کہ بخدمت آیتہ
 التماس فاتحہ کردہ نیت آنکہ چنانکہ ایں بار آمدہ ام کرت دیگر ہم بیایم و بر
 مبارک شیخ شیوخ العالم رفتہ بود کہ بار ما خواہی آمد انکوں تا ایں غایت
 نوزدہ کرت شد کہ بخدمت رسیدہ ام باز التماس میکنم و فاتحہ رخاست غایم
 کہ یکبار دیگر بیایم تا بپست بار راست شود شیخ شیوخ العالم فاتحہ تہ خواند و ترنہ
 کرت کہ در شہر آمد لقل شیخ نجیب الدین بود رحمتہ اللہ علیہ و روضہ متبرکہ او بیرون
 شہر در عازہ مندرہ است قدس سرہ العزیز منہم آں باسط علوم ربانی آں کا
 خواص معانی غنی مولانا پیدار حق والدین اسحاق بن علی بن اسحاق
 الدہلوی و ایں بزرگ در زند و وسع و عشق و درد و بکابے نظیر و داماد و خادم
 و خلیفہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس سرہ العزیز و ذکر
 ایں بزرگ مشتمل بر دو نکتہ است نکتہ اول در بیان پیوستن مولانا پیدار حق
 اسحاق بخدمت شیخ شیوخ العالم و آوردن ارادت و کثرت بکاو و تجار و در

مزارات در سنگو
 شیخ نجیب الدین
 چہل شہنشاہ
 چہل پست

شیخ

بازم فضائل حقايق شيخ الاسلام معين الدين حسن بن محمد بن شيخ قطب الدين بختيار راوشى شيخ نور الدين محمد بن
 علوم دينى قدس الله سره الغرر منقول است كه ايس بزرگ هم از شهر حبل بود و علم هم
 در شهر کرده بود و از دانشمندان خوب طبعان شهر در علم و فضل فائق گشته چون دانشمندی
 بكمال شهر حاصل کرد و همت بلند داشت خواست تا جميع علوم را باقصی الفایده حاوی شود
 و چنانچه مشکلی نیز در علم بر او مانده بود که از فحول علمای شهر حل نشدند بدین سبب بآفتاب
 بسیار غمت بخارا کرد چون در اجودین رسید و در آن ایام صیت کرامات و تبحر
 شيخ شیوخ العالم فرید الحق والدين قدس الله سره الغرر در عالم منتشر شده بود و خلق
 خدائے تعالی از اقبالیم روی بجا که بوس آنحضرت با عظمت نهادہ الغرض خدمت مولانا
 بدرالدین اسحاق یار سے داشت عزیز او خدمت مولانا را بر آں آورد که با خدمت
 شيخ شیوخ العالم ملاقات کند چون خدمت مولانا بدولت پایکے بوش شيخ شیوخ
 العالم رسید شایسته دید که سید مصطفی و تقریر و لکنا سے اواز ضمیمه کیمت میکند و دل
 از دست می برد چنانکه سلطان المشايخ می فرمود که حسن عبارت لطافت تقریر بر
 شيخ شیوخ العالم بحدی بود چون بسبح اینک رسید خواسته که اینکس از عایت ذوق
 هماغه ساعت بمیرد و نیکو باشد الغرض چند مشکلی که خدمت مولانا را بود از خدمت شيخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدين قدس الله سره الغرر در عین بحث علمی و تقریر حکایات
 دینی حل میشد خدمت مولانا نتیجه ماند با خود گفت که ايس بزرگ کتابی نزدیک خود
 ندارد و چاههای چادر پوشیده از علم من لدنی خبر میدهند علم کسی نیست بجهت
 چیزے که در بخارا میرقم صد چنان همی جایانتم نیت بخارا رفتن از خاطر مبارک
 دور کرد و با اعتقاد صافی بخدا خدمت شيخ شیوخ العالم پیوست و مرید آنحضرت شد
 شيخ سعدی گوید بیت من که در پیچ مقامی نزد خمیه عشق پیش تو خست بفرگندم
 و سبزه بادم * شيخ شیوخ العالم نیز چون خدمت مولانا را قابل دید و محبت فرمود
 و بخادمی و دامادی خویش مشرف گردانید و بحرمیت مخصوص کرد و گاهی بکشد که
 یکی از اصلمان درگاه بے نیازی گشت بنعمت خلافت شيخ شیوخ العالم
 رسید و هم بخدا خدمت شيخ شیوخ العالم مستقیم ماند و از اقرباء و خویش و پیوند که در شهر

بادیوم و فضائل خلق شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بختیار راشی شیخ فرید الدین قدس سرہ

داشت بکلی برید و بادوست یکے شد مصرع دل و جان تن با خیال نہ یکے شد کا
حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ خدمت مولانا
بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مجدے سیرج الیکابود کہ یک ساعت چشم مبارک
او از آب دیدہ خالی بنودے این ضعیف گوید بیت اسے رعفت خانہ عقلم خراب
مردم چشم زگریہ غرق آب چنانکہ از کثرت گریہ در سر و چشم مبارک او گل افتادہ بود
بزرگے خوش گوید بیت فرو خواہد زدن سقف و چشم بہ بتہ آغاز کردہ است این چندان
وقتے جدہ پدریں کاتب حروف کہ بیعت بخیرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین
داشت خدمت مولانا بدر الدین اسحاق را گفتاے برادر اگر شما ساعته آب دیدہ خود
نگاہارید من علاج آں بسرہ کنم خدمت مولانا بدر الدین بگریست و فرمود کہ اسے
خواہر من حکم کہ آب دیدہ بردست من نیست بزرگے خوش گوید بیت از آب دیدہ
خانہ چشم خراب شد پس نادیم دیدہ خانہ خراب و والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ
مے فرمود کہ خدمت مولانا بدر الدین اسحاق بعد نقل شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والدین قدس سرہ العزیز در سبب جمعہ قدیم اجود من بنشستے و سبب آں بود
چوں بعد از نقل شیخ شیوخ العالم از فرزندان او شیخ بدر الدین سلیمان
بر سجادہ شیخ شیوخ العالم بنشست خدمت مولانا بدر الدین اسحاق چنانکہ
پیش شیخ شیوخ العالم خادمی میکرد پیش مخدوم زادہ خود کہ خدمت بست استاؤ
بزرگے خویش گوید بیت در خدمت تو اسے ز دل و جان عزیز تر جاں بریاں
ہمدم و صدمہ گئی تم چوں چند گاہے بریں بگذشتہ البتہ حاسداں میان شیخ
بدر الدین سلیمان و میان خدمت مولانا بدر الدین اسحاق القاء عداوت
کرد و خواستند کہ منصب دمی خود فرو گیرند خاطر مبارک خدمت مولانا بدر الدین
اسحاق بریں سبب منقص شد و بریں باب با سید محمد کرمانی جد کاتب حروف
مشورت کرد و سبب محمد کرمانی عزت و احترام مولانا بدر الدین کہ خدمت
شیخ شیوخ العالم داشت دیدہ بود فرمود کہ مولانا مصرع صحبت کہ بغزت بنود

باب نم در فضائل خلیفہ شیخ الاسلام سعید الدین حسن شیخ قطب الدین بختیار راوشی شیخ فرید الدین قدس

۱۶۲

دوری بہ خدمت مولانا چون اس سخن بشنید و سبھی جمع آمد بخدمت الغرض خدمت
والد رحمۃ اللہ علیہ فرمود من و خواجہ یعقوب پسر خورشید شیوخ العالم فرید الحق
شیخ علاؤ الدین نبیرہ شیخ شیوخ العالم قدس سدرہ الغریز و چند خود کے دیگر
سبھی جمعہ پیش مولانا بدر الدین اسحاق کلام اللہ بخواندیم حاجی مبارک کہ غلام
شیوخ العالم بود و خدمت شیخ قدس سدرہ الغریز یا نام بہاری دختر خود بی
فاطمہ را کہ در حبالہ مولانا بدر الدین اسحاق بود و داد و خلیفہ ما بود الغرض
والدے فرمود اے زمان کہ خدمت مولانا در نماز چاشت مشغول شدے چہ
بگریستے کہ بوقت سجد و سجدہ جاے ایشان تمام از آب دیدہ مبارک تر گشتے و
والدے فرمود کہ مولانا بدر الدین اسحاق قدس سدرہ الغریز مشعلہ سوزار
بود و نور بکمال مراد خداے رسیدہ غرض از آمدن اس جہاں مردم
کمالات است چون بکمال رسید پیش ازین ہیبت نداشتند چیز و دہ شیخ شیوخ
صدید قدس سدرہ الغریز منقول است کہ وقتے در حیات شیخ شیوخ العالم
مولانا بدر الدین اسحاق قدس سدرہ الغریز اس بیت بر زبان مبارک مذکور
پیش سیاست بخش و چہ نطق نمیزند اے زہرا صحوہ کم پس تو نوا چہ میزنی
موز در ذوق اس بیت در عالم تحیر بود و ہر بار کہ بر زبان مبارکے آمد بکائے
پیدا شد چون وقت نماز تمام درآمد شیخ شیوخ العالم خدمت مولانا بدر الدین
اسحاق رحمۃ اللہ علیہ امامت فرمود و خدمت مولانا در نماز شروع کرد و تحمید
و بجائے قرات ہمیں بیت بر زبان مبارک ایشان گذشت بعدہ یہوش شد
چون بخود باز آمد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ باز در امامت شروع کن و حاضر
دریں کرت نماز تمام کرد و سلطان المشائخے فرمود کہ مرا با مولانا بدر الدین
اسحاق محبت سخت بود و در کل امور کہ مرا پیش آمدے خدمت مولانا پیش
شیوخ العالم مدد ہا کردے و خود نیز تربیت ہا فرمودے تا اں غایت کہ
مولانا در صد حیات بود بسبب عظمت احترام او سلطان المشائخ بکے

باب دوم در فضائل خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین حسن بن سحر قطلیبی بنحیثی اویسی فرید الدین قدس سرہ

بیعت نذا و چون خدمت مولانا در پرده شده بعد از آن دست بیعت دادن کرد
 و سید محمد کرمانی جد کاتب حروف که محرم آن خاندان کرامت بود در وجود بن فرستاد
 تاپیران مولانا بدرالدین خواجہ محمد و خواجہ موسیٰ و والدہ ایشان را کہ دختر شیخ
 شیوخ العالم و حرم محترم خدمت مولانا بود و در شهر آورد و بانواع رعایت کرده در باب
 ایشان تربیت اماند چنانکہ این کیفیت مشرح در ذریبی بی فاطمہ در نکتہ مناقب
 دختران شیخ شیوخ العالم تحریر یافته است و خدمت مولانا بدرالدین در علم تصنیف
 کتابے منظوم تالیف کرده است کہ بر بلاغت و تجر و فصاحت ایشان دلیل واضح
 و آن را تصنیف بدری گویند و در آخر آن کتابیں شعر ششم است

وَلَيْسَ سَبِيلُ سَبِيلِ الدَّمْعِ مِنْ مَائِي
 مِنْ غَفْلَةٍ فِي هَذِهِ الْأَوْرَاقِ
 وَاجْعَلْهُ بَعْدَ الْمَوْتِ مِنِّي الْبَاقِي
 لَهْوِي إِلَيْهِ أَفْنِيَّةُ الْعُشَا قِي
 يَا مَنْ سَتَرْتَ مَعَائِبَ الْأَفَاقِي
 فَهَرَّحَا مِنَ الطَّيْسِ لَا مَنَ رَأَيْتِ
 وَارَى الْبَغَاقِ مَوْضِعَ الْخُلَاقِ
 وَعَلَيْهِ قَسَّ حَالُ الْعُدُوِّ وَالْعَاقِي

اِنِّي بَسَطْتُ يَدِي إِلَيْكَ إِلَهِي
 فَأَرْحَمْ بَكَائِي وَأَعْفَ عَمَّا قَدْ حَوِي
 وَاسْأَلْ دِيْفَضْلِكَ ثَلَاثَةً فِي نُظْمِي
 وَأَضْلُبْ عَلَيْهِ مِنْ قُبُورِكَ جُرْعَةً
 وَأَنْظُرْ شَوْغَلِ خَاطِرِي وَكُنْ دَاكِلِي
 فَقَدْ ابْتَلَيْتُ بَلِيَّةً لَمْ أَرَحْمَا
 الْكَدَّ فِيهَا أَرَحَلَ أَوْ تَارِكِي
 وَتَحَلَّ فِيهَا كَأَنَّمَا مَتَا بَسِي

ترجمہ اشعار تصنیف کہ حضرت بدرالدین اسحاقی تصنیف فرمادہ

رواں مے شود و اشک از گوش چشم من
 از غفلت و دریں در قہر + + +
 و بگو ایں نظم را بی موت از من باقی یادگارے
 تا فرود آید بسوئے نظم گردن پاسے خوشاقاں
 اسے کہیکہ پوشیدہ عیب ہاے عالم را
 بدہ تو نجابت از تباری ہلاکت نیست سزاؤ و علاج
 مے نیم من نفاق را در جا ہاے اخلاق
 و بریں قیاس کن حال تمنائ و دوستان ایں ملک را

پس بزرگ من کشادہ کردم سر و دود خود را کہ بسوئے
 پس رحم کن بر گریستن من بنحیثی کہ گرد آورده است
 و دور کن بفضل خود جیسے کہ دریں نظم واقع شود
 سه بریں بزرگ نظم از قبول خود جسر ع
 نہ میں شغلہاے خاطر مرا و سختی ہاے مرا
 پیش تحقیق از مودہ قدم من سختی کہ این نظم من است سختی
 و دریں ایام رفتہ است یا کم است
 فرود آمدن عبادتیں لایم و منی نہان محض شکار است

وَالْعِيشُ فِيهِ مَنْ تَرْتَدُّ عَامِلًا
الْعَادِلِينَ أَوْ كِلَيْهِمْ لِحُسْنِ قَضَائِهِمْ
وَأَرَى الزَّهْمَانَ عَزِيزِينَ أَوْ طَائِفَةً مِنْهُمْ
وَالرَّحْمُ مِنْ يَتَلَوْنَ وَيُدْعُو عَبْدَكَ

ونير مولانا بدالدين اسحاق رحمة الله عليه ورتبه تصرف مذكور نظم مبارك خود
 التماس سلطان المشايخ بنشته بود شمع مني وقرأ هذا النظم العزيم
 الامام المجاهد العالم نظام الملوك والدين محمد بن احمد ذو الحاصل
 الرضوية والشمايل السنية شملت شمالك واثاره وعملت فضائله وانوار
 والي وان كنت قليل البضاعة في هذه الصناعة ولكن اتيقظ هذا
 النظم كان لامر من هو واجب الوبهار كسيتي المملكتين يدعي سليمان
 وهو دام فضله التمس مني هذه الاسطر مع كثرة قدره فكتب لي
 امتنا لا اومره وانا اضعف الفقراء الى الله الغني اسحاق بن علي
 الدين هليو في خط رجاء ان يذكرك في اصالح دعاه حامدا او مصليا

ویراجت بودن خیر وقت حاصل ہر کسے لکھ دینی اختیار
 عالم عالم عا دلاں میں زمانہ خوردگان شہ مردمانہ
 مے نیم من زمانہ رکمیافت زیر کاں انہا
 حرم ہر کسے لکھ خوانداس قصہ راود کا حکم زندہ

امروز روز بیکاری و بیکاریاں است
پیارہ مارہ کردہ میخوڑند مانند پیارہ کردہ خوردن مرغیاں
شخصی ہائے بلا و از ترس ہائے سوزانندہ
اسحاق ابن علی ابن اسحاق ابن علی

شہید از من و خواہد از من نظم را از چہ دست و پشواست غلط بسیار کوشش کنندہ در کار دین دانا بچہ قایق اگر کشتی
لودہ و دین بچہ یی سیر جہاز صاحب غصہ نہاے پندیدہ صاحب دہائے استوار فرات ہست غصہ است
یکوی او جہاد دگر کند ہست ہذا نشان اسے خوبے او بسیار ہست بزرگہاے دانو اور بدستی کہ من و اگر
بوم من کہ بیکہ در کار شعور و لیکن اتفاق گفتن این نظم بود ہست از جہت فرمودن کہے کہ آئینس لازم
ہست قبول کردن فرمان نظم کردن ماند و دین و شتاب کردن مورچہ ہست در حضور سلیمان اکبر نظام
بیشہ یاد ز گمی اود و خواست کرد از من این چند سطر نوشتن را بسیارے بزرگی و منزلت خود پس نوشتہ
من این چند سطر را براسے فرمان برداری فرمان اود من ناتوان ترس بختا جاں بسوے اللہ توانا و بے نیاز
اسحق پسر علی باشندہ دہلی نوشتہ چند سطر را بط خود یا پیدا نہ کہ یا کند آں نظام اسحق
پسر علی باشندہ دہلی نوشتہ چند سطر را بط خود یا پیدا نہ کہ یا کند آں نظام اسحق
پسر علی باشندہ دہلی نوشتہ چند سطر را بط خود یا پیدا نہ کہ یا کند آں نظام اسحق

یادیم و فیاض کل خلق شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بختیار خاوری نور الدین قدس سرہ

تکلمہ دوم در بیان عظمت کرامات مولانا بدرالملک والہ الدین اسحاق قدس اللہ
سرہ العزیز و رفتن او از دار دنیا بدار عقبہ منقول است کہ ملک شرف الدین
کبریا قطع و یو پالپور بود و اورا اتفاق آں شد کہ بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والہ الدین قدس اللہ سرہ العزیز ارادت آرد بدین نیت دولت قدسوس شیخ قیوچ
العالم چل کرد و بیعت التماس نمود شیخ شیوخ العالم اشارت بجانب لانا بدر الدین
اسحق کرد کہ ایں را تو دست بیعت بده خدمت مولانا بدر الدین بحکم فرمان شیخ
شیوخ العالم اورا دست بیعت داد و بعد چند گاہ بحکم فرمان بادشاہ عہداور بند کردہ
از یو پالپور بجانب شہر رواں کردند ملک شرف الدین عرض داشتے
دریں باب بخدمت مولانا بدر الدین اسحق نوشت و کسان خود را گفت چوں
در اجودہن بر رسید فصل خرپوزہ است قدرے خورپزہ بخیرید و برابر عرض داشت
بخدمت مولانا بدر الدین کہ مخدوم منست بہ برید چوں کسان ایں عرض داشت
با خورپزہ بخدمت مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ آوردند جمیع از عزیزان بخدمت
آں بزرگ نشستہ بودند قاضی صدر الدین حاکم اجودہن خادمی مولانائے کرد
اورا فرمود کہ صدر الدین ایں را قیمت کن قاضی صدر الدین خورپزہ قیمت
کرد چوں بخدمت مولانا رسید نصیب خدمت مولانا بدر الدین پیش نہادہ خدمت
مولانا بدر الدین فرمود نصیب شرف الدین کبرے ہم نزدیک من بہنہ چوں
خرپوزہ قیمت شد خدمت مولانا دستار مبارک خود از سر فرو آورد و نزدیک
خرپوزہ کہ نصیب شرف الدین گیرا بودند نہاد و فرمود کہ مایں خورپزہ راستہ فرم
دایں دستار بر سر نہ بنیم تا آں زمان کہ شرف الدین کبری نیاید چوں
او رسید با و ایں خورپزہ بخوریم ایں چوں بگفت و حکایات مشایخ و مناقب بزرگا
با حاضران مجلس مشغول شد ساعتی گذشت شرف الدین کبری رسید خدمت
مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ دستار مبارک بر سر خود نہاد و بخورپزہ خوردن
مشغول شدند دریں میان شرف الدین کبرے حکایت تخلص خود بخدمت

مولانا بدرالدین اسحق رحمۃ اللہ علیہ گفتن گرفت کہ غماز ساعی پیش بادشاہ درباب
من نوع دیگر کیفیتے باز نمودہ بود چوں بادشاہ را کذب تحقیق شد فرمانے دیگر فرستاد
کہ اور تخلص کنی و ہر جا کہ رسیدہ باشی ہم از آنجا اور باز گردانید من بندہ و قصہ ہر حال
رسیدم کہ این فرماں رسید از برکت مخدوم بامحمت تمام بخدمت پیوستہ منقول است
کہ یاران شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سدرہ نبوت بہت ہمیزم در
سواد اجودہن میرفتند چوں نوبت بمولانا بدرالدین رسید خدمت مولانا نیز
بہت ہمیزم رفت و دوپسر شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سدرہ
الغیر را برابر خدمت مولانا بدرالدین بیرون آمدند و را شاہ راہ بخدمت مولانا
مے گفتند کہ میریاں بابا را آچنٹاں کرامت نیست کہ میریاں سیدی احمد را زیر اچہ
میریاں سیدی احمد بر شیر سوار مے شوند و ما بہت میگیرند مولانا بدرالدین
فرمود کہ مخدوم زادگان آچنین نہ باید گفت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
بنایت بزرگ اند کہے بکرامات و عظمت ایشان و متعلقاں ایشان زبیر الغفر
چوں پیشتر رسید شیرے از جنگل بیرون آمد و ہر دوپسر شیخ شیوخ العالم
بر درخت سوار شدند و خدمت مولانا پیشتر شد و استین مبارک بر سر آں شیر میزد و
مے گفت کہ اے سگ ترا چہ محل کہ در نظر مخدوم زادگان من و آئی بعدہ پسران
شیخ شیوخ العالم را گفت از درخت فرو و آید ایشان گفتند تا آں شیر نرو و ما
فرو دنیا نیم خدمت مولانا رحمۃ اللہ علیہ آں شیر را گفت اے سگ برو شیر سر
برز میں نہاد و باز گشت پسران شیخ شیوخ العالم از درخت فرو آمدند و از آں
سخن کہ مے گفتند پشیمان شدند سلطان المشائخ مے فرمود کہ مولانا بدرالدین
اسحق چیزے مے نوشت وقت نماز دیگر تنگ بود کہے گفت خواجہ وقت
نماز دیگر تنگ مے شود کیے را فرمود کہ برو آفتاب را بہیں او رفت دید و گفت کہ
تنگ وقت است آفتاب فرو مے شود و دیگرے را فرمود کہ برو بہیں او ہم گفت
آفتاب نزدیک است کہ فرو شود مرا فرستاد من رفتم گفتم کہ خواجہ آفتاب نزدیک

باب دوم و فضائل خلفا شیخ الاسلام معین الدین حسن بنجوری شیخ قطب الدین بن محمد راشدی شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۶۶
است کہ فرود شود و بعدہ خدمت مولانا فرمود تا امر و ز آفتاب را بگویم تا صفحہ تمام شود
فرود و دروچوں صفحہ تمام شد خواجہ فرمود کہ آفتاب یہ بینید چوں یک کس بالا رفت یہ
کہ آفتاب برقرار است خواجہ حکیم سناقی در مرح امیر المؤمنین کرم اللہ وجہہ
خوش گوید شعر قوت حسرتش ز قوت نمازہ داشتہ چرخ را ز گشتن بازہ و سلطان
المشاہدے فرمود کہ مولانا بدر الدین اسحاق چنان خادمی شیخ شیوخ العالم
قدس مدسره العزیز کردے کہ از دہ تن چہاں خدمت نیاید با آن بہم مستغرق
و مشغول حق بودے تا بجدے کہ بخدمت شیخ شیوخ العالم نشستہ مستغرق
حق تعالی بودے کہ از خود تہنہ داشتہ و خدمت مولانا سخت بزرگ بود و صاحب
نعمت تا روزے من بالایشان گفتیم کہ من در حالت تنگیہا اول شیخ شیوخ العالم
را با و میکنم پس از ان شمارہ حضرت عزت شفیق نے آرم جواب گفت کہ من نعمتے
داشتم از من سلب شدہ است و در عزیت آنم بعدہ سلطان المشاہدے فرمود سبحان
اللہ پیش از ان خود چہ نعمت بودہ است کہ این زمان کہ بدیں حد است آنچنان
بود کہ روزے شیخ شیوخ العالم مولانا بدر الدین اسحاق را عتاب کرد و بے
آنکہ وقتے خدمت شیخ شیوخ العالم مولانا بدر الدین را آواز دادہ بود و ہمانا مولانا
بدر الدین اسحاق از غلبہ کا جواب بے گفت شیخ شیوخ العالم از ویرنجید و بے
نفس شیخ رفت کار از سر گیر پیشینہ رفت و جب شد سلطان المشاہدے نے فرمود
بزرگے بود از خلفاے شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس مدسره العزیز
وقت نقل او بر وقت او حاضر شدم چوں من بخدمت شیخ کبیر شیخ شیوخ العالم
رسیدم و از حال نقل آں بزرگ بخدمت شیخ شیوخ العالم باز نمودم شیخ
شیوخ العالم چشم مبارک پُر آب کرد و فرمود کہ حال نماز چہ بود گفتیم سہ روز نماز
نوت شد شیخ شیوخ العالم بیچ گفت مولانا بدر الدین اسحاق درین
محل گفت کہ این نیکو رفت من با خود گفتیم شیخ شیوخ العالم درین باب بہ نفع
حراشا کہ مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ زین ہا گوید تا وقتیکہ نقل مولانا بدر الدین حق

ما بعد و قد اقبل اتفاق شيخ الاسلام محمد بن حسن بن محمد بن شيخ قطيب بن نجيب الراشي و شيخ فريد الدين قاسم سرزم

بود رحمة الله عليه نماز با دو سجاعت بگذارد و او را دو تمام کرد و پرسید وقت اشراق شده است
اشراق نیز بگذارد و او را دو مشغول شد باز پرسید وقت چاشت شده است چاشت نیز بگذارد
سجده نهاد و دو سجعت حق تعالی پیوست رحمة الله عليه بعد سلطان المشايخ فرمود
من یا خود گفت که او را رسد که این سخن بگوید و دفن این بزرگ هم در مسجد جمعه قایم اجودین
کنشیت بهال انحراف مشغول بود سه بنده عرض داشت میداد و کاتب حروف بر آنجمله اینک
مردان خدایست تقالے تالاب گور بر عبادت باری تعالی توفیق استقامت یافتند
و بشایخ خود بدین حسن معامله رسیدند هر آینه نام و آوازه ایشان تا دور قیامت
باقیما نزد مصرع باقیم که در هیچ حساب نایم و بزرگ خوش گوید بیست مردان جهان
گوئی زمین را بردند از آن ننگ زنا حدیث مردان چگنی متهم آن شیخ با کرا
و خاطر عاظم از غیر حق سلامت آن از رسوم و تکلف بری یعنی آن شیخ جمال الملة
والدین بانسوی انخطیب کمال اهل حقیقت و قدوة اهل طریقت بود و بعلم و تقوی و
لطافت طبع و درویشی مخصوص و نظم او که دستور عاشقان خواست لیل بر کمال عشق
او می کند و این بزرگ خلیفه شیخ شیوخ العالم فريد الحق والدین قدس سره
العزیز بود و بر تریب مشایخ کبار رسید و شیخ شیوخ العالم دوازده سال محبت او در
پانسوی ساکن بود و در باب شیخ شیوخ العالم کراک فرموده که جمال جمال
ماست و گاهی فرموده است که جمال میخواهم که گرد سر تو بگردم و این سخن دلیل صبح
است بر عظمت آن بزرگ قرب منزلت آن بزرگ نزدیک شیخ شیوخ العالم
شخصه را خلافت نامه داده بود و او را فرموده که چون در پانسی برسی جمال ما را به نمازی
چون آن شخص در پانسی آمد و خلافت نامه که از شیخ شیوخ العالم یافته بود مستند
شیخ جمال الملة والدین نمود شیخ جمال الدین آن خلافت نامه را باره کرده
غیر بود و تو شایان خلافت نه مانا که آن شخص با التماس و مزارعت شیخ شیوخ العالم
خلافت نامه یافته بود و الغرض آن شخص از پانسی در اجودین باز آمد و خلافت نامه
که شیخ جمال الدین پاره کرده بود بنزد شیخ شیوخ العالم نمود و شیخ شیوخ العالم

معه
تفاوت
مستند
مستند

فرمود کہ پارہ کردہ جمال را مانوا نینم دوخت نیز عظمیٰ مجیدے بود کہ سلطان المشائخ
 قدس سرہ العزیز نے فرمود کہ اے صاحبزادے کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین
 قدس سرہ العزیز مراد دولت خلافت خود رسانیدہ فرمود کہ میں خلافت نامہ در
 مانسی مولانا جمال الدین را بنامی چنانکہ میں کیفیت مشرح در ذکر سلطان
 المشائخ تحریر یافتہ است سلطان المشائخ نے فرمود کہ پیش از خلافت وقتیکہ
 میں بخدمت شیخ جمال الدین میرقم مرا تعظیم کردے و قیام آورے چوں بعد از
 خلافت یکروز بروز رفتہ شد نشستہ ماند مرا در خاطر گذشت مگر انیمنی موافق ایشا
 نیست بر فور فرمود مولانا نظام الدین تا تو بدانی کہ میں پیش تو نہ ایستادہ ام
 سبب چیز دیگر است خامہ گر گاہ کہ محبت در میان آمدن و تو کیے شہیدیم پیش خود
 بر خاستن چگونه روا باشد شیخ سعدی گوید بیت قیام خواست گرد عقل
 مے گوید مکن کہ شرط ادب نیست پیش سر قیام سلطان المشائخ نے فرمود
 مرا شیخ جمال الدین مانسوی و خواجہ شمس الدین دبیر و جامعے ازیاراں و
 عزیزاں را یکجا اتفاق مراجعت شد از حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین
 قدس سرہ العزیز در وقت دایع شیخ جمال الدین وصیتے درخواست کرد
 و آداب اہل ارادت میں است چوں بر غم سفرے شیخ را دایع کنین وصیتے خواہد
 اگر شیخ پیش از سوال وصیتے کرد فهو المراد و الامریدان درخواست کنن شیخ شیوخ
 العالم نور اللہ مرقدہ فرمود کہ وصیت ما ہمیں است کہ فلاں را اشارت بجانب
 من کرد دریں معماجت مے باید کہ خوش دار مصرع مقصود توئی دگر بہانہ است
 شیخ جمال الدین بحکم وصیت لطفھا مے فرمود و خواجہ شمس الدین دبیر کہ معن
 لطافت و کان ظرافت بو نیز تعظیم و تکریم مے نمود تا نزدیک گروہ رسیدیم از
 دوستان شیخ جمال الدین عزیزے میراں نام فرماندہ اں موضع بود قدم
 یاراں سعادتے دانست استقبال کرد و شیخ جمال الدین با جمیع یاراں در منزل
 خود بروز بہا اگر اں پیش آورد و شیخ جمال الدین فرمود کہ میں یاتی شکر کرتی

انہوں نے امارت کے اجازت میں تارواں شومیم گفت انگاہ اجازت کفتم کہ باراں بہ بار در آ
ایام اساک باراں بود و خلق بہ بلائے قحط مبتلا شیخ جمال الدین نگران گشت
و بیچ گفت بمعاملہ از باطن توجہ نمود و شب ہنوز نگذشتہ بود کہ باراں سخت ہارید و جو
آں ولایت سیراب کرد با ملاواں ہریک شاداں پیش آمدند و برائے شیخ جمال الدین
ویاراں دیگلا سپاں بار گیر آوردند چنانچہ از انجا تا ہاشمی سوار آمدند اسپے کہ بار گیر من
بود و بنگام و سرکش فتاد و یاراں پیش رفتند و من تنہا ماندم مشقت بسیار کشیدم
بے طاقت شدم از اسپ فرو دام صفر غالب شد بہوش شدم و ریں حال یار
شیخ شیوخ العالم بنڈیاں من سے گذشت چوں بخود باز آمدم مرا بخود و ثوئے
شد کہ در آخر نفس نیز بر یاد ایشاں خواہم رفت مصرع خوشک ں رفتن کہ بر یاد
رود جانم سلطان المشائخ سے فرمود من در وجود من میرقم در ہاشمی
رسیدم شیخ جمال الدین مرا گفت از من بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والدین قدس سرہ الغیر عرض داشت کہنی کہ در خرج غسرتے سے باشد
شیخ شیوخ العالم دعائے در حق من کند چوں بخدمت شیخ شیوخ العالم
رسیدم پیغام ایشاں کفتم فرمود اورا بگو سے چوں ولایت یکسے دادہ شود اورا
واجب است استمالت آں ولایت از شیخ نصیر الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ سال
کرد کہ استمالت ولایت ملوک دنیا معلوم ست فاما استمالت ملوک آخرت چیست
فرمود کہ استمالت ملوک آخرت توجہ القلب الے اللہ من کل لوجہ سائل زیاد
کرد کہ مشغولی و کرامت شیخ جمال الدین مشہور است فرمود کہ آری بچنین ست
فاما معصوم ہمیں انبیا پیش اند و الا ہمیں پیغام آں بزرگ و جواب شیخ شیوخ
العالم دلیل سے کند منقول است شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ
علیہ کہنیز کے بود خادمہ بغایت صاحبہ عریض شیخ جمال الدین از ہاشمی
بخدمت شیخ شیوخ العالم اور سے شیخ شیوخ العالم اور مادر مومناں
خواندے روزے شیخ شیوخ العالم فرمود کہ مادر مومناں جمال ماچہ سے کند ماو

مومنان عرض داشت کرد کہ خواجہ ازراں روز بازار کہ بندگی شیخ شیوخ العالم پویند
 کردہ است دیہ ہا و سبای شغل خطابت بجلی ترک دادہ و گر سنگی ہا و بلا ہا سخت
 میکشد شیخ شیوخ العالم از شنیدن این حکایت خوش شد و فرمود کہ احمد اللہ
 خوش مے باشد سلطان المشائخ مے فرمود وقتے مدہوای زمستان سن
 بخدمت شیخ جمال الدین ہانسوی نشستہ بودم دریں میان شیخ جمال الدین
 ایں نظم بر زبان مبارک اندیخت بارغن گا و اندیں روز ٹھنک + نیکو باشد
 ہر یسہ نان تنک + من گفتم ذکر الغایب غیبہ بعدہ تمیم کرد و فرمود کہ اول آں را
 موجود کردہ ام انگاہ مے گویم بعدہ انچہ فرمودہ بود و مجلس حاضر آدر منقول است
 کہ شیخ جمال الدین ہانسوی را شیخ ابوبکر طوسی حیدری کہ در کنارہ آب جون
 متصل اندر پست خانقاہے چوں بہشت دارد او ہما نجا آسودہ است و
 او درویشے عزیز بود و معاملہ ابوحیدریان نسبتے نماخت الغرض میان شیخ
 جمال الدین و میان شیخ ابوبکر طوسی رحمۃ اللہ علیہما محبت بودہ و سلفہ
 مولانا حسام الدین اندرتی شیخ القضاۃ و الخطباء بود و ایں لانا حسام الدین
 ارادت بخدمت شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ داشت و در آں ایام کہ شیخ
 جمال الدین بزیارت شیخ الاسلام قطب الدین بن بختیار قدس سرہ در شہر
 آمدے با شیخ ابوبکر طوسی ملاقات کردے و مولانا حسام الدین قدوس
 شیخ جمال الدین را غنیمت شمردے و ضیافت ہاے شگرت کردے سلطان
 المشائخ در آں ضیافت ہا حاضر بودے الغرض وقتے شیخ جمال الدین
 از ہاشمی مے آمد مولانا حسام الدین استقبال کرد و بوقت استقبال کردن
 شیخ ابوبکر طوسی مولانا حسام الدین را گفت کہ شیخ جمال الدین را بگوئے کہ سن
 درج میروم الغرض چوں مولانا حسام الدین در کنارہ آب ہنہ موضع کلہو کہری رسید
 بر آں کنارہ شیخ جمال الدین رسیدہ بود و بریں کنارہ مولانا حسام الدین
 و آب و ہنہ در میان بود شیخ جمال الدین از مولانا حسام الدین با و از بلند

باب دوم دفعہ اول غلط فہم شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بن خبثی الاثنی عشری شیخ فرید الدین گدس سرہند

۱۸۴

پرسید کہ آں باز پرسید ماچگونہ ہے یعنی شیخ ابو بکر طوسی مولانا حسام الدین
کہ او درج میرے شیخ جمال الدین ہم از کنار آب مولانا حسام الدین را گفت کہ
تو ہم را اینجا برایشان برو و این بیت یگو متعاقب ما ہم میرسیم بیت این است
بیت میرا ہے ترا سہم نثارا دے ترے یک سہر چہ بود ہزار سہرا دے ترے در غار
وطن ساز چو بوبرازا نکہ ابو بکر محمدی بغارا دے ترے از شیخ قطب الدین
منو زبکہ سپرین شیخ جمال الدین ہنسوی رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ مے
فرمودند از ازاں روز باز کہ این حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدر
روضۃ من ریاض الجنۃ اذ حضرت من حق النیر ان یسمع مبارک شیخ
جمال الدین رسید بغایت ملتفت مے بود و از ہیبت این وعید بیقرار چو
خدمت ایشان بجاو رحمت رب پیوست یا راں و عزیزاں نیز سبب این معنی
در قلق و اضطراب مے بود نہ کہ حال ایشان در گور چگونہ خواہد بود و انقض بعد
چند گاہ خواستند تا بر قبر مبارک ایشان گنبدے عمارت کنند بنیاد گنبد کاویدن
گرفتند چوں نزدیک آمد رسیدند و بدیند غرقہ پیش روے مبارک ایشان جانب
قبیلہ پیداشد کہ از ازاں بوے بہشت مے آمد ہماں ساعت از اتحاد و رشد ندواں
موضع را ہما کر دند سلطان المشائخ مے فرمود مولانا جمال الدین ہنسوی
رابعہ نقل در خواب دیدند فرمود چوں مراد گور فرود آوردند و فرشتہ عذاب فرود
آمدند باز فرشتہ ہو گیسے در پے ایشان آمد و فرماں رسانید کہ ما اورا بدو رکعت
صلوۃ البروج کہ متصل سنت نماز شام میگذازد و آیۃ الکرسی کہ متصل ہر چہ
میخواند بخشیم منقول است چوں شیخ جمال الدین نقل کرد ما ہر مومنان
کہ خادمہ شیخ جمال الدین بود رحمۃ اللہ علیہا مصلے و عصا شیخ جمال الدین
کہ از شیخ شیوخ العالم افتہ بود مولانا برٹان الدین صوفی پسر خور و شیخ
جمال الدین کہ ہر شیخ قطب الدین منو زیو در عالم صغیر بود بخد مت شیخ
شیوخ العالم بر شیخ شیوخ العالم بہرمت مولانا برٹان الدین مذکور تعظیم

سلا
گو رہا ہے
از باغ
بہشت
چشم
از جہنم
دور

باب دوم فی فضائل شایخ الاسلام عین الدین بن سعید شایخ قطب الدین بن نجیب الدین بن سعید شایخ فرید الدین قاسم

۱۸۳

و تکریم نمود و بشرف ارادت بیعت نمود و مشرف گردانید و چند روز بر خود داشت
و بوقت مراجعت خلافت نامه قاسم علیه و عنایت فرمود که مولانا شایخ جمال الدین
رواں کرده بود و مولانا برهان الدین صوفی بخشد و فرمود چنانچه جمال الدین
از جهت حاجاری بود تو هم مجازی و این هم فرمود باید که چند گنج در صحبت
مولانا نظام الدین باشی یعنی سلطان المشایخ درین محل مادر مومنان
بخدست شایخ شیوخ العالم عرض داشت کرد بزبان ہندی کہ توجہ بایران
الدین یا لایق یعنی خود است این بار گراں طاقت نتواند آورد شایخ
شیوخ العالم قدس سرہ العزیز فرمود بزبان ہندی کہ مادر مومنان (پنوں)
کا چاند بھی بالا ہوتا ہے یعنی ماہ شب چہار دم در اول شب خوردے یا شد
کہ بتدریج بہ کمال میرسد خواجہ بنامی گوید اصغر برگ توت است
کہ گشتہ بہت بتدریج طلسم و شایخ شیوخ العالم مولانا برهان الدین راوداع
کرد و مولانا برهان الدین بر حکم فرمان شایخ شیوخ العالم بخدست حضرت
سلطان المشایخ ہر سال آمدے و ترتیب یافتے الغرض چوں مولانا برهان
الدین بمرتبہ کمال رسید و اوصاف مشایخ کبار از برکت نظر شایخ شیدہ رخ
العالم و صحبت سلطان المشایخ در جمع شد یک مرید ہم نگرفت و اگر کسی
از جهت ارادت آمدے و بدو توجہ کردے و مزاحم شدے فرمودے کہ باوجود بندہ
سلطان المشایخ شایخ زمانہ حضرت سید نظام الدین محمد بچوئے را
کلاہ ارادت دادن و بیعت گرفتن روا نیست و این یعنی بسبب مبارک سلطان
المشایخ رسیدہ بود چوں مولانا برهان الدین بخدست سلطان المشایخ
آمد سلطان المشایخ فرمود کہ مولانا چنانچہ این ضعیف از شایخ شیوخ العالم
حجاز است شما ہم مجازید چرا کلاہ ارادت نمے دہید مولانا ہماں سخن گفت
کہ باوجود بچو شمای بچوئے را روا نیست کہ کلاہ ارادت بدد و مولانا برهان
الدین با اعتقاد صافی از دل محبت سلطان المشایخ آغازید و ہر سال

کہ بخدمت سلطان المشائخ از مائسی در شہرے آمد سلطان المشائخ
 مے فرمود بچمت اود در جماعت خانہ کہٹ راست کنیہ چوں اوصاف تواضع و انکسار
 خاصہ اود بود بسبب ترک ادب در جماعت خانہ در کہٹ نے غلطید و ہر وقت کہ خواستہ
 بخدمت سلطان المشائخ برود اودل جامہ ہاسے پاکیزہ خود را بعود و عطریات دیگر
 معطر مے گردانید انکاہ بخدمت سلطان المشائخ میرفت اگرچہ کرات در یک روز
 طلب شدے و حکمت اینمعنی ازاں بزرگ پرسیدند فرمود چوں بخدمت بزرگے
 بروند خوشبو شدہ باید رفت و این بزرگ را جمال با کمال بود و ظاہری آراستہ و باطنی
 معمور داشت و سلطان المشائخ مے فرمود جمال الدین ہانسوی را پسرے
 بود بزرگ دانشمند دیوانہ شدہ بود گاہ گاہ بہوش آمدے و ہوشیارانہ سخن گفتے
 اگرچہ دیوانہ شدہ بود فاما از ہزار ہوشیار نشنیدیم کہ او شنیدیم میگفت العلم حجاب
 الاکبر دانشم کہ این دیوانہ معنوی است بیان این سخن از او پرسیدیم جواب گفت
 علم دون حق است و ہرچہ دون حق است حجاب حق است منہم آں عارف ربانی
 آں زاہد سبحانی شیخ عارف کہ خلیفہ الشیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
 اللہ سرہ العزیز بود سلطان المشائخ مے فرمود کہ این عارف لشیخ شیوخ العالم
 قدس اللہ سرہ العزیز جانب سیوسنتال آنحدو فرستادہ بود و اورا اجازت بیعت
 دادہ بود و آنچناں بود کہ ملکہ بود طرف آچہ و ملتان و این عارف بر آں ملک
 امامت داشت یا تعلقے باہم دیگر الغرض وقتے آں ملک صابنکہ بدست این عارف
 بخدمت شیخ شیوخ العالم فرستاد و ازاں پنجاہ تنکہ برفود نکاہ داشت پنجاہ تنکہ
 بخدمت شیخ شیوخ العالم آورد و شیخ شیوخ العالم بشم کرد و گفت عارف قیمت
 برادر و ار کردی این عارف شرمندہ شد برفور آں پنجاہ تنکہ آورد ہ پیش داشت
 و ازاں خود ہم چیزے آورد و عجز بسیار کرد و ارادت التماس نمود شیخ شیوخ العالم
 دست بیعت بدو داد و او مخلوق شد بعد ازاں چناں در خدمت راسخ شد کہ شہادتے
 چہل کرد تا آنکہ آخر الامر شیخ شیوخ العالم اورا اجازت بیعت داد و ہم طرف سیوسنتال

فرستاد ناما پچیس ہم گوین کہ مولانا عارف خلافت نامہ خود بخود دست شیخ شیوخ
العالم آورد و عرض داشت کرد این کار نازک است اندازہ من بیچارہ نیست و من
عہدہ دار این کار و شغل مشائخ کبار نتوانم شد ہم بر شفقت و مرحمت مخدوم عالمیاں
کہ در نظر مبارک خود در آورده است ببنده کردہ ام بعد رسانیدن خلافت نامہ حکم
اجازت شیخ شیوخ العالم در کعبہ رفت و پیش از آنجا باز نگشت رحمۃ اللہ علیہ عرض
میدارد کاتب صوف محمد مبارک علوی المدعو بامیر خور در آنجا ایس بنده از خدمت
والد خود رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ درویشے بود بزرگ صاحب نعمت کہ اورا
شیخ علی صابر گفتندے در درویشی قدمے ثابت و نفسے گیر داشت و ساکن قصبہ
ڈیکری بودے و پیوند بخود دست شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ
سرہ العزیز داشت اورا از حضرت شیخ شیوخ العالم اجازت بیعت بود الغرض در آنچہ
بعضے یاراں بزرگ کہ بدولت خلافت شیخ شیوخ العالم مشرف شدہ بودند ہر یکے
را وداع مے شد و بوسیلتے مخصوص مے گردانید و نفسے ہمراہ او میگرد و دریں سیاں
شیخ علی صابر عرض داشت کرد کہ در باب بندہ چہ فرماں مے شود شیخ شیوخ
العالم در باب او فرمود کہ اسے صابر برو بہو کہا خواہی کرد یعنی ترا عیش خوش
خواہ گذشت الغرض تا آخر عمر شیخ علی صابر را عیشے خوش گذشت و او مردے
خوش باش و کشادہ ابرو بود و علیہ الرحمۃ باب سیوم در بیان مناقب فضائل
و کرامات اولاد بعضے بنسبگان و نبیرگان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
سرہ العزیز و اقرباے سلطان المشائخ نظام الحق الدین قدس سرہ ہما العزیز عرض
میدارد کاتب صوف محمد مبارک علوی المدعو بامیر خور در اسے مریدان خوب
اعتقاد پوشیدہ نامذبراںجما کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین را پنج پسر و یک
دختر بودہ اند فاما بنسبگان و نبیرگان شیخ شیوخ العالم اکثر شہق و غریب عالم

گرفته اند و هر طرفی را از اطراف گیتی بقدم مبارک خود منور گردانیده اند و در حمایت خویش داشته فاما بعضی فرزندان و بنسبگان و بنسبگان که مناقب کرامات ایشان مشهورست و بعضی که در نظر مبارک سلطان المشائخ پرورش یافته اند و کاتب حروف خدمت ایشان را در یافته درین کتاب تحریر یافته تا از برکت ایشان این کتاب در دلهای اهل ولایت عالم جای گیرد و نویسنده امیدوار است و مغفرت باشد انشا الله تعالی مکتبه در بیان مناقب فضائل و کرامات پسران شیخ شیخ العالم فرید الحق الدین قدس سره العزیز منهم آن شیخ زاده معظم آن فخر بنی آدم که از همه پسران شیخ شیخ العالم بهتر بود و خواجہ نصیر الدین نصره الله که باوصاف سنیّه و اخلاق مرضیه موصوف بود و روزگار بعبادت باری تعالی و بزراحت و حرارت که لقمه حلال است گذرانیده و خدا سے تعالی را در خلا و ملاطعت کرد و عمر عزیز در رضای باری تعالی بسر برد و رحمتہ الله علیه منہم آن بزرگوار علم آن کان علم آن بقوئے آراسته و بویع پیراسته یعنی مولانا شہاب الماتہ والدین کہ بوفور علم و فضائل بسیار مشہور بود و بیشتر حال بخدمت شیخ شیخ العالم فرید الحق الدین حاضر بودے و اگر در مجلس شیخ شیخ العالم بحثے در علم افتادے در این باب شروع کردے و آن بحث را بتقریر خوب مکرر کردے چنانکہ دلاسا سے شیخ شیخ العالم بودے سلطان المشائخ مے فرمود کہ میان من و میان مولانا شہاب الدین طریقہ محبت مساوی بود و مے فرمود کہ وقتے مراجعتے رفت بخدمت شیخ شیخ العالم بے قصد من و آنچه آن بود کہ روزے نسخہ کھوارف بخدمت شیخ شیخ العالم بودہ است از آن فوائد مے فرمود ہمان نسخہ بود و بخط باریک بنشتہ و یا چشم گوشت شیخ شیخ العالم را در بیان آن اندکے کہسے بودہ است من نسخہ دیگر بخدمت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ الله علیه دیدہ بودم مرا از آن یاد آمد کہ شیخ نجیب الدین نسخہ صحیح دارد دیگر آن سخن برخاطر گرامی ایشان گراں نمود و ساعتے شد بر لفظ مبارک را ندینے درویش طاقت تصحیح نسخہ استقیم نیست یکے بار این لفظ بزرگان مبارک را ند و مرا بیج بردل نیست کہ در معنی کہ

تکریم

باب سوم و فضائل بعضی دیگران شیوخ العالم فرید الدین افراسی سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہم

۱۸۷

مے فرمایا اگر من قاصد او عامداً گفتہ باشم انگاہ بخود گماں برم چوں دوستدار این بگفت
مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مرا گفت کہ شیخ این سخن در باقی مے گوید من
بر خاتم سر بر نہ کروم در پائے شیخ افتادم گفتم لغو ذباست کہ مرا مقصود ازین سخن نسخہ
کتابخانہ اخذ و مباشد من نسخہ دیدہ بودم از اں حکایت کردم مرا اصلاً چیزی سے در خاطر
چیز سے فکر نہ بودم چند معذرت کردم اثر بے رضای ہمچنان در شیخ شیوخ العالم
میدیدم چوں از اینجا خاتم ندانستم کہ چکنم مباد ایچکس را آنچنان غم کہ مرا آں روز بود و گریہ
در من افتاد مضطر و حیران بیرون آمدم تا برسیدم بر سر چاہ سے خواستم کہ خود را در آں
چاہ اندازم باز تامل کردم و با خود گفتم کدائے مردہ گیر اما این بدنامی مباد ایکہ باز گرد
در صخرت حیرت سرا سیمہ شکستم و با خود گریہ زاری میکردم خدا سے داندا تا این کس
را در آں ساعت چہ احوال بود الغرض شیخ شیوخ العالم را پس سے بود کہ اورا
مولانا شہاب الدین گفتہ بے میان من و میان او طریق مودت مسلوک پو
اورا ازین حال خبر شد بخد متہ شیخ شیوخ العالم رفت از حال من بطریق بہتر
گفت شیخ شیوخ العالم صحیح خور و را بطلب من فرستاد بیاہم و سرور قدم آورد
انگاہ خوشنود شد دوم روز آں مرا پیش طلبید و مرحمت و شفقت بسیار فرمود و گفت
ایں ہمہ برائے کمال حال تو کردم این لفظ آں روز از خدمت ایشان شنیدم
کہ پیر مشاطہ مرید است انگاہ مرا خلعت فرمود و بکسوت خاص مشرف گردانید سلطان
المشائخ مے فرمود کہ وقتی پیر سے بخد متہ شیخ شیوخ العالم آمد و گفت من
بخد متہ شیخ قطب الدین طیبی شراہ بودم و شمالاً بخدا دیدہ ام شیخ اورا نے شنید
چوں تعریف کرد بشناخت الغرض یکے جو انکے برابر خود آوردہ بود و آں پس را
سخن در علم افتاد آں پس رک بے ادبیا در بحث درآمد و گستاخ و ادب با شیخ
بحث کردن گرفت چنانکہ سخن بلند شد شیخ ہم سخن بلند کرد و مولانا شہاب الدین
بیرون در نشستہ بودیم چوں غلبہ تہ شد و درون درآمدیم آں پس رک پچاں بے ادب
سخن مے گفت مولانا شہاب الدین درآمد آں پس رک را سبلی بازون گرفت تیرہ شد

خواست کہ بر مولانا بسفاہمت و رافتہ من دست آں پسرک گرفتہ دریں میاں
 شیوخ العالم قدس سرہ العزیز فرمود کہ صفا کنی مولانا شہاب الدین
 یک چپا کے لغزو بیلغی سیم بیاورد و بیاں پدرو سپردا دم دو بازگشتند و رسم شیخ
 شیوخ العالم میں بود کہ ہر شیعہ از افطار مرایش طلبی سے و مولانا کن الدین
 سمرقندی را ہم مولانا شہاب الدین گہے بودے و گہے نبودے الغرض مارا
 بطلبید سے حکایت آں روز باز پرسید حکایت آمدن آں پیروادب کردن مولانا
 شہاب الدین آں پسرک را تقریر افتاد شیخ شیوخ العالم نے خذید دریں میاں
 من عرض داشت کردم کہ در انچه آں جوان خواست کہ با مولانا شہاب الدین
 و رافتہ میں این قدر کردم کہ دست او گرفتہ شیخ شیوخ العالم بخذید و فرمود کہ نیکو
 کردی شیخ سعدی خوش گوید بیت ایے دیدت آسایش و خذیدت آفت
 گوے از ہمہ خواباں بر بودی بلطافت منہم اک شیخ المشائخ طریقت و آں آفتاب عالم
 حقیقت اخی شیخ بدر المملکۃ والدین سلیمان کہ بعلم و تقوے مشہور باد و صامشائخ
 کہا مرصوف بود و بعد وفات شیخ شیوخ العالم بر سجادہ شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین پدرو خود با اتفاق برادران و اہل ارادت کہ حاضر بودند نشست
 و آں مقام را بنو حضور بر جادہ طریقت منور گردانید کہ الولد سرلابیہ و کاتب حروف
 از والد خود سید محمد مبارک کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ شیخ بدر الدین سلیمان
 مخلوق نبود و فرق کردے بر طریقتہ مشائخ چشت قدس سرہ العزیز زیرا چہ دست خلافت
 از خلفائے چشت داشت و انچنان بود کہ چوں خواستند کہ خواجہ قطب الدین
 چشتی را قدس سرہ العزیز بر سجادہ پدرو چشت بنشانند و خواجہ قطب الدین
 در عالم صغر بود بزرگان چشت و اقربا سے دیگر رضامند اند و خواجہ علی چشتی
 عم او و عہد سلطان غیاث الدین بلبن در شہر دہلی آمدہ بود بزرگان چشت
 دو خلیفہ بزرگ صاحب را از خلفائے حاذان چشت یکے خواجہ زور کہ بوقت شنید
 نام مبارک او تکبیر گویند اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر و اللہ الحمد و دوم خواجہ

کہ بوقت شنیدن نام مبارک او تسمیہ گویند بسم اللہ الرحمن الرحیم بھت ایں مصلحت
و باز نمودن کیفیت سجادہ خاندان چشت کہ خواجہ قطب الدین میں ہند بخدمت
خواجہ علی رواں کرند چنانچہ ایں حکایت مشرح در کتبہ سادات در ذکر والد کتاب
حروف تحریر یافتہ است الغرض ایں دو خلیفہ صاحب نعمت چون نزدیک اجود ہن
رسیدند شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز را خبر شد کہ ایں
دو بزرگ از خاندان چشت میرسند شیخ شیعہ العالم استقبال کرد و ایں دو
بزرگ را بتعلیم در اجود ہن فرود آورد و ضیافت ہے شگرف کنبعدہ مولانا
شہاب الدین و شیخ بدر الدین سلیمان را در نظر مبارک ایشاں آورد و گفت
کہ ایں ہا را شما کلام ارادت پو شانید آں بزرگاں گفتند ما را چہ مجال آں باشد
کہ در نظر چون تو شہ کلام بدیم شیخ شیعہ العالم فرمود کہ ما ایں نعمت ہم از
خاندان شہاد اریم مطلوب من ایں ست کہ کلام ارادت از دست شما پو شن بعد
آں بزرگاں گفتند چون مخدوم معذونمیدار اشارت شود و کلام از جامہ دار خا
مخدوم بیارند و مخدوم بدست مبارک خود کلام راست کند ما را دہ انگاہ ما کلام
پو شانیم مولانا بدر الدین اسحاق بحکم اشارت شیخ شیعہ العالم دو کلام آورد شیخ
شیوخ العالم بدست مبارک راست کردہ بدال بزرگاں داد آں بزرگاں در
نظر مبارک شیخ شیعہ العالم مولانا شہاب الدین و شیخ بدر الدین سلیمان
را کلام پو شانید تا از برکت آں میان ہمہ فرزنداں کیے عالم با عمل دوم دار
سجادہ شیخ شیعہ العالم گشت الغرض چون بیشتر مشائخ چشت را قدس سرہ
سرہ العزیز فریق بود شیخ بدر الدین نیز ہماں معنی رعایت کرد چون شیخ بدر الدین
سلیمان وفات یافت درون کتب شیخ شیعہ العالم مدفون یافت قدس سرہ
سرہما العزیز منہم آں موصوف باوصاف مردان دیں آں مشہور بقبوس یقین
اعنی خواجہ نظام الملک والدین سلطان المشائخ نے فرمود کہ خواجہ نظام الدین
را شیخ شیعہ العالم از جملہ پسران دوست تر داشتے و او شکر ہی بود و بخدمت

شیخ شیخ العالم عظم کستخ بود ہر چہ گفتہ شیخ شیخ العالم از غایت آن کہ اورا دوست داشتہ سبب رضا بشنیدے و بسبب کردے و از انچہ او گفتہ نرنجیدے منقولست کہ در مردی و جوانی حیدر ثانی بود و کیا ستہ ظاہر داشت و فراستہ صادق چنانکہ ذکر کر است و فراست او در نکتہ وفات شیخ شیخ العالم تحریر یافتہ است الغرض چوں بعد نقل شیخ شیخ العالم کفار در دیار جودین رسیدند خواجہ نظام الدین از بہت مردی و غایت لاوری بحر کفایہ پیوست بعد قتال بسیار شہادت یافت چوں در میاں کشتگان تفحص کردند ہیچ اثر آن بزرگ زادہ عالم نیاقتند رحمۃ اللہ علیہ منہم آن سیرت خوب نزد اہل دلائل محبوب غنی خواجہ یعقوب کہ از ہمہ سپران کمتر بود و بزدل و ایشا مشہور و نفسے گیر داشت و کراتے ہویدا و طریقہ اہل ملامت رفتے و بعکس آنکہ بخلق نمودے با حق بودے و طبعی قیاض و لطافتے تمام داشت کاتب حروف از والد خود سپید محمد مبارک کرمانی سماع دارد کہ مے فرمود بیشترے حال در سفر و حضر صاحب شیخ زادہ عالم صاحب دہ دارین خواجہ یعقوب بودم و قتبے برابر او در خطہ او و نغم چوں در او و رسیدم در سر کفر و آدمیم شیخ زادہ مرا در وثاق گذاشت و خود بتاشاے شہر ہیروں آمد چنانکہ یکپاس شب بگذشت در وثاق نیامد و جائے بعیش مشغول شد ہم در آن شب مقطع او وہ کہ خانے معظم بود او را در و شکم گرفت بحدے کہ یک ساعت از درد سخت قرار نمود ہر چند کہ علاج کردند شفا میسر نشد کار بتعود وادعیہ کشید دریں میاں مردے گفت شیخ زادہ خواجہ یعقوب فرزند حضرت شیخ شیخ العالم را دیدم بوقت نماز دیگر در شہر او وہ درآمدہ اگر او را دریا بند امید باشد کہ از برکت دعا کے آن شیخ زادہ عالم این رحمت بصوت بدل شود فی الحال مقطع و آنیم شب ہر طرف کساں بطلب شیخ زادہ فرستاد طلبکنان در سرانے آمدند کفر و آدمہ بوجہ گفتہ شیخ زادہ کجا است کہ خان مے طلبہ گفتیم بوقت نماز دیگر از من جدا شدہ در میان شہر جائے خواب بود و تفحص و تتبع کردند در مقامے یافتند کہ بعشرت مشغول بود دیدند کہ در خواب است آہستہ

۱۹۱
میدار کردند از خواب ژولیده برخاست گفتند شمارا خان من طلبد تسبیح کرد و گفت
خرچ کلم شده بود من و آن تفکر خفته بودم که شمار بر وقت من رسیدید بچنان
برخواست و رواں شد چوں بنجان رسیدید که از غایت دشمنی از کبک بر زمین از زمین
بر کبک من غلط و نزدیک بهلاک رسیدید است نزدیک کبک خان نشست
و دو انگشت مبارک خود بر شکم خان نهاد و چیز بخواهاند فی الحال در دشمنی موقوف
ماند خان برخاست و در پای شیخ زاده عالم افتاد و فرمود تا یک بدیه سیم و جاجان
همین بخندست شیخ زاده آوردند و شیخ زاده با آن سیم و جاجان باز گشت و مبلغ از آن
سیم بجایان پیوه داران خان عطا فرمود و در سراسر آن که فرو داده بودیم در آن
نیم شب آخر الامر در اثنای راه قصبه انبهر و همه آن بزرگ زاده را مردان غیب
بر بودند و غایب کردند رحمة الله علیه نکته در بیان فضایل و صلاحیت کرامات
دختران شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره الغریز کاتب حرف
از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمة الله علیه سماع دارد که شیخ شیوخ العالم را
سکه دختر بود و بهتر ایشان بی بی مستوره که تافس آخردر پرده ستر و صلاح و عفت کرامت
بود و دوم بی بی شریفه که بشرف عبادت و طاعت مشرف بود رحمة الله علیها و
ایں بزرگ زادی و عفتوان جوانی میوه شده بود و طالب گوشه و بهر مشغول
گشته بهینکه میوه شد چنان بحق مشغول شد که شیخ شیوخ العالم فرمود اگر
عورات را خلافت و سجاد و مشائخ دادن روا بود بی بی شریفه میوه
و لوکان النار کمثل هذا الفضل النساء علی الرجال شیخ سعدی خوش گوید
بیت در سر پرده عصمت بعبادت مشغول و نام در عالم و خود کف ستر خدای
سیوم بی بی فاطمه که در جالبه مولانا بدرالدین اسحاق رحمة الله علیها بود چوں
مولانا بدرالدین اسحاق در اجودهن بر حمت حق پیوست فرزندان صغیر
گذشت چنانچه خواجہ محمد امام و خواجہ موسی سلطان المشائخ را بدین
سبب بطنی سخت پیش آمد زیرا که سلطان المشائخ را بدرالدین اسحاق

فرط محبت بود چنانچه در کرمولانا بدرالدین اسحق تحریر یافته است سلطان المشائخ
دریں اندیشه می بود اگر خرجی پیدا شود بی بی فاطمه را با فرزندان از اجود و من بیاید
تا حق محبت مولانا بدرالدین اسحق بنوعی ادا کرده باشد الغرض دریں باب پنجست
سید محمد کرمانی جد کاتب حروف مشورت کرد سید گفت ما همه واجب است که رعایت
فرزندان مولانا بدرالدین اسحق بکنیم که در باب هر یک از امانت شیخ شیعہ العارف
مدعا کرده است هم در اثنا می این حال که مشورت کردند مردی بود سوداگر ملتانی
همسایه سلطان المشائخ مگر از بجای سودا آورده بود و تنگه ز پیش خدمت
سلطان المشائخ فتوح آورد سلطان المشائخ آن دو تنگه ز پیش سید
کرمانی نهاد و فرمود که یک تنگه ز رشما در خانه خود خرج بدی و دوم تنگه ز بیعت آوردن
اتباع و فرزندان مولانا بدرالدین اسحق با خود در اجود و من خرج ببرد زیرا چه
شما محرم آن خاندان یا کرامت اید خدمت سید محمد آن قبول کرد و دوم روز ظرف
اجود و من روان شبلی بی فاطمه رحمتہ اللہ علیہا را با فرزندان و شهر آورد
الغرض چون چند گاه از رسیدن بی بی فاطمه و فرزندان عزیز او در شهر گذشت
از خویش بیگانه هر کس گمانے بردند مگر سلطان المشائخ در خاطر دارد که بی بی
فاطمه در جباله خود آورد چنانکه این سخن که نه لایق حال سلطان المشائخ بود
در گوش خاص عام افتاد و شبی خلوتی بود سید محمد کرمانی این حکایت بخت
سلطان المشائخ گفت که خلق در باب آوردن بی بی فاطمه سخنی میگویند
بگماں آنکه خدمت شمایی بی فاطمه آراینده آید مقصود دیگر است چنانکه در صد
کتابت رفته است سلطان المشائخ بشنیدن این معنی انگشت تخم را بندان
تفکر گرفت و دست مبارک خود بر روی و محاسن مصفا خود فرو داد و گفت
که استعداد غیبت اجود و من کنید دوم روز آن بزیارت شیخ شیعہ العارف روان
چون از اجود و من بازگشت پیش از آنکه در شهر برسد روز بی بی فاطمه در
غیبت سلطان المشائخ نقل کرده بود و در روضه شیخ نجیب الدین منوکل حجتی

ما بسعوم و فضائل بعضی نیرنگان شیوخ العالم فرید الدین و اقربائے سلطان المشایخ و سادات کرام قس بن سیر

۱۹

علیہ بیرون دروازہ مندره دفن شده چون روز نیکم بود خلق حاضر گشت مساحت
المشایخ از اجودین بیدار روز در روضه شیخ نجیب الدین متوکل رسید
سیوم روز بی بی فاطمه ریافت خواجہ محمد خواجہ موسی که در عالم صغری و ذوالشیا
را در نظر مبارک خویش پرورش داد و خواجہ احمد نشاوری را که مرید شیخ شیوخ
العالم بود اتفاق او آئی ایشا فرمود رحمه الله علیه تعین نمکته در بیان فضائل
و کرامات نیرنگان شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس الله سره هم العزیز منهم
آن فضل مشایخ طریقت آن اکرم اولیا و حقیقت که در علو درجات رفعت مقام
و شدت مجاہدات و ذوق مشاہدات در عصر خویش مثل نداشت و در بذل ایثار
بے نظیر بود و در مبالغت طہارت ظاہر و باطن در میان مشایخ وقت بے مثل
بود اعنی شیخ علاء الملتہ والین ابن شیخ بدر الدین سلیمان و این بزرگ
شانزده سالہ بود کہ بر سر سجادہ شیخ شیوخ العالم بجای پدشاست پیجاہ و
چہار سال حق آن سجادہ کما ہو حقہ بگذار و چنانکہ صیت عظمت کرامت اہم در
حیات غزوا و میان عالم منتشر شد و اسم مبارک او میان آسامی اولیا و مذکور شود
گشت چنانکہ در دیار اجودین و دیہا پور و جہالی کہ سمت کشمیرست خلق
آن دیار از غایت محبت اعتقاد مقامہا ساختہ اند و قبر را کردہ و بنام روضہ
متبر کہ اوتمن و تبرک مے گیرند و در آن موضع صدقات و ختمات مے کنند و کتاب
حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ میفرم
شیخ علاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز ہم شیرین بود و میان من شیخ
علاء الدین حق رضاع ثابت گشتہ و شیر مادر من خورده و پیشین لانا بدر الدین
اسحق کلام السید کجا خواندہ چنانکہ کیفیت مشرح در ذکر مولانا بدر الدین اسحق
تجربہ یافتہ است و خدمت والد مے فرمود روزی در عالم صغری من و شیخ
علاء الدین بخدمت شیخ شیوخ العالم حاضر بودیم شیخ شیوخ العالم
بدولت بر کہت نشستہ بود و ما ہر دو پی کہت گرفته ایستادہ بودیم درین

محل شیخ شیوخ العالم تنبول سیرین مبارک داشت از راه شفقت فرزند پوری
 تنبول از دهن مبارک خود دیارست مبارک در کام شیخ علاء الدین نهاده و بقیه آن
 تنبول در کام من نهاده بعه از کبشت بجهت توفی فرو آمد و بر کرسی بنشست عیسی
 نام درویش بود که در خلوت خدمت کرد و حر می را که نوبت او بود به خدمت
 شیخ شیوخ العالم فرستاد و نوبت این شغل نگذاشته تا عدل درین کار
 مرعی ماند الغرض این خواجہ عیسی شیخ شیوخ العالم را وضو سازید و سجاده راست کرده
 بودند تا بعد از وضو شیخ شیوخ العالم بر سجاده نشستند و در شانای این شیخ شیوخ
 العالم بوضو مشغول بود و شیخ علاء الدین بازی کناں رفت بر سجاده بنشست و شیخ
 عیسی جانب شیخ علاء الدین دید و انگشت بدان گرفت درین حال شیخ شیوخ
 العالم جانب خواجہ عیسی دید بعد از نظر بجانب شیخ علاء الدین کرد که بر سجاده نشسته
 است شیخ شیوخ العالم تبسم کرد و گفت عیسی شیخ نه بھی زبان آں دیار یعنی
 بگذاران بشین از برکت نفس مبارک شیخ شیوخ العالم قریب قرن شیخ علاء الدین
 بر سجاده شیخ شیوخ العالم بنشست چنانکه هیچ وجه پادشاه مبارک جز در سجده جمع جاس
 دیگر زفت اگر پادشاهان وقت می آمدند از مقام خود پیچ و جبهه خندید و خلق را
 همچو شک شتر دانسته و اگر کسی بجهت ارادت آمد می حواله بروی شیخ شیوخ العالم
 کرد و فرمود که ای را در پنایاں یا بابریه و کلاه بدید و صوم تام خاصه آن
 بزرگ بود و چکس کس بزرگ را در روز طعام خوردن ناید تا لب گوشت جز و عیدین و ایام
 تشریف و هیچ وجه بخورایں پیروزانظار نکرد و افطار خدمت ایشان بوقت یکپاش
 بود و چند نان بدروغن می پختند چنانکه از سیر میشت تا آن ازان و نان پخت
 جیل با قدری شیر موازنه یک سیر کار بود و بوقت افطار جزایں طعام حلوای
 بسیار با نانها پیش می بردند ازان پیچ تناول نکرد و میحتک های حلوایان وقت
 که خلق خفته بود مذکر سانیکه خاطر مبارک او اقتضا کرد و بفرستاد و میحتک
 کند و ری درویشاں که دو وقت در جماعت خانه می کشیدند و تا صبح و عام را از آن

۱۹۵ نصیحت ہے و اگر از نعل غلوت در روضہ شیخ شیخ العالم آئے اندر ویشاں
و مخا جیاں بھت پزل ایشا شیخ صفت زدہ ایستادہ ہے بودند از سر صفت کہ ایشا
آغا کر کے ہر یکہ اسیلنے سیم فرمودے و مے گذشتے و اگر یکہ بد و چیزے رسیدہ بود
از مقام خود جدا شدے و محل فریکہم در میاں صفت بایستادے و از اں حال حد
شیخ را خبرے کردند کہ ایں مرد یکبار رسیدہ است اوراد و چنداں دہانیہ
کہ پیش از اں رسیدہ بودے اگرچہ کرات ایں حرکت کر دے برو نکرتے و زجری لغو
منقول شیخ ایں بودا کہے **مَنَاعَا الْخَيْرِ نَشُوْدُ وَ سَانِيْكَ بَخِيْرَتِ** خاص شیخ مشغول
ہے بودند و طایفہ کہ آب و صوفے رسانیدند و قوے کہ جاہاے مبارک شیخ میدو
وے شستند و آفریدہ را مجال نبودے کہ آسیب بخیش بدیشاں رساند و اگر ریشاں
دستے و یا آسبے کے رسانیدے اور از خانقاہ بیرون میگردند و در طہارت نظر
بدریں حد کوثریہ منقولست در انجہ شیخ رکن الدین نبش شیخ الاسلام بہاؤ الد
زکریا رحمۃ اللہ علیہ شہر دہلی در ملتان میرفت بزیارت شیخ شیخ العالم
فرید الحق والہ الدین قدس اللہ سرہ الغیر رفت چوں از روضہ منبر کہ بیرون آمد
باشیخ علاؤ الدین قدس اللہ سرہ الغیر ملاقات کرد شیخ رکن الدین بھت
مصافحہ و معانقہ بیشتر شد و شیخ علاؤ الدین را در کنار گرفت و گفت کہ خداے
قعالے شمار استقامتے بخشیدہ است ہر آئینہ کسے نمیتواند کہ از جا بجنباند فاما اسبب
چند فقرات کہ تعلق بدینہا دارند کشاں ہے برند ایں سخن فرمود و یکے یگر اوراد
کردند چوں شیخ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ مقام خود آمد فی الحال آں جاہے
بکشید و غسلے تازہ کرد و جاہاے دیگر پوشید و بر سجادہ نشست ایں معنی
بخدمت شیخ رکن الدین رسانیدند و گفتند کہ ایں چہ بزرگی و کتبہ است کہ سبب
معانقہ ہجو شما پاک پاک زادہ انجمنین کند شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ
شما قد مولانا علاؤ الدین چہ دانید اوراے رسد کہ انجمنین کند زیرا چہ از ما
بوسے و نیاسے آید و او از اں مبرا شدہ زندگانی مے کند آدمیم بر سر حرف و اگر

سوم و فاضل بعضی بزرگان شیخ شیوخ العالم فریدالدین اقرایه سلطان المانشیخ و سادات کرام قدس سرهم
کسی از دست ظالمان و متعبدیان در جماعت طائفه روضه مقبره که شیخ شیوخ العالم
در آمدی جمال نبود که کسی آن مظلوم را برود و نقدی از حرم روضه مقبره که
بیرون آورد اگر چه بادشاه وقت بودی از هبات این بادشاه دیں و دنیا ترسیک
و چون شیخ علاءالدین بر حمت حق پیوست هم در جواری روضه شیخ شیوخ العالم
قدس سرهم العزیز مدفن این بزرگ شد و بر روضه مقبره که او گنبد عالی سلطان
محمد تغلق که مرید و معتقد خدمت شیخ علاءالدین بود عمارت کنایه است
از خدمت شیخ علاءالدین رحمة الله علیه و پسر ماند صاحب عظمت و کرامت
کی شیخ زاده معظم و مجل و مکرم در علم و کرامت هبات مستثنی بود و دیگر که در سیمای
مبارک او بیدار می تحقیق دانسته که از دودمان کرامت و بزرگیت اعنی شیخ
معز الحق الدین که در علم تلمذ پیش مولانا وجه الدین پائی کرده بود و در دین
و دیانت خطی کامل داشت و بجای پدر در مقام شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والدین بنشست و در بدل ایشان بزرگان خدا باشد بعد چنگاه سلطان
محمد تغلق در شهر دلی طلب فرمود و تعظیم و تکریم او بواجبی نگا داشت و فرمود تا نظر
مبارک او امور مملکت را بر داخت رسانند که آلی بن و الملک تو اما کن بعده را
آن بادشاه این اقتضا کرد که دیار گجرات حواله بندگان او کرد شیخ معز الدین
رحمة الله علیه در گجرات رفت تا آخر کار و تقدیر اسد از دست ظالمان و
باغیان بدرجه شهادت رسید امروز آن دیار از بیکت روضه مقبره که او متور است
و خاک پایان او دواے درد حاجتمندان آن دیار است و دوم شیخ سادہ
علی الاطلاق و آن مقبول اهل عالم باتفاق که در جمیع اوصاف سنیہ شل شد
اعنی شیخ علم الحق والدین که طاهر و باطن آراسته بود و در سماع ذوق تمام
داشت و گریه جگر سوز و حافظ کلام ربانی بود و سلطان محمد در غایت احترام
و اکرام او کوشیده و شیخ الاسلام مملکت هندوستان گردانید و لکھه مایه بندگان
او داد و جمیع مشایخ روزگار منقاد و محکوم او گشتند و در دین و دنیا بغایت ساجد و مکرم

صله
دین و ملک
بر دواریک
شیخ الاسلام

باسم و قد فاضل علیہ السلام شیخ شیوخ العالم فرید الدین و اقریب سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرهم

۱۹۷

بود چوں این شیخ شیوخ الاسلام بر حمت حق پیوست دروں گنبد و روضه شیخ
علاء الدین متصل پدر دفن یافت و این دو بزرگ دو پسر گذاشتند هر کدام یک کار
پسر شیخ معز الدین رحمه الله علیه شیخ زاده معظم افضل لدین فضیل که المرحوم
بجای پدر و جدان خویش در مقام شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین برخواست
گرامت نشسته است و بصورت سیرت آبا و اجداد در غایت آن سجاده معظم پیر
طریق سلف خود میکند و در غایت مشغولی و نهایت ترک و تجرید کوشیده و مقبول
دلها گشته و در بیدل و ایثار کشته و معتقدان آن خاندان گرامت امیدوار اند
تا حق تعالی آن شیخ زاده عالم را بر سجاده گرامت مستقیم دارد و شیخ شیوخ الاسلام
علم الحق والدین رحمه الله علیه شیخ زاده خوب صورت و پسندیده سیرت که
مستحضر علوم دینی است اعنی شیخ زاده راستین منظر الحق والدین که بعد از پدر
شغل شیخ الاسلامی سلطان محمد غفران انا را سبب بانه با عز و اکرام تمام بدو مفوض
گردانید و در تعلیم و تکریم این شیخ زاده با قصه الغایت کوشید و تا این غایت همچنان
معظم و مکرم است و اوقات او معمور حق تعالی ذات ملک صفات او را در کامرانی
دین و دنیا دادیم دارد منهنهم آن شیخ زاده با بیدل و ایثار که در مروت و مردمی درستی
مشارا الیه بود اعنی شیخ زاده عالم خواجه عزیز الملة والدین ابن خواجه یعقوب
نفسه گیر داشت صاحب فتوح بود و فعل باز گونه زده دیار دیو گویم و تلنگ همه
معتقدان و بنده او بودند کاتب حروف این بزرگ زاده را در دیو گویم دریافت
بود سینه زیبا و فرس وافر داشت و برادر حقیقی او خواجه قاضی بنایت خوب
اخلاق و ساده باطن بود و این هر دو برادر که شیخ زادگان عالم بودند و در نظر
مبارک سلطان المشائخ بسیار بودند و از آنحضرت پرورش یافته شیخ زاده
عزیز الدین هم در دیو گویم شهادت یافت مدفن او آنجا شد و خواجه قاضی هم
و حقیقه سلطان المشائخ در سیم چو تره یاراں مدفن یافت رحمه الله علیهما
منهنهم آن کمال طریقت آن جمال حقیقت اعنی شیخ زاده کمال الحق والدین

باب سیم در فضائل بعضی نگاران شیخ شیعہ العالم فرید الدین و اقربائے سلطان المشائخ و سادات اکرام قدس سرہ
 ابن شیخ زادہ مایرید ابن شیخ زادہ نصر الدین ابیاس تکلف بکلی عاری بود در بدل و ایما
 بے نظیر و انہا بچے و بخلق وادے و از طعام ہائے لذیذ احتراز نمودے و اگر غنیمت میسر کرد
 گردوں ہائے پزناں برابر بودے و در آنچه اس بزرگ در عہد دولت سلطان محمد تغلق
 و شہر دہلی از دہار کہ مقام سکونت او بود آمد کاتب حروف بخدمت اس بزرگ
 بسبب عایت حقوق خاندان معظم ایشاں کہ با آبا و اجداد کاتب حروف داشتند
 رفته بود و شیخ دروں حجرہ بالائے کہن شستہ چوں کاتب حروف را دید از دروں
 حجرہ دیکے بردست مبارک کردہ بیرون آمد و چونکے گلیں بخدمت ام آورد و بدست
 مبارک ہر سہ ازاں دیکے بیرون آورد و بجائے روغن ستور روغن کنجد اندا
 و قدرے حلوانیز بر آں ہر سہ افزود و فرمود بر غبت بخور کہ من نان ہائے دست
 بختہ جدہ پدیں بزرگوں را تو بسیار خوردہ ام کاتب حروف آں ہر سہ تناول میکرد
 ولذت فراوان مے یافت و اس شیخ زادہ صاحب کرامت در او اکل و مطبخ
 حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز دیکے شوی کردے اینہم
 نعمت کرامت ازاں بود و در آنچه شیخ زادہ کمال الدین و شیخ زادہ عزیز الدین
 یعقوب خاں متذکرہ ہر دو جائے سفر کنند بوقت وداع سلطان المشائخ یک
 جلائے بدست شیخ کمال الدین یک جلائے بدست شیخ زادہ عزیز الدین و
 و شیخ زادہ کمال الدین را فرماں شد کہ تو در مالوہ باش و شیخ زادہ عزیز الدین
 را فرماں شد کہ تو در ولایت دیوگیر باش چوں از خدمت سلطان المشائخ
 بیرون آمدند و شیخ زادہ عزیز الدین گفت ازیں یکاں جلالی چہ غرض حاصل
 خواہد شد شیخ زادہ کمال الدین گفت خاطر جمع دار سلطان المشائخ
 ما را جلائے دادہ است یعنی بزرگی و آخر الامر ہر دو بزرگ زادہ چنان خوش متبع
 و باکرامات بسیار تا آخر عمر یافتند و روضہ متبرکہ کہ اس بزرگ زادہ کمال الدین
 دوائے ہمہ درد ہاست حاجت رواے خلق گشتہ رحمتہ اللہ علیہ منہم
 آں بصورت سیرت سلف خلفہ عنی خواجہ عزیز الماتہ و الدین ابن خجہ ابیاس

باسم و فضائل حضرت شیخ شیعہ العالم فرید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کلم قدس سرهم

ابن خواجہ نظام الدین مادر بزرگوار و سیدہ بودہ عمہ کاتب حروف و لگان کاتب
حروف و اکثر اہل ارادت کہ این شیخ زادہ رہتیں را دریافته بودند آنست کہ شیخ
صغیرہ از این شیخ زادہ عالم روجود نیامدہ باشند و باطنی معمو و ظاہری تبسم
و اخلاق پاکیزہ آراستہ داشت و درونہ مبارک او باحق تعالیٰ ہمراہی و ذکر خفی
منور اینہما ز برکت آں بود کہ در نظر مبارک سلطان المشائخ پرورش یافت
و بوقت مایہ پیوستہ حاضر بودے و اگر وقتہ خواجہ محمد و خواجہ موسیٰ کہ خواند
دعا مایہ عمہ ایشاں بود حاضر نمے بودند این بزرگ زادہ دعای مائہ خواند
و تا آن غایت کہ این شیخ زادہ را تیں درد عاخواندن مشغول بود و سلطان
المشائخ فرمودے رحمت باد رحمت باد این مرحمت مخصوص حق او بودے
و این شیخ زادہ سلطان المشائخ را در مشغولی و عالم مشاہدہ دریافته بود
چنانکہ در باب او را در نکتہ مشغولی تحریر یافته است این شیخ زادہ معظم مے فرمود
کہ وقتے من در قصیدہ کہربہ کا رخیر خواہر زادہ رفته بودم چون آرا بخا بار گشتم اول
بخدمت سلطان المشائخ آمدم و سعادت قدم بوس حاصل کردم مرحمت
و شفقت فرمودن گرفت کہ کا رخیر چگونہ گذشت سماعا چگونہ بود تبسم مے فرمود
و باز پرس مے کرد بعدہ فرمود کہ والدہ خود را دیدی عرض داشت کردم کہ خیر
اول سعادت پایے بوس مخدوم حاصل کردم بعدہ بدان سعادت برسم و دعا
خیر ارزانی داشت و فرمود کہ برو آں سعادت را ہم در باب آخر الامر چند روز
ذات مبارک این شیخ زادہ صاحب کرامت را رحمت فراہم شد و در دوستہ
روز کہ رحمت بود یک ساعت لب مبارک از ملاوت کلام اشد بیکار ماندہ ہمیں
و رحمت بر رحمت حق پیوست و در پایان سلطان المشائخ مقابل روضہ قبری کہ
سلطان المشائخ مدفون یافت رحمتہ اللہ علیہ تکتہ در بیان فضایل و مناقب
و بزرگی و کرامات نبیرگان حضرت شیخ شیعہ العالم فرید الحق و الدین قدس
اللہ سرہ العزیز مشہم آں سہ دفتر نبیرگان شیخ شیعہ العالم شیخ زادہ معظم

بسمہ
نہجہ

ایسی قوم و نسل است بنیاد شریعت و اصلاح دین و اقرابے سلطان المشایخ و عبادات کرام قدس سرہ

۲۰۰

و ملکہ خواجہ محمد ابن مولانا بدر الدین اسحق کہ مادر او دختر شیخ شیوخ العالم
بود این شیخ زادہ معظم ہم آوصفا سنیہ موصوف بود و در علوم دینی و تقوی و فطرت
طبیع موفوف و ذوق سماع و گریہ جگر سوز و بذل و ایثار مشہور و مذکور و از عالم صغر
تا کیر سن ہم در نظر مبارک سلطان المشایخ پرورش یافتہ و حافظ کلام کتابی
گشتہ و علوم و اخرو عشقہ کامل حاصل کردہ چنانکہ ہم در حیات سلطان المشایخ
بمرتبہ خلافت سلطان المشایخ رسید و خلق خایرا ہم در حیات سلطان
المشایخ دست بیعت دادن گرفت این شیخ زادہ معظم بابامت سلطان
المشایخ مخصوص بود و الے یومنا او را خواجہ محمد امام گویند و در امامت او
سلطان المشایخ رارقتے و ذوقے حاصل میشد و بعد امامت بکسو تنہاے فنا
مخصوص ے گشت و در مجالس بالاتر از نزدیک سلطان المشایخ کسے
نشستے و در قص با سلطان المشایخ موافقت نمودے و در مجلس سلطان
المشایخ بحکم شارت سلطان المشایخ صاحب سماع شدے و ہیکسے را
از نفیرگان و یارای اعلیٰ را این محل نبود و از ملفوظات جاں بخش سلطان
المشایخ کتابے بنشتہ است و انوار المجالس نام کردہ ہست بیشتر عمر عزیز او
در عبادت باری تعالیٰ و ذوق سماع کہ در آن باب غلو تمام داشت مصرعہ
گشتہ از ہر جنس قوالان کامل از پارسی و ہندی گوے بخدمت او حاضرے بودند
و علم موسیقی را وضعی بود کہ مثل آں نشان نتواں داد و در بیاں معانی آں
علم مورد اشارت انعام و تحمیل آں بر حقیقت آیتے بود کہ اب حروف کرات
این بزرگ ندوہ عالم را چہ در سماع و چہ در غیر سماع دیدہ ہست چشم ہاے مبارک
ایشان مدام از کمال ذوق و میان آب غلطاں بودے و گریہ و لعنہ او در
سماع جگر ہاے اہل دناں را سوزانہ کردے و قتے سلطان المشایخ
را و در خانقاہ شیخ ابو بکر طوسی کہ حوالی اند پست ہست استند عاگرد و در آن
مجلس و ایشان صاحت حاضری بودند چندانکہ سماع میگفتند بیج اثر پیدا نے شد

سلطان المشایخ فرمود که سماع را بدارند و بحکایات و آثار بزرگان بخیل شوند و راست
 این حال فرموده پیدا شد درین معرض شیخ علی زنبیلی روس بجانب شیخ نظام الدین
 پانی پتی که خلیفه شیخ بدرالدین غزنوی بود در منظرے خوب حالے و افروختانے
 خوش داشت و گفت که ما از شما سماع مطلوب داریم که بشنویم الغرض شیخ
 نظام الدین پانی پتی میان مجلس بجای توالات نشست چون او تنها بود
 سلطان المشایخ بجانب خواجه محمد که ذکرش بخیر باد اشارت کرد که شما یاری
 دهید خواجه محمد از مقام خویش برخواست برابر شیخ نظام الدین پانی پتی
 نشست این هر دو بزرگ اول غزلے آغاز کردند بعد صوته برگرفتند چون
 بدین میت رسیدند میت به بخرو دی که پنی اشب است از سن همه در گذار
 تا روز سلطان المشایخ را بگرفت و در جمله جمع افتاد الغرض بآں
 فضائل که حق تعالی ایشان داده بود انکسار و تواضع تمام بهم بخشیده نادیده
 جمع پیش آمد نشست سماع گفت آری چون از مقبولان حضرت اله بوده
 اند از ایشان همه حرکات و سکنات پسندیدگان آنحضرت می آمد و ایشان هرگز
 در علم حکمت نصیب وافر داشت این ضعیف گوید میت بعلم حکمت بجائے
 رسید که زرشک میان گو کند شو بو علی سینا منہم آں مشہو بعلم
 آں مذکور حکم کہ بزید و تقوے موصوف بود غنی خواجه موسی ابن مولانا
 بدرالدین ^{سلطان} حق کہ برادر حقیقی خواجه محمد امام بود و این بزرگ زاوہ نیز در نظر
 مبارک سلطان المشایخ پرورش یافته و در جمیع علوم کمالے داشت و
 ذوقنون روزگار گشته و در علم اصول فقہ بزودی پیش مولانا و حبیب الدین
 پاکلی گذرانده و حافظ کلام ربانی بود و در تحقیق سخن کوشیدے و طبعه فیاض
 و لطافت بسیار داشت و در نظم و اشعار عربی و پارسی کامل بود و غزلے پر سواد
 گفته و در علم موسیقی طایفه که ہارت داشتند لطافت دلربائی آں علم از نقاش
 روح افزاے این بزرگ می بردند و در جمیع علوم دستے داشت و در علم

حکمت کمالے یافته بود آن را تجارب مقرون گردانیده و در غنیمت خواجہ محمد عالم
 بزرگ خود امامت سلطان المشایخ کردے و بغایت خوش خواندے و بخلعتها
 فاخر از حضرت سلطان المشایخ مشرف گشتے آخر الامر مرد بزرگ و بزرگ زادہ
 در ظہرہ سلطان المشایخ دفن یافتند رحمۃ اللہ علیہما منہم آن شیخ زادہ دلکش
 والیے ولایات والا اعنی خواجہ عزیز الملک والدین صوفی کہ والدہ بزرگوار او بی بی
 مستورہ دختر شیخ شیوخ العالم فرید الدین بود قدس اللہ سرہ العزیز و این شیخ را
 فضائل بسیار داشت معانی و لطایف بشمار و از ملفوظات روح افزاے حضرت
 سلطان المشایخ کتابے نبشتہ است مسمیٰ بجمعہ الا برار کرامت الاخیار
 و ازین نسخہ بیشترے و نظر مبارک حضرت سلطان المشایخ گذرانیدہ وقتے
 دمایندہ سلطان المشایخ مولانا وجیہ الدین پاملی بالاترین شیخ زادہ نبشت
 چون سلطان المشایخ دید فرمود کہ مولانا چنانکہ من نخواہم کہ پیچ مجھے بے بالاتر
 متعجب نشیند این ہم نخواہم کہ پیچ متعجب بالاتر مخدوم زادگان من بنشیند اگر چه مخدوم زادہ
 مجھ باشد و مولانا وجیہ الدین شیخ عزیز الدین را در نیافت کہ نبیوہ شیخ شیوخ
 العالم است چون مجھ دید دانست کہ شخصے دیگر است فی الحال مولانا وجیہ الدین
 روے زمین آورد و بمعذرت بایستاد کہ من ندانستم کہ این شیخ زادہ عالم است
 والا ہرگز این جرات نمی کردم و این بزرگ زادہ بحکم فرمان سلطان المشایخ
 بخدمت قاضی محی الدین کاشانی تلذذ کردہ بود و در کتابت خط بہتر و باریک تیش
 زمانہ بود و در جہاں نظیر در نیافتے کہ ہیچکس عالم بدین لطافت نتواند نبشت
 کتابت کردے وقتے آن شیخ زادہ معظم در خانہ کاتب حروف بوسیالہ تحت آبا و
 اجداد آمدہ بود و این شکستہ را بزرگی دادہ و را شنائے فوایدے کہ مے فرمود و
 مبارک جانب کاتب حروف کرد و این بیت گفت بیت گردقت خوش است ہست
 غنیمت میدار و کال را چونانہ قضا نتوان کرد و و ازین بزرگ خلفے ماندہ
 بصورت سیرت سلف اعنی شیخ زادہ معظم قطب الملک والدین حسن

فرشته صفات اں پسندیدہ ذات اعنی خواجہ تقی الملمۃ والدین نوح کہ بشریت
 قرابت حضرت سلطان المشائخ مشرف و برادر کثیر خواجہ رفیع الدین ہارون
 بود و بنظر خاص سلطان المشائخ مخصوص گشتہ و ہم در اوان جوانی باوصاف بزرگوار
 رسیدہ کاتب حروف مناقب ماثر او چہ تواند نوشت جائے کہ سلطان المشائخ
 در باب این بزرگ فرمودہ کہ یاراں این را عزیز دارید کہ این نیکو کسے است قرآن
 یاد دارد و ہر شرب آدینہ ختم مے کند و در تعلم ہوسے تمام دارد و حاصل بسیار و باہنج
 کسے کارے ندارد نہ بدوستے و نہ دشمنے بغایت صلاح است تا روزے من از و
 پر سیدم کہ چندین طاعت و عبادت کہ مے کنی مقصود تو چیست گفت
 مقصود من حیات شماسے سلطان المشائخ مے فرمود کہ این سخن اورا کہ
 آموخت یعنی این سخن دلیل سعادت اوست منقول است اں روز کہ محمد
 سلطان المشائخ از رحمت بود پیش از رحمت موت خواجہ نوح را پیش خود
 طلبید چند نفر درویش عزیز رسیدہ بود و مذاکشاں را نیز طلبید و بحضور یاراں درویشاں
 خواجہ نوح را خلافت داد پس نصیحت فرمود باید کہ ہر چہ بر تو رسد نگاہ نداری و
 اں را بخرج رسائی اگر بر تو چیزے نباشد بیچ دل خود را نگراں نداری کہ خدا ترا خواہد
 داد و بیچکے را بدخواہی و از خدا ہم یکے را بدخواہی و جفا را بعباد بل کنی و دیہ وادارستان
 کہ درویش قرار داد و اوار خوار نباشد اگر تو چنین باشی بادشاہان بردار تو آیند الغرض
 خواجہ نوح را ہم در حیات سلطان المشائخ و در غفوان جوانی رحمت دق فرام
 ذات مبارک اوشد و ہم در اں رحمت بر رحمت حق پیوست و ہم در حظیرہ سلطان
 المشائخ در سر آں چونترہ یاراں مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں زاہد یگانہ
 آں عابد زمانہ آں مخصوص گردانیدہ حق آں بشرف اختصاص مطلق اعنی
 خواجہ ابو بکر مصلے دار خاص کہ بشرف قرابت سلطان المشائخ مشرف بود
 و در خلا و ملا خدمت سلطان المشائخ کردے و با چندین خدمت ایشان را
 صوم دوم بودے بلکہ روز ما گذشتہ افطار نکردے چنانکہ شکم مبارک انوشاست

منقول است

منہم

چشتیہ بودے و در غایت مشغولی و در نہایت مجاہدہ بودے روز جمعہ مصلے
 سلطان المشائخ بعد اداے نماز با ملا در مسجد جمعہ گیلو کہری بردے جمعہ
 سلطان المشائخ مے فرمود کہ خواجہ ابو بکر مصلے مراد مسجد جمعہ بردہ است
 و مشغول شدہ و در سماع ذوق و افروغی و غلو تمام داشت وقتے بود کہ در سماع از
 غایت ذوق و ایثار دستار و پیرہن بقوال دادے و میرزمی بر کتف مبارک
 او حامل بستہ الہی اورا آں میزد در قص چہ زیب دادے و از غایت شوق
 لغو دل و وز و جگر سوز زوے و قوالاں را بگرفتے و بکنہ بانیدے و از ذوق
 او حاضر از ذوق تمام چل شدے و اینہما از برکت نفس سلطان المشائخ
 بود کہ خواجہ ابو بکر را فرمودہ بود کہ در حال سماع بوقت استہزار و قص نزدیک من
 شدہ محافظت کنان بُرمے و بعد از نقل سلطان المشائخ بعضے یاران
 بوظیفہ و دیبہ وزینے مشغول شمنہا میں بزرگ ہیچ چیز تعلق نکرد و از برکت
 سلطان المشائخ با اتباع انبوء حیاتے خوش گذرانید تا آخر الامر چند روز
 زحمت ملازم ذات پاک او شد از دار فنا بار بقار حلت کرد و در بایان سلطان
 المشائخ مدفن یافت منہم مولانا قاسم یکے از خواہر زادگان سلطان المشائخ
 قدس سدرہ العریز خواجہ قاسم ابن عمر برادر زادہ خواجہ ابو بکر است کہ حسب
 لطایف التفسیر است در دیباچہ تفسیر مے فرماید کہ بندہ امیدوار بحضرت و بر حمت
 پروردگار قاسم بن خواہر زادہ حقیقی سید السالکین برہان العاشقین نظام
 الحق و الدین طیب شدہ و جعل اجنۃ مشواہ چوں ایں عنایت سابقہ کرد
 ایں بیچارہ را از کتم عدم در عالم وجود آورد و بانواع کرم ہا مخصوص گردانید بعضے
 برکتہ داناس و سخن فہماں پوشیدہ نامند کہ در سیر الاولیا لفظ خواہر زادہ چند جا واقع شدہ است
 بمعنی مختلف در کتب اقربا در مناقب خواجہ رفیع الدین ہارون مے نوید کہ پسر خواہر زادہ
 حقیقی و در کتب بعضے کرامات حضرت سلطان المشائخ مے نویسد اسپ ما دیاں را بعد از مد
 خواجہ محمد صالح خواہر زادہ نام و در کتب بیان بعضے وقایق و احادیث مے نوید کہ مرا خواہر زادہ
 بود او را بشوہر دادند آں مرد در خانہ نیکو بود و در کتب اقربا در مناقب مولانا ابوالقاسم مے نوید مولانا

بنظر خویش مشرف گردانید و قریب پنجاه سال در خدمت این سرور علمائے زیور ضعیف ۴۰
 تلمذ کرد و از مبادی علوم تا نہایت آن بقرات خویش تمام کرد و بشرف اجازت کفایت ہدیہ
 و پزدوی و کثافت و مشارق و مصابیح مشرف کرد پس از ایں ضعیف در تفاسیر
 عربی و پارسی نظر کرد و ہر یکے را مخصوص یافت بعبارتے لطیف و معانی و الفاظ
 غریب است تا مجموعہ نویس کہ منتظمین معانی غریب شامل لطائف عامہ تفاسیر شد
 تا منافع بخاص عام رسد و بمطالع آں براسرار قرآن و وقایق فترقاں مطلع گردند
 و نام ایں تفسیر لطیف تفسیر کردہ منہم آں فخر زاد و آں جمال عباد کہ در علم و تقوی
 و رع در ایام خود مثل ندارد غنی خواجہ عزیز الملتہ والدین ابن خواجہ ابو بکر مصلی
 دار خاص کہ بشرف قرابت سلطان المشایخ مشرف بود و ایں بزرگ چند
 ملفوظات سلطان المشایخ را یکجا ترتیب بایوان جمع کردہ است و آنرا
 بمجموع الفوائد نام نہادہ و نام خود و عبد العزیز ابن ابو بکر خواہر زادہ سلطان
 المشایخ بنشتہ است سبحان اللہ ساہبا باشد کہ ایں عزیز الوجود بر جادہ طریقت
 مستقیم می رود و از عالم صغرا کبر سن تکبیر اولے در بیچ فرصے از وقوت نشد و مساجد
 بگشتہ تا تکبیر اولے در نیافتہ تحمیل نمستے چوں بعنوان جوانی رسید و در تعلم علو کرد و ہمچو
 تعلم میکرد و بجل مقرون مے گردانید و ہر شب جمعہ ختم مے کند و در جماعت خانہ
 سلطان المشایخ ساہبا باشد کہ بوقت دآں مقام قسیر کہ امامت مے کند
 و خلق خدا مے را دست توبہ میدہد و بدآنچہ دست میدہد آیندہ و روندہ را بخیرے
 پیش مے آید و بیچ معینے ندارد و بر بیچ کس آمد و شد نہ با اتباع انبوء خوش مے گذارند
 حق تعالی او را صبر جمیل بخشیدہ است چتے ایں بزرگ بوقت قیلو لہ بخدمت
 سلطان المشایخ رفت خادم بخدمت سلطان المشایخ ذکر کرد خواجہ عزیز
 ہر شنبہ ختم مے کند سلطان المشایخ فرمود کہ بلند مے خواند یا ساکن ایں
 بزرگ گفت ساکن ایں جواب بر حراج سلطان المشایخ موافق افتاد و ہمچین
 فرمود و کرت دیگر نور الدین پسر خواجہ بیٹم کہ مخصوص بشفقت سلطان المشایخ

بود ایں بزرگ را پیش برد و گفت مخدوم عزیز مرید شماست فرمود کہ آری مرید من
 و مرا باین فرزند فخر است **مُسْتَعِیْنُ اللّٰهُ الْمُسْلِمِیْنَ بِطَوْلِ بَقَائِهِ نَكَمَةً** در بیان کمال
 و مناقب سادات کرام جد و پدر و اعمام کاتب حروف کہ مخصوص بقربت و محبت و
 شفقت و رحمت سلطان المشایخ نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز
 بوده اند و اتصال ایشان بحضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و بحضرت
 سلطان المشایخ قدس سرہ سما العزیز بدرجہ اقصیٰ منہم آں سید آل رسول
 آں افضل اولاد بتول آں جگر گوشہ مصطفیٰ آں نور دیدہ مرتضیٰ و زہرا
 عنی سید محمد محمود کرمانی جد پدریں کاتب حروف کہ سرور سادات کرمان بوده
 آبا و اجداد ایں سید پاک را در کرمان اسباب نیای از قریات و باغات ارضی
 بسیار بوده و یک عم ایں سید بزرگوار سید محمد کرمانی در ملتان عہدہ سیکہ
 دار الضرب داشت الغرض سید محمد کرمانی تجارت از کرمان بہ لاہور و شہر
 آمدے چون باز گشتے میان اجودہن شدے و سعادت قدسوس شیخ شیوخ
 العالم فرید الحق والدین حاصل کردے و در ملتان بخدمت عم خود آمدے
 و از آنجا کہ کرمان رفتے در اثنائے ایں آمد و شد و دریافت سعادت پادے بوس
 شیخ شیوخ العالم دولت محبت و اعتقاد و شیخ شیوخ العالم در سویدے دل
 سید محمد کرمانی جاے داد تا بخدمت شیخ شیوخ العالم ارادت آورد و ایں
 محبت بحدے کشید کہ اسباب املاک کرمان بکلی ترک داد و در ملتان بخدمت
 سید احمد عم خود آمد سید احمد دختر خود بی بی رانی جدہ کاتب حروف بنکاح
 تسلیم سید محمد کرمانی برادر زادہ خود کرد و بنیت آنکہ سید محمد را ہم در ملتان بدار
 بہر چند سید احمد اسباب نیای عرض کرد ترغیب دل شغل خود نمود و چون محبت
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز دامن گیر دل و دیدہ
 شدہ بود سکونت در ملتان پیش نہ نہ تا آنکہ سید احمد گفت کہ صحبت شیخ الاسلام
 بہا والدین زکریا قدس سرہ العزیز ہم عزیز است سید محمد کرمانی گفت محبت

منازلہ
 ہر روز
 گردانندہ
 تعالیٰ
 مسلمانان
 را بدرجہ
 بقا و کمال
 عزیز اللہ
 بتول
 فرق کنند
 میان حق
 و باطل
 و یکسو نہ
 از حق
 ۱۳

ازینہائے شود شیخ سعدی گوید بیت خار سوداے تو آویختہ در دامن دل +
 یکتا باشد کہ با طواف گلستاں نگریم + بعدہ بی بی رانی اتباع خود را در اجودین
 آورد و با اختیار ترک اسباب الماک و وطن قدیم داد و بفقر و فاقہ در اجودین
 قناعت کرد و بمرصئت شفقت بنظر لطیف شیخ شیوخ العالم مخصوص شد بی بی
 رانی و اتباع او نیز بشرف و بیعت شیخ شیوخ العالم مشرف گشت اگر قوتے یاران
 اعلیٰ بہت مطیع شیخ شیوخ العالم کل کریل چیدن در حرمے رفتند سید محمد
 نیز بر قوتے ہر کسے کل کریل بیشترے آوردند سید محمد مذکورے آوردے سبب آنکہ
 دستہاے مبارک او نازک بود و خار ہاے کریل مجروحے گردانید چوں ایں
 قصہ شیخ شیوخ العالم را روشن شد فرمود کہ سید را حاجت نیست کہ برود و ما اثر
 قبول کردیم الغرض بشوہ سال در نظر مبارک شیخ شیوخ العالم بود و دوازہ
 سال در رادت از سلطان المشائخ سابق و سید محمد کرمانی را با سلطان
 المشائخ بواسطہ آنکہ در اجودین ہر دو غریب بودند فرط محبت بود چوں محبت
 ایں دو بزرگ شیخ شیوخ العالم را تحقیق شد فرمود کہ در صحبت یکدیگر باشید
 و میاں شما مواخات باشد تا بآداں محبت سید محمد با فرزنداں بخدمت سلطان
 المشائخ آمد و عمر گذرانید و ایں روایت مشہورست کہ وقتے سید محمد کرمانی
 را با سلطان المشائخ سببے تغیر مزاج شد سید محمد در آمدہ حاضر نے شد تا شبے
 سلطان المشائخ در خواب دید کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 در قبۃ نشستہ است و سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بر آں قبۃ ایستادہ و سلطان
 المشائخ مے فرماید کہ من از ایں حال معاینہ مے کنم و در خاطر مے گذرد کہ
 خدمت سید محمد را با من تغیر مزاج است کہ داند مرادوں قبۃ بہ بردیانہ من
 و را نشان ایں خطرہ سید محمد رحمۃ اللہ علیہ را آورد کہ اے مولانا نظام الدین
 بیجا چوں من نعم دست من گرفت و دروں قبۃ بخدمت رسالت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم برد و پایے بوس و ہانید حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب سوم و فضائل بیست و نیکان شیخ شیخ العالم فرید الدین و اقرایے سلطان المشایخ و سادات کرام محمد بن محمد

فرمود کہ مولانا نظام الدین محمد تو از فرزندان مانعی بالنسب صحیح و سید محمد بن
 از فرزندان من است چوں روز شد سلطان المشایخ در خانہ سید محمد آمد سید محمد
 را خبر کرد فرمود تا سلطان المشایخ را نفرستادند بر میانید سید محمد استقبال
 کرد در صحن خانہ کرم کناس و بشارت گویاں در پاسے یکدیگر افتادند شستند شیخ
 سعدی خوش گوید بیست و پنج خوش بود و دلارام دست در گردن بہم شستن و
 حلوائے آشتی خوردن بہ آخر الام چند روز سید محمد را رحمت فراموش شد از دار فنا
 بدار بقاشب جموع سنا حد سے و عشر و سبعیاتیہ رحلت کرد و در حقیرہ سلطان
 المشایخ در سراں چو ترہ یاراں دفن یافت ایں سید بزرگوار چہا سپر گذشت
 سید نور الدین مبارک و سید کمال الدین احمد و سید قطب الدین حسین
 و سید خاموش چنانکہ مناقب ایشان تخریر سے بہرہ بہم آں سید تارک دنیا
 باختیار و آں باوصاف سینہ نزدیک عالم و خاص غنائیں مقبول اولیا آں
 محبوب صفیا آں مشہور بالحقام طعام آں مذکور کن کلام اعنی سید السادات
 نور الماتہ والدین مبارک ایں سید محمد کرانی پادشاہ حروف کہ از صبیح
 فرزندان سید محمد بہر بود و فی سیر سید پاک ہم در حیات شیخ شیخ العالم
 در اجودہن بود و کینہت او ایوان شام تعین کردہ ہر یک شیخ شیخ العالم فرید الدین
 والدین قدس السدیرہ العزیز فا سلطان المشایخ ایں سید پاک را سید
 گفتے و اغلب خلق ہم بدیں اسم خواندے و ایں بزرگ فضائل بسیار و لطافت طبع
 آراستہ و محبت درویشان بسیار و ریافتہ و راہ درویشان نیکو دانستہ سبحان
 اللہ در مدت نو و سال کہ عمر عزیز آں سید پاک بود هیچ نوع میل بدنیا و ابتلا
 دنیا نکرد و هیچ معنی مشغول نگشت و بفضل حق جل و علاہ اقام حیات با اتباع انہو
 خوش گذرانید و ہمیت بر آں داشت کہ با ہماناں مراعت بسیار کند و طعاماں
 مکلف پیش آرد و اہل دنیا در آرزوے لذت طعام ایں سید پاک بودندے
 و علما و فقرا سخت دوست داشتے و در تعلیم و خدمت کردن درویشان

و صحبت اهل عشق فرزندان خود را ترغیب نمود و علی الخصوص کاتب خود را در تعلیم کاتب حروف بسیار مبالغت نمود و وزیر و مال ایشان را استادان کاتب حروف کرد چنانچه این کیفیت در ذکر مولانا و استادان فخر المصنف و الدین زکادی که خلیفه سلطان المشایخ بود تحریر یافته است و عمر عزیز این سید پاک و نظر مبارک مرحمت سلطان المشایخ گذشت با آنکه ارادت بخانواده حقیقت بخواجه قطب الدین چشتی داشت و دو کثرت در چشمتان رفته بود چوں کثرت دوم بخواجه قطب الدین چشتی رسید چنانکه گاه آن خانواده کریم را خدمت کرد و خواجه قطب الدین را تحقیق شد که این سید پاک خاص براسه زیارت خواجگان چشتی می آید مشرف بنجلافت خود گردانید و بخرقه خلافت و اجازت نامه بنشان مبارک مخصوص گرد و یک اسب گیت مغلی که خاصه سواری خواجه بود بخشید و وصیت فرمود که با وضو باقی و طعام تنها بخوری و با عزاز تمام باز گردانید و این همه از برکت آن بود که سید پاک در نظر شیخ شیوخ العالم گذشته بود و قبول از دهن مبارک خود در کام این سید پاک نهاده و کلام الله بر این شیخ علاء الدین قدس سره پیش مولانا پیر الدین انخوی خوانده چنانکه در ذکر شیخ علاء الدین تحریر یافته الغرض این سید پاک می فرمود در سال که من انچشت بارگشتم براسه که خواجه قطب الدین داده بود و سواری می آمدم و آن اسب باغ پارسه گاه خاصه خواجه داشت و لشکرهای کفار در آن سال از لشکر منصوشهر و نجی در عهد دولت سلطان علاء الدین خلجی انالله برمانه شکسته بازگشته بودند هزارگان و دوی هزارگان متفرق می رفتند و از آن راه خراسان چند کثرت مرا پیش آمدند و خواستند که اسب بقیچه جامه ها که در آن خرقة خواجه بود از من بپزند بپسند که داغ پارسه گاه خاص خواجه در آن اسب می دیدند و من آن اسب بپسندیدم و می گفتند که از برکت خواجه قطب الدین چشتی سلامت خواهید رفت خدمت الدی فرمود رحمة الله علیه خواجه قطب الدین

چستی در عالم صغیر بود و خواستند که بر سجاده چشت بجای پدربشا نذر بزرگان چشت
 و اقرباے دیگر گفتند که این صغیر است و خواجہ علی چشتی عم خواجہ قطب الدین که
 در دہلی است و وارث سجاده اوست و او را علم دہیم تا او چه فرمایا بکھمت این
 مصلحتی و خلیفہ بزرگ صاحب نعمت خلفائے خاندان چشت بخدمت خواجہ علی چشتی
 در شہر دہلی رواں کردند چنانکہ شہ ازین حکایت در ذکر شیخ بدرالدین سلیمان
 پس شیخ شیوخ العالم تحریر یافته است الغرض چوں این دو خلیفہ در شہر دہلی
 بخدمت خواجہ علی چشتی رسیدند و عرایض بزرگان چشت رسانیدند و عهد
 دولت سلطان غیاث الدین بلبن بود شیخ علی خواست کہ عزیمت چشت
 کند سلطان غیاث الدین شنید در پائے خواجہ علی افتاد و سوگند خورد
 اگر خواجہ عزیمت چشت کند من ترک مملکت گیرم و در رکاب خواجہ در چشت بیایم
 خواجہ فرمود تو عهد رعایت بندگان خداے تغایے تکفل کردہ و عالمے در
 کنف حمایت تو آسوده اند اگر تو بیای آشوب در عالم افتد و تو مواخذ باشی
 سلطان گفت ہر چہ میشود گویشو من از رکاب خواجہ دور شدنی نہ ام چوں خواجہ
 علی در صدق اعتقاد و ثوق یافت بضرورت در شہر دہلی ماند و مکتوبت بجانب
 اقرباے و بزرگان چشت ملک شمس الدین کتے ملک ہر یو کہ مرید و بندہ
 آں خاندان بود و ر قلم آورد کہ من ہر نعمتی کہ از مشایخ چشت و والد عثمان
 خود یافته بودم بخواجہ قطب الدین برادر زادہ خود بخشیدم و مقام سجادہ چشت
 حوالہ او کردم باید کہ ہمہ التجا بد و کنند چوں این دو خلیفہ در چشت رسیدند و مکتوبت
 بزرگان چشت ملک شمس الدین را رسانیدند اقربا با نزاعیت آغاز کردند
 دریں معرض ملک شمس الدین کتے گفت کہ شما ہر ہمہ از دودمان گرامی
 اید مرا یک سخن فرماہم آید اگر قبول کنید بگویم ہمہ بیاں رضا دادند ملک شمس
 الدین گفت کہ سجاده و عصاے پیران چشت و رون حجرہ ایست کہ پیشتر
 در آں نشستہ اید و در آں حجرہ منقفل است ہر کہ انہ شما دست بیاں قفل زندو

باب سوم و فضائل بعضی نمبرگان شیخ شیوخ العالم فید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہ

۲۱۳

بے کلیہ آں قفل از برکت دست او بکشاید این سجاده و مقام او را با شرم قبول
کردن بعد ہر یکے دست بر آں قفل نہادہ مے خواندند و مے جنبانیدند قفل باز
نمے شد چوں نوبت خواجہ قطب الدین چشتی رسید خادم خواجہ را در کنار گرفت و
نزدیک در آں حجرہ آورد و بجز دے کہ دست خواجہ بر آں قفل نہادہ قفل بکشا
و طبقہاے در حجرہ باز شد و غلغلہ در میان چشت خراسان ازیں کرامت
افتاد بعدہ خادم خواجہ را در کنار کردہ درون حجرہ برد و بر سجادہ مشائخ چشت
بنشاند خواجہ ابی محمد چشتی پسر خواجہ ابی احمد شینست خرقہ ارادت و خلافت از پدر
خود یافتہ و در سنہ سبت چہار سالگی بر جادہ پدر خود بفرمودہ انبشست و
خواجہ ابی یوسف چشتی پسر خواجہ ابو محمد چشتی است و مرید و تربیت یافتہ پدر است
و خرقہ خلافت ہم از پدر بزرگوار خود پوشیدہ حضرت خواجہ قطب الدین مودودی چشتی
پسر خواجہ ابی یوسف چشتی است خرقہ ارادت خلافت از پدر بزرگوار خود یافتہ
الغرض مناقب کرامت خواجہ قطب الدین چشتی بحدیست کہ قلم از رقم آں
عاجز آید و خواجہ یوسف پسر خواجہ محمد چشتی بن پسر خواجہ قطب الدین
امروز بر سجادہ چشت است و رعایت کرامت عظمت الغرض چوں خدمت اللہ
رحمت اللہ علیہ از چشت با آں اعزاز و اکرام در شہر دہلی رسید تا آخر عمر ہیچ مرید
نگرفت و ہیچ وقت نگفت کہ من خلیفہ ام و ہمہ مسافران لنگر دار وقت این سید
پاک را بنجد دست خواجہ قطب الدین و چشت دیدہ بودند و نظر رحمت و شفقت
خواجہ در باب این سید پاک معاینہ کردہ ہر کسے از آن مسافران درویشان
در شہر دہلی بلنگرے و دیہے تعلق کردہ مگر خدمت والد رحمۃ اللہ علیہ کہ ہمہ بر خدمت
و محبت سلطان المشائخ بندہ کردہ و تا آخر عمر از آن قاعدہ نکشت و
بیشتر حکایات و نقل و روایات کہ دریں کتاب تحریر یافتہ است منقول از
خدمت والد است رحمۃ اللہ علیہ کہ راہ و روش این خاندان با عظمت کرامت
بہتر از خدمت ایشان کسے ندانستہ و ہر کہ را در تحقیق راہ و روش این خاندان

باب سوم فضایل بعضی بزرگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین و اقرباے سلطان المشایخ و سادات کرام قدس سرهم

یا کرامت سخنے و یا شبیه بودے از خدمت ایشان سے پرسیدند اخرا لام ذات ملک
صفات را چند روز ز رحمت مزاحم شد روز نهم بوقت چاشت پانزدہم ماہ صفر
سنہ تسع و اربعین سبعمائتہ بر حمت حق پیوست و در حیطہ سلطان المشایخ
نزدیک سید محمد کرمانی در میراں چوترہ یاراں دفن یافت رحمۃ اللہ علیہ و ازین
سید پاک سہ لیسر ماند یکے کاتب حروف دوم سید لقمان و سیوم سید داؤد
و جد مادری کاتب حروف مولانا شمس الدین دامغانی در باب سید داؤد
خوش گفتہ است پیت میر داؤد گو سیلما نیت و بردل دوستاں بہ ازجا
نیت پنہم آں سید با وقار آں سرور سادات روزگارا عتی سید کمال الدین
امیر احمد ابن سید محمد کرمانی کہ عم بزرگ کاتب حروف بود و در مردی و جوانی
مردی حیدر ثانی و صدقے و افرو فراستے کامل داشت و در ویشاں دست کمال
فقیرا تنکہ ز رونقرہ دادے اگر چہ این بزرگ صاحب اقطلاع و طبل و علم بود فاما بہمہ
اوصاف تصوف موصوف بود و عقلے کامل داشت و کار ہا بمقتضای عقل
تمام کرد امیر خسرو خوش گوید پیت کا سے نکر و جز بحالات علم و عقل و گوئی
کہ صد عامہ بزرگ گاہ داشت و عجیب قوتے داشت کہ جز صدق بزرگیاں سبک
او سخنے نہفتے و این ہمہ فضایل ثمرہ آں بود کہ در نظر سلطان المشایخ پرورش
یافتہ بود و مادر و پدر این سید پاک از و را ضعی بودند و بہمہ حال در رضاے ایشان
کوشیدے و انچہ حاصل او بودے در نظر ایشان آوردے و باز پرس آں نکر و
و کاتب حروف از والد خود رحمت اللہ علیہ سماع دارد کہ برادر امیر احمد در
در محل بود و سن برابر پدر یعنی سید محمد کرمانی از بیروں در خانہ مے آمدیم دیوانہ
صاحب نعمت پیش آمد و گفت سید محمد در خانہ تو پسرے خواہد آمد و را امیر احمد
نام نہی ہمیں کہ در خانہ آمدیم برادر امیر احمد تولد شد و قتی این سید پاک سلطان
محمد تغلق در عہد خانے در شکر تلنگ بسبب سعی ساعتے در پندت خانہ بجا کسی
کہ نزدیک و یو گیرست بفرستاد و بند سخت فرمود و آں بندی خانہ تا این وقت

منہم

بنی بیک

ماہنامہ در فضائل بعضی بنبرگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین و اقربائے سلطان المشائخ و سادات کرام علیہم السلام

۲۱۵ مشہور ہیں است ہر کہ را در آں بندی خانہ بند کنند او زندہ نماند بسبب ماراں
و سوراں و موشان گر ب صفت چند گاہ کہ ایں سید پاک در آں بندی خانہ
بود و مودیان مذکور بیچ ایذاے نتوانستند رسانید و شبہا بندہ اے ایں سید
پاک بغایت اللہ از یکدیگر جداے شدند و مے افتادند ایں سید پاک طایفہ
بندی و انان راے طلبیدے و بندہ باز شدہ نمودے و گفتے کہ من بچہ
ایں بندہ را در و نکرده ام بکرم اللہ تعالیٰ خود جداے شوند چوں چند روز
ایں حال معاینہ کردند بخیست سلطان عرض داشت نبشتند سلطان
فرمان فرستاد کہ او را مخلص کنی و بر من فرستید و ایں سید بزرگوار در آں ایام
یک جمعہ کردے و قبا پوشیدے چوں خواست کہ پیش سلطان رود و جہ
کرد و خرقة صوفیانہ پوشید پیش رفت سلطان گفت کہ ایں چہ کردی جواب
گفت کہ در ماہمیں اتباع صوری ماندہ بود و بفرزدان حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم چوں آزاہم ترک دادیم سزاے خود دیدم سلطان گفت تو از ما بدیں
بہانہ مے خواہی گریز کنی و ما مے خواہیم کہ پرداخت امور مملکت بمشورت شما
کنیم بعدہ ہم بر آں لباس گذاشت و ملکہ معظمہ گردانید محل مشورت داد و قتی
ایں سید پاک از رحمت بود و در مقامے بالاے کہٹ غلطیدہ و کسے نزدیک
نہ مردے اے بیند از غرقہ کہ در آں مقام بود از جانب بیرون سردرون
غرقہ کردہ سوے ایں سید پاک مے بیند ایں سید بزرگوار پرسید کہ تو کیتی
اں مرد گفت کہ من امیر المؤمنین علی ام رضی اللہ عنہ ایں سخن گفت و
غایبے ہماں ساعت ایں سید پاک از رحمت نیکو شد و در آخر کار در لشکر
لاہور شہور سنہ ثمان و عشرین و سبعمائہ ہجرت بوا سیر در غرہ ماہ جمادی
الآخر ہجرت حق پیوست از آنجا تا بوقت کردہ آوردند در حظیرہ سلطان المشائخ
نزدیک پدر و زہراں چوترہ یاراں مدفون یافت رحمۃ اللہ علیہ ایں سید
بزرگوار دو سپہر گذاشت یکے سید السادات منبع السعادات عماد الحق الدین

امیر صالح در علم و در ع و تقویٰ بے مثل بود طاهری آراسته بجمال محمدی
و باطنی پیراسته بذکر خفی دوم سید نور الدین نورالدین قلبه بنوالمعرفت منہم
آں سید با صفا آں جگر گوشه مصطفیٰ آں کان حسن ماحت آں مایه لطافت
معان طرافت آں دُر دریاے پیغامبری و آں گوهر شب چراغ حیدری
سید السادات نبیره سید المرسلین قطب الحق والدین سید حسین ابن
سید محمد کرمانی که عم میانکی کاتب حروف بود و در علم و فضل و بذل و ایثار و لطافت
ظاهر و باطن لطافت طبع بے نظیر زمانه بود و عقل کامل داشت فراست تمام
و دریں دنیاے خدا مجردانه زیست و از تزویج و تعلق اتباع مبرا بود و علوم
دینی بخیر دست مولانا فخر الدین زرا دی خلیفه سلطانات المشائخ بحث
کرده و در بے باز داشت هر که خواسته در خانه او در آید هیچ مانع نبودے از
غریب و شهرے و حاجتمند یک سر در خانه او و جائے که مقام خلوت ایں
سید پاک بودے میرفتند و بدانچه مطلوب ایشان بودے بوفارس آئید
و مسرور القلب باز گردانیدے این معنی هیچ کس را از وضع و تشریف میسر نشد
مگر ایں سید پاک و پاک زاده و پاک باز را و ایں فضایل شمره آں بود که از
عالم صغیر تا کبر سن در نظر مبارک حضرت سلطانات المشائخ پرورش یافته
بود و بشرف پسر خواندگی سلطانات المشائخ مشرف و مشهور گشته چنانکه
مالک المذکرین کریم الدین نبیره که مالک نظم و شعر بود و در مدح ایں سید پاک
نے نوید بیت صفات ذات و سے اندر جہاں ہمیں نہ بس است * کہ شیخ
خواندش فرزند و خواجہ رانستہ است * و ایں سید پاک را جمال با کمال بود
هر که را نظر بر جمال او افتادے اگر چه مغموم بودے بالخاصیت مسرور القلب
گشته شیخ سعدی خوش گوید بیت اے روستے تو راحت دل من چشم
تو چراغ منزل من * ایں ضعیف گوید نظم اے سید پاک و پاک زاده *
در عالم حسن داد داده * در حسن لطافت و طرافت * خوباں همه پیش تو پیاده *

در پیش قد لطافت تو + سر و چین است ایستاده + از روے تو کا قباب حسن است
 شویست دریں جہاں فدا دہ + آ رہے سر زلف گیسوانت + بوئے بہ نسیم
 صبح دادہ + وقتے سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز را قبضے بود غلے
 تازہ کرد و جامہ ہائے مبارک گردانید و خواست کہ طرف یابغے رود دریں حال
 آں سید پاک با صفا راطلب کرد چوں سید السادات بخدمت سلطان المشایخ
 آمد سلطان المشایخ تبسم کرد و فرمود کہ مارا قبضے بودے خواستم در یابغے رویم در
 سترافرو خواندند کہ سید حسین را بطلب بعد از نماز پیشین مہمود بود کہ ہر روز بخدمت
 سلطان المشایخ طلب شدے تا نماز دیگر بخدمت سلطان المشایخ بودے
 و بدولت محالست ممالکت اسرار و انوار مشرف گشتے در موز و لطائف بسیار
 در میان بودے و از علما و مشایخ و امرا و ملوک و خانان بعد آنکہ پا بوس
 سلطان المشایخ کردے در خانہ آں سید پاک بواسطہ شفقت سلطان
 المشایخ کہ مشاہدے کردندے آمدند کہ فرقتی برچیں مبارک اولامع بود
 و جمال یوسفی از برکت نظر سلطان المشایخ بر روی جہاں آ رہے او پیدا
 شیخ سعدی گوید بیت دیباچہ صورت بدیعت + عنوان کمال حسن ذات
 است + و این ضعیف گوید رباعی راحت لہا است دیدن سوے تو + فرحت
 جاں ہاست جانان روے تو + ہند زلفیں از دو گیسو باز کن + تا جہاں
 خوشبو شود از بوے تو + گرد کویت اہل ل گرداں مدام + خانہ اہل ل لاں شد کو تو
 و ہمچنین گویند کہ کمال لطافت مرد این چنینست کہ نادرہ در کسے باشد قبول عامہ
 و نیر جالبہ نوک خار این ہر سہ خاصہ این سید پاک بود این ضعیف گوید قطعہ

زیب جامہ چنانکہ مے با ید	نوک خامہ شرامتلم شد
در لطافت قبول عامہ شد ہی	ذات پاکت بدیں مکرم شد +

و بیشتر کسوت این سید پاک صوفیانہ صوف ہائے رنگازنگ کحاب چینی و مقطاع
 ہمیں بود ہر بار کہ از جنس جامہ ہائے چیرے پوشیدے آں را کثرت دیگر

نیوشید سے وہہر کہ خاطر مبارک ادا اقتضا کر دے عطا فرمودے دطعا نہاے
 سکلف گرم درقايت لطافت یاراں و غیراں را خوراندے دیکساعت از
 تنبول دهن مبارک خالی بنودے یعنی متواتر تنبول خورے اگر چہ یک برگ بدہ
 تنکہ رسید و خلفاے سلطان المشایخ بنی نقل سلطان المشایخ درقايت احترام
 ایں سید پاک مے کوشیدند و بچہت ملاقات ایں سید پاک بر قانون قدیم درخانہ او
 مے آمدند زیرا چہ محل مرتبہ اود خدمت سلطان المشایخ مدو ما فرمودہ بود چنانکہ
 دریاب خلافت خلفاے سلطان المشایخ تحریر یافتہ است آخر الامر عبداللہ سلطان محمد
 انامو صدر خانہ در شہر ستاشنے و ثلثین و سبعماکہ سند وزارت مملکت ہندستان ل
 جہاں آراے خواجہ جہاں احمد ایاز مرحوم زرب زینت گرفت و طرف دیو گرفت
 و آں ایام بواسطہ محبت قدر کہ ایں سید پاک را خواجہ جہاں مرحوم در نظر
 مبارک سلطان المشایخ معظم و مکرم دیدہ بود خواست کہ بر خود آرد ایں اقتراح
 را آں سید پاک قبول نمے کرد فاما چوں دید کہ نباید کہ بحکم فرمان سلطان محمد
 بر خود بار دیا خواجہ جہاں مرحوم گفت کہ بدو شرط و صحت کشما با شیم اول آنکہ لیا
 سیادت اہل تصوف بر من مقرر باشد دوم آنکہ نہیچ شغلے معین مشغول نہاں
 زیرا چہ سلطان محمد ایں ہر دو صفت از سادات اہل تصوف مے گردانید و در کار
 دنیا مشغول مے کرد ایں ہر دو صفت خواجہ جہاں مرحوم قبول کرد و تالاب
 گور بوفارسانیدہ در تعظیم و تکریم ایں سید پاک با قصہ الغایت کوشید فاما آں
 عظمت و جاہ راحت و شوق و ذوق کہ پیش از تعلق خواجہ جہاں داشت
 در حیات سلطان المشایخ بعدہ آں طریقہ میسر نشد تا در آخر عمر زحمات
 فانی کہ بیشتر ایں زحمت دوستان خدا مے تعالی را شود مبتلا شد و کرات
 شیخ نصیر الدین محمود قدس سدرہ الغریب و یک کثرت خواجہ جہاں مرحوم
 بعیادت درخانہ ایں سید پاک بیامند بعدہ در بیست و یکم ماہ شعبان سنہ ۸۵۸
 و تحسین سبعمایہ رحمت حق پیوست روز پنجشنبہ بوقت نماز باراد بزرگی خوش

ماہ گشت
 سفر ۱۲

بیت سروے زیوستان معانی فروشکست و برجے ز آسمان معانی خراب
شد و منہم آں شرف سادات کرام آں خلاصہ زبدہ انام آں مقبول خاص و عام
اعنی سید السادات منبع البرکات شمس المائے والدین سید خاموش ابن سید
محمد کرمانی عم خورد کاتب حروف کہ در علم و فضل و بذل لطافت طبع و اعطای طعام
بمخاص عام بے مثل زمانہ بود و پرورش نظر سلطان المشایخ یافتہ و در مجلس
خلوت خمسہ نظامی بخدمت سلطان المشایخ خواندے و بنظر خاص سلطان
المشایخ مخصوص گشتہ جمال بے اندازہ لطافت بے حد داشت این ضعیف گوید قطعہ

ہر جا کہ لطافتے است اے جاں
حسن تو بس است دلیل مبراں

دروازت مبارک تو ہی راست
وصف تو حد بیان من نیست

ویاراں و عزیزاں کہ از شہر بخدمت سلطان المشایخ مے آمدند شبہا
در خانہ این سید پاک مے بودند چنانکہ قاضی محی الدین کاشانی کہ این سید
پاک تلمذ پیش او کردہ بود و مجمع البحرین ہدایہ فقہ بخدمت او بحث کردہ و مولانا
حجت الدین ملتانی و مولانا بدر الدین یار و مولانا شرف الدین یار و مولانا
شمس الدین یحییٰ و مولانا حسام الدین و یاراں او و خدمت شیخ
نصیر الدین محمود و مولانا علاؤ الدین بٹلی و عزیزان دیگر و طعام از ہر جنس جو
و قوالان بہمت این عزیزاں چاکر گرفتہ بود و حاضر میداشت و پیوستہ در خانہ
او باز بودے و اہل دنیا از امر و ملوک اہل کتب و شغل داران دیگر بواسطہ
لطافت طبع او راہ و روش پاکیزہ و اسیہ مجتہد او مے بودند و ہجرت مسلمانان
بیکل شارت او با تمام مہرسانیدند و دوست نفر آدمی از درویشاں و غریباں
و زندہ پوشاں خارج او میان خانہ و یاراں خاص و در خانہ او طعام میخوریدند
این سید پاک در یوگیہ بوقت آخر شب کاتب حروف را طلبید و فرستاد چوں
بخدمت او رسیدیم دیدیم تسبیح بر دست کردہ و مستقبل قبلہ مشغول است کاتب
حروف را گفت کہ دیروز شیخ کمال گئی در مجلس با من معارض شدہ است

و از راه حسد و فضول مرا گفت که تو سید نه کنونی من مشغول شده ام و برادر ارادگار
 دیگر را هم گفته ام که مشغول شوند و تو هم مشغول شو اگر نسبت بحضرت رسالت
 صلی الله علیه و آله و سلم درست است حق تعالی این حاسد را مقهور گرداند
 چون نماز با مدا و بگذرانیم یکے گفت شیخ کمال کنی دستار گردن کرده بادوست
 نفر دیگر پیشین ایستاده است چون دروں طلبیم همچنان دستار گردن کرده آمد
 و در پائے آں سید پاک افتاد و گفت دی روز سخنی گفته ام آں نه لایق حال
 بندگان خاندان باشد از آن پشیمان شدم و مستغفر گشته بخیر مت آمده ام آں
 سید پاک بعد تا مکل بسیار سر و از پائے خود برداشت فرمود اگر تو زود بر سر حرکت
 نمی شدی سزای خود در دین دنیا می دیدی آخر عمر چند گاه در حقوان جوانی
 در عین کامرانی مبطول گشت بیست و پنجم ماه در شب یکشنبه نشسته و ثلثین
 و سبعه در جوار رحمت رب العالمین پیوست و هم در یوگیر زیر مقام خواجہ خضر
 مدفون یافت روضه متبرکه او حاجت روائے خلق آں دیار است رحمة الله علیه
 باب چهارم در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفای سلطان المشایخ
 نظام النجف و الشریع والدین قدس الله سره العزیز و بیان یافتن خلافت خلفای
 مذکور از حضرت با عظمت سلطان المشایخ طیب الله ثراه و جعل الجنة مثواه
 و این باب شتم است بر ده منہم و بیست و پنج نکته عرض می دارد و کاتب حروف
 محمد مبارک علوی کرمانی المدح بحو با میر خور و بر آنجمله که این بنده سلع دار و
 و از والد عثمان خود در رحمة الله علیهم که باختصاص سلطان المشایخ مخصوص
 بوده اند چون در آخر عمر عنصر بیا یوں و ذات خدایمنوں سلطان المشایخ را
 زحمت فراموش شد بعضی یاران اعلی و خدمتگاران که ملازم حضرت سلطان
 المشایخ بوده اند چنانکه سید السادات سید حسین و شیخ نصیر الدین محمود
 که در آں ایام بنجد مت سلطان المشایخ بود و مولانا فخر الدین زریادی و خوا
 جہ متبرکه که خدمتگار قدیم بود و خواجہ اقبال خادم این عزیزان اتفاق کردند و بخت

یعنی صاحب اسباب

باب چهارم

خلافت سلطان المشایخ سی و دو نفر از یاران اعلیٰ کہ بہ علم و زہد و دوح
 و بذل عشق و ذوق شغف بلنی مشہور بودہ اند بخط امیر خسرو تذکرہ کنانیدند و بخت
 سلطان المشایخ گذرانیدند سلطان المشایخ فرمود چندین چہ نشہ اید چوں
 اثر بے رضائی بدیں سبب مشاہدہ کردند از ان تذکرہ الاولیاء چنانکہ را اختیار
 کردند چوں در دوم تذکرہ منتخب کردہ پیش بردند بشرط مبالغہ سلطان المشایخ
 مشرف شد در بابیکہ ازین بزرگان اعنی مولانا خلی سراج الدین فرمود
 کہ اول درجہ دریں کار علم است چنانکہ این کیفیت مشرح در ذکر ایں بزرگ
 تحریر یافتہ است الغرض چوں ایں بزرگان در خاطر مبارک سلطان المشایخ
 جائے دادند سادات سیب حسین را فرمان شد کہ بجهت ایں عزیزان
 خلافت نامہ مابنویس لانا فخر الدین نرژادی از کمال علم و فصاحت و بلاغت
 کہ درو بود خلافت نامہ ہائے ایں عزیزان سواد کرد و سید السادات حسین
 مرحوم بخط مبارک خود بمیاض کرد چوں خلافت نامہ ہائے مبارک کتابت بنجست
 سلطان المشایخ گذرانیدند باز سیب حسین را فرمان شد کہ تو کتبہ خود دین
 کاغذ مابکن دریں محل سلطان المشایخ سبب کتابت فرمود کہ کتبہ مذکور
 حکایت فرمود کہ در آنچہ بجهت خلافت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین
 قدس سرہ العزیز بعضے عزیزان را اختیار کردند مولانا بدر الدین اسحاق
 را فرمان شد کہ بجهت ایں عزیزان خلافت نامہ مابنویس دریں محل یارے
 بود قدیم او گفت شنو آغاز کرد کہ سالہا من دریں کار خون خورده ام و در
 ارادت ازین عزیزان سابقم چہ اشد کہ بمن خلافت نرسد چہ شود اگر
 شیخ مرا خلافت خود ندہد من مے توانم کہ اینچنین کاغذے بہ بردارم و
 بدیں کار مشغول شوم چوں ایں سخن بسبب مبارک شیخ شیوخ العالم
 رسید مولانا بدر الدین اسحاق را فرمان شد کہ در خلافت نامہ ہائے ایں
 عزیزان کہ کتاب کردہ کتبہ خود مابکن تا پہنچ حریصے را دریں کار متداخل نہ

بعده سید بن بقران سلطان المشایخ در خلافت نامہ کے ایں بزرگاں
 لکھ خود بدیں عبارت کہ حضرت ھذا لا یستطیر بالاشارة العالیة ادام الله
 علاھا وصان عن کل افق وحمایا بخط العبد الضعیف الساجد الفاضل
 السرخانی حسین بن محمد بن محمود العلوی الحسینی الکریمانی بعد سلطان
 المشایخ بخدمت مبارک خویش مزین گردانید ندبدیں عبارت من الفقیر محمد
 بن احمد بن علی البک او فی البخاری و ایں بزرگاں ہر جا کہ حاضر بود در
 مجالس مختلفہ خلافت نامہ مائے ایشاں با خلعت خلافت در نظر سعاد و بخش
 سلطان المشایخ بدست مبارک ایشاں دادند و سلطان المشایخ ہر یک را
 ازیں بزرگاں نعمت و وصیت مکرّم گردانید چنانکہ در ذکر ہر یکے ازیں بزرگاں
 تحریر خواہد یافت انشاء اللہ تعالیٰ خدمت مولانا شمس الدین بیگی مولانا علاؤ الدین
 ہنسی تہاں آیام دخطہ او وہ بود بیکم فواں سلطان المشایخ خلافت نامہ کے ایں
 ہر دو برگ با خلعت خلافت بدست مبارک شیخ نصیر الدین محمود دادند تا ایں
 ایامت دینی بدیشان برساند و کتابت ایں خلافت نامہ ہا مملی نسخ بود بتاریخ
 فی الیوم العشرین من شعبان سنہ اربع و عشتین و سبعمائیکہ و نقل
 سلطان المشایخ مؤرخ است بتاریخ ہر دہم ماہ ربیع الاخر سنہ خمس و عشتین
 و سبعمائیکہ و آنکہ بعضے نے گویند و یاد کرتابت خود خود نے نویسند کہ از کتابت
 خلافت نامہ کے ایں بزرگاں کہ دست مبارک سلطان المشایخ را غلبہ
 زحمت بود خبر نداشت دست سلطان المشایخ نے گرفتند و نشان نے کنایہ
 ائمعی سچین غیو و سلطان المشایخ را غلبہ تحمیر پیش از نقل سلطان المشایخ
 نوشتہ شدہ ایں سطو بہ اشارہ برتر ہمیشہ در و خدا تعالیٰ بزرگی اور او گماہارہ خدا تعالیٰ از
 ہر کفے و محفوظہ ارداں اشارت عالیہ نوشتہ شدہ بظہر بندہ ناتواں امیر اربع عنایت امر تعالیٰ حسین
 پسر محمد پسر محمد فرزند علی فرزند حسین متوطن کرمان از غلبہ حضرت سلطان نظام الدین کہ اسم مبارک
 محمد پسر احمد پسر علی متوطن شہر ہراؤں متوطن اولی بخارا شریف سے در روز بیستم از ماہ ذی الحجہ
 سال چہار و بیست و ہفت ہجری

چہ روز پیش نبی محمد ﷺ خا کا کتابت خلافت نامہ سے اس بزرگاں و بدولت
 وصیت مخصوص شدن پیش از نقل سلطان المشایخ سرمدہ و وصیت
 روز بود قدس الدہرہ الغریز آمدیم بر سر ذکر مناقب فضائل خلفائے مذکور قدس
 الدہرہ الغریز منہم اس در دریا سے علم و زہادت اس پیشو سے اہل عجت و کرامت
 اعنی مولانا شمس الدین محمد بن سحیہ بگو اے اللہ مضجعی ضعیف گہ بہ عینت و ریا
 علم و گنج زہادت با اتفاق و اعنی کہ شمس ملت دین علوم و افاق و ذکر کریں بزرگ
 شمل بر چہار نکتہ است نکتہ اول و بیان آوردن اہدات مولانا شمس الدین
 سحیہ بحضرت سلطان المشایخ نظام الحق الدین قدس الدہرہ الغریز
 منقول است کہ خدمت مولانا شمس الملک والیدین و مولانا صدر الدین
 نادلی ہر دو برادر خالتین بودند و ان تعلم در ایام تطیل برائے جامہ شستن
 حوائی غیاث پور و لیا ب جو کہ آمدند وصیت عظمت کرامات سلطان
 المشایخ تبع مبارک ایشان رسیدہ بود کہ علما و صد و شہر بخدست سلطان
 المشایخ مے آیند و رو سے زمین مے آرنند و خاک بوس اس حضرت مے کنند
 چون اس دوز بزرگ را در او اہل چنڈاں اعتقاد بر اہل تصوف نبود ملاقات سلطان
 المشایخ را بخو راہ مے دادند روز سے در حوائی غیاث پور آمدہ بودند حد
 مولانا شمس الدین مولانا صدر الدین را گفت کہ شاہ نظام الدین
 سلطان المشایخ اینجامے بار شد و خلق شہر معتقد او شدہ اند معلوم نیست حال
 علم ایشان چیست بیامد تا بخدست او برویم ہمیں باشد کہ تواضع با فرط کفیم
 و طریق خلعت رو سے بر زمین نیاریم سلام بگویم بنشینم بدیں نیت بخدست
 سلطان المشایخ آمدند بچہ و آنکہ نظر اس دوز بزرگ بر جمال مبارک سلطان
 المشایخ افتاد ہماست کہ حق تھا لے در سیمای دوستان خود نہادہ است
 بر مولانا شمس الدین مولانا صاحب الدین رحمۃ اللہ علیہما اثر کرد کہ بزمین روند
 مصرع سر و خوبان عالم راز میں پیش تو بوسیدن نظم آل دل کہ زدست گیرا

بزرگ
 شمل
 بر
 چہار
 نکتہ
 است

بر بودم * ہرگز کیسے نہ آدم و نمودم * جاناں تو بیک نظر جتناں بر بودی *
گوئی کہ ہزار سال بے دل بودم * سلطان المشائخ فرمود کہ بنشینہ
ہر دہشتہ چوں ساختے گذشت سلطان المشائخ فرمود دہرے ہاشید
گفتند آسے باز فرمود چیرے تعلیم کنیہ گفتند اگر بخیر دست مولانا ظہیر الدین
بہکری پڑووی بحث نے کنیم سلطان المشائخ ہم ازاں محل کہ سبق
پڑووی ایشاں رسیدہ بود و مشکلہ و آں سبق ماندہ کہ از مولانا ظہیر الدین
حل شدہ سلطان المشائخ بیان آں مشکل از ایشاں استکشاف کرد ایشاں
در عالم تحیر افتادند و روے بر زمین آوردند و گفتند کہ مخدوم ہمیں محل مشکل ماندہ
مولانا ظہیر الدین گفتہ کہ میں سخن را تحقیق خواہم کرد سلطان المشائخ قسم فرمود
و آں مشکل را چنانکہ دلاسا سہ ایشاں بود محل کرد بوقت برخاستن سلطان
المشائخ میز پیش مولانا شمس الدین بچھے آورد و دستار پیش مولانا
صدر الدین نا ولی چوں این ہر دو بزرگ از خدمت سلطان المشائخ
بروے آمدند با خود گفتند کہ عظمت کرامت شیخ شنودہ بودیم اکنون و فور علم
شیخ ہم معاینہ شد چوں بخد مت مولانا ظہیر الدین رفتند مولانا شمس الدین
میزری کہ سلطان المشائخ دادہ بود در سہر بستہ رفت مولانا ظہیر الدین رسیدہ
کہ امرواں میز خلافت مہمود جہ بستہ مولانا شمس الدین گفت کہ من بخت
حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین بودہ ایم عظمت کرامت ایشاں
شنودہ بودیم ہم کرامت ہم و فور علم ایشاں شاہدہ کردیم این میز زمین دستار
بمولانا صدر الدین عطا فرمودہ سلطان المشائخ ہست بعدہ حکایت
مجلس سلطان المشائخ بنوع تقریر کردند کہ مولانا ظہیر الدین را آرزوے
ملاقات سلطان المشائخ غالب گشت و بدان دولت برسیہ الغرض در مجلس
دوم مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ بسعادت ارادت سلطان المشائخ
مشرق گشت چوں با صدق درآمدہ بود بتدیج مہرتبہ خلافت سلطان المشائخ

رسید بزرگے خوش گوید ملت جائے رسیدہ بمعانی و مرتبہ کا بخا بجایہ و کثرت
 انسان نمیرسد بہ نکتہ دوم بیان عظمیٰ روش مولانا شمس الدین یحییٰ رحمتہ اللہ
 علیہ مقرر سالکان راہ طریقت آباد کہ خدمت مولانا شمس الدین در غایت بزرگی و
 پاکی بود از تعلق تزویج ممبر اطہر و باطن این بزرگ باوصاف اہل تصوف موصوف
 و از تکلفات مراعات چنانکہ میان خلق است عاری و اگر کسی از اہل دنیا بخدمت
 این بزرگ رسید کہ خاطر مبارک اورا سخت دشوار آمدے در معذرت آں شخص
 حیراں شدے خدمت گزارے داشت فتوح نام کہ تعہد ذات ملک صفات مست
 مولانا کردے اورا طلبیدے و گفتے این عزیز را معذرتے بکن فتوح آیندہ
 در مقام خود بردے و ترتیب عام کردے و ہدایاے شکر و پیش آوردے بنوع
 بہت بزرگ در آیندے و اگر از فتوحات چیزے رسید خدمت مولانا نظر داریں
 نکردے ہماں فتوح برداشتے برائے آیندہ و رونڈہ خرج کردے و عجب ذاتے
 یا کمال بود کہ علامات مردان خداے در سیمائے آں بزرگ پیدا بود و بجز ویکہ نظر
 بر روے مبارک او افتادے پیتے در دل نمودے کہ اینک مرد خداے بر سیرت
 و صورت سلف است جملہ اہل عصر از علما و مشائخ منقاد و معتقاد و بودند و شیخ
 نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ را و اہل بخدمت این بزرگ چیزے خواندہ بود
 و بزانوے ادب بخدمت این بزرگ نشستے تا آخر عمر بعد ہر چند گاہ بخدمت
 مولانا شمس الدین میرفت رعایت حقوق ما تقدم بر طریق سلف میکرد و خدمت
 مولانا شمس الدین میان یاران اعلیٰ بغایت کرم و معظّم و صاحب بر بود و با چند
 فضائل و علوم مرتبہ چون بدولت خلافت سلطان المشایخ مشرف گشت اگر کسی
 بخدمت این بزرگ بہ نیت ارادت آمدے تا توانستے احترام کردے و اگر آن شخص
 اکحال بسیار کردے و دیدے کہ دریں کار صادق است انگاہ دست بیعت
 دادے منقول است کہ نے فرمود اگر نشان مبارک سلطان المشایخ کہ
 بخط خود داریں کاغذ کردہ است بنودے من ہرگز آں کاغذ بر خود نگاہ نہ داشتے

تکلمه سیوم در بیان علم و تبحر مولانا شمس الدین سحی رحمة الله علیه منقول است
 که خدمت مولانا شمس الدین مولانا صاحب الدین نادولی در اوائل تعلیم میان علما
 شهر و بحث علوم و موهبہ گفتن و ایراد مقدمات الزام پیشینہ مشہور بود و در ہر مجلس
 کہ درے آمدہ کسے مجال آں نبودے کہ برایشاں اعتراضے کن چنانکہ مولانا شمس
 الدین رحمة الله علیه فرمود کہ ما سبقہا گذشتہ و آئیدہ در علم صول وفقہ و معانی
 بیان و خلافے شبہات تحقیق مے کردیم و انچہ لوازم آں سبقہا بوسے از
 شبہات قیود از شرف چنداں مستحضر مے کردیم تا در مجلس استادان شبہاتے
 کہ در سبقہاے مذکور وارد شدے در عین تقریر دفع آں مے کردیم تا کسے راجاے
 در آمد نباشد الغرض کار علم و تبحر خدمت مولانا رحمة الله علیه بجای کشید کہ استادان
 شہر و خدمت ایں بزرگ بزانوے ادب نشستم و تلمذ کردیم کہ پیش ایں بزرگ
 تلمذ کرد از برکت نظر او درین دنیا نصیبے کامل و از علوم دینی بہرہ وافر گرفت
 و بیشتر علمائے شہر منسوب بشاگردئی ایں بزرگ اند و سند علم ہائے ظاہری و
 تحقیق علوم دینی نسبت بباں بزرگ کنند فخر و مسابحات خود بجلس رفع آں بزرگ
 دانند کہ کسے شاگردئی آں بزرگ منسوبست میان علمائے عظام و مجتہدین کرم است لغرض بر ایک
 سخن علیحدہ تفکر و تدبر کردے کہ صفت نتواں کرد ز سہ محقق روزگار چند
 تصنیفات در علوم دینی از خدمت آں بزرگ در عالم یادگار ماندہ است عجب
 ذاتے کامل بود کہ میان شریعت و حقیقت جمع کرد و خواجہ حکیم سنائی گوید
 مثنویات قبلہ زیر کاں ستانہ اوست و گنج معنی کتاب خانہ اوست و
 علم دیں از براسے دیں باید و توچینے و ایں چنینی باید و از تو دارند صد ہزار فتح
 وارد و صا در طبیعت روح تکلمہ چہارم در بیان کرامات و شنیدن سماع مولانا
 شمس الدین سحی رحمة الله علیه در حلت کردن ایشاں از دار دنیا بدار عقبے انمولانا
 سلیمان مرید شیخ نصیر الدین محمود رحمة الله علیه سماع است کہ روز جمعہ بود بعد
 از نماز جمعہ خدمت مولانا شمس الدین قدس سرہ العزیز رفتہ خدمت مولانا

ہماں ساعت از سب جمعہ آمدہ بود و جامہائے زیادتی دور کردہ و در کتابت مشغول گشتہ مولانا سلیمان مے گوید در خاطر من گذشت کہ بعد از نماز جمعہ وقت مشغولی مشایخ است چگونہ است کہ انجمنیں بزرگے در انجمنیں وقتے بکتابت مشغول است بجز و انکہ یعنی در خاطر گذرانیدم خدمت مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سر از مشغولی کتابت بالا کرد و جانب من دید و فرمود کہ سلیمان از انہم خالی نہ ام من در حیرت افتادم کہ این چہ کشف است فی الحال بروے من از خطہ من حکایت کرد مثل این کرامات دریں بزرگ بسیار بود عرض میدار و کتابت حروف بر آنجامہ کہ این بندہ خدمت این بزرگ را در سماع بسیار دیدہ است فاما در آخر عمر کہ سماع شنید بعد از ان بر حمت حق خواہ پیوست بہ بنحکہ بود و حقیقہ سلطان المشایخ عرس بود و در آن جمیعت خدمت مولانا شمس الدین و شیخ نصیر الدین محمود و شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہم و عزیزان دیگر حاضر بودند و این جمیعت و سماع در میان گنبد بزرگ بود و اینہمہ بزرگاں در آن مجلس سماع مے شنیدند و طائفہ مسافراں و حیدریاں قلندراں در طاق بزرگ کہ در پایان روضہ است آنجا سماع مے شنیدند و قصے مے کردند و قوالان و درویشاں دف میزدند و این قصیدہ شیخ سعدی بالبحان لریا مے گفتند قصیدہ

دوائے دل درد مند از کہ جویم	غمی کز تو دارم بہ پیش کہ گویم
بہ پیش کس این ماجرا را نگویم	اگر گشتہ گرم بہ تیغ جفایت
اسیر تو باشم خلاص از کہ جویم	طیبم تو باشی علاج از کہ خواہم
غمی کز تو دارم بہ پیش کہ گویم	رسعدی چہ گویم چہ جویم چہ گویم

العرض خدمت مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ جمع کثیر از میاں گنبد بزرگ ہیروں آمد و نزد یک قوالان و درویشاں کہ سماع مے کردند و دف میزدند و یارے تا دوزوق سماع در صحبت درویشاں مے گرفت و دست

مبارک خود بر سینه مصفاے خود مے مایب و مے جنبیتاں غایت که سماع
 فروداشت کردند خدمت مولانا رحمة اللہ علیہ لذت آں سماع گرفت جنبش
 عاشقانه کردیاں عزیزاں که در انجلس بابرکت بوده انداں حال معاینه کرده
 باشند بعدہ بے بر نیامد که خدمت مولانا بر حمت حق پیوست رحمة اللہ علیہ
 آنچنان بود در آنچہ سلطان محمد داد ظلم و تعدی میداد و تیغ خون آشام خود را
 بنجون بندگان خداے سیرایے گردانید در آں معرض خدمت مولانا شمس
 الدین رحمة اللہ علیہ طلبی نمود و چند روز اس بزرگ را در مقام ہیبت در سر
 داشتند بعدہ پیش خود طلبید چوں خدمت مولانا پیش رفت سلطان گفت
 بپس تو دانشمندے اینجا چه کنی تو در کشمیر برو در تخانه ہاے آں دیار نشین و
 خلق خداے را با سلام دعوت کن چوں آنچنین فرمانے شد کساں تعیین
 شد کہ اس بزرگ را رواں کنند خدمت مولانا در خانه آمد تا استعداد رواں
 شدن کشمیر کنند عزیزاں که در آں محل حاضر بودند روے مبارک خود سو
 ایشاں کرد و فرمود اینہا چه مے گویند من بندگی شیخ را در خواب دیدہ ام کہ مرا
 نے طلب من بخدمت خواجہ خود میر و م ایشاں مرا کجا مے فرستند دوم روز
 آں خدمت مولانا را ز حمت حادث شد و بر سینه مبارک او غلولہ شکل پیدا
 آمد و غم و اندوہ در و نہ بیروں زد چنانکہ آں غلولہ را شکاف کردند و این خبر
 بسلطان رسید گفت او را بطلبید و تفحص کنیہ نباید کہ حیلہ کردہ باشد بچہ
 کردند خدمت مولانا رحمة اللہ علیہ آں زحمت در برائے بردند چوں تحقیق
 شد باز گردانیدند بعد چند روز بجوار حمت ر العالیں پیوست و خدمت
 مولانا ہمہ در حیات خود بیروں حظیرہ سمت پایاں زیر دیوار حظیرہ چو ترہ برائے
 خود سازانیدہ بود فاما بوقت دفن والد کاتب حروف سید مبارک محمد
 کرمانی رحمة اللہ علیہ فرمود کہ خدمت مولانا را درون حظیرہ بیارند متصل چو ترہ
 مولانا علاؤ الدین نیسی ز سینه محل بود و فرمود کہ اینجا دفن کنیہ کہ مولانا

علاء الدین نیلی یار و هم سبق بهم سر مولانا بود و همچنان کردند متصل چو تره
 مولانا علاء الدین نیلی چو تره بغایت مروح و مصفاست در آن چو تره
 مجرمانه آسوده است رحمة الله علیه نسخه خلافت نامه خدمت مولانا شمس الدین
 رحمة الله علیه که از حضرت با عظمت سلطان المشایخ یافته بود قدس سره
 سره العزیز لله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی سمیت بهم اولیایه
 عَنِ الرَّكْوَانِ إِلَى الْأَكْوَانِ عَارًا وَاعْتَلَقَتْهُمْ بِأَلْوَادٍ الْحَكَاكِ بَارًا
 فَدَارَتْ عَلَيْهِمْ بَكْرَةٌ وَعَشِيًّا كَأَنَّ الْمَحَبَّةَ مِنْ كَوْثَرٍ فَبُؤْسُهُمْ دَارًا كَلَامًا
 جَنَّ عَلَيْهِمُ اللَّيْلُ تَشْتَغِلُ قُلُوبُهُمْ مِنَ الشَّوْقِ نَارًا وَتَفِيضُ أَعْيُنُهُمْ مِنَ الْبُؤْسِ
 مِدَارًا وَتَيَمَّمُّونَ مِنْهَا جَاةَ الْحَكِيمِ أَسْرَارًا وَيَطُوفُونَ بِسَرَادِقَاتِ الْعِزِّ
 أَفْكَارًا لَا يَزَالُ مِنْهُمْ فِي كُلِّ زَمَانٍ مِنْهُمْ مَكْنُونَةٌ تَضَارِعُ الْعُرْفَانَ فَيُظْهِرُ
 فِي الْأَقْطَارِ نَارَهُ وَيَهْدِي فِي الْأَفَاقِ أَلْوَارَهُ لِسَانُهُ نَاطِقٌ بِالْحَقِّ وَهُوَ دَاعِي اللَّهِ
 فِي الْخَلْقِ لِيُجِزَّجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَيُقَرِّبَهُمْ إِلَى السَّرِّ الْخَفِيِّ ثُمَّ الصَّلَاةُ
 عَلَى صَاحِبِ الشَّرَيعَةِ الْغَرِّ وَالطَّرِيقَةِ الزَّهْرِ عِزِّ رَسُولِ الرَّحْمَةِ الْمُخْصُوصِ
 بِخِلَافَةِ رَبِّهِ فِي مَقَامِ الْبَيْعَةِ عَلَى خُلَفَائِهِ الرَّهْشِدِينَ الَّذِينَ قَاوَزُوا كُلَّ
 مَقَامٍ عَلَى وَعَلَى إِلَهِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَجْمًا بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ
 الدَّعْوَةَ إِلَى الْوَحْدَانِيَّةِ الْعَلَمِيَّةِ مِنْ أَرْفَعِ مَطَائِمِ الْإِسْلَامِ وَأَوْثَقِ عُرْوَةٍ فِي
 الْوَيْمَانِ عَلَى مَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ
 لَيْلٍ شُهُمٌ لَا تُقِيمُ لَكُمْ إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِ اللَّهِ إِلَيَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ اللَّهَ إِلَى عِبَادِ
 اللَّهِ وَيُحِبُّونَ عِبَادَ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَيُحْمِلُونَ فِي الْأَرْضِ بِالنُّصِيحَةِ وَالْأَمْرِ مِمَّا مَدَحَ
 اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَرْوَاحِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قِسْرَةً
 أَعْيُنًا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا وَقَدْ أُوجِبَ مَا اللَّهُ تَعَالَى عَلَى وَفْقِهِ لِاتِّبَاعِ
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُجَلِّينَ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو
 إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَإِنَّمَا الْيُكُونُ بِرِعَايَةِ أَقْوَامٍ

وَالْأَقْنَدَ أَعْيَبَهُ فِي أَعْمَالِهِ وَتَنَزَّ بِهِ السَّيِّئُ عَنْ كُلِّ مَا سَوَّاهُ اللَّهُ فِي السُّجُودِ
وَالْإِقْطَاعِ إِلَى الْمَعْبُودِ ثُمَّ إِنَّ الْوَلَدَ الْأَعَزَّ الثَّقِيَّ وَالْعَالِمَ الْمُرْضَى الْمُتَوَجِّهَ إِلَى
رَبِّ الْعَالَمِينَ شَمْسُ الْمِلَّةِ وَالِدَيْنِ مُحَمَّدٌ بْنُ يُحْيَى أَقَاضَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْوَارِدُ
عَلَى أَهْلِ الْيَقِينِ وَالْتَقَوْنِي لِمَا صَحَّ قَصْدُهُ لَيْسَ وَلَيْسَ خَيْرُ قَرَّةٍ إِلَّا رَادَةٌ
مِنَا وَاسْتَوْنِي الْحُظْرَ مِنْ صُحْبَتِنَا أَجَزْتُ لَدَا إِذَا اسْتَقَامَ عَلَى اتِّبَاعِ سَيِّدِ
الْكَائِنَاتِ وَاسْتَغْفَرَ الْأَوْقَاتِ بِالطَّاعَاتِ وَرَأَيْتَ الْقَلْبَ عَنْ هَوَاهُ
النَّفْسِ وَالْخَطَرَاتِ وَاعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا وَآسَابِهَا وَلَمْ يَنْكُرْ إِلَى ابْنِهَا
يَهَا وَآرِبَاهَا وَأَنْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ بِالْكَيْفَةِ وَاشْرَقَتْ فِي قَلْبِهِ الْأَنْوَارُ الْقُدْسِيَّةُ
وَالْإِسْرَارُ الْمَلَكُوتِيَّةُ وَأُفْتُحَتْ بَابُ الْفَهْمِ الشَّعْرِيَّاتِ الْإِلَهِيَّةِ أَنْ يَلْبَسَ الْحُرْقَةَ
لِلْمُيَدِينِ وَيُرْشِدَ هُمْ إِلَى مَقَامَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا أَجَارَنِي بَعْدَ مَا أَهْطَنِي
بِنَظَرِهِ الْخَاصِّ وَالْبَسْمَةِ خَيْرُ قَرَّةٍ لِي لِيَخْتَصِمَ شَيْعَتَنَا الْعَالِيَةِ فِي الْأَقْطَارِ قَوَائِمِ
نَفْسَانِيهِ السَّرَائِيَةِ فِي الْأَوَاقِثِ لَوْلَا مَعَ كَرَامَاتِهِ السَّائِحِ فِي الْعَالَمِ الْقُدْسِ أَفْكَارُهُ
الْبَائِحِ مُجْتَبَةِ الرَّحْمَنِ أَنْارُهُ قُطْبُ الْوَرَى عِلَامَةُ الدُّنْيَا قَرْنُ الْبُحْرِ
وَالشَّمْعُ وَالِدَيْنِ طَيِّبُ اللَّهِ ثَرَاهُ وَجَعَلَ حَظِيرَةَ الْقُدْسِ مَتْوَاهُ
وَهُوَ لَيْسَ الْخُرْقَةُ مِنْ مَلِكِ الْمَشَائِخِ سُلْطَانِ الطَّرِيقَةِ قَيْلِ مُجْتَبَةِ
الْجِبَارِ قُطْبُ الْمِلَّةِ وَالِدَيْنِ بَحْثِيَارِ أَوْيِي وَهُوَ مِنْ بَدْرِ الْعَارِفِينَ مُعِينِ
وَالِدَيْنِ الْحَسَنِ السَّنَجَرِيِّ وَهُوَ مِنْ حُجَّةِ الْحَقِّ عَلَى الْخَلْقِ عُثْمَانُ الْهَارُونِي
وَهُوَ مِنْ سَيِّدِ النُّطْقِ الْحَاجِي الشَّرِيفِ الزُّنْدَنِي وَهُوَ مِنْ ظِلِّ اللَّهِ
فِي الْخَلْقِ مَوْدُودِ الْخُشْيِ وَهُوَ مِنْ مَلِكِ الْمَشَائِخِ أَهْلِ التَّكْلِيفِ نَاصِرُ الْمِلَّةِ
وَالِدَيْنِ يُوسُفِ الْخُشْيِ وَهُوَ مِنْ كَهَاءِ الْعِبَادِ مُحَمَّدُ الْخُشْيِ وَهُوَ مِنْ عَمَلِ
الْأَبْرَارِ وَقَدْ وَهَّ الْأَحْيَارُ إِلَى أَحْمَدِ الْخُشْيِ وَهُوَ مِنْ سِرَاجِ الْأَنْفِيَاءِ إِلَى
يُسْحَاقِ الْخُشْيِ وَهُوَ مِنْ شَمْسِ الْفُقَرَاءِ عُلُودِ تَبَوَّرِي وَهُوَ مِنْ الْكَرَمِ أَهْلِ
الْإِيمَانِ كَبِيرَةُ الْبَصْرِ وَهُوَ مِنْ تَاجِ الصَّالِحِينَ مِنْ هَانِ الْعَاشِقِينَ

حَدَّثَنَا الْمَرْعُوشِيُّ وَهُوَ مِنْ سُلْطَانِ السَّالِكِينَ بِرْهَانَ الْوَاصِلِينَ تَارِكِ
 الْمَمْلَكَةِ وَالسُّلْطَانَةِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ آدَهْمَ وَهُوَ مِنْ قُطُوبِ الْوَلَايَةِ ابْنِ الْفَضْلِ
 وَالْفَضَائِلِ وَاللَّيْثِيَّةِ الْقُضَيْلِ بْنِ عِيَّاضٍ وَهُوَ مِنْ قُطُوبِ الْعَالَمِ وَالشَّيْخِ
 الْمُعْظَمِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ مِنْ رُؤَسَاءِ التَّابِعِينَ إِمَامِ الْعَالَمِينَ
 الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَهُوَ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَعَالِي الْقَامَاتِ الْمُتَهَلِّهِ
 إِلَيْهِ حَرْقَهُ كُلِّ طَالِبٍ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ
 أَسْرَارَهُمْ وَبَقِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْوَارِثُ وَهُوَ مِنْ سَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ حَاتِمِ
 النَّبِيِّينَ الْمَنْوُوطِ بِاتِّبَاعِهِ مُحَبَّةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مَنْ بِهِ انْتَهَى وَاقْتَدَى مَنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْنَا وَصَلَّ إِلَيْنَا
 فَقَدْ اسْتَخْلَفْنَا عَتَائِدَهُ الْعَزِيزَةَ نَائِبَةً عَنْ يَدِنَا وَالتَّرَاهُ حَكَمَهُ فِي
 أَمْرِ الدِّينِ وَالْدُّنْيَا مِنْ تَعْظِيمَانَا وَعَظْمَانَا وَاهَانِ مَنْ لَمْ يَحْفَظْ حَقَّ
 مَنْ حَفِظْنَا وَاللَّهُ الْمُؤْتِقُ الْهَادِي وَالْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلُافُ ثُمَّ
 حَرَّارَتْ هَذِهِ الْأَسْطُرُ بِالْإِشَارَةِ الْعَالِيَةِ نِطَامُ الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ
 عَلَاهُ وَصَانُهُ عَنْ كُلِّ آفَةٍ وَحَمَاهُ بِخَطِّ الْعَبْدِ الضَّعِيفِ الرَّاجِي بِالْفَضْلِ
 الرَّبَّانِيِّ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيِّ الْكِبَرِيَّ فِي ذَلِكَ فِي الْيَوْمِ
 الْعِشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ وَسَبْعًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ہمہ سیاسی مستایش ثابت است مر خداے را کہ یکسو کرده است قصہ ہاے
 دوستان خود را از میل کردن بسوے عالم و عالمیان از روے بدین شستن
 و آویختہ است قصہ دل ہاے ایشان بواحد بخشامندہ از روے نیکوکاری
 پس دوے کند بر دوستان خدا صبح و شام پیالہ شراب محبت از دریائے
 محبوب ایشان از روے گردیدت بلا زوال ہر گاہ کہ مے پوشد بر ایشان
 شب شعلہ مے شود و لہاے ایشان از شوق از روے روشنی میریزد
 چشم ہاے ایشان اشک را مانند ریزیدن آب باران بر خورداری مے یابند

نسخہ خلافت از
 انصاف ملک
 حضرت باقر علیہ السلام
 الشیخ قزوینی
 در الغرر النضر
 جلد اول صفحہ ۱۰۰
 جلد اول صفحہ ۱۰۰
 جلد اول صفحہ ۱۰۰
 جلد اول صفحہ ۱۰۰
 جلد اول صفحہ ۱۰۰

براز گفتن بادوست از روی رازها می کردند که در سیر پرده حق جل و علای
از روی فکر می باشد بعضی از ایشان در هر زمانه که منت برایشان
بر پوشیدگیهای تازه گئی عرفا پی ران می شود در طرفینشان می رانند
بعضی روشن می شود در عالم نورانی آن ولی زبان او گویاست بحق
و آن ولی خواننده بخاست در خلق تا بر آرد خلق را از تاریکی ضلالت بسوی
روشنی هدایت تا نزدیک گرداند خلق را بسوی پروردگار بخشنده پس از حمد
کامله نازل بر صاحب شریعت روشن و بر صاحب و طریقت تابان
فرستاده شده بر آن رحمت عالمیاں خاص کرده شده بخلیفه شدن رب
خود در مقام عهد و پیمان گرفتن رحمت کامله نازل باد بر خلیفه آن پیغامبر
صلی الله علیه و آله و سلم که راه راست نمانیده اند و رسیده اند بمقام برتر و برآل
آن پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم یاد می کنند پروردگار خود را در هر صبح و شام هر چه
بعد از حمد و صلوة بدستی خواندن بسوی واحد و انانیت از همه دانیان از بلند
تر مقصود ماے اسلام است و استوارترین درختی است در ایماں بنا بر چیزی
که آمده است در خیر از آن پیغمبر سلام خدا باد بر و قسم ذات پاک است که ذات
پاک محمد صلی الله علیه و آله و سلم در دست قدرت اوست اگر بخواید شماے
گروه مسلمانان تحقیق سوگند یاد می کنم من بر آن و ثوق و یقین شما که دست
ترین بنده ماے خدا بسوی خدا آنانند که دوست می نمایند خدا را بسوی
بنده ماے او بدخواست صفاے محبت و دوست می نمایند بنده ماے خدا
را بسوی خدا یعنی طریق محبت و عشق خدا می آموزند و حرام می کنند بر ایشان
به بازداشتن از منکر و فرمودن معروف بنا بر چیزی که ستوده است الله تعالی
بنده ماے خود را آنانی که میگویند اے پروردگار من بخش ما را از زنها و
فرزندان ما سردی چشم ما دیگران تو ما را امام پرہیزگاران و تحقیق لازم گردانید
است الله تعالی بنده ماے خود را پیر استواری این حدیث مریدوی بہتر

پیغمبر از او کشند و بر نہ امتی کہ عضائے مفسولہ وضوئے ایشان روشن
 است بسوے بہشت بقول خود آں خداوند بزرگ و برتر گواہ محمد است
 راہ من دین من کہ منے خوانم شمارا سے امت من بسوے خدا پرستائی کہ
 من ہستم و کسیکہ تعیت من کند و پیروی آں پیغمبر چاہل نے شود مگر بہنگاہ
 گفتہ ہائے آں پیغمبر پس روئے کردن باں پیغمبر در گردہ ہائے آں پیغمبر و
 بپاک کردن از جمیع چیزے کہ سوائے خداست در پیدایش و بریدن از جمیع
 خلایق و پیوستن بمعبود خالق پس تردید نیاید برستی کہ ولد عزیز و پرہیزگار و
 دانا است بصفات و وحدانیت پروردگار و پسند داشتہ شدہ کردگار و
 آرند بسوئے پروردگار عالمیاں آفتاب گروہ محمدی و دین محمدی محمد پرہیزگئے
 بریزانند اللہ تعالیٰ زیر آں شمس الدین محمد پرہیزگئے را بر صاحب یقینا
 و پرہیزگاں ہر گاہ درست کرد شمس الدین کیجئے قصد خود را بطرف من و
 پوشید خرقہ ارادت را از من تمام کرد بہرہ را از صحبت و اجازت و خصت
 دادم اورا وقتے کہ راست بایستاد بر پیروی سید کائنات در آمیخت اوقاف
 خود را بطاعات و نگاہداشت دل را از غلبات نفس و ہجوم خطرات و روگردانید
 از دنیا و اسباب آں دنیا و میل نکرد بسوئے پسران دنیا و اسباب آں
 دنیا و برید از ہمہ رفت بسوے خدا تمام روشن و تاباں شد در دل آں
 شمس الدین کیجئے نورائے عالم قدس و سطرے عالم المملکوت کشادہ برآ
 او دروازہ دریافت شناختگی ہائے حق تعالیٰ اجازت دادم من او
 اینکہ بیوشاند خرقہ مریدیں را و رہنمائی کند ایشان را بسوئے مرتبہ ہائے
 بے گماں و بے شکاں راہ حق چنانچہ اجازت و خصت مرا پس از دین
 بنظر خاص پس از پوشانیدن خرقہ اختصاص شیخ من شیخے کہ میدہ است
 در ہر طرف خوشبوئے ہائے بزرگی او پراگندہ شدہ است در ہر جانب روشنی
 ہائے کرامات او و رسیدہ بہت در عالم قدس فکر ہائے او طاہر کنندہ است

محبت رحمان را آثار و قطب خلق دانا تر در دنیا یگانه در محبت و در پیروی
 شرح و دین داری خوش کن حق تعالی آسودگی او دیگر و اند حق تعالی
 حطیره قدس را آلامگاه او و آن فرید الحق و الدین پوشید خرقه ارادت
 و خلافت از بادشاه شیخ های غالب در طریقت کشته شده در محبت حق
 از قطب ملت دین بختیاراوشی و پوشید خرقه خلافت از بشارت معین الدین
 حسن سجری آن معین الدین حسن سجری پوشید خرقه خلافت از دلیل
 حق بر خلق عثمان هارونی و آن عثمان هارونی پوشید خرقه خلافت از استاد
 دو کونائے حاجی شریف زندنی و آن حاجی شریف زندنی پوشید خرقه
 خلافت را از سایه خدا و خلق مود و وحشتی و آن مود و وحشتی پوشید خرقه
 خلافت را از بادشاه شیخ صاحب تمکین ناصر الدین یوسف چشتی و او
 یوسف چشتی پوشید خرقه خلافت را از پناه بندگان ابو محمد چشتی آل ابو محمد
 چشتی پوشید خرقه خلافت را از عمده نیکوکاران و پیشوای نیکان ابی حماد
 الحشتی و آن ابی حماد الحشتی پوشید خرقه خلافت را از بزرگ ترین اهل یاف
 چراغ متقیان ابی اسحاق شامی چشتی و اطلاق القاب مبارک چشتی
 از همیں بزرگ است که وطن این بزرگ چشت بود و آن ابی اسحاق
 شامی چشتی پوشید خرقه خلافت را از افتاب ویشاں حضرت خواجه ممشاد
 علو دنیوری چشتی آن ممشاد علوی دنیوری پوشید خرقه خلافت را از بادشاه مشایخین ملک مقرب
 حضرت آله ابی همیره بصری و آن همیره بصری پوشید خرقه خلافت را
 از تاج صالحان و دلیل عاشقان حضرت حذیفه مرعشی و آن حذیفه
 مرعشی پوشید خرقه خلافت را از شان شاه سالکان و دلیل واصلان
 ترک کننده بادشاهت حضرت ابراهیم ادهم البلیخی و آن ابراهیم ادهم البلیخی
 پوشید خرقه خلافت را از قلب الاقطاب قطب لایت صاحب فضل
 و فضایل جبارائے حضرت فضیل بن عیاض و آن حضرت فضیل

عیاض پوشید خرقہ خلافت را از قلیب عالم شیخ معظم حضرت عبدالواحد بن سید
 و آل عبدالواحد زید پوشید خرقہ خلافت را از سر و آریاں امام عالم
 حضرت خواجہ حسن بصری و آل حضرت خواجہ حسن بصری پوشید خرقہ خلافت را
 از امیر مومنان خلیفہ برحق حضرت رسول پروردگار عالمیاں پیشوائے
 سکونت کنندگان در میان فرشتگان آسمان صل جائے گزندگان بترین
 جا یا وہ نہایت رسانندہ می شود خرقہ خلافت بر طالب بسوے جناب مقدس
 وے اعنی حضرت امیر المومنین ختم الخلفاء الراشدین امام المشارق و المغرب
 حضرت باعظمت مرتضیٰ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ علیہ السلام
 والا کرام گرامی دارد اللہ تعالیٰ ذات اور او پاک گرداند اللہ تعالیٰ راز ہائے
 جمیع مشایخ را و باقی دارد حق تعالیٰ تا روز قیامت روشنائی ہائے و آل
 حضرت مرتضیٰ علی ابن ابی طالب پوشید خرقہ خلافت را از بہترین
 پیغمبران ختم کنند بنیایاں شرط کردہ شدہ است بہ پیروی آل بہترین پیغمبر
 دوستی پروردگار عالمیاں محمد برگزیدہ شدہ خدا رحمت کاملہ نازل کند اللہ تعالیٰ
 بر محمد و بر فرزندان یاران آل محمد و سلام فرستد بر ہمہ ایشاں رحمت کاملہ
 نازل باد بر کسیکے نسبت دارد آنکس با حضرت پس کسیکے نزد بسوئے ما
 و برسد بسوئے آل شمس الدین یحییٰ پس تحقیق خلیفہ کریم ما اور ابجائے
 خود پس دست ارجمندہ اونایب دست من است و فرمان برداری حکم او
 کردن در کار دین و در کار دنیا از جملہ تعظیم من است رحم کند خدائے تعالیٰ
 کسے را کہ گرامی داشت من اور از ذلیل خوار کند اللہ تعالیٰ کسے را کہ نگاہ ندا
 حق کسے را کہ من نگاہ داشتہ ام حق اور حق تعالیٰ است یاری دہندہ و راہ
 نمائندہ و یاری خواستہ شدہ است براں خدا تعالیٰ است اعتماد کار نوشتہ
 شدہ است این سطر با بشارہ عالیہ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین محمد ہمیشہ دارد
 اللہ تعالیٰ بزرگی اور او نگاہ دارد حق تعالیٰ خوبی اور از نہر کفٹ نگاہ دارد حق تعالیٰ او

بہم

نکتہ اول

از بدی بکلی بنادہ ناتوال امید و افضل رحمان حسین سپہر محمد سپہر محمد سپہر محمد علی
 باشندہ گروان اس کتابت بودہ است بتاریخ بیستم از ماہ ذی الحجہ در ششم ہفت
 و بیست چہار مہم آن شیخ مشایخ طریقت آن بادشاہ عالم حقیقت آن طاہر و
 باطن باصفا آن کان محبت موفاکہ در علم و عقل عشق و مع و مکارم اخلاق و ایثار
 و تحمل جفاے بندگان خداے مکافات آن برادر یافت لہا بہ درم و دینار و غیر
 خویش مثل نداشت ز سہ ذات پسندیدہ اوصاف گزیدہ کہ در عالم از محول علمای
 و مشایخ روزگار و اواسط خلق از صغار و کبار ہمہ منقاد و مقتدار بودہ اند یعنی شیخ
 نصیر المملک والہ بن محمد طیبؒ مضمیوعہ ذکر این بادشاہ عالم حقیقت مشتمل
 بر چہار نکتہ است نکتہ اول در بیان مرحمت پرورش سلطان المشایخ
 در باب شیخ نصیر الدین محمد و عرض میدارد کاتب حروف کہ شیخ نصیر الدین
 محمد ہم در ابتداے نظر خاص سلطان المشایخ ملحوظ گشتہ بود و بونعمت
 دینی و دنیاوی از آنحضرت مخصوص شدہ چنانکہ وقتے خواجہ محمد گافرونی مرید شیخ
 بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ العزیز کہ بخدمت سلطان المشایخ بیامدے
 شے ایں عزیز در جماعت خانہ سلطان المشایخ بود چوں بہمت تجریدہ نصرت
 ماتہجد گذارد و لبانچہ خود ہم در جماعت خانہ گذاشت رفت شخصیے آن لبانچہ
 بر چوں خواجہ محمد وضو ساختہ بیامد لبانچہ نیافت با خواجہ محمد و بیاشای کہ فاد
 جماعت خانہ بود و درویشے باصفا و پیرے عزیز بود در گفت و شنود شدہ درینحال
 شیخ نصیر الدین محمد در گوشہ خانقاہ مشغول بود چوں گفت و شنود ایشان
 شنید لبانچہ خویش خواجہ محمد گافرونی داد ایں حکایت سلطان المشایخ
 رسانیدند شیخ نصیر الدین محمد را بالا طلبید سلطان المشایخ بدیں یک
 خصلت پسندیدہ مرحمت فرادان فرمود لبانچہ خاص خود او را داد و دعاے
 خیر بسیار کرد و کاتب حروف از خدمت سید السادات سید حسین عم خود
 رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ مے فرمود امر و زمام حضرت با عظمیٰ سلطان المشایخ

در شهر دہلی شیخ نصیر الدین محمود داد و دھار و باطناً بقدر امکان از روش سلطان
المشاخ تجاوز نمی کند و درین کار میان خلفائے سلطان المشاخ برخورداری
تمام یافته است بمرتبه کمال رسیده این ضعیف گوید بیست میان جمله اصحاب
محمود است بود و چه نسبت است بمه بلکه بادشاه بود و عجب ذاتی که بهر وقت
حمید میان یاران اعلیٰ موصوف بود و مشهور این ضعیف گوید قطعه میان
اہل ارادت نظیر پیر آمد و زہرے روش کہ درین راه بے نظیر آمد و ضمیر روشن
ہر چه کرد در عالم و بہ تزد اہل صفا جملہ حق پذیر آمد و کاتب حروف ہم از خدمت
سید السادات حسین عم خود در حمتہ اللہ علیہ سماع دارد کہ روزی
شیخ نصیر الدین محمود امیر خسرو را کہ از یاران اعلیٰ بود گفت شما را بنیست
سلطان المشاخ محلے و قربتے تمام است ہر وقت کہ مے خواہید بنیست
سلطان المشاخ محلے یا بید امیر خسرو خوش گوید بیست زہرے سعاد
واقبال چشم آنکس را کہ در جمال تو دستویئے نظریابد و بوقت فرصت عرض
داشت من غریب بنیست سلطان المشاخ بکنید ہام خوش گوید بیست
اے صبا بندہ نوازی کن از حال ہام و وقت فرصت ہمہ در بندگی یار بگو
کہ من بندہ در او دہ مے باشم و از سبب فراحت خلق مشغول نے
توانم بود اگر فرمان سلطان المشاخ باشد در صحابا و کوہ با خداے تعالیٰ
را بفرغ خاطر عبادت کنم امیر خسرو قبول کرد کہ بگذراغم و امیر خسرو را
معہود بود کہ بنوبت خود چوں در جماعت خانہ بودے بعد از نماز خفتن بوقت
استراحت بنیست سلطان المشاخ برقتے نوشتے و از ہر جنس حکایات
کردے چنانکہ در ذکر سلطان المشاخ تحریر یافته است الغرض امیر خسرو
درین محل عرض داشت شیخ نصیر الدین محمود کرد سلطان المشاخ فرمود
کہ اورا بگو ترا در میان خلق مے باید بود و جفا و قفائے خلق مے بایدید
و مکافات آں ببذل ایشار و عطاے باید کرد و عرض میار و کاتب حروف

بر آنجمله که سلطان المشایخ بکمال عقل و حکمت مکر است موصوف بود در
 کارهای فرموده که شایان آن کار میدیدند و فرمود که لب بر بند
 و در بند می و دوم را فرمود که در کثرت مرید کردن بکوشی و سیوم را فرمود
 که ترا در میان خلق می باید بود و جفا و قفائے خلق می باید کشی و یا ایشا
 حسن معامله می باید و زید و این مقام ابنیا و اولیا است این کار کیست
 که شایان این کار است این کار من تو نیست بزرگے خوش گوید بیت
 تونه مرد عشق بازی ما به بر و اے خواجه کار دیگر کن نکتہ دوم در بیان
 مجاهده که سلطان المشایخ شیخ نصیر الدین محمود متقیان کرده است
 و مجاهده های شیخ نصیر الدین محمود قدس الله سره العزیز خدمت شیخ
 نصیر الدین محمود رحمة الله علیه می گفت که من در اوایل ایام که بخت
 سلطان المشایخ قدس الله سره العزیز پیوستم و ارادت آوردم روزی
 بوقت استوای زیر درخت بزرگ در خانه سلطان المشایخ بود ایستاده
 بودم درین حال سلطان المشایخ از بالا ایام جماعت خانه فرود می آمد
 تا درون حجره قدیم که درون صفت ستون است قیلوله کند چوں این ضعیف
 ایستاده دیده و حجره زفت در دلیز رفت و نشست خواجه نصیر خادم را
 بطلب من فرستاد چوں بدولت قدوس رسیدم فرمود که بنشین چون نشستم
 پرسید که در دل چه داری و مقصود ازین کار چیست پدر تو چه کار کردی بنده
 عرض داشتم که من که مطلوب من درین کار دهای مزید حیات مخدوم
 عالمیان است شیخ سعدی خوش گوید بیت بشنو نفسی دعائی سعدی
 اگر چه همه عالمیت دعا گوشت و راست کردن غلیین درویشاں و از سر
 دیده خدمت ایشاں بزرگے خوش گوید بیت عهدی کردم که خدمت
 کس نکنم و در هر چه ها مگر خدا را و ترا و پدر من علماں داشت اسودا
 پشمنه می که ند بعد سلطان المشایخ شفقت فرمود و گفت ای پشمنو

نکتہ دوم

در آنچه من بخندست خواجہ خود شیوخ العالم فرید الحق وال بن قدس سرہ
 سرہ العزیز پیوستہ روزے در اجود مہن دانشمندے کہ یار و متبوق من بود
 و شہدایا کردہ پیش آمد چوں مرا با جاہا سے رسم گیں پارہ دید پرسید کہ ملوانا
 نظام الدین ترا چہ روز پیش آمد تا میں غایت اگر در شہر تعلیم نے کر دے
 مجتہد زمانہ نے شدے واسیابے و روزگارے بہتر شدے من ایس سخن
 ازاں یار شنیدم و بیچ گفتیم و معذرتے کردم و بخندست خواجہ خود رقم و شیخ شیوخ
 العالم پرسید نظام اگر کسی از یاران تو پیش آید و بگوید کہ میں چہ روز است
 کہ ترا پیش آمدہ است ترک تعلیم کہ موجب فراغت و رفائیت است گرفتہ
 و بدیں روز مشغول شدہ جواب چہ گوئی من عرض داشت کردم ہر چہ فرما
 مخمزم جہانیاں باشد بگویم فرمود کہ بگو بیت نہ ہم ہی تو مرا راہ خویش
 گیر و برو و ترا سعادت باد امرانگوں ساری و بعدہ شیخ شیوخ العالم فرمود
 کہ در مطبخ برو و بگو تا خوابتے رہا ہوں ان نعم آراستہ بیارند چوں آں خوان
 آراستہ آوردند شیخ شیوخ العالم فرمود کہ نظام ایس خوان طعام
 بر سر کن و در مقامے کہ آں یار فرود آمدہ است بر سر من بحکم فرمان خواجہ
 آں خوان بر سر گرفتہ و رواں شد و در سر اے کہ آں یار فرود آمدہ بود آفتاب
 چون نظر آں یار بر من افتاد گریہ کنناں نمود و آں خوان از سر من فرو و آورد
 و پرسیدن گرفت کہ میں چہ حال است گفتیم ماجراے ملاقات و مکالمہ
 شما بنور باطن شیخ شیوخ العالم را روشن شد و کیفیت از من پرسید
 چوں تمام عرضہ شدیم این مرحمت فرمود و جواب شما بدیں بیت مذکور
 باز و آں دانشمند گفت الحمد للہ اینچنین شیخ معظّمے داری کہ نفس ترا
 بدیں حد ریاضت دادہ است اکنون مرا بخندست شیخ خود بہتر تاسعادت
 پایے بوس اینچنین بزرگے حاصل کنم الغرض چوں طعام خرچ شد آں
 دانشمند خازنکار خود را گفت کہ میں خوان بر سر کن برابر با

سلطان المشایخ گفت خیر چنانکہ این خوان آورده ام بچناناں بہرہ و بہرہ
 آن دانشمند برابر سلطان المشایخ بخدمت شیخ شیعہ العالم آمد از سر
 رعونت را بر خاک در گاہ آن بادشاہ اہل محبت نہاد و از محاورہ و مکاشفہ
 و مکالمہ شیخ شیعہ العالم اسیر آنحضرت گشت و ارادت آورد این ضعیف
 گوید بہیت از دیدہ و دل بندہ شکل تو شد مژدہ چہ خوش بہت این طریق
 خوش توہ بخدمت شیخ نصیر الدین محمود فرمود در اثنائے این فواید
 کہ سلطان المشایخ بندہ خود را مے فرمود و تلقین مجاہدہ مے کرد و ابیات ترک
 آمیز و عشق انگیز مے فرمود و آبیدہ چوں جو مے آب میترخت و رقتے خوش
 بود این ضعیف گوید بہیت چشم از خون دل رواں کردہ جو مے خون بچو
 آب برد تو بد دریں میاں سید اکسادات سید حسین عم کاتب حرم
 کہ وصف او از شرح مستغنی است و در ذکر او تحریر یافتہ در آوان جوانی در
 عین کاملنی رو پاک کشیدہ در سبستہ و دستار چہ نازنین برکت مبارک
 انداختہ طریق جوانان فرماں از در در آمد خواست کہ از دہلیز بگذرد و درون خانہ
 سلطان المشایخ برود دریں حال سلطان المشایخ فرمود کہ سید بہ
 بنشین سعادتی بر بیکم فرمان سلطان المشایخ آن صاحب سعاد
 بنشت در دریافت سعادت ما و ذوقہا کہ در آن مجلس بود شریک شیخ
 نصیر الدین محمود شد عرض میداد کاتب حروف برائے تصدیق این
 حکایت بر آنجملہ کہ در آنچہ ذات پاک آن سید با صفا بزمجت فالج بتلا
 گشت بندہ را بارادران این بندہ بخدمت شیخ محمود فرستاد و فرمود
 کہ شیخ محمود را بگوئی شمار ایاہست آنروز کہ سلطان المشایخ در دہلیز
 نشستہ بود و فواید و ابیات مے فرمود و شما حاضر بودید من خواستم کہ از آن
 مجلس بگذرم سلطان المشایخ مرا طلبید و گفت بیانشین سعادتی بہر
 چوں این پیغام بخدمت شیخ محمود رسانیدہ شد فرمود آرسے مرا یاد آ

چوں ازاں مجلس برخاستم من از خدمت سید السادات پر حیدم کہ ازین
 ابیات کہ سلطان المشایخ نے فرمود شمارا چیزے یادماندہ است کہ
 السیادات انچہ یادماندہ بود گفت باقی من یادمانیم باز آیم بر سر حرف
 خدمت شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمود در اوائل مرا وقتے
 نفس مرا حمت دادن گرفت منقص گشتم برائے دفع او چنداں آب لیمو
 خوردم کہ در معرض ہلاکت افتادم با خود گفتم ایں کس مردن اختیار کند نہ
 آنکہ نفس مرا حمت حال شود و مے فرمود کہ وقتے از غایت مجاہدہ دہ روز چیز
 نخوردہ بودم ایں خیر بسطان المشایخ رسانیدند اسطغان المشایخ پیشین علیہ السلام
 اقبال خادم را گفت کہ یک قرص بیار اقبال یک قرص با حلوائے
 بسیار آورد بعدہ سلطان المشایخ فرمود کہ ایں قرص تمام بخور من حیرا
 شدم کہ تمامی قرص خوردن بیک دفعہ اندازہ من نباشد چند روز بایست
 تا آں قرص تمام خوردہ شود عرض میداد کہ کاتب حروف برا خجلہ مجاہدہ
 و مشغولی ظاہر و باطن ایں بزرگ چنداں است کہ قلم از قلم آں حاجز
 آید کہ نیکہ بدولت قدم بوس ایں بزرگ رسیدہ انداز سیمائے او کہ صورت
 تقویٰ بود احساس کردہ اند و آخر عمر ایں بزرگ کہ کار او بحال رسیدہ
 بود و ذات مبارک او روح مجرد گشتہ بوئے کہ از مجلس سلطان المشایخ
 مے آمد آں بوئے از مجلس شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ بشام
 جان کاتب حروف رسیدہ است و جان پرفرودہ را بعد سخی اند سال
 تروتازہ گرے انیدہ اہل دلائے کہ مجلس سلطان المشایخ دیدہ اند و بر سر
 اسمعنی کہ شیخ معینست رسیدہ بعد مجلس شیخ نصیر الدین محمود را دریافتہ
 بر سر آں حرف شدہ باشند ایں ضعیف گوید بیت مرا از مجلس تو بوئے
 یارے آید و خوشم ز بوئے تو کہ سوئے یارے آید و ہزار پیر ہن دلچ کل
 شود پاوہ ازین نسیم کہ از کوئے یارے آید و چوں ایں گرامت از

از مجلس شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ مشاہدہ شد بخود گفتیم کہ کار این بزرگ
 بکمال رسیده است تعجب باشد کہ انجمن فیات پاکے را در دنیا بگذارد مناسب بنحی
 بیتے است کہ بر زبان سلطان المشایخ گذشتہ است رباعی ہیج منمائے
 روئے شہر افروز چوں نمود می برو سپن بسوزہ آں جمال تو چیست مستے
 تو چہ وال سپند تو چیست ہستے تو چہ و شرح این بیت مشرہ در نکتہ ستر است
 تحریر یافته است الغرض ہی چند گاہ بگذشت شیخ نصیر الدین محمود بجا رحمت
 حق در مقام صدق قرار گرفت قدس السہرہ العزیز و تارخ نقل او مؤرخ است
 بتاریخ ہر ذی القعدہ ماہ مبارک رمضان ۸۷۳ سید و حسین و سبعایہ بعد از وفات حضرت
 سلطان المشایخ یسعی دو سال نکتہ سیوم در بیان اشارت کہ شیخ نصیر الدین
 محمود رحمۃ اللہ علیہ قلع نفس کاتب حروف را فرمودہ است کاتب حروف روزے محبت
 این بادشاہ دیں نشستہ بود و بہ جمال و کمال این سرور مشایخ روزگار مشغول گشتہ
 و ارشائے این حال تربیت فرمودہ گفت کہ نفس آدمی بمنزکہ درختیست کہ بہرہوئے
 شیطانی در فوات این کس بیخ مے گیرد و محکم مے شود اگر آدمی بتاریج و سکونت
 بزور عبادت و تقوی و بقوت محبت و عشق ہر روز آں درخت را بچنانکہ ہر آئینہ
 بیخ او سست شود و قابل قلع گردد و بہ بد بندگی حق تعالی و محبت پیر بکلی قلع
 گردد این تقریر دلیلیہ و در خاطر بندہ جائے داد ہر آئینہ نصیحتے کہ مشایخ کبار کنند
 بحق کنند زیرا چہ شیطان نفس را مقہور گردانیدہ اند و از حوائیے دروئے مبارک
 خود این دشمنان را بکلی خالی فرمودہ و با حق ساختہ و از غیر حق تبرا کردہ چوں
 شیخے واصل معظم از مقامیکہ منظور حق تعالی باشد نصیحتے کنند ہر آئینہ در
 دل جائے کرد مصرع سخن کز جاں بروں آید نشیند لاجرم در دل نکتہ
 چہارم در بیان بعضے کرامات شیخ نصیر الدین محمود قدس السہرہ العزیز
 میدارد و کاتب حروف را آنجا کہ بندہ وقتے با برادران خود سید السادۃ علی الدین
 امیر صالح رحمۃ اللہ علیہ سید نور الدین مبارک میباشد شیخ نصیر الدین محمود میر تقی

نکتہ سیوم

نکتہ
چہارم

ایام سربا بود در اثنای راه یکے از برادران گفت اگر شیخ محمود را راستی خواهد
بود شیرینی پیش خواهد آورد چوں بخدمت آں بزرگ رسیدیم و بقدمیوں آں
بادشاه مشرف گشتیم خادم را فرمود که شربت بیارند چوں قدح های شربت برد
دادند ما را در خاطر گذشت که این آشامیدنی است ما خودنی گفته بودیم هم در اندیشه
این سخن بودیم که خادم را فرمود که شیرینی دیگر بیار عرض داشت کردیم که شربت خورده
ایم بر فو بر لفظ مبارک راند که آں آشامیدنی بود و این خوردنی است و کاتب حرف
از خواجه عزیز المله والدین که بشرف قرابت سلطان المشایخ مشرف است
سماع دارد که می گفت من وقتی بخدمت شیخ نصیر الدین محمود رحمه الله علیه
نشسته بودم دریں میاں از خادم دوات قلم و پارہ کاغذ طلبید چوں خادم
بیاورد دیدم قلم را بسیار تر کرده چیزے بر آں پارہ کاغذ نشسته بدست من داد
و فرمود چوں در روضه سلطان المشایخ رسید این کاغذ پیش روضه نهاد چوں
کاغذ بردست من داد در خاطر گذشت که بخوانم دریں کاغذ چہ نوشته اند باز آن شیخ
که اول پیش روضه به حکم فرمان ایشان بنہم بعدہ مطالعہ کنم چوں پیش روضه سلطان
المشایخ نهادم بعدہ خواستم نظر کنم آں کاغذ را سپید دیدم متحیر گشتم عرض میداد کتاب
حروف را بچند چوں دوستی خواهد که قصه حال خود که سترے است الہی بخدمت
دوستے عرض دار و آں دوست نخواهد که کسی بر سر آں واقف شود تا مستوجب
اسرار دیگر گردد این ضعیف گوید رباعی گرسر برد و سرتو از جان نزود * اند
غم عشق تو آساں نزود * ہرگز دل پرود دنیا بد درماں * تا قصہ حال او
سلطان نزود * کاتب حروف از خواجه خیر الدین کا فور کہ مرید خوب
اعتقاد است و بادرویشان فرط محبت دارد و سماع دارد کہ می گفت چوں
من کمر خدمت عزیزاں بستہ ام و دریں کاچست ایستاده خواستم دستار چہ
یا اختیار خود و کمر خدمت بہ بندم چنانکہ شیخ مخدوم من اشارت کند بچنان
دستار چہ بردست کنم چوں اینغی در ضمیر گذشت بخدمت شیخ نصیر الدین محمود

رحمۃ اللہ علیہ رقم بعد پائے بوس بخد مت نشستم و اس خطرہ دستارچہ در خاطر رہے
گذشت دریں میاں خدمت شیخ خادم را فرمود کہ زین الدین آں دستا
چہ کہ بر من آورده اند بیارچوں خادم آں دستارچہ آورد دیدم دستارچہ کشیدہ
است خدمت شیخ نصیر الدین آں دستارچہ بمن دہاندا زان روز با تائیں
غایت من دستارچہ کشیدہ بروست مے کنم و نیز ہمیں نجات کافور مے فرمود
کہ من از خواجہ قوام الدین کہ مرید صادق است شنیدہ ام مے گفت مرا
وقتے کارے صاحب پیش آمد و مطالبہ و مصادره موقوف گشتم دریں موقوفے
باغیر زانے کہ پیش ازین محبت داشتم اگر تو جہ مے کردم و یا سخنے مے گفتم از من
روئے مے گردانیدند و نہ شنودند و اگر کالائے در بازار مے فرستادم کسے نہ
بدیں سبب جز و مضطر گشتم و ہم دریں حال بخد مت مخدوم خود شیخ نصیر الدین
محمود رحمۃ اللہ علیہ رقم و با خود راست گرفت کہ بعد پائے بوس یعنی عرض دارم و
از باطن مبارک ایشان دعائے فرجی و مخلصی درخواست کنم چوں سعادت
قدم بوس حاصل کردم پیش از آنکہ مطلوبہ عرض دارم خدمت شیخ بکر مہرود
رسیدن گرفت در اثنائے آں ایں بیت فرمود قطعہ دنیا چو مقدر است
تخروشی بہ * رزق تو رسد بوقت کم کوشی بہ * چیزیکہ نمیخرد نفروشی بہ * گفت
تو نے کند خاموشی بہ * العرض بنور باطن اندیشہ مرا بر روئے من شش
کرد من سر بر زمین نہادم و عرض داشت کردم کہ در خاطر بندہ ہمیں معنی بود
کہ باطن مخدوم بر آں مطلع شد و بندہ را بدیں کراست تقویت و استظہارے
پیدا آمد عرض میدارد کاتب حرف و کجملہ کہ چوں سید محمد محمود پسر کاتب حروف کہ
حق تعالی او را بہ نیات نیک پرورده گرداناد و رحل بود و دارا و نیت کرد
کہ اگر مرا پسرے آید نام او شیخ نصیر الدین محمود تعین کند و جامہ کہ صحبت شیخ
محمود یافتہ باشد ازاں پیرا ہنہ پوشانم و در نظر مبارک او دارم و وزیر پائے
اواندام تا حق تعالی بر خوارای بخشہ چوں سید محمود تولد شد بندہ بخد مت

شیخ محمود رفت خدمت شیخ در قیلوله بود چون از قیلوله برخاست خبر گردانیده
 درون طلبی کرسمی که داشت بر حکم معهود قیام تام آورد هم در شائے آوردن
 قیام بنده را پرسید که شما فرزندان چه دارید بنده تحمیر ماند و بقدر میوس ایشان
 مشغول شد چون بنشست باز پرسید که شما فرزندان چه دارید بنده گفت هم
 بهجت عرض داشت اینمخی آمده ام بعد ما جسد آنکه این بنده را فرزندان
 هم از خودگی می رفتند و نذر والده سید محمود و تولد او بخدست عرض داشتیم باو
 رضا استماع فرمود و گفت شما ساعتی بنشینید تا من فی الزوال بگذرم بنده
 بیرون آمد بنشست کرم فرمود تنبول فرستاد بعد بنده را درون طلبی دیدیم
 که یک مصطفی خورش نزدیک زانو س مبارک خود نهاده است و چن گز جامه
 چهرتلی بالائے زانو س مبارک داشت کرم فرمود مصطفی بدست مبارک
 خود کرده بنده را داد و فرمود که شما را کار خواهد آمد و این جامه چهرتلی نیز بدست
 مبارک خود کرده بنده را داد و فرمود که این جامه بهجت خود را باری بکنید
 درین محل خادم بحضور شیخ گفت که این جامه از دستار مبارک خدمت شیخ است
 بعد بنده عرض داشت که دشو روک را نام تعیین کن درین سخن تأمل کرد
 و پرسید که شما چه نام است بنده گفت محمد باز گفت برادران خود روک را
 چه نام است بنده گفت سید لقمان و سید داود باز در تأمل شد گرت
 دوم عین این تقریر فرمود که او را محمود نام باشد بنده را همان زمان در خط
 گذشت که این بزرگوار این نام با لہام ربانی تعیین فرمود و امیر بمر خوار
 خود کرد و خواجہ نظامی خوش گوید بیست هر که ز دل دامن پیراں گرفت
 گنج بقائیل ره پیراں گرفت و عرض می دارد کاتب حروف بر آنجمله که مطلع
 دولت سلطان محمد تعلق که ملک ہند و ستاں عرض بسط گرفت شیخ
 نصیر الدین محمود را حجتہ اسد علیہ کہ با اتفاق ہمہ عالم شیخ غصہ بود و جملہ خلق
 منقاد و مرید و اندا ہا رسانیدہ این بزرگ دیں با اتباع پیران خود و محل واجب

و در کفایت آن کوشید تا آخر عمر این بادشاه مبہم طغی در ہنہ کہ از شہر مہلی
 ہزار کردہ باشد برفت از آنجا شیخ نصیر الدین محمود را با علما و بزرگاں حضور
 خود طلبید احترام ایشان کما حقہ بجا نیاورد آن احتمال ایشان بادشاہ مذکور
 از تحت سلطنت و تختہ تا بوت کردہ در شہر آورد الغرض از شیخ نصیر الدین
 محمود رحمۃ اللہ علیہ سوال کرد کہ ایں بادشاہ شمارا ایذا کرد این معنی از کجا بود فرمود
 کہ میان من و حق جل و علی معاملہ بود آن را بدیں برداشتند کاتب حروف عرض
 میدارد کہ حق جل و علی دوستان خویش را از غایت گرمی کہ در باب ایشان دارد
 بدانچہ معلوم اوست ہمیں جا میرساند تا فدائے قیامت آئنا و صدقنا انبیا و اولیا
 را آن کشف مکر و مکر و مجمل مانند برائے تصدیق این معنی حکایتی است در احیاء
 علوم - حکایت دین کہ پیغامبرے بود از پیغمبران نبی اسرائیل صلوات
 اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیکم اجمعین و قتی خطرہ و ضمیر مبارک او گذ
 رداں مواخذہ فرمود کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی خَطَرِ عَظِیْمٍ فرماں شد کہ چہ میگویی
 جزاے آن خطرہ در قیامت قبول ے کنی و یا ہم درد دنیا اختیار کنی ایں
 پیغامبر صلوات اللہ علیہ جواب گفت کہ ہم درد دنیا اختیار کردیم تا روز قیامت
 در عرصہ عرصات میان انبیا و اولیا از کشف خطرہ شرمندہ نمانم بعدہ بفرمان
 خدائے تعالیٰ زنے در جالہ ایں پیغامبر آمد و ایں زن بانواع ایذا ہا رسانید
 گرفت چوں ایں پیغمبر بدانت کہ ایں بلا اختیار است آن جفا ہا را بدل قبول
 میکرد تا وقتے چند عزیزے در خانہ ایں پیغامبر جہان آمدند کہ ایں پیغامبر بشا
 نمود خواست کہ بہمت ایشان طعامے بیار دچوں درون خانہ برفت طعام
 طلبید آن زن طعام نداد و بجفا پیش آد ایں پیغامبر صلوات اللہ وسلامہ علیہ
 بیرون آمد و یاراں در رو مبارک ادا شرا و خوشی دیدند چنانکہ چند کثرت دروں
 میرفت ے آمد زن چیزے ندا و یارے ازیں جمع پیغامبر را پرسید کہ ایں چہ
 حال است کہ مشاہدہ ے شود بعدہ ماجراے خطرہ و اختیار ایں بلا ہم درد دنیا بیان

نام پیغمبر
 در و نازل
 یاد و سلامتی
 آن بر نبی
 و پیغمبر
 دوستان
 خدای
 یاری
 کلانہ
 ۱۳

فرمود الغرض در آخر عمر چند روز ذات ہمایوں صفات شیخ نصیر الدین محمود
 راقی الدرسہ العزیز زحمت شراز دار فنا یدار بقا ہر دہم ماہ مبارک رمضان
 عم برکاتہ وقت چاشت ششم سبوح و خمین و بعمایہ رحلت فرمود و ہم در خانہ
 شیخ نصیر الدین مقامے بود کہ سالہا آن مقام منظور مبارک او بود
 و آں دفن کردند از روضہ ابلوئے بہشت مے آید و قبیلہ حاجات خلق گشتہ
 رحمتہ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ منہم آں کان صفا آں معدن وفا آں ظاہر
 باطن بحبت و عشق آراستہ و از ذوق آں از لذت دنیا و عقیقہ بر خاستہ و پیا
 دوست ساختہ اعنی شیخ قطب الماتہ والدین منور نور اللہ مقبرہ باور را
 و ذکر این بزرگ مشتمل بر پنج نکتہ است نکتہ اول در بیان اوصاف و کثرت بکا
 و ذوق درونی شیخ قطب الدین منور نور اللہ مرقومہ کہ در علم و عقل و وفات
 و ورع و بکا موصوف و مشہور بود مخصوص با سقاط تکلف و سر غوغائے خلق ہند
 بگوشہ آبا و اجداد خویش کہ عمر ہائے عزیز ایشان بحبت عبادت حق در آں
 گوشہ مصروف شدہ تا آخر عمر خوش گذرانید و بہ پیچوجہ بدینا و ارباب دنیا میل
 نکرد و آنچه از غیب قلیل و کثیر میرسد ایں قلع گشتہ بزرگے خوش گوید
 شیر زبوسہ بحر مت مرد قانع را قدم پیر سگ خایہ بدناں پایے مرد ہر کہ
 و پیچوقت و پیچ وجہ در در گاہ کسے ندیدہ و پایے مبارک او کہ تاج شہر اولیا
 بود و جنہتہ ادائے نماز جمعہ و یازارت آبا و اجداد از جائے نجیبہ و خلایق را
 از اطراف عالم بدر یافت سعادت قدم بوس روئے بخطہ مانسی کہ بوجود
 مبارک او بہشت گشتہ بود نہادہ و ایں بزرگ خلیفہ سلطان المشایخ
 بود و از دودمان تصدروا امامت از فرزندان امام اعظم ابو حنیفہ کوفی
 بود و عجیب قے و عجب درو داشت کہ دہم از تقریر دلکشائے او آتش
 محبت شعلہ منیر و عزیزے خوش گوید بیت نازنین نامہ تو سوزے میان
 جاں نہاد و شعلہ ہائے آتشیں در پسندہ ریاں نہاد و آب چشم جگر سوز

۱۵
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶

آن عاشق صادق آتش عشق عشاق راے افروختن ایں ضعیف گوید
 بیت اے کان عشق مایہ سوز و نشان دروہ از گریہ آتش عشاق
 شعله زد و عجیب زندگانی داشت کہ تمامی عمر عزیز خویش ببحث شوق پیر خود
 مصروف گردانید و آنکہ نام پیر بخارست او یادے کردند گریہ چنان غالبے
 کہ از گریہ او صادقان ایں راہ در گریہ میثند امیر خسرو خوش گوید بیت
 بیا دقامت آن نازنین سرشک و چشم بہر زبیں کہ بر آید وخت ناز بر آید
 ایں ضعیف گوید بیت در عشق تو حالم ہمیں گریہ خون است و آخر نظریے
 کن کہ حال ایں سوخته چو نیست و از غایت حضوری کہ بخدمت پیر خود داشت
 بزبانت سلطان المشائخ نتوانست رسید چنانکہ شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق و الدین قدس سرہ العزیز بوقت وداع سلطان المشائخ
 فرمودہ بود کہ بظاہر از ما غایت بیاطن بامایکی خواہی بود ہمیں معنی را رعایت
 کرد بزرگے خوش گوید بیت از بسکہ دو دیدہ در خیالت دارم و در ہر چہ نگہ
 کنم تو می بینم و ارم و شیخ سعدی خوش گوید بیت از خیال تو بہر سو کہ نظر
 مے کردم و پیش چشم درو دیوار مصور میشد و نکتہ دوم در بیان یافتن
 خلافت شیخ قطب الدین سنور و شیخ نصیر الدین محمود از حضرت با عظمت
 سلطان المشائخ نظام الحق و الدین قدس سرہ العزیز در یک مجلس
 مقرر را روشن ضمیران عالم بادچوں خلافت نامہ ہائے خلفا کتابت شد
 چنانکہ کیفیت اں در صدر ایں باب تحریر یافتہ است ایں دو بزرگ در اں ایام
 بخدمت سلطان المشائخ حاضر بودند اول شیخ قطب الدین منور را
 طلب سلطان المشائخ خلعت خلافت خود و وصیتے کہ آمدہ است شیخ
 قطب الدین را فرمود و خلافت نامہ سلطنت سلطان المشائخ بردست مبارک
 او دادند و فرمان شد کہ برو دو گانہ بگذار شیخ منور در جماعت خانہ آمد و دو گانہ
 بگذار و دیار مبارک بدار کردند و دریں میان شیخ نصیر الدین محمود را طلب

نکتہ دوم

خدمت ایشان خلعت خلافت و وصیت که باشد فرمود و خلافت نام است مبارک او
دادند شیخ نصیر الدین محمود بن سلطان المشایخ ایستاده بود شیخ قطب الدین منور
را باز طالب سلطان المشایخ شیخ قطب الدین منور را فرمود که شیخ نصیر الدین
محمود را مبارک باد خلافت بکن شیخ قطب الدین منور بچنان کرد بعد شیخ نصیر الدین محمود
را فرمان شد که شیخ منور را مبارک باد خلافت بکن شیخ نصیر الدین محمود بچنان کرد بعد
فرمان شد که به یکدیگر را کنار گیرید که شمار در این بدست یکم و تاخیر خاطر جمع باید داشت
ایشان بچنان کردند چون این هر دو بزرگ بعد یافتن این سعادت ابدی دولت
سرمه ای از پیش تخت فرقه سائی سلطان المشایخ بیرون آمدند شیخ نصیر الدین
محمود و سبب مبارک خود و شیخ قطب الدین منور کرد و گفت وصیت که سلطان
المشایخ شمار کرده است ما را بگوید تا آنچه مرا وصیت کرده است من هم خدمت شمار
بگویم شیخ قطب الدین منور گفت که آنچه سلطان المشایخ وصیت فرموده است
سیرت است که برین گمان خویش کشاده است هم شما منصف باشید که بر سر هر کس
توان کشاد سیر شما یا شما و سیر ما با ما وصیت که سلطان المشایخ بزبان در فرمایند
خود رانده است مناسب این معنی است بزرگے خوش گوید بیت عشق که ز تو دارم
اے شمع چگل دل داند و من غم و من دلم و دل شیخ نصیر الدین محمود رحمة الله علیه
علیه این جواب لکشا را تحسین با کرد و انصاف داد از ثقات منقولست چون شیخ
قطب الدین منور را وداع شد سلطان المشایخ فرمود نسخه عوارف که شیخ
جمال الدین هانسوی جد بزرگوار تور حمة الله علیه ز خدمت شیخ شیوخ العالم
فرید الحق و الدین قدس سره العزیز بوقت یافتن خلافت یافته بود در آن
ایام که این ضعیف از حضرت شیخ شیوخ العالم با سعادت خلافت باز گشت
چون در هالنسی بن خدمت شیخ جمال الدین رسیدم بعد تربیت فرمودن بسیار
از نسخه عوارف شیخ جمال الدین رحمة الله علیه پیش من آورد و فرمود که
من این نسخه بانعت بسیار از شیخ شیوخ العالم یافته ام امروز بشما ایضا

می کنم بامید آنکه فرزندی از فرزندان من ایشا خواهر پیوست در حق او ازین نعمت
 های دینی و دنیاوی که همراه شما شده است از وی و رنج مدارید بعد سلطان
 المشایخ فرمود اکنون این نسخه یا آن نعمت یا ایشا را تو کردم الغرض آن نسخه تا این
 غایت در خاندان معظم شیخ قطب الدین منور بخدست خلف استوده ایشا ^{زاده} شیخ
 بر جاده نور الدین نور الدین قلیه نور المعرفه که بر سیرت آیا و اجداد خود میروا امیدوار است
 که قبله دلهای شود موجود است و تعظیم تمام آن نسخه نگاه میدارد نکته سیدم در بیان بعضی
 کرامات شیخ قطب الدین منور رحمة الله علیه از ثقات منقول است که در باب
 شیخ قطب الدین منور هارسا بخدست سلطان محمد بن تعلق امار الله بر طنه
 یا نوع سخنان مخالف مزاج بادشاه سانیه بودند و لیکن جاد آمدن بنود کباب
 بزرگ دین چیز بگوید و یا بکار برده کند خواست که اول بینها بغیر بعدا
 قوت در خصوصت ایذا بکشتاید بدین مقدمه فرمان دودیه بنام شیخ نویسانیه
 بدست صدر جهان مرحوم قاضی کمال الدین داد و گفت که بنی مست شیخ قطب
 منور بر و بر و هر طریق که دانی چنان بکن که شیخ قبول کند قاضی کمال الدین صدر
 جهان مغفور در مالشی آمد و آن فرمان را در دستار پیچیده در آستین کرده
 بخدست شیخ بر و چو خدمت شیخ شنید که صد جهان آمده است در طاق صفه
 که قدم مبارک شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سدره العزیز رسید
 در آن مقام بنشست قاضی کمال الدین آن فرمان را پیش شیخ نهاد و از جهت
 بادشاه اخلاص و محبت بسیار بخدست ایشا پدید آمد شیخ قطب الدین منور
 علیه فرمود در آنچه سلطان ناصر الدین طرف اچیه و ملت آن میرفت سلطان
 غیاث الدین بلبن بر آن ایام آنکجا بود فرمان دودیه بخدست شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق الدین بر و شیخ شیوخ العالم فرمود که پیران ما پیشین
 ما قبول نکرده اند طالبان ایثار و ایثار ایشا همی چست آنکه در نکته کرامات شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سدره العزیز شرح در قلم آمده است

که سیدم
 منقول
 است

و نیز شیخ قطب الدین بن منور رحمه الله علیه قاضی کمال الدین را گفت که شما را
 جہاں آید و اعظم مسلماناں اگر کسی مخالفت پیران خود کند باید کہ اورا ناصح و
 مانع باشی نہ کہ ترغیب کنی قاضی کمال الدین از جواب شیخ قطب الدین بن منور
 بغایت شرم نہ گشت بمذرت تمام از پیش برخاست بخد مت سلطان محمد
 وعظمت کرامات شیخ منور بنوعی تقریر کرد کہ دل سلطان بکلی نرم شد منقول
 و تہ شیخ قطب الدین بن منور مشغول بود قلندرے آمد و سفارت آغاز کرد و چیز
 توقف کردن گرفت و بد آنچہ اورا میداد قانع نمیشد چوں سفارت ادب بسیار شیخ
 فرمود آں مردا کہ در میان کمرداری اول بارے آنرا خرج کن دریں محل رسید
 جمال الدین مرید و معتقد بخد مت ایستادہ بود چوں این سخن از زبان مبارک
 شیخ شنید فی الحال بر آں درویش دچغشید و از کمراں نادرویش میلغے تنگہائے
 زیر بیرون آمد و کاتب حروف از خواجہ کاغذی کہ معتقد درویشان است سماع
 کرد اوے گفت کہ من و تہے با سہ نفر دیگر و جس بادشاہ عہد افتادہ بودیم و از سر
 مال و جاں برخاستہ دل از حیات عزیز برداشتہ و گوش بر نفس صاحب دلاں نہادہ
 تا مگر از نفس و تہے مخلص شویم چنانکہ بہر ہمہ کس باتفاق از شہر دلی شخصے را بخت
 قطب الدین بن منور فرستادیم و آں شخصے گفتیم کہ تو بخد مت آں بزرگ برو
 ہمیں فاتحہ درخواست کن و سچ کیفیت جس ملگوچوں آں شخصے بخد مت آں
 سر صاحب دلاں عالم رسید بعد قدم بوس فاتحہ التماس کرد بعد خواندن فاتحہ شیخ
 قطب الدین بن منور فرمود کہ ایشان چہا کس کہ محبوسند سہ کس زایشاں خلا
 خواهند یافت فاما چہارمی کس اگر چہ مرید نیست از عمر و چیزے نمازہ است
 ہمینکہ این نفس از زباں مبارک شیخ قطب الدین بن منور بیرون آمد آں شخص
 باز گشت ایں بشارت بارسانید بعد چند روز ما سہ کس خلاص یافتیم و آں
 چہا کس بسعادت شہادت رسید یکمہ چہارم و در بیان ملاقات شیخ قطب الدین
 بن منور قدس سرہ و العزیز با سلطان محمد خلیفہ انار الله و انہ از ثقات منقول است

شیخ
 منور

شیخ
 قطب

در آن ایام که سلطان محمد طرب خطه مانسی رفت و در مثنوی که چهار گروه از مانسی
 است نزول کرد نظام الدین نذر باری عرف تخلص اهلک را که مجسم از ظلم بود دیدن
 حصار مانسی فرستاد تا کیفیت خرابی و درستی حصار تفحص کرد چنانکه نزدیک خانه شیخ
 قطب الدین منور رسید رسید که این خانه از آن کیست گفتند از آن شیخ قطب الدین منور
 خلیفه سلطان المشایخ گفت عجب است بادشاه اینجا بیاید و این شیخ دیدن بنای
 الغرض چون کیفیت حصار بر سلطان آورد گفت اینجا شیخ است از خلفا سلطان
 المشایخ دیدن بادشاه نیامده است سلطان را نخوت سلطنت در کار آمد شیخ
 حسن سربینه که صورت جاه و تکبر بود بخدمت شیخ قطب الدین منور طلب
 فرستاد چون حسن سربینه نزدیک خانه شیخ قطب الدین منور رسید لوازم جوانان
 خود را دورتر گذاشت خود تنها پیاده آمد و در دهلیز شیخ در گوشه سر برد و زانوس خود
 نهاد و نشست خود را بیدانگرد چون ساعتی نیکو بگذشت خدمت شیخ منور
 بالائے بام مطبخ متصل دهلیز مشغول بحق بود چون از مشغولی فارغ شد بنور طین
 دانست که حسن سربینه در دهلیز نشسته است شیخ زاده نور الدین را گفت که آیند
 پیش و منتظر است بطلب بیا چون شیخ زاده در دهلیز آمد و دید که شیخ حسن
 سربینه هم بر آن هدایت نشسته است شیخ زاده گفت شما را بندگی شیخ مے طلبه
 حسن سربینه بخدمت شیخ قطب الدین منور آمد بعد سلام و مصافحه نشست
 و گفت که شما را سلطان طلبیده است شیخ منور فرمود که درین طلب اختیار بر دست
 من است یا نه او گفت خیر مرا فرمان است که شما را ببرم شیخ فرمود و الحمد لله بافتی
 خود نئے روم بعده رومے مبارک سو اهل خانه کرد و فرمود که شما را بنجی اسپردم
 این سخن گفت و متصل بر کتف مبارک خود و عصا بر دست گرفت پیاده روم
 شد چون حسن سربینه در میان شیخ قطب الدین منور علامات اصلمان حق پیک
 شاه کرد و از تکلف ریاکاری دید گفت شیخ چرا پیاده میری اسپان در
 میر و ندسوا شو شیخ فرمود حاجت نیست من قوت آن دارم که پیاده تو انم

رفت چوں ایں بزرگ نزدیک حظیرہ آباؤ اجداد خود رسید اور گفت چہ مے گوئی
 زیارت کنم گفت نیکو باشد خدمت شیخ در پایان جد و پدر خود رفت بعد زیارت
 عرض شست کرد کہ من از گنج شما با اختیار خود بیرون نیامده ام فاما مرا مے برند
 و چند نفر آدمی کہ بندگان خدا یند بے خرج گذاشتہ ام چوں از روضہ بیرون
 آمد دید شخصی مبلغ سیم بردست کردہ استادہ شیخ فرمود چیست آں مرد گفت من
 نظرے کردہ بودم غرض من حاصل شد شکرانہ بخد مت شما آوردہ ام شیخ آں
 شکرانہ قبول کرد و فرمود کہ در خانہ من خرچہ نہ داشتند بید در خانہ بر شتا الغرض
 چوں آں بزرگ در منزل بنیسی کہ چہا کر دے از مانشی است پیادہ آمد
 سلطان را از آمدن شیخ خبر شد و شیخ حسن از معاملہ آں بزرگ کہ معاینہ کردہ
 بود باز نمود آں بادشاہ از غایت تجبر و تکبر اغماض کرد پیش خود و طلبی و از اجبا
 طرف دہلی روانہ چوں سلطان در شہر دہلی رسید بہت ملاقات شیخ را پیش
 خود و طلبیہ در اثناے آنکہ شیخ پیش مے رفت سخت شیخ سلطان السلاطین
 فیروز شاہ را خلد اند ملکہ و سلطانہ کہ در آں ایام نایب بار بک بود رسید
 کہ مادر ویشانیم آداریا کہ مجلس بادشاہاں و سخن گفتن با ایشاں نمیدانیم
 چنانکہ اشارت شود و مچناں کردہ آید بعدہ آں بادشاہ حلیم و کریم گفت ہر کسے
 در باب شما بخد مت سلطان سخنہ گفتہ کہ او بلوک و سلاطین التفات مراعات
 نے کن چوں اینمعی پنجین است خدمت را تواضع و مساحت اخلاص میاید کرد
 دریں حال کہ شیخ پیش میرفت شیخ زادہ نور الدین ^{علیہ السلام} بلغۃ اللہ تعالی
 مبلع الرّجال در عقب شیخ مے رفت بہت رحب ہجوم امر او بلوک در گاہ
 ایں بادشاہ چناں در دل شیخ زادہ اثر کرد کہ دلش از حال بشد سبب آنکہ
 شیخ زادہ را حالت سن بود و ہیج وقتے در در گاہ بادشاہاں ندیدہ بود و ہمد
 شیخ قطب الدین منو باطن براحوال شیخ زادہ مطلع شد سر پس کرد و فرمود کہ بابا
 نور الدین ^{علیہ السلام} العظّمۃ والکبریٰ یا اللہ شیخ زادہ مے فرمود و بجزو آنکہ ایں سخن

شیخ
 سلطان
 نور الدین
 قطب الدین
 قطب الدین
 قطب الدین

بسبح من رسید تقویت در باطن من ظاهر گشت اطمینان و تهنیتها را صل
 آمد چنانکه آن هیبت و عزت دل من بجای زایل شد و آن امر او ملوک و نظر من
 به چو گو سپندا نمودند الغرض سلطان دانست که این ساعت شیخ خواهد آمد آنکه
 نشسته بود بایستاد و کجا بدست گرفت خود را بگزید اختن مشغول گرد تا آنکه خدا
 شیخ قدس سره العزیز در آمد چو سلطان در سیمائے شیخ علامات مردان حق
 و تعظیم تمام پیش آمد مصافحه کرد خدمت شیخ بوقت مصافحه دست سلطان چنان
 محکم گرفت که در تقیه اولی آن چنان با شکاکه اولیای خدا را به تیغ ظلم بخدای سیر
 از دل منعقد شد و گفت که من دیار شمار سیدم تربیت فرمودند و ملاقات خویش
 مشرف نگردانیدند شیخ فرمود که اول هاشمی بگریه بعد درویش بجهالتی
 این درویش خود را درین محل فیدار که ملاقات بادشاها کن در گوشه عاگویی
 بادشاه و کافه اهل اسلام مشغول می باشد معذور می باید داشت سلطان محمد
 انصافات شیخ قطب الدین منور و تقریر لکشائے ایشان که از تصنع عاری بود
 دل نرم و سلطان السلاطین فیروز شاه را که حکم چکی و اخلاق خلقی موصوف
 است فرمود که آنچه مقصود مطاوع شیخ است همچنان کنیده هر درین محل منت
 شیخ منور رحمة الله علیه فرمود که خداوند عالم مقصود من فقیر مطلوب من کج
 چه و پیر بعد خدمت شیخ بدولت بازگشت منقولست که عظیم ملک میر معظم
 مرحوم مغفوق که باوصاف عدل و خلق کرم موصوف بود می گفت که سلطان می فرمود
 متبولا هر که از مشایخ روزگار بوقت مصافحه دست من گرفته است البته دست او
 لرزیده است مگر از آن این بزرگ که بقوت دین محکم گرفته بود من دانستم این
 بزرگ از آنها نیست که حاسداں رسانیده اند از سیمائے او هابثین هبسا
 کردم بعد بادشاه سلطان السلاطین فیروز شاه را و خواهر ضیاء الدین
 برنی را بخدمت شیخ منور فرستاد و یک لک تنگه انعام فرمود شیخ منور گفت
 نفوذ بایست که این درویش یک لک تنگه قبول کند چو این ایشاں بخدمت سلطان

منقولست

آمدند و گفتند کہ شیخ قبول نمے کند فرمان شد کہ پنجاہ ہزار بدہ این بزرگان
 بخدمت شیخ باز آمدند این نیز قبول نکرد و بعدہ سلطان فرمود کہ اگر شیخ این
 مقدار قبول نکند خلق مرا چو گویہ چوں دریں باب سخن بتلویل کشید و بدو ہزار
 تنکہ رسید سلطان السلاطین فیروز شاہ مولانا ضیا الدین برنی گفتند
 کہ ما کم ازین نتوانم پیش تخت ذکر کردن کہ شیخ این قدر ہم قبول نمیکند شیخ
 فرمود سبحان اللہ درویش را دو سیر کجوری داگے سیر روغن کفایت باشد اورا
 ہزار ہا چہ کند بعدہ بر کوفع اندا دبا محاح مخلصاں دو ہزار تنکہ ہزار چاہ قبول کردند
 و از ان فتوح بیشترے در روضہ سلطان المشایخ و در روضہ شیخ الاسلام
 قطب الدین بختیار و بخدمت شیخ نصیر الدین محمود و باقی بہرے داد و
 بعد چند روز با عظمت و کرامت تمام بجانب ماکشی روانہ شیخ سعدی شکر گوید
 قطعہ رقم بر چشم ما خواہی نہاد دیدہ در رہے نہم نامی روی دیدہ می
 و دل ہمراہ تست ہمانہ پنداری کہ تنہا می روی نکتہ نجم در بیان سماع شنید
 شیخ قطب الدین منور نور اللہ قبرہ بانوار القدس عرض میداد و کاتب حروف
 محمد مبارک العلوی المدعو بامیر خور و برانجہ در آن ایام کہ شیخ قطب الدین بن
 منور سلطان محمد بلا برخود در ہم ملی آورد و در روضہ سلطان المشایخ
 دعوت عرس شد در آن جمع شیخ قطب الدین و مولانا شمس الدین سحی
 و شیخ نصیر الدین محمود و قدس مدار و اہم حاضر بودند و انوار سعاد تھا کہ در آن
 سماع از غیب منزل می شد کاتب حروف معاینہ کردہ عجب گریہ و ذوق
 و صفائے کہ در سماع شیخ منور و آقطرات آب چشم از چشم مبارک شیخ منور
 چوں مروارید بر محاسن متصفائے ایشان می غلطید و در آن محل در عین
 رقص سر مبارک برپائے حاضران مجلس گریہ کنایں می نہاد مصرع پائے
 بزرگان گرفت گریہ عشاق تو و بر زبان حال این بیت می گفت بیت
 زندہ ام من دیاد شیخ بلے جان من یاد شیخ شد آرے و ذوق

و شوق شیخ قطب الدین منو کہ در آن مجلس شبت کاتب حروف تالین
غایت در دوزخ خود احساس کند و از آن انبساط عاشقانہ می کشاید خوش
کسے کہ از یاد او راحتے بد لها بر سر این ضعیف گوید عیت خوشوقت آن
کسے کہ از او راحتے رسد * بر جان اہل عشق کہ مشتاق حضرت اند * و مگر
عرض می افتد ہم در آن ایام شیخ قطب الدین منو در روضہ سلطنت
المشاہج شبے مشغول شد مصرع شب محرم عاشقان است شہباز
طلب * و از نا و نیاز ہا مخروم و شیخ خود در میاں آورد الغرض والد کتاب
حروف رحمۃ اللہ علیہ ترتیب جام کرد و بدست کاتب حروف بخدمت آن
سور اہل محبت عارفان فرستاد و این بزرگ درون عمارت چہار دری کہ متصل
بندہ خواجہ جہان مرحوم است مستقبل قبلہ با حضوری تمام نشستہ بود چوں
نظر این بندہ بدو سے مبارک اوقات دید شاہ صاحب ولایتے کہ ظاہر
از باطن عشق آمیز و حکایت میگرد زہے صفا و زہے ذوق کہ حق تعالی
در ذات مبارک او نہادہ بود و در اثنائے طعام خوردن تبسم می فرمود و بہتر
تناول نمی کرد و ہمیں بندہ می گفت کہ طعام دست بختہ جدہ بزرگوار تو
کہ بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز
بیعت داشت بسیار خورده ام مارا بر شما و شما بر حقوق بسیار حق
تعالی آنرا دوختہ گردانا و بندہ از سعادت مواکلت خدمت ایشان بر
حکم این حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کل
مع محقوق فقد غصب لک امیدوار مغفرت گشت احمد مد علی ذلک
منہم آن زاہد روحانی آن عابد سبحانی کہ در علم و تقوی و ورع و زہد
آیتے بود و در فقہ ہر دو جلد ہدایتہ یادداشت و در علم سلوک قوت انقلاب
و احیاء العلوم تحت اللسان بود با اینہم فضائل زاہر احرارین صاحب انصیبین عنی
ملو احسام الملئیہ والدین متانی خلیفہ سلطان المشاہج و ذکر این بزرگ شمل

بر سر نکهت نکهت اول در بیان عظمت او و محبت هائے سلطان المشایخ
 و ریای او سبحانه الله صورت بدو فرج بود و طریقه او طریقه سلف معامله او معامله
 صحابه رضوان الله علیهم اجمعین این بزرگ میان یاران اعلیٰ مشهور بود و سلطان
 المشایخ فرموده در باب او که شهر و ملی در حمایت اوست و بزرگ در راه
 میرفت مصلی از دوش مبارک او افتاد و خدمت مولانا را از غایت شغل باطن اینچنان
 خیر چون قدری راه برفت شخصی از عقب او از داد که شیخ مصلی و شما افتاده است
 چند گشت شیخ شیخ آواز داد چون خبر رسید لانا خود را شیخ نمیدانست این نام را
 بخود راه نداده تا آنکه آواز دهنده مصلی از زمین برداشت دنبال مولانا دویده
 خدمت مولانا را دریافت و گفت که شما را چند گشت آواز دادم که شیخ مصلی خود را
 بستان شما شنیدید فرمود که اے عزیز من شیخ نه ام و خود را درین مرتبه نیدارم
 الغرض بدینچنین بزرگ را ازین نام شهرت احترام بود و منقول است در انچه
 این بزرگ از زیارت خانه کعبه بازگشت درین دیار رسید جمعه بود در مسجد
 کیلوکهری آمد و در اهل سلطان المشایخ را معهود بود که بعد از نماز باید آمد و مسجد
 جمعه کیلوکهری میفتند و مشغول میشدند و در کیلوکهری خانه بجفت قیلوله
 و عضو ساختن سلطان المشایخ بغایت مصفا و مختصر ساخته بودند الغرض
 خدمت مولانا بوقت چاشت رسید با خود راست گرفت که این ماں در گوشه مسجد
 مخفی نشینم و بعد از نماز قدم بوس سلطان المشایخ حاصل کنم خدمت مولانا بچنان
 کرد سلطان المشایخ را بنویس باطن معلوم شد و حاجه ابو بکر مصلی دارا فرمود که برو
 مولانا حسام الدین بمیں ساعت از خانه کعبه رسیده است و درین مسجد بگوشه
 نشسته بطلب بیار چون حاجه ابو بکر مصلی دارا گوشه هائے مسجدی طلبی گرفت
 و گوشه نشسته مشغول یافت گفت شما سلطان المشایخ ے طلبی بخت
 مولانا دحیرت شد که من خود در مخفی شدم ام فاما چون سلطان المشایخ مکاشف
 عالم است مخفی نتوان ماند الغرض خدمت مولانا سعادت قدم بوس حاصل کرد

و بہر حمت و شفقت سلطان المشائخ مخصوص گشت بجا سلطان المشائخ
 فرمود چوں کہ خواہد کہ شرف زیارت خانہ کعبہ مشرف شود باید کہ بہت زیارت
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آکہ وسلم علیحدہ نیت کند و برو تا مستوجب زیارت
 خاص حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آکہ وسلم گردد و بطویل زیارت نکرده باشد
 چوں خدمت لانا یعنی از سلطان المشائخ شنید دانست کہ بالہام ربانی
 سلطان المشائخ این فرمان میرساند ہماں ساعت نیت زیارت پیغمبر
 علیہ السلام در ضمیر خود مصمم گردد و زیارت پیغمبر علیہ السلام در مدینہ باز بدل وقت رہے
 مرحمت پذیر بہت ترقی درجات مرید و زہد ہے خوب عتقاد می مرید و قبول کرد
 حکم پر و بنفاذ رسانیدن فرمان پیر نکتہ دوم در بیان ملاقات میان مولانا
 حسام الدین ملتانی و مولانا شمس الدین بیکھے و مولانا علاؤ الدین نیلی قدس
 سرہ العزیز مقرر صاحب دلائل عالم باد وقتے مولانا شمس الدین بیکھے مولانا علاؤ الدین
 نیلی رحمۃ اللہ علیہما از او و دیگر بخدمت سلطان المشائخ آمدند و رسم سلطان
 المشائخ این بود چوں یاران او و میر سید ندب بعد دریافت سعادت قدم بوس
 سلطان المشائخ فرماں شد کہ زیارت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
 توکل اللہ تعالیٰ بروید چوں بدلاں دولت رسیدہ باشید در شہر در آئی و یاران شہر
 ہم ملاقات کنی و حکم فرمان مولانا شمس الدین مولانا علاؤ الدین زیارت
 شیخ الاسلام قطب الدین بختیار رفتہ چوں از آنجا باز گشتند در شہر آمدند بعضی
 یاران را دیدند بعدہ بخدمت مولانا حسام الدین ملتانی آمدند خدمت مولانا در خانہ
 خانہ دیدند ہمیں یک چہیری نیم کہ بہ مختصر درویشانہ چنانچہ خواجہ سنائی گوید
 داشت لعلماں یک گز چنے تنگ چوں گلہ گاہ نامے و سینہ چنگ و یو الفصولے
 سوال کرد و روئے چہیست این خانہ شش و پستے و بادل سحر و چشم
 گریاں کہ گفت **هٰذَا الْمَنْ يُمُوتُ كَيْفَ يَمُوتُ** و اندیشہ این خانہ بودند کہ خدمت لانا
 طالع شد این ہر و بزرگ استقبال کردند مولانا را دیدند پیرانے سبزیم گیس پوشیدہ

نکتہ دوم

روشن کند
 اللہ تعالیٰ
 فرماں
 باد
 خدمت
 این براس
 کہ کم و بیش
 است
 است

و یک دست مبارک او قدرے کچری در یک دستار چپ کرده و در دوم دست قد
 ہمیزم با خود گفت: اینک طریقہ سلف اینک مسلمان فی صرف الغرض یکدیگر ملاقات
 کردند مولانا شمس الدین سچھے التماس کرد کہ میں ہمیزم بدست میں بیٹا علاؤ الدین
 نیلی گفت کہ میں دستار چپ کچری بمیں نہیں تا بمنزل گاہ شما برسانم و انیں سعادت بہر
 گیرم خدمت مولانا حسام الدین فرمودند کہ شما مجرد اید و تعلقے نہ اید فاما میں شرع
 قبول کردہ ام باری حق میں بہت خدمت مولانا درون خانہ رفت کچری و ہمیزم رشتا
 و پتہ تختن فرمود و بوریگا کہ بہت گرفتہ بیرون آمد و اس بزرگوار گفت کہ شنیدہ
 خود ہم نشست بعدہ مولانا شمس الدین سچھے یک ہمیز پیش آورد و مولانا
 علاؤ الدین یک تنکہ نقرہ بعدہ بجکایات مشایخ و ماثر سلف مشغول گشتند ہم
 در اثنا ئے اس حال وقت چاشت رسید نیاز چاشت مشغول شد ند بعد ادا
 چاشت خدمت مولانا حسام الدین اس کچری در صحنے مختصر کردہ و بر اس قدرے
 روغن نہادہ طریق درویشان پیش اس عزیزاں آورد چوں کچری خورد شد بوقت
 برخاستن خدمت مولانا حسام الدین تنکہ نقرہ کہ خدمت مولانا علاؤ الدین
 آوردہ بود پیش مولانا شمس الدین سچھے نہاد و اس میز کہ مولانا شمس الدین آورد
 بود پیش مولانا علاؤ الدین نیلی آوردہ و معذرت کردہ چوں اس بزرگاں بخدمت
 سلطان المشایخ آمدند سلطان المشایخ کیفیت زیارت ملاقات یاران شہر
 پرسیدن گرفت اس عزیزاں عرض دستے کردند چوں ذکر ملاقات مولانا حسام الدین
 کردند سلطان المشایخ بسع رضائے شنیدند و آب و چشم مبارک نے گردانیدند
 دریں میاں سلطان المشایخ اقبال خادم را طلبید فرمود کہ برو چیزے سیم
 بیار اقبال مبلغے تنکہ آورد و فرمود کہ برو جامہ ہم بیار جامہ نیز آورد بعدہ
 کہ بر اس خوش نشسته بود اس مبلغے نیز نزدیک اس سیم نہادہ و خواجہ رضی را کہ یک
 آنحضرت بود و در سرعت مشی برباد سبقت کردے طلبے مودد گفت کہ اس مبلغے
 و جامہ و سیم بر مولانا حسام الدین بیروبرساں چوں خواجہ رضی اس نعمت

بیکراں و خلعت فراوانی خدمت مولانا آور و خدمت مولانا حسام الدین پر رسید
 کیا میں مرحمت حق میں از کجا است کہ میں محل نذر خواجہ رضی گفت من نبیام
 وَمَا عَلَيَّ التَّائِبُونَ إِلَّا الْبَلَاءُ مولانا گفت آں زمانہ سلطان المشائخ
 میں مرحمت فرمود و بخیر خدمت سلطان المشائخ کیاں بود خواجہ رضی
 گفت مولانا شمس الدین سچے و مولانا علاؤ الدین نیلی و غیزانے دیگر
 خدمت مولانا دانست کہ ایشان چیزے گفتہ اند خدمت خواجہ رضی را گفت
 میں غیزانے برائے تجسس حال درویشان مے آیند چہ شاید کہ میں بزرگان
 تجسس حال فقیران کنند الغرض چوں خدمت مولانا حسام الدین برعہ خود
 بخدمت سلطان المشائخ آمد با میں غیزانے ملاقات کرد و خدمت مولانا فرمود
 کہ شما چہ کردید من کہ ام کس باشم کہ ذکر من بخدمت سلطان المشائخ کنید تا روا
 است کہ در ستر حال یکدیگر کو شمیم ہزار ہچو من بندہ این گاہ اند کہ ہیچ کسے از حال
 ایشان معلوم ندارد و آنکہ سلطان المشائخ مکاشف عالم است آں حکے
 دیگر است شیخ سعدی خوش گوید بیت تا چہ مغمم کم حکایت پیش عنقا کردہ اند
 تا چہ مومم کم سخن پیش سلیمان کردہ اند الغرض میں بزرگان خدمت مولانا
 جواب گفتن چوں از خدمت شما باز گشتیم بخدمت سلطان المشائخ آمیم
 فرمود شما کیاں را دیدید و ملاقات چگونہ بودا منتواستیم کہ چیزے از کیفیت ملاقات
 غیزانے چہاں داریم بضرورت گفتہ شد معذور دارید نکتہ سلیم در بیان خلافت
 یافتن مولانا حسام الدین ملتانی از حضرت سلطان المشائخ نظام الحق
 والدین قدس سرہ از ثقات منقولست دوم روز آنکہ شیخ نصیر الدین
 محمود و شیخ قطب الدین منو قدس سرہما العزیز خلافت یافتند مولانا حسام الدین
 را بخدمت سلطان المشائخ طابہ چوں خدمت مولانا حاضر شد مے فرمود کہ از
 غایت نہایت عطمت سلطان المشائخ حوئے از وجود من رواں چوں خلافت
 و خلعت خاص و نظربارک سلطان المشائخ بمن دادند و میں محل عرض شد

سہ

و فیست
بی خبر ملک
سیا پند

نکتہ سلیم

منقولست

بسیار

کردم که تخدوم عالمیاں در حق این بیچاره شفقت فرمود و این بنده را بدولت قلا
 خود رسانیده وصیت چسیت بنده چکند سلطان المشایخ مبارک خود را استین
 مبارک خود بیرون آورد و بعد با نگشت شهادت جانبی لانا اشارت کرد که ترک
 دنیا ترک دنیا ترک دنیا و فرمود در کثرت میرداں نکلوشی بعده مولانا باز عرض داد
 کرد اگر فرماں شود در شهر نباشم بر سر آب روان سکونت کنم زیرا چه در شهر آب چاه
 باست فداں وضو ساختن لاسا نمی شود فرماں شد که هم در شهر نباش کن کلک
 مِنَ النَّاسِ نَفْسٌ خَوَّاهُ مِنْ مَقَامِ اسْوَدَةٍ تَرَاهُ جَنَابَهُ وَدُرْجَتَهُ دَرِ مَحَلِّهِ وَارَدَهُ اَوْقَاتُ
 تَرَامُتَفَرَّقُ كَرْدَانَهُ كَيْفَ يَجُولُ اِنْ شَهْرَ بِيروں آئی و بر سر آب سکونت کنی غریب
 و شهری بنشایر تو بر سر که فلاں درویش در فلاں جائے نشست کرده
 است و مراحم وقت تو شوند و در آب چاه با اختلاف علم است و در باب شرعاً
 و سقے هست و دیگر عرض داشت کرد که بر من ققے فتوح میرسد چیزے نصیب
 می کنم و چیزے از برائے آیندگان و ادم و ققے چند روز می گذرد که چیزے میرسد
 و فرزندان مرا حمت نمایند و آینده محروم میزد و درین محل قرض کنم سلطان
 المشایخ فرمود آنکه قرض کنی از دو حال بیرون نیست یا برائے خود و یا برائے
 آینده و آینده بر دو نوع است یا مسافر است که از دور دست میرسد و یا هم از
 شهر است که بدین کس آمد و شد دارد آنکه مسافر است اگر سہلے به نیت او قرض
 کنی شاید زیرا چه مسافر معذور نخواهد داشت آنکه آمد و شد برین کس دارد و بر
 او تکلف حاجت نیست هر چه هست هر که هست آنکه برائے خود قرض کنی
 اگر قرضت خود را رسید خرج خواهی کرد و اگر چیزے نخواهد بود قرض خواهد کرد
 در هر دو حال مراد حاصل خواهد شد پس درویشی کن خواهی کرد درویش آں شد
 که اگر چیزے موجود دارد خرج کند و الا صبر کند بر نامرادی بسازد و خود را و تدبیر
 نماند از بعد فرمود درویش را هر روز نماید بود و هر روز بر دو نوع است صورت
 و مصوی اما مصوی آں درویشانند که در بدر میگردند و چیزے میخواهند اما مصوی آں

اینجا از قرض کردن
 سخن است

شاه

در ویشاندند که در گنج خانه خود مشغول باشند و در خاطر بگذرانند که از زید و عمر مرا
 چنین خواهد رسید هر در کسوی به از هر در کسوی است زیرا چه هر در کسوی چنانچه
 هست نماید اما هر در کسوی ظاهر خود را بطریق مشغولان حق می نماید و باز
 در دیگر در کسوی و آنچه فی المثل که کسی را این معامله باشد باز انیم بر سر حرف منقولست
 که وقتی قاضی محی الدین کاشانی رحمه الله علیه بنیست سلطان المشایخ
 آمد عرض داشت که در بنده در خواب دیده است که سلطان المشایخ سوار شده
 است و دوازده یار بر او سوارند جلای میفروزد یک از ایشان مولانا
 حسام الدین ملتانی است سلطان المشایخ فرمود یک بود از مردان
 شیوخ العالم فرید الحق و الدین قدس الله سره العزیز و خواب دید که شیخ
 شیوخ العالم در شتی باشش یار سوار است یک از ایشان این ضعیف بود عرض
 میداد و کاتب حروف بر آنجمله پس کرامت بزرگ است خدمت لانا حسام الدین
 را که سلطان المشایخ نظیر خویش در حکایت او آورد و وقتی مولانا حسام الدین
 بنجست سلطان المشایخ عرض داشت که در مخدوم خلق کرامت می طلبی فرما شد
 الکرامۃ تھی الاستقامۃ علی باب الخیب تو در کار خویش مستقیم باش
 کرامت چند طلبی آخر الامر در آن سال که خلق شهر را در دیو گیر روانی کردند
 خدمت مولانا در گجرات رفت و بهانجا بر حمت حق پیوست خاک پاک
 امروز حاجت روا خلق آن دیار است رحمة الله علیه مشهم آن عالم ربانی
 آن عاشق سبحانی که بوفور علم و لطافت طبع و شدت مجاهده و ذوق مشاهده و
 نهایت ترک تجرید و کثرت گریه میان یاران اعلی مشهور و مذکور بود و دهنی مولانا
 فخر الملة والدین زرا دی قدس الله سره العزیز و این خلیفه سلطان المشایخ
 بود و سبحان الله سبحان الله گوی این بزرگ مجسم از عشق بود هر که در سمای او
 نظر کرے تحقیق دانست که این بزرگ از اوصالان درگاه حق تعالی است و ذکر
 این بزرگ شمل پریش نکتہ است نکتہ اول در بیان ارادت آوردن مولانا

منقولست

کرامت
استقامت
است بر

مقامه خدا

نکته اول

فخر الدین زراوی بحضرت سلطان المشایخ نظام الحق والدین قدس سره
 سره العزیز قدس سره شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ سماع است کہ نے فرمود
 وراچہ من در شہر تعلیم کے گردم و مجلس مولانا فخر الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ
 حاضر نے شام ورا مجلس مولانا فخر الدین زراوی دامین بوکش بخد مت
 فخر الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ ہدایہ فقہ نے خواندند و در آن مجلس
 تیز طبع و تجاوت ترازاں ہر دو متعلیٰ نمود و در آن مجلس ہر بار کہ ذکر سلطان
 المشایخ بیفتا دے ایشاں طریقہ اہل تعصب کرے کردند و مرا سخت دشوار
 آمدے من نے گفتیم این سخنان تا غایت کے گوئی کہ آں یاد شاہ اہل دین
 رانیدہ آید الغرض روزے ایشاں براں آوردم کہ بخد مت سلطان
 المشایخ بیان ایشاں بدیں رضا دادند چوں من ایشاں بخد مت سلطان
 المشایخ پیوستم بعد اقم بوس ششم سلطان المشایخ فرمود کہ شما کجا میسید
 گفتند در شہر بعدہ فرمود کہ تعلم بحاجے کنید گفتند بخد مت مولانا فخر الدین ہانسوی
 باز رسید کہ چہ بحث کے کنید گفتند ہدایہ بعدہ فرمود سبق کجا رسیدہ است
 فخر الدین نزدیک من نشستہ بود پیشتر شدہ نشست آں محل سبق را
 تقریر کرد و شبہہ کہ در آں سبق مانده بود ایراد کرد و ہتکشاف آں از سلطان
 المشایخ التماس نمود سلطان المشایخ از کمال تجربہ طریقہ دانشمندان
 در جواب شروع کرد سلطان المشایخ تقریر کے کرد و از غایت لطافت تقریر
 سلطان المشایخ مولانا فخر الدین در حیرت افتادہ و پستہ شد تا
 نزدیک من رسیدہ سر در گوش من کرد و گفت من بیخوابم ہمیں ساعت کلاہ
 ارادت بستام سلطان المشایخ فرمود کہ مولانا چہ میگویی بندگی شیخ نصیر الدین
 محمود کے فرمود کہ من عرض شدہ کہ آدم کہ التماس کلاہ ارادت کن سلطان المشایخ
 بستم فرمود و ارشاد کرد کہ در مجلس دیگر خواہم داد باز مولانا فخر الدین مرا گفت سلطان
 المشایخ دریں مجلس کلاہ ارادت نہ دین خود را ہلاک کنم چوں من این سخن بسمع

حضرت سلطان المشایخ رسانیدم سلطان المشایخ فرمود که نیکو باشد و ما
 و ما مولانا فخر الدین زکریا و امیرین پور کش بهر دو کلاه ارادت پوشیده
 سر فراز شدند و مولانا فخر الدین مخلوق شد و از زمره دانشمندان قال قیل
 ایشان بیرون آمده در حلقه درویشان بآرزوئی حال ایشان درآمد و کاغذ
 و کتاب خود تمام بیارای بخشید و غرور دانشمندی و طلب جاه منزلت از سر دور کرد
 امیر خسرو خوش گوید بیعت بود ز عقل پیش ازین باد غرور بر سرم پیش در
 خاک شد آنهم که کلاهیم و از آن روز بآنکه این بزرگ وارد در سلک کسان سلطان
 المشایخ منسلک شد بحکم در غیاث پور ساکن گشت پیچوقت نماز و جماعت خانه
 برابر سلطان المشایخ میگذاشت و در محل صاحب خدمت سلطان المشایخ
 میرفت از آن مجلس حائیان روح مظهر و پرورش مبیافت و مستحق آن
 مجلس باز می گشت پیش در خانه سلطان المشایخ خانه گرفت همانجا بود
 تا که باز محل نشو که بدین سعادت بر شیخ سعدی خوش گوید مصرع خوش آن
 صبر که شود خاک آستانه تو تا این غایت که سلطان المشایخ در صدر حیات
 بود سر از آستانه دو نکرد این ضعیف گوید بیعت عشق آن را مسلم است کجا
 گویند سر بر آستانه دوست + امیر حسن خوش گوید بیعت اگر قریب تو پرسد
 حسن چه مانند برین + تو آبروئی و او را بگو که خاک در آید + چون سلطان
 المشایخ بصد جثت خرامید و در مقعد صدق قرار گرفت خدمت مولانا را
 آرام و قرار نماند چند گاه بر سر ک آب چون در محله که کوشک سلطان است
 فیروز شاه عمارت شده است شهر فیروز آباد گشته ز به اترق م مبارک او
 امروز از برکت قدم آن بزرگ دین آنجا کوشک بادشاه شد و شهر معظم آباد
 آن گشته و چند گاه در لونی مقام گرفت و چند گاه بر سر حوض خاص علای بود
 بیشتر حال در سفر بود و زیارت شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری قدس
 الله سره العزیز و راجع فیروز بعد از زیارت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین

قدس سره العزیز و راجو دهن رفت الغرض حق تعالی را در صحرا با و کوه ها و
غار با عبادت کرده چنانکه کسی بر آن مطلع نشود و عمر غریب و محبت پیر و عشق پیر گذشت
شیخ سعدی خوش گوید بیت بکنج غار سے غزلت گزیم از همه خلق چکر آن لطیف
جہاں یار غار میں شاہ چل ایں بزرگ ز برکت نظر سلطان المشائخ در علم
قبول عظیم یافت ہر کر نظر بروئے مبارک اوقات سے سر زمین نہادے و انسیت
مولانا شد سے رحمتہ اللہ علیہ نکتہ دوم در بیان مجاہدہ مولانا فخر الدین زرا دی
و مشغولی باطن رحمتہ اللہ علیہ عرض میدار کاتب حروف بر آنجملہ بعد نقل سلطان
المشائخ خدمت مولانا رحمتہ اللہ علیہ در بند بستالہ کہ میان کوه است و بر سر
بند مسجدیست در آن مسجد مشغول شد و در آن محل کہ بند است از جهت خرا
بیچ کس سکونت نتواند کرد و خوف شیر و گرگ ہم باشد و دوشہ نفر یار دیگر کہ برابر
خدمت مولانا بودند چوں دستہ روز چیرے پیدانش آئیہ فرار خواندند و مولانا
فخر الدین را ہما نجا گذشتند خواجہ حکیم سنائی گوید بیت بے بلانا زمین
شمر و را چوں بلا دید در سپرد او را چوں والد کاتب حروف را رحمتہ اللہ علیہ
ازیں حال خبر شد ترتیبیہام کرد و اسباب طعام دیگر ہم برداشت با چند یار عزیز
کہ بخدمت مولانا حق اخلاص شاگردی داشتند چنانکہ مولانا استادان کریم الملک
والدین انتہی مولانا سراج الدین عثمان کہ فکر او در میان مطلقا سلطان
المشائخ خواہد آمد و مولانا صدر الدین برادر مولانا کریم الدین مذکور و عبد اللہ
کولی کاتب سلطان المشائخ و کاتب حروف کہ کو دک ایں عزیزاں بود
بخدمت مولانا فخر الدین و بر بستالہ رفتند دیدند کہ آن بادشاہ فقر و مجاہ
جہاں اکبر در میان نا کو دان بند کہ مقام شیراں و اثر در آن است پوست بے
ماراں آویزاں و آن مقام با بیست بے التفات مستقبل قبلہ مشغول شوی
است و ہشت روز گذشتہ کہ خدمت مولانا بوقت افطار طعامی نخورده بود
بیچ ضعف و ملائے و زلات مبارک او طابہ نشدہ روح مجر گشتہ و بیاباں و کوه

بیت

بجمال خویش روشن و منور گردانیده و عمل برین شتوی خواجہ حکیم شمای که بزبان فشا
سلطان المشایخ گذشتہ است کرده شتوی

دشت و کبار گیر همچو وحوش خانه کال از برای قوت کنند قوت عیسے چو ز آسمان سازند	خانماں را بجاں بگریه و موش مور و زنبور و عنکبوت کنند هم بدان جاش خانه پردازند
--	---

چو یاران بنجیست آن عاشق صادق رسیدند خدمت مولانا بیاں خوش شد قدم
این یاران عزیز را غنیمت شمر دو هر یک را اندازہ آنکس معذرتے کرد و فرمود که شما
خود را چندین زحمت چهره دید و انجم شمار از یاران من کسے خیر کرد و بعدہ فرمود بجاں
یکے موافقت نتواند کرد و دوم سر کشف کند فاما سعادت ملاقات روزی بود
حق تعالیٰ این سبب پیدا کرد الغرض این بزرگ در کار مجاہدہ سخت کوشیدہ بود بہ
خویش میں سعادت الحکم گرفت کاتب حروف از ایام صغرتاں بلوغ در خدمت این
بزرگ بسیار بود و هر وقت کہ این بندہ در خلا بنجیست این بزرگ مدے دیدے
مستقبل قبلہ نشسته و سر برد و زانوئے مبارک نہادہ مشغول باطن گشتہ کرات
مثل این معنی مشاہدہ شدہ بعد نقل سلطان المشایخ صوام دوام برگرفت تا آن
غایت کہ در صدر حیات بود همچو جہر و زنا فطار نکرد و خدمت شیخ نصیر الدین محمود
رحمۃ اللہ علیہ فرمود انچه بارادرترقی مقامات در یکاہ و دو ماہ دست دادے
خدمت مولانا فخر الدین زرا دی را در یک ساعت بدست آمدے رحمۃ اللہ علیہ
نکتہ سیوم در بیان علم و تبحر مولانا فخر الدین زرا دی رحمۃ اللہ علیہ عرض میدار
کاتب حروف بر آنجمله کہ در حیات سلطان المشایخ و انشمنہ بغدادی
مالکی مذہب غیاث پور رسید و پیش از آنکہ در شہر در آید خواب دید گوئے فرشتہ
طبقہ ہشتی در دست کردہ و بر آن حلقہ سبز انداختہ از آسمان فرو دے آید آن
و انشمنہ پرسید کہ درین طبقہ چیست آن فرشتہ گفت کہ این علم من کدنی است
مرا فرمان خداست کہ بہ برم و در سیدہ مصفاے مولانا فخر الدین زرا دی بریزم

نکتم

باز این دانشمند پرسید که این مولانا فخر الدین زراذی کیست آن فرشته گفت
 دانشمند است مجرد از علایق از مریدان شیخ نظام الدین است چون آن دانشمند
 این خواب بیدار شد بهر زلفت هم در غیبت پو رنجست سلطان المشائخ آمد و این
 خواب تقریر کرد و التماس کرد که من میخواهم که مولانا فخر الدین زراذی را به بیتیم
 سلطان المشائخ فرمود که او در جماعت خانه خواهد بود و یاد در خانه سیدان مرا
 از این سیدان الدوغان کاتب حروف بود خدمت مولانا را بایشان سخت محبت بود
 الغرض چون آن دانشمند در جماعت خانه آمد پرسید که اینجا مولانا فخر الدین زراذی
 کیست حاضران اشارت بخداست مولانا فخر الدین کردند و جوانی شکسته بلند بالا
 سپید پوست خوب صورت در غایت ملاحظت شیخ سعدی خوش گوید بیت
 اے صورت زگوهر معنی خزینه + ماراز در عشق تو در دل دینیه + و روئے
 مبارک او از غایت صفا بچو آفتاب منور کنج جماعت خله مشغول بچون نشسته این
 دانشمند بخداست او آمد بنوشست حکایت خواب تقریر کرد خدمت مولانا فخر الدین
 زراذی تبسم کرد و فرمود که چندین کسان فخر الدین زراذی نام در سلکین گان
 این حضرت منسلک اند تا کدام فخر الدین زراذی خواهد بود و نسخه مجمع البحرین
 در فقه که تصنیف ابن عجب است و تصریف مالکی که مختصر ترازاں در کثرت معانی در غایت
 لطافت نسخه نرسیده است اول آن دانشمند آورده و پدیدانکرده این هر دو نسخه
 غریب در نظر مبارک مولانا فخر الدین آورد و ذکر تصریف مالکی کردن گرفت
 که قواعد و مقدمات تصریف بنوعی کرد آورده است که حل مشکلات او دشوار است
 و در آن ایام این هر دو کتاب شرح نرسیده خدمت مولانا فخر الدین زراذی
 رحمة الله علیه نسخه تصریف مالکی از دست او بعد از آنکه از خفتن ساعت مطالعه
 کرد و تمامی قیود و ضمایر و مشکلات آن نسخه را بقلم مبارک در زیر هر کلمه قید کرد و آن
 مشکل حل گردانید چون روز شد آن نسخه را دست کرده بدست آن دانشمند
 داد و نسخه مجمع البحرین پیش از آنکه در شهر شایع شود خدمت مولانا کریم الدین

اندپتی راسبق گفت چوں دانشمند تبحر خدمت مولانا را معاينہ کر و گفت الحمد للہ کہ خواب
من راست شد کہ اينچنين قوت و در علم کس را يافت کہ سينہ او بعلوم سن اُدی ہست آراستہ
باشد بعدہ کہ خدمت مولانا میں ہر دو نسخہ غریب بابے شرح سبق گفت و خواہش
و لطائف آل را بیرون آورد و نگاہ میان علماء شہر میں دو کتاب نظیر مشہور شد
و ہمدراں ایام والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ نزدیک خانہ سلطان المشایخ
بکرایہ بستہ بود و درس ساختہ و متعلمان خوب طبع را جمع گردانیدہ تا کتاب حروف
چیزے بخواند خدمت مولانا فخر الدین بعد اداے چاشت در آن مجلس حاضر بنشد
و مولانا رکن الدین اندپتی راسبق ہدایہ مے گفت روزے اس عالم ربانی مولانا
کمال الدین سامانی کہ از مشاہیر علمائے شہر بود دیدین سلطان المشایخ
آما چوں از خدمت سلطان المشایخ باز گشت سبغہ طاعت دیکہ بخدیومت فخر الدین
داشت دریں مجلس حاضر شد و خدمت مولانا فخر الدین سبق ہدایہ مے گفت چوں
خدمت مولانا کمال الدین را دید احادیث تمسکات ہدایہ ترک دادہ احادیث
صحیحین تمسک مے آورد خدمت مولانا کمال الدین فرمود کہ شما احادیث تمسکات
ہدایہ ترک دادہ احادیث دیگر تمسک مے آرید خدمت مولانا فرمود آری اگر شمارا
خلعانے باشد بفرما سید چوں بتقریر دلکش تمسکات محکم مے آورد خدمت مولانا
کمال الدین انصاف امیداد و تحسین مے کرد و از خدمت مولانا کمال الدین
سامانی روایت کند کہ مے فرمود در آنچه بحث سماع شد چنانکہ در نکتہ محضر سماع
تقریر افتادہ در آن محضر مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ در شانے بحث روئے
مبارک بجانب علمائے شہر کرد و این سخن گفت کہ شما از دو جنبہ یک جنبہ گیرید
اگر جنبہ حرمت گیرید حل ثابت کتم و اگر جنبہ حل گیرید حرمت ثابت کتم خدمت مولانا
کمال الدین این حکایت مے فرمود و مے گفت نہیہ و فور علم کہ در آنچنان محضر
ایشچہ نہیں معوی کن و او ازا ہتا بود کہ بقوت علم و تقوی توانستہ کہ مدعاے خود
ناہی نہ کند و عجب غایتے بود کہ خدمت مولانا فخر الدین زرا دی در بحث مساحت

نکرده اگر چه پیشینه علامه عصر بودے تا اورا ملزم نکردے نماذے روئے جماعت جائے
 سلطان المشائخ بعد از نماز پیشین مع لانا و جیمہ الدین پانلی کہ ذکر او میان
 یاران اعلیٰ تحریر یافته است نشسته بود و مولانا فخر الدین نیز حاضر میان این
 دو بزرگ در علم اصول فقہ در بزودی سخن افتاده و اس بہ بحث دراز کشیدہ شد
 مولانا و جیمہ الدین پانلی تقریر مقدمات مے کرد و مولانا فخر الدین بہ کونست
 و بحسن عبارت مقدمات برآں زیادت میگرداناکار بحث بحدے کشید کہ خدمت
 مولانا و جیمہ الدین در غضب و در تشنیع کث و خدمت مولانا فخر الدین را
 گریہ مستولی شد و بچوب مشغول نگشت چوں خدمت مولانا و جیمہ الدین از تشنیع با
 ماند خدمت مولانا فخر الدین ہم در مجلس صفائے درویشانہ کرد و برخواستند
 ہمدراں ایام روزے شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ العزیز در مجلس
 کہ خدمت مولانا فخر الدین مولانا نصیر الدین محمود را گفت و اشارت نجاب
 کاتب حروف کرد کہ اس خوردک در تعلیلات بغایت ہشیار است چینیے آرد
 بہر سید خدمت شیخ نصیر الدین محمود بندہ را پرسید کہ بچوب اصل چہ بود چوں
 بندہ تعلیل این کلمہ بگفت خدمت شیخ محمود بریں زیادت کرد کہ بدان علتے کہ او
 دیسبب قط شد و آخر اجب نجابں علت نبود چرا و او سا قضا شد بندہ گفت براے
 اطراد باب آں جوابے کہ بندہ گفت خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ
 بغایت خوش شد و بانشرح باطن و ستارچہ جاہلی با مسواک کہ بردست مبارک
 داشت بجانب بندہ انداخت مقصود این تقریر آنست کہ این بندہ در نظر سعاد
 بخش این دو بزرگ خلعت یافت و حسین مشرف شد الغرض چوں خدمت مع لانا
 فخر الدین از سبق فارغ شد یک میت از قصیدہ سبعیات بندہ را بگفتے و
 تعلیلات پرسید و ہمیں وصیت کردے کہ در کار لفظ بکوش کہ اصل این است
 ہم از اینجا علوم دیگر باسانی خواہد کشاد و خدمت مولانا فخر الدین مرتبہ اجتہاد
 داشت و دو رسالہ در اباحت سماع بتقریر خاص نوشتہ است و مقدمات اباحت

اس برقواعد اصول فقہ تمام کردہ کمال علم و تجرا و از آنجا تحقیق میشود و فضائل دیگر از
 گریہ جگر سوز و ذوق نروند و صفائے ظاہر و باطن او چند آنست کہ قلم از رقم آن عاجز
 آید شیخ سعدی خوش گوید بیت سعدی کہ داد حسن ہمہ نیکو او بداد + عاجز بماند و
 زبان فصاحتش اگر وقتے خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ بایاں تماشائے
 زراعت باغ و کوہ و صحرا بیرون آمدے کاتب حروف نیز برابر این بزرگان
 بود و بحق حلق علیہم و علامت بعینتی و اند سال ذوق آن مجلس دسور و نہ خود حس
 مے کنم امیر خسرو گوید بیت مرا باز آن طریق ساقی خود یاد مے آید غم دیرینہ بازم
 در دل نا شاد مے آید و این بندہ بر یاد آن بزرگان بطیفیل سلطان المشایخ
 زندہ مے ماند شیخ سعدی خوش گوید بیت جان من زندہ بتا شیر موائے
 دگر است + ساز داری نکن آب و موائے دگر مے نکتہ چہارم و بیان شنیدن
 سماع خدمت مولانا فخر الدین زرا دی و گریہ جگر سوز و دھالے کہ خدمت ایشان
 را در سماع بود رحمۃ اللہ علیہ عرض میدارد کاتب حروف پر آنجا شبے بر سر حوض خاص
 علای سماع شد در آن مجلس مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ سلطان المشایخ
 حاضر بود و قوالان خوش گو و غزلخوانان خوش السحاں موجود چون سماع آغاز
 شد خدمت مولانا فخر الدین را سماع بگرفت و در گریہ چنان مغلوب شد کہ دم مبارک
 ایشان بہ تہ مے شد مصرع گریہ گرہ شد در گلور بہ تہ شد آواز را چون عزیزان
 مجلس رقص برخاستند بندہ دریمائے مولانا فخر الدین میدید کہ نرد شده بود
 و آب از چشم مبارک او چون جوئے آب رواں گشتہ بزرگے خوش گوید بیت
 چشم ما آب رواں کرد چہ چارہ آنرا کہ بچیانہ نتوان آب رواں گرد آورد +
 و بر سر دوز انگشت پا در قص مے جست خدمت مولانا حسام الدین ملتانی
 را معاینہ کردم از مقام صد کہ آنجا ایستادہ بود و مقابل مطربان بہت قص منبید
 رہت پیش مطربان آمد و سماع بیت کرد باز همچنان راست باز گشت در مقام
 خود آمد و بایستاد و ذوق سماع این ہر دو بزرگ در جملہ حاضران مجلس اثر کردہ بود

بایستاد
 بایستاد

و نیز شبی بر سر حوض سلطان در دولت آباد که خدمت مولانا آنجا فرود آمد و
چند گاه سکونت کرده سماع بود سید خاموش عم کاتب حروف یاراں و غزیاں
در آن مجلس حاضر و مجلس نم کو رسعود سحر خواں غزلے از امیر خسرو بغایت مرق
خواند چوں بدیں دو بیت رسید قطعه تو باد شاه بتائے و خواهم ایست که
شغل رفتی نهی بر درت مرا باشد و ندانم این دل گمراه را که فتوای داد که بت
پرستی در عاشقی روا باشد خدمت مولانا فخر الدین را این دو بیت سخت
گرفت گریه چنان مستولے شد که نزدیک ملک کشید از غایت گریه زیر پلکپلکای
چشم مبارک او سرخ شده بود و بغایت سریع البکا بود و میان یاراں اعلیٰ
بیچ کس این چنین گریه نداشت که خدمت ایشان را بود علیه الرحمة والغفران
نکته پنجم در بیان ملاقات مولانا فخر الدین زرا دی قدس سره العزیز با
سلطان محمد بن تغلق انا را اندر برانه عرض می دارد کاتب حروف برانجلیه
و در آن ایام که سلطان محمد تغلق خلق شهر دہلی در دیو گمیر رواں کرد و بخوا
در آن ایام ملک ترکستان و خراسان ضبط کند و آل چنگیز خان را
در اندازد و تمامی صدور و اکابر شهر دہلی و اطراف که در شهر جمع شده بودند
فرمود تا حاضر آیند و بارگاه های بزرگ نصرت و وزیران منبر بنهند تا بر آن
منبر خود بر آید و خلق را در جهاد کفار تحریص کند الغرض هم در آن روز خدمت
مولانا فخر الدین و مولانا شمس الدین بجای و شیخ نصیر الدین محمود را طلب
فرمود خدمت شیخ قطب الدین دیر که یکی از مریدان خوب عتقا سلطان
المشایخ بود و عاشق جمال و لایت پیر و شاگرد مولانا فخر الملت و الدین
زرا دی خواست که مولانا فخر الدین را پیش از آنکه دیگر غزیاں بیایند پیش
برود و خدمت مولانا را مطلوب نبود که با سلطان ملاقات کند بلکه کرات می
گفت که من سر خود پیش می در سرگای مر و غلطید که بنیم یعنی با او محبت
خواهم کرد و او زنده خواهد گذاشت الغرض چوں خدمت مولانا را با سلطان

در خدمت

ملاقات شد شیخ قطب الدین دبیر کفش ٹٹے پائے مولانا برداشت بطریقہ
 خدمتگاراں زیر بغل کردہ بایستاد و سلطان انجمنی را معاینہ کر دود آں محل
 پہنچ گفت با خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ بکاملہ مشغول شد و گفت ما
 میخوانیم آل چنگیز خان را بر اندازیم شما در نیکار با ما موافقت خواہید کرد خدمت
 مولانا گفت ان شاء اللہ تعالیٰ سلطان گفت ایں کلبہ شک است خدمت
 مولانا فرمود کہ مستقبل ہمیں آید ایں جواب از خدمت مولانا شنید با خود پیچید
 و فرمود کہ شما را نصیحت میکنم تا براں کار کنم خدمت مولانا فرمود کہ غضب فرو خورید
 سلطان گفت کہ ام غضب مت مولانا فرمود کہ غضب سبعی ازین سخن بود
 غضب چنانکہ اثر غضب بشرہ او ظاہر شد فاما پہنچ گفت فرمود کہ طعام پیش
 آرند چون آوردند خدمت مولانا و سلطان در یک صحنک طعام خوردن مشغول
 شدند خدمت مولانا فخر الدین زرادی علیہ الرحمۃ بوقت طعام خوردن چنان
 منتظر بود کہ سلطان را معامہ گشت کہ ایں طعام برابر من خوردن خوش
 نمی آید سلطان برائے زیادت تاکید گوشت از استخوان جدا مے کرد و پیش مولانا
 فخر الدین مے نہاد خدمت مولانا رحمۃ اللہ بکراہہ تمام اندک اندک تناول
 مے کرد الغرض چون طعام برداشتند خدمت مولانا شمس الدین سحیے و
 خدمت شیخ نصیر الدین محمود را پیش آوردند درین محل روایت نانیکے ترقا آنت
 کہ چون ایں بزرگاں آمدند خدمت مولانا شمس الدین را مولانا فخر الدین
 بجائے داد و بالاتر از خویش خدمت مولانا نصیر الدین محمود بنشانند و فرمود
 مولانا فخر الدین نشست روایت دوم آنت کہ یک جانب مولانا شمس الدین
 سحیے و مولانا نصیر الدین نشستہ بجانب دیگر مولانا فخر الدین زرادی بود
 رحمۃ اللہ علیہم و روایت اول صحیح است زیرا چہ از شیخ قطب الدین دبیر کہ
 در آں مجلس حاضر بود مرویست بعدہ چون وقت برخاستن شد بہمت این بزرگاں
 بجاں جامہ صوف و یگاں بدرہ سیم آوردند ہر کسے جامہ سیم بدست گرفت چنانکہ

آمدہ است خدمت کردہ بازگشت فاما پیش آزا نکہ جامہ سیم بدست مولانا
 فخر الدین دہند شیخ قطب الدین دبیر جامہ سیم مولانا خود بدست زیرا چہ میدا
 کہ خدمت مولانا جامہ سیم بدست نخواہد گرفت و انیمنی سبب فوت حرمت سخت
 مولانا خواہد چوں این بزرگان بازگشتند سلطان شیخ قطب الدین دبیر
 گفت کہ اے مژور و شکل این چہ حرکتہا بود کہ کردی اول کفشہائے فخر الدین
 رازیغل گرفتہ لعدہ جامہ سیم او خود بدست و او را از تیغ من خلاص نمایند
 و بلائے او بخود گرفتہ شیخ قطب الدین دبیر گفت کہ اوستاد من است خلیفہ
 مخدوم من مرا شاید کہ کفشہائے او بتعظیم بر سر گیرم فکیف کہ زریغل و جامہ سیم
 را خود چہ اعتبار است سلطان چند جفاکے مزاج امیر شیخ قطب الدین
 دبیر را گفت کہ این اعتقادہائے کفر آمیز را بگذار و الا ترا خواہم کشت اگر چہ سلطان
 را از حسن اعتقاد بے ریائی او معلوم بود کہ کرات آن غایت رسوخ اعتقاد اگر
 ذکر سلطان المشائخ بعینے بدختاں چنانکہ اختسان بہر و امثال او برائے
 ایذائے شیخ قطب الدین دبیر مباحثہ بے ادبانه کردے یاں ناکساں کہ
 بحضور سلطان مبارہ کردے و جوابہائے سخت بے التفات داد و گوشتے
 زبے دولت اگر مرا بہت محبت حضرت سلطان المشائخ بکشد و در جہ شہنا
 یاجم زود تر بخیمت ایشاں برسم و از تنگ شما خلاص یاجم الغرض تا آخر عمر
 ہر وقت کہ ذکر مولانا فخر الدین زرا دی رحمۃ اللہ علیہ و مجلس اں سلطان
 قتال اقتادے دست بر سوت مالیدے و گوشتے افسوس فخر الدین زرا دی
 از زیر تیغ خون آشام من سلامت ہر آئینہ کہ درونہ او باخارائے عزوجل
 راست باشد او در عصمت حق تقالے باشد و بدان ایشاں برو طفر نیابند
 نکتہ ششم در بیان رفتن مولانا فخر الدین زرا دی زیارت خانہ کعبہ و
 غرق شدن جہاز و بر جنت حق پیوستن اوقہ ہس سرہ العزیز عرض میدا
 کاتب حروف بر آنجا کہ چوں خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ دیویم

رفت و بر سر حوض سلطان فرو آمد و نیت زیارت خانه کعبه پیش ازین در خاطر میا
 او بود چوں در دیو گیر رسید شتیاق غالب تر شد و در آن ایام قاضی کمال الدین
 صدر جهان بخدست مولانا فخر الدین بسیار آمدے زیرا چه قاضی کمال الدین
 صدر جهان خواهرزاده و شاگرد مولانا فخر الدین هانسوی بود و مولانا فخر الدین
 استاد مولانا فخر الدین زرا دی نیز رحمة الله علیه القرض سبب طمجت که میان
 این بزرگ بود و خدمت مولانا فخر الدین ای بخدست قاضی کمال الدین صدر
 جهان بجهت رفتن زیارت خانه کعبه مشورت کرد قاضی کمال الدین فرمود که
 مصلحت نیست که بے فرمان سلطان غنیمت کردن که او را مقصود آبادانی
 این شهر است زیرا چه سلطان را مطلوب است که این شهر بوجود علما و مشایخ و صدور
 در اقصائے عالم مشہور شود علی الخصوص که او در بند ایذائے شمایے باشد چوں
 خدمت مولانا این جواب شنید باز کشف این سر پشیاں شد و این حکایت والد
 کاتب حروف رحمة الله علیه گفت خدمت الد فرمود که این معنی نیکو رفت و عشق
 مشورت نیست بزرگے گوید بیت در عشق چه جا خانه دار است و محبوبوں شود و کوہ گیر
 بخروش و خدمت مولانا فرمود که من اعتماد بر اشخاص و آدم و نزدیک خود این
 مصلحت ید خدمت الد فرمود اگر شمار بعد ازین با قاضی کمال الدین ملاقات
 شود هیچ ذکر این معنی نکنی چوں چند گاہ بریں گذشتہ باشد تدبیر انکار سے تو اس کرد
 القرض پنج گاہ برادرزادہ خدمت مولانا فخر الدین کہ در قصبہ میو در بر کار خیر
 خود خدمت مولانا را طلبید خدمت مولانا تہانہ کار خیر برادرزادہ در قصبہ بہتتون
 رفت و از آنجا غنیمت سفر جہاز کرد یک شب پیش از آنکہ روان خواہد شد بہ وقت
 نماز خفتن در خانہ والد آمد رحمة الله علیه خدمت والد فرمود مگر آن غنیمت مصمم
 شد فرمود آرسے ساعتی نہ شستہ بوقت داع دو تنکہ نقرہ خدمت مولانا بہت
 کاتب حروف داد و دوم روز آن روان شد چوں از قصبہ بہتتون در گذر کوکن
 تہانہ رسید خواست کہ در جہاز سوار شود مکتوبے بجانب یاراں در دولت آباد

فرستاد و عنوان مکتوب این بیت بخط مبارک اوسط بود و بیت این نامه که
 اندوه و غم سینۀ ماست * اے یارِ بزرگسار! برساں * چون مکتوب باز کردند
 در میان آن نامه میں بیت بود و بیت یارِ وارگی بسزا رو * رفتن حج بہانہ
 افتادہ بہت * الغرض خدمت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سلامت در خانہ کعبہ رسید
 و حج بگذارد بعد از آنجا غیمت بغداد کرد چوں بزرگان بغداد از علما و مشائخ
 شنیدند کہ انجمن بزرگے نے آید جملہ استقبال کردند و قدم اور اسعاد و دانستند
 و چند گاہ کہ خدمت مولانا در بغداد بود و علم حایت آنجا بحث کرد چنانکہ از ہمہ علما
 احادیث ذائق آمد چوں از آنجا باز گشت خواست کہ در شہر مدلی بیاید و جہاز
 سوار شد و در آن جہاز رخت سلطانی بسیار بود جہاز گراں شد و غرق گردیدن
 گرفت مقدمان جہاز پیش مولانا آمدند و گفتند کہ جہاز غرق میشود اگر شما خست
 و ہید ما قدرے رخت رو یا اندازیم جہاز سبک شو خدمت مولانا فرمود کہ مرا
 بر رخت مردمان چہ تصرف کہ بگویم کہ در آب اندازند بچنان خدمت مولانا بر
 محکم استقبال قبار شستہ غرق شد و بر تہ شہادت رسید رحمۃ اللہ علیہ ہم
 آنذا ت پسندیدہ و در میان یاراں چوں نور دیده آن عالم علوم ربانی آن
 حافظ کلام رحمانی آن بادشاہ عالم رازاں میان علما بتقریر خوب ممتاز یعنی
 مولانا علاؤ الدین نیلی کہ خلیفہ سلطان المشائخ بود و عجب تقریرے
 داشت کہ فحول علما عاشق تقریر او میشدند در میان یاران اعلیٰ سخن در علم
 و سلوک بیشتر خدمت ایشانے گفتند و رکشت خوا مض کشف و مفتاح
 مثل داشت و در مجلس مولانا فرید الدین شافعی کہ شیخ الاسلام او دہ قاری
 کشف خدمت مولانا علاؤ الدین بود و خدمت مولانا شمس الدین بیگ
 و علمائے او وہ ساسع بودند کاتب حروف میں بزرگ را دریافتہ بود و زتی
 علما داشت فاما باوصا اہل تصوف موصوف بود و روزے سلطان المشائخ
 نماز پادگذار و بدولت بالائے با جماعت خانہ در مقام مہو نشست خدمت

عجلہ

مولانا علاؤ الدین آخر مار سید عزیزا نے کہ نماز برابر سلطان المشائخ در نیافتہ
 بودند مولانا علاؤ الدین نیلی در محن جماعت خانہ افتد اگر مذ الغرض اس بزرگ
 درامست قرات بنوعی باحسان خوب داکر د کہ خدمت سلطان المشائخ را از
 شنیدن آن حالے و ذوقے و شوقے پیدا شد اقبال خادم را فرمود کہ اس عزیز
 خوش الحان کہ بنماز مشغول است تو اس مصلے خاص بیرون نظر بایست ہمینکہ از نماز
 فارغ شود بدو بدہ خواجہ اقبال بچیناں کرد چون خدمت لانا سلام نماز داد و دید کہ فرشتہ صفتے
 خلعتے ہشتی از خدمت آن آسمان کرامت آورده است منتظر ایستادہ خدمت مولانا بہد
 تعظیم و تکریم آن مصلے از اقبال خادم کہ مقبول اہل لے بودست و بر سر و دیدہ گذراند
 و بجائے جاں نگاہداشت اگرچہ اس بزرگ از حضرت سلطان المشائخ مجاز
 مطلق بود معہذا یک مرید ہم نگرفت کرات فرمودے اگر سلطان المشائخ در صدر
 حیات بودے سن خلافت نامہ بخدست سلطان المشائخ رسانید و عرضہ
 کردے اگرچہ بندگی مخدوم از راہ بندہ نوازی شفقت فرمودہ است و مراد ولت
 خلافت خود رسانیدہ فاما بندہ خود را شایان این محل و اس مرتبہ نمیداند و تفضل
 عہدہ دینی نے تواند کرد و دریں قضیہ تبعای شیخ عارف خلیفہ شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس سدسہ العزیزے کند و کیفیت شیخ عارف مذکور سیا
 خلفائے شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است و قتی مولانا شمس الدین سچے
 و مولانا علاؤ الدین نیلی و عزیزان دیگر از او دہ بخدست سلطان المشائخ
 آمدہ بودند و در آن آیام تشویش ملاعین بود و حوالی دہلی را خرابے کردند
 و خلق را درون حصار مے آوردند سلطان المشائخ بعد رسیدن ایشان
 چہارم روز پیش طلبید اس عزیزاں را و دواع نمود و در او دہ رواں کرد و اس
 بزرگان سبب تعجیل رواں کردن منقص گشتہ چون در تلبیت رسیدند خدمت
 مولانا علاؤ الدین را علیہ الرحمۃ تپ محرق آغاز شد و خدمت لانا شمس الدین
 سچے و یاران دیگر را حیرت زیادہ گشت خدمت مولانا علاؤ الدین مردے

نازل ولایت و راه با خراب گشته درین اندیشه هم در تلمیذ ماند و عرض داشت
 بنحیست سلطان المشایخ نوشتند که این بندگان بحکم فرمان سلطان
 المشایخ روان شدند در اول منزل مولانا علاء الدین را تب
 گرفت و راه با از پیش خراب درین باب بدانچه فرمان شود سلطان المشایخ
 ازین خارج بجهت این بزرگان و سنگها سن خاص بجهت مولانا علاء الدین فرستاد
 و فرمود که شما باز گردید و بیایید چون فرمان بنحیست این بزرگان رسید شادی
 کنان باز گشتند مولانا علاء الدین را گفتند که شما در سنگها سن سوار شوید گفت
 مرا چه محل و یا آگ باشد که در سنگها سن خاص سوار شوم الغرض و و له که ایام کردند
 و در آن سوار شد و گفت این سنگها سن خاص پیش من کرده برید چنانکه نظرم
 آن افتد و موجب صحت من گردد و الغرض چون بنحیست سلطان المشایخ
 رسیدند رحمت با و شفقت با بسیار زانی داشت فرمود که حال زحمات مولانا
 چگونه بود چون قصه تب بگفتند اقبال خادم را فرمود که چیزی طعام بقیه سحر که
 مانده است بیا اقبال کچوری و روغن و آهری آورد خدمت مولانا علاء الدین
 را فرما شد که بخور چنانکه خدمت مولانا کچوری و روغن و آهری خورد تب تجلی
 دفع شد بعد فرمود چون اینجا تشوش ملاعین میشوند و خلق اطراف را درون شهر
 می آرند و خلق را شربک طعام و مقام سخت پیش می آید و شما ازین سبب تنگ
 می آید تعجیل ترا گرد خانه برسد نیکو تر باشد این بزرگان سر بر زمین نهادند و عذر
 و معذرت پیش آمدند الغرض چون سلطان المشایخ را معلوم شد که مولانا
 علاء الدین نیلی در سنگها سن سوار شده است فرمود که چرا سوار نشدی مولانا را
 بزمین آورد و عرض داشت کرد اگر نمی روم از راه بنده نوازی کرم می فرمائید
 فاما این بنده را تحمل خود باید دانست الغرض تا آن غایت که خدمت مولانا
 علاء الدین رحمت الله علیه در صد حیات بود پیوسته آن سنگها سن را در محله
 داشته که در نظر او بود و آنرا تقبیل کرد و بر کتفها گرفته و با چنداں فضائل

و علم حق جل علی مولانا علاؤ الدین را بخشدہ بود اعتقادے کہ بخیرست حضرت
سلطان المشائخ داشت برہمہ غالب مدچنانکہ در آخر عمر فوائد الفوائد کہ ملفوظات
سلطان المشائخ است بخط مبارک خود نوشت بیشتر حال در نظر خود میداشت
و مطالعہ میکرد و او را در خود ہماں ساختہ از و پرسیدند کہ چندین کتب معتبرہ از ہماں
کہ بخیرست است ہیچ و آں رغبتے نمے نمائید مگر در ملفوظات سلطان المشائخ
جواب گفتے اے غافلان جہانی از کتب سلوک جز آں پراست فاما ملفوظات
روح افزائے محمد و م خود کہ نجات من بدانست کجا یا ہم بزرگے خوش گوید بیست
مراسیم تو باید صبا کجاست کہ نیست کجاست لعل تو مشک خطا کجاست کہ نیست
ایں ضعیف گوید بیست خیال روئے تو شد عید من از ان شدم مرا بعد کس است
حاجتے چنداں آخر الامر چند روز ذات مبارک ایں بزرگ را رحمت شد بخوار
حق پیوست در حطیرہ سلطان المشائخ پیش در گنبد دہلیز درونی چہو تہ است
متصل مقابر یاراں کہ در حیات خود خدست مولانا عمارت کنانیہ بود بغایت مروح
ہمدراں چہو تہ دفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں عالم عشق آں جہان صدق
کہ در زہد و ورع و تقوی و کثرت بکامیان یاراں اعلیٰ موصوف و مشہور بود یعنی
مولانا برہان الملک والدین غریب رحمۃ اللہ علیہ عزیزے خوش گوید بیست
غریب است ایں محبت حق بدینا حبیب اللہ فی الدنیا غریب و ذکر ایں
بزرگ کمال برو نکتہ است نکتہ اول در بیان محبت اعتقادے کہ مولانا برہان الدین
غریب با حضرت سلطان المشائخ داشت رحمۃ اللہ علیہ عرض مبارک
حروف بر آنچہ عجب محبت اعتقادے کہ مولانا برہان الدین بخیرست سلطان
المشائخ داشت تائب گو پشت مبارک خود طرف غیاث پور نکر دو نیم معنی از
یاران اعلیٰ ہیچ کس را میسر نشد و در کار اعتقاد میان یاران اعلیٰ مقتدا بود و از
بیشتر یاران اعلیٰ در ارادت سابق بود و دل پائے دادگان محبت و عشق را
نیکو مرسمہ و درد عاشقاں را نیکو دوائے و خوش ببعان وقت چنانکہ اخیر سر

مہتمم

صلوات
بر
خداوند
مبارک
و
عزیز
و
مہتمم
نادر

و میر حسن و عزیزان دیگر بوسیلتہ لطافت طبع و عشق سیر محبت ارگشتند و بیشتر
 این عزیزان در صحبت او مے بودند چنانکہ شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ
 در آنچہ در شہر تعلیم کرد و برو بود و احیائاً امامت اک عاشق صادق کرد و
 وقتے سلطان المشائخ از مولانا محمود رحمۃ اللہ علیہ پرسید کہ تو کجا میباشی
 شیخ محمود عرض داشت کرد کہ در شہر رخاۃ مولانا برہان الدین غریب نجم
 سلطان المشائخ فرمود مصرع فرسودہ باش ہر کجا خواہی باش و این بزرگ
 را در سماع غلو تمام بود و ذوق بسیار و اولاد یاران او را در قصص طرزے علاحد
 بود چنانکہ اصحاب یں بزرگ میان یاراں برائی گفتند و ہر کہ یک ساعت بخت
 ایں بزرگ بودے از ذوق کلام عشق آمیز (وصفاۃ) محاورہ و لغریب او عاشق
 جمال لایت او گشتے و بندگان خدائے را در اعتقاد و محبت پیراہ نمونے بہتر
 از و کسے نبود و کاتب حروف کرات سعادت قدم بوساں بزرگ دریافتہ است
 و اسیر کلمات عشق انگیز او شتہ رحمۃ اللہ علیہ نکتہ دوم در بیان کوفتہ گشتن
 سلطان المشائخ و خستود شدن سلطان المشائخ از مولانا برہان الدین
 غریب یافتن خلافت او از حضرت با عظمت سلطان المشائخ قدس اللہ
 سرہ الغیز عرض میدارد کاتب حروف برانجامہ چوں عمر مولانا برہان الدین
 بہفتاد و اند سال کشیدہ و او خود در خلقت ضعیف بود و سوختہ محبت پیر بود
 امیر خسرو خوش گوید بیت خسرو اگر سوختہ است نے نسپے دیگران سوختہ
 تر باد از ین گزیراے تو نیست و از غایت ضعف گلیمے دو تو میکرد بالائے
 اک در خانہ خود مے نشست اینمغنی علی بن علی و ملک نصرت کہ قریب سلطان
 علاء الدین بودند و مرید حضرت سلطان المشائخ شدہ و محلیق گشتہ
 تحفہ کردہ بخدست سلطان المشائخ رسانیدند کہ مولانا برہان الدین
 غریب بتجاوہ شیخی مے نشیند و رعایت اینکار طریقہ مشائخ مے کند سلطان
 المشائخ ایں سخن بر بخید چوں خدمت مولانا برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ

چہارم

دیدن سلطان المشائخ آمد سلطان المشائخ باو ہیچ سخنے نہ گفت مولانا
 بعد پائے بوس از خدمت سلطان المشائخ برخاست و رجاعت خانہ آمد و نشست
 و در حال اقبال فرمان سلطان المشائخ رسانید کہ شما ہمیں ساعت باز گردید
 و در خانہ بروید خدمت مولانا متحیر شد کہ ایں چو اوقو صعبہ دشمنی سعودی گوید
 بیعت تاجہ کریم و گربار کہ شیریں لب و دست و سخن باز نہ باشد چشم از انارزش
 مولانا بضرورت از انجا بیرون آمد و در خانہ مولانا ابراہیم طشت دار حضرت
 سلطان المشائخ کہ محب و مخلص قیم خدمت مولانا بود آمد و دو روز در خانہ
 او در غیاب پور ماند مولانا ابراہیم دید نہاید کہ ایں خبر بخیر خدمت حضرت سلطان
 المشائخ برسد کہ خدمت مولانا بر مان الدین در خانہ من است این غنی بخیر
 مولانا بر مان الدین گفت خدمت مولانا و شہر رفت بغایت سرسیمہ و پیشا
 خاطر در خانہ خود بتعزیت آنکہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کو قوت
 شدہ است نشست ایں خبر بجمہایاران شہر رسید یاران شہر بدین اومے
 و ارا در گریہ می دیدند چنانکہ از گریہ خدمت مولانا ایشان در گریہ میشدند بعد
 چند روز امیر خسرو علیہ الرحمۃ کہ دوست خدمت مولانا و بخدمت حضرت سلطان
 المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمد بنوعی بہتر گزارید کہ مولانا بر مان الدین
 مریدے صادق بندہ معتقد است ابو بغایت ضعیف شدہ است و در بویا
 نے تواند نشست انو ہائے او در دمی کند ضرورت برائے دفع زحمت گلیم
 و رتہ خودے اندازد و وہی چند کہ مثل ایں عرض داتے کرد قبول نے افتاد بعد
 امیر خسرو با یاران دیگر مشورت کرد اتفاق بریں مستقیم شد کہ امیر خسرو بہت
 در گردن کند و بخدمت سلطان المشائخ بیاید و التماس عفو خدمت مولانا
 کند امیر خسرو ہچنان کرد دستار در گردن خود کرد و بخدمت سلطان المشائخ
 رفت بایستاد سلطان المشائخ پرسید کہ ترک چیت ایں عرض داتے کرد عفو
 جہانم مولانا بر مان الدین از حضرت مخدوم جہانیاں التماس کیم سلطان المشائخ

تیسرے فرمود و فرمود کہ او کجاست فرمان شد کہ اور اطلبید خدمت مولانا بک خان
 انخانہ بیام خدمت مولانا و امیر خیر دستا در گردن کردہ ہر دو بخدمت سلطان
 المشائخ رفت و سیریزیں نہادند و وصفت نعال استادہ شد مذبحہ سلطان
 المشائخ نشو و شد خدمت مولانا تجدد بیعت مشرق الحکم شتر علی ذلک عرضید
 کاتب حروف برانجامہ کہ چون بعضے یاراں اعلیٰ را از حضرت با عظمت سلطان
 المشائخ اجازت خلافت شد سید السادات سید خاموش عم کاتب
 حروف و خواجہ مبشر کہ از خدمتگار ان قدیم سلطان المشائخ بود بجا
 فرزندان پرورش یافتہ بخدمت سید السادات سید حسین گفتند خدمت
 مولانا بر مان الدین از مریدان سابق ہست و در اعتقاد میاں یاراں
 ممتاز چہر اشاید کہ ذکر اقبہت خلافت بخدمت حضرت سلطان المشائخ
 نکنید حسین رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ من با قبیل خواہم گفت تا بحال
 قابل بجمت اینکار خدمت مولانا را بخدمت حضرت سلطان المشائخ
 بگذرانند بعدہ سید خاموش و خواجہ مبشر و خواجہ اقبال را گفتند بفرمایند
 محبتہ کہ خواجہ اقبال را بخدمت سادات بود و در حمایت ایشان سحر کند
 قبول کرد و خدمت مولانا را فرمود کہ شما مستعد شدہ بیایید تا بخدمت سلطان
 المشائخ بگذرانم چون خدمت مولانا ہیما اقبال خدمت مولانا را پیش
 برد و سید خاموش نیز در آن محل برابرہ بود سلطان المشائخ درین حال
 میان حجرہ چوب خانہ کہ بالاسے ہام جماعت خانہ بود در پلنگ غلطیدہ تھا
 بالا کشیدہ فامارے مبارک ایشان از لحاف بیروں بود و القرض خواجہ
 اقبال بخدمت سلطان المشائخ ذکر کرد کہ مولانا بر مان الدین
 غریب بندہ قدیم مخدوم را پائے بوسے کند و امیدوار محبت مے باشد
 سلطان المشائخ چشم مبارک باز کرد و جانب مولانا و اقبال دیدن گرفت
 خدمت مولانا و درین محل زمیں بوس کرد بعدہ اقبال ہم در نظر مبارک

حضرت سلطان المشائخ بقیہ جامہ ہائے خاص باز کرد و پیراہنے و کلابے کہ
 کہ صحبت سلطان المشائخ یافتہ بود و کثرت پیش سلطان المشائخ برد و دست
 مبارک سلطان المشائخ بر کس پیراہن و کلابہ نہاد بعدہ خواجہ اقبال و نظر
 سلطان المشائخ اس جامہ مولانا بر کمان الدین را پوشانید و گفت کہ شما
 ہم خلیفہ اید و دریں معرض سلطان المشائخ ساکت بود و سکوت دلیل رخصت
 بعد از نقل سلطان المشائخ مولانا بر کمان الدین چند سال و حیات بود و
 بیعت بخلق خدا میداد چوں در دیو گیر رفت بر حمت حق پیوست و ہما نجا مدفن یافت
 و روضہ او امروز قبلہ حاجات خلق اس دیار است منہم اس صورت صفا اس سیرت
 و فاعل شمع سابقال اس صبح صادق اس صفا یقین اس مقتدائے دیں
 مولانا و چہمہ الملیہ والدین یوسف کلا کہری عرف چندیری کہ از خلفائے
 سابق سلطان المشائخ بود و زاید و عابد زمانہ و عاشق بجمال دورے وافر و اشت
 اور اعتقاد سے و محبت حضرت سلطان المشائخ راسخ ہوئے عزیز بود و کلام غلام
 بے نظیر اس بزرگ اسناقب کرامات بحدے است کہ قلم از رقم اس عاجز آید و خدا
 مولانا بر کمان الدین غریب رحمۃ اللہ بواسطہ خدمت مولانا یوسف بخدمت
 سلطان المشائخ پیوست چنانکہ خدمت مولانا یوسف بواسطہ مولانا عیسیٰ کلا کہری
 عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ چوں اس بزرگ از بہت ارادت اجازت
 میان یاران اعلیٰ سلطان المشائخ سابق بود و ذکر او از دیگر اس مقدم ہائے
 فاما چوں اس بزرگاں حقوق صحبت تربیت بر کاتب حروف بیشتر داشتند بدین
 رعایت ذکر ایشان مقدم داشت و ذکر اس بزرگ مشتمل بر سہ نکتہ است نکتہ اول
 در بیان محبت و عشق کمال اعتقاد مولانا و چہمہ الدین یوسف کہ در حضرت
 سلطان المشائخ داشت منقول است کہ وقتے خدمت مولانا یوسف
 بہ آرزوئے قہمبوس سلطان المشائخ بیرون آمد و در آں ایام سکونت خدمت
 مولانا در سرانے و ماری بود از انجا خیاث پور موازنہ شش باہفت کرد و

محمّد

نکتہ اول
منقول
است

باشد مولانا یوسف از خانه چند قدم معدود و زوچهار یا پنج که در خاطر مبارک گذشت
و با خود گفت که اے یوسف در حضرت سلطان المشائخ پیائے میروی
در راه شیخ قدم از سرے باید ساخت مصحح ما قدم از سریم در طلب ستاں ۛ
فی الحال جانب خانہ سلطان المشائخ مالم قدم آغاز کرد و سیوم الملق خود را
فرو خانقاہ سلطان المشائخ دید و نیز منقول است کہ وقتے مولانا یوسف
از کلاہری باشتیاق پیائے بوس سلطان المشائخ رواں شد چون میان
راہ رسید از غایت اشتیاق و خاطر مبارک گذرانید چه خوش باشد کہ این کس
بہ پردو بیائے بوس حضرت سلطان المشائخ برسد بہدین خطرہ بود کہ
حق تعالیٰ از برکت اعتقاد صاف و اشتیاق غالب اولیٰ پراں آورد و ہمینکہ
جانب خانہ سلطان المشائخ سہر بر زمین نہاد شیخ سعدی خوش گوید بیت
گر سرفرازی کنم از پیش اہل دل ۛ سر برنے کنم کہ مقام خجالت است ۛ ہمدیں
حال بغایت ربانی در خاطر مبارک گذشت کہ در حضرت سلطان المشائخ
بسر باید رفت کہ پیائے رفتن ہیج نباشد چوں این خطرہ مصمم گشت مولانا یوسف
رحمۃ اللہ علیہ بسر رواں شدن آغاز کرد و خدمت مولانا را حالے آفرود گرفت و چو شد
چنانچہ از خود خبر داشت چوں بخود باز آمد سر مبارک خود را گرد آلود و دستار از جگر
شدہ در گردن افتادہ یافت خود را بر سر آب ستارے دید بعدہ در آب ستارے
وضو ساخت دستار بر سر بست بخد مت سلطان المشائخ و خطیرہ درآمد
و بسعادت قدم بوس مشرف گشت و از آنجا کہ سلطان المشائخ مکاشف عالم بود
حال ایں عاشق مشتاق دریا و فرمود راے بود و در قنوج کہ بہمت او آب
خوردنی از حوض پدہ کیار کہ در کیتہل است ہر روزے آوردند بر مادہ شترے
کہ آنرا ساندنی گویند و در روانگی برباد بسقت کردے العرض در آں ایام مروے
بود و کیتہل برنے کہ در قنوج مے بود عشق داشت بغراق او مے سوخت کئے
نے یافت کہ پیغامے بر فرستد تا آں عاشق بیچارہ آں شخص کہ آب پدہ کیار

برہائے بے بردیا اور سرعشق خود بکشاو در و فراق گویاں برابر او رواں نشد و در
 حکایت عشق و اندوہ جگر سوختہ سے مشغول بود کہ خبر از خویش نداشت کہ در راہ چگونہ
 میر و مصرع خبر از خویش ندارم کہ میں سے سپہم الغرض حکایت کنناں در روز نشد
 حصار قنوج رسیدہ خواست کہ باز گردوں مرد کہ آجے برد او را گفت کہ در قنوج
 رسیدی اینک حصار قنوج مے نماید کجا باز مے گردی آں عاشق کہ مشغول
 بحکایات بود بخود باز آمدہ گفت آہ مرا کشتی ایں سخن بگفت بلزید و بیفتاد و آتجا
 بتخانہ نزدیک بود خود را بہر از حیالہ پیش و آں بتخانہ انداخت دید کہ برد آں بتخانہ
 نوشتہ انداگر کسی از راہ دو دراز کہ قطع آں مسافت اندازہ بشر نباشد بنوعے
 برسد کہ خوف تلف او باشد چہ کند پائے خود را بر رخن چرب کن و با تیش گرم
 کند بعدہ آں پائے با تیکائے دیو اسے بالا کن بغلطہ آں ماندگی و زحمت
 راہ از موضع شود ایں علاج در نظر او آوردند دید کہ نزدیک بت چراسے پر بر رخن
 مے سوزد آں رخن کہت پائے خود چرب کرد و پائے بالا کردہ نزدیک چرخ
 داشت تا گرم شود و خود غلطیہ در خواب شد ساعتے بگذاشت آں ماندگی ازو
 دفع شد ہو و الغرض عشق را ثمر بسیار است فایدہ ہائے بیشمار مے باید کہ او
 دریں صادق باشد تا بخورد نکتہ دوم در بیان یافتن مولانا و حبیل الدین
 یوسف انفاس نیک انواع نعمت ہا از حضرت سلطان المشائخ منقولست
 کہ روزے سلطان المشائخ را وقتے خوش بود دریں میاں خدمت مولانا
 یوسف درآمد و سعادت قدم بوس چل کرد سلطان المشائخ اقبال
 خادم را فرمود فلان کاسہ چوبیں پرازیوہ مکن و بیار اقبال ہچناں کرد سلطان
 المشائخ آں کاسہ چوبیں بہت مبارک گرفت فرمود کہ سنی سال است کہ ایں کاسہ
 بہت مولانا یوسف امروز تمہوداں مے کھم مولانا یوسف فی الحال دین
 فراز کردہ پیشتر شد سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاسہ را در دامن
 مولانا انداخت فرمود حق تعالیٰ ترا تانے و ایمانے و امانے کراست کند آخر

نیکہ کردن
 بیاد رس

نکتہ دوم
 منقولست

پیش

مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ کثرت فرمودے ارزا روز بازار کہ سلطان المشائخ
 ایں دولت بمن ارزانی فرمود از ان منعت پیچ کمی نیست و حق تعالیٰ مراد
 امان خود میدارد و از حضرت پروردگار امیدوارم کہ مرا با پیمان خواہد برد منقو
 وقتے سلطان المشائخ را در زانوئے مبارک علقے حادث شد زانو آمار
 گرفت و در میکرد و ضعف غلبہ کرد و خلق از اطراف چنانچہ بد اول و او
 و شہر ہائے دیگرے آمدند و میدان اعلیٰ نیز تمامی برائے عیادت آمدہ بودند
 مولانا یوسف ہم از چندیری آمدہ بود مولانا چون اول قدمبوس محل
 کرد از برائے صحت ذات شریف فاتحہ التماس نمود بعد تمام فاتحہ سوزانہ
 مبارک سلطان المشائخ دید دوم روز سلطان المشائخ فرمود چندیں کہا
 آمدند و دعا کردند و شہر نیامد مولانا یوسف دیر و التماس فاتحہ نمود و بر زانو دید
 و روزانو آرامیدہ است و وجود سبک شدہ بعدہ سیوم روز سلطان المشائخ
 غسل صحت فرمود ہر یکے مبارک باد و صدقہ فرستاد خدمت شیخ یوسف چندیری
 نیز مبارکباد و صدقہ پیش برد و فخر منقولست روزے در جماعت خانہ حضرت سلطان
 المشائخ مولانا یوسف چندیار دیگر نشستہ بودند دریں محل مردے درے چند دریا
 آورد و گفت ازین م شیرینی تیار نماید مولانا یوسف و یاراں چند درم دیگر
 ضم کر دند و شیرینی بسیار تیار نمود و چون شیرینی در میان نہادند ہر کسے دست
 بشیرینی برد و مگر خدمت مولانا یوسف کہ دست کشیدہ داشت حاضران گفتند
 شما چرا شیرینی نمی خورید مولانا فرمود من از روئے طریقت خود را بہ سلطان
 المشائخ مے دادم ذات شریف سلطان المشائخ حاضر است ایں شیرینی را
 بہ بندگی سلطان المشائخ باید برد تا در نظر ایشان خرج شود و جملہ یاراں با شیرینی
 بحضرت سلطان المشائخ عرض داشت کردند کہ ما امروز از مولانا یوسف
 کلاہری فائدہ یافتیم کہ آں فائدہ حاصل نشود مگر بریاضت حضرت سلطان
 المشائخ پرسید احوال چگونه بود یاراں قصہ حال با تمام تقریر کردند خدمت

سلطان المشائخ بلفظ دربار فرمود در روش درویشی کس همتائے مولانا
یوسف نباشد و درین راه چوں سالکان ثابت قدم میروند منقول است که تخر
نام والی چندیری بود پیشترے از ششم او میدان سلطان المشائخ بود و تذکرم اشارت
سلطان المشائخ با خدمت مولانا یوسف نیز مجتبی و اعتقادے بسیار داشتند
و تربیت ایشان در نظرایں بزرگ بود و ایں تهر شورے انگشت بدیں سبب جمیع
میرداں در المذاق رفتند خاطر مبارک خدمت مولانا یوسف نیز سبب فرقت
یاران نگرانے بود و یار در غایت اعتقاد و اخلاص بود و آنخدمت مولانا یوسف
گفت دریں دیار لذتے نامده است مرا سمت لکهنوتی اقطاع شده است سمت
لکهنوتی عنایت فرماید خرج راه و بارکش جزاں من هیتا خواهم کرد خدمت مولانا
یوسف فرمود که دریں مقام خود نیامده ام فرستاده خدمت شیخ آمده ام بروم
پیش ایشان عرض دارم تا چه فرماں شود بعبده خدایت مولانا یوسف برائے
قدم بوس سلطان المشائخ در دہلی آمد چوں سعادت قدم بوس حاصل کرد و
عرض داشت که مردے مراے گوید که سمت لکهنوتی عنایت کن چوں من
دیاں دیار فرستاده بندگی مخدوم رفته ام بغیر رخصت مخدوم از انجام گز نزدوم
سلطان المشائخ فرمود مولانا یوسف خواه تو و چندیری باش
خواه جائے دیگر هر جا که خواهی بود در امان حق تقائے خواهی بود مولانا سر
برزیں نهادہ عرض داشت که چوں بندگی مخدوم اسم چندیری را بر بند
مقدم داشتند من ہم و چندیری خواهم بود سلطان المشائخ بدیں رعایت اؤ
بر مولانا تحسین کرد بعبده حضرت سلطان المشائخ خدمت مولانا را وداع
کرد و چندیری رفت تکتہ سیدوم در بیان خلافت یافتن خدمت مولانا و جلیه
یوسف از سلطان المشائخ منقول است که در عهد علایکی والی از بادشاہ
برائے فتح چندیری بالشکر بسیار تعین شد و او از معتقدان حضرت سلطان المشائخ
بود حضرت سلطان المشائخ آمد و عرض داشت که مرا بادشاہ بر مقامے قلب

نام زکریا است اگر یارے از حضرت سلطان المشائخ نیز بر نام زد شود و او پناه
 او برویم و امید فتح آن مقام و اثنی باشد سلطان المشائخ خدمت مولانا یوسف ^{طلب}
 فرمود و او را بشرف اجازت خود مشرف گردانید و در ولایت چندیری روان کرد
 چون در آن مقام رسیدند و راندک روز فتح آن مقام شد و مولانا وجیه الدین ^{سخت}
 در آن مقام ساکن شد بعد از آن اگر کسی از خلق آن دیار برائے ارادت بکفر
 سلطان المشائخ آمدے فرمودے شما ہم در چندیری بر مولانا یوسف
 ارادت آرید و بچنین تصور کنید گوئے بریں فقیر پوستید بعدہ خلق چندیری
 بخد مت مولانا یوسف توجه کرد و مولانا یوسف از غایت اعتقادے که
 داشت گفت مادام که سلطان المشائخ در صد حیات باشد من خلق
 را دست بیعت ندہم بلیکن من جامہ الیدہ وجود مبارک سلطان المشائخ
 یافته ام از آپیش نہم و شما را تلقین بیعت ارادت کنم بچنین تصور کنید گوئے
 ذات شریف سلطان المشائخ حاضرست بریں بیج در صد حیات حضرت
 سلطان المشائخ چند کس بر مولانا وجیه الدین یوسف ارادت آورده بودند
 منقولست کہ در آخر عمر نیز کرم و مرحمت سلطان المشائخ بر مولانا یوسف
 مکرر شد و آن ایام کہ یاران اعلیٰ را بہت خلافت اختیار میکرد و بدو بعضے بیا
 دولت رسیدند خدمت مولانا یوسف علیہ الرحمۃ بخد مت سلطان المشائخ
 طلب خدمت مولانا یوسف سر بر زمین نہاد و بریں محل خواجہ اقبال عرض
 داشت کرد کہ مرحمت شفقت مخدوم عالمیاں بر بیجاگاں کہ سر بریں آستانہ
 نہادہ اند بسیارست اگر مخدوم ہانیاں از کرم و افتخار بید بندہ خود را بنوازند و شفقت
 و پرورش و حق پیارہ خویش کردہ باشد سلطان المشائخ را نیز چون مظلوم
 مرحمت بر او بدو فرمود اجازت مایشاں را سابق بود و در خیال خواجہ اقبال
 پیراہن و کلاہ کہ صحبت سلطان المشائخ یافته بود آورد و خدمت مولانا نظر
 مبارک سلطان المشائخ پوشانید و گفت شما ہم خلیفہ اید چون مولانا دست بوس

حضرت سلطان المشائخ کو شہید از سلطان المشائخ فرماں شد کہ مولانا یوسف
 در ارادت اجازت سابق است این سعادت بر آں سعادت بیفزود و نور
 علی نور شد و خدمت مولانا بغایت معظم و مکرم بود و در کشف کرامات بروکشاد
 بودند و کاتب حروف این بزرگ را دریافتہ بود و ذوق مجلس او گرفته
 و بیشترے خلق دیار جن بری میدان او اند و روضہ او ہم در چند ریست
 و خلق آں دیار بر آں شہر و پیمین مے کنند رحمتہ اللہ علیہ ہم آں صفوی خوش
 لقا آں زاهد دلربا کہ در تقوی و وسع و مکرم اخلاق و لطافت طبع میان یار
 موضوع بود یعنی مولانا سراج الملت والدین عثمان کہ خلیفہ سلطان المشائخ
 بود و اولاد خی سراج ہم گفتند و انیاراں کہ در او وہ و دیار ہندوستان داخل
 بندگان سلطان المشائخ شدند و در ارادت از ہمہ سابق بود و در باب
 انفس مبارک سلطان المشائخ رفتہ کہ این آئینہ ہندوستانست و ہم در آں
 جوانی کہ موے ریش آغاز نشدہ بود از لکھنوی آمدہ سر ارادت بر آستانہ
 سلطان المشائخ نہادہ و در صحبت یارے کہ ملازم سلطان المشائخ
 بود نیز پرورش یافتہ بعد ہر سال دیدن والدہ خود را و لکھنوی بر رفتہ و باز
 بحضرت سلطان المشائخ پیوستہ و بیشتر سال خدمت سلطان المشائخ
 مجروح الحال و فاغ البال ہوے و عمر عزیز خود ہم در کنج جماعت خانہ سلطان
 المشائخ گذرانیدے و کاغذ و کتب خود کہ جز آں دیگر رختہ نہ داشت ہم کو
 کتابخانہ و جماعت خانہ میداشت الغرض چوں بعضے یاران اعلیٰ لکھنوی حکم
 فرمان سلطان المشائخ بہمت خلافت اختیار کردند خدمت این بزرگ
 را نیز اختیار کردند چوں تذکرہ آسامی این بزرگاں پیش گذشت در باب
 خدمت مولانا سراج الدین فرمان شد کہ اول در جہ در بکار علم است
 یعنی از علم او چنداں نصیب نماند چوں این فرماں بسبح مولانا فخر الدین
 مرادی رسید بر لفظ مبارک او رفت کہ در شہشاہ اعدا و دشمن مے کنم الغرض

مکتوبہ

خدمت مولانا سراج الدین در کسین تعلیم کرد و برابر کاتب حروف در آغاز تعلیم
میزان و تصرف قواعد و مقدمات او تحقیق کرد و خدمت مولانا فخر الدین حجت
الله علیه بهمت او تصرفی مختصر و مفصل تصنیف کرد از اعمانی نام نهاد و هم در غیاث
پیش مولانا فخر الدین زراعی خواند و پیش مولانا رکن الدین اندیتی برابر کاتب
حروف کافی و مفصل و قدوری و مجمع البحرین تحقیق کرد و مبرته افادت سید
و خلافت نامه او بنشان مبارک حضرت سلطان المشایخ مشرف گشت اس خلافت
پیش از آنکه خود طرف هندوستان عنایت کند دست شیخ نصیر الدین محمود در
او و فرستاد و خود هم بخدست سلطان المشایخ ماند و بی علم مشغول گشت چون
سلطان المشایخ بصد رحمت خرامید سه سال دیگر تعلیم کرد و هم در حقیقه القدس
حضرت سلطان المشایخ جعل الله لرحمته مشوا و در گنبد خواجہ جہاں مرحوم می بود
بعده چون خلق را در دیار دیو گیر روانه کردند و بسعادت در دیار لکهنوتی رفت
و بعضی کتب معتبره از کتابخانه حضرت سلطان المشایخ که وقف بود بجهت مطالع
و بحث و جامائے سلطان المشایخ که باوقات خوش یافته بود برابر خود برد و آں دیا
را بحال ولایت خود بسیار است خلق خدای را دست بیعت دادن گرفت چنانکه
بادشاهان آں ملک اخل میدان او آمدند و عمرے بحال یافت و بر خور داری
تمام و در آخر عمر بجهت مولانا رکن الدین اندیتی که استاد او بود و بجهت کاتب
حروف که هم سبق او بود بوجه یادگار چند گال تنکه نقره فرستاد و حقوق ماتم را
رعایت کرد و حق تقای از و قبول گرداناد چون وقت نقل او رسید و او را لکهنوتی
قدیم بجهت مدفن خود مقابے اختیار کرد و اول در آن مقام بعضی جاها حضرت سلطان
المشایخ که برابر خود برده بود و بطن تمام دفن کرد و بر آں گورے ساخت بعده چون و
نقل شد وصیت کرد که مراد پیاں گور جاهاے سلطان المشایخ دفن کنند
چون بر حمت حق پوست هم در پیاں گور جاهاے سلطان المشایخ دفن یافت
رحمة الله علیه و روضه اواز برکت جامائے سلطان المشایخ قبله منہ مستات است

وخطا سے اوتاریں غایت درآں دیار خلق خدا سے راست بیعت سے دہند۔
 مشہم آں کان ذوق آں مایہ شوق آں زامہ باکمال آں عابد باجمال یعنی مولانا
 شہاب الملک والدین امام حضرت سلطان المشائخ کدَام کرامت و علمت
 و راسے آں تواند بود کہ بشرفت امامت سلطان المشائخ مشرف شد و نیچ وقت منظوم
 نظر سعادت بخشش ایں جنیں بادشاہ کہ بادشاہان جہاں میں محتاج نظر جان بخش
 ابوہریرہ لکھوئے گشت الغرض چوں خدمت لانا شہاب الدین علیہ الرحمۃ
 بدولت ارادت سلطان المشائخ رسید فرمان شد تا خواجہ توح را کہ ذکر او
 میان اقربا سے سلطان المشائخ مسطورست تعلیم کند و جبرہ خورد کہ در میان عجمانہ
 بود و الہ او شد و میان یاران خدمتگاران حضرت سلطان المشائخ پرورش
 مے یافت سالہاد آرزوے آں بود اگر نبوعے یکبار امامت سلطان المشائخ
 بکند گوے سبقت بدیں دولت از ہم سران خود و بودہ بآ الغرض ہر کسے بہت
 دریافت ایں دولت سببے انگیزت فاما مقام امامت سلطان المشائخ شیخ نژاد
 راستیں صائقوے یقین خواجہ محمد بن مولانا بدرالدین اسحاق نبیرہ شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس مدسره الغریز کہ مناقب ایشان میان
 نبیرگان شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است مفوض بودیں شغل دینی خاصہ او گشت
 کسے را جمال تدخل نبود و اگر کسے در غایب ایں بزرگ امامت کرد بہ نیابت او کرد
 چنانکہ خواجہ موسے برادر خواجہ محمد مذکور خدمت مولانا شہاب الدین رحمۃ اللہ
 علیہ دین باب بنی مت الد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ مشورت کرد خدمت والد
 رحمۃ اللہ علیہ فرمود شما باید کہ مدام منتظر ایں دولت باشید اگر وقتے خواجہ محمد و خواجہ
 موسے را غیبت شود من با قبایل خادم خواجہ گفت تا شمار بہت امامت پیش
 فرستد بدیں سبب خدمت مولانا ملازمت مے کرد تا وقتے خواجہ محمد و خواجہ موسے
 را غیبت شد فی الحال خواجہ اقبال خدمت مولانا را پیش فرستاد و خدمت لانا
 اسکانے داوودی داشت کہ پندہ در ہوا و جنبہ ہر زمین بالخان خوش است

و مدبوش مے گشتند خدمت مولانا شہاب الدین دریں امامت قرآتے بغایت
مُرق و خوش خواند چنانکہ سلطان المشائخ را وقتے پیداشت و والد کاتب حروف
رحمۃ اللہ علیہ مے فرمود چوں سلطان المشائخ از نماز فارغ شد و مُصلّے بر کف
مبارک انداخت و در مقام معبود خود رواں شد خدمت مولانا آمد در پائے مبارک
حضرت سلطان المشائخ افتاد شیخ سعدی خوش گوید میست گردست و
ہزار جاخم بر پائے مبارکت فشاخم و سلطان المشائخ قامت چوں مضروان را
خم کرد تا سر مولانا را کہ بر پائے مبارک حضرت سلطان المشائخ نہادہ بود و در دار
در اثناے ایں حال مُصلّے از کف مبارک سلطان المشائخ بر پشت مولانا شہاب الدین
رحمۃ اللہ علیہ فتاد و اں مُصلّے مولانا شہاب الدین را عطا فرمود و الغرض ہزاراں ایام
خواجہ محمد امام را غریمت زیارت شیخ شیعہ العالم در اجودہن شد مولانا
شہاب الدین بحکم نیابت بدولت امامت سلطان المشائخ مستقیم گشت و تا اں
نهایت کہ سلطان المشائخ در صدر حیات بود خدمت مولانا شہاب الدین
از خدمت سلطان المشائخ بشرف امامت تا آخر عمر مشرف بود چوں سلطان
المشائخ بصد جنت خرامید خدمت لانا طرف دیو گہ رفت و خلق خدای را دست
بیعت دادن گرفت و در کار اعتقاد و محبت سلطان المشائخ نہایت کوشید
فاما ہم از مولانا شہاب الدین علیہ الرحمۃ روایت مے کنند کہ مے فرمود در اں وقت
کہ خلافت نامہ کتابت مے شد سلطان المشائخ را فرمود کہ تو چرا کاغذ نئے ستانی
پشیمان خواہی شد من عرض دادم کہ بندہ را ہمیں نظر شفقت و مرحمت نمود
عالمیاں بسندہ ہست نیز خدمت مولانا شہاب الدین مے فرمود کہ من وقتے
در صحن جماعت خانہ ایستادہ بودم و سلطان المشائخ بالائے بام جماعت خانہ در مقام
مہر و شستہ بود و پیش سلطان المشائخ سید السادات سید حسین کہ عم
کاتب حروف بود حاضر بخد مت سلطان المشائخ خدمت سید حسین عرض
مے کرد اگر بندگے مخدوم از یاراں کسے را اختیار کردایں بندگان در غیبت مخدوم

نظر بر آں دارند درین محل سلطان المشایخ جانب صحن جماعت خانه دید و فرمود
 که بارے این جوان چوں خدمت السیادات جانب صحن جماعتخانه نظر کرد دید که
 من استاده ام بجز سلطان المشایخ فرمود که من مایں عزیز راعے گویم آبے که
 بجہت منوے من گرمے کند بیاں آتجہ ضی کن این جوان رعایت ادب میکن
 و بلب آب میورد و وضوے کند الغرض خدمت لانا شہاب الدین مے فرمود چوں
 خدمت السیادات از پیش سلطان المشایخ بیرون آمد مراد را مقام ایستاد
 دید مرحمت فرمود و بشارت مرحمت سلطان المشایخ کہ در باب من بود رسانید من
 خود را چوں بدیں مرتبہ نمیدیم بخیرت السیادات گفت کہ باز با من مسکین طیب
 آغاز کردے خدمت السیادات بحدے گفت کہ این مرحمت در حق شما بود
 و عرض کرد کات حروف بر آنجملہ یقین است تا خدمت مولانا را بنوع از حضرت
 سلطان المشایخ اجازت نشدہ است درین کار دینی شروع نکرده است
 زیرا چہ بہم جوہ باوصاف ستیہ موصوف بود گمان آں نہ باشد کہ این چنین بزر
 در کار دین بر سلطان المشایخ افترا کن بنوعی اذن شدہ باشد آمیم بر سر
 حرف خدمت مولانا شہاب الدین را رحمتہ اللہ علیہ سماع غلو تمام بود و ہر
 غوا مضل آن وقوفے کلی داشت قصے و بکائے باذوق کردے و از سماع
 راحۃ بکمال گرفتے چوں از دیو گیر و شہر و ہلی آمد بعد مدت مدید بر حمت حقیقہ
 پیوست ہم در فناء شہر و ہلی در جوار خانہ خود مدفون گشت رحمتہ اللہ علیہ
 باب پنجم در بیان مناقب فضایل کرامات بعضی یاران اعلیٰ کہ بشرف اراد
 و قربت سلطان المشایخ نظام الحق و الشرع والمملۃ والدین مخصوص شہر
 بودہ اند و از فلک لا علی تا تحت الشرع از شفقت حضرت سلطان المشایخ
 جعل اللہ صدرا بختہ مشواہ در تحت تصرف ایشان بود مصرع و بَنُو حَنِيفَةَ
 کَلَّهْمُ اَحْيَاءُ امیر خسرو خوش گوید مثنوی حضرت امیر خسرو
 از مریدانش رہ روان یقیں

ہر یکے و ایے ولایت دیں

لہ و فرزندان
 ابو حنیفہ کو فی حقیقت
 علیہ السلام ایشان
 نیکان و بہتر اند

همه شیطان گش و فرشته خدم بر سر از شین شرع ساخته تاج ملک حدت بنام ایشان است نام من زان ستوده کیشاں باد	وزر و ش بر هوا نهاده قدم دل شاں عرش و سجده شاں معراج بنده خسر غلام ایشان است حشر من در میان ایشان باد
--	--

منتهی آن پیشواے اصحاب طریقت آن مقدم ارباب حقیقت که در علم وزهد
و وع و تقویٰ آراسته و بر سیرت و صورت سلف بود یعنی خواجه ابو بکر منزه
رحمة الله علیه که تب حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی سماع دارد که خواجه
ابو بکر منزه مصاحب سلطان المشایخ بود و در صحبت یکدیگر بسیار بوده اند
و پیش از آنکه سلطان المشایخ بشرف خلافت شیخ شیوخ العالم فیرا بحق
والدین قدس مد سره العزیز مشرف شو خواجه ابو بکر گفته بود بنجدست
سلطان المشایخ چون شما بسعادت خلافت حضرت شیخ شیوخ العالم
شیخ کبیر مشرف گردیدین بنجدست شما ارادت بیارم چون سلطان المشایخ بلیت
خلافت دیگر سعادت هاسے دو جهانی از حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر مشرف
و در شهر آمد بعد چند گاه هر کسے بهجت بیعت التماس کردند و فراموش نمودند فاما
سلطان المشایخ را مطلوب کن بود اگر اول مردے صالح و متقی بدولت
بیعت برسد و زینکار دینی برکتے باشد بعد سید محمد کرمانی جد کاتب حروف
رحمة الله علیه خواجه ابو بکر منزه را گفت که شما را بهجت بیعت بنجدست سلطان
المشایخ و عده بود خواجه ابو بکر گفت آری فاما نعمتے بوقت خلافت یافتن
از خدمت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قدس مد سره العزیز سلطان المشایخ
یافته است اگر آن نعمت را من مواینه و مشاهده کنم بنجدست سلطان المشایخ
ارادت بیارم این سخن بنجدست سلطان المشایخ رسانیدند حضرت سلطان المشایخ
هیچ نگفت چون چند گاه بریں بگذشت قتی جناب سلطان المشایخ از زیارت
شیخ الاسلام قطب الدین بخت یار نور الله مد قدّمه بازگشته بود چون در راه

بزرگ کہ درون شہر وہلی است رسید خواجہ ابو بکر پیش آمدہ بود دید کہ از ناصیہ
 مبارک سلطان المشائخ نورے ساطع شدہ است کہ لمعان آں نور با آسمان
 میر سبجودیکہ خواجہ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ آں نور معاینہ کرد سلطان المشائخ
 را گفت کہ اسے مخدوم مراد دست ارادت بدہیں سلطان المشائخ گفت کہ اسے
 خواجہ ابو بکر شہما نظر برہانے پودہ اید گفت آسے این ساعت آں برہاں
 و آں نعمت در ناصیہ مبارک شہما معاینہ کرد سلطان المشائخ بتسم کریم
 در اثنائے راہ دست بیعت داد و کلاہ مبارک خود بر سر او نہاد و قبر خواجہ ابو بکر
 ہم در حلیہ سلطان المشائخ در میان چوترہ یاران است رحمۃ اللہ علیہ
 ضعیف گوید ریاحی نورے کہ ز پیشانے آں ماہ بتافت * طلعت ندگان معصیت
 دریافت * یکذّرہ ازاں نصیب میں بندہ رسید * من توشہ آخرت ازاں خواہم
 ساخت * متہم آں عالم ربانی یعنی قاضی محی الدین کاشانی کہ بوفور علم و حلم
 و زہد و تقویٰ و مرجع میان یاران اعلیٰ مشہور بود و آں بزرگ از دو دمان علم
 و کرامت بود و نہ قاضی قطب الدین کاشانی و ستاد شہر بود و باچندیں
 فضائل دولت ارادت حضرت سلطان المشائخ کہ سر ہمہ سعادت ہاست
 آں نیز دریافت شیخ سعدی خوش گوید بیت حریف مجلس ما خود ہمیشہ دل مجر
 علی الخصوص کہ پیرایہ برو بستند * و در نظر مبارک سلطان المشائخ عزتے
 تمام داشت و آں زمان کہ بخت سلطان المشائخ درآمدے سلطان
 المشائخ قیام تام آوردے و آں دولت از یاران کم کسے را بود و بوجو د آں
 بزرگ مجلس ہاز کشیدے و مشکہاے علمی کہ خدمت قاضی را بود از حضرت
 سلطان المشائخ حل کروے و حکایات اہل طریقت در موزات عشق
 و سوالات و جوابات لطایف بسیار بودے چنانکہ شممہ ازاں در کتاب محل
 خود کتابت یافتہ است در نظر صاحب دلائل عالم خواہد آمد و بعضے یاران را کہ بجد
 سلطان المشائخ محل نشستن بنودے منتظر رسیدن قاضی محی الدین

مہتمم

کاشانی ے بودندا بطغیل این بزرگ در مجلس سلطان المشایخ نشستند
 و ذوقها ے گرفتند و خدمت قاضی محی الدین بری از تکلف بود و طریقہ اہل
 سلف داشت ہم در ابتداء ارادت از تعلقات نیامی دست بد او مثال ادرار کہ
 مایہ دانشمندان است بخد مت سلطان المشایخ آورد و بارہ کرد و فقر و محاجہ
 پیش گرفت چوں مدتے بریں برآمد و بیشترے افعال خیر و خدمت قاضی سلطان
 المشایخ مشاہدہ کرد و معرض خلافت خود داشت بدست مبارک خود کاغذے
 نوشت نسخہ آں این است بسم اللہ الرحمن الرحیم ے باید کہ تارک دنیا باشی بسو
 دنیا و ارباب دنیا مال نشوی و دیہ قبول کنی و صلہ با دشمنان نگیری و اگر مسافر
 بر تو رسد و بر تو چیزی نہا شد این حال را غنیمت و نعمت شمری از نعمتہا ے الہی
 فَإِنْ فَعَلْتَ مَا أَمَرْتُكَ فَعَطْمِي بِكَ أَنْ تَفْعَلَ كَذَلِكَ فَإِنَّتْ خَلِيفَتْنِي وَ
 أَنْ لَمْ تَفْعَلْ فَإِنَّتْ خَلِيفَتْنِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ منقول است چوں شد
 فقر و فاقہ خدمت قاضی را بسیار شد و اشباع قاضی کہ در ناز و نعمت
 و کسوت ہا ے پاکیزہ خو گرفتہ بودند قاضی را در عذاب اشتہ و معتقدے ہما
 و ماثر بزرگے خدمت قاضی بغیر خواست او بخد مت سلطان علاء الدین
 بیان کرد سلطان فرمود قضاے او وہ کہ موروث قاضی محی الدین
 با انعامات و قریات بسیار بد و مفوض دارند چوں این خبر بقاضی رسید دیدن
 حضرت سلطان المشایخ آمد و این کیفیت عرض داشت کرد کہ سلطان
 بغیر خواست من این چنین فرمانے دادہ است تا فرمان مخدوم چہ باشد
 سلطان المشایخ بجز و شنیدن این معنی از خدمت قاضی برنجید و فرمود
 کہ البتہ مثل تمنی در خاطر تو گذشتہ باشد انگاہ این معنی براسے تو پیش آ و ردہ اند
 این سخن فرمود و توجہ و تلمظ در باقی کرد الغرض خدمت قاضی را بدین سبب
 حیاتے منقض و روزگارے مشوش پیش آمد و بچینیں گویند کہ آں کاغذ حضرت
 سلطان المشایخ بدست نوشتہ دادہ بود باز طلبید و در گوشہ نہاد و تا

پس اگر
 یعنی تو چیز را کہ
 فرمودیم نہا پس
 گمان من بتو
 است کہ بکنی
 بچنان پس تو
 خلیفہ ما هستی و اگر
 نکردی تو موافق
 فرمودہ پس شد
 خلیفہ ما است بر
 مسلمانان ۱۲

و تا یک سال مزاج سلطان المشائخ بر قاضی متغیر بود چوں یک سال تمام بگذشت
 بعد مزاج سلطان المشائخ بر قانون قدیم باز گشت خوش شد و خدمت قاضی
 بتجدید بیعت ارادت مشرف گشت الحمد لله علی ذلک فاما خدمت قاضی هم
 در حیات سلطان المشائخ بر حمت حق پیوست رحمة الله علیه منهم آن مقتدا
 علما آن پیشوا صلیما متبع کثرت علوم و استاذ زمانه آن متبیین بکشف
 دقایق در وقت خود یگانہ زینے مولانا وجیه الدین پانکی که در زهد و ورع و
 تقوی و شدت حجاب و ترک و تجرید در زمان خود مثل نداشت و ثمره از
 فضائل آن بود که بدولت ارادت سلطان المشائخ قدس سره مشرف
 گشت و قتی ایں بزرگ مے فرمود که من در پانی پت میرقم در اثنای راه
 صوفیے را دیدم پیدا شد در دل من نوعی انکار آورد آن صوفی گفت
 یا مولانا چیزے مشکل داری و مرا از علی شبهات مانده بود هر یکے مگفتم
 او جواب موجه گفت چنانکه خاطر من مے آسود تا آن حد که مسأله قضا و قدر
 را هم بیان شافی فرمود بعد اتمام بحث پرسید تو مری کیسی گفتم من مری حضرت
 سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سره العزیز او گفت شیخ
 نظام الدین قدس سره العزیز قطب است منقول است که وقتے خدمت
 مولانا وجیه الدین رحمة الله علیه بزیارت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الیه
 در اجودہن رفته بود چوں نزدیک روضه شیخ شیوخ العالم زمین بس
 کرد و نشست آوازے از روضه برآمد که خوش آمدی ابو حنیفہ پانکی
 و ایں بزرگ ہرگز کتابے بر خود نداشتے و بوقت سبق گفتن فحول علما
 بزانوے ادب بخدمت مے نشستندے نسخہ بدست نگر فتنے و ہر بار بختے
 کہ تقریر کردے کرت دیگر ہماں بحث بتقریر دیگر فرمودے منقول است
 کہ خدمت مولانا را باہتر خضر ملاقات بود بحکم اشارت او بشرف ارادت
 سلطان المشائخ مشرف گشتہ وقتے کہ ایں بزرگ بخدمت سلطان المشائخ

مقدمہ

مقدمہ

مقدمہ

آمدے در جامعہ خانہ بودے بر مایہ ہشتے روزے کفشہاے پائے ایں بزرگ را از جامہ تختانہ کسے ہر دو
 ایں خبر بخد مت سلطان المشائخ رسانیدند سلطان المشائخ کفشہاے خاص پائے مبارک
 خویش بمولانا داد خدمت مولانا ایں کفشہاے پائے مبارک خاص دست کردہ تقبیل کتناں
 بیرون آمد و کوہ ستار مبارک فرو داد و کفشہاے پائے مبارک حضرت سلطان المشائخ در کوہ ستار
 مبارک پیچید بر سر بست پابرہنہ در خانہ رواں شد ہر کسے از یاران گفتند سلطان المشائخ کفشہاے
 پائے مبارک خود کہ شمار اعلیٰ کردہ است براے آنکہ در پائے پوشید پائے برہنہ نزدیک خدمت مولانا
 فرمود کہ ایں تاج سرست کہ امروز از حضرت سلطان المشائخ انعام من شدہ ام را بچل میارے آں
 باشد کہ در پائے کما ایں سعادت را بر سر کردہ و فرمایم ہر بزرگے خوش گوید عیت در بنگی آنجا کہ ترا حلقہ گوشت
 در چاکری آنجا کہ ترا پائے مرا سر و الغرض بخد مت سلطان المشائخ رسانیدند
 کہ مولانا وجیہ الدین بچنیں کردہ سلطان المشائخ فرمودہ مولانا را بگوئید تا ہم اینجا
 بزیارت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ الغریز برود و مولانا بزیارت
 شیخ الاسلام قطب الدین رفت ہم در مقبرہ شیخ الاسلام قطب الدین کفشہاے
 پائے خود یافت و تنے مولانا وجیہ الدین بخد مت سلطان المشائخ مے آمدند
 چوں در میاں باغات کرہ رسید دید پیرے در صورت زماں و وزیرے عبا و تنجا
 بردوش و عصا بردست تسبیح در گردن پیش آمد سلام گفت آغاز کرد کہ من مرد کام
 از دور دست رسیدہ مرا در ہر علمے مشکلی ماندہ است میخواہم از تو حل شود مولانا
 وجیہ الدین فرمود کہ نیکو باشد آں مرد و تقریر دانشمنداں سوالات آغاز کرد و مولانا
 وجیہ الملک جواب مے گفت و در تحمیر مے شد کہ ایں مرد از شہر نیست چندین علوم
 از کجا حاصل کردہ است چوں از بحث فارغ شد مولانا وجیہ الدین را پرسید
 کہ شما کجا میروید مولانا فرمود بخد مت سلطان المشائخ نظام الحق الدین
 آنم و گفت کہ سلطان المشائخ نظام الدین چنداں علمے ندارد من او را
 بسیار دیدہ ام شما با چندین علوم پیش او کجا میروید مولانا گفت کہ خیر مولانا اینہا
 چہ نے فرمایید سلطان المشائخ بجز است و دروئے مبارک او از علم من کدنی

آراستہ ہے باز آن مرد گفت کہ کرات باشیخ نظام الدین ملاقات کردہ ام اوچند اس
علم نذر در بر و کجا میروی مولانا وجیہ الدین گفت لاحول و لا قوۃ الا باللہ مولانا ازینہا مگو
ہمینکہ کلمہ لاحول و لا قوۃ مولانا وجیہ الدین بیاں را مذاک مرد نزدیک شدہ سخن گفت
دور شدہ مولانا وجیہ الدین دوم بار کلمہ لاحول گفت این مرد دور تر شدہ چنانکہ مولانا
را معلوم شد کہ آن مرد شیطانت کلمہ لاحول مکر گفتن گرفت بحسبے کہ از پیش تہا
شدہ چون خدمت مولانا بخدست سلطان المشایخ رسیدہ پیش از آنکہ این ماجرا
عرض میدارد بنویس باطن فرمودہ کہ مولانا آن مرد و انیکو شناختی والا اوراہ تو زودہ بود
منقول است کہ طعمائے کہ غداے مولانا بودے اسباب آن خود آوردے و در
ویک حکمت پختے چنانکہ از آسیب بچ آفریدہ بدال نہ رسیدے و میرا بنے شنبہ و دستار
میانہ بستے و جامہ ہائے مبارک بیشتر حال شکر رنگ بے بود و بعضے غافلان روش
خدمت مولانا وجیہ الدین بخت نہایت کردے و خدمت ایشان در کمال علم و عقل
بودن شیخ سعدی خوش ہیئت سعدیان نزدیک راے عاشقان و خلق مجنون اند
و مجنون عاقل است و آخر الامرا زار و دنیاے خدار رحلت کرد و دار القار پیوست
و بر سر حوض شمس در حظیرہ قاضی کمال الدین صدیجہاں مرحوم و قلمخان مرحوم
کہ ایشان نہایت شاگردی داشتند بالادست ہر دو بزرگ مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ
سنہ ۸۰۰ آن فضل زما داس زین عبا و مولانا فخر الملتہ والدین مروزی کہ بحال مع
و کمال تقوے آراستہ بود و حافظ کلام ربانی و از مصاحبان و مریدان سابق
سلطان المشایخ بود و آخر عمر بخدست سلطان المشایخ و رعایا پور ساکن
شد و بمبالغہ تقوے بہ نہایت ترک و تجرید کوشید و پیوستہ کتابت کلام مجید کرد
و از اختلاف خلق مجرور زیستے و در غایت عظمت و کرامت بود و ہامردان غیب
ملاقات داشت و متے این بزرگ بخدست سلطان المشایخ بے گفت کہ مرا شکی
غالب شدہ بود و پیش من کسے نبود کہ آب بطلم کو زہ آب پیر از غیب پیدا شدہ آن
کو زہ شستم آب پیچتہ شد و گفتم کہ من آب کرامت خواہم خورد حضرت سلطان المشایخ

کلمہ

سے

فرموده کہ بایستے خورد الکرامۃ لا یؤذ ازینہا بسیارے باشد وقتے من نہ خواهم
 کہ شانہ کنم پیش من کہے نبود کہ شانہ بیارد ویریں میان دیوار بشگافت از دیوار شای
 بیروں آمد بستدم و شانہ کردم سلطان المشائخ رقعہ بخط مبارک خود بجانب این
 بزرگ در بیان محبت رب العالمین و قلم آورده بود ویریں کتاب و رقعہ محبت
 تحریر یافته است در نظر مبارک حجاب و رگاہ بے نیازی خواہ آمد آخر الامر چون
 این بزرگ نقل کرد ہم در خطیہ سلطان المشائخ در چو تر و یاران مدفن یافت و ہم
 علیہ منہم السلام عالم علودینی آں صاحب اسرار یقینی یعنی مولانا فصیح الدین
 کہ بو فور علم و فضل و تقوی و ورع آراستہ بود و از بیشتر یاران اسطی و ارادت سابق
 بود و در مجلس سلطان المشائخ اکثر سوالات علمی و استکشاف رموزات عالم حقیقت
 او کردے و بجوابہاے شافی مشرف گشتے و در آوان تعلم خدمت مولانا فصیح الدین
 و قاضی محی الدین کاشانی در خدمت یکدیگر بسیار بودند و در مجلس مولانا
 شمس الدین توشیحہ و طبقہ اول علم اصول فقہ تحقیق کردہ و میان علما بو فور علم
 و ذکاے طبع مشہور گشتہ چون بفضل ربانی جذب رحمانی خدمت مولانا فصیح الدین
 را در بود و خواست در راہ حقیقت شروع کند و آں علم را بعمل مقبول گرداند از مجلس
 منزوی شد و انک تعلق و تعلیم فرزندان ملک بیکرس بار یک سلطان غیاث الدین
 بلبن کہ سبب نفقہ ضروری فرزندان داشت ترک داد و نظر بر کرم حق داشت
 فرزندان مولانا فراموشند کہ ترک تعلیم گرفتہی حال قوت چہ خواہد بود مگر از زیر
 مصطلعہ چیزے پیدا خواہد شد الغرض مولانا را یارے بود چون ترک و تجرید مولانا
 راشنید چند تنکہ آورد و زیر مصطلعہ مولانا ہناد چون آں یار باز گشت خدمت مولانا
 حرم محرم خود را طلبید گفت بیا چیزے زیر مصطلعہ است بردار چون ازین حال
 قاضی محی الدین کاشانی را تحقیق شد دیدن خدمت مولانا آمد از حال ترک و
 تجرید بحق مشغول گشتن روشن شد باز گشت بعد چند روز خدمت مولانا فصیح الدین
 دیدن قاضی محی الدین کاشانی رفت بعد ملاقات قاضی محی الدین گفت کہ

من کتابی در سلوک مشایخ مطالعه کردم در آن کتاب دیدم که روز قیامت
 اَمَّا وَصَلْتُ فَمَا هَرَسَ از خلافت زیر علم بزرگ که برو پیوند کرده هست خواهد بود
 و مرا در خاطر گذشت که من دست بزرگ از بزرگان دین بگیرم و سعادت آخرت
 خود را در حمایت او اندازم اکنون ما را واجب است که در طلب بزرگ از بزرگان
 دین شوم و بخدمت او بیعت کنم و در آن ایام صد بزرگ پیش صاحب دعوت و ارشاد با وفور کرامات و
 شهر بودند و این هر دو بزرگ در اندیشه و اجتهاد آن شدند که هر یک کدام بزرگ شوندیم و دین میان دو خاطر
 ایشان گذشت که سید است پس بزرگ و صحبت مشایخ کبار در نیت بر و برویم و از او پریم بهر که او
 اشارت کند بر و پیوند کنیم چون بخدمت آن سید رفتند و کیفیت خود را باز نمودند او گفت باری
 سلطان المشایخ نظام الحق و الدین خلیفه شیوخ العالم فرید الحق و الدین
 قدس سرها العزیز که بوفور علم و کمال عمل و عقل و عشق و ولو و ذوق آراسته است
 و در آن ایام سلطان المشایخ در غیاب پورا آمده سکونت کرده بود و این هر دو
 بزرگ در غیاب پورا آمدند چون بسعادت قدسوس و بشرف مکالمه مشرف
 گشتند بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت بیعت نمودند سلطان المشایخ
 فی الحال قاضی محی الدین کاشانی را دست بیعت داد و مولانا فصیح الدین را
 گفت که در باب شما از شیوخ العالم پرسم و استماع این سخن مولانا در عالم
 تحیر افتاد که شیوخ العالم بر حمت حق پیوست سلطان المشایخ چگونه خواهد
 پرسید این معنی در خاطر گذرانید و هیچ نگفت و رو بر زمین آوردند و باز گشتند چون
 گشت دوم بخدمت سلطان المشایخ پیوستند سلطان المشایخ فرمود که مولانا
 من کیفیت شما بخدمت شیوخ العالم گذرانیدم در محل قبول افتاد شما
 بیعت کنید چون خدمت مولانا بدولت بیعت رسید از سلطان المشایخ سوال
 کرد که مخدوم شیوخ العالم بار بقای پیوسته مخدوم از که پرسید فرمود که در هر کار
 که مرا تر و دیش آید از شیوخ العالم پرسم و بحکم فرمان ایشان کار کنم الغرض
 خدمت مولانا بفضائل بسیار و عبادت و زهد و لطافت بیشتر آراسته بود

و همچنین گویند هم در حیات سلطان المشایخ مجاز گشته بود بر محبت حق پیوست رحمت الله
 علیه منتهم آن سلطان الشعرا برهان الفضل امیر خسرو شاعر رحمت الله علیه که گوئی
 سبقت فضل از متقدمان و متاخران برده بود و باطن صاف داشت طریقه
 اهل تصوف در صورت و سیرت او پیدا بود اگر چه تعلق به بادشاهان داشت فاما
 از آنها بود که گفته اند منصرف مکر بخدایت سلطان به بند و صوفی باش و و کاتب حرف
 از والد خود رحمت الله علیه سماع دارد که می فرمود در آن روز که امیر خسرو تولد شد
 در جوارخانه امیر لاجپن پدر امیر خسرو دیوانه بود صاحب نعمت پدر امیر خسرو
 امیر خسرو را در جامه پیچیده پیش آن دیوانه برد دیوانه فرمود آوردی کسی را که
 دو قدم از خاقانی پیش خواهد بود الغرض چون بعد بلاغت رسید بشرف اراوت
 سلطان المشایخ مشرف گشت و با انواع مراحم و شفقت مخصوص گردید و نظر
 خاص ملحوظ شد و در آن ایام سلطان المشایخ در خانه کراوت عرض جدا دین
 امیر خسرو نزدیک دروازه منده پل می بود امیر خسرو در آن ایام در آغاز شعر
 گفتن بود هر نظمی که گفته بخدایت سلطان المشایخ گذرانید می تار و زری
 حضرت سلطان المشایخ فرمود طرز صفایان بگوئی یعنی عشق انگیز و
 زلف و خال آمیز از آن روز باز که امیر خسرو علیه الرحمة در زلف و خال بتا
 پیچید و آن صفات دل آویز را بنهایت رسانید بعد ده دیوان بتدی و تنه
 برابر قاضی معز الدین پایتچہ پدر مولانا رفیع الدین پایتچہ بخدایت سلطان المشایخ
 بنام گذرانی و رموز و اشارات آن تحقیق کرد و از میان شعرا می هم پیش
 بادشاهان بلند مرتبه مشهور گشت و با اعتقاد صادق در محبت سلطان المشایخ
 بعد می کوشید که شایان محرمیت اسرار آن حضرت گشت روزی در مدح سلطان
 المشایخ پیش سلطان المشایخ شعر می گذرانی فرما شد که چه می خواهی چو
 هوس سخن در نظم داشت شیرینی سخن خواست فرمان شد که آن طاس شکر کنیز
 کبشت است بیار و بر سر خود تبار کن و قدر می هم از آن بخور امیر خسرو و بچنان

محرر

مداد اهل طایفه
 کتبه است سلطان بنده و موی باش

کرد لاجرم شریخی سخن او شرق و غرب عالم گرفت و فخر شعراے سلف و خلف گشت
 و دیدیں درخواستے کہ او کروا جابت مقرون شد تا آخر عمر پیشانیہا خور و کہ چرا بہتر از
 نخواستم از کتبے کہ انشاے او کتابخانہ پر گشت و اگر کتابے تمام کر دے و بخدمت
 سلطان المشایخ گذرانیدے سلطان المشایخ آں کتاب بردست کر دے
 و فرمودے کہ فاتحہ خوانیم و چنانا بردست امیر خسرو بدادے و وقتے بودے
 کہ باز کر دے و چند سطرے نظر فرمودے اینہم براے کمال حال امیر خسرو
 بود تا او یفن شعرے فریفتہ نشو و و دنبال کارے بہتر ازیں باشد و اوقات ایں
 بزرگ معمور بود و ہر شب بوقت تہجد ہفت سیپارہ کلام اللہ خواندے روزے سلطان
 المشایخ از و پرسید کہ ترک حال مشغولیا چیست عرض داشت مخد و ما چند گاہ شد
 کہ بوقت آخر شب گریہ مستولی میشود سلطان المشایخ فرمود اکھ بعد اندکے ظاہر
 شدن گرفت و سلطان المشایخ چندیں رقعات متضمن ذوقہا بخط مبارک
 خود بجانب امیر خسرو در قلم آورده است چنانکہ فوائد آں دریں کتاب محل ثبت
 افتادہ امیر خسرو را بخدمت سلطان المشایخ محلے و قرتے تمام بود بہر وقت
 کہ خواستے پیش رفتے و در کل امور مشورت یا او بودے و اگر از یاران اعلیٰ کسے
 را درخواست بودے امیر خسرو رائے گفت تا او بگذرانیدے چنانکہ در ذکر شیخ
 نصیر الدین محمود تحریر یافته است مرحمت ہے سلطان المشایخ کہ در باب
 امیر خسرو بود از کتابت کردہ نسخہ آں اینست یکبار سلطان المشایخ ایں بندہ
 را فرمود کہ من از ہمہ تنگ آیم و از تو تنگ نیایم دوم بار گفت از ہمہ کس تنگ آیم
 تا حدے کہ از خود ہم تنگ آیم و از تو تنگ نیایم وقتے مردے بخدمت سلطان
 المشایخ درخواست و جرات نمود کہ از اں نظر پاکہ در حق امیر خسرو است یکے
 در کار من کن در حضور او چہ اب نغمہ و ابا بندہ را گفت آنوقت در خاطر من میگذشت
 کہ میخواستم آں مرد را بگویم کہ آں قابلیت بیار و وقتے بر زبان خواہ رفت کہ دعائے
 من بگوید کہ بقائے تو موقوف است بر بقائے من باید کہ ترا پہلوے من و فن کنند

ایں سخن کرات بخیرت ایشان یاد داده شده است و ایشان فرموده بچنین
 خواب بود انشاء اللہ تعالیٰ و خدمت خواجہ بایندہ عبد خداے کرده است ہر گاہ ہشت
 بخوابندہ را برابر خود در ہشت برد انشاء اللہ تعالیٰ و قتی خواجہ در خواب دید
 گوئی در پیاں مندرہ پل نزدیک دروازہ پیش خانہ شیخ نجیب الدین کل
 آئی رواں شدہ است بغایت روشن و صافی و دعا گو در دو کاسچہ بلند بر شستہ است
 و قتی بغایت خوش امید وارے پیدا شدہ و چنان رفتے در خاطر من گذشتے
 و برے تو از خدا نعمتے کہ ما مطلوب باش خواستہ ام میدام کہ دعا مستجاب شدہ
 است و تو آں حال پیدا خواہ شد انشاء اللہ تعالیٰ و بندہ و قتی از زبان مبارک
 خواجہ شنیدہ ام کہ فرمود مذکہ امشب در سر دعا گو فرو خوان مذکہ خسرو نام درویش
 نیست خسرو ابنا محمد کاسہ لیس خوانید از غیب بندہ را ایں خطاب آمدہ است
 و مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخبار کردہ بدیں اسم بندہ امید و نعمت ہا
 ابدی است انشاء اللہ تعالیٰ بندہ را خواجہ ترکا اللہ خطاب کردہ است و چندین
 فرمان مشح و فرین بخط مبارک ایشان بدیں خطاب و حق بندہ بندہ دل بود
 و بندہ آں را لغویہ ساختہ تا بوقت دفن برابر بندہ باشد فرداے قیامت رحمت
 بحق من بیچارہ ہاں کا غدا بخشاں انشاء اللہ تعالیٰ الکریم ایں بیت ہم از نفس
 ایشان شنیدیم ہم بیت و پیش تو اے از ہمہ کس بسکہ منم + در راہ غمت کمینہ
 تر خس کہ منم + خواجہ بندہ را طلب فرمود چوں بندہ پیش رفت فرمود مذکہ خواجہ
 دیدہ ام بشنو بعد از اں بزبان مبارک ایشان گہشت کہ شب آدینہ در خواب
 مے بینم شیخ صدر الدین پسر شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریاے علیہ الرحمۃ پیش
 آدم من تواضع بلینے پیش آدم او خود چندان تواضع نمود کہ نتوان گفت در اثناے
 آں مے بینم لو کہ خسروے از درو پیدا شدی و نزدیک ما آمدی و بیان فرمت
 آغاز کردی ہمدینمیان صالح ہون با ناگ نماز گفت از خواب بیدار شدیم
 چوں ایں خواب تقریر فرمود گفتہ بگر ایں پیہ مرتبہ باشد بعد آں من بیچارہ

از سرزاری و نیازمندی عرض داشت کردم که من کناس را چه حد آن مرتبه باشد
 که آخر داده شماست خواجہ را ازین سخن گریہ گرفت با و از بندہ گریست بندہ نیز از گریہ
 سخت ایشان در گریہ شد بعد از آن خواجہ فرمود تا کلاہ خاص دادند بدست
 مبارک خود بندہ را لباس کرد و فرمود کہ میباید کہ کلمات مشایخ بسیار در نظر داری
 سلطان المشایخ از غایت شفقته کہ در باب امیر خسرو داشت این دو بیت
 فرمود بین انشاء حضرت اشینج ۵ خسرو کہ بنظم و نشر مشاش کم خاست
 ملکیت ملک سخن آن خسرو راست ۶ آن خسرو ماست ناصر خسرو نیست ۷ زیرا
 کہ خداے ناصر خسرو ماست ۸ سبحان اللہ کہ دام مرتبه بہتر ازین تواند بود کہ بزرگوار
 و زربار حضرت سلطان المشایخ قدس السلسلہ العزیز در وصف امیر خسرو گذشت
 زہے کمال عظمت امیر و شفقت و پرورش حضرت سلطان المشایخ قدس
 سرہ العزیز باز آیم بر ذکر امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ وقتے در غیاث پور در خانہ والد
 کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ امیر خسرو دعوتے دادہ بود سلطان المشایخ و
 بزرگان شہر در آن جمعیت حاضر بودند بہلول قوال در صورت این غزل حسین
 میگفت نظم زہے تر کہ کہ از خمہاے ابرو ۹ کماں پیدا کند پنهان ز ندبیر ۱۰
 بگوش مدعی کسے جائے گیر ۱۱ مزا میرے کہ ہست اندر مزا میرے الغرض چون
 سماع فروداشت کردند امیر خسرو غزل خود آغاز کرد چون مطلع بخواند بستہ شد
 غزل شینج سعدی آغاز کرد بیت معلت ہمہ شوخی و دلبری آموخت ۱۲ جفا و
 ناز و عتاب و ستگری آموخت ۱۳ این غزل تمام بقافہ شینج خواند بعدہ از و پرسیدند
 چہ حالت است کہ ہر بار غزل خود بخوانی بستہ میشوی گفت چنداں معنی ہجوم
 مے آورد کہ در ضبط آن حیراں میشوم آخر الامر امیر خسرو برابر سلطان غیاث الدین
 تغلق در لکھنوتی رفت در غیبت او سلطان المشایخ بصد جنت خرامید چون
 از آن سفر باز آمد روئے خود سیاہ کرد و پیراہن پارہ در میان خاک غلطان پیشتر
 در خطیرہ سلطان المشایخ آمد مصرع جامہ در آن چشم پکاں خون دل رواں ۱۴

بعدہ گفت اے مسلمانان من کدام کس باشم کہ برائے انجینیں بادشاہ ہے بکریم فاما
برائے خود کریم کہ بعد از سلطان المشایخ مراجعند ابقائے نخواہد بود و بعد
ششماہ بنیست و بر حمت حق پیوست و در پایان روضہ سلطان المشایخ
دفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں جمال زہاد آں پیشواے عباد آں سالک
طریق و رع و تقویٰ آں طالب و صلت مولیٰ یعنی مولانا جمال الملئہ والدین
مشغول بعلوم ربانی و مشاہدات جمال رحمانی میان یاران اعلیٰ مشہور بود
و مشغولی باطن مبارک ایشان بحدے بود کہ در مجلس سلطان المشایخ
چنان مشغول بودے کہ از خود خبر نداشتے سلطان المشایخ مے فرمود
کہ مولانا جمال الدین را وقت مے باشد کہ اورا از غیر حق یاد مے آید و ایں
نفس سلطان المشایخ در باب مشغولی یاران اعلیٰ در باب او بود ہر گزینہ
ہم بدایں خطاب مخاطب شد و ایں ہم در حیات سلطان المشایخ بر حمت
حق پیوست منہم آں شیریشہ تصوف آں عاری از تکلف یعنی مولانا
جلال الملئہ والدین آو دہی کہ بزہد و ورع و ترک و تجرید موصوف بود ہم از
ابتداتا انتہا تر گے یکبارگی داشت و از غوغائے دنیا زار ماندہ گوشہ گرفت
و عبادت خداے و محبت سلطان المشایخ مشغول شد و ایں بزرگ
از پیشتر یاراں او دہ در اوقات سابق بود و نزدیک ہمہ معطم و مکرم وقتے از
یاران اعلیٰ کہ از او دہ بودند اتفاق کردند اجازت تعلم و بحث کردن از
سلطان المشایخ بستانند اگر چہ ہر یکے از ایں یاراں عالمے بتجربہ بود فاما بحکم فرمان
سلطان المشایخ مشغول یا دحق شد لیکن ہوس نیکار کہ عمرے بدایں مشغول
بودند باعث مے شد الغرض مولانا جلال الدین را بر آں آوردند کہ درین باب عرضہ
کنند چوں ایں بزرگاں بخدمت سلطان المشایخ حاضر آمدند و در مجلس حضرت سلطان
المشایخ صفت کبریائے حق جل و علی سلطان المشایخ تجلی کردہ بود و از نسبت آں بسیار یاران
اعلیٰ را مجال نطق نبود مولانا جلال الدین محل کلام داشت تا عرضہ داشت کہ و مخدوم اگر

فرمان باشد یاران وقت و قسے بخشے کنند سلطان المشائخ دانست کہ این سوال ہمہ
 یارانست کہ حاضر آمدہ اند فرمود کہ من چکنم ہر از ایشان مطلوبے دیگرست و ایشان
 ہنجو پیاز پوست و پوست اندکاتب حروف از جواب سلطان المشائخ استنباطے
 کردہ است یعنی مغز ندارد نہ مقدار علم کہ براسے ابتکار کہ در آں شروع کردہ اند
 حاجت باشد حاصل کردہ و مطلوب از آں علم عمل است و محبت باری تعالی بمنزلہ
 مغز است و انسچہ جز و پوست بمنزلہ پوست از اینجا است کہ شیخ نصیر الدین محمود
 مے فرمود کہ وقتے مولانا شمس الدین یحییٰ و این ضعیف بخد مت سلطان المشائخ
 یکجا نشستہ بودیم سلطان المشائخ مولانا شمس الدین را فرمود کہ لب بر بند می
 و در بر بند می و نیز روایت کنند کہ مولانا وجیہ الدین پائلی را نیز سلطان المشائخ
 فرمودہ بود کہ مولانا میان تو و میان خداے تعالی ہمیں زباں مانده است
 انقض چند روز ذات ملک صفات خدمت مولانا جلال الدین را زحمت شد
 و از دار فنا بدار بقا رحلت فرمود رحمۃ اللہ علیہ منہم آں صورت صفا آں سیرت وفا
 خواجہ کریم الملتہ و الدین سمرقندی المدعو بہ بیانہ کہ در کلام اخلاق مثل خود در
 آفاق نداشت ظاہر و باطن این بزرگ باوصاف اہل تصوف آراستہ بود و
 فضائل بسیار و علوم پیشمار و طبعے فیاض در غایت لطافت و عقلے بحال در نہایت
 فراست داشت و این ہمہ ثمرہ آں بود کہ در سلک ارادت سلطان المشائخ
 منسلک بود و محبت آنحضرت از صفاے اعتقاد محکم گرفت و بنظر خاص سلطان
 المشائخ ملحوظ گشت تا از غایت کرمے کہ سلطان المشائخ را در باب این بزرگ
 بود و بوسیلہ آنکہ پدر بزرگوار او خواجہ کمال الملتہ و الدین سمرقندی کہ وزیر اقلیم
 خراساں بود بزرگے خوش گوید بیعت بتقدیر بے اشارت راسے رفیع او و در حین
 وجود دنیا و در ہیچ شے بواقع در دیار ہندوستان آمدہ با انواع مراجع بادشاہ
 ہند مخصوص گشتہ از ملتان تا ہالنسی چنانچہ دیپالپور و اجودہن و غیر ذلک جوالہ
 اوشدہ او مرید شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین شدہ دختر خواجہ محمد پسر حق

نبیرہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز بحکم اشارت سلطان
 المشایخ ورحب الہ شیخ کریم الدین مذکور آمدہ وبقربیت آن خاندان کرم مکرم گشت
 و بیشتر حال در غیاب پور میاں یاران اعلیٰ عمر عزیز گذرانیدہ بواسطہ لطافت
 طبع و نظم و پذیر و ہمت بن را و خوب طبعان اسیر محبت او گشتند چنانکہ خواجہ ضیاء الدین
 برنی علیہ الرحمۃ بیشتر نسخہ غریب در ہر علمے کتابت کردہ و بخیرت این بزرگ رسانیدہ
 مرہون کرم آن کریم گشتہ و امیر خسرو و امیر حسن با این بزرگ اخلاص تمام داشتند
 و بعد نقل سلطان المشایخ با سلطان محمد تغلق انار سدیرانہ بطلب سلطان
 ملاقات کرد و با انواع مراحم مخصوص گشت تا بختاب شیخ الاسلام و وزیر اے ملک
 سنگا نوہ مخاطب شد و در آن دیار رفت و امور و مہمات مسلمانان آن دیار را
 بعقل کامل خود بر جاؤہ معدلت باز آورد و کاتب حروف این بزرگ را در صحبت
 مولانا فخر الدین نرادی خلیفہ سلطان المشایخ دریافتہ بود جمالے با کمالے
 داشت و بہ زہی صلی آراستہ و بخامت ہاے خاص صحبت یافتہ سلطان
 المشایخ مشرف شدہ آخر الامر دستگا نوہ بجوار رحمت رب العالمین پیوست
 و خاک ادا موز تو تیارے خلق آن دیار است رحمۃ اللہ علیہ و انیس بزرگ خلفے
 ماند کہ ذات عظیم المثال و محبوب اہل محبت است و فیاض طبع او کاشف غوامض
 حقائق معرفت و نوک قلم او غرض سخن را چنان مے نگار و کہ ازاں چشم ہاے معانی
 مے کشاید بزرگے خوش گوید بیست چہ آتش است ندانم ضمیر او یارب کہ نقد سگاہ
 معنی از و عیار گرفت چہ یعنی شیخ زاوہ معظم احمد بن کریم نبیرہ شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز خواجہ حکیم شناسی خوش گوید بیست
 در کتبہ بو حنیفہ کوفی و در و جہو شانی صوفی و کاتب حروف با این بزرگ
 زادہ بر حکم محبت اسلاف و بواسطہ طبیعت صاف محبت از جاں دار شیخ سعدی
 خوش گوید بیست بجانست کز میان جاں چو جانست دوست میدارد و بخت دوستی
 جانان کہ با در و رسو گندم و برادر عزیز او کہ دلہاے دوستان طالب دیدار

فرحت انگیز دوست یعنی شیخ زادہ مکرم نظام الملئہ والدین کہ ذات پسندیدہ او
 صورت معنی است شیخ سعدی خوش گوید بیست این طرفت کہ تو داری ہمہ ہا
 بفریبہ چہ این لطافت کہ تو داری ہمہ غمہا بزایدہ منہم آں ملک الملوک فضلا آں
 بلطافت طبع دلربا یعنی امیر حسن علاء بخیری کہ غزلیات جگر سوزا و تحقیق دلہاے
 عاشقان آتش محبت بیروں سے آورد و اشعار دلپذیر اورا خستہ بدہاے سخنور
 میرساند و لطائف روح افزاے او مایہ اہل ذوق است و سخن این بزرگ چاشنی
 شیخ سعدی وارو بیتہ دینے گفتہ است بیست حسن گلے ز گلستان سعدی
 آورده است کہ اہل معانی گلچین آں گلستانند و این بزرگ پیوستہ بیان
 شعر اتکمن و تجمل بود و چکسے لطیفہ و لطمے بدیہ بہتر از و نگفت و بادشاہاں و
 بادشاہ زادگاں گوش ہوش بر لطائف او میداشتند و سہرہ سعادتهاں بود
 کہ در ملک بندگان حضرت سلطان المشایخ منسلک شد و بنظر خاص سلطان
 المشایخ مخصوص گشت و تھے این بزرگ بخدمت سلطان المشایخ آمد و جب
 عزیز حاضر بودند سلطان المشایخ روئے مبارک سوئے این بزرگ کرد و فرمود
 کہ ایں ساعت ذکر فضلا داشتہ کہ تو درآمدی و از ملفوظات روح افزاے
 سلطان المشایخ فوایدے بنشت و عین تقریر سلطان المشایخ بقدر امکان
 رعایت کرد کہ امر و آں فواید الفواد مقبول اہل ولاں عالم شدہ است و دستور
 عاشقان گشتہ و شرق و غرب عالم گرفتہ سلطان الشعرا امیر خسرو رحمۃ اللہ
 علیہ کرات گفتے کاٹھکے تمامی کتب کہ عمر در آں صرف کردہ ام برادر امیر حسن
 را بودے و ملفوظات سلطان المشایخ کہ جمع کردہ است مرا بودے تا
 من ہاں در دنیا و آخرت فخر و مہاہات کردے و این بزرگ دریں عالم
 مجرزیست در آخر عمر در دیو گیر رفت و ہما نجا مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم
 آں بصورت و سیرت سلف آں فخر خلف قاضی شرف الدین
 یار مولانا حام الدین ملتانی کہ اورا قاضی شرف الدین فیروز گنج

ہم گفتندے میں بزرگ بو فور علم و زہد و تقویٰ و ترک تکلف آراستہ بود و
حافظ کلام ربانی و عاشق در گاہ سبحانی بود و اگر کسی اور دیدے گماں ہو کہ
کہ میں ملک مقرب است کہ بدیں ہیئت در راہے رود و علوم بسیار داشت
و بفضل آیتے بود کاتب حروف دیوان احسن حسن پیش میں بزرگ گذشتہ
است و انچہ مایحتاج خانہ بودے از غلہ و ہیزم بردست مبارک کردہ درخا
آورے وقتے میں بزرگ کچہری و ہیزم بردست کردہ مے آمد قاضی
کمال الدین صدر جہاں مرحوم دید با آں کز و فر صدر جہانی کہ میرفت
از اسب فرو و آمد و قدم بوس آں بزرگ کرد و حاضر نرا گفت میں مو
خداے کہ التفات یکے ندارد بر طریقہ سلف میرود بزرگے خوش گوید
بہیت خوشم بدولت خواری و ملک تنہائی کہ کہ التفات کسے را بہ روزگار
نیست کہ و کسوت میں بزرگ جامہ چادر بودے و میں بزرگ راجہ
سلطان المشائخ محلے تمام بود و در مجلس کہ مولانا حسام الدین و یاران
اعلیٰ حاضرے بودند بیشتر سخن میں بزرگ کردے چنانکہ در ذکر سلطان
المشائخ تحریر یافتہ است در ویو گیر از دار فنا بدار بقا خرامید و خاک پاک او
ہما بخاست رحمۃ اللہ علیہ منہم آں عابد اہل طریقت آں افضل اہل حقیقت
اعنی مولانا بہا و الملتہ و الدین ادہی و میں بزرگ را دارالامانی ہم گفتندے علی
وافر و تقویٰ کامل داشت و دریں عالم غدار نیست اگرچہ بزرگی علم بود فاما باوصاف
اہل تصوف موصوف بود چوں از وطن قییم خود ملتان و شہر درآمد در ملک اراد
سلطان المشائخ منسلک شد و ہم بجمت حضرت سلطان المشائخ و شہر ساکن
شد و بعد ہر چند گاہے بنجد مت سلطان المشائخ بیامدے شہباز خانہ والد کاتب
حروف بودے و از غایت تقویٰ و ورع ہر روز غسل کردے و در نہایت ترک
و تجہید کوشیدے آخر الامر چند روز زحمت شد از دار فنا بدار بقا
خرامید رحمۃ اللہ علیہ منہم آں صوفی با صفا آں

زاهد بادفا که در بیاں و ایثار و امر معروف و نہی منکر میان یاران اعلیٰ مشہور بود یعنی
 شیخ مبارک کوپا مووی کہ اور امیر دادنیز گفتند سے سید مصفا و مینے دلکش است
 و عاشق جمال ولایت پیر و از مریدان سابق حضرت سلطان المشائخ بود و وضع
 پیش بخط مبارک سلطان المشائخ مشحون و فریقین بانواع کرم بجانب او صادر
 شدہ و یاران او ذوق چنانکہ مولانا شمس الدین کھٹے و شیخ نصیر الدین محمود و
 مولانا علاؤ الدین نیلی و عزیزان دیگر چوں از خدمت سلطان المشائخ بازے
 گشتند فرماں مے ش چوں در گوپا منو برسید خواجہ مبارک را بہ بینید و متھے
 کاتب حروف بخد مت شیخ نصیر الدین محمود نشستہ بود خواجہ مبارک علیہ الرحمۃ
 در آمد و چنانکہ پیش ہنار دہ گفت من بہ نیت ملاقات شما از خانہ رواں گردیدہ ہوں
 و راستا سے راہ عزیزے ایں چند تنکہ پیش آورد و رسم درویشاں اینست چوں بدید
 کسے میروند ہر چہ در اثنا سے راہ پیدا شود از آن آنکس باشد کہ بروے روند شیخ
 محمود رحمۃ اللہ علیہ تبسم کرد و بوقت برخاستن دو چنداں تبلیغ پیش خواجہ مبارک
 آورد و ایں بزرگ را با والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ محبت بسیار بود کرات
 گفتے کہ من مسلمان کردہ پدر تو ام کاتب حروف را یعنی را استکشاف کرد و فرمود
 کہ من مردے امیر داد مختص سلطان علاؤ الدین بودم پیری و مریدی نداشتم
 کہ چہ باشد و ازیں طایفہ انکارے داشتیم چوں با خدمت والد شما صحبت شد مرا
 برآں آوردند کہ یکبار سلطان المشائخ را بہ ہیں مرا بخد مت سلطان المشائخ
 برد و راؤل مجلس کہ بشرف محاورہ و مکالمہ سلطان المشائخ مشرف شد
 بندہ آنحضرت گشتم مصرع اے نوریت بندہ و چوں انوری ہزارہ و از نمر
 برخاستم ہر آئینہ چوں از شفقت والد شما رحمۃ اللہ علیہ بدیں دولت رسیدم و در
 سلک بندگان سلطان المشائخ درآمد مسلمان کردہ ایشان با شتم و تائب
 گور رعایت آں حقوق با خدمت والد رحمۃ اللہ علیہ و با کاتب حروف بدانچہ
 قدرت ابوہ و در حق تعالیٰ از قبول گرداناد و ایں بزرگ را متھے بلند بود و ترسے

سہ
 یعنی کو توائل
 یادار و غدا
 عادت ۱۲

بیکبارگی داشت در خانہ ہر کہ طعام فرستادے خوانے آراستہ بانواع نعم
 آوانے یعنی طرفے شفاف بیش بجا فرستادے وگفتے کہ آں خوان یا آں
 آوانے باز نیارند و نمازے نیک باراحت کردے و تعدیل ارکاں نیکو بجا
 آوردے کاتب حروف بچکس را تا ایں غایت بر آں ہیئت در نماز ندیدہ است
 و آخر عید روز رحمت شد از دار فنا بدار بقا خرامید و در پایان روضہ حضرت
 سلطان المشائخ در ستہ اول مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں تارک
 دنیا آں طالب عقبہ خواجہ مویٰ الدین کہ ہئی کہ ظاہری آراستہ بصفاء باطنی
 پیراستہ بوفاداشت و در زہد و تقویٰ و باعقاد خوب موصوف بود ایں بزرگ
 و راوایل بکار دنیا ہم ملک و ملکزادہ معظم بود در انچہ سلطان علاؤ الدین
 در عہد میرے اقطاع کردہ است و ایں پیش او کارما سے شکر کردے آخر الامر
 چوں سعادت ابدی یار بود در سلک بندگان سلطان المشائخ درآمد و اختیار
 از سر دنیا زار ماندہ بنجاست چوں سلطان علاؤ الدین بر تخت باوشا ہی
 بنشست ایں بزرگ را یاد کرد چوں شنید کہ تارک دنیا شدہ است و بر پادشا
 سلطان المشائخ نہادہ بر سلطان المشائخ گفتہ فرستاد کہ مخدوم کرم کنید
 و خواجہ مویٰ الدین را رخصت فرمائید تا کارے از پیش ما برگیرد و سلطان
 المشائخ جواب گفت کہ اورا کارے دیگر پیش آمدہ است در استعداد آں کلمات
 آں حاجب کہ پیغام بادشاہ آوردہ بود ایں سخن اورا گراں نمود و گفت مخدوم
 شما ہمہ را میخواہید بچو خود کنید سلطان المشائخ فرمود بچو خود چہ باشد بہتر از خود
 بہتر از خود میخواہم چوں بادشاہ ایں جواب شنید دست از برداشت کاتب
 حروف ایں بزرگ را دیدہ بود و پیرے عزیز دراز بالا سپید پوست خوبصورت
 پاکیزہ سیرت بود و قبر او در پایان روضہ سلطان المشائخ میان یاران
 و خدمتگاران است رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ منہم آں جمال صوفیان
 آں شرف متقیان خواجہ تاج الملتہ والدین داورسی کہ صورت زہد و تقویٰ

بود و ایں بزرگ و آوا مل تعلق باہل دنیا داشت فاما چہ سعادت ابدی نصیب
 او گشت ترک آں مذلت گرفت و بدولت ارادت سلطان المشایخ مشرف
 شد و محبت سلطان المشایخ در سویدای دل مبارک او جاے کرد و ترکے یکبارگی
 پیش گرفت و فقر و مجاہدہ و فاقہ را دولت خود دانست امیر خسرو خوش گوید
 ملک عشق ملک شد از کرم الہی ام پشت من و پلاس غم اینست قباے شاہی
 ام پیش سخ سعدی خوش گوید **۵** پیای سرور افتادہ ام چو لالہ و گل کہ او
 شامل قد نگار من دارد و بزرگے دیگر گوید **۵** اے سرور بتو شاہ و مہم شکست
 بظلال ماند **۵** اے گل ز تو خوشنودم تو بوسے کسے داری و در محبت سلطان
 المشایخ کار او بحدے کشید مجر دانکہ نام مبارک سلطان المشایخ کسے پیش او
 بستدے و چشم مبارک بچو جوے آب رواں شدے و ایں بزرگ در سماع غلو
 تمام داشت و سرایع ابکا بود و و قص کشاہ عاشقانہ کردے چنانکہ از ذوق
 اوراحتے بد لہاے حاضران رسیدے و غلعتہاے بیش بہا بقوالاں داد
 و بعلومت و ترک و تجرید منسوب بود آخرا لام در راہ دیو گیم بوقت بازگشتن در منزل
 کہتہول چند روز زحمت شد و بوقت نزع آں بزرگ تبسمے کرد و اینمعنی را خواجہ
 حکیم سنائی نظم کردہ است مثنوی عاشقے رایکے فسرده بدید **۵** گوہی مرد خوش
 ہی خندید **۵** گفت اورا بوقت جاں دادن **۵** چیست ایں خندہ خوش ہتا
 گفت خواباں چو پردہ بردارند **۵** عاشقاں پیش شاں چنین میرند **۵** چوں از در فنا
 ببار بقا رحلت کرد از انجاد و حظیرہ حضرت سلطان المشایخ آوردند و بر چو ترہ یار
 مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں بلطافت طبع بے نظیر و آں بنزدیک اہل دلائل عالم
 دیندیر یعنی خواجہ ضیاء المملۃ والدین برنی کہ مقبول خاص و عام بود و لطافت پیچ
 و طرافتے بے اندازہ داشت و ہمچو کسے کہ ایں بزرگ بودے گوش ہوش ہمہ بر لطافت
 روح افزاے او بودے و مجمع اللطایف و جوامع الحکایت بود و از صحبت علما و مشایخ
 و شعرا نصیب کامل داشت و بہتے بلند و ایں ہمہ ثمرہ آں بود کہ ہم از ابتداے بواسطہ

شفقت پدر بزرگوار که از دومان بزرگے بود و سعادت ارادت سلطان المشایخ
 مشرف گشت و سر خلاص بر آستانه آسمان ساس سلطان المشایخ نهاد و در
 غیاب پور ساکن شد و بخیرت سلطان المشایخ محلی و قربت تمام یافت چنانکه
 در حسرت نامه خود کنایت کرده است و در آخر الامر بواسطه لطافت طبع که در زمان
 خویش در فن ندی زیر کیودی آسمان مثل داشت بخیرت سلطان محمد
 انار الله بر بانه ممکن و سجن گشت و از دولت او ازیں دنیاے خدا ر و مکار میوفا
 خط و افرو نصیب کامل گرفت چون عمر هفتاد و اند سال کشید از دولت سلطنت جاوید
 فیروز شاه خلد الله ملکه و سلطانه بالتماس بایحتاج او که بدو رسید گوشه گرفت بانشاء
 کتب بے نظیر چنانکه شایسته محمد صلی الله علیه و آله و سلم و صلاواه کبیر و عنایت
 الهی و ماثر سادات و تارخ فیروز شاهی و جزاں مشغول شد و با تمام رسانید و
 بزرگ در صحبت سلطان الشعرا امیر خسرو و ملک الفضلا امیر حسن بسیار
 بود و از مجالس ایشان مستفی گشت باینهمه فضائل محبت فرزندان رسول صلی
 و ردل مبارک او اسخ بود و آخر الامر چند روز زحمت شد و از دنیا بدر عقبه روان
 و عاشقانه خرامید وقت نقل دانگ و دم بر خود نداشت بلکه جامه های تن نیز
 بداد و در جنازه فرو بالاسے او یک تو و یک بویا بود و محسب هر آئینه اثر صحبت
 سلطان المشایخ بر صحبت بادشاهاں غالب آمد و عاقبت او بخیر شد و
 جهاں مسکین و ارجپانچھے بایست بیرون رفت و در جوار حظیرہ سلطان
 المشایخ در یایاں والد بزرگوار خویش مدفون یافت رحمه الله علیه منہم اں صوت
 زید و تقوی اں عاشق در گاہ مولی از سر صلیت و کار خواجه مویذ الملة و الید
 انصاری که باختیار از سر صلیت و کار بر خاست و با محبت پیر ساخت و عجب
 روش داشت از اں روز باز که در سلک بندگان سلطان المشایخ منسلک شد تا
 گو بهیچ معنی مشغول نگشت بهیچ کسے توجه نکرد و مگر با سادات کرام از عمار کاتب خرو
 که بقررت سلطان المشایخ مخصوص بوده اند علی الخصوص بایسید حسین رحمه الله

کہ منسوب بحجت او بود و این بزرگ را ذوق سماع و گریه جگر سوز بسیار بود و درین باب میان
 یاران اعلیٰ مشارالیه گشت و این همه شمره آں بود کہ بنظر خاص سلطان المشائخ ملحوظ
 گشت و بکسو تہاے خاص سلطان المشائخ مشرف شدہ بود و این بزرگ میفرمود
 کہ خانہ من فرزند نمی شد چوں والدہ فرزند ان نیز در سلک ارادت سلطان المشائخ
 درآمد و گفت خدمت سلطان المشائخ قصہ حال آنکہ فرزند نمی شود عرضہ شد
 مے باید کرد و آں ایام اتباع و قصبہ را پری بود الغرض چوں بخد مت سلطان
 المشائخ این عرض داشت کہ مود خواجہ اقبال خادم را گفت کہ یک قرص و خرما
 بیار بعدہ فرمود ازین قرص ہر روز اندکے میخورتا آں غایت کہ برایشاں برسی
 آں قرص تمام شدہ باشد چوں آنجا برسی این خرما بدیاں پاکدا من بدی تا بخورد
 حق تعالیٰ فرزندے خواہد داد من بچناں کہ دم حق حل و علیٰ ازین برکت آں فرزند
 شایستہ داد یعنی مولانا نور الدین محمد مویدا نصاریٰ کہ بفضایل بسیار آراستہ
 است و در آخر عمر چند روز کہ این بزرگ زحمت داشت بیچ آدابے از فرایض و سنن
 از وفوت نشد تا ازین دنیاے خدا ریدار بقای پیوست و در خطبہ سلطان المشائخ
 در چہوتہ یاراں مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں سوختہ محبت آں ساختہ مودیت
 خواجہ شمس الدین خواہر زادہ امیر حسن شاعر کہ بحجت سلطان المشائخ مشہور بود و کاتب
 حروف از والد خود رحمۃ اللہ سماع داردے فرمود چوں این عاشق صادق بہت نما
 در جماعت خانہ حضرت سلطان المشائخ حاضر شدے بوقت تحریمہ بستن نماز تا
 جمال مبارک سلطان المشائخ ندیدے تحریمہ بستی یعنی از صف جماعت سر مبارک
 خود بیویں آوردے و روے جہاں آراے سلطان المشائخ بدیدے انگاہ تحریمہ بستے
 امیر خسرو خوش گوید بیت داشتناے نماز اے جاں نظر بر قامت دارم و مگر
 از قامت خوبت قبول افتد نماز من و الغرض چوں آں عاشق صادق در مرض
 محبت افتاد و بیمار می عشق غلبہ کرد و شیخ سعدی خوش گوید رباعی ما جراے دل
 دیوانہ بگفتم بہ طیب و کہ ہمہ شب در چشم است بفکرت باز م کہ گفت ازین نوع حکایت

کہ تو گفتی سعدی در عشق است ندانم کہ چہ درمان سازم چہ خواست کہ جان عزیز را
 فدای محبت سلطان المشایخ کند سلطان المشایخ را خبر کردند کہ آں سوختہ محبت
 را اتفاق شدہ است کہ جان عزیز را در راہ محبت سلطان المشایخ در باز دایں ضعیف
 گوید بیت وقت آنست کہ جاں بر سر کویت بازم چہ خاک در گاہ تو بر تارک سر اندازم
 الغرض سلطان المشایخ کہ لمجای عاشقان است خواست تا بہجت درمان در د
 عشق بر سر وقت آں عاشق جانبا ز حاضر شود تا بحال مبارک خود تکیہ د تسلی
 دہد و رشتائے راہ کہ سلطان المشایخ بہ عیادت او میرفت خبر آوردند کہ آں عزیز کہ
 در مرض عشق افتادہ بود تاب جمال دوست نہ داشت جان بجاناں تسلیم کرد سلطان
 المشایخ فرمود الحمد للہ کہ دوست بدوست رسید شیخ سعدی خوش گوید کہ جاں
 در قدم تو ریخت سعدی ثواب منزلت از خداے میخواست چہ خواہی کہ در حیات یابد
 کیبار بگو کہ گشتہ ماست چہ منہم آں زائر الحرمین آں صاحب امین مولانا نظام الملک
 والین شیرازی کہ بعلم زہد و تقوی و ورع میان یاران اعلیٰ مشہور و مذکور است و کاتب
 حروف ایں بزرگ را کہ بعد نقل سلطان المشایخ از او وہ آمدہ بود در حیطہ حضرت
 سلطان المشایخ ساکن شدہ دیدہ بود ظاہر و باطن آں بزرگ باوصاف سینہ اہل
 تصوف موصوف بود و اگر و علم سخنے افتادے بختہ موجبہ کردے و بتقریر خوب آں سخن
 را تمام کردے و راہ و روش اہل تصوف نیکو دانستے و شیفتہ سماع بود چنانکہ قوالان
 و جماعتخانہ با و ملازمے بودند و ہر روز یک وقت سماع شنیدے و فقرہ آں فضائل
 ایں بود کہ در سلک مریداں اعلیٰ کہ مجلس خاص سلطان المشایخ داشتند منسلک
 شد و منظر خاص سلطان المشایخ لمحو طغشت در آخر عمر چہ گاہ در شہر سکونت کرد و
 بغایت مخمکن و بختل میان یاراں اعلیٰ عمر گذرانیدہ چوں از دار قنابدار بقار حلت
 کرد ہم در جوار خانہ خود درون حصار سیری مدفن یافت رحمتہ اللہ علیہ منہم آں صو
 عشق آں مایہ صدق خواجہ سالار نہین کہ بزہد و ورع و تقوی آراستہ بود و درونہ
 مبارک او بہجت سلطان المشایخ ملو دریں دنیاے غذا را از صحبت خلق کہ آنے

قوی است گوشه گرفت و بکلی منزوی شد امیر خسرو خوش گوید بیت اگر چه گوشه
 غم ناخوش است بر همه لیکن به چو تو خیال منی یلغ و بوستان من است آن
 و روزگار بحسبت پیر و بیا و پیر و سخن پیر گذرانیده و بدانچه از غیب رسید قانع
 گشت و توجه بهیچ آفریده نکرد و این بزرگ را ذوق سماع و گریه جگر سوز بسیار بود
 و هر که نظر بر جمال مبارک این بزرگ افتادے بخاصیت سلسله محبت درون
 او را بجنبانیدے روزے در حظیرہ سلطان المشائخ سماع بود و این بزرگ
 را این بیت شیخ سعدی سخت اثر کرد بیت از سر زلف عوساں چمن دست
 بدار به سر زلف اگر دست رسد باد صفارا و این بزرگ بیشتر صحبت مولانا
 حسام الدین ملتانی خلیفہ سلطان المشائخ بودے و برابر او بخدمت سلطان
 المشائخ بیادے و در آخر عمر چند روز رحمت شد و بر رحمت حق پوست رحمتہ اللہ
 علیہ منہم زیرا این منہم ذکر نوزده یار حضرت سلطان المشائخ مذکور و محر راست آن
 بصورت و سیرت مشائخ مولانا فخر الدین میرٹھی کہ بزرگ و ورع و تقوی آراستہ و پیر
 عزیز و از میدان سابق حضرت سلطان المشائخ بود مولانا محمود و نوہیتہ پیرے عزیز و
 سوخته و ساختمہ مودت ترک شہر داد و بحسب سلطان المشائخ در غیاث پور
 ساکن شد و کاتب حروف این بزرگ را دیدہ بود پیرے نورانی دراز بالا کہ بیشتر
 کلمات و حکایات او از عشق بودے و مولانا علاؤ الدین اندپتی کہ در غایت
 بزرگی بود و علوم بسیار و فضائل بیشمار داشت و حافظ کلام ربانی و اقرباے
 سلطان المشائخ بیشتر پیش از اں بزرگ حافظ شد و عثمان کاتب حروف و کاتب
 حروف شاگردان ایں بزرگ بودند گریہ بسیار و مشغولی پیدا داشت و عمر و تلاوت
 کلام مجید گذشت و طریقہ اولیا ازیں دنیاے غدار سفر کردہ رحمتہ اللہ علیہ مولانا
 شہاب الملتہ والدین کتوری مردے مشغول وزیر الحرمین و از میدان سابق
 سلطان المشائخ بود و میان یا ران معتبر و فضائل ظاہری و باطنی چنان داشت
 و بخدمتے با حق مشغول بود کہ بچنین گویند شیخ نصیر الدین محمود او را در مرید گرفتن

ذکر نوزده یار
 حضرت سلطان
 المشائخ منہم

اجازت کردہ و معلوم است چہ حد فضائل دینی باشد در آن کس کہ بعد نقل شیخ نیا
اعلیٰ اور در انجینس کارے معظم کہ نیابت نبوت است اجازت کند با چندین
نازکی کہ دریں کار است مولانا حجۃ الدین ملتانی کہ یعلوم بسیار و فضائل بشمار
آراستہ بود و شجرہ مشایخ طبقہ خواجگان چشت قدس السداد و اہم بفصاحت و
بلاغت بعبارت عربی نظم کردہ است و مولانا بدر الدین تو کہ اور افریق ہم گفتہ
کنج علم و جہان جہان فضل بود و در تقوی و ورع بنایت کامل و مولانا کن الدین
چغمر کہ بتلائے سماع بود و در نیکار اور اصدقے بحال و ذوقے و شوقے تمام و
عاشق جمال ولایت پیر بود و در خطبے مثل زمانہ بیشترے کتب معتبر چنانکہ
کشاف مفصل و جزاں بچہ حضرت سلطان المشایخ کتابت کردہ و رشتہ
و کاتب حروف این عاشق صادق را دریافتہ بود و از ذوق درونہ او بہرہ گرفتہ
خواجہ عبد الرحمن سارنگ پوری کہ صورت در و ذوق بود کاتب حروف این بزرگ
را در سماع دیدہ است کہ ذوق سماع و گریہ جگر سوز او در ہمہ حاضران مجلس اثر کردہ
بود و خواجہ احمد بدایونی کہ در نہایت ترک و تجرید بود و تالاب گو بہت مسکن خود
اگر چہ اتباع داشت خشت بر خشت نہ نہادہ و بجایے در و دیوار و سقف پتہاؤنی
نہا و طریقہ ابدال سہ دو و سماع ہیچ نوع این بزرگ را قرار نہ بودے چنانکہ
از مجلس سماع مستانہ بیرون زدے روزے این بزرگ کاتب حروف را بزرگی
دادہ بود و در مجلس علم تحقیق مسائل شرعی حاضر شدہ کاتب حروف پرسید کہ خوش
مے باشیہ فرمود کہ خوشی در آنست کہ پنجوقت نماز دریا بم رحمتہ اللہ علیہ خواجہ
لطیف الدین کھنڈ سالی پیرے عزیز و ارادت از بیشتر یاران او دہ سالی
بود و در غایت مشغولی و شیخ نصیر الدین محمود و تعظیم و تکریم او بسیار کوشیدے
رحمتہ اللہ علیہا مولانا نجم الدین محبوب عرف شکر خاکی تھا نیسری کہ بنور
باطن تماسا شاعی ہر دو جہاں مے کند زہدے تمام دورے
بکمال دارد و در محبت و عشق آیتے است و میان

یاران اعلیٰ بدیں اوصاف بسیۃ موصوف و در اعتقاد پیرے نظیر در روضۃ سلطان
المشاہد کاتب حروف در خدمت او نشسته بود سخن در تلویحات محبت و مہر عشق افتاد
کاتب حروف بقدر حوصلہ ضعیف خود نظائر و امثال و حکایات و ابیات عشق آمیز و در
انگیز از سر ذوق کہ از اثر صحبت این بزرگ شدہ بود منے گفت و ایں عاشق صادق
ذوق منے گرفت بعدہ بشفقت کاتب حروف را گفت کہ در شا قابلیت این راہ ہست
فاما کارے باید کرد حق تعالیٰ از برکت نفس آں صاحب ذوق علی مقبول روزے کنا
و خواجہ شمس الدین دہاری کہ اورا چنی گفتندے پیرے عزیزے نورانی کہ در مبدہ
حال بعل دنیا مشغول بود چوں سعادت ابدی رومے داد در سلک بندگان سلطان
المشاہد منسلک شد و در مجلس سلطان المشاہد محل نشستن یافت و از ملفوظات
سلطان المشاہد کتابے نوشت و قے این بزرگ از سلطان المشاہد التماس کرد
کہ اگر فرمان باشد بہت آیندہ و روندہ کلبہ عمارت کنیم فرماں شد کہ اینفے کم از اں
کارمانیت کہ از اں بیرون آمدہ بعدہ دو اتے بخدمت سلطان المشاہد بود و
اور اعطا کرد و ایں اشارتے بود کہ در آخر عمر اورا پیش آمتابا بعل دنیا اورا مشغول
گردانیدند و اقطع ظفر آبا و حوالہ او شد ہما بخامدن یافت رحمۃ اللہ علیہ مولانا یوسف
بدلونی پیرے عزیزے علی کامل وزیرے وافر و ورع تمام داشت و یاران
اعلیٰ و تکریم و تعظیم و بغایت میکوشیدند و کاتب حروف این بزرگ را در مجلس شیخ
نصیر الدین محمود دریافتہ بود پیرے بغایت مصفا و تقریرے دلکش داشت رحمۃ
علیہ مولانا سراج الدین حافظ بدلونی بلطانت طبع و فضل بسیار و با اعتقاد خوب و
موصوف بود رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ مولانا قاضی شہ پانکی علی وافر و فضل
کامل دار و زہد و ورع و عشق با فراط و رقص و بکائے با ذوق دارد مولانا قوام الدین
یکدائے او دہی کہ بروش سلف بود و در باب انفس مبارک حضرت سلطان المشاہد
رفتہ ہست کہ او مرے نیک ہست قاری کشاف بخدمت مولانا شمس الدین
بیجیے بود در غایت مشغولی و ترک و تجرید بحال داشت ہیچ وقت بزدہ پیش او نبود

که خدمت کن. آخر وقت جاریه رسید از دو و عجز و نه تولد شد کار خانه مولانا تمام خود
 کردی نصیب خویش خود آس کردی این طریق مجاهده بچکس را دست نداد و رحمت
 علیه مولانا بر مان الدین ساوی بود فور علم و نهایت ورع و تقوی آراسته است
 و قلم فتویٰ بر دست نگرفت اگر چه این بزرگ آخر با سلطان المشایخ پیوست فاما
 از برکت نظر مان سعادت بخش سلطان المشایخ بهمه اوصاف از یاران اعلیٰ
 موصوف است و اتباع سماع بر طریقه سلف کردی خواجه عبد العزیز بانگر مودی
 عزیز در غایت صلاحیت و مکارم اخلاق بسیار و اعتقاد بخیرت سلطان
 المشایخ بیکبار راسخ بر جاده محبت پیوستیم مولانا جمال الدین اودهی دانشمند
 بسیار و مشغول به حد و شیفته سماع بود و ظاهر و باطن او باوصاف اهل تصوف موصوف
 رحمت الله علیه کاتب حروف از والد و عمان خود سماع دارد چوں مولانا از پیش بن گئی
 سلطان المشایخ بعد بیعت در جماعتخانه آمد و مخاطب بخطاب جوان صالح شده
 بیشتر یاران دانشمند چنانچه مولانا وجیه الدین پائی و یاران دیگر در آن جمع حاضر
 بودند دانشمند از جانب خراسان آمد و از مولانا بحاث می گفتند حاضر بودند
 علمای شهر الزام داده چنان کس با او معارضه نمی کرد سخن در پند و وی
 افتاده بود مولانا جمال الدین اودهی بحث شروع کرد و او را ملزم گردانید مولانا
 وجیه الدین پائی و یاران دیگر جمله انصاف دادند و گفتند رحمت بر شما باد و
 علم شما که رعونت از سراسر عزیز دو گردید خواجه اقبال حاضر بود به بندگی
 سلطان المشایخ گذرانید که جوان دانشمند است سلطان المشایخ پرسید
 تو چگونه دانی خواجه اقبال گفت با مولانا بحاث بحث کرد و در پند و وی مولانا
 بحاث الزام داد چنانچه مولانا وجیه الدین پائی و یاران دیگر همه انصاف دادند
 و فرمان شد که لاجوان را با یاران طلب کن چوں مولانا جمال الدین
 و یاران بخد مت حضرت سلطان المشایخ حاضر شدند سلطان المشایخ
 فرمود که رحمت بر آمدن تو که علم خود نفرستی بعد قوالا را طلب سلطان المشایخ

سماع شنیدن گرفت فرماں شد که جواں عاشق سماع بشنود چندانکه سماع می گفتن رقت بیشتر بود سلطان المشایخ فرمود شما را در سماع حفظی تمام خواهد بود بشنود بعد بکسوت خاص مشرف گردانید ز به خط که آن بزرگ را در سماع بود آتش عشق از سینۀ مولانا چنان شعله میزد که دروے در حاضراں پیدا میشد این از برکت نظر حضرت سلطان المشایخ بود و هر روز مولانا را شوق زیاد می شد الحکیم الذنای فی الحق العقلاء الماضین والجهلاء الباقین

قصیده

چهره از رنگ خلق نهفتند
سوخته ز آتش وفادل شاں
لاجرم زیر حکم ایشان بود
همه مردند نام و حشمت ماند
عشوۀ جان و دل خریدستند
کے دل عقل و شرح دیں دارند
آدمی صورت اند لیک خراند
بدر عقل نارسیده بسوز
همه غولان به بیرهی پویند
جابه جویاں و دیں فروشانند
چوں شتر مرغ جمله آتش خوار
تبی از آب مانده، بچو سبوس
همه قلب شریعت و دیں اند

آں کسانیکه راه دیں رفتند
پنجمه از حسرت طلب گل شاں
هر که اندر جہاں جزایشاں بود
همه رفتند کام و دولت ماند
و آں گروهی که نور سیدستند
سرباغ و دل زمیں دارند
همه از راه صدق بخیبر اند
مکتب شرع را ندیده بسوز
همه دیواں آدمی رویند
ماه رویاں و تیرہ ہوشانند
در سخن چوں شتر گسته مہار
ہیچ نایافتہ ز تقوی بوے
همه جویاں کبر و تمکین اند

شعرو قالت عائشة رضي الله عنها ذهب الدين يعاش في الدنيا لهم ويقبض في خلق يحل الأجر باب ششم در بیان ارادت و مرید و مراد و خلافت المشایخ

این اشعار از حکیم شنائی است که در حق عاقلان گذشتگان و جاہلان باقیمانہ گان نوشته است و گفت حضرت عائشہ رضی باو خدا سے تعالیٰ از وہ رفتہ آنانیکہ عیش کردہ نے شد دریناہ ایثاں و باقی ماندیم در خلق ماند پوست کند ۱۲۵

قدس اسرار و اہم نکتہ در بیان ارادت مقرر ضمیر حق پذیر مریدان خوب اعتقاد
باوشیخ ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ نے نویسد ارادت آغاز کار سالکان
است در کار خدا سے تعالیٰ و اس صفت را چہ ارادت گویند زیرا چہ ارادت
مقدم است بر کار اول با خاطر خوش راست مے گیر دو غیبت مصمم مے کند
انگاہ از بفعل مقرون مے گرداند و اما در حقیقت ارادت چیست لفظ

الْقَلْبُ فِي طَلَبِ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ تَعَالَى نکتہ در بیان مرید حضرت سلطان المشائخ کلمتہ
مے فرمود مرید بدو نوع است رسمی و حقیقی رسمی آنست کہ پیر او را تلقین کند
کہ دیدہ نادیدہ کنی و شنیدہ ناشنیدہ و برنت جماعت باشی و حقیقی آنست
کہ پیر او را تلقین کرد و بگوید کہ در صحبت ما باش و یا ما در صحبت تو باشم و بخط حضرت
سلطان المشائخ نوشتہ دیدم ہر چہ علما بزبان دعوت کنند مشائخ بعمل دعوت
کنند فاما شیخ ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ مے نویسد کہ مرید موجب اشتقا
ہماں معنی ارادت دارد یعنی مرید آنست کہ مراد را ارادتے باشد چنانکہ عالم آنست
کہ مراد را علی باشد فاما در طریقت مرید او را گویند کہ مراد را ارادتے نباشد تا آن
غایت کہ او مجرد از ارادت نباشد مرید نگویند یعنی مرید آنست کہ اختیار خود
در باقی کند و بارضاے حق بیازد بیت ماقلم و سر کشیم اختیار خوش را
اختیار آنست کہ قسمت کند و دلش را و بزرگے گفتہ است مرید آنست کہ ظاہر
در کار خدا موصوف بجاہدات باشد و باطن او متصف بمکابرات اس ضعیف
گوید مرید آنست کہ دنیا گیرند بہر دم با مہو اے خود ستیز و فریب
وینا را بدان پہنچ کہ شد چوں زلف خواباں پہنچ فاما اس قوم فرقت نہادہ اند
میان مرید و مراد مرید مبتدیا گویند و مراد منتہی را یعنی مرید آنست کہ در عین
تعب باشد در کار خدا و مراد آنکہ او تلقین کردہ شود بِأَمْرِ مَنْ غَدِيرُهُ شَقَّةٌ پس مرید
مستغنی باشد و مراد موقوف و مرفقہ بریں قصہ ہنرموسی علیہ السلام مرید با زراعت و کھو

راست و درست شدن دل در طلب حق پاک برتر ۱۲۲ بہ کار سے از غیہ و شوری ۱۲۲
مطلع کردہ شدہ بہر مقصود ۱۲۲ آسانی بخشیدہ شدہ است در انجام ۱۲۲

۲

رَبِّ اَشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَحُضِرَتْ رَسَالَتُ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مراد باشد زیرا چه در باب او فرماں می شود و آنکه تشریح لَکَ صَدْرُکَ و ہم از اینجا است
 ہتم موسیٰ علیہ السلام درخواست کرد و گفت اَرْنِیْ جَوَابَ اَمَدُکُنْ تَسْ اِنِّیْ و بِجَانِبِ سِرِّ
 پیغام بران حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماں آمد اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ
 وَقَوْلَہٗ کَیْفَ مَدَّ الطَّلَّ سِتْرًا لِّلْقَصَّةِ وَیَخْصُصُ لِحَالِیْ باشد آدم بر سر حرف سلطان
 المشایخ کہ مے فرمود مردے بہ پیرے پیوست و از معاصی توبہ کرد پیر او را فرمود
 کہ دو چیز است کہ مردم بدان بحق میرسد یکے تخلیہ کہ از معاصی نفس را خالی کردن است
 دوم تخلیہ کہ نفس را بحلیہ عبادت آراستن و مے فرمود کہ چون مرید بعبادت مشغول
 شد و اچھا چیز پیش آمد یکے دنیا و دم خلق سیٹوم شیطان چہارم نفس آں مرید
 بخد مت پیر عرض داشت کہ پیر فرمود کہ از دنیا تخرج کن و از خلق تفرّد و باشیطان
 محاربت کن در آنوقت پیر را یاد کن و فرس نفس را بلجام تقویٰ بلجم کن و بگوشتہ دار
 مرید ہچناں کرد و باز بخد مت پیر آمد و گفت چنانکہ فرمودہ بود مذکر دم نفس مرا میگوید
 کہ تو ضعیف خواهی شد و بعبادت نخواہی رسید قوت حاصل کن پیر فرمود کہ تو کل کن
 نفس خواہد آرا مید باز مرید آمد و گفت مرا حالے پیش آمدہ است کہ از گنہ شتہ ہا یاد
 مے آید کہ فلاں جاے چنین کردم چنین رفتم پیر فرمود کہ کار خود بخداے بگذار و
 ہر چہ کنی از حق داں ہچناں کرد چوں ایں سخن ہمہ بجا آورد و رے برو کشادہ شد
 حال بخد مت پیر عرض داشت پیر فرمود ایں را فردوس محبت گویند و باز و رے
 کشادہ شد باز بخد مت پیر عرض داشت پیر فرمود ایں را صحراے قرب خوانند و
 سلطان المشایخ یارے را بوقت بیعت مے فرمود باید کہ بدانی دنیا و اہل دنیا را
 نیا فریدہ اند و مے فرمود کہ مولانا تقی الدین مجنون رقعہ بر من نوشتہ است و دوس
 را فرستادہ و گفتمہ ایشان پیش ایں ضعیف توبہ کردہ اند شما ایشان را دست بیعت

۱۵ اے پروردگار من بکشایے بر من سیدہ را و آسان گرداں برے من کار مرا ۱۶ ایانکندیم من بر اے تو اے
 محمد صلعم سید ترا ۱۷ اے پروردگار یا ثبات خود را بمن ۱۸ نتوانی دید تو مرا ۱۹ آیانے بینی تو اے محمد صلعم بسوے
 پروردگار خود ۲۰ پوشیدگی است مخرج طریقت را و گاہا شمت مرسر تحقیقت را ۱۲

بہید من دریں مترودم بنا بر آنکہ بر قول بعضی مشایخ قدس اللہ اسرارہم العزیز تو بہ
 و ارادت یکے است سلطان المشایخ مے فرمود چوں کہے بخد مت شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز بیادے بہ نیت ارادت اول فرمود و فاتحہ
 و اخلاص بخوانید بعدہ اسن الرسول بخواندے بعدہ شہد اللہ تبارک الذین عنک
 اللہ اوسلام خواندے بعدہ فرمودے کہ بیعت کردی بریں ضعیف و خواصہ این
 ضعیف و خواجگان خواجہ ما و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و با حضرت عیبت عہد
 کردی کہ دست و پاے و چشم نگاہ داری و بنیج شرع باشی انشا اللہ تعالیٰ و ہر گاہ
 کہ خرقہ پوشانیدے فرمودے و لیاس الثقیل ذلک خیر و العاقبۃ للثقیل و نیز
 مے فرمود کہ بریجکے ہم بطحائے کعبہ ارادت است و حرم کعبہ ارادت است و کعبہ ارادت
 است بطحائے کعبہ ارادت آں باشد کہ کسے را نیاز زد نہ بدست و نیز باں و پر کسے
 نگوید و نشنود بطحائے خود را نگاہ دارد و حرم کعبہ ارادت آں باشد کہ چشم و زبان حقیقت
 مصروف نمودہ چشم و زبان و دست نگاہ دارد و کعبہ ارادت آں باشد کہ دل بحق
 بند و دمام بذکر و تسبیح و تہلیل مشغول باشد و وسواس شیطان از خاطر دور دارد
 سلطان المشایخ مے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است اللہم
 اغض عن الخلقین قالوا یا رسول اللہ و للقصصین قال و للقصصین بعدہ بعضے صحابہ
 محروق شدند ام سلمہ رضی اللہ عنہا گفت یا رسول اللہ اگر تو مخلوق شوی یا راں
 متابعت کنند انکاء پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق شد بعدہ سلطان
 المشایخ فرمود بنگرید کمال نبوت پیغمبر علیہ السلام و الصاواہ کارے بغیر خواست
 فرمود اول خود کرد تا دیگران کنند و در آں انقیاد نمایند از دیگرے اینغنی چگونہ
 تصور تو انکر دے خود نکنند و بغیرے فرماید و آں معمول شود امیر خسرو خوش گوینیت
 آں گفت مذکر شکن خلق کہ اورا چہ گفتار بے یابی و کردار نیابی چہ و سلطان المشایخ

۱۰۰

۱۵ این لباس پرہیز گاریست بہتر است و خوبہاے آخرت براسے پرہیز گاران است ۱۵
 پروردگار من بخش موی سر ترا شدہ ہا را گفت صحابہ یا رسول اللہ و مقرر کنندہ ہاے موی سر را
 گفت پیغمبر خدا مے پروردگار من بخش مقرر کنندہ ہاے موی سر را ۱۲

مے فرمودند روئندہ روے بکمال دار یعنی سالک تا در سالوک است امیدوار
 کمالیت است بعد ازاں فرمود کہ سالک است و واقف و راجع و سالک است
 کہ اوراہ رود و واقف آنست کہ اورا وقفہ افتد درین محل سوال کردند کہ سالک را وقفہ باشد فرمود
 کہ آری ہر گاہ کہ سالک را در طاعت فتورے افتد چنانچہ از ذوق طاعت بجا
 اورا وقفہ باشد اگر زود کار را در یابد و بانابت پیوند سالک تواند بود و اگر عیاذاً
 باللہ ہم براں بماند ہم آں باشد کہ راجع شود بعد ازاں این را بر سفت قسمت
 بیان فرمود اعراض حجاب تفاسل سلب مزید سلب قدیم تسلی عداوت این
 قسمت را تفصیل فرمود کہ دو دوست باشند عاشق و معشوق مستغرق محبت
 یکدیگر در نیمایاں اگر از عاشقے حرکتے یا سکتے در وجود بیاید کہ ناپسندیدہ دوست
 یو داند دوست از و اعراض کند یعنی روے بگرداند پس عاشق را واجب
 است کہ در حال باستغفای مشغول شود و بمعذرت پیوندد ہر اکینہ دوست
 او از و راضی شود و آں اندک اعراضے کہ بودہ باشد ناچیز گردد و اگر آن محجب
 ہم بر آں خطا اصرار کند و عذر نخواہد آں اعراض بحجاب کش معشوق محجب
 در میان آرد بعدہ سلطان المشایخ در تخیل حجاب چون بریں سخن رسیدہ
 مبارک بالا کرد و آستین پیش روے مبارک داشت و فرمود کہ مثلاً
 بچنین حجاب شود میاں محب و محبوب پس محب را واجب آید کہ در اعتذار کو
 شد و بتوبہ گراید و اگر در آں باب ہم آہستگی کند آں حجاب بتفاسل کش
 چہ شود آں دوست از وجہائی گزیند پس اول اعراض بشین بنود چون
 عذر نخواست حجاب شد چون ہم بر آں مضرب بود تفاسل شد پس اگر ہم
 دوست مستغفر نشود سلب مزید شود مزیدے کہ اورا در اوراد و ذوق عطا
 و غیر آں بودہ باشد آں مزید از و بتانند پس اگر عذر آں نخواہد و بر آں
 بطالت بماند سلب قدیم شود طاعتے و راحتے کہ پیش از مزید داشت آں
 ہم بتانند پس اگر اینجا ہم در توبہ تقصیرے رود بعد ازاں تسلی

معنی ہست

باشند یعنی دوست اورا بر جدائی اول بیا را پس اگر در امانت اہمال رود دعا
 شود نفوذ بامد منہا و از سلطان المشائخ سوال کردند مریدا را آنچنانکہ در قیامت
 بحضور مشائخ شرمندگی نیار دچہ باید کرد مگر این نعمت بتعلیم و مدد بندگی سلطان
 المشائخ حاصل آید فرمود سالک را در سلوک احوالے پیش آید کہ ہاں حوال
 حاکم وقت او شود و حضرت سلطان المشائخ مے فرمود کہ وقتے
 مردے بخدمت شیخ محمد اجل سرزی آمد و ارادت آورد منتظر بود تا خواجہ
 چہ فرماید خواجہ فرمود آنچہ بر خود روانداری بر غیرے روا مدار و
 دیگرے را ہماں خواہ کہ خود را بعد چند گاہ آں مرید باز
 بخدمت خواجہ آمد و عرضداشت کرد آنروز کہ بخدمت بیعت کردم
 منتظر بودم تا خواجہ مرا واردے فرماید ہیچ نفرمود خواجہ فرمود آں روز
 تختہ توجہ بود مرید حیراں بماند ہیچ نگفت خواجہ تبسم کرد و فرمود
 آنروز ترا گفتم انچہ بر خود پسندی دیگرے پسند خود را ہماں خواہ
 کہ دیگرے را چوں تختہ اول درست نکردی تختہ دیگر چگونہ دہسم
 سلطان المشائخ مے فرمود مردے بخدمت شیخے مرید شمشاد شیخ اورا
 فرمود دو کار کننی یکے دعویٰ خدائی دوم دعویٰ پیغمبری مرید حیراں
 ماند کہ شیخ چہ مے گوید این سخن را از شیخ بیاں طلبید فرمود
 دعویٰ خدائی آں است کہ ہمہ کار ہا بر مراد خود طلبی و دعویٰ پیغمبری
 آنکہ ہمہ خلق خواہاں تو باشند و ترا دوست دارند و مے فرمود
 مرید باید کہ ہیچ حال امانت کسے قبول نکند و جواب گوید قبول
 نکردم او گفت انچہ امانت آوردہ ام یک شب در دہلیز شما نباشد بد
 رضا ندام و فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
 السدسہ العزیزہ گفتے کسے کہ امانت قبول کند او از مریدان
 من نباشد و از سلطان المشائخ سوال کردند پدر را شاید کہ فرزند

را می گیر و فرمود درین باب اختلاف است بعضی گفته اند شاید که چنانکه خواجگان
 چشت بفرزندان خود دست بیعت و مقام داده اند و می فرمود در پدری شیخ
 که را اختلاف نیست و در شیخی پدر اختلاف است روزی بخدمت سلطان
 المشایخ مسافر رسیده بود از و می پرسید که بر سجاد شیخ شهاب الدین
 سهروردی از فرزندان او که هست آن درویش گفت آری هست پس بر
 دست قیام و غلست جمله اوقات اندیازید ه اوست بعد فرمود می شنوم
 احتساب هم دارد گفت آری بعد سر مبارک بخسانید و فرمود که ابن النجیب
 که میگوید و ان نجیب فنجیب بعد فرمود بزرگ حکمت این قصه بیان کرده است
 و گفته که حق جل و علی کمال قدرت خود غایب تا بنده بعجز خود معترف آید که در
 مقام شیخی مردمانا بحال تکمیل می رسد اگر این معنی از تو بود فرزندان تو که
 ترا از همه اولیتر اند تاثیر نمود *فَمِنْ مَن نَّشَاءُ وَ تَنْزِيلُ مِّنْ نَّشَاءِ وَ مَخْرُجُ الْحَيِّ مِنَ*
الْمَيِّتِ وَ مَخْرُجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ و می فرمود که بعضی گویند ما را با خواجہ خضر
 علیہ السلام پیوند شده است این معنی مشایخ نمی پسندند انگاه فرمود که شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس السمره الغریز را پس بر می بود از همه پسران همترا بیعت
 در پایان قبر شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کرد و مخلوق شد این خبر بخدمت
 شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر رسانیدند خواجہ فرمود حضرت شیخ الاسلام قطب الدین
 قدس السمره الغریز خواجہ و مخدوم است اما این بیعت درست نیست بیعت
 آنست که دست شیخی که بطاهر حجتی باشد گیرند و مولانا سراج الدین حافظ بدوانی
 از سلطان المشایخ سوال کرد که این حدیث است *مَنْ لَّيْسَ لَهُ شَيْخٌ فَشَيْخٌ لَهُ*
اِبْلِسٌ سلطان المشایخ فرمود که قول مشایخ است انگاه فرمود ذکر درویشی

کردند که اگر او را کسے دیدے کہ با کسے پیوند ندارد گفته ایں در پیکہ کسے نشسته راوی
 ایں حکایت عرض داشت کرد یعنی ذرنے ندارد فرمود کہ خیر معنی آں باشد ہر کشتی
 پیوندے کند ہر چہ ایں مرید کند فرداں عمل در پیکہ میرا و نہند از نجات گویند فلان
 در پیکہ کسے نشسته است یعنی پیوند ندارد نکتہ در بیان آنکہ بر مشایخ و پیرے بیعت
 کنند بعدہ با مشایخ و پیرے دیگر بیعت کنند سلطان المشایخ فرمود بیعتے در میان
 با پیرے بیعت کردہ باشند یا رآن بندہ نے کنند تا پیرے دیگر میروند و بیعت
 و خرقہ او ہمے ستان نزد یک من این چیزے نیست زیرا کہ مرید را محبت حقیقہ
 و جل و علی را اندازہ محبت پیر خود حاصل ے شود و چوں با دو پیر بیعت کند و خرقہ دو
 پیر ستان چگونہ راست آید بیعت ہماں است کہ اول با کسے کردہ باشد اگر چہ آں
 پیر یکے از احاد باشد و ے فرمود شیخ شیوخ العالم شہاب الدین سہروردی
 قدس سرہ بارہا گفتے ہر درے و ہر سرے نباشد یک در گیرید محکم گیرید از
 سلطان المشایخ سوال کردند حکم شیخ حسین منصور حلاج چیست فرمود کہ فرود
 است او مرید خیر تاج بود ترک او گرفت و بر جنید رحمۃ اللہ علیہ آمد و درخواست
 بیعت کرد جنید فرمود تو مرید خیر تاجی ترا دست بیعت ندہم و اراد کرد چوں
 جنید رحمۃ اللہ علیہ مقتدا ے وقت بود و در او روبرو ہمہ باشد و بخط مبارک سلطان
 المشایخ قدس سرہ و العزیز نشستہ دیدہ ام فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَنَا رَأَيْتُ الْمَشَائِخَ
 اسْتَفَادُوا عَنْ غَيْرِ شَيْخٍ وَاحِدٍ كَأَبِي عُمَيْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَمْتَسِكُ بِمَا بَعَثَ
 إِلَيْهِ الرَّازِيُّ وَبَعَثَهُ رَحْبَ فِي صُحْبَتِ شَاهِ الْكُرْمَانِ ثُمَّ اتَّبَعَ أَبَا حَفْصٍ الْحَكَّانِي
 وَبَلَغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَأَنْتَ فَقَدْ تَحَيَّرْتُ وَاسْعَا عَلِمْتُ أَنَّ تَعْلُقَ الْإِرَادَةِ تَعْلُقُ
 يَشْتَرِكُ فِيهِ غَيْرُهُ وَتَعْلُقُ يَشْتَرِكُ فِيهِ غَيْرُهُ فَإِنَّهُ يُمْكِنُ أَنْ يُسْرِبَ إِلَى الصَّبِيِّ

راہ ارشاد و کرامت بنیاد حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ و العزیز گفت گویند کہ من دیدہ ام شیخان
 را کہ استفادہ کردہ اند سو اے از یک شیخ از شیخان بسیار چنانچہ ابی عثمان زیرا چہ بود او چنگ در زندہ بہ
 پیروی عجمی رازی بعد گذشت او پوست بھجت شاہ شیخ جع کرمانی بعد از وی پیروی کرد با حافص
 خدا و رسید بہ مرتبہ دوستان خدا و تو بھجت بسیار جدا گشتہ از مطاوب خود یا بسیار سبکدل گشتہ
 تو ایستہ را نہ علاقت ارادت ایست کہ شریک ے شود و غیر شیخ و تعلق پرورش تعلقے است

غَيْرَ الْوَالِدَيْنِ فِيهِ صَبْعُهُ الطَّيْرُ اِنَّ تَمَوَّتَ الشَّيْخُ كَمَا كَانَ حَالَ الشَّيْخِ اِلَى الْفَحْشِ
 السُّهُرُ وَرَدِي لَمَّا مَاتَ شَيْخُهُ اَحْمَدُ الْغَزَالِي اِسْتَفَادَ بِاَسَارَتِهِ عَنِ الشَّيْخِ حَمَادِ
 دَبَّاسٍ نَكْمَةً دَرِيانِ تَوْبَةٍ وَاسْتَقَامَتِ اَنْ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ مَرْمُودُ قَدَسِ
 اَسَدُ سَرِ الْغَزِيْرُ سَالِكٌ چوں قَدَمِ دِرْ رَاہِ نَهْدِ اَوَّلِ تَوْبَةٍ كُنْدِ تَوْبَةٍ بِرَدِ وَنَوْعِ اسْتِ
 تَوْبَةٍ عَوَامِ وَتَوْبَةٍ خَوَاصِ تَوْبَةٍ عَوَامِ اَزْ كِنَاہِ اسْتِ وَتَوْبَةٍ خَوَاصِ اَزْ مَادُونِ اَسَدِ وَايِ
 تَوْبَةٍ كِهْ سَالِكِ كُنْدِ بَايْدِ كِهْ بِاسْتِقَامَتِ كُنْدِ وَايِ رَاہِ اِنْكَاہِ عِبُورِ تَوَا اِ كَرْدِ كِهْ دُرُو
 اسْتِقَامَتِ بَاشَدِ وَطَلَبِ جَاہِ وَكَرَامَتِ نَبَاشَدِ وَا اِ اسْتِقَامَتِ مَ بَايْدِ
 كِهْ بِرْمَتَابَعَتِ رَسُوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالصَّلَاةُ بَاشَدِ وَبِهِجِ مَسْتَحَبِّ وَا دَابَّ اَزْ وَفُوتِ
 نَشُوْدِ خَوَاجِهِ عَطَا رَفْرَايِدِيَّتِ جَاوِيْدِ دَرْمَتَابَعَتِ مُصْطَفٰی اَزِيْنِ مَ تَا لَوْ رَشْرِعِ
 اَوْ شُوْدَتِ بِرْمَقْتِدَا اِ وَ دَعَا كُيْ كِهْ بَرَا اِ اسْتِقَامَتِ تَوْبَةٍ اَمْدِهْ اسْتِ دَرِيْنِ
 كِتَابِ دَر بَابِ اَوْرَادِ دَر نَكْمَتِ اَدْعِيَّهْ مَ تَوْرَهْ تَحْرِيرِ يَافَتِهْ اسْتِ چوں كَسِ تَوْبَةٍ كُنْدِ
 اَنْجِهْ پِيْشِ اَزَا اِ كَرْدِهْ بَاشَدِ بَدَا اِ مَ خَوْ ذَنْبِ اسْتِ و مَ مَرْمُودِ كِهْ اِ كَر كَسِ اَزْ شَرَابِ
 تَوْبَةٍ كُنْدِ ہر اَيْنِهْ حَرِيْفا اِ وَ قَرِيْنا اِ پِيْشِيْنِهْ اَوْ اَزْ اَحْمَتِ نَمَايَنْدِ و ہر بَارِ شَرَابِ خُورْدِ
 و بِمَوْضِعِيْ كِهْ ذَوْقِ گُفْتِهْ بَاشَدِ طَلَبِ كُنْدِ وَ جَہْدِ نَمَايَنْدِ تَا اَوْ بَارِ شَرَابِ خُورْدِ وَ نَمُغْنِيْ
 اِنْكَاہِ بَاشَدِ كِهْ اَوْ اَزْ اَنْدَكِ مَ اِيْ ہوسِ دَر دِلِ مَ اَنْدِهْ بَاشَدِ وَا كَر تَايِبِ دِلِ اَزَا اِ
 اَنْدِيْشِهْ كَلِّيْ صَافِ كُنْدِ بِہِجِ قَرِيْنِ وَ حَرِيْفِ اَوْ اَزْ اَحْمَتِ نَتَوَا نْدِ مَرْمُودِ دِلِ بِرْ صَدَقِ
 تَوْبَةٍ اَوْ شَكْسْتِنِ اَزْ قُرْآنِ و حَرْفِ بَاشَدِ بَعْدِ اَزَا اِ مَرْمُودِ ہر كِهْ رَا بِعَصِيْتِ بَزْبَانِ گِيْرِ نَا اِنْكَاہِ
 بَاشَدِ كِهْ اَنْدَكِ مَ اِيْ دِلِ اَنْكَسِ بَرَا اِ فُسْقِ بَاشَدِ اَمَا چوں تَا ئِبِ دِلِ خُودِ رَا اَزَا اِ
 نَاشَا اِيْسْتِهْ بَا زَا رْدِ بِيْچِكْسِ اَوْ رَا بَرَا اِ جَرِمِ وَ جَنَائِيْتِ يَا دَنْكُنْ اِيْ اِيْنِ ہِمَّ مَعَانِيْ دِلِ
 بَرَا اسْتِقَامَتِ تَوْبَةٍ اسْتِ يَعْنِيْ تَا ئِبِ بَرِ سَرِ تَوْبَةٍ مُسْتَقِيْمِ اسْتِ نَ اَوْ رَا

۱۱۵ كِهْ شَرِيْكِ مَ شُوْدِ رُوْغِيْرِ مَبْنِيْ حَقِيْقِيْ زِيْرَا چُوْدِ رِسْتِيْ كِهْ جَايِزِ اسْتِ كِهْ بِہِ رُوْرِ وَ طِفْلِ رَا غِيْرِ مَادِرِ و پِدَرِ
 پِيْسِ شِيْرِ مَ دِهْدَا اِ طِفْلِ رَا دَايْدِ مگر اَنْكِهْ مِيْرُوْشِيْخِ چُنَا نَكِهْ بُوْدِ حَالَ شَيْخِ نَجِيْبِ الدِّيْنِ سَہْرُوْرِيْ
 ہر گَاہِ كِهْ مَرْمُودِشِيْخِ اَوْ اَبُو اَحْمَدِ غَزَالِيْ نَايِدِهْ گُفْتِ بَا شَرَاہِ شَيْخِ اَحْمَدِ غَزَالِيْ اَزْ
 شَيْخِ حَمَادِ دَبَّاسِ ۱۲

بمعصیت تواند خواند و نه بفسق نام او بر زبان تواند راند بعد فرمود که اینک که دست
 شیخی می گیرد و بیعت می کند آن عهد خداوند است باید که بر آن ثابت باشد
 و اگر او بر آن ثبات میسر نیست دست بر چه می گیرد همچنانکه هست می باشد
 کو و می فرمود چوں که تائب شود و پیش از آن که رابد گفته باشد باید که برو
 برود و او را معذرت کند و بکلی خواهد و او را شنود کند و اگر آنکس مرده باشد
 چه کند چنانکه او رابد گفته است در مردن او نیکو گوید و اگر کسی راکشته باشد
 و او را والی نباشد که دیت او بستاند چه کند برده آزاد کند اینکس که برده آزاد میکند
 احیای مرده می کند و اگر کسی بر منکوحه غیره و محلو که کسی زنا کرده باشد چه کند
 ایجا نیامده است که برود و برود و عذر خواهد ایجا بخدا می گریزد و اگر شارب خمر
 تائب شود چه کند شرابها را لطیف بخلق خدا دهد و آب های خنک بعده
 فرمود و آنکه گناهی می کند روئے او بجانب معصیت باشد و قفا جانب حق
 آن زمان که تائب شد باید که قفا جانب معاصی باشد و روئے جانب حق انگاه
 فرمود و آنکه تائب شده است باید که او را در طاعت ذوق تمام باشد و آنکه
 بمعصیت باز می گردد و نعوذ بالله از آنست که از نور طاعت ذوق نمی یابد
 انگاه بر لفظ مبارک راند که توبه و انابت در حالت جوانی نیکو می آید و پیری
 خود چه کند که تائب نشود و این دو بیت بزرایا راند لطم چوں پیر شوی و بد
 سر انجام آئی سر کار خود بنام کام و سازی روح را ز تیره رانی و معشوق
 روز بفرماید بعد فرمود که حق تعالی از بنده خود از جوانی او خواهد
 پرسید یَسْأَلُ الْمَرْءُ مِنْ شَابٍ مِثْلَ نَوْمِ الْحَكِيمِ الشَّابُّ
 فِي الشَّيْبِ وَالشَّابُّ

بسی خونی

از جوانی خود
 و پیری خود
 و از جوانی خود
 و پیری خود

راکم کرد روزگار خسرو و	از پس این رکوع چیست سجود
تا جوانی مدد که با من بود	جوئے عمر پیر آب و روشن بود
خوش خوش از من جهان هزار مجا	عاریت ها می ستاند باز

پنہ از گوش کردیروں مرگ *
دل ازین عمر مختصر برگیر
مرد پیر از لقاے جانان شد
ہست پیر از ولایت دین است
سیرم از عمر و زندگانی خویش
ایں حیاتم مرا ملال آمد

کہ بسازی برائے رفتن برگ *
کز چنیں عمر کس نگر و پیر
با چنیں عمر پیر نتوان شد
آنکہ گویند پیر پیر نیست
مے بگیرم بر این جوانی خویش
زندگانی مرا وبال آمد *

باز ایم بر سر خوتوبہ سلطان المشکح می فرمود کہ توبہ بر سہ قسم تمام شود یک
قسم آں حال است و دوم ماضی و سیوم مستقبل انجی صفت حال است آنست
کہ ایشان شود یعنی مذمت آورد از ہر چہ کردہ است و قسم دوم ماضی است کہ خصما را
خشنود کن اگر کیے از کیے ذہ در غم غصب کردہ است و ہمیں میگوید توبہ توبہ این توبہ
نباشد توبہ آں باشد کہ ذہ در دم بدو باز دہد و او را خشنود کند قسم سیوم کہ تعلق مستقبل
دارد آنست کہ نیت کن مکہ پیش بیاں معصیت باز نارد و انگاہ فرمود کہ چوں من بجہ
شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر پیوستم و انابت آوردم ہر بار ہر لفظ مبارک میراند کہ
خصما را خشنود باید کرد و ریں باب بسیار غلو فرمود مرا یاد آمد کہ بیت جیتل
دام دادنی دارم و یک کتاب کسے عاریت خواستہ بودم و از من غایب شدہ
در انجیہ شیخ کبیر نور اللہ مرقدہ در باب خشنود کردن خصما ذکر بلیغ می فرمود من
دانستم کہ مخدوم مکاشف عالم است و دل کردم کہ این بار در وہلی بروم و ایشان
را خشنود کنم چوں در وہلی آمدم آغزو کہ بیت جیتل او دادنی داشتم بزرگوار و از وہ جام
ستہ بودم الغرض سوچت بیت جیتل یکجا حاصل نہ شد کہ ہدو بر ساختم و جبہ مال
تنگ بودے گا سہیچ جیتل بدست آمے و گاہے ذہ جیتل تا یک بار ذہ
جیتل بدست آمد بیا دم برداں بزرگوار و آواز دادم از خانہ سیروں آمد باو
گفتم کہ بیت جیتل تو بر ذمہ من ماندہ است میسر نہ شد کہ بیک دفعہ بدہم این ذہ
جیتل آوردہ ام بہتان و ذہ دیگر ہم اکنون بر ساختم انشا اللہ تعالیٰ آں مرد چوں

۳۳۱
 این بشنید گفت آری از آنجا که تو می آئی همین توقع باشد ده جیتل از من بستان
 و گفت آن ده جیتل باقی ترا بخشیدم بعد از آن بر فتم بر آن مرد که کتاب او آورده
 بودم و او را دیدم گفتم آری خواه از تو کتابی عاریت برده بودم از من غایب شد
 اکنون نسخه اصل کنم همچنانکه آن کتاب تو بود نبویسانم و بتو رسانم چون آن مرد
 این سخن بشنید گفت آری از آنجا که تو می آئی غمزه همین باشد بعد از آن
 گفت که کتاب بتو بخشیدم باز آیم بر سر حرف تو به حضرت سلطان المشایخ
 می فرمود که متقی است و تأیید متقی آنست که گاهی مایه نشده باشد و تأیید
 آن آنست که بعد گرفتن ذوق معصیت توبه کرده باشد و درین مسئله بعضی گفته
 اند که متقی و تأیید هر دو برابرند و بعضی گفته اند که تأیید فاضل تر از متقی است
 زیرا که این تأیید شده است ذوق معصیت گرفته است آنکه ذوق گرفته باشد
 خوشتر از آن باشد که اصلاً هیچ ذوق نگرفته باشد و بعضی گفته اند که متقی فاضل تر
 از تأیید در حقیقت این قول حکایت فرمود که وقتی میان دو کس مباحثه شد
 یکی گفت متقی از تأیید فاضل تر و دیگری گفت که تأیید از متقی فاضل تر این
 سخن میان ایشان تبطویل کشید ایشان هر دو بر پیغامبران عهد رفتند و این
 را حکم طلبیدند و پیغمبر آن عهد فرمود که من از خود حکم نتوانم کرد و منتظر وحی خواهم
 بود تا چه فرماں شود عهدی میان بر آن پیغمبر فرماں آمد که آن هر دو تن را
 باز گردان و بگو شاهر و بروید و امشب یکجا باشید چون از خانه بیرون آئید هر که
 اول پیش شما بیاید حکم این مسئله از او پرسید آن هر دو تن یکجا فرماں گرفتند و رو
 دیگر از خانه بیرون آمدند مردی پیش آمد از او پرسیدند که خواه ما را مشکلی شده
 است تو حل کن او گفت چه مشکل است ایشان گفتند ما را معلوم شود آنکه معصیت
 نکرده باشد او بهتر از آنکه کرده باشد و تأیید شده آن مرد گفت آری خواه چنان
 من مردی جلایه ام علی خوانده ام این مسئله چگونه حل کنم اما اینقدر میدانم
 چاره که من میافهم تا را بسیار میباشد بعضی تار میگردانند من باز میبندم کنم

نزدیک من آں تار که نگهسته باشد بهتر از آں تارے که بگسلد و باز میوند کم هر دو
 باز گشتند و بخدمت آں پینیر آمدند صوت حال باز گفتند آں پیغامبر گفت جواب
 شما همین بود و بخط مبارک سلطان المشایخ قدس السمره العزیز نوشته دیده
 ام یاد او و ذقل لئذ بین تو بوالی قبل قیام الساعه فان المذنبین ينظرون
 الى يوم القيامة من طرف خفي وفي الحديث ان العبد اذا اذنت لم يكتب
 علیه حتی یذنب ذنباً اخر فلم يكتب علیه حتی اذنب ذنباً اخر فاذا
 اجتمعت علیه من الذنوب ثم اذا عمل حسنة واحدة كتبت له خمس
 حسنات وجعل خمس حسنات بازاء خمس سيئات وفي الحديث التوبة
 من النسيان ايسر من التوبة عن الغيبة التوبة صنف للمؤمنين ولا تصفة
 للمفسدين وجاء القلب منيب والذوبة صفة المثلين نعم العبد انه
 آواب قيل الشیخ التائب الطاوت و اسرعت الطات حيث اخرت
 التوبة الى الشیخ و اسرعت حيث حبت قبل الموت شعر الهمی ثبت
 عما كان مني فکفر بسرائر و اض عني و عالمی بلطفک یا الهی *
 و لا تقطع لاجل الذنب مني فکن يوم القيامة لي معینا و احسن لي
 انما احسنت ظنی * و سلطان المشایخ فرمود که میسر فرموده است که عتبا

له ترجمه عبارت عربی که بخط حضرت سلطان المشایخ نوشته دیده ام اے داؤد بگو که گناهکاران از اتوبه بکنند بسو
 پروردگار پیش از برپاشدن قیامت زیرا چه برستی که گناهکاران خواهند دید بسو من روز قیامت از گوشه چشم
 دیده و در حدیث است برستی که بنده و قنید گناه ع کند نوشته شد شود بر او گناه باز دیگر گناه ع کند پس
 درین هنگام جمع شود بر آن بنده گناهان پس درین هنگام یک نیکی ع کند نوشته شد شود بر او یک و پنج
 نیکی و پنج نیکی دیگر در مقابل پنج گناه که پیش از نیکی کرده بود و در حدیث دیگر است که توبه کردن از زنا آسان
 تر است از توبه کردن از غیبت باز مانند از گناه صفت مومن است و رویندا آوردن صفت مقربان
 درگاه است چنانچه ع گویند که آمد بادل رو آورده بسو خدا و باز گشتن از جمیع فاضیات حق گفته شد
 مرشح تائب پیر که دیر کردی و شتاب کردی در توبه کردن از جهت آنکه دیر کردی آمدی بر سر توبه در وقت
 پیری و شتاب کردی از آن روز که پیش از مرگ در حالت صحبت توبه کردی ترجمه شعر اے معبود من
 توبه کردم من از زنا نه که زنا مسخر بود پس پرورش گناهان مرا و شودش و از من کار لطف کن با من آ معبود من و مهر
 از من از جهت گناهانیکه می شود از من پس باش روز قیامت بر اے من یاری و مهنده و مهربانی کنده و نیکوئی
 کن با من چنانکه نیکو کردی که گناهان من در ذوات خود بینند از ذوات تو امان بخشد کی است و مرا بندگان است ۱۲ ۱۳ ۱۴

حق دو چیز است و آن عزیز است با عصمت در اول و باتوبه در آخر حق تعالی
 به برکت حضرت سلطان المشائخ بجملة غلامان و میدان سلسله چشتی نظامی
 روزی کناد تلمتہ دریاں حکم کردن پیر و قبول کردن مرید حکم پیر سلطان
 المشائخ فرمود مرید را سے باید ہماں کن کہ پیر فرماید یا پیر پچھناں سے باید
 کہ در احکام شریعت و طریقت عالم باشد تا چیزے غیر مشروع نفرماید و اگر چیزے
 فرماید کہ مختلف فیہ باشد پس مرید را ہماں باید کرد کہ آنچناں پیر فرماید بنا بر آنکہ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است اِخْتِلَافٌ مِثْلِي رَحْمَةٌ وَ شَيْخٌ بَرٌّ
 قَوْلٌ مَجْتَمِعٌ حکم کردہ است پس مرید را بشارت پیر کار سے باید کرد و کسیکہ
 بخدمت پیر سے پیوند و ارادت سے آرد و این را تحکیم گویند یعنی پیر را بر خود
 حاکم سے سازد پس ہر چہ پیر گوید مرید نشود تحکیم نباشد و اگر بعضے قول و فعل
 پیر را منکر باشد او مرید نباشد بعدہ حکایت فرمود زالے بود ہر بار در خانقاہ شیخ
 ابو سعید البوانحیر رحمۃ اللہ علیہ درآمدے و صحن خانقاہ را جاروب دادے شیخ
 از ویرسیا کہ مقصود ازین جاروب دادن چہ داری بگو تا عرض تو حاصل
 کنم زال گفت غرض دارم چوں وقت خوابد آمد عرض خواهم داشت القصہ زال
 پچھناں خدمت بجائے آورد تا روزے جوآنے صاحب جمال بخدمت شیخ آمد
 و بیعت کرد زال بیاید و خدمت شیخ را گفت کہ ایں جوآن را بگو تا مادر حبالہ خود
 آرد شیخ متامل شد و با خود گفت کہ ایں عورتے زال و نازیباء ایں جوآنے خوب رو
 این معنی چگونہ شود شیخ در خلوت شد سہ شباروز طعام و شراب نخورد بعد سہ شباروز نہ رو
 را پیش طلبید سوے آنجواں کرد کہ ایں زال را در حبالہ خود آرجوان بطوع و رغبت
 قبول کرد بعد از اں زال التماس نمود کہ شیخ فرمان دہد تا مادر جلوه دہد چنانچہ رسم عروسی است
 شیخ فرماں داد پچھناں کن فرمود کہ راتہ کہ سے پختہ تضعیف کن انگاه زال التماس کرد کہ شیخ
 آں جوآن را فرماں دہد تا مادر از زمین برگیرد و بدست خود بالا سے تخت برد شیخ آں
 جوآن را فرمود کہ پچھناں کن چوں آں جوآن زال را از زمین برداشت

زال گفت کہ اے شیخ! میں جو اس سردار نظر تو از خاک برداشت فرماں دہید کہ
 مرا جو کما فیئہ از پیغمبریں کار را بونگارساند و مرا بیست نذر شیخ پچناں فرمود
 اس جو اس قبول کرد نکتہ دریاں تجدید بیعت حضرت سلطان المشائخ نے
 فرمود قدس سرہ العزیز چوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریمت مکہ کر پیش
 از فتح مکہ امیر المومنین عثمان را بر سالت بر مکیاں فرستاد پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم را خبر رسانید کہ امیر المومنین عثمان را بکشتن پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم چوں بشنی صحابہ را رضواں اللہ علیہم طلب کرد و فرمود بیا ئید بیعت
 کنید تا با مکیاں حرب کنیم یا راں بیعت کردند پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنراں
 بر تنہ درخت تکیہ کردہ بوداں بیعت را بیعت رضواں گویند دریں میاں یارے
 بود اورا ابن اُکوع نے گفتند ادبیا مدود درخواست بیعت کرد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فرمود پیش ازیں بیعت نہ کردہ گفت یا رسول اللہ! کردہ ام اما میں ساعت
 تجدیدے کم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دست بیعت داد تجدید بیعت با
 مشائخ کہے کنند ازینجا است وقتے جو انے بخد مت سلطان المشائخ تجدید
 بیعت کرد مگر اورا از طرفے ایذاے رسیدہ بود در باب ادایں بیت فرمود بیت
 اے بسا شیرکان ترا آہوست * اے بسا در دکان ترا دروست * و میفرمود
 کہ من پیش جامہ خواجہ خود شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ
 العزیز تجدید بیعتے کم و عجب ندارم کہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر نیز پیش جامہ
 پیر خود تجدید بیعتے کرد کا تب سرفوت در کتابے نوشتہ دیدہ
 است کہ تجدید بیعت پیش جامہ پیر از انجملہ است کہ بخد مت مخدوم تھی زیعت
 کردہ شد از حق تعالی امید دارم کہ ایں بیچارہ را برینجملہ کنند کہ عہد کردم بخواجہ
 خویش و خواجہ خواجہ خویش و خواجگان چشت علیہم الرحمۃ والرضواں و بمحمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ زبان نگاہ دارم و گوش نگاہ دارم و بر جادہ
 شریعہ باشم و من بیچارہ را در کار دیں و محبت رب العالمیں بخشہ و در سلک

بندگان مخدوم بدارند این ضعیف گوید بیعت عهد کردیم که دل در خیم زلف تو نهیم *
 جاں مشتاق بیزیرم اسپ نهیم * وقتی مردے بخدست سلطان المشایخ
 تجدید بیعت کرد سلطان المشایخ و دلائل حال این بیعت بر لفظ مبارک راند
 بیعت و عشق تو کار خویش هر روز * از سر گیرم ز سحر و کار * نکلتہ در بیان
 اعتقاد مرید بخدست پیر مقرر ضمیر مریدان خوب اعتقاد باد باید که مرید را
 اعتقاد و محبت پیر بخدے باشد و بشا به رسد که در زمان خود جز پیر خود دیگر را
 نداند که بخدای میرساند شیخ سعدی خوش گوید بیعت که نیست در همه عالم
 باتفاق امروز * جز آستانہ تو مقصدے و طجائے * و اگر در خاطر مرید شست
 اعتقاد ہم بگذرد که در عالم خبر پیر من کسے هست که بخدا میرساند یا القطع شیطان
 ملعون در اعتقاد او تصرف کند و آن هر دے را از مشغولئ پیر پیروں آرد
 و خلل در اعتقاد اندازد و او را چیزے نماید که بدای فساد اعتقاد و ارادت او
 باشد لغو ذلالت منہا بخدست سلطان المشایخ سوال کرد اگر پیرے در خوا
 مرید سفر کند تا عمل او چگونه باید یا اگر در عالم اعتقاد سفر کند و اعتقاد درست
 و محکم بیاید مرید را امیدے باشد فرمود آری اصل در نیکار اعتقاد است
 چنانکہ در عالم ظاهر اصل ایمان است و مومن را مے باید که در وحدانیت باری
 تعالی و برسات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان درست باشد
 مرید را نیز مے باید که در حق پیر اعتقاد درست باشد چنانکہ مومن بگناہ کافر
 نشود و مرید نیز چون در اعتقاد درست باشد بلغزشے بر آرد و طریقت او
 حکم نتوان کرد کہ بربکرت اعتقاد باطل باز آید و مے فرمود کہ وقتی شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ الغزیرے فرمود کہ مقصد و عقیدہ این کس است
 ہر کہ بقصد و عقیدہ پاک آمد البتہ قابل باشد زیرا چہ بعقیدہ این کس را ہم در خاطر
 فرحتے باشد و اندازہ عقیدہ خویش ہر کسے نصیب مے کرد و بعدہ فرمود کہ وقتی از
 لکھنؤئی مردے بخدست شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ الغزیرے

آمدن و چه گفت از کجا آمده و چه نیت آمده آغاز کرد که فاتحه و خواست کردن شیخ
شیخوخ العالم فرمود یاران و فرزندان را که فاتحه بخوانید این زمان که جمع شدند
باز فرمود و چه نیت آمده او گفت فاتحه و خواست کردن خواهی بگریست که عقیده
همچنین باید بعد فاتحه خواندن فرمود و گفت عقیده انیکس از فعل انیکس است
فعل انیکس باشد و عقیده بغیره و سلطان المشایخ می فرمود و وقتی در پیش
را مار گزیده او گفت اگر ارادت من بشیخ خود درست است بهیچ علامه حیات
نیست و اگر ارادت درست نیست خود انیکس مرده اولی تربت عقیده او
آن زیر اثر نکرد عرض میدار و کتاب حروف مراد انیس درویش ذات مبارک
سلطان المشایخ بود و آنچه بنی مدت حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
قدس السمره العزیز میفت و در صحرا سمره حضرت سلطان المشایخ را مار
گزیده بود چنانچه در نکته کرامات شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السمره
سمره العزیز تحریر یافته است زیرا چه سلطان المشایخ فرموده است که کرامات
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السمره العزیز حکایت فرموده
که در ویشے را بنچینس حالے پیش آید و یا بنچینس کارے پیش آید و من بهمان شتم
که مراد از آن درویش ذات مبارک سلطان المشایخ شیخ شیوخ العالم است
سلطان المشایخ نیز درین حکایت همین معنی را رعایت کرده است و میفرمود
و وقتی شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السمره العزیز دعایے برود
داشت فرمود کسے باشد که این دعا را یاد گیر و من دانستم که مقصود شیخ این است
که من یاد کنم عرض داشت کردم اگر فرمان باشد بنده یاد گیر و آن دعا بمن داد
گفتم یکبار بنی مدت شیخ بنواتم نگاه یاد گیرم آن دعا بمن داد و فرمود بنچواں چوں خواندن
اگر فتم اعراب را اصلاح داد و فرمود که بنچینن بنچواں من بنچواں که فرمود خواندم اگر چه بنچینن
من خوانده بودم هم معنی داشت القصه هان زمان آن دعا در خاطر من یاد شد
گفتم دعا یاد گرفتم اگر فرمان باشد بنچواں فرمود که بنچواں آنرا خواندم آن

اعراب را که صلح خدمت شیخ فرموده بود همچنان خواندم چوں از خدمت
 شیخ بیرون آمدم مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مرا گفت نیکو کردی
 آن اعراب همچنان خواندی که خدمت شیخ فرموده بود گفتم اگر سید بویہ کہ وضع
 این علم است و آن دیگران کہ بانی این قواعد اند مرا بگویند کہ این اعراب را
 کہ ہمچنین است کہ تو خواندی من همچنان خوانم کہ شیخ فرموده است مولانا بدرالدین
 اسحاق گفت آن آداب کہ بخدمت شیخ تو نگاہ میداری از ما بیج کس را میسر
 نشود و مے فرمود چوں شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ
 العزیز راز حمت غالب شد و ماہ رمضان آمد اخطار مے کرد تا روز مے خورنہ
 آورده بودند و پارہ مے کردند و پیش شیخ میداشتند خدمت شیخ آن را تناول
 مے کرد و راثائے آن پر کالہ خورنہ بمن داد میخواستم کہ آن را بخورم و ردل کردم
 کہ خدمت شیخ شیوخ العالم بدست مبارک خود چیز مے بمن دہد کجا یا بم نزدیک
 بود کہ بخورم و کفارت دو ماہ متصل روزہ دارم فرمودن مکن مرا رخصت شرعی
 است ترا نشاید کہ بخوری برائے آزمائش اعتقاد تو داده بودم و مے فرمود کہ وقتے
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز مولانا بدرالدین
 اسحاق را آواز داد مولانا بدرالدین اسحاق در نماز بود جواب داد گفت بلیک
 بعد از آن حکایت فرمود کہ وقتے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام میخورد
 یکے را آواز داداں یار در نماز بود و رنگے کرد رسول علیہ السلام فرمود کہ چوں
 خدا و رسول خدا بخواند بر فوراجابت باید کرد بعد از آن سلطان المشائخ بر لفظ
 مبارک اند کہ فرمان شیخ بچو فرمان رسول است علیہ السلام و مے فرمود کہ شیخ شیوخ العالم
 شہاب الدین سہروردی قدس سرہ مندیے از شیخ خود یافته بود آنرا پیوستہ بر خود داشتے
 و از برکتها گرفتے تا وقتے در خواب شدہ بوداں منیل جانب پایے او بود ناگاہ پا او بدال منیل
 رسید چوں بیدار شد قلوب اطراب بی نمود تا بنایتے کہ میگفت کہ من ایام کہ فروا قیامت
 دیتے این تاسف اندوختہ اہم بود ناگاہ حجتا فرمود کہ یکے بخدمت شیخ منیل آمد و گفت مرید تو

مے شوم شبلی فرمود بشرطے ارادت تو قبول کنم کہ انچہ بفرمایم تو ہماں کنی مرید گفت
ہمچنان کنم شبلی گفت تو کلمہ شہادت چگونہ مے گوئی مرید گفت کہ بچنیں گوئیم لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ شبلی گفت تو کلمہ شہادت چگونہ مے گوئی بچنیں بگو لا الہ
الا اللہ شبلی رسول اللہ مرید بفرمود بچنیں گفت بعد ازاں شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرمود
کہ شبلی یکے از چاکران کمینہ آنحضرت است رسول ہمون است من اعتقاد ترا
استحسان مے کروم کہ شیخ عبد الدین بغدادی در تحفۃ البراقہ مے نویسد طایفہ خواستند
کہ تجارت رونڈ بر خود و بر اموال خود مے ترسیدند بخیریت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ
علیہ رفتند و عرض داشتند کہ ایں بندگاں را اتفاق غیبت سفر است اگر از حضرت
دعائے ویاوردن مے نامزد و حال مآشود تا از برکت اس سلامتی باشد شیخ فرمود بنام
باری تعالیٰ عز اسمہ برود فاما اگر در راہ خوفے و یا ہراسے پیش آید نام من بگمید و
بگوئی ابوالحسن خرقانی تا ازاں خوف و ہراس خلاصی یابید چوں ایں سخن
از شیخ شنیدند بعضے سخن از شیخ قبول کردند و بعد دیکجا رواں شدند در اثنائے راہ
ایشان را قطع طریق پیش آمدند کسانیکہ با اعتقاد صاف تمسک بنام شیخ کردند خلاص
یافتند و کسانیکہ باسم باری تعالیٰ آیات و دعوات تمسک کردند ہلاک گشتند و ماہما
ایشان غارت شد بریں حال تعجب ہر دو طایفہ زیادت گشت چوں بخیریت
شیخ آمدند یکے از ایشان پرسید چه حال است گفتند بر ما انچنیں معاملہ گذشت
ند آئمہ اسم باری تعالیٰ از آسامی بندگاں او بزرگست شیخ گفت آرسے ولیکن شما
اسم کسے ذکر کردید کہ مسعی اورانے شناسید پس گوئی کہ اورا ذکر نکردید فاما ایں طایفہ
نام کسے ذکر کردند کہ اورا کما حقہ مے شناسند و احق را مے شناسد پس گوئی کہ
حق جل و علی را ذکر کردند و انیمخی ہر کسے تصدیق کنند مگر کسیکہ ذوق حقیقت چشیدہ
باشد و اصل کار را مشاہدہ کردہ مے فرمود من از شیخ رفیع الدین شیخ الاسلام
اودہ شنیدہ ام کہ مے گفت مراقبتے بودا و مرید شیخ محمد اجل سزری بود و وقتے
اس مرید را با تہامے گرفتند و در معرض قتل آوردند سیات اورا ہچنان استانید

کہ روئے او جانب قبلہ باشد مگر در آن صورت گو پیروا پس پشت مے شد بر فور رو
 سوئے گو پیرو خود کرد سیاق گفت دریں محل روئے سوئے قبلہ باید کرد آں مرد
 گفت من روئے جانب قبلہ خود کرده ام تو کار را باش امیر حسن خوش گوید بیت
 اگر چه در عرب از بہر قبلہ کعبہ نباشد بنمود قبلہ مجنوں مگر قبیلہ یسلی بد از سلطان
 المشایخ قدس السہرہ العزیز سوال کردند مریدے باشد کہ پنج وقت نماز مے گذارد
 و اندک وردے مے خواند اما محبت شیخ در دل او بسیار باشد و اعتقاد او بحد
 پیرو یکبارگی راسخ و مریدے دیگر باشد کہ اور اطاعت بسیار باشد و تسبیح و اورادے
 بے اندازہ و حج کردہ اما در محبت شیخ و در اعتقاد قصورے باشد میاں این دو بہتر
 کدام باشد فرمود آنکہ معتقد و محب شیخ است بعد از اں بر لفظ مبارک را ندانکہ محب
 و معتقد شیخ باشد بیک وقت او بر ہمہ اوقات آں متعب بست اعتقاد و شرف دارد
 بعد از اں فرمود کہ مذہب بعضے اینست کہ اولیا بر انبیا فضیلت دارند بسبب
 آنکہ انبیا بیشتر احوال با خالق مشغول اند یعنی صاحب دعوت اند اما اولیا شب
 روز بحق مشغول اند این مذہب باطل است اگر چه انبیا با خالق مشغول اند اما
 زمانے کہ با حق مشغول مے شوند آں یک زماں بر جملہ اوقات اولیا شرف
 دارد و مے فرمود کہ وقتی شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السہرہ
 العزیز مے فرمود کہ یکے با من پیوند کردہ بود چوں از من برفت چند گاہ مراجع او
 بر قرار بود باز ازاں بگشت و یکے دیگر بود کہ از من دور رفت و دیرے ہما نجا
 بود اگر چہ تا دیرے بود اما مراجع او بر آں قرار بود و بعد دیرے ہم نگشت انگاہ رو
 سوئے من کرد کہ ایں مرد با من پیوستہ است ہم بر آں مراجع است و پیچ نگشتہ
 است سلطان المشایخ چوں بر نیخرف رسید بگریست ہم در گریہ بر لفظ مبارک
 را ندانکہ تا امروز محبت ایشان بر قرار است بلکہ بر منید از سلطان المشایخ سوا
 کردند اگر مریدے بخد مت پیرو خود کمتر رسد و در خانہ بیشتر در یاد پیرو خود باشد چگونہ
 باشد فرمود کہ آں نیکو ترا گر کسی از خدمت پیرو خود غایب باشد و در یاد پیرو خود

باشد یہ از آنکہ سہ روز پیش باشد و از محبت پیر بے خبر بعد ازاں این مصرع
 بر لفظ مبارک راند مصرع بیرون و دروں بہ کہ دروں و بیرون و در مجلس سلطان
 المشایخ قدس السہرہ العزیز سخن در آن افتاد کہ مریداں بنی رست مخدوم مے آیند
 و سر بر زمین مے نہند سلطان المشایخ فرمود من خواستم کہ خلق را منع کنم اما
 چوں پیش شیخ من بچنین کردہ اند منع نکردہ ام درینیاں امیر حسن رحمۃ اللہ
 علیہ عرض داشت کرد بندگانے کہ بنی رست پیوستند و ارادت آوردند ایں اراد
 بیعت عبارتست از عشق و محبت پیر پس آنجا کہ عشق و محبت آمد در آنصورت
 سر بر زمین نہادن سہل خدمتے باشد سلطان المشایخ مے فرمود قدس السہرہ
 العزیز کہ از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والہین طیب السہرہ مضجعہ
 شتودم کہ وقتے شیخ ابو سعید ابوالانحیر رحمۃ اللہ علیہ سوار در راہے میرفت
 و مریدے پیش آمد و آل مرید پیادہ بود و پیادہ و زانوے شیخ بوسید شیخ فرمود
 فرو تر مرید پاے شیخ بوسید شیخ فرمود فرو تر مرید زانوے اسپ بوسید
 شیخ فرمود فرو تر مرید سم اسپ بوسید شیخ فرمود فرو تر مرید زمین بوسید
 انگاہ شیخ ابو سعید ابوالانحیر فرمود کہ دریں چہ ترا فرمودم فرو تر مقصود من
 آن بود کہ پاے بوس من کنی ہر چہ از فرو تر مے بوسیدی در چہ تو در
 بالا تر مے بود کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است
 قَالَ صَلَیْتُ رَأَيْتُ عَلِيًّا يَقْبَلُ يَدَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلًا مُسَاطَانَ الْمَشَايِخِ
 مے فرمود کہ پیش ازیں مردے بر من آمدہ بود بزرگ زادہ و سیاحت کردہ
 و شام در روم دیدہ دریں حال کہ او پیش ما بود و جبہ مالہ بین قریشی در آمد
 و سر بر زمین نہادہ شیخ سعدی خوش گوید ہر جا کہ روے زندہ و
 بر زمین تست ہر جا کہ دست غم زدہ در دماغے تست ہر جا کہ دیگر
 گوید بیت شعاع روز بھی تا بد از حسین کسے کہ در پرشتش تو بر نہاد
 بخاک جہیں ہر آن مرد مسافر بانگ بر وزد و گفت مکن سجدہ جائیکہ

ترجمہ گفت محبوب
 صبحانی دہم من
 علی را کہ مے بوسید
 دست حضرت
 عباس پاس
 المشایخ

نیامده است عید و غلبه کرده من با او گفتم غلبه مکن ہر امرے کہ فرض بود
 باشد چوں فرضیت او برخیزد استحباب باقی ماند چنانچہ روز عاشورہ بر
 اُمم ماضیہ فرض بود در عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوں ماہ رمضان
 فرض شد فرضیت او بر خاست استحباب او باقی ماندہ آمدیم بر سجدہ
 در میان اُمم ماضیہ مستحب بود چنانچہ رعیت مرہادشاہ راوشاگرد و مرستاد
 راوامت مرپیغامبر را سجدہ مے کردند چوں در عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم آں سجدہ بر خاست اکنوں استحباب رفت اباحت باقی ماندہ بر امر
 مباح منع از کجا آمدہ است آں مرد ساکت شد بعدہ فرمود معہذاور پیش
 من کہ روے بر زمین مے آوردند من کارہ ام اما چوں پیش شیخ ماروے
 بر زمین آوردہ اند اگر من منع کنم از دو چیز یکے لازم آید یا تھلیل مشایخ
 و یا تقیق ایشاں نعوذ باللہ منہا بزرگے گوید بیعت در خدمت رکاب
 توسہ بر زمین نہاد و خورشید ز آسماں چہارم ہزار بار و مکتہ در بیان صل
 خرقہ و بخشش آں سلطان المشایخ مے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم در شب معراج از حضرت عزت خرقہ یافت و آں را خرقہ
 فقر گویند بعدہ صحابہ را طلب کرد و گفت من از حضرت عزت
 خرقہ یافتہ ام و مرا فرمان است کہ آں را یکے بدہم بعدہ پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم روے سوے حضرت ابو بکر کرد رضی اللہ عنہ و فرمود
 اگر من این خرقہ بتو بدہم چکنی ابو بکر گفت من صدق و روم و طاعت کنم
 و عطا کنم بعدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ را فرمود اگر من این خرقہ بتو بدہم
 چہ کنی عمر گفت عدل کنم و انصاف نگاہ دارم بعدہ از حضرت عثمان رضی اللہ
 عنہ پرسید اگر من این خرقہ بتو بدہم تو چہ کنی عثمان گفت من اتفاق کنم و
 سخاوت و رزم بعدہ حضرت علی علیہ السلام رضی اللہ عنہ را پرسید اگر من این خرقہ را بتو بدہم
 چکنی علی گفت من پردہ پوشی کنم و عین گان خداے عزوجل بپوشم آں خرقہ

بعلی داد کرم اللہ وجہہ و فرمودہ فرمان خدا سے عزوجل بود کہ این جواب گوید
 این خرقہ اور بد ہی و سلطان المشائخ سے فرمود کہ بر حضرت امیر المومنین ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ چهل ہزار دینار موجود بوداں روز کہ چهل ہزار دنیا ریاورد
 و گلیم پوشیدہ و میخے برآں زدہ بخد مت رسول اللہ علیہ السلام آمد و ہماں
 زماں جبرئیل علیہ السلام گلیم پوشیدہ و میخے برآں زدہ بیا در رسول علیہ السلام
 پر سید کہ این چہ ہیئت است یا رسول اللہ انفرجہ ما لیکہ را فرماں شدہ
 است کہ بر موافقت ابو بکر گلیم پوشیدہ و میخے برآں زدہ دریں محل سلطان
 المشائخ این دو مصراع بر زباں مبارک اندامیت شکرانہ چل ہزار دینار دہندہ *
 تا شیخ کلیم عشق را بار دہندہ بعدہ فرمود چوں جنید شبلی را خرقہ پوشانیدہ گفت
 انچہ پیر در حق ما بجا آوردہ بود در حق تو بجا آوردیم باقی کار خداست عزوجل
 و من فرمود تشریف انچہ صحبت شیخ یافتہ باشد بغیر نتوان داد ولیکن اگر
 بشویند در آن منع نیست فاما بہتر آن باشد کہ نشویند و من فرمود از تشریفات
 صحبت یافتہ پیر اگر وصیت کنند کہ برابر اس کس کہ در گو بہنہند روا باشد و یا وصیت
 کند کہ بفرزندانی کہ صالح باشد بدیشاں دہند و من فرمود کہ من وقتے از شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدسہ العزیز خرقہ یافتہ از گلیم خرقہ چشتی
 و آن ہنوز بر من ہست عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ بعد نقل سلطان
 المشائخ قدس السدسہ العزیز چوں نعش مبارک حضرت سلطان المشائخ
 را در گور فرود آوردند خرقہ کہ از شیخ شیوخ العالم یافتہ بود بر وجود مبارک سلطان
 المشائخ فرار کرد و مصطفیٰ حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس السدسہ
 العزیز بر سر مبارک سلطان المشائخ نہادند عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ
 جامہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدسہ العزیز کہ جد کاتب
 حروف سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ یافتہ بود و جامہ حضرت سلطان المشائخ
 و جامہ شیخ علاء الدین نسبہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدسہ

سره العزیزان ہر سہ جامہ صحبت یافتہ اولیائے خدا تعالیٰ یکے بخیہ کردہ بدست
 مبارک سید محمد کرمانی کہ بوالد کاتب حروف سید مبارک محمد کرمانی رسیدہ بود
 تاروز تحریر درخاندان کاتب حروف آن دولت موجود است خارج آن جاسہ کا
 دیگر کہ پدر و عمان کاتب حروف از سلطان المشایخ یافتہ اند موجود است الحمد للہ
 علی ذلک حضرت سلطان المشایخ نے فرمود بعضے ازین طایفہ رامیان دزدان
 روز قیامت بستانند وایشان بگویند ما زدی نکرده ایم جواب آید کہ جا رہے ہیں
 پوشیدہ و عمل ایشان نکر دیا آخر ہم بشفاعت پیران نجات یابند و سے فرمود
 کہ مردے بود و از عزیز بشتر گفتند سے اواز پداؤں در دہلی آمدہ بود بخندست مولانا
 ناصح الدین پسر قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ تا از خرقة درخواست
 ہم بریں نیت جمعیتے کرد بر سر حوض سلطان بعضے از درویشان آنجا حاضر شد
 دریں میان آن درویش کہ در طلب خرقة آمدہ بود چوں حوض سلطان را دید
 گفت این سہل حوضے است حوض ساغر کہ در پداؤں است بہتر ازین حوض
 است محمد کہ پیر آنجا حاضر بود چوں این سخن از دشمنہ مولانا ناصح الدین را گفت
 کہ این را خرقة مہید یعنی کذاب گوشت مولانا ناصح الدین پہچان کرد و از خرقة
 نداد و از شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ مشغول است کہ سے فرمود
 سن از سلطان المشایخ قاس السہرہ العزیز شنیدہ ام چندین خرقة کہ این
 ضعیف دادہ است ازین میان چہار کس را خرقة ارادت دادہ است دیگر ہمہ
 خرقة تبرک و شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ سے فرمود چندین خرقة کہ داہم
 ازین میان پنج یا شش خرقة ارادت بود باقی ہمہ خرقة تبرک عرض میدار و کاتب
 حروف حکمت این سخن چیت کہ بر زبان مبارک سلطان المشایخ رفتہ
 است کہ چندین خرقة کہ این ضعیف دادہ است چہار کس را خرقة ارادت
 دادہ است مقرر است کہ چندین ہزار بندگان خدا تبارک و تعالیٰ مریدان سلطان
 المشایخ بودہ اند و ہمہ را با ارادت قبول کردہ و کلاہ و خرقة دادہ و مرید گرفتہ

فاما مراد از این سخن مرید حقیقت و مرید حقیقی منقول است از سلطان المشایخ درین
 باب در نکته بیان مرید تحریر یافته است و دیگر آنکه مراد از آن مرید است که همه افعال اقبال
 متعلق به پیر باشد و ذره از روش پیر نتواند تا از غایت اتحاد پیر کنفس واحد شود که
 الفقرا کے کنفس واحد مصرع بیگانگی نیست تو مائی و ما تو نیم و کاتب حروف
 بخط مبارک سلطان المشایخ نوشته دیده است رایت بخط شیخ الاسلام
 شهاب الدین السهمی وردی انه ذکر لباس الخرقه الی الجندیل وبعد اختصار
 علی الصحبة وغیره من المشایخ عنعنہ الخرقه الی النبی علیه السلام واعتمل
 السهمی وردی علی حدیث ابن خالد و للمشایخ فیہ طریقتان الطریقه
 الحسن البصریة والطریقه الکیلیة فانه لبس علیہ السلام علیاً و هو البس
 الحسن البصری والکیل ابن زیاد فخر فخر الحسن البصری معروفه واما الکیل
 البس عبد الواحد ابن زید و البس هوا با یعقوب النسوی و البس هوا با
 یعقوب النهجوری و البس هوا با عبد الله ابن عثمان و البس هوا با
 یعقوب الطبری و البس هوا با القاسم بن رمضان و البس هوا با العباس
 بن ادریس و البس هو داود ابن محمد المعروف بنخادم الفقرا و البس هو محمد بن مالک و البس هو اسماء
 عیال لقص و البس هو شیخنا بالحستا احمد بن عمر البصوفی و البس هو هذا الفقیر نکته

نکته

سلاح ترجمه دیدم من بخط شیخ شهاب لدین سهم وردی تحقیق ذکر کرده است آن شیخ شهاب لدین پوستانیدن خرقه را بکته
 کرده آن را بسوے جنبی بعد از آن اغصا کرده بصحبت بسوے آن از مشایخان نسبت کنند خرقه را بسوے یک
 بعد دیگرے تاریخانند نسبت این خرقه را بسوے حضرت غنی صلی الله علیه و سلم اعتماد شیخ شهاب لدین همزیدی بر حدیث این
 خالد است مشایخان دیگر را پوستانیدن خرقه دو طریق است یک طریق منسوب آن بسوے حضرت حسن بصری و یک طریق
 منسوب آن بسوے کیل ابن زیاد پس بدستی که شان اینست پیغامبر علیه السلام پوستانیدان خرقه علی را و علی پوستانید
 آن خرقه حسن بصری را و کیل ابن زیاد پس طریقه و خرقه حسن بصری معروف است و اما کیل ابن زیاد پس
 پوستانید کیل ابن زیاد و عبد الواحد زید را خرقه و عبد الواحد زید خرقه پوستانید ابایعقوب نسوی را و او خرقه پوستانید
 ابایعقوب نهجوری را و او خرقه پوستانید اباجده ابن عثمان را و او خرقه پوستانید ابایعقوب طبری را و او
 خرقه پوستانید اباقاسم ابن رمضان را و او خرقه پوستانید اباعباس ابن ادریس را و او خرقه پوستانید
 داود ابن محمد را که مشهور است بنخادم الفقرا و او خرقه پوستانید محمد بن مالک را و او خرقه پوستانید اسمعیل
 مصری را و او خرقه پوستانید شیخ مراد که پدرش کوی است نام او احمد بن عمر صوفی است
 و او خرقه پوستانید این فقیر را ۱۲

در بیان خلافت مشایخ قدس السداد و احیاء و اسرار سیم العزیز از سلطان المشایخ
 قدس السدره العزیز مولانا فصیح الدین سوال کرد خلافت مشایخ کرا شاید فرمود
 کسی را که در خاطر او توقع خلافت نباشد و من فرمود که شیخ طہیر الدین ستقابر
 من آمدہ بود و من گفت ہر کہ را من مرید گرفتہ او بر من شیخی کرد من گفت شمار از
 جہت شیخ الاسلام بہاوالدین قدس السدرہ العزیز برائے ایں کار اذنی
 بود گفت خیر بعدہ در خاطر من گذشت چوں کسی را از جہت شیخ اذنی نباشد
 ہمیں تقاضا کند از سلطان المشایخ قدس السدرہ العزیز سوال کردند کہ
 کہ ام اوصاف است کہ آدمی بدار مستوجب خلافت مشایخ مے گرد و او فرمود
 کہ اوصاف ایں کار بسیار است فاما در آں ایام کہ خواجہ من مراد ولت خلافت
 خود رسانید روزے مرا گفت باری تعالی ترا علم و عقل و عشق دادہ است و ہر کہ
 بدین سہ صفت موصوف باشد از خلافت مشایخ نیکو آید و من از خواجہ خود
 شنیدہ ام مشایخ خلافت خود کہ میدہند از سہ طریقہ است اول محکم و بہتر است
 و آں رحمانی است و در آں خیر و برکت بسیار است و آں آنست کہ پیہ و رباب
 یکے ملہم مے شود و حق تعالی بغير واسطہ در دل شیخ مے اندازد کہ فلاں را خلافت
 بدہ و دوم آنست کہ شیخ در مرید معاملہ نیکو مے بیند اجتہاد مے کند و اجتہاد
 احتمال خطاب و صواب دارد و سیم آنست کہ بشفاعت و عنایت کسی شیخ اورا
 خلافت میدہد درین محل سلطان المشایخ را قدس السدرہ العزیز پر سیدند
 و چنین اذنی کہ انشراح پیہ نباشد شیخ عہدہ آں باشد فرمودند بریں نوع
 چگونہ باشد بعدہ فرمود کہ فخر الدین صفا ہانی خلیفہ شیخ الاسلام فرید الحق
 والدین قدس السدرہ العزیز بود و در بلگرام بودے و او داؤد نام
 درویشے را بخدمت شیخ شیوخ العالم فرستاد و التماس خلافت کرد کہ خلق
 مراحم مے شود و کلام مے طلبد و من در آں ایام بخدمت شیخ شیوخ العالم
 بودم شیخ شیوخ العالم خدمت ہاسے او قبول نکرد و مدتے فرستادہ او بنیض

مانده و یک کثرت من تنها و یک کثرت برابر مولانا شهاب الدین اسپر شیوخ
 العالم فرمود بکلی بهتر پیش شیوخ العالم کردیم هر بار اثر بے رضای و شیخ ظاهر
 می شد و می فرمود که این کار حق است باز و نیست هر که قابل باشد ناخواسته
 بیاید کثرت سیوم در محل صالح در باب او عرض داشت کردم این بار فرمان شد تو چه
 می گویی عرض داشت کردم حاکم محذور است او در ظاهر و در پیش مشغول می نماید
 انگاه مرحمت فرمود از مولانا پدر الدین اسحاق برائے او خلافت نامه نویسان
 و فرستاد تا چنانا افتاد که در دہلی با این فخر الدین طاقات شد من چیزے
 کیفیت خلافت او که التماس کرده بودم آغاز کردم و دیدم او را دشوار می نماید
 در خاطر گذشت آنچه در باب او شیخ می فرمود حق همان بود و من بر غلطم مولانا
 ضیاء الدین برنی رحمۃ اللہ علیہ در حسرت نامه خود آورده که من وقتی بخدمت
 سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز حاضر بودم از اشراق تا چاشت بجاور
 جاں بخش سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز مشغول در آن روز بیشتر از
 بندگان خدا بخدمت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز ارادت می
 آوردند و بدولت ابدی میرسیدند و را شنای اینحال در خاطر گذشت که مشایخ
 سلف در گرفتن مرید احتیاط کرده اند سلطان المشایخ بکرم وافر خود عام و
 خاص را دستگیری می کند و دست بیعت میدهد خواستم که درین باب سوال
 کنم سلطان المشایخ از آنجا که مکاشف عالم است بر خطر من واقف شد
 فرمود هر چیزے از من سوال می کنی و ایس نمی پرسی که من بے تقیث
 آیندگان را چرا دست بیعت میدهم من ازین سخن بلزیدم در پک سلطان
 المشایخ افتادم که مدتی است این شکل بر خاطر بود و امر و نیز در خاطر میگذاشت
 و باطن محذورم بر آن مطلع شد فرمود که حق تعالی در هر عصر بحکمت بالغه خود
 خالصتے نهاده است تا در مردم آن عصر طریق و رسم و عادتے علامه پیدا
 می آید چنانکه مزاج و طبیعت ایشان باطلایع و اخلاق گذشتگان باز نمی نماید

مگر در نواد مردم و انیمتی از تجار بات است وصل ارادت در مریدانقطاع از
غیر حق است و شغل مع المذنبانکه شرح در کتب سلوک مملوست و سلف
تا انقطاع کلی نمیدیدند دست بیعت نمیدادند فاما از عصر شیخ ابوسعید البکری
که آتی بود از آیات حق تا عصر شیخ سیف الدین باخزری و از عصر شیخ
شیوخ العالم شهاب الدین سهروردی تا عهد دولت شیخ شیوخ العالم
فرید الحق والدین قدس الله سره و العزیز که در ہائے این شاہاں کہ علود و
و کرامات ایشان از شرح مستغنی است بجوم خلق مے شد از ہر طایفہ از ملوک
وامرا و معارف و مشاہیر و طوایف دیگر مے آمدند و خود را از خوف تبعات آخرت
در پناہ این عاشقاں خرامے انداختند و این مشایخ کبار دست بیعت
بخاص و عام میدادند و خرقة توبہ و تبرک مے فرمودند و ہر کسے تواند کہ معاملات
محبوبان خدا را مقیّس علیہ سازد کہ شیخ ابوسعید و شیخ سیف الدین باخزری
و شیخ شہاب الدین سهروردی و شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
الله سرہ ہمچنین مریداں گرفته اند من ہم مے گیرم چہ اگر محبوب خدا بتعالی جہاں
از گناہکاراں در حمایت خود آرد تو اندامیم و جواب سوال تو در گرفتن مریداں
احتیاطے دلاسانے کنم یکے آنست کہ بتواتر مے شنوم کہ بسیاراں از درآمدن
ارادت من دست از معصیتے میدارند و نماز بجماعت مے گذارند و باوراد و
نوافل مشغول مے باشند اگر من ہم در اول شرائط حقیقت ارادت با ایشان
بگویم و خرقة توبہ و تبرک کہ بجائے خرقة ارادت است ندہم ازین مقدار خیر کہ
از ایشان در وجود مے آید محروم شوند و دیگر آنکہ بے آنکہ در خاطر بگذرانم و
بالتما مے و یا وسیلتے انگیزم و یا شفیعے در میاں آرم از شیخے کامل تکل در
دادن دست بیعت مجازم مے بینم مسلما فی بعجز و اضطراب و سکنت
و بیچارگی بر من مے آید و مے گوید کہ از جملہ گناہاں توبہ مے کنم من بہ نیت
آنکہ شاید سخن اوراست باشد دست بیعت مے دہم خاصہ کہ از صادقان

من شنوم که ارادت من از اهل بیعت را از معاصی باز میدارد و بسبب دیگرے آنکه
 اقوی الاسباب است اینست که روزے شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 قدس السدره العزیز دوات و قلم از پیش خود مراد داد و فرمود که تعویذ نبویسی که مرید
 بهجت دادن تعویذ مجازے باید و من ترا اجازت دادم که تعویذ نبویسی و بجا جتند
 بهی چوں تعویذ نوشتن گرفتیم شیخ شیوخ العالم در من دید که از نوشتن دعا ملول
 شده ام فرمود که تو بهین زماں از نوشتن دعا ملول شدی در آنکه جتند اں بسیار
 بر در تو خواهند آمد و دعا التماس خواهند کرد و حال تو چگونه خواهد شد و درین محل چوں
 دیدم که خلوت است در پلے شیخ شیوخ العالم اقدام و گفتیم که مخدوم مرا بزرگ
 گردانید و خلافت خود که بس بزرگ دولتی است مرا فرمود و من مروے متعلم و از
 اختلاط دنیا پیوسته متنفر بوده ام و اینکار عهد بزرگ است اندازہ من بیچاره
 نیست بهین ارادت مخدوم و نظر شفقت در کار من کافیت چوں خدمت شیخ
 شیوخ العالم عرض داشت من بشنید فرمود اینکار از تو نیکو خواهد آمد من
 درین باب الحاح کردم شیخ شیوخ العالم را از عذر خواستن من حالے پیدا
 شد و راست نشست و مرا نزدیک طلبید و پیش خود نشستن فرمود و گفت
 نظام بدانکه فروا مسعود بندہ را در درگاه بے نیازی آبروے خواهد بود یا نہ
 اگر خواهد بود من با تو عهدے کنم کہ پاسے در بہشت تہمت تائشاں را کہ تو
 دست بیعت دادہ با خود در بہشت نہرم شیخ سعدی بہیت ما نذریم غم دوزخ
 و سوداے بہشت + ہر کجا خیمہ زدای اہل دل آنجا آیند + الغرض بریں حرف
 سلطان المشلیخ تبسم کرد و فرمود کہ مرا خلافت بچنین دادہ اند و ایں کار
 گے از من نیکوے آید و گاہے نیکوے آید منیہ انم آنا کہ ہمہ عمر در طلب اینکار اند و بحیلہ
 و چارہ و دروغ و نعمت دست دریں کار نازکے زنند از ایشاں چگونہ خواهد آمد
 و نیز بچنین بزرگے کہ من یقین میدانم و بہ راے العین مشاہدہ کردہ ام کہ شیخ
 من از واصلان در گاہ بے نیازی بود از مشربے کہ شیخ بایزید و جنید و دیگرے

مستان عشق خدایے جا مہا پوشیدہ انداد ہم پوشیدہ بود و در باب کانی که
 من ایشاں را دست بیعت میدهم آنچنان سخن گفته باشد متعذّر شد من نتوانم که
 از بیعت مانع شوم این ضعیف گوید بیعت بدست گیر و بروں آرد دستگیری
 کن و که خبر محبت تو بیج دستگیرند از من نکتہ در بیان حال شیخ کاتب حروف بخط
 مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس السمره العزیز نوشته دیدہ است
 ادنی حال الشیخ ان یکون موصوفا یا و صاف اولہا ان یکون مراداً حتی
 یملک تزییت المرید والثانی ان یکون سالکاً حتی یقدّر علی اللّٰہ لولہ
 والثالث ان یکون مودیا حتی یؤدّب والرابع ان یکون جواداً غیر ملتفت
 الی الکون والخامس ان یکون طعاماً فی مال المرید والسادس اذا
 امکنہ العطاء بالامّارات لا یعطہ بالعبارت والسابع اذا امکنہ التادیب
 بالرفق لا یؤدّب بالغفۃ بامر المرید بفعلہ والتاسع ما
 نہی عنہ نہی المرید عنہ ونیرجی عنہ والعاشرا ذاقیل المرید للہ
 تعالیٰ فلا یدردہ لاحد فان کان الشیخ بہذا الصفہ لا یکون المرید
 الا صادقا ترجمہ کترین حال شیخ اینست کہ باشد شیخ موصوف
 باوصاف صفت کردہ باشد بصفتہا صفت اول اینست کہ باشد مراد و
 مطلوب تاقا در شود بر تربیت کردن مرید و صفت دوم اینست کہ باشد شیخ
 راہ رفتہ تا تواند راہ نمودن و صفت سوم اینست کہ باشد شیخ صاحب آداب
 تا آداب آموزد مرید را و صفت چهارم اینست کہ باشد شیخ صاحب جو و عطا
 بے ریا و نمود و صفت پنجم اینست کہ شیخ نباشد طمع کنندہ و ظل مرید و جز آن و صفت
 ششم اینست کہ تا تواند مرید را بنرجی و دلیری ادب دہد و تربیت کند نہ
 بسختی و بیروی و صفت ہفتم اینست کہ تا ممکن باشد شیخ نصیحت مرید را باشارت
 کند بزبان نگوید صفت ہشتم اینست بچیزی کہ مامور است شیخ بآن چیز صریح امر کند
 مرید را بکردن آن چیز صفت نہم اینست بچیزی کہ باز داشته شدہ

است شیخ ازاں چیز باز دارد و مرید را هم ازاں چیز صفت و هم نیست و قتیکه
قبول کند مرید را بر اے اللہ تعالیٰ پس روکن بر اے کسے پس اگر باشد
شیخ بایں صفتها نباشد مرید آں شیخ مگر صادق تلمذہ در بیان ولی و ولایت
و ولایت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ مے فرمود مرتبہ اولیا برستہ قسم
است یکے آنکہ ولی باشد و از احوال نہ اورا خبر باشد و نہ خلق را دوم آنکہ خلق
بدانند کہ او از اولیا است و او نداند سیم آنکہ او ولی حق باشد و بدانند کہ از اولیا
و خلق ہم بدانند بعدہ فرمود انہی را عزل نباشد و در رسالہ امام ابو القاسم
قشیری مے نویسند کہ ولی را دو معنی است یکے فعیل بمعنی مفعول یعنی ولی کسے
باشد کہ حق تعالیٰ را متولی گرداند و را موخوش قال اللہ تعالیٰ و هو يتولى الصالحين
فلا يکمل لنفسی بخطہ بل يتولى الحق للہ سبحانہ و تعالیٰ و دوم فعیل صیغہ
مبالغہ من الفاعل یعنی ولی کسے است کہ مستولی عبادات و طاعات و عبادت
باشد یعنی عبادات و طاعات او را جاری دارد بر سبیل پیای مے من غیر ان
یتخللها عصیاں پس ایں ہر دو صفت موجود باید تا او ولی باشد و اختلاف
کردہ آید کہ روا باشد ولی خود را ولی نداند بعضے مے گویند روا باشد زیرا چہ
ولی نفس خود را در عین تصغیر مے بیند و اگر چیزے از کرامت بدو ظاہر شود
بیتدنباید کہ ایں مکر باشد پس ایں حال مشعر خوف باشد و ایں خوف احتمال
آں دارد کہ عاقبت بخلاف حال او باشد پس طایفہ کہ بر بخال و برینقول
شرط ولایت و فائے مال میدانند یعنی اگر معاملہ موافق مال شد ولی باشد
و بعضے مے گویند روا باشد کہ ولی خود را ولی داند و ایں طایفہ شرط نئے دارند
و فائے مال را پس نزدیک ایشان رواست کہ ایں ولی مخصوص بکرامتے
باشد کہ بدانند کہ او مامون العاقبتہ است زیرا چہ کرامت اولیا جایز است
پس ایں حال از خوف عاقبت ایمن گرداند و ہم از اینجا است کہ رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ وہ نظر انداز یاران من کہ دہشت

۳۵۱ خواهند رفت و رسول علیه السلام آنست که ایشان مامون العاقبة اند و سلطان
 المشایخ می فرمود که شیخ را هم ولایت باشد و هم ولایت باشد و ولایت آنست که
 مریدان را بخدار سازد و ادب طریقت تعلیم کند و آنچه میان او و میان خلق است
 آن را ولایت گویند و آنچه میان او و میان حق است آن ولایت است و آن
 خاص محبت است چوں شیخ از دنیا نقل کند روا باشد ولایت با خود برود اما و آقا
 بکس تسلیم کند و برود اگر او ندید روا باشد که حق جل و علی ولایت بدیگری بدهد اما
 ولایت همراه او باشد آن را با خود برود و درین باب حکایت فرمود بزرگے بود و هر یک
 را بخندست بزرگے فرستاد که شب ابو سعید را بواجبه نقل کرد و با آن بزرگ
 کس فرستاد که ولایت بکس داد او جواب گفت که این خبر ندارم بعد از آن ایشان
 را معلوم شد که آن ولایت شمس العارفین دادند رحمة الله علیه هم در آن
 شب خلق بر در شمس العارفین آمدند شمس العارفین ایشان را پیش
 از آنکه سخن گویند گفت خدا تعالی را چندین شمس العارفین اند تا بکدام
 شمس العارفین داده باشند سلطان المشایخ قدس سره العزیز می
 فرمود که اولیا تا وقت نقل بچنانا اندگوئی کس در خواب باشد و معشوق او
 در بستر او حاضر شده باشد وقت رحلت آن خفته را ماند که ناگاه از خواب بیدار
 شود معشوق و مطلوب خود را که همه عمر در طلب او بوده باشد هم در بستر خود دید
 دانی او را چه شادی و فرحت بود یکی از حاضران سوال کرد که بعضی اولیا را
 همین جا نعمت مشاهده حاصل است فرمود آری اما این نعمتی که این عباد
 می بینند چوں آن نعمت بکمال دریا نیند بیاں خفته ماند که چوں بیدار شود
 معشوق خود هم در بستر یا بیک حکم حدیث اکثاس نیامد فاذ ماتوا بئتهموا یعنی
 تا هر کس اینجا بچه مستغرق است چوں بمیرد همانچه مطلوب اوست بدو دهند
 نکته در بیان کرامت حضرت سلطان المشایخ قدس سره العزیز می
 فرمود که چیز است که از طریق کرامت حاصل شود یکی علم بے تعلیم چنانکه

خواجہ ابو حفص نیشاپوری در سفر حج چوں بہ بغداد رسید با خواجہ جنید رحمۃ اللہ علیہ بزبان عربی بفصاحت و بلاغت سخن گفت دہم آنچہ عوام را در حق دیدہ شود اولیا را در پیاری دیدہ شود و سوم آنچہ تصور عوام در نفس ایشان موثر آید اولیا را آن تصور نفس غیرے موثر آید مثلاً اگر حوضے را تصور کنند در زمان دہاں او پر آب شود و این اثر تاثیر تصور است بچنین اگر صاحب کرامتے تصور کنند نفس غیرے اثر آن تصور حاصل ے شود تا اگر بموت شخصے تصور کنند آن شخص بمید و اگر دیدن شخصے تصور کنند در حال آن شخص حاضر شود ے فرمود خارق عادت را چہار مرتبہ است معجزہ و کرامت و معونت و استدراج اما معجزہ ازاں انبیا است کہ ایشان را علم و عمل کامل باشد و ایشان اہل صحوذا ہا کرامت اولبا را باشد ایشان را نیز علم کامل باشد و اما فرق اولیا و انبیا اینست کہ انبیا غالب الحال اند و اولیا منلوب الحال اما معونت آنست کہ بعضے مجانبین را باشد کہ ایشان را نہ علم و نہ عمل و از ایشان چیزے برخرق عادت معاینہ افتد اما استدراج آنست کہ طایفہ باشند کہ ایشان را ایمان نباشد و چوں اہل صحر و غیر آن برخلاف عادت از ایشان چیزے دیدہ شود کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است و قد جرت السنة الالهية ان لا يخرج شیء من عالم الغیب الی الشهادة الا بواسطہ کقول ابن مسعود بعد ما سال النبی علیہ السلام و ابو بکر رضی اللہ عنہما اللین انا موثق لست لبنای فیہا قد عاسا ؤ لم یز علیہ فحل و شراب ما استخرج اللین الا بالضرع مع ان اللہ تعالی قادر علی ابداء من غیر ضرع وان ابا ہریرہ سلم من خیر ملازم النبی علیہ السلام ثلاث سنین و قد زادت رواية علی رواية من لازمہ و عمر و بسیط کسایہ مشہور فلیف ینکلی علی من اودع العلوم فی کساعہ الی ہریرہ و اودع اسراراً فی خرقہ

البها علیا رضی الله عنه قال عایشة رضی الله عنها خرج رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم غداة وعليه مرط من شعر اسود فجاء الحسن
فادخل معه ثم الحسين فادخله معه ثم فاطمة فادخلها معه ثم علی
فادخله معه ثم قال انما يريد الله ليجعل منكم آل البيت
ویطهرکم تطهیرا انظر السنة الالهية باذهاب الرجز باذخال
النبي علیه السلام تحت مرط ترجمه تحقیق جاری شده است سنت
وعادت خدا برین که خارج نکنند چیزی را از علم غیب بسوے عالم شهادت
مگر بواسطه مانند قول ابن مسعود رضی الله عنه بعد از آنکه خواست پیغمبر
صلی الله علیه وسلم والی بکر رضی الله عنه شیر را گفت نیستم من از نوشاننده
آن شیر پس طلبید آن سر و صلعم گو سپندے را که نه جسته بود و روزی نوشید
آنحضرت شیر را مگر از پستان با وجود آنکه خداے تعالی قادر است بر آنکه ساین
شیر از غی پستان و دیگر آنکه بدستیکه ابابهره ایماں آورد و در بهترین زمانه و
لازم گرفت صحبت آن سرور را صلی الله علیه وسلم سه سال تحقیق زیاده شد
روایت احادیث ابابهره بر روایت کسے که لازم گرفت صحبت آنحضرت را
صلی الله علیه وسلم تمام عمر و فراخی کلیم آن ابی بهرہ معلوم و مشهور است
پس چگونه انکار کرده شود بر ذاتے که امانت نهاده است در کلیم ابی بهرہ
وامانت نهاده است اسرار الهی را در خرقة که پوشانید آن خرقة علی رضی الله
عنه گفت عایشة رضی الله عنها برآمد آنحضرت صلی الله علیه وسلم روزے
و بود بر آنحضرت کلیم سیاه پس آمد حضرت امام حسن رضی الله عنه پس
داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم با خود زیر کلیم امام حسن را رضی الله
عنه پس برآمد امام حسین رضی الله عنه پس داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم با خود زیر کلیم
امام حسین را پس آمد فاطمة رضی الله عنها پس داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم فاطمة رضی
عنها در زیر کلیم پس تر آمد علی رضی الله عنه پس داخل کرد آنسر و صلی الله علیه وسلم

علی راضی اللہ عنہ پس گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جزایں نیست کہ خواستہ
 است خدا تعالیٰ شمارا پاک نکتہ در بیان ستر گرامت حضرت سلطان المشایخ
 ے فرمود قدس سرہ العزیز فرض اللہ تعالیٰ کتمان الکس امت علی اولیائہ کما
 فرض علی انبیائہ اظہار المعجزۃ ترجمہ فرض کردہ است اللہ تعالیٰ پوشیدن
 کرامت بر اولیائے خود چنانچہ فرض کردہ است اللہ تعالیٰ بر انبیائے خود ظاہر کردن
 معجزہ را پس اگر کسی کرامت اظہار کند ترک فرض کردہ باشد چہ بد کردہ باشد
 و سلوک لاصد مرتبہ نہادہ اند ہفہم مرتبہ کشف و کرامت است اگر سالک ہم دریں
 یکانہ ہشتاد و نہ مرتبہ دیگر را کہ برسد و فرمود شیخ عثمان حرب آبادی رحمۃ اللہ
 علیہ پس بزرگ کسی بود و اورا تفسیر است قومی معتبر اوساکن غنیمیں بود سبزی
 پختہ و فروختہ بعدہ در بیان عنایت غیبی اس بیت فرمود بیت حق بشیاں تاج
 نبوت دہد ورنہ نبوت چہ شناسد شباں ۛ اگر کسی بروے آمدے و درم قلب
 بدو دادے و انا پختہ پختہ بودے بخندے او اس درم سندی اگر چہ بدانستے کہ قلب
 است بر روے خندہ نگفتے تا خلق را چناں نمودے کہ در قلب سرہ فرق نمیکند
 بیشترے آمدند و درم قلب ے و او ند و سبزی پختہ ے بردند تا وقت نقل او شد
 روے سوئے آسمان کرد و گفت خداوند ترا معلوم است کہ خلق مراد درم قلب دادہ
 اند و من بجایے سرہ قبول کردہ ام و بر روے ایشان رو نکردہ ام اگر از من طلب
 قلب در وجود آمدہ است بکرم خود بر روے من رو کن بعدہ فرمود درویشے حساب
 دے برو آمد طعائے از دیگ او طلب نمود شیخ عثمان کفگیر بر آورد ہمہ درو
 مروارید بوداں درویش گفت ایں را بکنم باز شیخ عثمان کفگیر بر آورد ہمہ زر
 برآمداں درویش گفت اس سنگریزہ بود و ایں سنگ چنیرے بکش کہ من بخورم
 بارتیوم شیخ کفگیر بر آورد ہماں سبزی بروں آمد کہ پختہ بوداں درویش چوں
 ایں حال پدید گفت اکنون ترا بیش ازیں انیجا نباید بود و ہمدراں چند روز
 شیخ عثمان نقل کرد بعدہ فرمود چوں درویش ازیں بابت کشف کند اورا رو

بودن در دنیا نباشد خواجہ سنائی نظم کرده است نظم پنج نملے روزے شہر نوروز
چوں نمودی برو سپن بسوزہ آں جمال تو چیت مستی توہ واں سپن تو چیت
ہستی توہ بعدہ فرمود انچہ بعضے اولیا بیروں میدہند آں مستی ایشاں است
بر خلاف انبیا کہ ایشاں اصحاب صحو اند خواجہ سنائی آنراستی مے گوید بیشہ چوں
بتر کشف کردی بیش ترا در دنیا درنگ نباید کرد بدیں عبارت گفته است ہواں
جمال تو چیت مستی توہ واں سپن تو چیت ہستی توہ بعدہ فرمود آنکہ کامل است
ہیچ نوع اسرار بیروں نہ دہ فرمود حوصلہ سعی میباید تا اسرار را شاید و اہل این
معنی اصحاب صحو اندوے فرمود و راو کشف و کرامت حجاب راہ است کارا شتقا
محبت دار و کرامت پیدا کردن کارے نیت مسلمانان روزے رستی گدائے
بیچارہ میباید بود انکاہ فرمود خواجہ ابو الحسن بنوری رحمۃ اللہ علیہ بر لب آب و جلہ
رسید ماہیگیرے را دید اورا گفت دام صواب اندازو ماہی بگیر اگر من صاحب
ولایت خواہم بود دریں دام ماہی خواہد افتاد کہ راست دونیم من خواہد بود ماہی گیر
دام در آب انداخت ماہی در دام افتاد چوں اورا وزن کردند راست دونیم
من شد این خبر بشیخ جنید رسانید مقدس سرہ فرمود کا شکے کہ در آں ہا کہ
سیاہ افتادے تا ابو الحسن را بگزیدے و او را ہلاک کردے گفتن چرا چنین
مے فرمائی گفت مارے در آنچہ اورا بگزیدے و او ہلاک شدے شہید میرفتے
چوں آں نشد چہ دائم بدیں غور کرامت ختم کار او چگونہ خواہد شد وے فرمود
شیخ سعاد الدین حمویہ رحمۃ اللہ علیہ سپر نہرگ بود مگر والی آں شہر و حق او
اعتقادے نہ داشت تا روزے این والی بیٹے بادشاہ از خانقاہ نزدیک سے
آمد شد حاجے را دروں فرستاد و این لفظ گفت کہ این صوفیچہ را بیروں
طلب حاجب دروں آمد و پیغام بادشاہ رسانید شیخ بخن او ہیچ التفاتے نکرد
بنماز مشغول شد حاجب بیروں آمد و صورت حال باز گفت بادشاہ را کہ غضب
بود و نوشت و بخدمت شیخ آمد شیخ برخاست و بجا شتے کرد و بہرہ کی نشست

در آن نزدیکی با غیچ بود شیخ سعد الدین حمویہ اشارت کرد تا نختہ سیب بیاورد
 شیخ و بادشاہ سیب تناول میکردند مگر سیب بزرگ در آن طبق بود و در دل
 بادشاہ گذشت کہ اگر این شیخ را صفائی بہت مرا این سیب خواهد داد ہمینکہ
 براندیشہ مطلع شد دست دراز کرد و آن سیب برداشت و روئے سوئے بادشاہ
 کرد و گفت من وقتے در سفر بودم بہرے رسیدم و برواں شہر جمعہ دیدم نقابے
 بازی میکرد آن نقاب دراز گوشے داشت چشم آن دراز گوش بجا مہ بستہ بود و درین
 میاں انگشتی خود بہت سیکے از نظر اگیاں داد انگاہ روئے سوئے جمع کرد کہ
 این دراز گوش من انگشتی نے یا بآں دراز گوش در دایرہ آں جمع بچناں چشم
 بستہ گشتن گرفت و بہر کس را بوعے میکرد تا رسید پیش آں مرد انگشتی برو بود
 بایستاد ہما سجا قرار گرفت نقاب بیاید و انگشتی از آں مرد بستہ الغرض شیخ
 سعد الدین حمویہ از بعد این نظیر روئے سوئے بادشاہ کرد و گفت کہ اگر مردم
 چیزے از کرامت پیدا کنند کوئے خود را باں حمار برابر کردہ باشد و اگر نکنند ترا و خاطر
 گردد کہ درین مرد صفائی نیست این بگفت و سیب جانب بادشاہ انداخت
 عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ طریقہ مشایخ ما قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم الغیر
 ہمہ ستر بود چنانکہ در ذرا این بزرگاں در محل ہائے خود تحریر یافتہ است خواجہ حکیم
 سنائی خوش گوید ملیت ہا من تھام گزیدہ مرا نم * باد و ایم فدائے شاں جاغہ
 قدر شاں پیش امر پاییدہ * کشف رازیہ کفش مالیدہ * کشف اگر ہند گردوت برتن
 کشف را کفش سازد بر سر زن * تکتہ در بیان یقین شدن اسم از زبان مبارک
 سلطان المشایخ و در بیان ارادت آوردن کاتب حروف محمد مبارک علوی
 کرمانی المدعو بامیر خور و بحضرت با عظمت سلطان المشایخ نظام الحق و الشریع
 والدین خواجہ محمد ابن احمد ابن خواجہ علی الحسینی البخاری بدافونی قدس اللہ سرہم
 العزیز مقرر ضمیر حق پذیر فریدان خوب اعتقاد باد کہ کاتب حروف بندہ و بندہ زادہ
 آستان آسمان سائے مشایخ طبقہ مکررہ خواجگان چشت است رضی اللہ عنہم و پدر و جدہ

ایں بنده در سلک خدنگاران ایں شایخ کبار منسلک بوده اند و نعمت دینی و دنیاوی از حضرت ایں پاکاں مخصوص گشته اند ایں ضعیف خوش گوید قطعه

بر باد داده جان دل طان و مان خویش	بیچارگان عشق تو بر بوسے زلفت تو
مطلوب هر دو عالم مقصود جان خوش	از حضرت مشایخ دینداریافتند

الغرض چون ایں بنده تولد شد بجدیدین کاتب حروف سید محمد کرمانی که از مریدان سابق شیخ شیعخ العالم فرید الحق والدین قدس السره العزیز بود و مولانا شمس الدین دماغانی که جد مادرین کاتب حروف و هم سبق حضرت سلطان المشایخ بخدمت شمس الملک بود بجهت تعیین نام کاتب حروف بخدمت سلطان المشایخ آمد سید محمد کرمانی بخدمت سلطان المشایخ باز نمود که ایں خوردک را نام تعیین فرماید سلطان المشایخ فرمود که شما بزرگ اند نام تعیین کنید سید محمد توجه بمولانا شمس الدین دماغانی کرد شما تعیین کنید بعد مولانا شمس الدین بخدمت حضرت سلطان المشایخ عرض داشت ماکه بخدمت آمده ایم مطلوب آنست که مخدوم نام تعیین کند بعده سلطان المشایخ قدس السره العزیز فرمود که مرا محمد نام است و سید را نیز محمد نام است و خدمت شما را هم محمد نام ایں خوردک را هم محمد نام باشد و ایں دولت و سعادت باتفاق آں اولیای کاتب حروف را ازال روز شد شیخ سعدی خوش گوید بیت بنده را نام خویش تن نبود + هر چه مارا لقب کنند آنیم + و چون بنده بحمد بلاغت رسید بسعی جمیل والده بزرگواره رحمہ اللہ علیها و بواسطه شفقت جد مادرین مولانا شمس الدین دماغانی رحمۃ اللہ علیہ بشرف ارادت حضرت سلطان المشایخ نظام الحق والشرع والدین قدس السره العزیز رزقنا اللہ شفاعت مشرف گشت امیر خسرو خوش گوید بیت سعادت ابدی در پئے ارادت تست + چنانکه عید مبارک ز بعد ماه صیام + ایں ضعیف گوید

نظم اے دست تو دستگیر جان و دل من * اے روے تو حل عقدہ مشکل من *
 خاک کو رست افسر و تاج سر من * عشق رخ تست جملہ حاصل من * و بوقتے کہ
 سلطان المشایخ قدس السمره العزیز دست ارادت بدیں بندہ دادہ اندو
 چاشت بود سلطان المشایخ بالائے بام جامع خانہ پیش حجرہ در مقام معبود مستقبل
 قبلہ بر کھٹ نشستہ ایں ضعیف گوید قطعہ بر تخت نشستہ بود چو سلطان عاشقاں
 اس سر و مشایخ بر مان عاشقاں * در ہر شکست زلفش دلہاے عارقاں *
 سر گشتہ بادگر و سرش جان عاشقاں * و در گریہ مستغرق گشتہ سبحان اللہ ایں
 چہ گریہ بود اگر وقتے تبہم کردے در اثناے تبہم ہم در آب در دیدہ گشتے ایں ضعیف
 گوید رباعی اسیر گریہ تو ہر کہ دید یک نظرش * غلام خندہ تو عالم است اے سلطان *
 عجب ترا نگاہ بجاہ تشم از گریہ * و چشم روشنت از آب دایما غلطاں * خدمت مولانا
 شمس الدین بندہ را یاد و برد رسید لقمان و حمید داؤد پیش برد بہت مولانا
 شمس الدین کرسی آوردند متصل کہٹ حضرت سلطان المشایخ نہادند تخت
 مولانا بالائے کرسی نشست و مولانا فخر الدین زرا دی رحمۃ اللہ علیہ در مجلس پیش
 نشستہ بود و سخن و در علم طب مے گفت بر خاست و رفت و ذکر ایں بندگان مولانا
 شمس الدین بدیں عبارت کرد کہ پسران سید مبارک دعا گوزادگان مخدوم
 مے خواہند کہ در سلک بندگان منسلک شوند و بشرف ارادت مشرف گردند حضرت
 سلطان المشایخ فرمود کہ مولانا مرا اینہا فرزندان ایں ضعیف گوید ہیئت ایں
 از کرمیت سزد و یکن گویم * اے کاش سگہا شم اندر رہ تو * بعدہ دست
 ارادت بندہ کینہ را داد و کلاہ بر سر لیں بندہ نہاد و فاما دیریں حالت حضرت
 سلطان المشایخ را گریہ چناں غالب شد کہ تلقینے نکردند المقصود ایں بندہ
 در سایہ دیوار سلطان المشایخ بر سنت آبا و اجداد پرورش مے یافت ایں
 ضعیف گوید ہیئت پرورش مے یافتم در سایہ دیوار تو * من کہ باشم جملہ عالم
 پرورش مے یافتم * بعدہ ہر چند گاہ چہ بصاحب مولانا شمس الدین مذکور

و چہ فرستاد والدہ بزرگوار بحال جہاں آراے و دیدار دلکشے سلطان
 المشایخ مشرف مے شد این ضعیف گوید قطعہ کیکہ روے تو دیدہ است
 اعتقاد من آنست کہ اونجات ابد یافتہ است از رحاں و نذر عشق تو مے
 میرم دہمی طلبم کہ روے خوب تو بنیم کجاست این درماں و اگر چہ درک معانی
 در آں ایام چنداں نبود فاما ہم بوقت پاک سلطان المشایخ قدس اسد ستر
 العزیز این ضعیف گوید رباعی از وقت تو وقت عالمے خوش گشتہ است و در
 عشق تو جاں زانودہ غم رستہ است جانان ز غمت دو کون پُرشہ آسے و
 باروے تو عشق عقد محکم بستہ است کہ نعمت دیدار و مشاہدہ مجلس آں بزرگوار
 کہ مشاہدہ مجلس حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بود و ذوق مجلس
 ارادت و مساس دست مبارک سلطان المشایخ کہ بگریہ حضرت سلطان
 المشایخ مقرون بود و این ضعیف گوید بیت گریہ تو کہ مایہ عشقتست و
 عاشقان جہاں بدیدہ خرنند پس از اں دیدہ خون دل چوں آب و بر دورت
 عاشقان زدیدہ برند و در خاطر جا گرفته است و در ضمیر میگویند گشتہ این ضعیف
 گوید بیت چنان در خاطر م داده است جایت کہ خواہم دون اندر زیر پایت
 و نیز تا این غایت کہ این سچا رہ سماع مے شنود و رقتے کہ از اں حاصل مے شود
 آنہم ثمرہ آں است کہ از اوصاف پسندیدہ و اخلاق گزیدہ سلطان المشایخ
 بر روح نازل مے شود و از انجا شاخ در شاخ میزند خواجہ حکیم سنائی گوید بیت
 بلحرائے محبت شو اگر نر نہت ہے یادہ کہ آنجا باغ در باغست خواں در خواں
 و اور را و ہر چہ کہ از دین و دنیا این ضعیف را پیش مے آید صورت مصفاے
 روح افزاے حضرت سلطان المشایخ کہ فلک و ملک و جن و انس در شاہد
 آں سرگرداں مے بودند و در ول غم و تصور کنند و مقصود و مطلوب این سچا
 ہم بوقت پاک سلطان المشایخ از اں حاصل مے گرداں ضعیف گوید بیت
 حاصل عشق تو در ہر دو جہاں رکوتوس | خانہ اہل دلاں گشتہ سر کوے تو بس

ہر کسے سوئے کسے روز قیامت بیدار * لطیف بندہ در آل روز نہیں سوئے تو پس
 باز ایں ضعیف گوید بیت تو بادشاہ جہانی تر اسنظرے بحال مالک گدایا
 کوئے سلطانیم آدم بر سر حرف چوں محبت ایں حضرت در سویدے دل بندہ
 جاے کر دایں ضعیف گوید بیت بساطانی نشستی در دل و جاں نکو کردی
 تو اے سلطان خواباں * باز ایں ضعیف گوید بیت اے ز عشقت خراب
 خانہ دل * روشن از آفتاب خانہ دل چشمہا خون دل رواں کردند دوست
 چوں شیشہ در میانہ دل * بجان و دل ایں بیچارہ متعلق ایں سرور صاحب دلا
 عالم گشت مصرع بجز اسد کہ دل ریا فتم اندر خم زلفش * و نیز ایں گدا حضرت
 سلطان المشایخ قدس السمرہ العزیز را چند کثرت در خواب دید بیت ہمہ
 دعائے تو گویم بوقت بیداری * ہمہ خیال تو بنیم جو باشم اندر خواب * و خواب را
 اثرے تمام و مفرہ پیداست فلیف خواب مریدے بیچارہ عاشقے کہ دھمیرا و جز
 خیال دوست دیگر بر ایدخل نباشد بیت چنان فرخ نشسته است یار در دل
 تنگ * کہ کیچ زحمت اغیار ورنے گنج ویاچنین دے کہ غرق دریاے محبت پیر شاہ
 و آں محبت دلیل بر محبت حق تعالی باشد شیطان ملعون را چہ محل کہ در خواب مثل
 بدوستان حق تعالی تواند کرد قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ
 فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثَلُ فِي تَرْجَمَةٍ گفست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ یکہ دیدم و خواب تحقیق دیدہ است پس مراد بدستی کہ شیطان مانند سن
 نے شود در صورت و سیرت باسن و شیخ قایم مقام پیغمبر است قَالَ الشَّيْخُ فِي قَوْلِهِ
 كَالنَّبِيِّ فِي أَمْتِهِ تَرْجَمَهُ پس بدستی کہ شیخ در قوم خود مانند نبی است در سیرت
 خود پس چنانکہ امکاں ندارد کہ مثل بصورت آں شاہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ السلام تواند کرد و یچنین تصور ندارد کہ مثل بصورت شیخ تواند کرد
 فَيَقْبَلُ الْمُرِيدُ الْحَقُّوْلًا تَرْجَمَهُ پس باقی میماند مرید مراد نگاہداشت کردہ شدہ
 در پناہ شیخ از شر شیطان کثرت اول کہ کاتب حسروف جمال حضرت

سلطان المشایخ را در خواب دید امیر خسرو خوش گوید بیعت این توئی با بخارا
 می بینم و یا شب آفتاب می بینم و کوئے حضرت سلطان المشایخ بالائے
 بام جامع تخانه درون حجره خویش بر کھٹ مستقیل قبله شسته و پیش آں بویا
 لکھنوتی فرار کرده اند و در یک رکن بویا جبهه خاکی و دستارے سفید نهاده
 چوں نظر بر جمال سلطان المشایخ افتاد و بنده سربزرگین نهاده خواجه
 حکم سنائی خوش گوید بیعت هر که او سربریں ستانه نهد و پائے بر تارک زمانه
 نهد و چوں ایں بنده سربداشت حضرت سلطان المشایخ جانب
 بنده اشارت کرد که ایں جامه بیوش بنده هم در نظر مبارک حضرت سلطان
 المشایخ آں جبهه پوشید و آں دستار بر سر بست و سربزرگین نهاده و باز
 گشت ایں ضعیف گوید بیعت پوشید بنده خلعت و سربزرگین ناز و آں
 خلعت مبارک و آنجامه نیاز و و باز ایں ضعیف گوید بیعت چگونہ شکر
 تو اں گفتن ایں کرامت را که خلعت شبه عالم بدین گدا برسد و بنده
 چوں جبهه پوشید و دستار بر سر بسته در جامع تخانه آمد وقت نماز پیشین بود و بار
 بجهت نماز حاضر شد و منتظر سلطان المشایخ ماند بنده را در خاطر گذشت
 که برابر سلطان المشایخ نماز پیشین بگذارم هم در آئناے ایں خطره مبارک
 سلطان المشایخ بجهت نماز فرو آمد بنده برابر حضرت سلطان المشایخ
 نماز بگذارد و از خواب بیدار شد کرت دوم چوں برادران بنده سید عموالدین
 امیر صالح رحمۃ اللہ علیہ و سید نور الدین بشارت شیخ نصیر الدین محمود
 مشرف شد بنده را گفتند که تو نیز بنجد مست ایثاں ارادت بیار
 زیرا که در آنوقت که بنجد مست سلطان المشایخ تو ارادت آوردہ سلطان
 المشایخ تلقین ارادت نکرد بنده گفت که سلطان المشایخ دست
 ارادت داده است و کلاه بر سر ایں بنده نهاده و با ارادت قبول کرده
 ایں ضعیف گوید بیعت کلاه بر سر بنده نهاده و قبول و دست تحقیق نزد حق

ہمدراں ایام کہ گفت و شنید تلقین و ارادت می شد شبے این مسکین حضرت سلطان
 المشایخ را در خواب دیدگوئی سلطان المشایخ بالاسے بام جامعہ آنہ در سمت درخت
 بڑ و کنجے کہ طرف لب آبست و پرده دیوارے خورد بر آوردہ بودند تا سلطان
 المشایخ در سایہ آن بنشیند و شاخہاے درخت نیز آنجا نبیل کرد و آں مقام
 نشستہ بود چوں این بندہ از درے کہ بالاسے بام مذکور میرفتند سر دروں کردہ
 نظر سلطان المشایخ بدیں بندہ افتاد و سر بر زمین نہاد و بیعت اینک بدت
 نہادہ ام سر و اسے سرور عاشقان عالم و دین محل گفت و شنود تلقین ارادت
 در خاطر می گذشت کہ اگر تقریر و فاکند از سلطان المشایخ پیرس چوں این بندہ
 سر از آستانہ برداشت سلطان المشایخ دست مبارک جانب بندہ بر آوردہ
 چنانکہ کسے را دست ارادت دہند و سخنے نگفت شیخ سعدی گوید بیعت دست
 من گیر کہ بیچارگی از حد بگذشت و سر من دار کہ در پائے تو ریزم جان و آواز
 بہا بت سلطان المشایخ کہ فلک از آں ہیبت در لرزہ بود ایں ضعیف گوید
 بیعت فلک ز ہیبت تو دایم سر گرداں و چنانکہ عاشق مسکین عشق
 مہ رویاں و بندہ نتوانست کہ انجہ در خاطر داشت عرض دارد لیکن ایں خواب
 را بر خطرہ خود تعبیر کرد یعنی در ارادت اگر میر دست بیعت دادہ است و کلام
 ارادت بر سر نہادہ ہماں بسند باشد بے تلقین کہ گفتہ اند ارادت فعل مرید است
 حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز می فرمود اگر مرید شیخ را گوید کہ
 من مرید تو ام و شیخ گوید کہ مرید من نہ او مرید باشد و اگر شیخ گوید تو مرید منی مرید گوید
 من مرید تو نہ ام مرید نباشد زیرا چہ ارادت فعل مرید است خاصہ مریدے کہ
 محبت جمال و ولایت پیر ظاہر و باطن او را فرو گرفته باشد و شب و روز در یاد
 پیر عشق پیر عمر بسر می برد ایں ضعیف گوید بیعت بنکر کہ چگونہ است از اوصاف جمالش عقل
 دل بیچارہ عشاق تو بدوش و ویرینہ کہ محبت اعتقاد در بنای حکم تر عشق و ذوق در کار خداے
 بیشتر پس محبت پیر و اعتقاد پیر حکم تلقین پیر باشد چوں انجمنی کہ سر ہمہ سعادت است مرید را

از کج شدن هر آینه محبت پیر از ناشائسته باز دارد و بر طریق شریعت و حقیقت بدارد
و در مبداء و ضمیر او ندانے او باز گشت و رد دهند و اگر این معنی مرید در خاطر حساس نکند
تحقیق در دعوے ارادت و محبت کاذب باشد زیرا چه سلطان المشائخ
قدس الله سره العزیز فرموده است تا این غایت که محبت در خلاف دل است
امکان معصیت هست فاما چون در سویدای دل جابے کرد و هیچ چه خیال
معصیت در اندیشه او نگذرد الغرض بعد دیدن این خواب بنده پیش جامه
که صحبت سلطان المشائخ یافته بود هم سبق روضه متبرکه که سلطان
المشائخ تجرید بیعت کرد و بر شکر این نعمت هم و جماعتی که سلطان المشائخ
باجند عزیز صاحب فوق و نیاز سماع شنید امید از حضرت عزت آنست که از
برکت دست سلطان المشائخ عاقبت این بیچاره و کسانیکه بدان دولت
رسیده اند بخیر خواهد بود این ضعیف گوید قطعه هر که سر بر جناب او مالید و سایه
حق بر او و حمد و دود هر که رویت بدید یافت زحق و عمر و خیر و عاقبت محمود و
کرت سوم که از خواب مذکور مدت پانزده سال گذشته بود و معامله نفس که دشمن
دینی است بر حسب مطلوب آنحضرت نبود و بیچاره بمراد دل درویش زلفت
و فقر تے دریں مدت از غلبه جوانی چنانکه افتد و دانی مزاحم شد این ضعیف
گوید بیت یارب چه خوش است این جوانی و دریاب بخیر اگر توانی و دور
مدت مذکور هر وقت که سلطان المشائخ را در خواب میدیدم مجال قربت آنحضرت
نبود چنانکه این معنی مناسب یتے است که بر زبان گهربار حضرت شیخ شیوخ
العالم فرید الحق و الشرع و الدین قدس الله سره العزیز گذشته است
اینست بیت تو گدائی دور باش از بادشاه و تانیا بد دل تو دور باش
گروصل شاه میداری طمع و از وصال خوشتن هجور باش و اگر نوحه از
دور بر جمال مبارک سلطان المشائخ نظر افتاد و بنده خواسته که نزدیک
شود و سعادت پائے بوس حاصل کند کسانیکه بودند مانع این دولت میشدند

بر زبان حال بریں بیچارہ نے گفتند مصرع تو از کجا و سر زلف دلبر الی کجا و فاما
 اعتقاد و محبت آنحضرت تازیانه بارگشت بر مرکب نفس سیزده امیر حسین و گوید بیت
 باز من ایم و سر در قدمت من فلکیم و میر شکر بند و شکر سده منم و الغرض
 شب بیدیت و سلکوم ماه ربیع الآخر شکر شان و خمین و سبعا و شب جمعه بود
 بوقت آخر شب جمعه این بنده سلطان المشایخ را در خواب دید گوئی مجلس
 آراسته اند و بساطها را نواذاخته این ضعیف گوید بیت مجلس یارب چه
 گویم چوں بهشت آراسته و راست گویم مجلس چوں مجلس پیغمبر الی حضرت
 سلطان المشایخ جبهه جاگلی پوشیده در یک رکن صدر آں مجلس نشسته
 بزرگ گوید بیت بوستان نیست صدر تو ز نعیم و آسمان نیست قدر تو ز جلال و گوئی
 جماعتی بوده اند ازین مجلس ہمیں ساعت خاسته اند و فته سلطان المشایخ
 مانده است و دوپیر عزیز دیگر که ایشان نیز ساخته اند بر اے رفتن بنده در نیمجل
 درآمد و در دل بنده التماس بود و دوم در خواب بخاطر من گذشت چوں پای
 بوس حضرت سلطان المشایخ حاصل کن آں التماس عرض دارد
 چوں بنده بپای بوس سلطان المشایخ مشرف شد پیش آزانکه
 التماس خود عرض دارد و در آستانه آنکه دست مبارک سلطان المشایخ
 گرفته بود حضرت سلطان المشایخ بنده را فرمود که تجی بیعت بکنی
 بنده از نفس جان بخش مخدوم جهانیاں جاں یافته این ضعیف گوید بیت
 جاں یافت تجدید از ایں عیسے ثانی و بنهاد بریں دیده جاں منت
 جانی و تهمدریں حال بنده تجدید بیعت کرد این ضعیف گوید بیت چو دادی
 دست بیعت کردم از سر و که در عشقت و هم جان و دل و سر و بعد سلطان المشایخ
 تلقین فرمود که بیعت کردی بر من و برخو جگان من بنده از حضرت سلطان
 المشایخ تجدید بیعت قبول کردم در خواب وقت بنده خوش شد و گریه مستو
 گشت امیر خسرو خوش گوید بیت همه شب گریه ام خفتن نداده است

کہ بوسے گل رخ من با صبا بود نکتہ در بیان طایفہ کہ خود را باہل تصوف نسبت
کنند و معامات ایشاں ندارند و بغیر از ان پیر دست بیعت و ہند و یا بتیمیہ تلجیہ
خود را مشہور باذن پیر کنند عَفَى اللّٰهُ عَنْهُمْ تَرْجِمہ (عفو کند خداے تعالیٰ از انہا)
عرض میدارد کہ کاتب حروف بر آنجملہ مرید میباید کہ چون در سلوک مقامات بعد
پیر حاصل کند خیال خلافت و گرفتن مریداں در ضمیر او نگذرد و خود را درین محل
نازک ندارد ہم بر نعمتہاے کہ بشفقت پیر حاصل کردہ است بسزہ کند
و ہوس پیری و کرامت در باطن خود جای نہ دہد تا ہمیں استقامت او کرامت
باشد کہ اَلْکَرَامَتُ هِيَ اِلِسْتِقَامَتٌ عَلٰی الْبَابِ الْغَيْبِ تَرْجِمہ بزرگی ہمیں
درست ماندن است بر دروازہ حق و اگر ایں دشمن ذاتی کہ ایں نفس مہو خواندہ
بر آں آرد کہ در عبادت باری تعالیٰ مستقیم گشتہ و مقام توکل و مجاہدہ بخون جگر است
کردہ و آنچہ ایں قوم درین باب فرمودہ اند تمام آں را و کار آورده بر زنہار
ہزار زنہار بدیں و سوا س شیطانی در نیکار رحمانی کہ شغل مشایخ
کبار است و آں بزرگاں من اللہ و من الشیخ مجاز بودہ اند و خود را از دست
و پای نہی و بخیانہ ناہنجار و بشفاعت و عنایت شروع در نیکار نکنی کہ کار
خود را باطل کردہ باشی و خاطر منقص میریشاں گردانیدہ و با خداے تعالیٰ
مکابرہ کردہ و خدمت یاران اعلیٰ از مرید اعلیٰ سلطان المشایخ بودہ اند کہ در
علم و زہد و ورع و عشق و عقل میان یاراں مشہور بودہ اند چنانکہ مناقب ایشاں
در باب پنجم میان یاران اعلیٰ تحریر یافتہ است ہرگز خیال خلافت و اندیشہ مرید
گرفتن در خاطر مبارک ایشاں نگذشتہ باشد و از بزرگاں ہم بر محبت و شفقت
حضرت سلطان المشایخ اکتفا کردہ و روزگار بخاطر جمع بعشق و ذوق گذرانیدہ
بزرگے گوید میت بے یاد روزگار تو گر یک نفس غم تبذیر عمر باشد تعطیل روزگار
چہ آرزو داری کہ سبب چند نفرے کہ باتباع تو ہرگز جائے نخواہند
رسید باز ایشاں در گردن تو کردہ طہریق حملاں

در عرصه عرصات و نظر انبیا و اولیا خواهند گردانید و اینچنین بے انصافی
را که بر جاده پیران خود نزد و درین کار دینی که معامله مردان خداست باز نرو
تمام دست انداز تشهیر و تعذیر خواهند کرد و ندای در خواهند داد که دعوی
محبت ما کردید و خلق را بدین شیوه فریفتید و بر مشایخ کبار افترا کردید تا کسوا
سوسه هم سترایں معنی است امیر خسر و خوش گوید بیعت با ایشان تا پرده بر
اندازد و جہاں از روی کاغذ آنچه امشب کرده فردات گرد و آشکارا و نیز سلطان
المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز فرموده است ہر کہ خدایے را بہ علت عبادت
کنند ہماں علت معبود او باشد چوں قصہ بر بنجلہ است چرا چند روز عمر عزیز
موض ہلاکت و خوف سلب ایماں بگذرانے روزے کاتب حروف بنجدست
شیخ نصیر الدین محمود قدس اللہ سرہ العزیز میرفت در اثناے راہ شغھے
کہ خود را نسبت مریداں حضرت سلطان المشایخ میکند و مرید ہم مے کرد
پیش آمد و گفت کہ کجا میروید گفتم بنجدست فلاں بزرگ گفت تربیت کنید
و پیغام من رسانید کہ من پیش ازین عرس حضرت سلطان المشایخ مے
کردم مخدوم لطف مے فرمود حاضر مے شد ایں زماں شفقت نے کنید نے
آئید شما بزرگ اید شفقت در باب کہتران یدباید کرد و دیگر عرض دارید کہ
من در دولت آبا و خلق خدایے را دست بیعت میدادم مولانا شہاب
الدین امام حضرت سلطان المشایخ فرامان شد از چند گاہ ترک ایں کار
گرفته ام ہر دہ سالہ پس من بمرود استم کہ ایں واقعہ ہم ازین سبب زاد کہ
من خلق خدا را ازین سعادت ارادت خود محروم گردانیدم ازاں روز باز
درین کار مشغول شدم چوں ایں ضعیف بنجدست شیخ نصیر الدین محمود
رحمۃ اللہ علیہ پیوست بعد پائے بوس پیغام آں شخص بگذارد مخدوم شیخ فرمود
ایں معاملہ ایست کہ اور با حضرت سلطان المشایخ فردا عہدہ جواب
سلطان المشایخ مے باید بود فاما من اینقدر میدانم کہ درویشے بود و قصہ

لیتھل او خود را از مریدان سلطان المشائخ مے گویانید و بران بسندہ نمیکرد
مرید ہم میگرفت و خلق را دست بیعت میداد این خبر بسطان المشائخ
رسانیدند فرمود کہ اویان سلامت نمیدادیم بر سر حرف چوں کار بریں
منوال است این چند روز عمر کہ مانده است در گوشه مشغول شده بگذران
چنانکہ هیچ کس جز حق تعالی بر آن مطلع نباشد تا مگر ایمان بسلاست توانی
برد و این کار کہ تو پیش گرفته بمنزلہ حلوائے است کہ در آن زیر تمیہ کرده باشند
ظاہر این بغایت شیریں مے نماید فاما باطن زیر ہلاہل است این دو ہرہ کہ
بزبان مبارک حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین گذشتہ است
مناسب اینغی است دو ہرہ گنت ہونیش کار رینی ناکان بہت سنائی
بس کندے مہن گرہوریں لہد کہناہ خواجہ حکیم سنائی گوید ابیات

چند ازیں دیو بودن مستور
یکدم از غایت پشیمانی *
در رہ دیدہ تو پرودہ تست *
نرسد باطنت بکار خدائے
نیست پوشیدہ شرم دار آخر
زرنہ آتش ز راند و دے
خرقہ کوتاہ دستگاہ دراز *
زہد کے جامہ کبود بود *
نیل بس بایزید بسطامی است

کائے تننت امر دیو را مامور
دیدہ بکشائے در سلمانی
تا بدانی کہ ہر چہ کردہ تست
تا کند ظاہرت بظاہر رائے
اے ہمہ باطنت سوئے ظاہر
آتش در دین نہ دودے
راستی از تو کے پسند و باز
خرقہ کوتہ کنی چہ سود بود *
رنگ پوشیدن از زنا کامی است

یعنی مقصود

بہم

باب ہفتم در بیان لہارت و آداب آں و در بیان ادعیہ
ماثورہ و اوراد مقبولہ کہ منقول است از حضرت با عظمت شیخ شیوخ
العالم فرید الحق والدین و از حضرت سلطان المشائخ نظام الحق الشیخ
والدین قدس المدسما العزیز عرض مے دارد کاتب حروف برائے

میرداں مشغول برانجملہ ادعیہ ماثورہ واورادے کہ مشائخ کبار وجمہور سالکان
طریقت بجائے آورده اندیشتر دراوراد شیوخ العالم شہاب الدین
سہروردی قس السدرۃ العزیز مسطور است فاما مقصود کاتب حروف
آنست کہ ادعیہ ماثورہ واوراد مقبولہ کہ از سلطان المشائخ منقول است
دریں کتاب بنویسد بزرگے خوش گوید بیت مرال بیان تو بایا شکر چہ سود کند
بجائے مہر تو مہر وگر چہ سود کند تا از برکت آں ادعیہ ماثورہ واوراد مقبولہ
کہ بزبان مبارک گذشتہ است زودتر طالب بمطلوب وعاشق بمعشوق برسد
انشاء اللہ تعالیٰ نکتہ در بیان طہارت وآداب آں سلطان المشائخ
قس سترہ مے فرمود کہ طہارت بر چہار مرتبہ است اول آنکہ ظاہر ریا پاک گرداند
از حدث وخبث دوم آنکہ اعضا را از گناہاں پاک گرداند سوم آنکہ دل را از
اخلاق ذمیمہ پاک گرداند چہارم آنکہ ستر را از جز خدائے تعالیٰ پاک گرداند قوله
تعالیٰ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب الم تطہرین ایس آیت
در وصف اصحاب صفہ منزل است کہ اے محمدؐ اندرون مسجد مردانند
کہ خود را از احداث و اخبار و نجاسات پاک دارند خدائے تعالیٰ عزوجل
دوست دارد و پاکاں را و کاتب حروف بخط مبارک حضرت سلطان
المشائخ نوشتہ دیدہ است کہ بوقت طہارت ابتدا از آستین چپ کند
و در نوردن در حلق از آستین راست و متوضی باید کہ نیم گز فراخ باشد و
یک گز دراز و در عمق ہر چند کہ باشد و گلوخ مستعمل جدا نہد طرف نخس
سوے زمین کند و مے فرمود کہ احتیاط و وضو شرط است آنقدر کہ
دل بیارآمد یعنی چند گام شمرده کہ مے گردند و بعضی مے غلطند
ایں بشمار راست نیاید و این معنی بمکان تعلق ندارد و بہ زماں تعلق
دارد یعنی اعتبار آنست کہ آں زماں کہ دل بیارآمد بسندہ کند
و در وضو ہر عضوے کہ بشوید دعالے کہ در حق آں عضو آمدہ است

اول ارشاد

دوم ارشاد کہ خط
مبارک نیز بمنزلہ
ارشاد است ۱۲
۵ فرمود
اوردن ۱۲

بخواند و کاتب حروف بخط مبارک حضرت سلطان المشايخ نوشت و دیده است در
 حدیث است الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ یعنی وضو کلید جنت است و فی الحدیث
 وَضُوءُ الشِّتَاءِ یَعْدِلُ غَرْسَ اسْتِةٍ یعنی وضو در بار بار میکان چهار سال را
 و فی الحدیث لَا یُکُنْ وَضُوءُكَ فِی صَیْفٍ وَنَحَاسٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْقُرُ مِنْ رِجْلِهِمَا
 وایں نیز در قلم آورده است إِنَّ عَمْرَ اسْتَاذَنَ عَلَی رَهِبٍ لَیْلَکَاهُ فَأَعْلَقَ الْبَابَ
 وَابْطَأَ فِی الْأَذَانِ قَالَ الرَّاهِبُ وَجَدْتُ فِی الرَّجُلِ مَنَاقِبَ تَوْضِئًا کَانَ
 فِی أَمَانِ اللَّهِ وَرَأَيْتُ عَلَیْكَ أَثَرَ الشَّيْطَانِ فَخَفَّتْ فَتَوَضَّاءُ وَتَوَضَّاءُ
 أَهْلُ بَيْتِي لَیْکُونَ أَمَنًا مِنْكَ وَفِی رِوَايَةٍ لَمَّا کَانَ الْمَاءُ رَسُولَ
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَوَاسِی نَزِيرٍ دَر قَلَمِ مَبَارَكِ آوَرْدَه کَانَتْ عَاشِشَتُهُ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَغَزَّلَ فَسَمِعَتْ الْأَذَانَ فَوَضَّعَتِ الْمَغْرَلَ وَلَمْ تَدْخُلْ
 مَا مَدَّتْ وَتَوَضَّاءُ فَقِيلَ لَهَا فِی ذَلِكَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ یَعْمَلُهُ الْعَبْدُ بَعْدَ الْأَذَانِ
 فَهُوَ نَصِيبُ الشَّيْطَانِ وَنَزِيرٍ دَر قَلَمِ آوَرْدَه أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَقْرَأَنَّ بِذَلِكَ
 الشِّتَاءِ رَحْمَةً لِلْفُقَرَاءِ لَتَقْرَأَنَّ سَبَاعَ الْوُضُوءِ وَنَزِيرٍ دَر قَلَمِ مَبَارَكِ آوَرْدَه
 مَنْ لَزِمَ أَرْبَعَةَ لَمْ یَفْتَقِرْ هُوَ وَعِيَالُهُ أَبَدًا الْقِيَامُ قَبْلَ
 الصُّبْحِ وَالْوُضُوءُ قَبْلَ الْوَقْتِ وَالِدَّخُولُ فِی الْمَسْجِدِ
 قَبْلَ الْأَذَانِ وَالسُّكُوتُ بَعْدَ الْوُتْرِ وَفِی الْحَدِیثِ
 إِنَّ الْوُضُوءَ شَيْطَانًا یَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْرَافِ فِی صَبِّ
 الْمَاءِ وَهَذَا مَا یَبْتَغِي الْمُرِيدُ ابْتِدَاءً لِمَا حَكَى أَنَّ
 سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيَّ کَانَ یَتَوَضَّاءُ فِی الشِّتَاءِ وَیُعِیدُ
 غَسْلَ الْأَعْضَاءِ فِیَقُولُ الْعَفْوُ فَمِیْعَ هَاتِفًا
 یَقُولُ الْعَفْوُ فِی الْعِلْمِ نَوَی یَوْمًا یَصِلُ
 عَلَى فَضْلَةِ الْفَنِّ قَبْلَ لَهْ یَصِلُ

عَلَى مُصَلَّةٍ الشَّمِ قِيلَ لَهُ اَنْصَلِي عَلَى النَّجَاسَةِ قَالَ هَذَا اِمَّا اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيهِ
 وَنَمِيزَ قَلَمُ مَبَارَكٍ اَوْرَدَهُ قَالَ الشَّيْبَعِيُّ كَمَا ظَهَرَ مِنَ الْاَوَّلِ مَغْسُولٌ مَعَ الْوَجْهِ
 وَمَا هُوَ بِاُطْنَهُ مَغْسُوحٌ مَعَ الرَّاسِ وَنَمِيزَ قَلَمُ مَبَارَكٍ اَوْرَدَهُ كَه بَعْضُهُ رَامَهُوَات
 كَه اَعْضَاءُ وَغُصُورِ اَبْرُو مَالِ خَشَك كَتَرْتَا كَلْتَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ
 رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خُرْقَةً يَنْتَشِفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ وَرُويَ
 كَانَ يَلْعَنُ خُرْقَةً بَيَضَاءَ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ عَنْ مُعَاذٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ وَفِي الْحَدِيثِ
 يَوْمَ يَرْجُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوزَنُ اَعْمَالُهُ فَيُحْتَجَّتْ سَيِّئَاتُهُ عَلَى حَسَنَاتِهِ فَيُؤْتَى
 بِخُرْقَةٍ الَّتِي كَانَ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ وَاعْضَاءَهُ فَيُؤْمَعُ فِي كَفِّهِ حَسَنَاتُهُ فَيُحْتَجَّتْ
 حَسَنَاتُهُ وَلِهَذَا اَلَمْ يُكْرَمْ أَبُو حَنِيفَةَ مَسَحَ الْوُضُوءَ بِالْخُرْقَةِ وَنَمِيزَ بِخَطِّ مَبَارَكٍ
 وَرَقَلَمُ اَوْرَدَهُ چوں وضو ساخت نزدیک سجاده آید اول پا سے چپ بیروں آرد
 برایشانہ نقش نہد بقولہ علیہ السلام اِذَا اَنْتَعَلْتُمْ فَاَنْبُؤْا بِالْيَمَنِ وَاِذَا خَلَعْتُمْ
 فَاَنْبُؤْا بِالْاِيسْرِ انگاہ پا سے راست بر سجاده نہد نقش سو سے قبلہ بیروں آرد
 کوزہ دایرِ چپاں خویش نہد و باید کہ در سجده گاہ نشانے کند تا سجده گاہ پاینگاہ
 نشود و باید کہ ہر دو کنارہ ہا سے سجاده بجانب چپ باشد اگر کسے را بنشانہ بدست
 راست فرزند و بر آستین خود بنشانہ سجاده راستین چپ نہر تا بدست
 راست بیروں کشد بعد تحیت وضو بگردد و دوبرہ رکتے ہی فاتحہ ستہ گان بار
 اخلاص بخواند بعد از سلام صلواتہ گوید و ایں دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نَفْسِيْ
 تَقْوِيْهَا وَزَكَيْهَا اَنْتَ خَيْرٌ مِنْ ذِكْرِهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَنَاصِرُهَا وَمَوْلَاهَا اَنْتَ لِيْ
 كَمَا اَحَبَّ فَاجْعَلْنِيْ لَكَ كَمَا اَحَبَّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سِرِّيْ خَيْرًا مِنْ عَلَوْنِيْ
 وَاجْعَلْ عَلَوْنِيْ صَاحِبَةً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُسْنَ الْاُخْتِيَارِ وَطَيِّبَتَا لَوْعَتِيَارِ
 وَصَدَقَ الْاِفْتِقَارُ وَصَلَّيْتُ الْاُخْيَارِ اَعْمَاحَ مَحَاسِنِ رَاشَانَةٍ كُنْدِ نَخْتِ
 ابرو شانہ کند بقولہ علیہ السلام مَنْ اَمَرَ عَلَى حَاجِبِيْهِ الْمُشْطَ عَوْنِيْ

مِنَ الْوِبَاءِ وَالْحُمَاهِ مَوْتِ لِبِ شَانِهْ كُنْ دَنْقُلْ اِسْتِ مَرْ كِهْ اَلْمُ نَشْرَحْ دَرْ شَانِهْ كَرْ كُنْ
 بَر دَوَامِ بَخْوَانْدُ رُوزِ نَیْ بَر وِ سَے فَرَاخْ بَاشْدِ چُوں شَانِهْ دَرْ شَانِهْ دَاں كُنْ جَانِبِ
 فَرَاخْ تَر بَالَا بَاشْدِ شَانِهْ اَكِهْ پَرِیْشَانِیْ اِسْتِ بَايْدِ كِهْ پُوشِیْدِهْ بَاشْدِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ
 بَر اَمِیْر خِیْسَر وِ دَنْوِشْتِهْ بُوْدِ كِهْ شَانِهْ فَرَسْتَا دِهْ شَرِهْ اِسْتِ وَاں نِشَانِ خِیْر اِسْتِ وِ
 جَاے دِیْكَر دَرْ قَلَمِ اَوْر دِهْ اِسْتِ چُوں اَكِیْنِهْ بَنُكَر وِ بَكُویدِ الْكَلْبُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقْنِیْ وَ اَحْسَنُ
 خَلْقِیْ وَ صُوْرَتِیْ فَ اَحْسَنُ صُوْرَتِیْ اَللّٰهُمَّ فَا لْحَسَنَتْ خَلْقِیْ فَحَسُنْ خَلْقِیْ وَ دَرْ تَحِیْتِ وَضُو
 تَحِیْتِ مَسْجِدِ مَدَاوِستِ نَمَايْدِ كِهْ دَرْ وَاثِرَا تَامَامِ اِسْتِ وَ كَفْتِهْ اَنْدِ تَامَر دِیَا وَضُو اِسْتِ
 بِیْجِ بِلَاے وَ كَفْتِهْ كِرْدَا وَ نَكِرْدَا وِ رِیْآنِ نَكْتِهْ طَهَارَتِ وَ اَدَابِ اَسْ اُنْجِهْ
 اَرْشَادِ وَ نَوْشْتِهْ مُخْطَمِبَارِكِ حَضْرَتِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ اِسْتِ حَارِیْثِ
 بَا بَعْبَارَتِ عَرَبِیْ مَرْ قُومِ اَنْدِ تَرْجَمِهْ اَسْ بَعْبَارَتِ فَارِسیْ بِسَبَبِ كَمْ عَرَضِیْ
 حَاشِیْهِ دَرْ مَتْنِ بَقَلَمِ مَے اَیْدِ تَرْجَمِهْ حَدِیْثِ كِهْ دَرْ ذِیْلِ اَرْشَادِ چَهَارْمِ كِهْ كَاتِبِ
 حُرُوفِ مُخْطَمِبَارِكِ حَضْرَتِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ قَدْ سَلَّمَ سِرِّهِ الْعَزِیْزِ نَوْشْتِهْ دِیْدِهْ اَسْتِ
 مَعَانِیْ حَدِیْثِ كِهْ دَرْ صَدْرِ تَرْجَمِهْ اَسْ بَقَلَمِ نِیَا مَدِهْ اَیْنِسْتِ فِی الْحَدِیْثِ لَا یَكُنْ
 وَضُو اَكِ تَرْجَمِهْ وِ دَرْ حَدِیْثِ دِیْكَر اَمْدِهْ اِسْتِ كُو كِهْ نَبَاشْدِ وَضُوے تَوَاے مَوْنِ
 دَرْ اَوْنَدِ پَیْتِلِ وَ كَانِیْ زِیْرَا چَهْ بَدَرْ سَتِیْ كِهْ فَرِشْتِگَا نِے كِرِیْنْدَا زِ بُوے اِیْنِ هَمِ
 اَوْنَدِ تَرْجَمِهْ اَنْ عَمْرِ بَدَرْ سَتِیْ كِهْ حَضْرَتِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَمْرُضِیْ اَللّٰهُ عَنْهُ اُذُنْ طَلِیْبِ
 بَر رَا هِیْجِهْ تَا مَلَا قَاتِ كُنْدَا وَا لَیْسْ اَسْ رَا هِبْ بَنْدِ كِرْدَا وَا زِهْ رَا وِ دَرْ نَكِ كِرْدَا وَا ذَنْ
 وَا دَنْ وَ كَفْتِهْ اَسْ رَا هِبْ یَا فْتِهْ اَمِ دَرْ اَنْجِیْلِ كَسِیْ كِهْ وَضُو كُنْدَا بَاشْدِ دَرَا مَانِ خُدا
 دِیْدِمُ وِرْ تَوَاثِرِ شَیْطَانِ پَسِ پَرِیْسِیْمِ پَسِ وَضُو كِرْدَمُ وَ وَضُو كِرْدَا اِلْ خَانِهْ مَنِ
 تَا بَاشْدَا اَمَالِ اَزْ تَوَوْرَا یْتِ دِیْكَر اَمْدِهْ اِسْتِ كِهْ بُوْدَا اَسْ كَزَنْدِهْ رَسُوْلِ خُدا
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نَهْ عَمْرِ تَرْجَمِهْ كَانَتْ عَا یِشْتِهْ بُوْدَا عَا یِشْتِهْ رَضِیْ اللّٰهُ عَنْهَا كِرِیْمَا
 مِیْرِ سَیْدِ پَسِ شَنِیْدَا اَزَاں پَسِ نَبَہَا دَابْتِهْ رِیْسِیْدِنْ رَا وْنَهْ دَاخِلِ كِرْدَا رَا رَا
 كِهْ بَر اَوْر دِهْ بُوْدَا وَضُو كِرْدِیْسِ كَفْتِهْ شَدْ مَرَاں عَا یِشْتِهْ رَا عَا یِشْتِهْ كَفْتِهْ كِهْ رَسُوْلِ خُدا

ترجمہ ہمارے
 کتاب مشفق
 حضرت امیر المؤمنین
 علی رضی اللہ عنہ
 راہد علم

گفتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عملی کہ کند بندہ آں عمل را در میان اذناں پس در آں
 عمل بہرہ شیطانی باشد ترجمہ آن الملائکہ بدستی کہ فرشتگان ہر آئینہ خوش
 مے شوند بر رفتن سر ما از بہت رحم کردن مرفقہ را تا آسان شود ایشان را تا نہ
 کردن وضو برائے ہر نماز ترجمہ من لازم کیکہ لازم گیر و ہر چیز ہر گز محتاج نشو
 او و توابعان او ہمیشہ اول بر خیز و پیش از طبع دوم وضو کند پیش از وقت سیوم
 و مسی در آمد پیش از اذناں چہارم خاموش بودن اختیار کند بعد از ادائے
 و ترجمہ آن للوضوء و در حدیث دیگر آمدہ است کہ برائے وضو شیطانی است
 کہ میخواند صاحب وضو را بسوئے اسراف در بختن آب و این چیزے است
 کہ گرفتارے شود و مرید را بتدائے حال چنانچہ حکایت کردہ شدہ است
 بدستی کہ سلیمان دارانی بودہ است وضوے کرد و سر ما باز عادہ میکرد
 و شستن اعضا را پس مے گفت آمرزش میخوانم پس شنید گویندہ را کہ مے
 گوید آمرزش در علم است روزے میخواست آن سلیمان دارانی کہ نماز گذارد بر
 پس خوردہ گو سپین گفتہ شدہ او را یا نماز مے گذاری بر چیزے ناپاک گفت این از
 جنس چیز نیست کہ اختلاف کردہ اند علماء در ترجمہ قالت عائشہ گفت عائشہ
 رضی اللہ عنہا ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پرچہ کہ میکشید بآں پرچہ آب اعضا وضو بعد
 از وضو کردن و روایت گفتہ شدہ است یسنے مے مالید بآں پرچہ وجہ خود را و روایت
 کردہ شدہ است از معاذ این کہ مے گوید دیدم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وقتی کہ وضو میکرد مے مالید وجہ روئے خود را بکنارہ پرچہ خود در حدیث دیگر
 آمدہ است و آوردہ مے شود مردے روز قیامت پس وزن کردہ میشود
 علمہائے او پس غالب میشود بدیہائے او بر نیکی ہاں پس آوردہ پرچہ کہ مالیدہ است
 بآں پرچہ روئے خود و اعضائے وضوے خود پس نہادہ مے شود آں پرچہ پلکہ
 نیکی ہاں او پس غالب مے آید و بسیار مے شود نیکی ہاں او بر بدیہاں او
 برائے ہمیں مکر وہ نداشتہ امام اعظم چیدن آب از اعضائے وضو پرچہ ترجمہ

قال الشیخ گفت شیعی پس چیزے کہ ظاہر گوش است شستہ شدہ است بارک
و چیزے کہ باطن گوش است مسح کردہ شدہ است با سر ترجمہ لقولہ علیہ السلام
و قتیکہ پوشیدہ شماغین را پس شروع بکنید از پائے راست و قتیکہ برآرید
شما از پائے نعلین را پس شروع بکنید از پائے چپ ترجمہ اللهم ات نفسي
اے بار خدا یا بدہ نفس مرا پرہیزگاری و پاک گرداں آں نفس را تو بہترین
پاک کنندگانے تو متصرف ہستی بر آں نفس و تو یاری دہندہ مراں نفس را
و تو خواہی داند آں نفسی و تو مرا دوست تر ہستی پس بگرداں تو مرا برائے ذات
یاک خود چنانچہ دوست میداری تو اے بار خدا یا بگرداں تو باطن مرا بہتر از ظاہر
و بگرداں تو ظاہر مرا نیکو اے بار خدا یا تو روزی کن مرا خوبی و نیکو آگاہی
خود و درستی پند گرفتن و راستی احتیاج و رجوع بسوئے تو و روزی کن مرا از
نیکیاں ترجمہ الحمد للہ الذی جمیع سپاس و ستایش مر خداے را رسد کہ پیدا کرد
پس نیکو ساخت اعضائے مرا و تصور کرد مرا پس خوشما و زیبا گردانید صوت
مرا اے بار خدا یا چنانچہ نیکو خلقت مرا نیکو گرداں خلق مرا و از انس صحابی
منقول است کہ چون رسول علیہ السلام در مدینہ آمد من ہشت سالہ بودم فرمود
کہ اے پسر اگر توانی پیوستہ با آبدست باشی زیرا کہ ہر کہ را شیر اجل و عقاب
مرگ بچنگل برگیرد و او با آبدست باشد خلعت شہادت مرا وارد ہند کہ اَلْوَضُوءُ
سَمٌّ مِنْ اَسَمِ اِذَا اللّٰهُ تَعَالٰی ترجمہ آبدست را زیست از رازماے خداے برتر
و گفتہ اند بیشترے عذاب گور کسے باشد کہ در وضو احتیاط نکند و اگر سنتے از سنت
بجا آرند چنانکہ دور کردن ناخن و موے سر و جزاں باید کہ با وضو باشد زیرا
کہ خداے قیامت ایشان حساب طلبند کہ ما را از سر بلیدی دور کردی و نیز در
قلم مبارک آورده کہ شیخ روز چار شنبہ در حمام رفتے وَحَلَقَ فِیْہِ الشَّعْرَ مَرْتَبًا
شیدے در آں حمام موے سر را در وقت خلق بگوید اللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کُلَّ
شِغْرَةٍ طَهَّارَتٍ فِی السُّنْبِ وَ نَوْرًا سَاطِعًا یُّنِیْ مَر القِیَامَةِ

ترجمہ بارخدا یا بہ بخش مراد مقابلہ ہر موئے پا کے در دنیا و نورے درخشاں
در آخرت روز چشنید ناخن چسند و ہر کہ وقت ناخن و موئے لب ستارن بگوید
بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِمِجِّ بِيَارِي بِتِلَاثٍ وَدَسْتِ دَرِ مَوْسَى بِفِئْلِ
نَتَقِ اسْتِ وَاكَرْ حَلَقْ كَنْدِ رَوَا بِاشْدِ حَلَقْ اَلشَّافِعِيَّ وَقَالَ اِنِّي اَعْلَمُ اَنَّ السُّنَّةَ
اَلنَّصْفُ اَلْاَوَّلِيَّ لَا اُطِيفُ عَلَى الْوُجَعِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخْطُو الشَّوَارِبَ وَاحْفَظُوا الْحَيَّ
وَأَتَّقُوا الشَّعْرَ الَّذِي فِي الْاُتُونِ ترجمہ گفتہ است شافعی بدستی کہ من میدانم
ایں مسنون موسے بینی برکندن مگر آنکہ من قدرت و طاقت و برداشت بر درو
آن ندارم گفت پیغمبر علیہ السلام سبک بکنید بروت را و دراز بکنید ریش را
و دراز بگذارید و برکنید موسے ہا را کہ در بینی باشد و نیز در قلم مبارک آورده قال
عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَمْ اَلْبَيْتُ يَدُ خُلْدِ الْمُسْلِمِ الْحَمَامِ اِذَا دَخَلَ بِسَاءَلِ الْخَيْرِ وَاسْتَعَا
مِنَ النَّارِ ترجمہ گفت پیغمبر علیہ السلام نیکو خانہ است حمام کہ داخل شود و در آن
و بخوابد مسلمان در آن حمام و قتیکہ داخل شود و سوال کند خیر را و پناہ طلب از آتش
و دوزخ و در وقت درآمدن بگوید اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ
قال علیه السلام اما احنا نار حنتم علی امتی مثل حمی الحمام قال الحسن لا یصلح
دخول الحمام الا بازارین ازار علی المین و ازار علی العین ترجمہ اے بارخدا یا
بدستی کہ من میخواهم از تو بہشت را و پناہ مجموعیم از آتش و دوزخ گفت پیغمبر علیہ
السلام بدستی کہ نیست گرمی آتش و دوزخ بر امت من مگر باند گرمی حمام
گفت حسن خوب نیست داخل شدن در حمام مگر بد و پائے جامہ یک پایجا
بر میاں و یک پایجامہ بر سر استعمال الاجتہاد یورث البیہ ترجمہ پائے
بہ خشت پختہ نمال کہ استعمال خشت پختہ میرساند برص را و نزدیک محققان
طہارت اعضا آنست کہ جوارح را از اخلاق ذمیمہ پاک کند و طہارت عمل آنکہ
از ریاء و سمعہ باخلاص محض کوشد و نیز بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ
نوشته دیدم الحجامۃ علی الریق فیہا شفاء و برکت و یزید فی العقل و فی الحفظ

فمن اجتمع في يوم الخميس والاحد وكل ذلك يوم الاثنين والثلاثاء فانه اليوم الذي
 كشف الله عن ايوب البلاء واصابه يوم الاربعاء ليلة الاربعاء ولا يبد
 و ايا احد من الجن ام والبرص الذي يوم الاربعاء وليلة الاربعاء ذلك اي
 عليك بهما ترجمه خوں گرفتار بشا خفاقیل از چہرے خوردن یعنی نہار
 وریں شفاست و برکت و زیادہ میکند درد انگی و در حلقہ پس کہ خون
 بر آرد پس برائے آں پنجشنبہ و یکشنبہ است و چہین است روز و شنبہ
 و شنبہ زیرا کہ بدستی کہ روز سہ شنبہ روزے است کہ دور کردہ حق تعالی
 از حضرت ایوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بلار اور سیدہ است
 آں بلا اور در روز چہار شنبہ و ظاہر نشدہ است پیچکے از بیماری و سپیدی
 بدن چکیدن گوشت اعضا مگر در روز چہار شنبہ و شب چہار شنبہ اے لازم
 بگیہ پر سہاراں روز و شب نکتہ در بیان اور در روز سلطان المشایخ قدس
 سرہ فرمود وقت صبح این سہ آیت سہ بار بخواند برائے محبت حق تعالی
 فسبحان الله حين تمشون وحين تصبحون وله الحمد في السموات والارض
 وحشياء وحين تظهرون يخجل احبي من الميث ويخرج الميث من الحي ويحي
 الارض بعد موتها وكل لك تخرجون ترجمہ پس بپا کی یاد کنید حقیقتاً
 بپا کی یاد کردنی وقت شام و وقت صبح و مرا و اسے دستایش آسمانیاں
 و زمینیاں و بپا کی یاد کنید خدا تعالی را وقت عشا و وقت ظہرے بر آرد
 خدا زندہ را از مردہ دے بر آرد مردہ را از زندہ و زندہ میکند خدا تعالی
 زمین را بعد مردن شدن آں زمیں یعنی خدا تعالی مسلماناں را از کافراں
 و نیک بختاں را از بد بختاں و صالحاں را از فاسقاں و چہینیں دے بر آرد
 خواہد شد شما بعد از خواندن این سہ آیت کہ لقلم رفت دو رکعت سنت
 نماز باید بگذارد و در رکعت اول الم تشرح و در رکعت دوم الم ترکیف بخواند
 سلطان المشایخ قدس سرہ العزیز فرمود بدیں دفعہ یواسیر ہمیشہ

وے فرمود میان سنت نماز با دعا و فریضہ چهل و یکبار الحمد متصل بمیم الرحیم و لام
 الحکم یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لرب العالمین انخ بہر مجھے کہ خواند بفضل حق
 تعالیٰ اس مہم برآید بعد نماز با دعا و جماعت بگذار دو نو و نہ نام بحضور تمام و ادعیہ
 ما شورہ کہ آمدہ است بخواند وے فرمود بعد از نماز با دعا و ہفتاد بار یا و تائب بگوید
 اموری بی او مہم گرد وے فرمود از خواجگان ما نقلست کہ ایں دعا بعد
 از نماز با دعا بخواند اللہم زد نورا و زد سرورنا و زد حضورنا و زد معرفتنا
 و زد طاعتنا و زد نعمتنا و زد محبتنا و زد عشقنا و زد شوقنا و زد ذوقنا
 و زد حولنا و زد قوتنا و زد قبولنا و زد انسنا و زد علمنا و زد حلمنا بوجہتک
 یا ارحم الراحمین و ایں وقت را غنیمت دار و تا طلوع آفتاب چنانکہ بعد از نماز
 دیگر تا غروب ترجمہ و عایا یا بار خدایا زیادہ کن نور مرا و زیادہ کن خوشی مرا و زیادہ
 کن حضور مرا و زیادہ کن معرفت مرا و زیادہ کن طاعت مرا و زیادہ کن نعمت
 مرا و زیادہ کن محبت مرا و زیادہ کن عشق مرا و زیادہ کن شوق مرا و زیادہ کن
 ذوق مرا و زیادہ کن بازگشت من از معصیت و زیادہ کن قوت من بر طاعت
 و زیادہ کن دبستگی من با خود و زیادہ کن علم مرا و زیادہ کن حلم مرا بواسطہ مہربانی
 و بخشایش خود اے مہربان ترین مہربانان و بخشاینده ترین بخشاینده گان و
 حضرت سلطان المشائخ نے فرمود ہر کہ ایں دو وقت را غنیمت دارد ہر چہ
 در میان ایں دو وقت رفتہ باشد از و در گذراند حکم او کا الطہر المتخلل بین
 الدینین باشد ترجمہ مانند پاکی کہ در میان دونایاکی است ایں در حق عوام
 است اما خواص را باید کہ شب و روز را غنیمت دانند و وقت خود را مہم
 داشتن عادت سازند کہ خاصہ فقیر است کہ الفقرا بن الوقت بزرگے
 خوش گوید بہت بر دست فقیر نیست نقدے جز وقت ۴ آں نیز کہ از دست
 رود و اے برو ۴ بعدہ سبعات عشر بخواند بعد از سبعات
 عشر شش بار بگوید توفی مسلماً و الحقنی بالصالحین وے فرمود

کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والیدین قدس سرہ العزیز مراد خواب فرمود بعد
 مبعات عشر شش بار توفتی توفتی مسلماً والحقنی بالصالحین واز خدمت سید
 السادات سید حسین رحمۃ اللہ علیہ نقلست کہ مے فرمود من از حضرت سلطان
 المشایخ شنیدہ ام بعد مبعات عشر شش بار اللہم اھدنی برفعک باید
 گفت چوں ایں فائدہ یکے از یاران اعلیٰ از سلطان المشایخ پرسید و از
 سید حسین مرحوم روایت کرد سلطان المشایخ فرمود آری مرا پیغمبر صلی
 علیہ وآلہ وسلم در خواب فرمودہ است بعد از مبعات عشر شش بار اللہم اھدنی
 برفعک بگو مے فرمود کہ ابراہیم تیمی یکے از اصلاں بود او در فناء کعبہ
 مہتر خضر علیہ السلام را دریافت از وی بخشے طلبید مہتر خضر علیہ السلام
 مبعات عشر پیا موخت و گفت من از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت مے کنم فرمود مے مبعات عشر پیوستہ خواندے آں مرد در راہ
 میرفت طایفہ راہ زنان برخاستند تا او را ہلاک کنند دریں میاں وہ سوار پیدا
 شد نہ ہر ذہ سربہ نہ بودند آں مرد ایشان را پرسید کہ شما کیا نید گفتن مبعات
 عشر آں دہ دعا کہ ہر روز مے خوانی ہفتگان بار ایں مرد گفت سربہ نہ چرا
 اید گفت نہ بر سر دعا بسم اللہ الرحمن الرحیم نے گوی دریں محل از
 سلطان المشایخ سوال کردند کہ تسمیہ کجا گویند فرمود بر سر سورہ چوں
 وقت اشراق رسیدے آفتاب یک نیمہ بالا یاد و بر آید نماز اشراق
 بگذارد سلطان المشایخ مے فرمود دو رکعت شکر اللہ در رکعت اول بعد از
 فاتحہ آیت الکرسی تا آنجا کہ وہم فیہا خالدون و در رکعت دوم آمین
 الرسول تا آخر و آیت اللہ فی السموات والارض تا آنجا کہ واللہ بکل
 شئی علیم بعد از آں دو رکعت استفاذہ در رکعت اول بعد فاتحہ قل
 اعوذ برب الفلق و در رکعت دوم بعد فاتحہ قل اعوذ برب الناس بعد
 از آں دو رکعت استجارہ در رکعت اول بعد فاتحہ قل یا ایہا الکافرون

دور رکعت دوم بعد فاتحہ اخلاص متعاقب اس دو کا ہوا دعیہ کہ آمدہ است
 بخواند بعد ازاں راوی اس نماز فرمود دور رکعت دیگر است خواہم گفت اس
 سخن بر زبان مبارک راند و چشم چڑا ب کرد و گفت آں روز کہ شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز نماز اشراق فرمود ہمیں شش رکعت
 فرمود گفت آں دور رکعت دیگر خواہم فرمود فاتحہ را و شیخ شیوخ العالم
 شہاب الدین سہروردی قدس سرہ مے نویسہ کہ آں دور رکعت
 دیگر استحباب گویند دور رکعت اول بعد فاتحہ سورہ واقعہ و دور رکعت دوم
 سبج اسم بخواند بعدہ نماز تسبیح مشغول شو و بعد از نماز تسبیح در ہر رکعت یکبار
 ایں دعا بخواند سبحان اللہ ملأ المیزان و منتهی العلم و مبلغ الرضا و زنة
 العرش ترجمہ پاکے خاص خدا تعالیٰ راست مقدار پرمی پلہ ترا و مقدار
 انتہائے علم او تعالیٰ و مقدار رضاے او از بند گمان و مقدار وزن عرش
 و نیز مے فرمود کہ صلوات الصلوات ہیچو نماز تسبیح است و بجائے تسبیح صلوات
 گوید و ایں دور رکعت است خواہ در شب بگذارد و خواہ در روز اما بعد از اشراق
 دریں نماز اثر بسیار است بہر جہے کہ بگذارد آں ہم برآید و مے فرمود ایں
 نماز در سہ جمعہ بعد از اشراق برائے ہر جہے کہ بگذارد برآید و مے فرمود و
 رکعت شکر روز بگذارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ ہیچ بار قل ہو اللہ احد بخواند
 بعد فرمود ہر روز بوقت طلوع آفتاب فرشتہ بالاے بام کعبہ برآید و ندا کند
 اے مسلماناں و اے امتان محمد صلعم شمار خداے تعالیٰ روزے
 بخشیدنو و شمار روزے در پیش است و آں روز قیامت است برائے
 آں روز دریں روز کارے بکنید و دور رکعت نماز بگذارد و در ہر رکعت
 بعد فاتحہ ہیچ بار قل ہو اللہ احد بخواند باز چوں شب درآید ہماں فرشتہ بالا
 بام خانہ کعبہ برآید و ندا کند کہ اے مسلماناں و اے امتان محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم شمار خدا تعالیٰ شبے بخشیدنو و شمار شبے در پیش است و آں

شب گوارست برائے آں شب دریں شب کارے بکنید و رکعت نماز
 بگذارید در ہر رکعت بعد فاتحہ پنج بار قل ما ایہا الکافرون بخوانید بعدہ فرمود
 شیخ جمال الدین حدیثی روایت میگرد لفظ او یاد نمازہ است فاما معنی
 ایں فرمود اگر تو اند بعد از اشراق صد رکعت نماز کن بعد فاتحہ یکبار اخلص
 بخواند و یا مشغول بہ ورد و یا بذکر و یا بمراقبہ تا عبادت متصل افتد بعدہ چوں
 وقت چاشت در آید دو اذہ رکعت نماز بگذار و اقل او چہار رکعت است
 حضرت سلطان المشایخ مے فرمود در چہار گانے اول چہار آتا بخواند انا
 فتحنا انما ارسلنا انا انزلنا انا اعطینا و در ہر رکعت یکاں سورہ فضل بسیار است
 و نیز مے فرمود چہار سورہ والشمس واللیل و الضحی الم نشرح در چہار گانے میاں
 یکاں سورہ بخواند و نیز مے فرمود چہار قل یکاں سورہ در چہار گانے آخر نماز چاشت
 بخواند و مے فرمود بعد نماز چاشت دو رکعت برائے صحت النفس بگذار
 در رکعت اول بعد فاتحہ ایتہ الکرسی و اشمس یکاں بار و اخلص پنج بار و در
 دوم امن الرسول و الضحی یکاں بار و اخلص پنج بار بعد فراغ گوید اللهم
 انی اسالک العفو والعافیۃ والمعافات فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ یا
 بار خدا یا بدرستی کہ من میخواہم از تو آمرزش و ایمن بودن از سرخ و بلا و ایمنی
 از عذاب حق ایمنی در دنیا و عاقبت و مے فرمود ہر کہ چاشت بگذار
 و غم چاشت از و خاست یعنی ہر کہ نماز چاشت بگذار و حق جل و علی اسباب
 معاش او ہیا دارد و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ
 ام اصل الضحی اذا بزغت الشمس قال لا حتی یہتم لسواہ الارض اسمہ
 والشمس فی اول النہار قبل ان یغلب ضوءہا مصفرۃ النیر لتقاصر شعاعہا
 عھا ترجمہ بگذار نماز چاشت را وقتے کہ بر آید آفتاب گفت مسئل عنہ
 کہ نے بگذار و وقتے کہ پر آگندہ شود روشنی آں در تمام زمین نام آں شمس است
 و اول روز پیش ازین کہ غالب شود روشنی آں بر زردی از براے کمی

روشنی آں چوں وقت فی الزوال در آید یعنی سایہ بگردد چہار رکعت فی الزوال بگذا
 و در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص پنجہ بار یا وہ بار یا سہ بار بخواند و ایں وقت را
 غنیمت شمر و نصف اللیل داند بورد و تلاوت مشغول باشد و مے فرمود و سنت
 نماز پیشین پتہار قل بخواند و بعد از فریضہ در دو رکعت سنت اول آیت الکرسی
 و در دوم آسن الرسول بخواند و مے فرمود بعد از ادائے نماز پیشین دہ رکعت
 صلوٰۃ الخضر بگذاورد و آں دہ رکعت دہ سورہ آخر قرآن بخواند و ہر کہ ایں
 نماز بگذاورد باہتر خضر ملاقات شود چوں وقت نماز دیگر در آید مے فرمود و سنت
 نماز دیگر دہ بار سورہ والعصر بخواند اول رکعت چہار بار و در دوم سہ بار و در سوم
 دو بار و در چہارم یک بار و مے فرمود و السماء ذات البروج برائے دفع دنبل نارد
 در سنت نماز دیگر بخواند و بروایتی از سلطان المشایخ در سنت نماز دیگر
 اذ از زلزلۃ الارض با سہ سورہ دیگر متصل امیر حسن شاعر سوال کرد بندہ برائے
 دفع دنبل و نارد و در رکعت اول سورہ بروج مے خواند بعد از اں سورہ اذا
 زلزلت الارض فرمود کہ نیکو است و مے فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق
 والدین قدس السمرہ الغریز مراد خواب فرمود کہ بعد از نماز دیگر سورہ بنا
 چند بار میخوانی گفتیم یکبار بعدہ فرمود کہ پنجبار بخوان گفتیم دریں بشارت
 مقصود مے خواہد بود بعدہ و تفسیر دیدم کہ بعد از نماز دیگر پنجبار سورہ بنا بخواند
 او اسیر محبت حق شود و شعی لیبیر اللہ ت نام نہادہ شود اسیر محبت حق
 دانستم کہ مقصود شیخ ایں بود و مے فرمود ہر کہ بعد از نماز دیگر سورہ والنار
 بخواند خداے عزوجل او را در گور نگذارد مگر مقدار یک وقت نماز بریں
 سخن چشم پرآب کرد و فرمود آنکہ کسے در گور نماز چگونہ باشد آچنان باشد
 کہ چوں روح بکمال رسد قلب را جذب کند و چوں قلب بکمال رسد قالب
 را جذب کند بعدہ سبعات عشر بخواند ہم بر صفتی کہ بعد از نماز با مداد
 خواند و مے فرمود ہر کہ بعد از نماز دیگر تا غروب بدیں سہ اسم

مشغول شود بہر نہی کہ بخواند حق جل و علی بے شک آں ہم بکفایت رساند
و این سہ اسم را ایلیا گویند و آں اینست یا اللہ یا رحمن یا رحیم چون وقت
نماز شام در آید مے فرمود در سنت نماز شام در رکعت اول قل یا ایہا
الکافرون در دوم اخلاص و بروایتی از حضرت سلطان المشائخ
در اول رکعت ف سبحان اللہ حین تمسکون تا آخر در دوم سبحان ربک رب
العزۃ تا آخر سورۃ بخواند بعدہ بیست رکعت او این بگذارد بتفصیل کہ آمدہ است
و سر بسجده برو سہ بار بگوید اللہم ارزقنی توبہ لوجب محبتک فی قلبی
یا محب التوابعین ت اے بار خدا سے توبہ دم دین و ایمان خود را بہ
بخش و روزی کن مرا توبہ کہ لازم کن محبت تو در دل من اے دوست داور
توبہ راست و درست کنندگاں و مے فرمود کہ شش رکعت بین العشاءین
مے باید گذارد و بعض اہل ارادت را این شش رکعت فرمودہ است
و مے فرمود در رکعت نماز است بہت نگاہداشت ایماں
بعد اداے صلاۃ مغرب در رکعت اولی بعد فاتحہ اخلاص
ہشت بار و قل اعوذ برب الفلق یک بار و در رکعت دوم اخلاص
ہفت بار و قل اعوذ برب الناس یکبار بعدہ سر بسجده نہد
سہ بار بگوید یا حی یا قیوم ثبیتی علی الایمان انگاہ برکت این نماز را
حکایت فرمود کہ شنودم از خواجہ احمد نبہ شیخ معین الدین
سنجری قدس سرہ و این خواجہ احمد اعظم صالح بودا و گفت مرا
رفیقہ بود شکر پیوستہ این دو رکعت نماز بگذاردے تا وقت بیگاہ ترے در حدود
اجمیر بودیم نماز شام در رسید انجا خوف دزدان نمود اگر دید حالے تا بخیل سنت گذاریم
و جانب شہر کہیم آں یا با آنکہ تشویش دزدان و خوفے انجناں بود البتہ دو رکعت نماز
نگاہداشت ایماں بگذارد الغرض چن وقت نقل آں جواں شد و اخیر شد برائے نفس حال او خیر
شد و بر عرق و انجناں رفت کہ مے باید بخود فرمود کہ خواجہ احمد حکایت نقل آں جماع بریں لفظ

اگر مریض یا پیش کرے قضا بر ندن گواہی دہم کہ باایمان رفت بعد ازاں فرمود کہ
 دو رکعت نماز دیگر ہم ہست بعد صلوٰۃ المغرب پیدیں نہج کہ مرایا رہے بود ہر
 اور مولانا تقی الدین گفتندے مردے صالح و دانشمند و پیوستہ بعد صلوٰۃ
 المغرب دو رکعت نماز بگذاردے در رکعت اول بعد فاتحہ و السماوات
 البروج و در دوم و الطارق بخواندے چوں او نقل کرد سلطان المشایخ
 فرمود کہ من اوراد خواب دیدم پر سیدم خداے تعالیٰ باتو چہ کرد گفت چوں
 کار من تمام شد فرمان آمد کہ ما این را بدیں دو رکعت نماز بخشیدیم یکے از حاضر
 گفت کہ این را صلوٰۃ النور گویند فرمود خیر این را صلوٰۃ البروج گویند و این
 دو رکعت کہ در ہر دو ایت ہا بعد اسے سورۃ النعام بخوانند در رکعت اول
 ختم بریتہ زون و در رکعت دوم ہم ختم بریتہ زون آن صلوٰۃ النور گویند
 عرض میدار کتاب حروف بر آنجملہ کہ این دو رکعت نماز صلوٰۃ البروج و دو
 رکعت صلوٰۃ النور داخل بیست رکعت اوابین است و مے فرمود کہ بعد
 صلوٰۃ البروج این دعا بخواند اللہم انی استودعک ایمانی و دینی فاحفظہما
 العرض احیاء بین العشائین سنت موکدہ است و بیشترے مشایخ این وقت
 را غنیمت و معمور داشتہ اند و اگر کسے نتواند جمع کردن میان صوم و معمور داشتن
 بین العشائین او را و لیتر آنکہ افطار کند و آن وقت را معمور دارد زیرا
 چہ گفتہ اند صبح صادق و صبح عاشقان صبح صادق است اما صبح عاشقان نماز شام است و چوں وقت نماز خفتن در آید چہار رکعت
 سنت بگذارد و مے فرمود در رکعت اول بعد فاتحہ ایتہ الکرسی تا خالدون
 و در دوم امن الرسول تا آخر سورۃ و در سوم شہادتہ و در چہارم قل للہم
 مالک الملک بخواند و بعد از نماز خفتن سنت چہار گانی افضل است و در آن
 نیز ہمال قرات است کہ در سنت چہارگانے اول است و مے فرمود کہ
 چہار رکعت صلوٰۃ السعادت بگذارد در رکعت اول بعد فاتحہ وہ بار اخلاص

و در دوم بیت بار و در سیوم سی بار و در چہارم چہل بار بخواند و مے فرمود بعد
 از نماز خفتن در رکعت نماز برائے روشنائی چشم بگذارد و در ہر رکعتے بعد فاتحہ
 پنجبار سورہ انا اعطینا بخواند و بعد از نماز سہ بار بگوید اللہم تعنی بسمعی و بصری
 واجعہا الوارث منی یعنی از حضرت سلطان المشایخ روایت مے کنند کہ این
 نماز بعد از شام بگذارد و ہر بار کہ دعا بخواند برزائگشت بدید چشم فرو دارد و بعد
 فرمود از برکت این نماز دعا کتابہا بخط باریک بوقت نماز خفتن مطالعہ کنم
 و نیز مے فرمود برائے روشنائی چشم دفع لاله الاھو الھی القیوم بگوید برتر
 انگشتاں بدید و چشمہا بآلہ باز بگوید اللہ لاله الاھو الھی القیوم بچنان
 کند و باز بگوید وغنت الوجہ للھی القیوم باز بچنان کند بر چشم مال و نیز فرمود
 کہ یحیی و حمد عسق سہ بار بگوید ہر حرف است ہر حرف مے گوید و عقیدہ
 بعدہ بر چشم فرو آرد صحت کلی یابد و مے فرمود بعدہ چہار رکعت صلوٰۃ الثانیین
 بگذارد و برائے اہم المہات و صدگان بار در رکعت اول بعد فاتحہ یا اللہ
 و در دوم یا رحمن و در سیوم یا رحیم و در چہارم یا ود و بخواند و مے فرمود صلوٰۃ
 القربت بگذارد و در ہر رکعتے بعد فاتحہ ہفتاد بار اخلاص بخواند بعد فراغ ہفتاد
 بار استغفر اللہ بگوید و این دعا بخواند اللہم ارزقنی عمل الذی یقر بنی الیک
 و مے فرمود کہ شیخ قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ ہر شب ہزار بار درو
 گفتے پرسیدند کہ دروچہ بود این درود میگفت اللہم صلی علی محمد عبدک
 و نبیک و حبیبک و رسولک النبی الامی و علی آلہ بعدہ فرمود شن سہیں
 درو و اختیار کردم و بخط مبارک سلطان المشایخ این درو و نوشتہ دیدہ
 ام اللہم صلی علی محمد عد الدی و الثری و الوری البری التراب علی
 وجہ الارض و الثری تحت البری و روایت مے کنند ہر شب بعد العشاء
 سلطان المشایخ ہزار بار درو و گفتے و ہزار بار اخلاص و ہر روز جواب التقرآن
 کہ امام غزالی کشیدہ است مقدار دویسم سیارہ و حرز یمانی و حرز کافی بخواند

وے فرمود بعد از نماز بامداد سورہ لیلین و بعد از ظہر انا ارسلنا و بعد العصر انا نقمنا و
 بعد المغرب سورہ واقعہ و بعد العشاء سورہ الملک بخواند وے فرمود بعد ہر فرضے
 اے دعا بخوان اللھم لك الحمد لا الہ الا انت رب خلقتنی ولم اكن شیئاً و رزقنی
 ولم املك شیئاً و علمتنی ولم اعلم شیئاً رب انی ظلمت نفسی و ارتکبت المعاصی
 و انا مقصر بذل بولی فان غفرتنی فلا یتقص من الملک شیئ و ان عدبتنی لا
 یزید فی سلطانک شیئ تجب من تعذب غیری و لا اجل من یرحمنی غیرک
 فبغضتک و جلالک ان تغفر لی و تتوب علیّ انک انت التواب الرحیم
 و صل علی خیر خلقک محمد و آلہ اجمعین و بروایت آمدہ است ہر کہ بدیں دعا
 سوا طبت کن ختم کار او بر سعادت باشد وے فرمود ہر کہ بعد ہر فرضے آیت
 الکرسی متصل بخواند حق تعالیٰ جان او بے واسطہ ملک الموت قبض کند و
 ے فرمود ہر کہ بعد ہر فرضے بخیار قل اللھم مالک الملک تابعیہ حساب بخواند حق
 جل و علیٰ دین ایں بندہ راقضا کند چوں وقت تہجد و رکید نماز تہجد بگذارد و در
 اخیائے نوید کہ تہجد سنت مؤکدہ است و آل دو آزدہ رکعت است بسمہ سلام
 سلطان المشایخ ے فرمود تہجد انہ سجود است و سجود اندک خفتن است التہجد
 رنح الہود است یعنی چوں خواب بگیہ و تکلف خود را بنماز گذاردن بیدار دارد
 وے فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ در دوازده رکعت
 نماز تہجد قرات بر پنجملہ فرمودے در رکعت اول بعد فاتحہ آیت الکرسی و اخلاص
 سہ بار در دوم آمن الرسول و اخلاص سہ بار و در او را شیخ شیوخ العالم شہاب الدین
 سہروردی در ہر دو رکعت آیت الکرسی است فاما سلطان المشایخ فرمود
 کہ مرا شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین فرمودہ است کہ در دوم رکعت امن الرسول
 بخوان کہ من ہم بنحو انم و در بیداری شب اختلاف است بعضی مشایخ اول شب
 بیدار بودہ اند و نصف آخرین و خواب شدہ اند براسے دفع ملال تا خواب مزاحم
 اوقات وارد نشود و بعضی مشایخ اول شب خواب کردہ اند چوں نصف شب

نے فرمود کہ شیخ سیف الدین ماجری رحمۃ اللہ علیہ چوں یک شنبہ شب
 گذشتے بیدار شدے امام و مؤذن حاضر ہوئے نماز خفتن بگذاردے بعدہ
 نختے تا صبح بیدار بودے و طریقہ مستحسنہ شیخ قطب الدین منور خلیفہ سلطان
 المشایخ در بیداری شب ہمیں بود و بعضے از سلف ہمہ شب بیدار بودہ اند تا
 چہل کس از تابعین بوضوے نماز خفتن نماز با مداوہ گذاردہ اند چنانکہ امام اعظم
 ابو حنیفہ و سعید مشیب و فضیل عیاض رضی اللہ عنہم سلطان المشایخ
 نے فرمود در سجدے کہ ایں بزرگان مشغول نے شدند تمامی شب بیدار نے
 بودند چوں وقت آمدن مؤذن شدے خود را خفتہ می ساختند و بخط مبارک
 سلطان المشایخ قدس سرہ نوشتہ دیدہ ام قال لا یبکی متی تری قال من
 اول اللیل و قال لعمر متی تری قال من اخر اللیل و قال لا یبکی اخذت بالجزم
 و قال لعمر اخذت بالجزم لحد من الفوات العزم عقد القلب و نیز بقلم
 مبارک آورده یارب قایم مشکور و یارب نایم مغفوری المتہی استغفر لاخیم و ہو
 نایم فیشکر لہذا و یغفر لذلک و سلطان المشایخ بجانب امیر خسرو رحمہ اللہ در
 قلم مبارک آورده بعد از مخاطبت جوارح اشتغال بامور نامرضیہ شرع اجتناب
 نماید و در مراعات اوقات ہم کوشد و عمر عزیز را کہ سبب تحصیل کل مرادات است
 غنیمت شمرد و روزگار را بطالت مصروف نکرد اند نکتہ در بیان او را در ہفتہ و شانستہ
 سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمودہ کہ پیش از صبح دو رکعت نماز کن در
 رکعت اول سفت بار فاتحہ بعد آں یکبار قل یا ایہا الکافرون و در دوم سفت
 بار فاتحہ بعد آں یکبار خلاص بخواند بعد از سلام وہ بار سبحان اللہ وہ بار
 ما شاء اللہ کان و ما لم یشاء لم یکن اَشْهَدُ کَانَ اللہُ قَدْ احاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَ احْصٰی
 کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا وہ بار درود وہ بار استغفار وہ بار یا حی یا قیوم یا ذا الجلال و الاکرام
 بگوید بعدہ نشیند سر بر ہنہ کند و دستہا بلبت بردارد بگوید یا ارحم
 الراحمین بعدہ سر بر ہنہ نہد وہ بار اغشیا یا غیاث المستغیثین بگوید

بہرہم کہ بگزارد بکفایت رسد فاما در روز جمعہ بعد از نماز بامداد را غنیمت مے شمردند
 دست از اشتغال دنیا مے داشتند و بعضے سلف روز جمعہ و شب جمعہ طعام نمیخوردند
 تا بکلی بحق مشغول مے شدند و اول بدعت کہ بعد نقل حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وسلم پیدا شد بیگاہ رفتن در مسجد جمعہ بود سلطان المشایخ قدس سرہ
 در اوائل روز جمعہ بعد از شراق در مسجد کیلوی کہری میرفتند چون وقت نماز جمعہ
 در آمد غسل مے کردند باز در مسجد مے آمدند و مے فرمودند ہر کہ روز جمعہ ہفتا
 بار بعد از نماز جمعہ بگوید اغثنی بجلالک عن صرامک و بطاعتک عن
 معصیتک و بفضلک عن سواک بہر محتاج یا ارحم الراحمین حق جل و علا
 اور محتاج خلق نگرداند امیر حسن رحمۃ اللہ علیہ نجدت سلطان المشایخ
 عرضداشت کرد کہ در زارفتن جمعہ تا دینا مدہ است فرمود کہ ہیج تا ویلے نیست
 مگر کیکہ بندہ یا سا فریام بیض باشد اما آنکہ بتواند کہ بروند و قوی سخت
 دلے باشد انکاه فرمود اگر کسے یک جمعہ نماز و یک نقطہ سیاہ بردل او
 پیدا میشود و اگر دو جمعہ نزد نقطہ سیاہ پیدا شود و اگر سہ جمعہ نزد تمام دل او
 سیاہ شود و نفوذ باللہ نہا و مے فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 قدس سرہ ہر روز غسل کردے و بعضے روایت مے کنند کہ پنجوقت نماز غسل
 کردے و مے فرمود سہ چیز کہ شیخ کبیر فرید الحق الدین را میرشد من نے تو ہم
 کرد اول آنکہ ہر روز غسل کردے دوم آنکہ جو اے خریدے سیوم آنکہ سخن خورک
 و من البتہ میخوم و مے فرمود کہ در حدیث است بہر ساعت از شب جمعہ
 و روز جمعہ ہفتصد ہزار دوزخی را مے بخشند و نیز و ساحتیت ہر کہ در آن
 ساعت چیزے از خدا بخواد بیا بد بعضے گفتہ اند آنوقت اقامت جمعہ است
 و بعضے گفتہ اند بعد العصر عند الغروب است و اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ
 عنہا کسے را یقین کردے کہ روز جمعہ بوقت الغروب را خبر کنی ہمینکہ وقت
 غروب شدے خبر میکردند مشغول شدے و بخط مبارک سلطان المشایخ

نوشتہ دیدہ ام ہر کہ در شب دوشنبہ دو رکعت صلوٰۃ السعادت بگذارد
 ہرگز بدبخت نشود و ہر رکعتی بعد فاتحہ آیتہ الکرسی یکبار و اخلاص سہ بار بخواند
 بعد از سلام دہ بار و دو دہ بار استغفار و نیز بخط مبارک حضرت سلطان
 المشایخ نوشتہ دیدہ ام کہ اول روز از ماہ این دعا بخواند اللہم انک الحمد
 علی الایک و نعمایک مثل ما حمدت بہ نفسک و مثل ما حمدک بہ الحامد
 مدون الذین انذکرک للہ و جعلت قلوبہم و الصابرون علی ما اصابہم
 و لا یمول صلوٰۃ و ہما رزقنا ہم ینفقون و استغفرک مثل ما
 استغفرک المستغفرون الذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم
 ذکر و اللہ فاستغفر لذنوبہم و من یغفر الذنوب الا اللہ و التوب لیک
 مثل ما تاب جمیع التوابین الذین جعلت توبتہم مقبولۃ و علامۃ
 لنجاتہم و اذن فی من کل سوء یا غیاث المستغیثین و من کل مکرم
 یا من یجیب المضطربین اذا رجاک و اکشف السوء و انت القادر
 علی کل شیء ما انا فیہ من الهموم و الغموم انک انت الغفور الرحیم
 دریں مواظبت کند اگر ہر روز نتواند عشرہ ہر ماہ بخواند وے فرمود کہ روز چہار
 آخرین ماہ صفر قوی بابرکت است ہر کہ ہست دریں روز بد آنچہ مے تواند
 طعام مے کند و چیزے از خود جدا مے کن بفقر امید بد و خوش مے باشد و
 مے فرمود کہ تولد ایں ضعیف ہمدریں روز است وے فرمود کہ بیست و پنج
 روزہ ماہ رجب بدار و نعتی کہ در شب معراج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 را دادہ اند ازاں نصیبے یابد و وصیت فرمودے یار از او درداشتن روزہ
 رجب وے فرمود ہر کہ ہزار بار ایں استغفار بگوید در ماہ رجب در کلمات
 قدسیہ آمدہ است حق تعالی مے فرماید از راہ کرم اگر او را نیامزم کشت بدید
 یعنی پروردگار او نباشم سہ بار فرمودہ است استغفار اینست استغفر اللہ
 الذی لا اول و لا کلام من جمیع الذنوب و الاثم وے فرمود در نماز زیلۃ الرعایا

در غایت جمع رغیب است وہی العطاء، لکثیر و سلطان المشایخ این نماز پنجگانه
 ادا کر دے وقتے این نماز بگذارد و ہو بغایت گرم بود چنانکہ ہم در نماز پیراہن مبارک
 از خودے عبیر امیر حضرت سلطان المشایخ بغایت ترش چوں از نماز فارغ
 گشتہ در گوشہ رفت آن پیراہن بکشید و بمولانا شہاب الدین امام عطا
 کرد این دولت در آن شب بدو رسید بعدہ تجوید و خورک و نماز خفتن بگذارد
 وے فرمود دریں ماه نماز خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ عنہ بگذارد در شیوم و چہارم
 پنجم و یاسیز دہم و چہار دہم و پانزدہم بعدہ در فضیلت این نماز مبارک فرمود و چکا
 کرد کہ در مدرسہ مغربی دانشمندے بود ہر سالہ کہ از وے پرسیدند جواب
 شافی گفتے در مباحثہ عبارت دانشمندانہ در آمدے از حال تعلیم او
 استکشاف کردند گفت سن بیچ خواندہ ام و شاگردی پیچکس نکر دہ ام چوں
 بزرگ شدم وقتے نماز خواجہ اولیس قرنی گذارم و دعا کردم کہ الہی سن
 بکبر سن رسیدم و بیچ تعلے نکر دم مرا علے کرامت کن حق تعالی برکت این
 نماز در علم بر سن کشا و تا در ہر مسئلہ کہ سخن افتد شارع شوم و بخونی
 تمام کنم وے فرمود کہ در ماہ رجب نمازے آمدہ است برائے درازی
 عمر دریں محل حکایت فرمود کہ سن از مولانا نظام الدین پسر شیخ
 ضیاء الدین پانی تپی شنیدہ ام کہ شیخ بدر الدین غزنوی ہر سال این
 نماز گذاردے پرسیدند امسال چرا این نماز نگذازدے فرمود از عمر من
 چیزے نامندہ است ہمدراں سال ہر جمعت حق پیوست و رسول صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر کہ در آخر رجب این نماز بگذارد مطلوب
 او فرید عمر باشد بیابد نماز اینست دو آزدہ رکعت بسہ سلام و ہر رکعتے
 بعینما تحمہ آیت الکرسی یکبار و اخلاص سہ بار و بعد سلام دہ بار این دعا
 بخواند یا اَجَلٌ مِنْ كُلِّ جَلِيلٍ وَاِذَا عَزَمْتَ مِنْ كُلِّ عَزِيزٍ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنْ
 كُلِّ اَحَدٍ اَنْتَ رَبِّي لَا رِبَّ اِلٰى سِوَاكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ

وَرَجَاهُمْ أَغْنَىٰ بِفَضْلِكَ وَمَلَّ فِي عُمْرِي مَدَّ أَطْوَىٰ ذَا عَطْفٍ مِّنْ
لَّدُنْكَ عُمْرًا فِي رِضَاكَ بِرُحْمَتِكَ يَا كَرِيمُ يَا وَهَّابُ سُلْطَانُ الْمَشَايِخِ
مے فرمود که مشایخ در ماه رمضان در نماز تراویح این تسبیحات مے گفتند مے در
اول تراویح کلمه شهادت سته بار و در دوم درود سته بار و در سیوم سبحان الله
والحمد لله تا آخر سته بار و در چهارم سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم و تحمید
سته بار و در پنجم تراویح استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم مائة الف مرة و در ششم
تا آخر سته بار و در هفتم مولانا حسام الدین ملتانی رحمة الله علیه که خلیفه سلطان
المشایخ بود در شبهای ماه رمضان در تراویح سته ختم کرد مے یار مے از یاران
در یک ختم با و موافقت نمود بعد مے اک یار چوں بمصاحبت قاضی محی الدین
کاشانی بخدمت سلطان المشایخ پیوست بعد پامے بوس عرض داشت
کرد یک ختم در تراویح بموافقت مولانا حسام الدین شنودم فرمود که یک ختم در
تراویح سنت است اما پیش من سورۃ اخلاص میخوانند بنا بر این که فردا مے
قیامت خلق گروه گروه خواهند شد آنانکه حج کرده اند یک گروه آنانکه غز کرده
اند یک گروه آنانکه در تراویح ختم کرده اند یک گروه من میخوانم که فردا مے قیامت
در گروه شیخ کبیر قدس سره باشم پیش شیخ من در تراویح سورۃ اخلاص میخوانند
پیش من هما مے خوانند و فتنه مرد مے در جماعت خانه سلطان المشایخ
از دہلی آمد بدین نیت که در تراویح ختم کند بخدمت سلطان المشایخ
عرض داشت کرد فرمود که تو دانی بعد مے فرمود اگر خواهم گفت مکن ترک
سنت باشد ظاہر ساکت شدم تا وقت عشاء شد چوں خواست
که تراویح بگذارد بعد از آنکه ختم آغاز کند بسته شد نماز را قطع کرد
سلطان المشایخ فرمود که مولانا اخلاص را باش و مے فرمود جماعت
در تراویح سنت است از سلطان المشایخ پرسیدند که این
سنت رسول است یا سنت صحابه فرمود که سنت صحابه است

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروایت سہ شب گزار دہ اندو بروایت یک
شب امام اوست این سنت عمر خطاب رضی اللہ عنہ در عہد خلافت خود کوڑ
است یکے پر سیست صحابہ با سنت گویند فرمود در مذہب ما گویند فاما امام شافعی
بہیں سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را سنت میگویند وے فرمود امام
اعظم در ماہ رمضان شست ختم کرے سنتی اور تراویح وی در روز بعد از آن فرمود
کہ او پہل سال نماز با ملا دو بوضوے نماز خفتن گزار دہ انگاہ بر لفظ مبارک را ند
کہ چندیں علما و دانشمندان بودہ اند ہیچ کس دانکہ بودہ اندایں صیبت کہ باقی
میانہ از حسن معاملہ است وایں حیات مغویست آساں نے تو اں یافت
شبلی و جبید کہ بودہ اند مردم دانند کہ وے بر تر بودہ اندایں ہمہ حسن معاملہ
است بعدہ فرمود در ویشہ در خانقاہ شیخ جنید بغدادی آمد قدس سرہ مگر شب
غرمہ ماہ رمضان بود آل درویش التماس نمود کہ نماز تراویح را من امامت کنم
شیخ اورا رخصت فرمود الغرض در سنتی شب سنتی ختم کرد شیخ فرمود ہر شب یک
گردہ نان ویک کوزہ آب و حجرہ او نہادند القصد چوں سنتی شب تراویح بگذارد
روزیہ شیخ اورا وداع کردہ باز گشت چوں او برفت و حجرہ او تفحص کردند سنتی
گردہ سلامت یافتند ہاں یک کوزہ آب ہر شب خوردہ بود و دیگر عرضے
افتد یارے بود از یاران اعلیٰ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
الغریزہ بخواسست در عشرہ آخر رمضان اعتکاف بزینند او موافقت قاضی
محی الدین کاشانی بنیست حضرت سلطان المشایخ آمد دریں باب عرضدا
کرد سلطان المشایخ فرمود اعتکاف در عشرہ آخر رمضان سنت موکدہ است
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در عشرہ آخر رمضان معتکف شدے یک سال
در غزہ و سبب ایں اعتکاف از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فوت شد در رمضان دیگر آنرا قضا کردینت روز معتکف شد اما بعضے مشایخ
میرا نرا نفرمودندے بنا بر آنکہ درویش در اعتکاف مرد مشہور و شہرت آفتے

قوی است در ویش ہم در خانہ خویش مشغول باشد و تصور کند من بہ تکلف
نکتمہ در بیان صلوة سلطان المشائخ قدس سرہ فرمود آنچه مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذارده است بر سہ نوع است یکنوع آنست کہ تعلق
بوقت دارد و یکنوع آنست کہ تعلق بسبب دارد و یکنوع آنست کہ تعلق نہ بوقت
دارد و نہ بسبب آمدیم نمازے کہ تعلق بوقت دارد اما محمد غزالی طیب اللہ
شراہ در احیاء آورده است آن تکرار است نمازے کہ در روز است ہشت نماز
است و نمازے کہ در ہر سال است آن چہار نماز است اما نمازے کہ در
ہر روز است ہشت نماز است پنج فریضہ است ششم نماز چاشت ہفتم بیست
رکعت نماز بعد از شام ہشتم نماز تہجد اما نمازے کہ در ہفتہ است ہر روزے را
نمازے آمدہ است اما نمازے کہ در ہر ماہ است آن بیست رکعت است
کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در عرۃ ہر ماہ گذارده است اما نمازے
کہ در ہر سال است آن چہار نماز است دو نماز عید سیوم نماز تراویح چہارم
نماز ہراقہ ہمہ نماز ماہے بود کہ تعلق بوقت دارد اما نمازے کہ تعلق بسبب
دارد نہ بوقت آن نماز تسبیح است ہر وقت کہ خواہد بگذارد امیر حسن رحمۃ اللہ
علیہ مے نویسد کہ درین عید اضحیٰ بسبب باران بیشتر خلق نتوانست رسید
درین باب بخد مت سلطان المشائخ عرض داشت کرد اگر روز عید جانے
نماز میسر نشود روا باشد کہ دوم روز بگذارد فرمود کہ اگرے درین عید اگر
میسر نشود دوم روز بگذارد روا باشد سیکوم روز ہم اما در عید فطر اگر روز عید
میسر نشود دوم روز بگذارد انکار ہر لفظ مبارک را ند کہ مراد درین عید خاطر
بود کہ اگر باران بیشتر شود چنانکہ نتوان گذارد دوم روز بگذارد ایم اما حق تعالی
میسر گردانید و مے فرمود باید کہ پیوستہ نماز جماعت باشد کہ در عہد انبیا
پیشینہ ہیج جائے نماز روانہ بود مگر در مسجد و عہد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم این میسر شد ہر جا کہ ہست بگذارد بعدہ درین باب غلو فرمودند کہ

اگر مثلاً دو کس باشند ہم و جماعت باشد و بجز مبارک سلطان المشائخ
نوشتہ دیدہ ام قال النبی علیہ السلام امر فی جبرئیل علیہ السلام بالصلوۃ
فی الجماعۃ حتی خفت أن لا تقبل صلواتہ إلا الجماعۃ قال اللہ اذنی مرت
علی ثلثون سنۃ لم اختلفت فکرت الجماعۃ لیلة یملکۃ فاحتلک تلك اللیلة
از سلطان المشائخ سوال کردند کہ بعد اداے فرایض کہ جاے بدل
مے کنند حکمت چیست فرمود امام خود اگر جاے بدل نکنند کراہیت باشد و اگر
مقتدی جاے بدل نکنند کراہیت نباشد فاما بہتر آن باشد کہ بدل کنند انگاه
فرمود چوں خواہد کہ جاے بدل کنند جانب چپاے خود باید رفت تا مقابلہ
راستای قبلہ باشد و نیز از سلطان المشائخ سوال کردند کہ در نماز بر سر
بر دو رکعت تسمیہ باید گفت و یا بر سر سورہ فرمود کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ در
رکعت اول یکبار تسمیہ گوید بر خلاف ائمہ دیگر کہ بر سر ہر رکعت و بعضی بر سر
ہر سورت مے گویند بعدہ فرمود کہ با امام اعظم سفیان ثوری و یک بزرگ دیگر
مدعی گونه شدند وقتے در جمعے یکجا شدند سفیان ثوری یک بزرگ دیگر از امام اعظم
سوال کردند کہ مصلی تسمیہ کے گوید بر سر ہر دو رکعت و یا بر سر ہر سورہ و چند بار بگوید
مقصود ایشان آن بود کہ اگر نفی خواہد کرد خواہد گفت کہ نگوید حالے در نفع تسمیہ
مواخذہ بکن الغرض چوں ایشان سوال کردند از کمال علی کہ در امام اعظم بود
و نگاہداشت ادب فرمود یکبار بگوید بریں حرف سلطان المشائخ فرمود
کہ مقصود امام اعظم ہاں حکم او بود ایشان ہر گونه کہ خواہند تصور کنند
خواہ بر سر سورہ خواہ بر سر ہر رکعت بعدہ فرمود مقتدی رائے باید کہ در ہر
رکعتے فاتحہ بخواند و تسمیہ گوید و من نیز بخوانم بریں حرف عرضداشت کردند
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است من قرأ خلف الامام بنفسہ
الکلمات فرمود اگر نظر در نبیث مے کنم و عید لاحق میشود و اگر دریں نظر میکنم
کہ پیغمبر علیہ السلام فرمودہ است لا صلوة لمن لم یقرأ الفاتحۃ عدم جواز

صلوة نے یا جم پس وعید تحمل باید کرد و فاتحه باید خواند تا با جماع جواز صلوة باشد و الا
خذ بالا حوطه و الخروج من الخلاف الاولى و میفرمود که نماز اول حضور راست
که انچه مصلی بخواند معافی آں بر دل بگذرانند بعد از آن فرمود که مریدے از مریدان
شیخ الاسلام بهاء الدین ذکر کیا قدس سره که اور احسن افغان گفتے
صاحب ولایت بود در غایت بزرگی وقتے این حسن افغان در کوئے نے
گذشت بمسجده رسید مؤذن تکبیر گفت امام پیش رفت طعنه بجاعت پیوست
خواجہ حسن نیز درآمد و اقتدار در چوں نماز تمام شد و طلق بازگشت خواجہ حسن
آہستہ نزدیک امام آمد و گفت اسے خواجہ تو در نماز شروع کردی و من نے
پیوستم و تو ازینجا بدلی رفتی ہو بردگان خریدی و بازگشتی و این برده در خراسان
بر دسی از آنجا باز بکلتان آمدی من دنبال تو سرگشته شدہ مے گشتم آخریں
چہ نماز است و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است
المُصلِّي بید نہ دون قلبہ فہو داخل تحت قوله فویل للمصلين والمصلی بید نہ
و قلبہ فہو داخل تحت قوله قل فليح المؤمنون و ان السلف یجربون الرجل فی
صلواتہ فان اتمھا اخذ و امنہ الوعظ قال ابو القاسم من تھا و ن بالا داب
عوقب بجرمان السنن و من تھا و ن بالسنن عوقب بجرمان الفرائض و من
تھا و ن بالفرائض عوقب بجرمان التوحید قال ابن المبارک
الاداب من ثلاثی العلم لان بالعلم یوقر و بالا داب یقرب و ما معنی ان
الزکوع واحد و السجود سجدتان قال الزکوع ادعا العبودیۃ و السجود
تان شاهدہ و للمؤمنین فی السجود اشارۃ الی الخلق و الموت و البعث
فالاشارات بالسجدة الاولى الی الخلق منہا خلقنا کم و الثانية الی الموت و فیہا
نعید کم و عید رفع الراس الی البعث و منہا ینجی حکم تارۃ اخری و صف البراء السجود
فلبسط یدیه و رفع عجزہ و خوی و قال ہکن اریت رسول اللہ یسجد فخر
الفرس ما بین یدیه و جلیہ من الهواء و نیز بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ

اذا صلى الرجل فليجوع واذا صليت المرأة فليجتقر البعوضة ان يحا في عضد يده
 عن جلبه حتى يخوي ما بين ذلك الاحتقار الانضمام قال ابوالحسن رذا
 رجلا بين عينيه مثل ثقبية البعير في اثر السجود في الجهة فقال لو لم يكن
 هن الكان خيرا قال رجل اني اخاف ان بوثر السجود في جهنم فقال
 اذا سجدت فتخفف اى ضع جنتك على الارض وضعا خفيفا وعن
 على رضى الله عنه لو علمت ان الله تعالى قبل في عمري ركعتين لما اهتممت
 لونه قال انما يتقبل الله من المتقين واذا قيل علمت بانى متقى فاجو
 بقوله ثم بنحى الذين اتقوا ورايت راعيا يسرعى وهو فى الصلوة اة و
 الذئيب بحفظ اغنامة قلت متى صالح الذئيب مع الغنم قال لما صالح
 الراعى مع رب الغنم صالح الذئيب ومع الغنم قال عليه السلام ان العبد
 اذا اكثر الصلوة اجتمعت ذنوبه على ظهره فاذا ركع اجتمع على عايقه الايسر
 فاذا سجد انحطت على الارض ما كان الله ليعود ذلك اليه ونيز خط مبارك
 سلطان المشايخ نوشته ديده ام قيل للخضرى انت تقول يسقوا التماسك
 قال اقول يسقوا كلفة التكليف وكيف اقول ذلك فان السالك
 كما اذا دقر به ومنزلته عند الله تعالى ازداد سغفته الى العبادات
 وهو من امارت القبول قال شيخنا روزبهان بمصر قيل لى صل را
 ترك الصلوة فانك لا محتاج اليها قلت لا اطيق ذلك كلفنى شيئا
 اخر رايت بعض جهال الطريقة تركوا عبادات من غير اشارة قالوا
 يجب السالك ان يكون دائما فى الصلوة ما عرف المسكين ان للصلوة
 قلبا وروحا قال بها الاركان وروحها الحضور كالانسان مثلا كما ان
 روح الانسان لا يكون انسانا بل هو بعض الانسان فكل من له روح
 الصلوة فمادام تعلق الارواح بالقالب باقيا يجب تين بن القالب الصلوة
 والروح بروح الصلوة الى اوان انقطاع العمل وعبد ربك حتى ياتيك

یقین و هو الموت قال ابو بکر الوراقی كنت فی بیت بنی اسرائیل فوجدت
 فی قلبی ان علم الشریعت ینحالف علم الحقیقة فاذا رجل صاح علی یا ابا بکر کل
 حقیقة ینحالف الشریعة فهو کفر فان کان اشارت او کلامها تعنی و ظهور
 خاطی فلا تلتفت الیه التبت فان تیقن انه من الله تعالی كما سمع من سبی
 علیه السلام تضرع بین ید الله حتی خلص عنه قال ابو سلیمان ما وقع
 فی قلبی فلا قبلت الا بشاهدین من کتاب الله تعالی وسنة نبيه علیه
 السلام کان شیخ یقول الهی اوتبقنی مع الوهتک وبقنی فی متابعتک
 سید المرسلین قیل له قال سیان عند الولهت ان یتکون العبد
 فوق العرش و تحت الشری والمحموظ من قادة التوفیق الی متابعتک علیه
 السلام والله تعالی ما نسخ شریعة علیه السلام بشریعة علیه السلام بشریعة
 بنی آخر فکیف یسخر بهوت سالك ومن طن ان حاصل السریاضات رفع
 الخطاب وزوال العتاب فهو جاهل قوله تعالی اعملوا ما شئتم نزل فی حق
 الکفار لقول الطیب للمریض بعد ما اکیس عنه الصیة اعطوه ما شئتم
 الا ترى انهم اختلفوا فی حال من دخل الجنة بغير حساب ومن دخل
 بعد الحساب ابن عطاء رحم الثانیه لانه واق لانه معاتبه الحق تعالی
 فکتمه و بیان صلوة نقل سلطان المشایخ قدس سره فرمود که نماز
 نقل جماعت آمده است بعضی مشایخ و بزرگان گذشته گذارده اند شب بیک
 بود شیخ شیوخ العالم قدس سره فرمود نماز که درین شب آمده بگذارد
 تو امامت کن بچنان کرده شد دلیل برین که ابن عباس رضی الله عنه
 گفته است که شبی در خانه خاله خود میمونه رضی الله عنها بوده ام پیغمبر صلی
 علیه وسلم نزدیک او بود چون نشان شب بگذشت نشانیست و نظر سوائی
 آسمان کرد آیه ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنهار
 تا آخر سوره بخواند بعده برخاست وضو کرد و نماز بایستاد من نیز برخاستم

وضو کر دم و چپائے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بایستادیم چوں
رسول علیہ السلام تحریر خواست بست من از مقام خود پس ترا آدم مصطفیٰ
علیہ السلام نماز شکست دست من بگرفت و برابر خود بایستادانید و در نماز شروع
کرد باز از جاے خود پس ترا آدم بعدہ حضرت رسالت علیہ السلام فرمود چرا
پس میردی گفتم مرا چہ زہرہ کہ برابر رسول رب العالمین بایستم رسول را
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن ادب من خوش آمد در حق من و عا کرد اللہم فقہی فی
الدین و از سلطان المشایخ سوال کردند کہ اگر کسی نماز نفل مے گذارد و بزرگے
میرسد مصلے ترک نماز مے کرد و بدو مشغول مے شود چگونہ باشد فرمود نماز خود
تمام باید کرد باز عرضداشت کہ یکہ نفل مے گذارد براے ثواب و دریافت
سعادت مے گذارد و دریں میاں اگر پیر او در رسد و او را در قد مبوس
پیر سعادتہا بسیار است و اعتقاد میدان است کہ این ثواب صد بار بہ ازا
ثواب باشد فرمود کہ حکم شرع ہیچناں است و از سلطان المشایخ درویشے
سوال کرد کہ علمائے دین و ائمہ اسلام مے گویند سنن رواتب و واجب و
نفل کمالات فایض اند و جبہ این تکبیل و بریں دعوی دلیل چیست فرمود
کہ معظم مقصود از صلوٰۃ ذکر حق است اقم الصلوٰۃ لذ کو می فاسعوالے
ذکر اللہ ذکر با حضور دل مے باید لا صلوٰۃ الا بحضور القلب و حضور
مسمے از اول تا آخر معتبر است پس باید کہ مرد و بانڈیشہ کہ دریں دو رکعت و فہم
نماز بامداد بچہ مقدار بحضور بود اندیشید و فرض کرد بقدر یک رکعت حاضر بود
و بقدر یک رکعت غافل ہر نفل کہ بعد ازاں بگذارد حضور خویش در آن تفقد تھا
و بدل مقدار ہر چہ کم ازاں بیند و در تطوع بیفزاید تا انگاہ کہ راست آید قاضی
محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ عرضداشت کرد بزرگے در کتاب چنین آورہ
است کہ مردم ہیشیا ہر نفل کہ مے گذارد مے باید کہ نیت قضاے فوائت کند
و اگر ہیچ فائیت مستقر نباشد تحمل است کہ فائیتہ بودہ باشد کہ علم او بدل نمیرسد

ورد و گانہ نیت تختیں فجر سے کہ حق را برویست بگذارد و ہر چہ را گانہ نیت اول ظہری
 کہ خدائے را برویست و بچنین عصر و عشا و ازینجا کہ گفتہ شد در ہر رکعتہا فاتحہ و سورۃ
 بخواند و مغرب و وتر نیز در چہار گانہ نفل مے توان کرد و ہر سر رکعت شوم قعدہ بجا
 آرد و در وتر قنوت کند لک اقامت نماید و عموم لفظ نفل مطلق نوافل موقت را شامل
 است فتحی اشراق و تحیہ وضو و تحیت مسجد موقت ایند بوقتے معین مستند ہے ملائم
 ایں نوع ہم مراد باشد یا نے سلطان المشائخ فرمود نعم باشد چہ ایں صفت
 و ایں قید منافی نفل نیست ہر چہ نفل است و در قضاے فوائت شاید بصرف کرد
 دے فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر کراہی پیش آید و ندانم کہ
 خیر او در ترک آنست و یا در اقامت آن دو رکعت نماز استخارہ بگذارد و در رکعت
 اول بعد فاتحہ قل یا ایہا الکافرون و در رکعت دوم بعد فاتحہ قل ہو اللہ احد بخواند
 ایں را اثر بسیار است و استخارہ کہ وقت اشراق مے گذارند بدایاں بسندہ نباید
 کرد ملائم ایں حکایت فرمود بزرگے در سفر از خادم آب خواست تا بخورد بر نیت
 آن آب خوردن استخارہ گذارد و رخصت نیافت خادم را گفت کہ ایں آب
 سخوام خورد خادم گفت آنجا آب دشواری دارد کرت و یکبار استخارہ گذاردم
 رخصت نیافت آن آب را بہ سخت ماریچہ ازاں آب بیرون افتاد و مے
 فرمود استخارہ کہ روز مے گذارند برائے خیریت آن روز است ہر جمعہ ہم مے
 گذارند برائے خیریت آن ہفتہ روز عید ہم مے گذارند برائے خیریت
 سال و سلطان المشائخ بجانب امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نشستہ است اگر در
 ضمیر انشاءے باید بر پے اشراح رود کہ در آن طریقت اصلے معتبر است و در
 کل کار استخارہ را تقدیم نماید و مے فرمود در سفر چوں بہ منزلے رسید نخست در
 مسجد جمعہ باید رفت پیش محراب و گانہ بگذارد بعدہ جائے فرو آید و رکعت
 نماز بارواح مادر و پدر آمدہ است و ہر رکعت بعد فاتحہ چہار
 قل بخواند و مے فرمود بعضے نماز ہن ازہ غایب مے گذارند

بعدہ فرمود کہ روا باشد زیر کہ مصطفیٰ اصلی السلام برنجاشی ہچنان گذار دہست
 اود رعیت مردہ بود و امام شافعی اینمعی جائز میدارد اگر عضوے از میت مثلاً
 دستے و یا انگشتے موجود باشد بر آن ہم نماز بگذارد از نسبت اینمعی حکایت شیخ
 جلال الدین تبریزی افتاد فرمود چون شیخ نجم الدین صفری را کہ شیخ الاسلام
 دہلی بودا و نقارے افتاد و او چنان انگشت کہ شیخ جلال الدین را جانب ہندوستان
 رواں کردند الغرض چون شیخ جلال الدین را جانب ہندوستان رواں کردند او
 در پداؤل رسید یکروز بر لب آب سو تہ نہ شستہ بود بر خاست و تجدید وضو کرد
 و حاضر از گفت بیائید تا بر جنازہ شیخ الاسلام دہلی نماز کنیم بعد گذاردن نماز
 روے سوے حاضر آورد و گفت کہ اگر شیخ الاسلام دہلی مارا از شہر بیرون
 کرد شیخ ما و از جہان بیرون کردے فرمود کہ نماز نیست بہمت محافظت نفس
 مے گذارید و ایں اینست ہر وقت کہ مردم از خانہ بیرون آید باید کہ دو گانہ بگذارد
 و بیرون آید تا بلائے کہ در راہ باشد حق تعالی ازاں نگاہ دارد و ہر گاہ کہ در خانہ
 در آید ہم دو گانہ بگذارد تا ہر بلائے کہ از خانہ خیزد حق تعالی ازاں نگاہ دارد و در
 دو گانہ ما خیر و سلامتی بسیار است بعد ازاں فرمود اگر کسے را ایں دو گانہ ہا
 گذاردہ نشود بوقت بیرون آمدن و درون آمدن ایتہ الکرسی بخواند ہاں غرض
 حاصل شود و اگر ایتہ الکرسی بخواند ایں کلمہ گوید سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ
 الا اللہ واللہ اکبر و لا حول و لا قوت الا باللہ العلی العظیم ہم تمام است و اگر
 کسے در اوقات مکروہ مسجد در آید و اشاعت تحیت مسجی نتواند گذارد ہمیں چہار
 کلمہ بگوید غرض حاصل شود بعدہ روے مبارک سوے حاضران کرد و فرمود
 ہر کہ بود بحسن عمل بمقامے رسید اگر چہ فیض نازل است اما جہد و اجتہاد و باید
 کرد و انگاہ ایں بیت بر لفظ مبارک راندے کہ چہ ایزد دہد ہدایت دیں و بندہ
 را اجتہاد و باید کرد و نامہ کاں بخش خواہی خواند ہم از نیجا سو او باید کرد و بخط
 مبارک سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ ام کان عمر یقع و یشی فی الصلوٰۃ

ای یلزمیدلہ الشی بین سجدتین لا یفارق بهما الارض وذلك فی التطوع وقت کبر سن قال الحکیم سنائی فی بیان الصلوة قصیده

پرده غنم از نکشاید * بادہ گرد رشی ز جام فلک شکم از ناں پرست پشت از آب تا نمازت بطوع بپذیرد * تو نرو بی برائے جائے نماز ہر چہ جز دیں از وطن سارت کن گوش گیسر دبر و نت آرد باز ہمہ و جنب حق جنابت تست کے شوی در سر اکالا اللہ باہمہ کام خویش باز آئی سجدہ صدق صدقیام از رو ورنہ باش خشوع نیست نماز دیو بر سلبتش کند بازی	بنده تا از حدت بروں ناید پاے اگر بر نہی بسام فلک تا ت چوں خردین مقام خراب کے ترا حق ز لطف برگیسرد * سگ زدوم جائے خود برو بد باز ہر چہ جز حق بسوز غارت کن ورنہ ابدیس از وروں نماز گر چہ پاک است ہر چہ بابت تست تا بجا روب لا نرو بی راہ * چوں تو با صدق و نماز آئی یک سلائے دو صد سلام از رو از خشوع دل است مغز نماز ورنہ باش خشوع و دمسازی
--	--

ثلثہ در بیان صوم سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ الغزیرے فرمود کہ پیغمبر جملہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است من صام الدھر اصام ولا افطر
و حدیث دیگر فرمودہ است من صام الدھر ضیقت علیہ جہنم ہکذا
و عقل تسعین تطبیق میان این دو حدیث چگونہ باشد فرمودند لا صام
ولا افطر معنی چنیں باشد ہر کہ پیوستہ روزہ دارد با اک پنجر و بہم عیدین
و ستر روز تشریق گوئی نہ روزہ داشتہ و نہ افطار کردہ و ہر کہ پیوستہ روزہ
دارد و آل پنجر و ز افطار کند و ز پنجین تنگ شود و عقد نو گرفت معنی آن
باشد کہ در روز رخ اورا جائے نباشد وے فرمود در حدیث آمدہ است

یعرض الاعمال علی اللہ لیوم الاثنين ویوم الخميس فاحب ان یعرض علی وانا انما
وے فرمود کہ از شیخ نجیب الدین متوکل شنیدم ہر کہ روز پنجشنبہ و آدینہ و شنبہ
متصل روزہ دارد و بوقت افطار روزہ ستوم حاجت خواہ امید باشد کہ با حاجت
پیوندد و در عوارف مے نویسد و رد فی الخبر من صام ثلثة ايام من الشهر الحرام
والجمعة والسبت بعد من النار سبع مائة عام وے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است للصایم فرحتان فرحة عند الافطار و فرحة
عند لقاء الجبار این فرحت اکل و شرب نیست این فرحت براتمام صوم است
یعنی چوں صوم تمام شود او را فرحتے پیدا آید کما یحکم لہ کہ این طاعت را جزائے
معین است چوں جزائے روزہ نعمت دیدار است ہر آئینہ صایم با تمام صوم
شاد شود و باید نعمت رویت بعد ازاں فرمودہ طاعتے را جزائے معین است
جزائے روزہ نعمت دیدار است و میں میاں ذکر این حدیث افتاد
کہ الصوم لی وانا جزی بہ یکے از حاضران گفت کہ انچنین ہم شنیدہ
شدہ است الصایم لی سلطان المشایخ تبسم کرد و فرمود انگاہ انا جزی کہ باید
گفت بعد ازاں سخن او را اصلاح فرمود کہ این باب معنی لام آمدہ باشد و
مے فرمود و را حیا، علوم مے آرد کہ الصوم نصف الصبر
والصبر نصف الايمان بعد ازاں فرمود کہ الصوم نصف الصبر
چہ باشد در حقیقت صبر فرمود کہ صبر غلبہ باعثہ حق است بر غلبہ باعثہ
ہو اصل باعثہ ہواد و چیز است خشم و شہوت و صوم شہوت را مقہور
مے کند پس الصوم نصف الصبر یا فتم وے فرمود در ویش باید کہ
ثلث سال روزہ دارد یعنی چہار ماہ این را قسمتے کردہ اند انا لک ستہ ماہ
دارند و دہ مجرم و دہ ذی الحجہ و نیز دہ روز دیگر روز ہا متبرک و
مراسم بدارند ثلث سال باشد در مجلس سلطان المشایخ
جمعے از عزیزان چوں مولانا حام الدین حامے

۴۰۱ و مولانا جمال و یاران دیگر حاضر بودند طعام سے پیش آور دند فرمودند میرے صائمیت
 بخور دیشتر یاراں چون ایام بیض بود صایم بودند بعد از اں طعام پیش آں دو
 کس کہ روزہ نہ داشتہ بودند فرستاد انگاہ بر لفظ مبارک را ندچوں عزیزاں برسند طعام
 پیش باید آورد و کسے را نباید پرسید کہ تو صایمی زیراکہ اگر گوید صایم ریا را تا داخلے
 باشد و اگر صایم مردے راسخ و صادق باشد کہ ریا را برو کند نباشد و گوید صایم حیا
 طاعت سیر اور دفتر علانیہ نویسند و اگر گوید صایم نہ ام دروغ گفتہ باشد و اگر کت
 مانداستحقا سائل کردہ باشد شیخ عزیز الدین قرایت سلطان المشایخ میفرموا
 کہ در خواب دیدم کہ سلطان المشایخ فرمے گوید کہ تو فریہ میداری گفتیم اگر فرماں
 باشد ہمارم فرمود روزہ دل بہار بعدہ این عزیز الوجود از خدمت شیخ نصیر الدین
 محمود پرسید کہ سلطان المشایخ فرماں در خواب روزہ دل فرمودہ است مراد
 ازین روزہ دل چیست فرمودند شمارا امر بمراقبہ کردہ اند و سلطان المشایخ
 مے فرمود بسیار اں طے مے کنند و روزہ امیدارند مقصود از اں عجب و ریا باشد
 درین محل ایں بیت بر زبان مبارک را نہ بیت لنگہنت گزرا کند فریہ و سیر
 خوردن ترا از لنگہنت و میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
 السہرہ العزیز را کم از افطار بودے اگر چہ تپ آمے یا فصد کردے و شیخ
 الاسلام بہاؤ الدین زکریا را نور السہرہ صوم کتر بودے اما طاعت و
 عبادت بسیار کردے و ایں آیت فرو خواندندے کل من الطیبات واعلمی
 صالحا و فرمودند ازانہا بود کہ ایں آیت در حق او درست آید و درین محل
 سوال کردند کہ مقصود ازین طیبات چیست و در انجہ اصحاب کہف گفتند ان
 کے طعاما انجہ طعام بود و طبیعت ہاں مائل باش انگاہ بر لفظ مبارک را نہ برتو
 بعضے از اں طعام مقصود برنج بود و مسافر بے اذن مضیف روزہ
 ندارد و لقولہ علیہ السلام من نزل علی قوم
 فلا یصومن تطوعا الا باذنہم و بخط مبارک حضرت

لفظ نہی
 یعنی روزہ

سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ ام الصوم للمحسن جنة وللحسن جنة عن ذوالنور
 اذ اردت ان تنهب قساوة قلبك فادع الصيام فاقبل الاقيام وان
 بقيت فالطيف اليتام وقيل لاعرابي الصوم في سموه البادية قال كانت
 الدنيا ولها كن وتكون لم يكن فادع اياحي ان تنهب نكته دريان
 زكوة وصدقة وخط مبارک سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ ام کہ شیخ شیوخ
 العالم فرید الحق والدين فرمود زکوة بر سه نوع است زکوة شریعت و زکوة
 طریقت و زکوة حقیقت و زکوة شریعت آنست کہ ازد و بست درم نچد رم
 بدہند و زکوة طریقت آنست کہ ازد و بست نچد رم نگاہ دارند و باقی بدہند
 و زکوة حقیقت آنست کہ ہمہ بدہند و بیچ نگاہ ندارند و بعدہ فرمود آنکہ ازد و بست
 درم نچد رم میدہند ہمیں باشد کہ اور انجیل نگویند اما اور انحریم نتوان گفت
 سخن اور انگویند کہ از زکوة زیادہ دہد بعدہ فرمود کہ فرق میان سخن و جواد نیست
 سخن آں باشد کہ گفتم فاما جواد آنست کہ بسیار سخن مثلاً ازد و بست درم نچد رم
 نگاہ دارند و باقی نچند و سے فرمود جنید رحمۃ اللہ علیہ با علمائے عہد خود گفتے
 یا علماء السوء زکوة علم بدید یعنی ازد و بست مسئلہ کہ آموختہ اید بر بیچ مسئلہ
 کار کنید و ازد و بست حدیث بیچ حدیث معمول دارید و بخط مبارک حضرت
 سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ ام قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ما منع
 قوم من الزکوة الا جلس اللہ عنہم المطر ولولا البہائم لم تمطر وعنه علیہ السلام
 من مات عشرين فرسخا في عشرين فرسخا ما منع الزکوة یوخذ بن نبی
 مرموسی علیہ السلام الثیاب یحسن الصلوٰۃ ثم رآه بعد سنین علی ما
 ترک فاوحی اللہ تعالی الیہ یا موسی ما اصنع بصلوٰۃ اذ لم یوہ زکوة مالہ
 یا موسی ان الصلوٰۃ والقرآن زکوة تو امان لا قبل احد ہما دون الاخر و
 سے فرمود صدقہ است و مروت و وقایہ است صدقہ آنست کہ مردم چیز
 بحتا جے بدہند اما مروت آنست کہ دوستے را چیزے بدہد و این کس ہم بمقابل

اں چیزے بد بد و قایہ اں است کہ مردم خود را از زخم زبان و تشیع و سفاهت
یکے باز خرد و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایں ہر سہ کردہ است انگاہ فرمود کہ مولفہ
قلوب را حضرت رسالت و راول عہد چیزے دادے چوں اسلام قوت
گرفت بعد ازاں مذا بعدہ فرمود در صدقہ شیخ شرط است چو ایں شرائط
در صدقہ موجود شود بے شک اں صدقہ قبول افتد ازاں شیخ شرط و دو شرط
پیش از عطا است یکے آنکہ انچہ خواہد داد از وجہ حلال بد بد دوم آنکہ مردے
صالح را بد بد و دو شرط در حال عطا است یکے آنکہ بتواضع و بشاشت و انشراح
بد بد دوم آنکہ خفیہ بد بد و یک شرط کہ بعد از عطا است انچہ بد بد پیش اں را بر سر
زباں نیارد و ذکر اں نکند وے فرمود کہ شیخ ابوسعید البواخیر قدس اللہ سرہ
انفاقے عظیم داشت یکے بخدمت او ایں حدیث خواند کہ لاخیر فی الاصراف
شیخ ابوسعید البواخیر وافر مودلا اصراف فی الخیر و فرمود روزے المیزین
علی رضی اللہ عنہ در خطبہ مے گفت کہ ہرگز یاد ندارم کہ رسول علیہ السلام تا
شب چیزے بر خود داشت از یاد ادا قیلولہ ہرچہ بودے بدادے و بعد از
قیلولہ تا شب ہرچہ بودے بدادے وے فرمود ہر گاہ کہ دنیا اقبال کند
بباید داد کہ کم نیاید و ہر گاہ کہ روئے ازیں کس بگرداند ہم بباید داد کہ چوں بفتن
روئے نہاد نخواہد ماند بارے مردم را بدست خود بد بد و شیخ نجیب الدین
متوکل بدین عبارت گفتے چوں آید بد کہ کم نیاید و چوں میر و نگاہ مدار کہ
نیاید وے فرمود و دنیا جمع نباید کہ دہرچہ میرسد خرچ کند و ذخیرہ نکند بعدہ ایں
بیت بر زبان راندے **ن**را ز بہر خوردن بوداے سپر + ز بہر نہادن چہ
سنگ و چہ زر + بعدہ فرمود کہ خاقانی ملائم ایں گفتے است **چ**وں
خواجہ نخواہد راند از ہستے خود گامے + **آ**ں گنج کہ اودار دیندار کہ من دارم +
و کاتب حروف و قے برابر جسد مادرین خود مولانا شمش الدین
وامغانی رحمۃ اللہ علیہ بخدمت حضرت سلطان المشائخ رفتے بود سخن

در محبت دنیا افتاد خدمت مولانا شمس الدین دامغانی آں بیت خاقانی
 بخدمت سلطان المشایخ عرضداشت کردت زر و دست از دست جہا
 وزیر پاپے پیل وال ۴ مازیر پاپے دوستان زیریل بالارینختہ سلطان
 المشایخ را با شمع ایں بیت بسططی میداشت و تحمین و استحسان بسیار فرمود و میفرمود
 حق تبارک و تعالی طبایع مختلف آفریده است یکے را چنان آفریده است کہ اگر
 مثلاً درم اورا کفایت باشد و آرنے باشد تا آں را بمصرف نرساند و یکے را چنان
 آفریده است کہ ہرچہ پیشترے آید یا شترے طلبد و اینی ازیں کس نیست قسمت از
 لیست بعد از اں فرمود کہ راحت از زر و سیم و خرچ کردن است و لہذا مرد از
 هیچ چیز راحت نیابد تا سیم خرچ کنند پس معلوم شد کہ راحت از زر و سیم و رفتن است
 بعد از اں فرمود از جمع زر و سیم کارا نست کلا و بدیگرے منفعت برسد ہمدیں میا
 فرمود کہ مراد برسد اے حال دل بر جمع کردن چنینے نبود ہرگز و طلب دنیا بنو
 بعد از اں خود پیوند جائے شد کہ ایشان را دو کون در نظر نیاید و ترکے بیکبار
 کی داشتند بعد از اں فرمود پیش ازیں بر من و جد معاش تنگے داشت و خوش
 مے گذشت تا یک روز بیگاہ ترے یکے بر من نیم تنگہ آورد من گفتم کہ امروز بیگاہ
 شدہ است و آنچه حاجت بود بمصرف رسیدہ ایں را بامداد خرچ خواہم کرد
 چون شب درآمد مشغول شدم آں نیم تنگہ دامن من مے گرفت و فردے کشید
 چون حال چنان دیدم گفتم خداوند اکے بامداد شود تا آں را تفرقہ کنم بعدہ فرمود
 یکے بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ حکایت از شیخ
 کرد کہ در آں عہد بودہ گفت آں شیخ مال بسیار دارد اما مے گوید کہ مراد واد
 آں اذن حق نیست شیخ شیوخ العالم چون ایں بشنید تبسم کرد و فرمود کہ ایں
 بہانہ ہست اگر آں شیخ مراد کیل خرچ کند من در ستر روز تمامی خزائنہ او را خالی
 گردانم و یک درم بے اذن نہ ہم کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ
 نوشتہ دیدہ است مَلِکُ عَلٰی باب من ابواب السماء ینادی من یقرض

سنگ لفظ
 باندی ازنگ
 فقرہ

اليوم یجد غداً وعنه ما حیل ولیّی الی علی السخاوة وحسن الخلق سئل
 احد ما فعل الله بك قال خف كفة حسناقی فرببت قبضة القیت فیها
 وثقلت قلت ما هذ قال كف تراب القیت فی قبر مسلم اشتري
 عبد الله بن ابی بکر جارية بعشرة الاف درهم فطلبت دابة لتجملها
 فتاداه رجل هذه انتبی فقال عبد الله احمليها علی دابة واذهبوا بها
 الی منزلهما مسالك مع اللطف افضل من البذل مع الجفاء سال رجل
 عن عبد الله المبارك سبعة درهم فكتب الی وكيله سبعة الاف
 درهم فساله الوکیل عن المال كتبت انه سال سبعة وكتب سبعة الاف
 درهم ففی هذا افناء القلة فكتب ابن المبارك ان كانت القلة قد نفدت
 والمنع ایضاً قد ینفذ قال ارسطاطالیس لزمی القرنین بعد الا
 ستیفاء ملكت العیاد بالفرسان وتمامك القلوب بالاحسان سئل
 اعرابی عن المروة قال ان لا یمریك احد الا ناله رقدك ولا تمس
 ما جسد الارفعت نفسك عن رفده الاحسان قبل الاحسان
 فضل والاحسان بعد الاحسان مكافاة والاحسان بعد الاشارة
 جود والاشارة قبل الاشاعة ظلم والاشاعة بعد الاشاعة مكافاة
 والاشاعة بعد الاحسان لوم وشوم قال ابن المبارك سئاء النفس مما
 فی ایدى الناس اكبر من سئاء البذل ومروة القناعة اكبر من صرقة
 العطاء بقاء العالم فی الاخذ والاعطاء فان اخذت ولم تعط فقد
 قصدت لتخزيب العالم فی الحدیث ان الله لیبغض البخیل فی حیوانه
 والسخی عند موته الذی لا یسخر الا عند خروجه من الدنیا قال یسیر الغرض
 الناس الی الفاسق السخی واجب الناس الی العلمین البخیل
 خواج حکیم ثمالی فرماید هر چه داری بر اے حق بگذارد
 که گدایان خریف ترا بشار و زتن و جان و عقل و دل بگذارد

در رہ اودے بدست بیار سید سرفراز آل عبا یافت تشریف سوره
 بل اتی زان سہ قرص جویں بے مقدار یافت در پیش سیدان بازار
 نکتہ دریاں حج حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ مے فرمود اگر کسے
 بہ نیت حج از خانہ رواں شود و یا آنکہ از خانہ کعبہ بازگشتہ باشد در ہر دو صورت
 اگر در راہ میر و ہر سال ثواب حجے مبرور در دیوان او بنویسند کاتب حروف
 بخط مبارک سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ است من مات فی طریق مکہ
 مقبلہ او صد ابراہن شہید مے فرمود بعضے مردمان در حج میر و ندچوں
 باز مے آیند ہمہ روز در ذکر آں مے باشند و در مجالس ایں حکایت میکنند
 ایں نیکو نیت وقتے مردے مے گفت فلاں جاگشتم و فلاں جاگشتم عزیزے
 اورا گفت اسے خواجہ از اینچہ بود نکشتہ دریں محل امیر خسرو شاعر رحمۃ اللہ
 علیہ عرض داشت کرد کہ بندہ را عجب آید از طایفہ کہ بنی مت سلطان المشائخ
 پیونڈ کردہ باشند باز طر فے روند و ملائیم یعنی عرض داشت دیکر کردہ ملیج کہ یارن
 است وقتے سخن از و شنیدہ ام از اعتقاد او در دل من کار کردہ است آں
 سخن اینست کہ حج کسے رو دکہ اورا پیرے نباش سلطان المشائخ چوں
 ایں سخن بشنید چشم پر آب کرد و فرمود این رہ بسوی کعبہ دو دو آن بسوی دوست بعدہ فرمود کہ حج
 رفتن کار اینست کہ ذکر حق و مشغولی تنگ مے آیند و بر آں ملازمت
 نے تو اند کرد و خود را بیرون میزنند و مے فرمود کہ در لاہور نہ کری بود سخنے
 گیر داشت چوں او غریمت خانہ کعبہ کرد و بدولت حج رسید و باز گشت در
 لاہور آمد تذکیر گفتن گرفت آں لطافت و ذوق کہ پیش از حج رفتن در سخن
 او بود یعنی کہ از خانہ کعبہ آمد بدل آب نمازہ بود و قصہ ایحال از و پرسید گفت
 آرے یحنین است درین سفر دو وقت نماز از من فوت شدہ بود بعد از اں
 فرمود بعد نقل شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز فرماتے
 حج مرا غالب شد گفتم ہارسے در احوال ہن بروم بزیرات شیخ القصہ چوں بزیرات

شیخ شیوخ العالم رسیدم آن مقصود مرا حاصل شد مع شیخ زاید سال دیگر هم این
 هوس باعث آمد باز زیارت شیخ رفقتم آن غرض حاصل بود و می فرمود که شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره چند بار از دوسه حج کرد و روا شد
 بحکم که در او چه رسید در دل مبارک شیخ شیوخ العالم گذشت که شیخ من
 شیخ قطب الدین بختیار قدس سره حج نکرده است مرا چرا باید کرد که مخالفت
 پیر کرم از آنجا که بازگشت و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشته
 ویده است العمرة فی الحج کالنافلة بعد الفریضة والصدقة بعد الزکوة
 عن ابن عمر رضی الله عنهما من لو حثه الشمس فی سبیل الله او فی الحج
 او فی العمرة لم تلوح النار و فی الخبر ان مقام ابراهیم والراکن الیمانی والحج
 الاسود یقولون النبی علیه السلام یوم القیامة اشفع انت لمن لم ینزل
 فان اشفع لمن زارنا عرطاف بال بیت وقال اللهم ان كنت علی ایما او
 ضغثا فاعنی فانک تحو ما تشاء وثبت وعندک ام الكتاب قال عارف
 بعد الحج الهی ان قبلت فثبت عظیمه واعطنی ثواب المقبولین وان
 لم تقبل فتقر به عظیمه فاعطنی ثواب المصابین عن الفضیل حج ام ابراهیم
 کانت حبله به قولت ابراهیم بمکة فجعلت تطوق وتقول ادعوا لله
 لا بنی ان یحمله الله رجلا صالحا قال رجل للحی ابن معاذ الرازی اريد
 ان ادخل البادية بلا زاد قال حسن ان لم تفعل الثلاث قال ما حی قال
 لا تبلیس الصوف فانه خالوت ولا تتکلم فی الزهد فانه خرقه ولا تنصل
 النوافل فانه مسالت وی فرمود کعبه را دو بار خراب کرده اند و پیغمبر صلی الله
 علیه وآله وسلم فرموده است که کعبه را دو بار خراب کنند بار سیوم بر آسمان برزند و این در
 آخر الزمان باشد بعد از ان قیامت قایم شود و آنچنان باشد چون قیامت نزدیک
 آید تنان را بیایند و در کعبه نهند از قبیله که نام او اوس باشد زنان بیایند و پیش آن تنان
 پاشی بگویند آگاه کعبه را بر آسمان برزند نکته در بیان فضیلت ضیافت سلطان المشایخ

قدس سرہ سے فرمود یا رہا ان پیغمبر علیہ السلام بخد مت رسول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے آمدند البتہ تاجیزے نخوردندے باز نگشتندے وے فرمود و وقتے
جبرئیل علیہ السلام بر مہتر ابراہیم صلوات اللہ علیہ آمد مہتر ابراہیم اور اپنے
کہ یا جبرئیل چہ فرماں آوردی گفت کہ امروز مرا فرماں شدہ است تا بندہ از
بندگان خدا را تشریف خلعت پوشانم و خطاب او خلیل اللہ گردانم مہتر
ابراہیم علیہ السلام گفت کہ آں بندہ کدام است مرا بگو تا خاکپایے او را ستر
چشم خود سازم جبرئیل علیہ السلام گفت آں بندہ توئی مہتر ابراہیم علیہ السلام
از فرحت این بشارت یہ ہوش شد بعد از دیرے ہوش باز آمد پر سیاہ سبب
کدام عمل گفت بسبب ناں دہی و مہتر ابراہیم علیہ السلام چوں خواستے کہ ناں
خورد بطلب میہماں بیروں آمدے یک دو میل بر فتنے و ناں نخوردے
الامح صنیف ازینجا ست کہ کنیت او ابو الصیفاں گفتندے و از صدق
نیت اوست کہ مایذہ در مشہدا و تاد و قیامت با قیست روزے مشر کے
سہمان او شد مہتر ابراہیم چیں دید کہ او بیگانه است او را طعام نداد فرماں رسید
کہ اے ابراہیم ما اورا جاں میتوانم داد تو ناں نیتوانی داد وے فرمود سید
احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است کہ وقتے بانفس خود مجاہدہ مے کردم ہر چہ بروے
عرض کردم قبول مے کرد ہمینکہ اطعام طعام و اینارش باز نمودم ابا آورد و عذر
کردن گرفت ہماں زماں دانستم کہ رضاے خداے تعالیٰ درینکار است ہمیں
پیش گرفتہ ہم ازینجا ست کہ در خاندان پاک او بیشتر ہمیں است و اعمال و اوراد
کمتر است و میفرمود در ویشے بود در بغداد ہر روز یکہزار صد و بیست کاسہ روایذہ
او خرچ شدے اور سپہاؤہ مطیع بود الغرض روزے از خد متگاراں پر سید نباید کہ در
طعام وادن شما کسے را فراموش کنسید گفتند خیر ما ہمہ را میدہیم شیخ گفت نباید
کہ دریں کار اہمال برو و گفتند شیخ اینمنی از کجا مے فرماید شیخ گفت امروز
ستہ روز است کہ مرا طعام ندادید ہر گاہ کہ شما مرا فراموش کنسید دیگر

چگونه فراموش نکنید و اینچنان بود کہ شیخ رامطبخ بسیار بود بعضی مطبخیاں مستند
کہ از دیگر مطبخ رسیدہ باشد و بعضی از مطبخ دیگر گماں بردند چوں سہ روز
گذشت آن گاہ این سخن بکشا و بعدہ در فضیلت طعام این حدیث فرمود
قال علیہ السلام ایما مسلم اطعم مسلماً علی جوع اطعمہ اللہ من ثمار
الجنان و فی الحدیث ان اللہ یحب البیت الخصب و مے فرمود مرا تا
ہماناں انچہ میسر شود مے باید کرد در حدیث است من زار حبیاً ولم
ینق منہ شیئاً فکان ما زار میثاً و فی الحدیث ثلث لا یحیا
سب علیہ العبد ما اکلہ الشجر و ما افطر علیہا و ما اکل
مع الاخوان و مے فرمود طعام دادن در کل مذاہب پسندیدہ است
و مے فرمود بزرگے گفتہ است یکدم را طعام بسازند و پیش یاراں
آرند بہ از آنکہ بیت در صدقہ کنند و مے فرمود کہ امیر المؤمنین علی فرمود
فرمودہ است اگر کسی یکدم میان رفقا خرج کند بہ از آنکہ وہ درم بفقرادہد
بچنین وہ درم در حق رفقاے خود صرف کند بہ از آنکہ صد درم صدقہ کند و
اگر صد درم خرج کن بچیناں باشد کہ بردہ آزا د کند و مے فرمود در ویشے در سفر
بود بعد از چند سال بوطن خود باز آمد او را پیرے بود بزیارت او رفت آن
پیرا و را پسید از عجایب و غرائب چہ دیدی او گفت قطب العالم را
در یافتم او مے گفت کہ در تمامی عالم یک نیم مرد است نیم مرد آنست کہ
مصلاد رہوا اندازد نماز بگذارد و تمام مرد آنست کہ یک نان درست
بدر ویش دہد و بخدست سلطان المشائخ قاضی محی الدین کلشانی
عرض داشت کرد کہ در تالیف خواجہ ابو عثمان اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ در نظر
آمدہ است کہ مشتمل بر دو تئست حدیث است کہ از صد شیخ سماع دارد از ہر شیخ
دو حدیث یکے از صحیحین دوم از غرائب الاخبار از آنجملہ معنی یک
حدیث انست کہ در بنی اسرائیل متعبدے بود شست سال

مر خداے را عزوجل عبادت کرد در آخر عمر بر عورتے مفتول گشت چنانچہ شش روز
 بسبیل استمرا یا او در قضا بماند بعد پیشماں شدہ در مسجدے در رفت و روزہ گرفت
 سہ روز متواتر چیزے نخورد چہارم روز مسلمانے یک رغیف پیش آورد وقت
 افطار بر یمن ویار آورد و در پیش بودند آں رغیف بدیشاں داد ہم در آں حال اجل
 او در رسید و ملک الموت جان او را قبض کرد بعد از موت شست سالہ طاعت
 او را در یک کفہ نہاد و شش روزہ معصیت در کفہ دیگر شش روزہ معصیت
 بر کفہ شست سالہ عبادت را حج آمد بعدہ آں رغیف صدقہ را در کفہ شست سالہ
 طاعت او نہاد و در حج آمد و نجات یافت سلطان المشایخ قدس سرہ فرمود
 عبد اللہ عباس رضی اللہ عنہما فرمودہ است علیکم بحیث صاحب الرغیف
 مثل ابن حارث است اگرچہ صورت حال متفاوت در حدیث آمدہ است
 کہ در بنی اسرائیل زاہدے بود سالہا عبادت کرد آخر الامر در فتنہ عورتے افتاد
 و یکے از کرامات او این بود کہ ہموارہ پارہ ابر بر سر او سایہ کردے چوں این معصیت
 ازوے در وجود آمد آں کرامت ازوے برفت و آں زاہد بسبب خجالت بگریخت
 در مسجدے در رفت و در آں مسجد صاحب خیرے دہ نفر را ختم توبیت فرمودہ
 بود بعد در رؤس ایشان ہر روز دہ رغیف فرستاد ہر یکے را یکے میدادند یکے را
 بزادہ دادند از اصحاب ختم یکے را نہ رسید و دوشتمے پیدا شد و گفتن گرفت نصیب من
 زاہد بر دو چوں زاہد این سخن بشنید رغیف پیش او کشید بر فور آں ابر کرامت بیامد
 باز بر سر او سایہ کرد معلوم گشت کہ توبہ او قبول شد ازینجاست کہ عبد اللہ عباس
 فرمود علیکم بحیث صاحب الرغیف بعدہ قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ
 علیہ سوال کرد تر رغیب و تحریریں عبد اللہ کیچہ چیز است فرمود با طعام و ایثار وے
 فرمود من از بی بی فاطمہ سام رضی اللہ تعالیٰ عنہا شنیدہ ام او نے گفت
 از برائے آنکہ پارہ نان و کوزہ آب یکسے دہند نہمتہاے دینی و دنیاوی ایشان
 او کنند کہ بصد ہزار روزہ و نماز متواں یافت وے فرمود شیخ ابوالاسحاق

کافرونی کہ نام او شہر پار است و کنیت او ابوالواسحاق جو لہجہ بچہ بود در ایام صغریٰ ۴۱
 ریسمانے تنہ میگرد شیخ عبدالمکر حقیقت دروے نظر کرد تا در سیماے او چہ دید
 اورا گفت بیا مرید من شو ابوالواسحاق حیراں ماند و گفت من چہ دانم کہ مرید چہ
 باشد فرمود تو دست بردست من نہ و بگو مرید تو شدم ابوالواسحاق پہچاں
 کرد و انگاہ پر رسید من چکنم شیخ فرمود ہر طعائے کہ بخوری چیزے از اں نصیب
 دیگر اں کنی الغرض روزے ستہ درویش پیش ایں دیہ کہ ابوالواسحاق مے بود
 گذشتند و در آخال ستہ نان بردست گرفت و از پیش ایشاں آمد و در نظر ایشاں
 داشت اں درویشاں تناول کردند بعدہ یکدیگر گفتند کہ اینکار خود کرد و عذراں
 باید خواست یکے گفت دنیا اورا بخشیدم و دوم گفت از سبب دنیا در فتنہ افتد
 وین اورا بخشیدم سیوم گفت درویشاں جو انہد باشند ہم دنیا و ہم عقبہ بخشیدم
 الغرض ایں شیخ ابوالواسحاق از برکت اں طعام شیخے کامل شد تا ایں تھا
 در حطیرہ او چنداں نعمت و راست شد کہ حد نیست و مے فرمود طاعتے است
 لازمہ و طاعتے است متعدیہ طاعت لازمہ آنست کہ منفعت اں ہماں یک
 نفس طاعت کنندہ را باشد و اں نماز و روزہ و حج و اورادست اما طاعت
 متعدیہ آنست کہ از تو منفعتے و رختے بدیگرے برسد و ثواب اں بچہ
 و اندازہ است و در اں طاعت لازمہ اخلاص شرط است تا قبول افتد اما در
 طاعت متعدیہ ہرگونہ کہ بکنہ مثاب باشد و مے فرمود از شیخ ابوسعید ابوالخیر
 قدس سرہ پرسیدند کہ راہ بحق چند است گفت بعدہ ہر ذرہ از موجودات را
 بحق است اما بچہ را ہے نزدیک تر از راحت رسانیدن بدلہا نیست ما ہر چہ
 یافتہ دریں راہ یافتہ و بدیں وصیت مے کنم و ہوں گوید مرد باید کہ بدو کار مشغول
 باشد یکے آنکہ ہر چہ اورا از حق بازدارد اں را از پیش دور کند و دوم رختے بدلے
 برساند ہر کہ ایں راہ و وصفت بسر برد براحت ابد برسد و گر نہ سرگرداں بود
 لادین و لادنیاء مے فرمود در پیداول و دیوانہ نہ بود و از مسعود بن خاسی گفتے

خواجہ زین الدین ساکن مدرسہ معری اورا گفت مارا فائدہ بگو گفت
شراب بپا خواجہ زین الدین غلام فرستا دو شراب آور پیش دیوانہ
نہاد دیوانہ گفت برکنارہ آب سوکھ رویم انجا بخوریم رفتند بر سر لب آب شستن
دیوانہ خواجہ زین الدین گفت بر خیز ساقی بکن برخاست پرے کرد وید
دیوانہ میخور دچند آنکہ مست شد گفت جامہ بکشیم و در آب رویم چوں ازاں آب
بیروں آمد خواجہ زین الدین را گفت بر تو یاد پنج خصلت را لحاظ قسط کنی یکے
آنکہ در خانہ کشادہ داری بر ہر کہست دوم طلق الوجہ پیش آئی و ترجم و
بشاشت نمائی سیوم آنکہ ہر چہ میسر آید دریغ نداری از قلیل کوشہ پیش آری چہاں
آنکہ بار خود بر کسے نہی پنجم آنکہ بار کسان را تن و درہی و سلطان المشایخ مے
فرمود گفتہ اند چوں جہان بیاید ہیچ تکلف کن چوں بخوانی ہیچ بارگیری و میفرمود
در ویشی نیست ہر آئینہ کہ بیاید بعد از سلام طعام پیش آند انکا گاہ بکایت
و حدیث مشغول باید شد بعد ازاں بر لفظ مبارک راندند و بالسلام ثم بالطعام
ثم بالكلام و مے فرمود و قتی امام شافعی رحمۃ اللہ جہان دوستہ رفت آں
دوست استعدا و ضیافت از جنس طعام انچہ خواست بر کاغذ نوشت بکنیز
خود داد و گفت ایں طعام ہا مہیا کنی و خود بمصلحت بیروں رفت امام شافعی
آں کاغذ ازاں کنیزک خواست و طعامے چند کہ مطبوع او بود احاق کرد و
نشت چوں کنیزک آں کاغذ بخواند ہر طعامے کہ امام شافعی احاق کردہ
بود و نوشتہ آں ہم بخت چوں صاحب بیت بیامد و طعام پیش کشیدند
طعام بسیار آمد و از انچہ او نوشتہ بود زیادت دید کنیزک را پرسید کہ چہ حال
است کنیزک کاغذ بد و نمود چوں آں مرد احاق امام شافعی بدید عظیم خوش
شد آں کنیزک را عبیہ مے کہ داشت ازاد کرد و مے فرمود ہر طاعتے کہ بندہ
کن مال یا بدنی یا خلقی اگر چہیزے ازین قبول افتد کار آں بندہ در پناہ
آں ساختہ شود انکا فرمود کہ فضل سعادت را کلید ہاست پس بہمہ

کلید ہا تمسک باید کرد ازیں کلید کشادہ نشدہ باشد بدایں کلید دیگر کشادہ شود
 و اگر از ان نشد بدایں دیگر کشادہ شود تکلمہ در بیان آداب خوردن سلطان
 المشایخ قدس الدیرہ نے فرمود ہے باید کہ پیش از طعام دست بشوید و
 حدیث آمدہ است مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكْتُمَ خَيْرَ بَلِيَّتِهِ فَلْيَقِضْ إِذَا حَضَرَ غُلَامًا وَ
 نِيزِ چوں دست بکار مشغول باشد از الایشتہ خالی نباشد پس شستن بپہارت
 و نمر بہت نزدیک تر باشد و نیز نے فرمود کہ خوردن برائے استعانت بر اعمال
 دین و عبادت بود و آں سزاوار باشد بدانچہ نوع پہارت بروے تقدیم کنند و
 نے فرمود نیز بانرا سنت است کہ ہماں را خود دست شویا ند امام شافعی در خانہ
 امام مالک رحمۃ اللہ امام مالک امام شافعی را دست شویا ندین گرفت
 امام شافعی امتناع نے فرمود امام گفت بدیں سبب ناخوش مشو خود دست
 ہماں سنت است ملائیم بمعنی حکایت فرمود کہ ہارون رشید ابو معاویہ
 ضریر را ہماں طلبید چوں از طعام فارغ شد ہارون رشید دست او شویا
 بعدہ او را گفتن میں الی کہ آب بردست تو کہ میریزد گفتن نمیدانم گفت
 امیر المؤمنین بعدہ گفت انما اکرم العلم واجللتہ فاجلک اللہ و
 اکرمک کما اکرمک العلم و فرمود چوں ہماں را دست شویا ند اول دست
 خود بشوید و حکم دست شویا ندین خلاف حکم آب خوراندین است بعدہ
 فرمود آنکہ دست نے شویا ند ایستادہ شویا ند ایستہ بعدہ فرمود کہ یکے پیش چنید
 رحمۃ اللہ علیہ آب آور دنا دست شویا ند ہشت چوں او ہشت چنید بایستاد گفتند
 چہ کردی گفت او را واجب بود کہ بایستادے دست شویا ندے چوں او ہشت مرا
 بایستاد و قتی مجلس سلطان المشایخ طعام آوردند سلطان المشایخ بنہم کرد و
 فرمود کہ در عرب طشت آفتابہ کہ بعد از طعام آرند آں را ابو الیاس گوین یعنی مایہ
 نو میں بہت زیرا کہ بعد از ان ہیچ طعام نخوہند آوردن گاہ بر طریق طبیعت فرمودند
 کہ در ہندوستان ابو الیاس تینول است کہ بعد از تینول ہم طعام نیارند

بعد ازاں فرمود کہ در عرب تنہا نہ باشد از آنخے طشت و آفتابہ باز پسین را
 ابو الیاس گویند و نمک را ابو الفتح گویند و مے فرمود ابتدا و انتہا نمک کردن
 امان باشد از جزام قال علیہ السلام تو دو اولو بالماء الحار و مے فرمود
 اینک انگشت بآب دہن تر مے کنند و نمک بر میگیند نیامدہ است امیر حسن
 شاعر رحمۃ اللہ علیہ برین حرف و شکر این فائدہ گفت الحمد للہ حق نمکے بتجید شد
 سلطان المشایخ تبسم کرد و فرمود نیکو گفتی قاضی محی الدین کاشانی حاضر بود
 فرمود کہ ملیح گفت سلطان المشایخ فرمود کہ ملوح است و مے فرمود پیش از
 طعام دعا گوید کان النبی علیہ السلام یقول فی طعام اذا قرب الیہ اللہم
 بارک لنا فیما رزقنا فاعذنا عذاب النار بسم اللہ و وقت طعام خوردن
 لقمہ اول بسم اللہ گوید و در دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم و در سیوم بسم اللہ الر
 حمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم و بلند گوید تا دیگران را یاد
 دادہ باشد و اگر یا ہر لقمہ بسم اللہ گوید بہتر باشد تا سہ طعام مانع ذکر نشود و آخر الحمد للہ
 بہتر آنست کہ در لقمہ اول بسم اللہ گوید و در دوم بسم اللہ الرحمن و کاتب حروف
 بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است عن ابن عباس اذا فضع
 الطعام بین ید یدہ یقول بسم اللہ عنی عن کل اکل معی و کاتب حروف
 خدمت مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ سلطان المشایخ را دیدہ بود کہ در ہر لقمہ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم مے گفت و سلطان المشایخ مے فرمود کہ بزرگے بود
 ہر لقمہ کہ بگرفتہ بگفتے اخذ باللہ و مے فرمود قال عمر اذا اکلتم اللحم فابوا
 بالشید قبل اللحم و مے فرمود در لقمہ کس نمزد و لقمہ بزرگ نکند و لقمہ را نگذارد
 دیگر بار بکا سہ نبرد و دست و دہاں بنان و سفرہ پاک نکند و استخوان برآک
 مغز بیروں کردن بر نان نرزد و هیچ چیز بزاں نہند و مے فرمود تا تواند بر سفرہ
 آب نخورد و انگشت دست راست خضر و بنصر کہ چرب نشدہ باشد کوزہ را بگیرد
 درین معنی حکایت فرمود کہ در خانہ شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ دعوتے

بود چوں طعام برداشتند درویشے پیش از آنکہ دست بشوید آب است و خود خورد
 شیخ بدالدین رحمۃ اللہ علیہ خواست کہ با آن درویش ماجرا بکند بسبب تہک
 ادب قاضی منہاج الدین جو رجائی رحمۃ اللہ علیہ شفاعت کرد شیخ از سر
 آن درویش بگذشت زیرا کہ اگر بدست و دهن آلودہ در کوزه آب خورد کوزه
 آلودہ شود تا اگر کسے دیگر در آن کوزه آب خورد او را دشوار نماید و بخط مبارک
 سلطان المشايخ نبشتہ دیدہ ام الفیض الانسان فی الماء قال انکان من
 ربق فلا یاس من الريق الکبد راء حضرت سلطان المشايخ و تامل شد
 یکے از حاضران لفظے چند فرو خواند کہ این حدیث است ہر کہ آب خورد یک
 دست پیش کند او آمرزیدہ شود سلطان المشايخ فرمود کہ این حدیث در کتب
 احادیث کہ مشہور و معتبر است نیامدہ است شاید کہ بودہ باشد حدیثے کہ مردم
 بشنودن تواند گفت کہ این حدیث نیست اما این توان گفت کہ در کتبے کہ احادیث
 جمع کردہ اند و اعتبار یافتہ نیامدہ است و نے فرمود وقت طعام خوردن
 خاموش نباشد کہ عادت گہراست و طعام را مع و دم نکن کہ کاسہ بوقت پاک
 کردن بدست بگیہ و بر سفرہ نہادہ پاک نکن کہ این کاسہ نازے نباشد و قتی
 در مجلس سلطان المشايخ طعام آمد و ند چوں طعام خرج شد امیر خسرو
 رحمۃ اللہ علیہ کاسہ را پاک مے کرد و نے یسید حضرت سلطان المشايخ
 فرمود کہ چہ میکتی عرض داشت کرد بزرگے بود او را خواجہ کاسہ لیس میگفتند
 او مے گفت من کاسہ لیس خواجہ ام وقف نکنند لقولہ علیہ السلام الفیض فی الطعام
 ینہب البرکت و از کہتران کسے را نوالہ ندہد مگر شیخ دہد نوالہ کسے دہد کہ او را
 ولایتے تواند داد و اگر داد و ند کند دست از طعام تا ہمہ نکشد نکشد پیش از
 سفرہ برداشتن تخمیز دمان پارہ پا و پیش کسے نہند و کسے را بسر کار دچیر
 ندہد و در اثنا مے طعام خوردن سلام و جواب نگوید انگاہ فرمود کہ شیخ
 ابوالقاسم نصیر بادی پیر شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہا بایارال

بہم طعام خوردن مشغول بود ابو محمد جوینی پدر امام الحرمین اوستاد امام عالی
درآمد و سلام کرد ابو القاسم و یا راں التفات نکردند چون طعام خوردہ شد ابو
محمد جوینی گفت من درآمد و سلام گفتم شما هیچ جواب ندادید ابو القاسم گفت
رسم ما بچنین است ہر کہ در جمعہ در آید اگر آن جمعہ بطعام مشغول باشد آنکس را
نہ باید سلام نکنند و نشین چوں از طعام فارغ شوند انگاہ آنکس سلام کند امام
ابو محمد جوینی گفت اینخی از کجا میگویی از عقل یا از نقل ابو القاسم گفت از روئے
عقل طعامی کہ خوردہ می شود برائے قوت طاعت است پس آنکس کہ بر نیت
ہستقامت کند گوئی در عین طاعت است پس آنکہ در طاعت مشغول باشد مثلاً در نماز باشد
حلیک چگونہ گوید و نیز می فرمود سلام گفتن بر سفرہ جمع مشوش شوند و خواهند کہ قیام آرند
و اینخی نہی است لقولہ علیہ السلام ان فی الصلوٰۃ لشغلا و این دلیل است
برینکہ در مشغولی سلام نباید کرد و روئے فرمود در حدیث است طعامی کہ
بخورند از آن متقی بخورند و بکسیکہ طعام دهند آدمی باید کہ متقی باشد
انگاہ فرمود طعام متقی دادن دشواری دارد زیرا چہ میان ہمانان مردم
چہ دانکہ متقی کیست بعدہ فرمود حدیثی دیگر در مشارق آمدہ تراست
طعام دہید و سلام کنید ہر کہ ہست و می فرمود بر سر سیرے خوردن زیواست
مگر دو کس را یکے آنکس کہ ہمانان بروئے برسد اگر چہ آنکس سیر باشد اما برا
آنکہ ہمان چیزے بخورد و روا باشد اگر بر سر سیرے بخورد و دوم ضاحی را کہ
وجہ بخور نہ باشد اگر بر سر سیرے چیزے بکار برد و روا باشد و می فرمود اگر در نشین
در طعام خوردن لذت بیابد آن لقمہ را نشاید کہ فرو برد اگر در یاد حق بودے
غالب آنست کہ آن لقمہ لذت ندادے شیخ سعدی گوید اگر لذت
ترک لذت بدانی و گردت نفس لذت بخوانی و بخط مبارک سلطان
المشاخ نبشتہ دیدہ ام من کل و تحتم و خل الجنة المحتامت و هو الساقط
علی الخوان قیل یا رسول اللہ هل انزل الیک طعام من السماء قال انزل

الى طعام بمسجدى قد رعى بعث حمار الى السوق وقال لا تأكلوا الاكل من
 من السمك وهو سمك شبيه الحيات ولا تكونن امغته في الجاهلية الذى
 تبليغ الناس الى طعام من غير ان يدعى عليه وفي الاسلام المقلد
 الذى جعل دينة تابع الدین الغير نكته در بیان آداب مایه كشیدن
 حضرت سلطان المشايخ قدس سره الغریزے فرمود چوں سفره نهد
 اول استین درنورد وابتدا از استین راست کند لقول علیه السلام ^{لکمین}
 بطهوره وطعامه وجمیعت بر سفره سنت است و تنها مکروه لقول علیه السلام
 اجتمعوا على طعامکم لیبارک لکم فیہ انگاہ خادم پایاں آید و دستها برهم
 نهد و بگوید صلوات و لفظ صلوات از صحابه گرفته اند که چوں جمعیت خواستند
 ساخت آواز دادند که الصلوة جامعة تامه حاضر شد ندے و خادم
 برپا سے باشد تا جمع از سفره فارغ شوند کما قال قتادة قد مر وقد
 رفقاه النبی علیه السلام یحذهم قال اصحابه نحن نحمد یارسول الله
 قال لا نهکم کانوا اصحابی مکرمین والی حجب ان اکافیهم چوں جمع دعا کردند
 سرچی چراغدان از سفره برگیرد و انگاہ سقا کوزه و آنکه خادم کا سه آنکه نکران و آنکه
 استخوان و تره آنکه نان برگیرد و همه بر عکس نهادن برگیرد چنانکه در سبزی پیروان من و فترین
 متاهاں را بادارت بدو شبانگاہ بر سفره نشان مجرداں هر دو وقت بر سفره نشینند
 صفت اہل بہشت است ولهم فیہا از قہم بکره و عشیا چوں زخالدراں خلال برگیرد و
 بشکر اللہ بالجنۃ و عاگوید قال علیه السلام المتخللین من امتی فی لوضو الطعام بنوہ خام
 جاروب بردست چپ گیرد و بروبد انگاہ دست شویاندا اول استین دست درنورد و خادم بر سر
 ہر دو پا دست شویاندا اول خادم دعا کند طہرک اللہ من الذنوب ترک اللہ من العیوب
 بعدہ سماع ایت از قول الان کنہ روی علیہ السلام انی بشرب فشرب منہ وعن یمینہ غلام
 وعن یشارہ الاشباح فقال الغلام تاذن لی ان اعطی ہوا لاء فقال الغلام واللہ لا اوتر
 بنفسی منذ احدث قال علیہ السلام ایما منکم سقا اللہ من شرب بالجنۃ سرچی را نور اللہ
 قلبک کوپل الغایب بلا نصیب غایبان و ورتر محمول است میفرمود بعد از آنکه

طعام خود زندگیکرآمدہ است و آن تکبیر یعنی حمد است یعنی بر شکرانہ نعمت حمد گویند بعد
 از آن فرمود وقتے رسول علیہ السلام صحابہ را فرمود کہ امید میدارم فردا اہل بہشت
 ربعی شما خواہید بود و ثلث و اربع امتان دیگر یاران شکر اس نعمت تکبیر گفتند باز
 رسول فرمود علیہ السلام کہ ثلثی از اہل بہشت شما خواہید بود و ثلثانے امتان
 دیگر باز صحابہ تکبیر گفتند باز رسول فرمود کہ نصفے از اہل بہشت شما خواہید بود و
 نصفے امتان دیگر باز صحابہ تکبیر گفتند آگاہ سلطان المشایخ فرمود کہ درین محل
 ہا تکبیر گفتن بجائے حمد است اما آنکہ بعضے درویشان ہر بار وہہ مصلحت گویند
 کہ تکبیر گویم جائے نیادہ است کاتب حروف در جامع الاصول فی احادیث
 الرسول دیدہ است قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتفعت
 اصوات التکبیرات بعد ارتفاع السفر حلت ما عقدت الافلاک خانہ
 را از خانہ ہا و عنکبوت پاک کند کہ آن مسکن دیواں باشد شرط مغربی آنست
 کہ دست از زانو بالا تر نہ برد بکف دست مال نہ باصابع عریدان را کہ کبر باشد
 خدمت متوضا فرماید نکتہ در بیان فوائد قلت طعام سلطان المشایخ
 قس السدسہ الغریزے فرمود کہ بزرگے گفتہ است یک لقمہ کمتر خورم و ہمہ
 شب بخیم بہتر از آنکہ سیر بخورم و قیام شب بکنم و مے فرمود کہ شیطان ہمچنین
 گوید سیرے کہ در نماز باشد من اورا معانقہ کنم پس ہر گاہ کہ ایں سیر از نماز سیر و
 آید تو او دانست کہ استیلاے من بر و تا چہ غایت بود و باز گرسنہ کہ خفتہ شد
 من از و بگریزم ہر گاہ کہ ایں گرسنہ در نماز باشد تو او دانست کہ نفرت من
 از و تا چہ باشد مے فرمود در روشی راحت تمام است و از آفتہا امین غایت کا
 در روشی در سختی آن باشد کہ اورا فاقہ باشد و اں شب کہ فاقہ افتد اورا شب
 معراج بود و مے فرمود در روشی را باید ستہ روز بیاسپے نخورد و مے فرمود در روشی
 را باید سیر نخورد و دیر نخسپد باید کہ فطورے و محجورے دایم باشد بقدرے تا
 نفس کہ مرکب راہ حق است از پاسے در نیاید و مے فرمود کمال مردم چہار

نکتہ

یعنی انگشتان

چیز است قلت الطعام وقلت الكلام وقلت المنام وقلت الصحبت مع الانام و
 می فرمود که از ائم المومنین حضرت عایشه رضی الله تعالی عنہا نقل است
 که بگویند در ملکوت را بگر سنگی و تشنگی و می فرمود که مولانا علاء الدین اصولی
 سخت بزرگوار کسی بود تا سه روز گرسنه بود و چنانکه در سبق گفتن کف
 بد هاں آمد و می فرمود در سحر بقدر ما یطلق علیه الاسم پیش خور و می
 فرمود تا مردم بر خود تنگ نگیرد و نیا ساید از خوش خوردن و خوش خفتن کار
 پیش نرود بزرگ گوید بهیبت خوردن بر اے زیستن و ذکر کردنت و
 تو متقده که زیستن از بهر خوردن است و کاتب حروف بخط مبارک سلطانی
 المشایخ نبشته دیده است اخذت صوم الدهر بعد ما سالت نفرا
 فاجابوا جوا بآ واحد اسالت الاطباء عن اشفاء الداء قالوا الجوع
 وقلت الطعام وسالت العباد عن انفع الاشياء فی عبادة الرحمن
 فاجابوا الجوع وقلت الطعام وسالت الزهاد عن اقوی الاشياء
 فاجابوا الجوع وقلت الطعام وسالت العلماء عن افضل الاشياء
 علی حفظ العلم قالوا الجوع وقلت الطعام وسالت الملوك عن
 اطیب الادام قالوا الجوع وقلت الطعام قال ابو طالب المکی مثل
 المومن مثل الذی هیر لا یحسن صوته الا بخلاء و جوفه و عنه علیه السلام
 اطلبوا الخیر من بطون شعبت ثم جاعت فان الکرم فیها باقی ولا
 یطلبوا من بطون جاعت ثم شعبت فان اللوم فیها باقی الجوع
 منهن الاصول ومطیة الاصول و فی الحدیث اذا احب الله
 عبد افی مواضع الطعام الرخیص وقال علیه السلام رضیک الحجاج
 خیر من بکاء الشبعان وقال بعضهم ما جمعت فی داری طعام یوم
 دلیلة وما شعبت منذ اسلمت لان الشبع یکنی بالکفر قال حماد
 ابن ابی حلیفه دخلت علی داود الطائی والباب مغلق سمعت

يقول اشتہیت البقل واطعمتک ثم اشتہیت التمر لتلیک ان لا تاکی
ابن قد خلت قاده و حد قال المالك ابن دینار من ترک اللحم بعین
یوماً نقص عقله وانا ما اكلت عشرين سنة وعقلی كامل یوم یرید واز
شیخ شیوخ العالم قریب الحق والدين قدس الله سره الغریز شعوان اذ
الناس من شغل بالاكل واللباس وخواجہ حکیم ثنائی خوش گوید ابیات

بہر کش امروز قبلہ مطبخ شد	وآنکہ فرداش جابد و زخ شد
آدمی را دین کہن بر زخ	ہم ز طبخ در یست و در دوزخ
بہر کم خوردن است بے آبی	دہن بہن و نطق اعرابی
چوں خوری بیش پیل باشی تو	کم خوری جبرئیل باشی تو
خورانک فزوں کند حکمت	خوبیاری کم کنی علمت
لقمہ گر کنی ز خوردن بیش	ہیضہ آر دکلید کلخن بیش
با فمہ چوں بد و نپر دازد	از زنج کلخنہ دگر سازد

نکتہ
نکتہ در بیان کسوت اہل تصوف کاتب حروف بخط مبارک حضرت
سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ است الثوب الابيض اولی بقولہ
علیہ السلام خیریتا بکم البیض قال علیہ السلام اللبسا
الثیاب الابيض فانہا اطہر و طیب کفنتوا فیہا موتاکم ان المشایخ
اختاروا الارزق للمرید لثلاثہ معان الاول لکونہ متحمل للوسخ و لا یشوش
الوقت بغسلہ والثانی لانہ اختص باهل المصائب و هم اہلها
لتضییع الاوقات التي مضت فی غیر طلب الحق سلطان المشایخ
مے فرمود کہ درویشیہ در غایت مشغولی بخیرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والدين قدس الله سره الغریز برسیا چند گاہ بخیرت ایشان بودہ جامہ
اک درویش بغایت ریگلیں شدہ روزے اورا گفت کہ جامہ ما چرا
نہ شوی چوں او بحق مشغول بود جوابے نگفت چوں بالحق پرسید کہ

جامه جرانیشوی بعجز تمام گفت که فرصت جامه شستن کجاست سلطان ۴۲۱
 المشایخ فرمود هر بار که جواب آن درویش بدان عجز و مسکنت مرایا دآید
 عجز و مسکنت وینته در من پیدا شود و الثالث لان من عاداهم ليس
 الا لوان الممت لونته بلون الانوار المشاهدة لهم وللنفس لوان ولها رزقه
 الا ان بالنفس لمطمئنة مظلمة فاختلط به نور الذکر والرزقه يتولد من
 امتزاج السواد والبياض نوار النفس تارة تكون ازرقة ثم اخضر فاوله
 القلب تارة تكون ابيض وتارة تكون اصفر تارة تكون ازرقة وتارة تكون
 احمر فاختروا الصوفية الارزق لما فيه اطهار العجز ولهذا قال بعضهم
 لو عرف ابن منصور حق المعرفة لكان قوله انا التراب عوض قوله انا الحق وترو
 الاسود مع انه حمل لمعين احدهما الاحترام العباسية والثاني احترام
 عن التشبيه بالكفار العتابية روى ان النبي صلى الله عليه وسلم اتاه رجل
 وعليه ثوب معصر فقال لوان ثوبك هذا كان في تنبور هلك او تحت قدار
 هلك لكان خيرا لك فجعده الرجل في التنور ثم اتى قال عمر ما فعلت الثوب
 قال صنعت ما امرتني فقال ما كن امرتك فلا لقيت على بعض نساءك
 اى صرقت ثمنه الى دقيق تحبزه او حطبت نطيم به فاذا من السالك عن
 نفسه فله ان يلبس اى الناس شاء عن البراء بن عازب ما رايت احدا
 في حلة حمراء احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح وعليه عمامة سوداء
 وفي روايته سوداء حر قانية قد رخی طرفها على كفيها اى على نور ما اخرجته
 النار وحدث عمر اذ ان يستبدل لعماته لما راى من ابطالهم في تنفرد
 فقال اما عدى فقال عربي بعمامة الحر قانية حبة صوف شيرين ست است
 اهدى وحيته لرسول الله صلى الله عليه وسلم جبتين فلبسها حتى تمخر قامات رسول
 الله صلى الله عليه وسلم في الصوف وعليه احد عشر رقعة ومات ابو بكر في الصوف
 وعليه اثني عشر رقعة ومات عمر في الصوف وعليه ثلث عشر رقعة

اہل قباچہ بسیار پوشیدہ اند قال عبد الرحمن اے عمامہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قد لہا بین یدی ومن خلفی دستار رسول عمرہ بالکلا
 عقد کردہ و خزینہ سلطان خوارزم شاہ دیدہ اند بنا نقل رسیدہ است و
 سراویل عورت پوش است در طریقت نشاید کہ نظر غیرے بروے افتد
 و کشیدن سراویل ابتدا بپاے چپ کن و در پوشیدن بپاے راست نکتہ
 و در بیان ادعیہ ماثورہ کہ از شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
 سرہ العزیز منقول است از حضرت سلطان المشائخ الفواید النبوی
 من شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ قال عزمنا غلتمولنا
 عند الرقة فاند مقررۃ بالاجابة روى ان ابراهيم بن ادھم رحمت اللہ
 علیہ راى حضرت العزات جل جلالہ فی المنام وتعلم هذا عا بتعليم
 الحق وقال عز وجل كم تسال حاجات اللغو وما لا يغيتك فقال يا رب
 كيف اسالك الحاجه واطلبها عندك قال عز وجل قل الهی رضی
 بقضائك وصبر فم علی بلائک واورعنی شکر نعمائک واسالك تمام نعمتک
 ودوام عافيتک اللهم جبنی فی قلوب المؤمنین خواجہ فرمود سر کر اکا
 یا مجھے پیش آید شب پانزدہم ماہ مستقبل قبلہ نشین نوزدہ ہزار بار بگوید
 والہ المستعان و ہر بار کہ ہزار تمام شود سر سجود نہد سر بار بگوید آمین
 آمین بعدہ حاجت خواہد حق تعالی ہمت اورا کفای گرداند بیشک اوصاف
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین هذا دعا بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی
 الاسلام الحمد للہ علی السنۃ والجماعۃ الحمد للہ الذی علمنا علما
 نافعاً ولم یترکنا عمیان القلوب الحمد للہ علی الصحۃ والسلامۃ
 الحمد للہ الذی اذهب عنا الغضب ولحد والحزن ولم یجعلنا
 من المغضوبین علیہم الحمد للہ بكل نعمۃ ودریاء وبناء الحمد للہ علی لتوفیق
 والحمد للہ علی کل حال الحمد للہ علی نعمائہ فی السر والعلائیۃ الحمد للہ

رب العالمين الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور
شكور الحمد لله الذي اجلنا دار المقامه من فضله اوصاني شيخ
شيوخ العالم بهذا الدعاء اللهم ادخل في قلبي السرور و اذهب
عنا الهم والحزن سمعت من شيخ شيوخ العالم قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان القلوب تصد ام كما يصد المرقه قيل فما جاءها
يا رسول الله قال ذكر الموت وتلاوت القرآن قال النبي عزمر ان الله ^{سبح}
من العبد اذا يرفع اليه يديه ان بردها خائبين علمني شيخ شيوخ العالم
ربنا امنا بما انزلت واتبعت الرسول فاكبتنا مع الشاهدين اللهم جعل
من بين ايدينا نوراً ومن خلفنا نوراً واجعله فايذاً وضياءاً وديلاً
الى جناتك النعيم ودارك دار السلام مع الذين انعمت عليهم من
البنين والصدّيقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقاً
اوصاني شيخ شيوخ العالم بسم الله الرحمن الرحيم ات نفسي تقو بها
وزكها انت خير من زكها انت وليها ومولها فاغفرها واقبل
معدرتها اللهم انت لي كما احب فاجعلني لك كما تحب اللهم
اجعل سريري طاهرة وخيراً من علايتي طاهرة وصالحه اللهم
ارزقني حسن الاختيار وصدق الاقتدار وصحبت الاختيار والابرار
يا خالق الجنة والنار مناجاه علمني شيخ شيوخ العالم الهلّ ضاقت
المن اذهب الاليك وخايت الامال الا لديك وانقطع الرجاء
الاغنىك وبطل التوكل الا عليك رب لا تد رني فراذا وانت
خير الوارثين وبحق انزلناه وبحق نزل وبحق كهيعص وحس
عسق وصلى الله على محمد وآله ^{عليه السلام} بين وسلاط ان المشايخ في فرمود
که از شيخ شيوخ العالم فرید الحق والدین شنیده ام که در وقت مناجات
از حضرت صمدیت این بایده خواست بیت از حضرت توسته چیز میخواهم من

وقت خوش و آب ویدہ و راحت دل پے علمنی شیخ شیوخ العالم اللهم ان دخل
الشک فی ایمانی بک ولم اعلم به ثبت عنه و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله
اللهم ان دخل لکفر فی سلامی ولم اعلم به ثبت عنه و اقول لا اله الا الله
محمد رسول الله اللهم ان دخل الشک فی توحیدی بک لم اعلم به ثبت عنه
و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم ان دخل الشبهة فی معرفتی بک
و لم اعلم به ثبت و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم ان دخل لنفاق
فی قلبی ولم اعلم به ثبت عنه و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله لا حول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آلہ اجمعین
تکلمتہ در بیان ادعیه ماثورہ کہ از حضرت سلطان المشایخ قدس الدسرہ العزیز منقول است سلطان المشایخ قدس الدسرہ العزیز نے فرمود بندہ
بوقت دعا معیتے کہ کردہ باشد ہیچ پیش خاطر نیار و وہیج طاعتے نیز اگر طاعت
پیش آرد عجب باشد و دعائے عجب مستجاب نشود اگر معصیت پیش آرد و زرا
سستی آرد پس وقت دعا نظر خاص بر حمت حق باشد و موقن باید بود و البتہ اس
دعا مستجاب است وقت دعا ہر دو دست متصل یکدیگر باید داشت و نیک بلند بای
داشت و ہمچنین صورت باید بست کہ گوئی ہمیں زماں چیزے بردست او خواند
انداخت و راتنامے اس فرمود کہ دعا تسکین دل است خداے عزوجل میداند
کہ چہ مے باید کرد و مے فرمود کہ دعا قبل نزول البلاء باید خواند چوں بلا از بالا نازل
مے شود و دعا از فرود بالا میرود و رہوایکجا مے شود متعارضان اگر دعا قوتے
یاش بلا را باز گرداند و اگر نہ فرو آید ملائم اس حکایت فرمود چوں نداے بک
نخل نیشاپور رسید حاکم آنجا کس رشخ فریدال دین عطار فرستاد کہ دعا بکن او جواب
گفت وقت دعا گذشت اکنون وقت رضا است بعد ازاں فرمود کہ بعد نزول
بلا ہم دعا باید خواند اگر چہ بلا دفع نشود اما صعوبت بلا کم شود و بعدہ
فرمود چوں بلا نازل شد باید کہ ازاں بلا ہیچ کراہیت ندارد و فرمود

تکلمتہ

و فرمود کہ شکل ان اینغنی را سکراند کہ ہرگز تصور ندارد کہ کسی را مکر دے برسد
 اور از ازاں کراہتے نباشد فرمود این را جواب ہاست یکے آنکہ بسیار باشد کہ مرد
 کہ در راہ میرود و خارے در پائے او خلد و خوں میرود و او چنان تعجیل میرود و
 او مشغول پیچہ نیست کہ اور از ازاں خبر نیست و نیز در محاربہ یکے مشغول است و او
 زخمے میرسد و او چنان مستغرق حرب است کہ اور اصلاً از ازاں آگاہی نیست چوں
 بمقام خود میرسد معلومے شود بعد از ازاں فرمود کہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ
 علیہ جائے نبشتہ است کہ مردے را با تہام گرفتند و اورا ہزار چوب زدند کہ بیچ
 جزیع نکرد و آن را الی ظاہر نشد از و پرسیدند کہ این چہ حال است گفت در
 آنحال کہ مرا میزدند معشوق من در نظر من میگردید و مرا در نظر او بیچ درد نرسید بعدہ
 فرمود چوں استغراق این معنی کہ گفتہ آید از ازاں درد ہا خبر ندارد و آنکہ مشغول
 باشد بطریق اولی و این معنی در حقیقت لایق تر آید ہم بر سر ادعیہ ماثورہ کہ منقول است
 از سلطان المشایخ کہ نے فرمود بعضے یاران را کہ شمارا بگویم مقالید السموات
 و الارض چیست این وہ تسبیح است بعدہ فرمود ہر یکے را صد بار بگوید تا ہزار بار
 شود و یادہ بار ہر روز بگوید تا صد بار شود اول لا الہ الا اللہ وحدہ تا آخر
 دوم سبحان اللہ و الحمد للہ تا آخر سیوم سبحان اللہ بحمدہ سبحان اللہ
 العظیم و بحمدہ تا آخر چہارم سبحان الملک القدوس سبحان قدوس
 رب الملائکۃ و الروح پنجم استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم و اسالہ
 التوبۃ ششم اللہم لا مانع لما اعطیت و لا معطى لما منعت و لا راد لما
 قضیت و لا یففع ذ الجحد منك الحمد ہفتم لا الہ الا اللہ الملک الحق البلیغ
 ہشتم بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض و السماء بسم اللہ الذی
 لا یضامع اسمہ شیئی فی الارض و لا فی السماء و هو السميع العليم ثم درود
 اللہم صل علی محمد عبدک و نبیک و حبیبک تا آخر دہم رب اعوذ بک
 من ہمات الشیاطین و اعوذ بک رب ان یحضر و ن و مے فرمود اسم عظم

بزبان عربی یا حی یا قیوم است و بزبان سریانی اسیا اشراہیا و بزبان فارسی امید
 امیدواراں و میفرمود از خواجہ ابراہیم اوہم سوال گردند کہ اسم اعظم یاد داری بگو جواب
 گفت معذہ را از لقمہ حرام پاک دار و دل از محبت دنیا دور کن بعدہ بہر اسم
 کہ خدای را بخوانی ہماں اسم اعظم است و مے فرمود ہر کہ ایں کلمہ بیست و پنج بار بخواند
 نزدیک خداے غفور جل از جملہ ابدالان باشد اللہم اغفر لہ متہ محمد اللہم ارحم
 امتہ محمد اللہم اصلح امتہ محمد اللہم فرح امتہ محمد اللہم تحبوا و عن امتہ محمد
 قاضی محی الدین کا شانی رحمۃ اللہ علیہ مے فرمود بخد مت سلطان المشایخ
 عرضداشت کردم کہ محمد حاجی ایں بندہ را در راہ پیش آمدہ بود مے گفت
 کہ از اں باز کہ از سفر حج آمایم در خانہ آرا مے نادام گاہ میخوانم کہ سفر کنم دگاہ
 مے گویم مفارقت عزیزاں نیکو نیست التماس من آنست کہ از باطن مبارک
 سلطان المشایخ استمداد دعاے بکنی نیت مرا از حضرت حق التماس نیست
 جز ایں کہ التماس کنم از لیت دعاے راہ را نیت فرحتے پیدا شود حال ایں بود
 بر آسے جہاں آراے حضرت سلطان المشایخ گذرانیدہ شد فرمود اورا
 بلوی آیتہ ہوالذی انزل لسکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانہ
 مع ایمانہم واللہ جنود السموات والارض وکان اللہ علیمًا حکیمًا ہر روز
 ہفت بار بخواند و در وقت خواندن دست راست بر سینہ فرو دآرد ہمیں
 جملہ مداومت کن از آنچہ شکایت میکنی خلاص یاب بدیست دواے دردت
 ایں سخن کہ میگویی بگو ہر چہ تو گوئی موجب است و متین و مے فرمود
 بر آسے وقع تنگی معیشت ہر شب جمعہ سورہ جمع باید خواند شیخ شیعہ العالم شیخ
 کبیر ہر شب آدینہ فرمودے و من ہر شبے میگیم ولے بر آسے خود ہرگز نخواستم
 سبب آنکہ ہر گونہ کہ اورا بیاید بار و درینمیاں حکایت فرمود و وقتے بزم جمعیتے
 گذشتم کہ ایشان در لباس صوفیاں بودند ہمانا یکے از ایشان با دیگرے مے
 گفت من چنین خوابے دیدہ ام دیگر تعبیر کرد کہ نیکو جوابے است روزگار تو خواہد

ساخت و مہیا خواہد شد من خواستم کہ با و بگویم اے خواجہ دریں لباس کہ توئی
 اہل این لباس یچنین تعبیر مکنند باز در خاطر کردم کیا ہے جواب اویم ہیچ گفتیم
 از ایشان بگذشتم و مے فرمود کہ وقتے شنیدہ ام کہ شیخ الاسلام بہاؤ الدین
 زکریا قدس السدسہ العزیز سپر خود را نور اسد مرقد ہما دعا مویختہ است طلب
 کردم آنرا یا فتم در آں دعا لفظ بود یا سبب لاسباب چوں لفظ محض اسباب
 است بحرست خرقہ شیوخ العالم کثرت دیگر در آں دعا ندیدم و مے فرمود
 شیخ صدر الدین از شیخ الاسلام بہاؤ الدین قدس السدسہ العزیز پرسید
 کہ این دعا چہ وقت باید خواند فرمود بعد ہر فریضہ وقت خفتن دعا اینست اللہم
 انک تعلم سریری و علی نیتی قاقبل معدتی و تعلم حاجتی فاعطنی سوا
 و تعلم ما فی نفسی فاعف عني ذنوبی اللہم انی اسالک ایماناً یا باش قلبی یقیناً
 صادقاً حاجتی علم انک لن یصیبی الا ما کتبت لی و رضایما قسمت لی یا ذی
 الجلال والاکرام امیر حسن رحمۃ السد علیہ عرضداشت کرد کہ مرد ماں مینخوانند
 اعینونی عباد اللہ یرحمکم اللہ مقصود بندہ اینست کہ معونت از غیر حق خواستن
 چگونه باشد فرمود کہ این دعا خواندہ اند و دریں عباد السد مخلصین مسلمین مضمحل
 است روا باشد کہ بخوانند کہ بزرگاں ہم خواندہ اند و شیخ نجیب الدین شہو
 خواندے و مے فرمود شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر را در خواب دیدم مرا فرمود باید
 ہر روز صد بار این دعا بخوانی لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا الملائک
 و لا الحمد و هو علی کل شیئی قدیر دیدار شدم این دعا را ملازمت کردم
 و با خود گفتم دریں فرمان مقصود ہے خواہد بود بعد ازاں در کتب مشایخ بنشتہ
 دیدم ہر کہ ہر روز صد بار این بخواند بے اسباب خوش زید دانستم کہ مقصود
 شیخ این بود بعدہ یکے از حاضران گفت این دعا دہ بار ہم آمدہ است در
 حدیث است ہر کہ این دعا دہ بار بخواند چنانستے کہ دہ برزہ آزاد کردہ
 باشد بعد ازاں فرمود کہ یکبار دیگر ہم شیخ شیوخ العالم در خواب مرا فرمود کہ

بعد صلوٰۃ عصر سورہ بنا چند بار بخوانی گفتیم کیلک فرمودہ پنج بار بخوان چنانکہ در نکتہ
 اور در روز تحریر یافتہ است بعدہ فرمود کہ حاجتے و وردے کہ از نفس حساب
 نعمتے پذیرفتہ میشود و اے آں راتے دیگر است انگاہ فرمود کہ چند و رست
 کہ من بر خود واجب کردہ ام و چند و رست دیگر است کہ از خواجہ خود یافتہ ام میان
 ہر دو و رست تفاوت بسیار است و مے فرمود برائے بر آمدن حاجات مسببات
 عشر عملہ باید خواند و مے فرمود ہر کہ بعد نوافل در گوشہ شود بخلوت صبا
 دست بالا کردہ سوے آسمان یا رب گوید ہر چہ از خدا بخواہد بیاید و اگر ہزار
 بار بگوید بیشک حاجت بر آید و مے فرمود ہر کرا حاجتے پیش آید تکبیر بسیار گوید و اگر
 بسیار نتواند صد بار بگوید و ہر کہ از خواب بیدار شود از حق حاجت بخواہد بیاید و
 مے فرمود جعفر خالدی راحمۃ اللہ تکیئہ بود روزے در کشتی سوار شد خواست
 کہ ملح را چیزے بدہد چوں جامہ باز کرد آں تکیئہ در دجلہ افتاد و برو دعاے
 بود مجرب آں دعا را بخواند و قتے کتابے را مطالعہ میکرد و در میان اوراق آں
 تکیئہ یافت دعا اینست یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ اجمع علی ضالقی
 و مے فرمود اگر قتے از درویش فوت شدہ باشد برائے باز یافتن آنوقت ہمیں
 دعا بخواند و مے فرمود ہر کرا مے پیش آید مسبحہ نہد ایں دعا بخواند اللہم
 لا تستفتحک بامحیی ابن زکریا یا مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک
 نستعین بعد ہر نمازے چند بار در سحرہ بگوید تا آں ساعت کہ ہم بکفایت رسد
 و مے فرمود ہر گاہ کہ مردم بر روے دشمن روند ایں نامہاے بزرگوار بخوانند
 دشمن مقہور گردد یا سبحو ح یا قذو س یا فحقو یا و دود و مے فرمود کہ شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز برائے من نبشتہ
 است کہ میان نماز پیشین و نماز دیگر روز چہار شنبہ غنیمت دارد و یارے از
 سلطان المشلیخ پرسید کہ بنہ را بدعاے مطول رغبت نئے باشد فرمود
 ہمیں دعا کافیست اللہم انی اسالک ان لا اسالک سواک بعدہ فرمود

کہ از دعا مابین پسندہ کردہ ام و نے فرمود در شہر دانشمندے بود بزرگ و قوتے
پسر اورا ببادشاہ عہد کارے افتاد و پسر اورا پیش بادشاہ بردنماں دانشمند
بیکدست مصحف و بیکدست صحیحین گرفتہ روے سوے قبلہ آورد و بایستاد و باز
حضرت عزت نجات پسر و سرخروی او طلبید بہ برکت این پسر او سرخروی یافت
و نے فرمود ہر کہ سورہ یوسف یاد گیر دو آں را ہزار بار بخواند ابواب نعمت
والاے حق برو کشادہ گرد و بعدہ فرمود پسر مولانا جمال الدین باسوی دیوانہ
شدہ بود و وقتے بہوش باز آمدے و ہوشیارانہ سخن گفتے پسرے اہل دانشمند
بود چند روز در حالتی مرابا او صحبت شد روزے اورا ہشیار یا فہم پر سیدم از
کے باز شمارا این حال آغاز شدہ است گفت از انگاہ کہ پدرم از خدمت
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین یکہزار بار خواندن سورہ یوسف آوردہ
پر سیدم بہ تمام ہزار بار خواندہ آید گفت اثر آں مے بینی و نے فرمود سید کا پتا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہجت امیر المؤمنین حسن و حسین این تعویذ نوشتن فرمود
اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان و ہامۃ و عین لامۃ
دریں محل قاضی محی الدین کاشانی عرضداشت کرد کہ تعویذ در گردن تعلیق
کردن آمدہ است فرمود نے بابا زود متصل باید بست معلق نمے شاید بعدہ این
حدیث فرمودند ان النبی عمر نہی عن التامیم و التولیت تمامیم مہربانے
کہ در گردن آویزند جمع تیممہ است و تولیتہ انچہ نویسند برانے دوستی زنے مر
مردے را یا دوستی مردے مرزنے را این ہر دو سہنی است مگر تعویذ و میفرمود
کہ وقتے شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر بنیست شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
قدس اللہ سرہ الزبیر عرضداشت کرد کہ خلقے از من تعویذے طلبہ فرماں
چیست بنو لیم بہم شیخ قطب الدین فرمود کہ نگار بردست تست و نہ برد
من است و تعویذ نام خداست مے نویس میدہ و نے فرمود مرا بار مادر خا
گذشتے کہ اجازت نامہ تعویذ نوشتن بطلم فرستے صالح وقتے مولانا بدر الدین سحاق

کہ او تعویذ بنشتے حاضر نبود و خلقی بہرت تعویذ خواستن آمدہ بودند مرا اشارت
کرد کہ تعویذ تو بنویس کتابت من بسیار شد دریں میاں شیخ زوے سوے
من کرد و فرمود کہ ملول شدی گفتم وقت شیخ حاضر است انگاه فرمود کہ من
ترا اجازت کردم تا تو تعویذ بنویسی و بدی بعد ازاں فرمود کہ مساس دست
بزرگان ہم کارے دارد وے فرمود وقت سحر ہم وقت خوش است و رد
آں یعقوب النبی علیہ السلام انما قال سوف استغفر لکم ربی لید
عونی وقت السحر فقیل انہ قام وقت السحر دعا اولادہ یومنون
خلفہ فاوحی اللہ الیہ قد غفرت لہم وجعلتہم انبیاء وے فرمود خواجہ حکیم
علی ترمذی ہزار بار حضرت عزت را در خواب دید کہ یہاں عرضداشت کرد کہ در
دنیا چہ دعا خوانم فرمان شد ای دعا بخوان بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حی
یا قیوم یا احسان یا منان یا بديع السموات والارض یا ذا الجلال والاكرام
اسالک ان یحیی قلبی بنور معرفتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ و بعضے گویند
عرضداشت کردی ترسم از زوال ایماں فرمان شد میان سنت و فریضہ
نماز بارہ و چہل و یکبار ہمیں دعا بخوان وے فرمود در سحر گاہ ہفت بار و در
اوقات مرجوعہ نیز ای دعا بخوان کہ من بے واسطہ کسے یافتہ ام
بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم اجلنی محبا لک و امتنی محبا لک و العننی
فی تحت اقدام کلاب احبا لک و در حدیث آمدہ است اللہم انی اسالک
احب من احبک الی اخرہ وے فرمود مرا ہم سایہ بود او را چند سال
نار و بسیار شدے ہمدراں زحمت مرا غنیمت زیارت شیخ شیوخ العالم
شیخ کبیر شد آں ہم سایہ مرا گفت کہ چون بخدمت شیخ کبیر برسی تعویذ برا
من بخواہی القصہ چوں بخدمت شیخ رسید حکایت آں یا گفتم و تعویذ
بخواستم شیخ مرا فرمود کہ ہم تو بنویس سلطان المشائخ وے فرمود من تعویذ
بنشتم و بدست مبارک شیخ دادم شیخ شیوخ العالم مطلع کرد و فرمود او را بدی

چوں بشہر آمدم آں تعویذ بد و دادم باقی عمر اور انار و نشد کے پرسید در آں
 تعویذ چہ نوشتند فرمود اللہ الشافی اللہ الکافی اللہ المعافی و مے فرمود فی الخیر
 قال جن اللہ محمد اعنا ما ہوا ہلہ ابعث سبعین کاتب الف صباح
 و مے فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر بار کہ جبریل بر
 آمد وصیت کرد بخواندن این دعا اللهم اذقنی طیباً و استعملنی صالحاً
 و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام جائے جبریل و قال مر اللہ
 تعالیٰ قل لا متک لا حول ولا قوۃ الا باللہ عشرا عند الصباح و عشرا
 عند الماء و عشرا عند النور یرفع عنہم عند النور بلوی الدنیا
 و عند الماء بکید الشیطان و عند تصبیح غضبی و نیز بخط مبارک
 سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام جاء رجل الی عابد و قال ادع اللہ
 فرغ یدہ و قال اللهم ارحمنا بہ ولا تعذبہ بناری یا خلاص ولا
 تغد بہ بریاء ینافی الاعمال و مے فرمود بعد از نماز خفتن پیش از و
 ترکیباً رنود و نہ نام باید خواند در خواندن این ثواب بسیار است و مے
 فرمود و ہر کرا حاجتے پیش آید بعد از ہر فرضے ہفتاد بار بگوید یا شفیق یا رفیق
 نجحتی من کل ضیق حاجت بر آید و ثویان رضی اللہ عنہ گفتہ است من
 از پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنیدم مے گفت ہر کہ این کلمات بوقت
 خفتن بخواند مراد خواب بیند اللهم رب البیت الحرام و الشہر الحرام
 و الکن و المقام اقرأ روح محمد منی السلام برائے بر آمدن حاجات
 ہر کہ این دعا بخواند غرض او حاصل آید دعا اینست یا حی یا حلیم یا عزیز
 یا کریم سبحانک یا کریم لو کنی کار صعب را سلیم بحق ایاک تغلب و ایاک
 نستعین خواجه اقبال خادم سلطان المشایخ مے گفت من بجهت
 ہمے صعب سہ صد بار خواندم خدا یتعالیٰ آسان گردانید و خواجه علی زبیلی
 بخد مت سلطان المشایخ مے گفت کہ از شیخ بدرالدین غزنوی شنیدم

اور روایت کرد از شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سرہما العزیز برک
رفع التفات و قضاے حاجت دو رکعت نماز بتجدید و وضو بکے اردو سرچہ
خواہد از قرآن بخواند و بعد از فراغ پانصد بار درود گوید و زانوراست برگیرد و
رخسارہ برزانو نہد و بزبان ہیج بخواند و ساعتی بچنین نشیند بران نیت کہ
کہ ارادہ باشد حق تعالی حاجت او برآرد شیخ بدرالدین غزنوی فرمود مرا
التفاتے بود چنیں کردم غرض حاصل شد و من فرمود کہ بزرگے گفتہ است
در خزائن بعضے ملوک حقہ یافتہ و برآں پوستے و بر تہرآں نوشتہ بودند ہذا
شفاء من کل غم بسم اللہ الرحمن الرحیم بندہ در شب تاریک دو رکعت نماز
لَا اَدْعُو سِوَاکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّ ذَا النُّوْنِ عَبْدُکَ وَبَنِيکَ دَعَاکَ مِنْ
ضَلَالٍ رَّاحِبٍ وَنَادَاکَ مِنْ بَطْنِ الْحَوْتَ فَاَنْکَ قَدْتَ فَاَسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَا
مِنْ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نَجَّى الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدُکَ وَ
اَمْتُکَ اَنَا صَتِي بَيْدُکَ اَدْعُوکَ بِضُرِّ صَابِنِیْ وَاقُولْ کَمَا قَالَ یُونُسُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فَاجِبْ
لِیْ کَمَا اسْتَجِبَ یُونُسُ فَاَنْکَ لَا تَخْلُفُ الْمِيعَادَ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ وَّ مِنْ فَرَمود علامت قبول نماز این دعا بخواند اللہم انت السلام
و منک السلام تبارکت یا ذوالجلال والا کرام و از سلطان المشایخ
سوال کردند بزرگی ہر نمازے و دعاے کہ فرمودہ است از حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شنیدہ است یا از صحابہ کرام و خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ
عنہم این نماز ہا کہ فرمودہ است و سورۃ ہاتعین کردہ دعا مستحبی کردہ این
این از کجاست فرمود کہ انمغنی از الہام ہم باشد بعد از اں فرمود کہ پیش ازین
چوں من از وہلی بخدمت شیخ شیوخ العالم دراجوہن سینہ فتم این سئہ نام
میخواندے و میرفتے کہ یا حافظ یا ناصر یا معین و این دعا من از کسے نشنیدہ
بودم بچنین بر نسبت رفتن خود بخدمت ایشان و یاری خواستن از حق این

ستم نام بگفتے بعد از مدتے عزیزے مراد عاے بنشته داد و دعایں است
 يَا حَافِظُ يَا نَاصِرُ يَا مُجِيبُ يَا مَالِكُ يَوْمَ الدِّينِ اَيَاكَ تَعْبُدُ وَ اَيَاكَ نَسْتَعِيْنُ
 وے فرمود کہ بعد از او این برائے استقامت توبہ در سجدہ ستم بار بگوید
 اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ تَوْبَةً تُوجِبُ مَحَبَّتَكَ فِيْ قَلْبِيْ يَا مُجِيبُ التَّوَابِيْنِ وَ نِيْزِ
 از سلطان المشايخ برائے استقامت این دعا منقول است اَللّٰهُمَّ
 ارْزُقْنِيْ خَيْرَ دَارٍ مَّعَ الْقَرِيْنَةِ وَالْاَخْلَاصِ وَ اَلْاُسْتِقَامَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا
 اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وے فرمود کہ شیخ ابو سعید ابو النجیر مریدے را فرمود میخوایی
 کہ نزدیک خدا باشی این بیت بخوان تا آن وقت در آید بیت بے یاد تو من
 قرار نتوانم کرد و احسان ترا شهادت توانم کرد کہ بر تن من زباں شود ہر موے
 یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد و بعض میدارد کاتب حروف بر راءے مریدان حسب
 استغراق بر آنجملہ خواہد مویا الدین عمر انصاری وے فرمود در آنچه من بنجدست
 سلطان المشايخ قدس السدرہ العزیز پیوند کردم سبب چند نفر آدمی کہ در
 اہتمام من بود مذخا طر متعلق وے بود خدمت قاضی محی الدین کاشانی
 و این دعا گوے و قتیکیجا بنخدمت سلطان المشايخ عرضداشت کردیم کہ
 خاطر این بندگاں سبب این معنی ملتفت وے باشد ذوق مشغولے چند ال
 نے یا بند و رے نامزد حال این بندگاں شود تا اندک تعلق کہ ماندہ است
 از برکت نفس مبارک سلطان المشايخ دفع شود سلطان المشايخ روے
 مبارک خود بجانب قاضی محی الدین کاشانی کرد و فرمود کہ امیر المؤمنین
 علی کرم السد و چہ ہر سال دوازده ہزار دنیا ری فقرائے مکہ بدادے چوں از
 امیر المؤمنین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلبیدند امیر المؤمنین حسن فرمود امر و ز
 عنان مطلق بدست معاویہ است از و بطلبند فقرائے مکہ معزورند اشتد
 گفتند و طیفہ پد خود توبہ و یا بر معاویہ بنویس تا او بدید امیر المؤمنین حسن خواست کہ برقیام
 چیزے بنویسد قلم بر کاغذ نہاد نوک قلم بشکست امیر المؤمنین حسن فرمود این تعریف الہی آوریں با

بر معاویہ چیزے خواہم نوشت بدیں سبب مغموم گشت شب آں حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را در خواب دید حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
اے فرزند چرامغمومی گفت یا رسول اللہ چرامغموم نباشم دوازده ہزار دینار
امیر المؤمنین علی بفقرائے مکہ میدادند ایشان از مانے طلبند و مراقرت آں
نیست کہ بدہم حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تامل شد در اثناے
آں جبرئیل صلوات اللہ بر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت یا محمد
ہر کرا حاجتے دینی و دنیاوی پیش آید و کن کار تمشی نشود این دعا را در خود
سازد آں ہم بکفایت رسد دعا اینست اللهم اذن فی قلبی رجاك و اقطع
رجائی عن سواك حتی لا الرجوا احدًا غیرك رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
سہ کرت این دعا امیر المؤمنین امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ را در خواب تعلیم فرمود
دریں میان صُورۃ از آسمان فرود آمد و بردست امیر المؤمنین امام حسن رضی اللہ
تعالیٰ عنہ افتاد امیر المؤمنین امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ از ہیبت این خواب
بیدار شد صُورۃ بردست مبارک خود دید تفحص فرمود دوازده ہزار دینار بود امیر المؤمنین
امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقرائے مکہ را طلبیدہ و طیفۃ ایشان بدیشان داد
چوں سلطان المشایخ این حکایت تمام کرد و روے مبارک خود جانب من یعنی
خواجہ مویٰ الدین کرد و گفت تو و خود این بیت ساز تا اندک تعلقے کہ در خاطر
تست بکلی دفع شود بیت اینست بیت آمد کہ آنکہ عہد ہا تا زہ کنم پش آنجہ بداسے
صنم گزشت آنجہ گذشت بد عرض میدارد کاتب حروف برا نخلہ کہ کمال عظمت
و کرامت سلطان المشایخ بنگرید ہر یکے را ازین دو بزرگ و اسے مناسب
بحال و معاملہ ایشان فرمود زیرا چہ قاضی محی الدین کاشانی بوفور علم و کمال
تقویٰ آراستہ بود و خواجہ مویٰ الدین بکمال عشق و ذوق و محبت پیراستہ کاتب
حروف بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ است از ائمہ المؤمنین عالی نشہ
رضی اللہ عنہا روایت سے کنند و گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا فرمود در اک فلان قبیلہ مجروحہ زنی است برائے من بہ بین چوں دیدم آتش
 در ہفت اندام من افتاد گریاں باز گشتم اعرابے مرا پیش آگفت خواہی کہ آں زن
 بمیرد گفتیم خواہیم گفت شب برخیز دو رکعت نماز بگذارد در رکعت اول فاتحہ و اذان و اقامت
 و دوبارہ دو رکعت دوم فاتحہ و العادیات و دوبارہ بخوان بعد سلام صد بار لا الہ الا اللہ
 وحده لا شریک لہ لا الہ الا اللہ ولا الہ الا اللہ علیہ السلام و بیدار الخیر و ہو علی
 کل شیء قدیر و صد بار درود و ہفتاد بار یا غیاث المستغیثین اغثنی بک و ک
 سوے آں قبلہ کن و بگو یا من لیس کمثلہ شیء یا من لا یشہد شیء یا کافی
 کل شیء اکفنی من کل شیء یا ذی الہ الجلال والا کرام و دم سوے
 قبلہ فگن مادر مومناں بہچناں کرد آں شب آں زن برگ مفاجات برد پیغام
 گفت یا عالیشہ اک اعلیٰ جبریل بود و از شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ
 علیہ منقولست ہر کہ این دعا بخواند بر دست راست و آں دست بر کمر خود فرو
 آورد بکرم اللہ تعالیٰ از رحمت ہوا سیر شفا حاصل شود بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ
 لا الہ الا الہو الحی القیوم و عننت الوجوۃ للحی القیوم سلام علی نوح فی
 العالمین سلام علی ابراہیم قلنا یا ناکو فی برداً و سلاماً علی ابراہیم
 سلام علی موسیٰ و ہارون سلام علی آل یسین ما عندکم ینفذ الم اللہ
 لا الہ الا الہو الحی القیوم و ما عند اللہ باقی استمسک ہیا بحق نامہ بزرگ
 خدا ای و بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ از مقدمہ من برو بچنین چند
 کرت ہر روز بخواند نکتہ و ربیان فضیلت قرات قرآن سلطان المشائخ قد
 سرہ العزیز فرمود کتاب خداے غرر جل بر چہا چیز است عبارت و اشا
 و لطایف و حقایق عبارت مرعوم راست و اشارت مر خواص را و لطایف
 مر اولیا و حقایق مر انبیاء را و فرمود وقت قرآن خواندن معانی آں بر دل
 بگذارد و باید کہ دل خوانندہ متعلق بحق باشد و جلال و عظمت حق بر دل بگذرد
 بریں حرف یکے از حاضران سوال کرد کہ این معنی ہم تعلق بحق است چنانکہ

مرتبہ اولی بیان فرمودید فرمود کہ خیر آن بذات حق بود و این بصفات است
و دیگر در حالت تلاوت باید کہ انگسار حیا سے دروغالب باشد و این دولت
چہ لایق منست و مرا چہ محل این سعادت باشد و اگر این نباشد باید کہ بدانند کہ
مجازی تلاوت خداست ہر آئینہ جزا سے دہدیں محل امیر حسن علای سنجری
عرضداشت کرد ہر بار کہ بندہ قرآن مے خواند بیشتر واضح آں انچہ معلوم باشد بر دل
مے گذارند در اثنا سے تلاوت اگر دل بندہ بسودائے و یا باندیشہ مشغول شود
باز یا خود بگوید یا این چہ اندیشہ و چہ سوداست دل خود را بوضع مشغول کنم ہماں
زماں بر سر آستینے رسم کہ آں آیت مانع آں سودا و آں اندیشہ باشد کہ در دل
گذشتہ باشد سلطان المشایخ فرمود کہ این معنی نیکو است نیکو نگاہداری و
مے فرمود قرآن را با ترتیل و ترویید باید خواند یکے از حاضران پرسید ترویید چہ باشد فرمود
ترویید آں باشد دہکایتہ کہ خوانندہ از وقتے و وقتے صہل یاد مکرر باید کرد و وقتے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بخواست چیزے از قرآن بخواند گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم در
تسمیہ دل مبارک اورا وقتے پیدا نیست باز مکرر کرد بخط مبارک سلطان المشایخ
نہشتہ دیدہ ام قال رجل دخلت علی عائشہ رضی اللہ عنہا وھی تصلی
الصلوٰۃ والقراءۃ فمن اللہ علینا ووقینا عن اب السموہر و تردد الایۃ ففقت
حتی ضللت فخرجت الی السوق و اتهمت عہمی ثم رجعت وھی کماھی
تردد و تنگی و مے فرمود اگر روزے حقے کند بسرعت خواندہ شود از برکتے خالی
نباشد فاما حدیث بسیار خواندن از آنست کہ در سہ روز ختم کند و کسانیکہ این ہم
نخوانند در ہفتہ ختم کنند و کسانیکہ این ہم نتوانند در ماہ سہ ختم کنند و مے فرمود در
ماہ خواندن دولت مس مصحف ہم زیادت باشد و مے فرمود یک سیپارہ
بسکونت حرفا بعد حرف خواندن بہتر از پانزدہ سیپارہ بسرعت خواندن و در
چہیں خواندن نور تلاوت بیشتر باشد و در رواں خواندن ہم از نور خالی نبود
و در وقت خواندن دل را حاضر باید داشت و از خیالات و خواہراہتر از باید

کرد و اگر کسی بر معانی کلام اسد مطلع باشد آن را بوقت خواندن بردل میگذرانند و باین
 بهم که خیالات و خواطر هم در می آید نیکو است فاما اگر بر معانی اطلاع ندارد و از خیالات
 و خواطر مسلم باشد مخصوص و خشوع میخواند این نوع بهتر و موثر است بعده یک
 از حاضران سوال کرد که شما هر روز چه مقدار میخوانید فرمود که یک سیپاره
 و من فرمود که امام احمد حنبل حضرت عزت را هزار بار در خواب دید پرسید
 یارب فاضل تر چیست که مقرر یاب حضرت تو بدان تقرب نمایند چیست فرمای
 آمد که قرات کلام من باز پرسید با فهم یا بغیر فهم فرمای شد هر گونه که بخوانند
 و من فرمود شیخ جنید را نور اسد قبره در واقع نمودند که ما ترا مرتبه که تو داری
 می نمایم حجاب از پیش برداشته و مرتبه او بدو نمودند در غایت رفعت حمد و
 ثنا گفت و شادمانه گشت بعد درین حال مرتبه دیگر عالی تر از آن در نظر آمد تحمیر شد
 الهی آنچه این بنده خود را داده آن محض کرم و محبت تست و شکر آن کجا تو ام
 گذارد ولیکن درخواست بنده اینست که معلوم شود این کیست یافت این درجه را
 موجب چیست گفت این مرتبه کسی است که حافظ باشد اگر از قرآن محفوظ بود این مرتبه نیز دادند و عزیز
 در مجلس از سلطان المشایخ فاتحه خواست کرد تا قرآن یادماند سلطان المشایخ
 فاتحه بخواند بعده فرمود که چه مقدار یاد گرفته گفت بقیاس شش فرمود که اندک
 اندک یاد گیر و پیشینه را مکرر میکن بعده فرمود که شیخ بدرالدین غزنوی را رحمت
 اسد علیه در خواب دیدم از دور خواب فاتحه در خواستم بر نیت یاد گرفتن قرآن
 او هم در خواب فاتحه بخواند چون روز شد بدیدن عزیز لے رفتم و این خواب یاد او
 گفتم و از او فاتحه خواستم آن عزیز فاتحه بخواند و این فائده گفت هر که هر شب
 بوقت خفتن این دو آیت بخواند و قرآن یادماند و آیت های اینست و الهکم
 الذی واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم ان فی خلق السموات و الارض و اختلاف
 اللیل و النهار و الظل و النور فی تبحر فی البین بما یفهم الناس و ما انزل الله
 من السماء من ماء فاحیایه الارض بعد موتها و نبث فیها من کل دابة

وتصرف الرياح والسحاب المسخر بين السماء والارض لايات لقوم يعقلون
 ویا رہے رانیت یاد گرفتن قرآن شہر میں باب نجد ست سلطان المشایخ
 عرضداشت کرد فرمود باید کہ پیش قاری بخوانی وقرات ابو عمر و یاد گیری و
 اول سورہ یوسف یاد گیری و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام
 اتاہ جبرئیل وهو عند اضا دینی غفار ان الله ياهنك ان تقرا اامتك
 علی سبب احب الوجود وے فرمود شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قدس سرہ
 الغزیز بہت یاد گرفتن قرآن اول سورہ یوسف فرمودے کہ یاد باید کرد تا بہرہ
 ال حق تعالی حفظ تمام قرآن روزی کند وے فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ
 است ہر کرانیت یاد گرفتن قرآن باشد و ہاں نرسد و ہم در آن نیت از جہاں سفر
 کند چوں اورا بگورہند فرشتہ بیاید و تر بنجہ از بہشت آوردہ بدست او دہانگس آن
 تر بنجہ ابتلاع کند تمامہ قرآن اورا محفوظ گردد و فردا چوں حشر شود او حافظ مبعوث
 گردد وے فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است اذا وضع حامل القرآن
 فی القبرا حی الله الی الارض ان لا تاکل لحمہ وے فرمود بعد از ختم سورہ
 اخلاص کہ ثلث قرآن است سہ بار بخواند حکمت آن آنست کہ اگر در ختم کردن
 جائے نقصان شدہ باشد سہ بار سورہ اخلاص بخواند بارے ختم تمام شدہ باشد
 وے فرمود بعد از ختم سورہ الحجیہ بخواند و چند آیت بقر حکمت آنست کہ از پیغمبر صلی
 اللہ علیہ وسلم رسیدند من خیر الناس فرمود الحال والمرئیل و حال کسے را گویند کہ در
 منزل فرود آید و متحمل کسے را گویند کہ از منزل رواں شود و آں اشارت ہاں دارد انکہ قرآن
 میخواند بعد از ختم گوئی اوباز رواں میشود پس بہتر دماں کسے باشد کہ چون تمام کند باز آغاز کند بعدہ
 فرمود نا انچہ در تمامہ قرآن موجود است آن دہ چیز است از ان دہ چیز بہشت
 در فاتحہ موجود است و آن دہ چیز کہ در تمام قرآن است کہ ایم است ذکر ذات
 و افعال و صفات و ذکر معاد و تزکیہ و تخلیہ و ذکر اولیا و ذکر اعدا و حاجہ کفار
 و احکام شریعت اما ان دہ چیز کہ بہشت در فاتحہ موجود است الحجہ ذکر ذات

رب العالمین ذکر افعال الرحمن الرحیم ذکر صفات مالک یوم الدین ایاک
نعبد و ایاک نستعین ذکر معاد اہل نارا ذکر تزکیہ الصراط المستقیم ذکر تخلیہ
صلطہ الدین انعمت علیہم ذکر اولیاء غیر المغضوب علیہم والضالین ذکر اعدا
پس از وہ چیز کہ در جملہ قرآن است ہشت چیز در فاتحہ یافتہ ہیں محتاجہ کفار
واحکام شریعت نیست و مے فرمود کہ صاحب کشاف در الحمد نوشتہ است کہ
قرأت حسن بصری الحمد البکسر دانست و اک کسر دال بسبب محاورت لام
بندیدہ دارد کہ حرکت این لام بمعنی است اما الحمد برفع دال و لام این قسرات
ابراہیم مخفی است الغرض صاحب کشاف گفتہ کہ قرأہ ابراہیم از قرأہ
حسن احسن است زیرا کہ حسن بصری کسر دال بسبب لام میدارد یعنی کسر لام
بندیدہ بمعنی است دال الحمد نیز مکسور باشد اما ابراہیم رفع لام بسبب محاورت دال
الحمد مرفوع دارد کہ حرکت دال از جہت عاملی است و ہر حرکت کہ عامل آزا کہ
بگرداند قوی تر از ازاں حرکت بمعنی باشد و من اینجا استنباط کردہ ام و آن آنست
کہ دال الحمد یکسے ماند کہ اورا پیرے باشد کہ مے فرماید چنین باشد و لام بند یکسے
ماند کہ اورا پیرے نباشد و همچنین کہ ہست و مے فرمود اگر کسے خواہد کہ
قال مصحف بیند در صحیفہ رصفہ ستائے سطر ہفتم نظر کند کائنۃ و حی مثلہ اگر
صفیہ راستا بنام اللہ الرحمن الرحیم و یا ہفت اسم باشد خیر باشد دریں صورت تمسک
بآیت رحمت حاجت نباشد و مے فرمود چوں مصحف برائے قال بکشایند
باید کہ بدست راست بکشایند دست چپ با و یار نکنند امیر حسن علای سنوی
از سلطان المشایخ پرسید کہ مصحف در شکر چگونه توان برد کہ محافظت آن
دشوار است فرمود کہ بیاید بر دنگاہ بلفظ مبارک راند و آنچه ہنوز اول عبد اسلام
بود چوں رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہاشکے رفتے مصحف نمے بردندے
ترسیدے کہ ناگاہ شکستے شود و مصحف بدست کفار افتد و آنچه اسلام قوی
شد بعد ازاں مے بردند باز عرض داشت کرد کہ جائے مصحف در خیمہ دو شو اگر

دار و فرمود جانب سر جاسے باید کرد و جاسے پاک باید داشت لقتل است کہ
فرمود کہ سلطان محمود را بعد از وفات در خواب دیدند پرسیدند کہ خداے
با توجہ کرد گفت شبے من در خانہ میخواستم آسائشے کنم در آں خانہ طاقے بود در آں
مصحف داشتہ بودند من با خود گفتم این مصحف را ازینجا بیرون فرستم در خاطر
من گذشت کہ از راسے آسائش خود مصحف را چگونہ بیرون کنم الغرض آن شب
ہمہ شب نشستم بودم وقت نقل من شد مرا بداراں مصحف بخشیدند ایسا

صد مت صوت نے در حمت حرف
بستہ از مشک پردہ ہائے جلال
نبود دل بھیج شاں آگاہ
پردہ از شاہ کے خبر دارد
مغز اندکے چست اندر مغز
کہ زنا حرمے تو در پردہ است
ہمچنان است کز لباس تو جاں
جاں قرآن بجاں تو اں خواندن
شب و ہم خیال کیں بدر
پردہ ہائے حروف بکشايد
پاک باید کہ پاک را بیند
آید از پردہ حروف بروں
روے خوبے خود از نقاب سیاہ
بد آید لطیف روح سبک
نور قرآن بسوے این رسن است
تا بمیابی نجات خویش مگر
تا بر آں جان خود بدست آید

سجش از بس لطافت و طرف
بہر نا حرمایں بہ پیش جمال
پردہ و پردہ را از شاہ +
داندا آکس کہ وے بصردارد
کس چہ بیند مگر بصورت نغز
حرف را ز اں نقاب خود کردہ است
حرف قرآن ز معنی قرآن
حرف را بر زباں تو اں راندن
باش آکہ کہ صبح دیں بدر
سہر قرآن ترا چہ نمائید
خاک اجزائے خاک را بیند
پاک شو تا معانی لکنوں
تا نمائید بوجوہ ہر و چو ماہ
چوں عروسے کہ از لباس تنگ
در بن چاہ جانت را وطن است
خیز خود را رسن بچنگ آور
زاد مرداں رسن بدل دارند

تورسن را برآں ہی سازی + رسن از درد ساز و دلوا از راه بہر یک مشت کو دل از و سواس کہ بعلم خود ش کنی تقصیر + زین ہوس شرم شرع و دینت باد باشد از روز عرض بریزد اں کہ بے لاف زو زد عو بی ما سوے میداں خاص اسپ بتا گر چہ ماندہ بنزد ما نامش	تا کنی بہر ناں رسن بازی یوسف خویش را بر آزار چاہ باشد اغیار کردہ و اغماس کہ برائے خود ش کنی تفسیر تا اجل باخبر دق بہنت با کلہ جان تو کنت قسریاں پس ندانست قدر غنی ما روے ما ز نقاب خود بشناخت نیت ماندہ شروع احکامش
---	---

نکتہ در بیان ورودے کہ فوت شود سلطان المشایخ قدس السمرہ العزیز
فرمود ہر کہ چیزے بر خود ور کردہ است اگر سبب حتمے فوت شود و گاہے خواندہ
نشود در دفتر معاملہ او بنویسند وے فرمود اگر ورودے از کسے فوت شود از سببہ حال
بیروں نہ باشد یا اورامیل شہوت باشد یا خشمے را ند بر غیر محل یا بالاسے بد و برسد
ملازمینہ حکایت فرمود کہ مولانا عزیز الدین زاہد رحمۃ اللہ علیہ یک روز از
خطا کرد بازوے وے فرود آمد ازو پرسیدند کہ چہ حال است گفت من ہر روز
سورہ یسین بخوانم امروز خواندہ ام وے فرمود وقتے دیگر کیے بخد مت شیخ الاسلام
بہاؤ الدین زکریا آمد کہ من امشب چنیں خواب دیدہ ام شیخ فرمود کہ بقاے تو
نزدیک رسیدہ است بتوبہ پیوند چوں او برخاست صوفی از خانقاہ ایشاں آمد او ہم
ہماں خواب دیدہ بود چوں خواب تقریر کرد شیخ متحیر شد سبب آنکہ اولشکری بود
شاہینچنگے کشتہ شوداں صوفی سلامت است پیچ اثر ملتے ندارد ایں لاچکویم دریں
بود کہ خبر آوردند کہ آل لشکری کشتہ شدواں صوفی را نماز یاد فوت شدہ بود بعدہ
سلطان المشایخ فرمود بنگرید فوت نماز فوت نماز صوفی برابر مرگ داشتند وے
فرمود بزرگے بود او را میر گرامی مے گفتند کہ در شیعہ لا آرزو آں شد کہ بزرگ او ایو آں در شیعہ

اگر امتی بود کہ ہر خواب کہ دیدے بچنیں راست شدے اور اشتیاق امیر
گرامی غالب گشت رواں شد و رائے راہ بمنہ رسید و خواب شد دید
کہ امیر گرامی بخوابید و بیدار شد و گفت دروغ بہوس او چندین راہ قطع کردم او
بمردانوں بارے بروم گور او از یارت کتم چوں رسید مقامے کہ بود از ہر کس
پرسیدن گرفت کہ گور امیر گرامی کجا ست ہمہ گفتند از زندہ است آں دلیر
حیراں ماند کہ خواب من دروغ شد الغرض چوں بخیمت امیر گرامی درآمد
سلام کرد و امیر گرامی علیک داد و گفت اے خواجہ خواب تو بمعنی راست بود
زیرا کہ من پیوستہ مشغول حق مے باشم آں شب بغیر حق مشغول بودم آں
نادر عالم درو اوند کہ امیر گرامی فرمودیکے از حاضران پرسید کہ ایں حدیث
چگونہ است صاحب الی و ملعون و تارک الی و ملعون فرمود ایں حدیث
در باب اہل کتاب است و آں چناں بود کہ بخیمت رسول علیہ السلام رسانید
کہ فلاں جہود و ردیخو اند فرمود صاحب الی و ملعون باز بخیمت رسانید کہ فلاں جہود و ردیخو
ترک داد و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تارک الی و ملعون نگاہ فرمود کہ بعضے گویند ایں حدیث عام
است تا با چہ نہیں باشد کہ یکے مثلاً رئیس قومے باشد کہ کہ شد خلق بر و باشد و صالح مسلمانان
بستہ سخن ادوا و باوراد و نوافل مشغول باشد اینچنین کس را صاحب الی و ملعون
ملعون گویند و مے فرمود کہ مذہب شیخ المشائخ شیخ کہیہ چناں بود کہ بعد از ادوا
نماز دیگر آنچه گفتی و بر راہ کردی بود بر راہ کردے و بعدہ مشغول شدے زیرا چہ
یکے بر سر راہ محتاج بود و او مشغول بود ماند چہنیں حالتے اگر کسے بور دے
مشغول باشد چہ ذوق یابد و فرمود طریقہ مشائخ آں است کہ بعد از نماز دیگر
و نماز بامداد کسے را بخیمت ایشاں نگذارند فاما بر من بچنیں نیست ہر وقت کسے
کہ بیاید یا بعدہ بر زبان مبارک را نہ ہمیت در کوے خرابات و سراے
او یا ش + منع نبود یا و شیں و بیاش + و یریں میاں یارے عرضداشت
کرد کہ اگر یکے را اشتغال کلی پیش آمد و یا عذرے کہ ہاں و رد فوت شود و شب

اور بخواند چگونہ باشد فرمود نیکو باشد اگر در روز قوت شد در شب خواند و
 اگر در شب قوت شد در روز بخواند زیرا چہ روز خلیفہ شب است و شب
 خلیفہ روز نکتہ در بیان مشغولی ظاہر و باطن و مراقبہ و ذکر خفی سلطان
 المشایخ قدس السدسہ الغزیرے فرمود ہر نفسے کہ برے آید گوہے نفس
 است کہ تا قیامت آں را بدل نخواہد بود شب و روز و ماہ و سال مے گذر تال
 باید کرد کہ در ہر شبے و ہر روزے چہا تو انکر امام مردم ہمہ اوقات مستغرق در
 عبادت باشد و ملول نشود آں ملالت سبب بے رغبتے عبادت گردد و بر
 نیت آید اگر صاحب و روعے قدرے خفت و یا با کسے مجاورت کرد آں ہمہ در
 محل عبادت است اگر نیت چنین نہ باشد بہر فعل ضائع رفتہ باشد معنی قول
 خدا وَاِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِاِیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ نزدیک محققان بر چنین کس
 ثابت شود المودۃ الانفاس یعنی نفسے از انفاس کہ بغیر با حق و غفلت گذراندہ
 باشد از آں پر سیدہ شود و فرامے قیامت بزرگے خوش گوید بلیت قدر
 شب و روز عاقبت بشناسی یک روز چہاں شود کہ تا شب نمکسے و در شب
 در مجلس حاضر بود ایں بیت خواند بلیت میر و دایم جوہریاں کہ با بہر جوہر
 سکنے یعنی کیسیا سلطان المشایخ با تملع ایں بیت تمحیص و استحصال
 بسیار فرمود و مے فرمود کہ ہفت وقت برامے مشغولی است سہ در روز
 و چہار و شب در روز از بامداد تا اشراق و از اشراق تا چاشت و بعد از
 نماز دیگر تا نماز شام و در شب بعد از نماز شام تا عشاء و از عشاء تا وقت تہجد و از
 تہجد تا وقت سحر و از سحر تا وقت صبح و مے فرمود سہ چیز در حدیث آمدہ است
 کہ دلیل بہشت مے کند یکے آنکہ بعد از فریضہ ہر ماہ مشغول باشد اور آنکہ
 فرداے قیامت در بہشت دہند بقیاس نازیانہ بہشت ہم چند دنیا است
 و انچہ در دنیا است دوم آنکہ بہشت کسے را دہند کہ بعد از نماز دیگر مشغول
 باشد سیوم کسے کہ در رباط باشد و رباط خانقاہ را گویند و شیخ جلال الدین

تنبیری رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است کہ برائے عبادت مسجد و برائے مشغولیہا
 خانقاہ و درخانہ نشستن برائے دریافت دلہا و معنی خانقاہ بیت العبادت
 است و مراد از خانقاہ عبادت است مردے بھرت رسالت صلی اللہ علیہ
 واکہ وسلم آمد و گفت انا اہل القاہ از سلطان المشایخ سوال کردند کہ بوقت
 مشغولی زانو ہا برداشتہ و خود را بچگونہ و با چیزے گرفتہ باید نشست یا نہ فرمود این
 طریقہ درویشاں نیست نشستن بہتر آنست کہ برہیت قعدہ نماز دستہا بر زانو
 نہادہ بنشیند فاما زانو برداشتہ خود را بچیزے نگرفتہ باش و متکائے نبود و سر بر
 زانو نہادہ باش شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر و مولانا بدر الدین اسحاق بسیار
 بدین ہیئت نشستند و در نتیجہ بر زبان مبارک سلطان المشایخ گذشتہ
 است رباعی معشوق چو خورشید گزینی اے دل + او بر فلک و تو بر زمین
 اے دل + سر بر زانو بسے نشستی اے دل + او را چو بر خوش نہ بینی
 اے دل + وے فرمود بوقت مشغولی مربع نشستن ہم گفتہ اند اما در مربع
 نشستن تحقیقے نیست ازاں سبب مربع نشستن خاطر نے آساید
 و فرمود مربع نشستن کی نوع جایز است و کی نوع جائز نیست جائز خلاف
 نشستن جو گیان است کہ ہر دو قدم زیر ہر دو زانو باشد و چنین نشستن
 باطن مجتمع باشد تا جائز بود آنکہ برہیت جو گیان یک قدم یا ہر دو قدم بالاے
 ران ہا باشد وے آرند ہیچ پیغمبرے مربع نہ نشستہ است وے فرمود وقتے دیو
 تنہا نشستہ بود کسے برو آمد و گفت ترا تنہا مے بینم آں درویش گفت اکنون
 تنہا شدم کہ تو آمدی بعدہ این بیت بر لفظ مبارک را ند قطعہ جائے خالی
 بود حاجتہاے خود گفتش + اے نصیحت گوئی حاجت اینجا آمدی +
 سر ہر زانو بود درویشے یکے اندر رسید + گفت تنہائی بگفت آے شدم
 تا آمدی + وے فرمود اول کہ مردم آغاز طاعتے مے کنند ہر آئینہ گراں مے نماید
 و دشوارے آید اما چوں کسے بصدق خوض مے کند حق تبارک و تعالیٰ

توفیق ارزانی میسازد و کار بروی سہل مے گرداند بعدہ فرمود چوں کہ
 روئے از اشتغال دنیا بگرداند و مشغولی حق پیش گیرد بطریقہ کہ یکپنہ بفرار
 حال گوشہ گرفته و از غوغائے خلق بیرون آمدہ در خلوت اوقات را معمور
 دارد و مستغرق مراقبہ باشد و ہمت و تہمت او بر آں مقصور گرداند کہ مستور
 ماند و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام بعض المشایخ اختیار
 و الخلوۃ علی الدوام کابی یعقوب یوسف الہمدانی و البعض اختیار
 و الفضل بین الخلوین کابی النجیب السہمی ردی الاول قولہ علیہ
 السلام احب الاعمال ادومھا وان قل و قولہ یا فلاں لا تکن مثل
 فلاں کان لقوم اللیل ثم ترک قیام اللیل الثانی کان علیہ السلام
 یجلی فی جبل حمی ۶ اسبوعا و اسبوعین و قولہ ان لنفسک حق الحق
 پس باید کہ اینچنین خلوت ہر روز بلکہ ہر ساعت در ترقی باشد حال او از ماضی
 راجع باشد و این معاملہ انبیاء علیہم السلام میسر بود وقت ایشان از گذشتہ در ترقی
 بود چوں ایشان را این معنی میسر بودہ باشد دیگران را ہم ممکن بود
 دریں حرف بدو وجہ دخل مستوجہ است یکے آنکہ انبیاء علیہم
 السلام ازاں مے افتند معلوم است کہ حالت ذلت مساوی حالت
 عدم ذلت نیست وجہ دوم آنکہ سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 در شب معراج مقام قرب یافت شبہائے دیگر آنچنان غرت
 و کراست کے تواند بود جواب دخل اول آنست کہ حالت
 ذلت مشتمل است بر بیا رضائے دل کہ در حالت عدم ذلت
 ازینہا بیچ نتوان یافت مشل مذم و انکار و افتقار کہ ہر
 یکے منہج نفع تھا است چنانکہ سلطان المشایخ مے فرمود
 عاصی در حالت عصیان بہ صفت مطیع است
 اول آنکہ او میداند کہ این کار من مے کنم نیکو نیست

دوم آنکہ حق تعالیٰ ناظر اینکار است سیوم آنکہ اور اندامتے وانگسارے و
 اتنا ہے روئے میدہ جواب دخل دوم آنکہ در شبہائے دیگر از شب
 معراج سید عالم را علیہ الصلوٰۃ والسلام قریب کم نبود بلکہ زیادہ ہو وانچہ در شب
 معراج یافتہ است بامزید قرب دیگر ضم شدہ روزگاریموں میگذشت و
 لیکن شب معراج بسبب شہرت مردماں لا روشن بود و شبہائے دیگر
 از خلق مستور ماند مولانا فخر الدین زراوی از سلطان المشائخ سوال کرد
 مشغول شدن بکلام اللہ فاضلتہ یا بذکر فرمودند ذکر را وصول زود تر بود اما
 خوف زوال ہم بود فاما تالی را وصول دیر تر بود ولیکن چنداں خوف زوال
 نبود وے فرمود در حدیث آمدہ است از بنی اسرائیل ہر گاہ کہ کسی بخداے
 بازگشتے و فرمانہائے خدا بجا آوردے تا شست سال او پیغمبر شدے بعد
 شست سال وحی آمدے و یا الہام بودے و اگر کسی دوازده سال مشغول
 بودے و بیچ ازیں نسبت نگشتے پچہنیں آوردہ اند کہ او ولی شدے و ہر گاہ
 ولی شدے بفرمان خداے تعالیٰ ابر سفیدی بر سر او سایہ کردے ہماں
 مقدار کہ قامت او بودے وے فرمود فارغ مشغول آنست کہ ظاہر بحق
 مشغول است و باطنش بخوار مختلفہ پراگندہ و مشغول فارغ آنکہ بظاہر تحمل
 اقبال خلق ے کند و باطنش بحق مشغول و ازدون حق فارغ و سالک را کم
 از عنکبوت نباید بود بعدہ فرمود خلق بر چہا نوع اند بعضے انچنانند کہ ظاہر
 ایشان آراستہ باشد و باطن ایشان خراب و بعضے را باطن آراستہ و ظاہر
 خراب و بعضے را ظاہر و باطن آراستہ و بعضے را ظاہر و باطن خراب طایفہ کہ
 ظاہر ایشان آراستہ باشد و باطن خراب آں متعبدانند کہ طاعت بسیار کنند
 و دل ایشان مشغول دنیا باشد و طائفہ کہ باطن ایشان آراستہ باشد و
 ظاہر خراب آں مجاہدین اند کہ درون ایشان باحق مشغول باشد و در ظاہر
 سر و سامانے نہ باشد طائفہ کہ ظاہر و باطن ایشان خراب باشد آں عوام اند

وطائفہ کہ ظاہر و باطن ایساں آراستہ باشد اُن مشایخ اند و در گلستاں شیخ
 سعدی گوید یکے از مشایخ شام را پرسیدند کہ حقیقت چیست گفت ازین
 پیش طائفہ در جہاں بودند بصورت پرآگندہ و بعضی جمع کنوں خلق اند بطاہر
 جمع و باطن پرآگندہ چنانکہ در معنی گوید نظم چو ہر ساعت از تو بجائے رود دل
 بہ تنہائی اند صفائی نہ بینی بہ گرت مال و جاہ است و زرع و تجارت بہ چو دل
 با خداست خلوت نشینی بہ وے فرمود عمر و نام درویشے بود گفتے ہر کس کہ بر
 مے آید و باطن مشغول بحق مے گرد و بعد از چہل روز از وصالاں مے شود و بچینا
 بود از یاراں پرسیدند کہ شمارا چہ مے فرماید گفتند ما را مشغولی باطن و این خلایا
 مشغولہا است کہ مشایخ مے فرمایند باید کہ مشایخ نخست مشغولی ظاہر فرمایند تا
 از ظاہر و باطن سرایت کند کاتب حروف ازین معنی استنباط کردہ و آں آنست
 کہ مشغولی ظاہر بمنزلہ عشق مجاز نیست و مشغولی باطن بمنزلہ عشق حقیقی است
 و این مقدمہ ثابت است کہ المجاز قنطرۃ الحقیقہ پس چنانکہ از عشق مجاز
 بعشق حقیقت مے توان رسید بچیناں از مشغولی ظاہر مشغولی باطن مے توان
 وے فرمود ہم از اول مشغولی باطن نازکی دارد فاما از ازل درویش نقل کرد
 اند کہ بچینیں میرساند وے فرمود اصل کار مراقبہ دل است کہ آں بر جمیع عباد
 جوارح راجع است و موثر قاضی محی الدین کاشانی سوال کرد کہ مصلے یا
 ذکر چوں بحضور باشد و باطن مذکور مولی مشغول دریں حال اورا مراقب
 توان گفت و مراقبہ متحقق شود فرمود مراقبہ از رے لغت ہمیں است
 ولیکن باصطلاح مشایخ طریقت مراقبہ رویت قلب است جمال حق ذوالجلال
 والا کرام را و عمل قلب مخفی باشد چنانکہ ہموں دانند کہ چہ میکنم و چہ میدانم و چہ مے
 بینم مردماں چنین دانند کہ او بیکار است ولیکن او در کار است بعدہ فرمود
 از مراقبہ ذکر خفی بالاتر است ہفتاد و درجہ بزرگاں گفتہ اند کہ مراقبہ رویت
 قلب است و حق تعالی را ذکر خفی علم بدات حق کہ طالع است بر ظاہر و باطن

بندہ و دین خال بندہ را شعور است بدین رویت و بدین علم چوں این
 رویت و این علم بر دل بندہ مستولی شود از شعور بے شعور ماند
 این را ذکر خفی خوانند و قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ از
 سلطان المشائخ سوال کرد کہ مراقبہ مرید حضرت مرغت را و حضرت
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مشیخ را ہر یک را علاحدہ سے باید
 یا جمع نیز سے شاید فرمود کہ جمع نیز ممکن است و علاحدہ ہم مفید چوں
 خواہد کہ جمع کن چہیں باید کرد کہ بدانند بین یاری اللہ حاضر است و پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم بر یکمین است و شیخ بر بسیار و ہر حرکت و سکنتے کہ ازوے
 در وجود سے آید و ہر خطرہ کہ در خاطر سے گردد حق عزوجل سے بند و
 میداند و سے فرمود و تے خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ در مقام مراقبہ نشستہ
 بود سوئے از اندام او نے جنید ازوے پرسیدند کہ چہیں مراقبہ را از کجا
 آموختی گفت و تے گریہ و رسواخ موش چہاں نشستہ بود کہ یک سوے
 از اندام او نے جنید و از کسانیکہ نزدیک او بودند خبر نہاشت در دل سن
 افتاد و حیوانے بی عقل از براے طعمہ جواج خود را چہیں حاضر میدارد و آدمی
 با عقل و معرفت اینچہیں باشد اولی تر و الا کم از گریہ باشد و سے فرمود در وقت مادہ
 بتقی اندیکے مولانا تقی الدین محبوب مردے و دشمنند و صالح است و موع
 بخیرات و آیندگان را خدمت میکند و خلق ازوہ شاکر اند و دوم در حضرت کہ اورا
 شیخ تقی الدین میگویند او مردے صاحب حال است و دائم مستغرق بمراقبہ
 او را خبر چہیزے نباشد و نہ اند کہ این روز کد ام روز است و این ماہ کد ام
 ماہ است مشغولی عظیم دارد و تے مردے برایشاں کا غدے آورد و گفت
 شیخ نام خود دریں کا غذا بنویس قلم برداشت و تحییر کا نہ خادم دانست کہ شیخ
 نام خود را فراموش کردہ گفت نام شیخ محمد است بعدہ نام خود بر آں کا غذا نہشت
 باز روئے در مسجد جمعہ میرفت بر در مسجد رسید یا ستاد و تحییر کا نہ خادم دریافت

کہ شیخ پاپے راست خود را فراموش کرده است خادم دست خود بر پاپے راست شیخ
 نہادہ گفت پاپے راست شیخ انیست بعدہ شیخ پاپے راست در مسجد نہاد و عرض میدا
 کاتب حروف برانجملہ کہ بندہ از خواجہ عزیز الدین نمیرہ شیخ الاسلام فرید الحق الدین
 قدس المدیرہ العزیز کہ مناقب فضائل او در کتبہ بیان مناقب بنسگان شیخ شیونج
 العالم تحریر یافته است سماع داراں شیخ زادہ عالم میفرمود من وقتے بخدمت سلطان
 المشایخ درآمد دیدم کہ سلطان المشایخ بر کبھٹ نشسته است استقبال قبلہ رکع مبارک
 خود بالا کرد و چشم مبارک جانب آسمان داشته و مستغرق رویت جمال حق تعالی گشته
 من ترسیدم کہ در محلی نازک آدم نہ مرا رہ باز گشتن نہ جائے ایستادن یکساعت
 نیکوایت تادہ بودم و ہیچ کس از خادمان حاضر نہ بعدہ سلطان المشایخ بلرزید چنانکہ
 کنج شک بلرزد و بعالم خود باز آمد و چشم ہائے مبارک خود دست مالید و پرسید
 کہ تو کیستی گفتم بندہ عزیز است بعدہ شفقت فرمود و پرسید ان گرفت و مرمت ہا
 بسیار می کرد و مولانا علی شاہ جاند اردر خلاصۃ اللطایف آورده است
 رایت شیخی و مخدومی سلطان المشایخ نظام الحق والدین قدس المدیرہ
 سرہ العزیز فی المراقبۃ فاذا اسادت ان ادخل فی بعض الاوقات
 فی مجلسہ مرثۃ رایت جالسا سألنا حسن الاجتماع لا یتجرک
 من طاهرہ شیئی و هو فاتح عینہ قد اخبرنا فلا یعرفنی فقال
 لی من انت فاذا رايتہ فی ہذہ الحالۃ اردت ان ارجع القصر می فسمح عینہ
 فعرفتی فقال جلس فجلست فتکلم معی ہوید و عنبدہ کانہ سکران ثم
 قال لی ہم تشغل فی بیتک قلت بما امر فی مخدومی قال اشتغل باللہ ثم
 قال یبغی للفقیر ان یتصور قلبہ خاشعا انا جالس بین یدی اللہ و برسولہ
 و یدہ ثم قال لی قم واجلس مع اصحابی نا مشغول از سلطان
 المشایخ سوال کردند از اعمال کدام فاضل تر فرمود مراعات سبوح مجلس
 اندر ظاہر و مراقبہ اندر باطن و بخط مبارک سلطان المشایخ نبشہ دیہام

یا ایہا الناس اجتنبوا اعمالکم فان احتسب عملکم کتبت لکم اجر عملکم حسب الاحتساب
من الحسب کالاعتدال ومن العدل قیل احتساب العمل ان تؤمی بہ حسبہ
للہ والحسبۃ من الاحتساب کالعدۃ من الاعتدال دوسے فرمود وقتے از اب
کتب کہ خواندہ بودم ازاں مطالع کف وحشتے درین ظاہر میشود و با خود گویم کہ
باز کجا افتادم بعدہ فرمود چون شیخ ابوسعید ابوالخیر بکمال رسید کتبے کہ
خواندہ بود آں را در گوشہ نہاد م تا روزے آں کتب مطالعہ میکرد تا تھے
آواز داد و گفت اے ابوسعید عہد نامہ باز دہ کہ بغیر ما مشغول شدی
چوں سلطان المشایخ بریں حرف رسید بگریست و این دو مصرع فرمود
تو سایہ دشمنی کجا در گنجی ۛ جائے کہ خیال دوست دشمن باشد ۛ یعنی جائے
کہ کتب فقہ و احکام شرع حجاب شود چیز ہائے دیگر خود چہ باشد وے فرمود شیخ
ابوسعید ابوالخیر از برائے صفای درونہ گفتہ است کہ بیچ چیز ملازمت میباید
کرد تا صفائی درون حاصل شود اول ملازمت مسواک دوم کلام اللہ خواندن
اگر نتواند سورہ اخلاص بخواند سیوم ملازمت بصوم و اگر نتواند ایام میض
چہارم مستقبل قبلہ نشستن پنجم با وضو بودن و شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمود وقتے بخدمت حضرت سلطان المشایخ حاضر بودم میفرمود
نماز بسیار گذاردن و اوراد بسیار خواندن و روزہ بسیار داشتن و تلاوت
قرآن کردن ہر کہ ہستے تواند پیرزنی کہ ہست او ہم تواند کرد کہ روزہ
دارد شب قیام کند و چند سیارہ بخواند اما کار مرداں خدا چیزے دیگر است
و آں سہ چیز است اول غم ناں خوردن و پوشیدن در خاطر او نگزد و دوسوم
کہ غم ناں خوردن و پوشیدن در اول او بگذرد و ہیچ غرض از و حاصل نشود
دوم آنکہ در خلا و ملا مشغول خدا باشد و این سمریہ مجاہدہ ہست سیوم آنکہ
بدین نیت سخن نگوید کہ دہائے خلق برو مائل شود و اگر وعظ و نصیحت کند فاما
غرض آمیز نہ باشد و ریاء مدخل نہ باشد و محض اخلاص باشد چوں درویش

ایں معاملہ پیش گیر حق سبحانہ تعالیٰ جملہ بزرگان درگاہ خود را کہ در آنوقت باشند
 خادم او گرداند و مے فرمود باید کہ در ذکر اول سہ بار لا الہ الا اللہ بگوید چہاں
 بار محمد رسول اللہ پنجم بار باز لا الہ الا اللہ بگوید ششم بار محمد رسول اللہ بگوید
 ہفتم بار لا الہ الا اللہ بگوید ششم بار محمد رسول اللہ بگوید ہشتم بار لا الہ الا اللہ
 بگوید دہم بار محمد رسول اللہ بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام المختار
 عند الشیوخ ذکران لا الہ الا اللہ واللہ واختار مشایخنا لا الہ الا اللہ و اختار
 ابو سعید ابن ابوالخیر ائمہ و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ
 ام من اراد ان یکون القصور مسکنہ و الجنان ماواہ فقلیل دایما بلا
 عجب اشہد ان لا الہ الا اللہ ہو و شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ
 مے فرمود کہ در وقت ذکر ہر دو دست خود را بر ہر دو زانو نہد و بگوید لا الہ الا
 اللہ در حالت گفتن سر را بجنباند در حالت لا الہ از جانب چپا برد و بچپین
 تصور کند کہ ہر چہ جز حق است بیروں کردم بعدہ سر را بجانب راستا بگرداند
 بگوید الا اللہ و در حالت الا اللہ گفتن بچپین تصور کند کہ حق را در دل اثبات
 کردم و یا بچپین تصور کند کہ مگر حق جل و علی ہم بریں طریق تا آنراں گوید کہ
 آواز ذکر بگوش خود از دل بشنود و بعضے درویشاں ہستند کہ زبان ایشان
 ساکت باشد و دل ایشان بندہ کر حق مشغول چنانکہ بگوش خود شنود و نیز از
 شیخ نصیر الدین محمود روایت مے کنند ذکر بر سہ نوع است اول آنکہ
 مستقبل قبلہ نشیند و ہر دو دست خود را بالائے ہر دو زانو نہد و بچپین
 تصور کند کہ حق تعالیٰ ناظر و حاضر است و با من است و دوم نوع آنست
 بچپین تصور کند کہ حق در دل من است جز حق دیگرے نیست و ایں طریق
 گوئی بحدیب حلول مینزد و حلول آنست کہ بچپین تصور کند کہ حق ہمہ جا
 و در دل من ہمہ است معنی حلول نیاںد سیکوم طریق ذکر آنست کہ نظر بر آسمان
 دارد و ہر دو چشم خود را باز کند و وقت مشغولی بچپین تصور کند کہ روح من از

قالب بیرون آمد از اول آسمان و دوم و سیوم و ہفتم گذشت و مشاہدہ حق
تعالی مشغول شد اگر کسے بریں طریق استقامت یا بدرشتہ پیدا آید و آں را
معاینہ کند یک جانب رشتہ بالا و دوم سر رشتہ در دل او باشد و اعلی مرتبہ
ذکر ایں آخرین است و مشغولی باطن کہ مشایخ میگویند ہمین است فی سلوک
طریق الآخر حکیم الثنائی مثنوی

<p>ایں ہمہ علم جسم مختصر است روئے سوئے جہاں حی کردن جہاں و حرمت ز دل رہا کردن تقیہ کردن نفوس از بد + رفتن از منزل سخن گوشاں رفتن از فعل حق سوئے صفتش آنکہ از معرفت بعالم راز + در درون تو نفس دل گردد خان و ماش ہمہ بر اندازد در تن تو چو نفس تو بگذاخت پس از حق نیاز بستاند سبز بہبودہ گفت و نادانی پس زمانے کہ راز مطلق گفت راست گفت آنکہ گفت از حال ز تو تا دوست نیست رہ بسیار تا بہ بینی بدیدہ لاہوت + بانیان آں گے کہ گشتی یار + کے بود ما ز ما جدا ماندہ</p>	<p>علم رفتن بسوئے حق و گراست عقبی و جاہ زیر پے کردن پشت در خد متش دو تا کردن تقویت کردن رواں بخرد بر شستن بصد رخاموشاں وصفت ایں مقام معرفتش پس رسیدن بآستاں دراز زاہمہ کردہ ہا خجل گردد + در رہ امتحانش بگذازد + + دل بتدریج کار خویش بساخت چوں نیازش نماسد حق ماند بایزیدار بگفت سجائی + راست منصور کو انا الحق گفت گفت وع نفسک بسر و ثقال رہ توی پس بزیر پایے دراز خطہ ذی الملک و خطہ ملکوت دل بر آرد ز نفس تیرہ و مار تو و من رفتہ و خدا ماندہ</p>
--	---

شیخ سعدی خوش گوید بشتاب گرتو عاقلی در باب گر صاحب دلی باشد
 کہ نتوان یافتن دیگر چنین ایام را باب ہشتم در بیان محبت و شوق عشق
 و رویت باری تعالی و تقدس عرض میدار کاتب حروف محمد مبارک العلوی
 المدعو بامیر خور و بر آنجملہ کہ سالکے مے باید کہ محبت و مشتاق و عاشق جمال
 ولایت پیر بآنانہذک عملے و کثرت نیاز زودتر بمقصد اصلی کہ طالبان این راہ سید
 اندر برسد و اگر دریں باب اورا حلقے نباشد و در جہلت او در بیغنی نقصانے
 افتادہ بود سالہا در کار خدا تعالی بکوشد و بصیام و قیام و تعبد و تہجد نفس
 خود را بسوزد و بخون جگر دریں راہ سعی کند و اخلاص با آں یار باشد و پیرویر باید
 کہ روشنائی ازاں عالم برو بکشاید شیخ سعدی خوش گوید عمرے باید دراز
 و صبرے در پیش کنم تا بیا تو رسم و حکایت خویش کنم و این دولت غم و سعادت
 اندوہ و عشق بہر کسے نمیدہند این ضعیف گوید غم و درد آمد نصیب لے
 کہ در عشق او بشکاف چوں گلے بہ غمت خاصہ آدمی راست و بس نہادند عیاشی
 را بکس بہ و این خلعت عشق برقی بچکس از مخلوقات راست نیاید مگر برقد ہمت کوم
 صلوات اللہ و سلامہ علیہ تاج ریزہ گوید خلعتے یارب چہ گویم چوں عطر
 آراستہ بہ راست بر بالائے شاہ راستیں آوردہ اند و این جوہر عشق بر آے
 گوہر انسانی پیدا کردہ اند تا اورا بلباس محبت آراستہ و بجوہر عشق مزین گردانیدہ
 در عصہ عصات جلوہ گری دہند این ضعیف گوید بچکس را دریں جہاں
 نرسیدہ جوہر عشق او مگر مارا بہ باز این ضعیف گوید خرمین ہر کندہ دعوی عشق
 تو خطاست نہ زانکہ عشق تو نصیب ل دیوانہ ماست و مناسبین معنی حکمت
 حاجی محمد است کہ قاضی محی الدین کاشانی را نے گفت بخد مت سلطان المشائخ
 عرض داری از آنمت کہ من از حج آمدہ ام قرارے و آراے نے یایم از آنحضرت استہادے
 و تا بکنی چنانکہ این کیفیت باب را در دیکلئے ادعیہ ثورہ تحریر یافتہ است و قاضی محی الدین بخد
 سلطان المشائخ در باب گفتہ اینچنین کہ از دو کاریکہ باید کرد یا بکس بہت مشغول باشد

کہ وجہ معاش بدست آرد و یا عبادت و عزت روزگار باید گذرانید سلطان
 المشایخ فرمود بعبادت مشغول شدن انگاہ نیکوئے آید کہ چاشنی از عشق در
 باشد این ضعیف گوید **د** وے کہ در غم عشقت نسوخت باز نیافت **د** بماند بے
 دل و حیراں کہ روئے یار نیافت **د** و الا میاں ہر دو قسم عمل جو ارجح مشترک است
 و وجہ معاش و نماز و تلاوت و ذکر جز عمل جو ارجح دیگر چیست بعدہ این نظم بر
 زبان مبارک راند **د** طاعت ابلیس را گر چاشنی بودے ز عشق **د** و خطا
 اسجد و ابے شک مسلمان آمدے **د** الغرض درین حال قاضی محی الدین
 کاشانی گفت کہ او دعوی عشق مے کند بلکہ خود را عاشق صادق بخواند و
 مے گوید صدق محبت آں باشد کہ محب جز محبوب را تعظیم نکند بلکہ موجودند
 تکلیف مسجود گردانند این ضعیف گوید **د** دعوی عشق مینرنی لاف دروغ
 میکنی **د** عشق ہمہ تواضع است کار تو نیست جز منی **د** بعدہ فرمود ملائکہ را از محبت
 خطے نیست شراب محبت نصیب جوہر انسانی است اسم درود در میان ملائکہ
 نذارت و ادرا خطے نیست از جنس ایشاں است دعوی محبت او را نشاید اگر سوال
 کنند کہ او از جنس ملک نیست بدین دلیل قولہ تعالی وکان من الجن ففسق
 عن امرہ **د** بہ جواب گویم میان علما اختلاف است بعضے گفته اند کہ او از جنس ملائکہ
 است بدین دلیل قسبحا للملائکة کلہم اجمعون الا ابلیس واصل اینست
 کہ استثنائے از غیر جنس نباشد و قول منصور ہمیں است وکان من الجن
 تاویل اینست کہ ملائکہ را ہم جن گویند مشتق من الاجلثان وھو الاستثناء
 لانہم مستردون عن اعدین الالف ولا نذیل الجن اسم لصف من الملائکة
 نکتہ در بیان محبت و غوامض آں حضرت سلطان المشایخ رقعہ برائے مولانا
 فخر الدین مروزی کہ مناقب او در باب بیان فضائل یاران اعلی تحریر یافته
 است **د** شمشاد **د** انست کہ اتفاق اصحاب طریقت و ارباب حقیقت
 است کہ اسم مطلوب است **د** اعظم قصہ و از خلقت بشر محبت رب العالمین

است و اکس برد و نوع است محبت ذات و محبت صفات محبت ذات از
 مواہب است و محبت صفات از مکاسب ہرچہ از مواہب است کسب
 و عمل بندہ را بدل تعلق نیست و ہرچہ از مکاسب است ہست و طریق
 اکتساب محبت دوام ذکر است مع تخلیۃ القلب عما سواہ و اس را فراغ
 شرط است و فراغ را چہا چیز است مانع و ہرچہ مانع شرط است مانع مشروط
 است خلق و دنیا و نفس و شیطان طریق دفع خلق غلت و انزواست
 و طریق دفع دنیا قناعت است و طریق دفع نفس شیطان التجا کردن بحق
 ساقۃ فساد و مے فرمود در حدیث آمدہ است پیغمبر ہر روز کہ آفتاب بر مے
 آمد مے گفت الہی اگر محمد را یا خدا مے محمد نو قربے و نو طلبے حاصل نشود در
 بر آمدن آفتاب آں روز برکتے مباد پس بر محبوبان و عاشقان در گاہ بے
 نیازی واجب است کہ ہر روز نو دروے و نو سوزے حاصل کنند تا ہر روز
 مزید حاصل شود و ازین مزید را طاعت بدنی نیست بل نو عشقے و نو دروے
 و نو ذوقے مراد است و ترقی درجات مشاہدات در دنیا و آخرت نہایت نڈا
 و بچینس قابلیت نہایت نڈا در بزرگے خوش گوید ہمیت از دولت حسنت
 بمن ارزانی باد و داغے نو سوزے نو در دوازہ و ایں ضعیف گوید نظم
 در دو سوزی نو و عشق ہر روز بہر جان و دل شکستگان افروں باد
 از دست خیال تو کہ در جان من است بہ تار و ز قیامت دل من پرخوں
 باد و مے فرمود ہر عضوے را برائے علی آفریدہ اندچوں آں عضو از آں
 عمل عاقل گردد و بیمار باشد چنانکہ دل خاص برائے محبت او آفریدہ اند
 و مے کہ در غم عشقت نسوخت خام بماند چو مرغ خانگی اندر میان دام بماند
 فردا اینچینس دل را ہیچ سودے نخواہد بود تا دل سلامت نیارد و ہر لا ینفع
 مال و لابنتون الا من اتے اللہ بقلب سلیم ایں ضعیف گوید ہمیت
 سلامتی دل عشاق از محبت تست و و گر نہ ایں دل پرخوں چہ جائے

منزل تست و کتاب حروف یازده کلمہ و دو حدیث در باب محبت بظہر مبارک حضرت
 سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ است دریں کتاب ثبت کردہ و در تحت ہر کلمہ
 ترجمہ کن نبشتہ و آل اینست المحبة ایثار ما تحب لمن تحب یعنی محبت است
 کہ ایثار کنی آنچه دوست میداری برائے کسیکہ او را دوست میداری و ایں کلمہ
 موافق فرمان باری تعالی است لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون و خواجہ حکیم
 ثنائی خوش گوید ابیات گزینوا ہی کہ دوست ماند دوست و آں طلب زو
 کہ طبع و طایع اوست و آستین گزینچ خواہی پُر و از صدف مشک جوے و آمو
 وُر و یعنی ظاہر و باطن خود را در رضاے دوست دار بلکه کلیت خود بدو
 سپار تا مابا نیت برخیزد و معیت حاصل شود و چون معیت حاصل شد ثم انظر
 و قيل المحبة المحبة التي تظهرها لصادق من الكاذب یعنی محبت محبتی است
 برائے پیدا کردن مرداں را از نامرداں یعنی اگر ایں مرد و صاحب دق است ہر آئینہ
 بر بالائے دوست و وفا خویش صبر کند و عمر دریں بسر برد و ذرہ از متابعت دوست
 نتجا و زن کند و بصدق محبت ایں در بگوید و بر خجوف مستقیم ماند ہر آئینہ از اں طرف
 ہم صدق محبتی پیدا آید و دم بمدم عشق بازیہاے نونو از عالم غیب شود کہ آنرا
 نہایت نباشد ایں ضعیف گوید بیت ہر زماں از در عشقت ذوقہا گیرم از
 آنکہ و کیں سعادت ہر دے از غیب نونو حاصل است و ہر کہ خواہد کہ بدولت
 محبت برسد تا جان و تن عزیز را بر رضاے دوست در بلانہد ہرگز بیداں سعادت
 نرسد بیت چوں شامہ بیزارہ تا تن نہی و ہرگز بسر زلف نگارے نرسی و چنانکہ
 سلطان المشایخ مے فرمود سہ کس بودند کہ ایشان را اتفاق زیارت خانہ
 کعبہ شد یکے پسر قاضی بلخ دوم پسر شیخ الاسلام بلخ سوم دریشی دیگر و یکصحبہ بزرگ
 خانہ کعبہ رواں شدند در شانے راہ بانڈیشہ چوں اول نظر بر کعبہ افتد و آنوقت استجاب
 دعا ہر کسے چہ خواہد پسر قاضی بلخ قضا و پسر شیخ الاسلام شیخ الاسلامی در خاطر در گرفتند و
 درویش اندیشید کہ من محبت حق از حق خواہم چوں بکعبہ رسیدند و نظریشاں

بر کعبه فتاد هر سه کس حاجتی که با خود راست گرفته بودند بخوانستند بتقدیر الله همدراں
 سال هر دو سپراں بشغل پیدان خود رسیدند در ویش مناجات کرد خداوند اما
 هر سه یکجا بزیارت خانه کعبه رفتیم و یکجا حاجت خواستیم ایشان هر دو بمقصود رسیدند
 حال خود نمیدانم درین اثنا در ویش راز محبت آکله پیدا شد بعد از آن در ویش در خاطر
 گذرانید که خداوند اسن محبت تو خواستم و تو مرا ز محبت دادی بعد از آن از ما تفه شنی
 که این ز محبت آغاز محبت ماست شیخ سعدی گوید بیت درین ره جاں بده
 یا ترک ما گیر + بریں در سر نه یا غیر ما جوے + باز آیم بر سر حرف محبت و اگر این
 مدعی در دعوی محبت کاذب است همه مخالف دوست کند و از بلاے جفا
 او بگریزد و عمر بنفاق بگذراند و تصور کند که من محبم مقبول خواهم بود یک علامت
 شقاوت همین نبشته اند که مرد معصیت کند و امید دارد که مقبول خواهم بود و الحمد لله
 عدم النهم والغلت من القوم یعنی محبت عدم نوم است و غلت و انزوا
 از قوم یعنی محبت صادق را شب و روز یکسانست یعنی مدام در محبت محبوب
 بے قرار است خواهی سری سقطی پیر شیخ جنید قدس سرهما الغنیز
 در بنی خوش گوید شعر ما فی النهار و لانی اللیل لی فرح + فما ابالی اطال
 اللیل ام قصر + بلکه راز و نیاز و ذوق و گریه و دریافت در جات محبان
 و ترقی مشاهدات مشتاقان بیشتر تعلق بشب دارد که یک امید و آرزو
 نعمتها باشد و ارا خواب و قرار چه کند امیر خسرو گوید بیت خواب چشم
 من بشد چشم تو بست خواب من + تاب نماند در تنم زلفت تو برد تاب من +
 چون کار محبت صادق درین مقام رسد باطن او مدام بمقرار و طاهر او
 آراسته بحسن اخلاق و بشاشت باشد و همین مقام حقیقت عزلت
 است زیرا چه عزلت چیست اعراض از خلق و شغل بحق و حقیقت عزلت
 چیست بوجود خلق مشغول بودن بحق این کار انبیا و اولیاست
 این ضعیف گوید بیت بر در دل شسته اینک پرده داری میکنم +

تا بجز سلطان خشقت کس نیاید اندرو و قیل المحبة طائر یلیتقط الاحبة القلوب
یعنی محبت مرغ نیست کہ فرو نہ برد مگر بردانہ دہا یعنی چوں محبت در سویدائے دل جاگے
گیرد قوت آں مرغ ہمہ مغز دل باشد ہر چہ کہ آن مرغ محبت بنوک اشتیاق مغز دل را
میکاود از آن چشمہائے مشاہدات مے کشاید و کمال و جمال محبوب و مبہم جلوہ
گرمی مے کند ایں ضعیف گوید رباعی بخوبی در جہاں چوں تو در گریست * کہ احمی
دیدہ کہ عشق تو تر نیست * عجب مرغ نیست آں طوطی عشقت * کہ قوت او بجز خون
جاگر نیست * قال علیہ السلام لو ان عبدین متحابا فی اللہ احدہما فی الشرف
والاخر فی الغرب یجمع اللہ بینہما یوم القیامۃ ویقول ہذا الذی کنت تحبہ یعنی فرما
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بریں جملہ است اگر میان دو کس محبت باشد خاص
برائے حق تعالی و میان ایں محب کی در مشرق باشد و دوم در مغرب حق جل و علی کرم
خویش فردائے قیامت آمتا و متا و قنایان ایں دو دوست جمع کنند تا ملاقات یکدیگر
مشرق گردند و فرماں شود کہ ایں ملاقات میان شما سبب محبت شما بود کہ برائے من
محبت کردہ بودید عرض میار د کاتب حروف برا نجامہ کہ بس امیدوار فرمانہاست
کہ از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم صادر شدہ است چوں محبت مخلوق را ایں
ثمرہ است کہ فردائے قیامت یکجا جمع شوند و ایں محبت سبب شفاعت یکدیگر گرد
پس سیکہ در راہ محبت حق جل و علی شروع کند و سالک ایں راہ گرد و وقہ بے صدق
دریں راہ نازک نہیاد ایں باشد کہ بمقصود صلی برسد و ایں محبت را ثمرہ است سلطان
المشایخ مے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است المتحابون فی اللہ علی
عمود الحدیث مراد از ایں حدیث اینست کہ دوست دارندگان یکدیگر برائے
خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم برستونے باشند از یا قوت سرخ بر سر آں ستون ہفتا
ہزار غرفہ باشد چوں ایشاں بر اہل بہشت طالع شوند خوبی ایشاں مراہل بہشت را
ہیچناں روشن گردانند کہ بخورشید اہل دنیا را و اہل بہشت گویند ما را بہرید تا در
دوست دارندگان را یکدیگر برائے خدا بنگیریم چوں اہل بہشت بر جمال ایشاں

نظر کنند بہ بیندایشان جاہائے سبز پوشیدہ و بر آن نشستہ ہواۃ المتحابون
 فی اللہ الحب حرافان الحام من الروح والباء من البدن ای اخرج منهم
 یعنی محبت لا از حب گرفتہ اند و حب دو حرف است یکے مالکہ از روح گرفتہ اند
 دوم باکہ از بدن گرفتہ اند یعنی دوستی از میان تن و جان برآمدہ است یعنی بتن محبت
 محبوب کند و فرمانہائے اور ابو فارس اند و بجاں و رآں اخلاص و زرد و بر مضمون
 ایں دو حرف ایں ضعیف گوید ابیات تن بنجست دادم و جاں بر سر آن کردہ ام
 و در خود را زد و اسے دوست در ماں کردہ ام * از برائے آنکہ باشم زیر پائے
 دوستاں * نفس کا فرکیش را اینک مسلمان کردہ ام * وقیل من احب اللہ
 لا یعرفہ الناس یعنی آنکہ محبت باری تعالیٰ است اور اسے نشناسد و مصداق
 ایں از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروست حکایت عن اللہ تعالیٰ
 اولیائے تحت قباۃ یعنی اولیاء فہم غیری اولیای مرا جز من کسے نشناسد
 ایں مرتبہ کمالیت اولیائے خداست چنانچہ خواجہ اولیس قرنی کہ از اجلۃ تابعین
 و سر قوم ایں طایفہ بود نقلست کہ در دنیا قدر و مرتبہ او مستور داشت و آخرت
 نیز مستور خواہد داشت چنانکہ خواجہ انبیا صلوات اللہ علیہ و بہشت از کوشک
 خود بیرون آید بر طریقہ کہ گوے کسے لے طلبہ فرمان در رب کہ کراے طلبی گوید
 اولیس قرنی را آواز آید کہ چنانچہ در دار دنیا اورا ندیدی اینجا ہم نہ بینی گوید الہی
 او کجاست فرمان در رب فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر و از حضرت
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم مروست کہ حق تعالیٰ ہزار فرشتہ بیافریند بصورت او
 قرنی تا قرنی رضی اللہ عنہ میان ایشان در عرصات برآید و بہشت رود تا ہیج
 آفریدہ برو واقف نگردد و عرض میار د کاتب حروف بر آنچہ کہ سلطان المشائخ
 رضی اللہ عنہ کہ بادشاہ معبان در گاہ الہی بود اگر چہ سچو آفتاب محبت او بر عالمیاں
 میداگشت و ذات مبارک او کہ صورت محبت بود و بر جہانیاں ہویدا فامحق
 جل و علی عظمت و جلال او چنانچہ ماہو حقہ است از نظر کوہ نظر اس در پردہ کرمست

داشته تا آنکہ ہر کسے بر اندازہ قابلیت خویش در رہ قدمے نہادند و شور و شعبدہ در
 او با سماء رسانیدند جمال و کمال آں بادشاہ کما ہود در نیا فتند شیخ سعدی خوش
 گوید بیت درخت میوہ مقصود ازاں بلند تر است کہ دست ہمت کوتاہ ما بیاں
 برسد این ضعیف گوید رباعی مرا حاجت از عشق تو سو گشت بہ ہمہ میل دل
 جانب سو گشت بہ ہمہ شور و غوغاے ایں عاشقاں بہ بگر و سراے سر کوے
 گشت بہ قال علیہ السلام ان اللہ یحب حفظ الوتر القدیم خواجہ انبیا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است بہستی کہ خدا تعالی دوست دارد و محافظت
 دوستی قدیم را محبت است بر یکم را باتباع ہواے نفسانی و بالقائے شیطانی
 در پرہیز و حجاب مانده است چنانکہ بر زبان دربار مبارک حضرت سلطان المشایخ
 گذشتہ است ایں بیت بیت آں نافہ کہ مے جستی ہم با تو در گلیم است بہ توازیہ
 گلایی بوے ازاں نداری بہ چون محب آینہ دل را بسبقل محبت روشن گرداند ہر آینہ
 محبت است از دریکہ جاں سر بیرون آرد و جلوہ گری کند بیت از در دل
 بمنظر جاں آئی بہ تماشاے بلخ جانان آئی بہ و مرد بریں مرتبہ نرسد تا اورا
 کماے در راہ خدا تعالی حاصل نشود چنانکہ سلطان المشایخ قدس البدر
 مے فرمود تا بر کمال کسے جملہ اہل زمین و اہل آسمان گواہی نذہند آنکس ہرگز مستحق
 ولایت حق نشود و مے فرمود مردے محبت حق تعالی بسیار خواست جواب بیت
 کہ معاملہ تو بنویسند و پیش تو دارند و تو در آں نہ بینی اگر آں را پسندے شاید کہ از تو
 محبت کنی عرض میدارد کاتب حروف یعنی چوں درونہ ملوث تو بگر و رات بشمریت
 آلودہ است و رو تو بغبار ہوا پوشیدہ بچہنیں جاک لایق مقام بادشاہان نہ باشد
 ایں ضعیف گوید بیت خیالت در علم نبشستہ ہرم غمہ بخوام بہ چہ جاکست
 اے سلطاں دریں ویرانہ نبشستن بہ و رفع آفات مذکور التجا بحق تعالی
 کردن است ساعت فضاۃ بمشغولی باطن چنانکہ سلطان المشایخ میفرماید
 اگر کسے را در معادہ باشد دار و بخورد و موثر آید بخلاف آنکہ دار و بیرون

طلاق نہ دے گا کہ از بیرون دروں چہ اثر کند بر این صلہ و پیشاں مراقبہ
 دل کہ آنرا قلب گویند خاصہ محبان خاص و وظیفہ عاشقان است بر ہمہ عباد
 مقدم دارند مثلاً اگر کسی خواہد جنگلے خلع کند و بدست خود دریں کار و شوار و رکاب
 درخت بریدن مشغول گردد و روز ہا بگذرد غرض حاصل نشود فاما اگر آتش ہمہ
 بیکبار در جنگل درزند بزودی بسوزد و مثال این مشغولی باطن است کہ آتش
 محبت مے افروزد و بر آں آتش جمیع اخلاق رزیلہ و ذمیمہ سوختہ مے شود
 و صفایا مے آید و شایان محبت حق مے گردد و بیت تانسوزی بر نیاید
 بوسے عود و پختہ داند این سخن با خام نیست * قیل لیچی بن معاذ الرازی
 منی یصل العبد الی حلاوة الحب قال اذ کان لہ الجفاء سکواً و الفسق
 عللاً و الحزن رطباً از لیچی معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند بندہ بجلالت
 دوستی کے رسد گفت آں زماں کہ جفا برو بچو شکر گرداں بیت بر زبان
 مبارک حضرت سلطان المشایخ گذشتہ است بیت ہر کہ مارا یار نبود
 ایزد او را یار باد * و آنکہ مارا رنجہ دارد و آتش بسیار باد * ہر کہ او در راہ ما
 خارے ہند از دشمنی * ہر گلے کہ باغ عمرش بشکفتہ بخار باد * و فقر بچو
 عسل گردد یعنی نفع خود در آں بیند این ضعیف گوید نظم تا ترا فقر اختیار
 نیست * عشق را با تو بچکارے نیست * پیش معشوق باو شاہ صفت *
 جز ہمیں عاجزی و زاری نیست * و غم و اندوہ بچو خرم اگر دو یعنی قوت ہما
 باشد من بغبہاے تو ام زندہ و گر نہ در حال * مردہ باشم کہ نماند ز وجودم اثر
 قال الکمال کشلے ولہ رمدٌ ہلم ایہا الرجل حتی ادخل المیل فی عینک یزول
 رمدٌ و تبصر الخلق فقال لبیل یا کمال حتی ادخل المیل فی عینک فلتبصر الا
 عی و لا تبصر الخلق الا الحق یعنی کمال مرشبی را در حالتیکہ او را درد چشم بود گفت
 بیا اے مرد تا کحل در چشم تو کنم و در چشم تو دفع گردد و خلق را توانی
 ویدشبل گفت بیا اے کمال کہ میل چشم تو کنم کہ کور گردی مخلق را نہ بینی مگر کہ حق

قال رجل ليوست اني احبك قال ما اريد ان يحبني احد غير ربى فان
احب الى يلقني في الحب وحب امرئة العزيز القالى فى السجن يعنى مودے
بہتر یوسف را علیہ السلام گفت من ترا دوست میدارم بہتر یوسف فرمود
کہ من میخواہم کہ کسے مرادوست دارد جز پروردگار من زیرا چہ پدر من مرادوست
گرفته بود دوستی پدر در چاہ انداخت وزن عزیز مصر مرادوست گرفت دوستی
او سالہا مرادوست داشت را ئت رجل نام فی الشلج فسا ئت ما حالک قال من
شغلہ حب اللہ لم یجد الحزن البود یعنی مودے را در میان برف خفہ دیدم از
پرسیدم این چہ حال است کہ میان برف کہ در خوابی گفت ہر کہ را مشغول گرداند
محبت حق تعالی حزن برد و رواثر نکند چنانکہ سلطان المشایخ نے فرمود کہ خواہم
احمد معشوق در عین چنگہ سرا از مقام خود بروں آمد در آبے رواں در رفت
در چنان موضع تہلکہ قرار گرفت و نے گفت الہی من از پنجابروں نیایم تا
نگوئی کہ من کیستم آوازے شنید کہ تو آئی کہ فرداے قیامت چندیں کس
از شفاعت تو از روزخ خلاص خواہند یافت شیخ احمد گفت بریں بسندہ
تکنم مراے باید کہ برانم من کیستم باز آوازے شنید کہ حکم کردیم کہ درویشاں و
عارفاں عاشقان ما باشند و تو معشوق ما باشی انگاہ خواجہ احمد از اں
مقام ہیروں آمد در شہر ہر کس پیشے آمدے گفت السلام علیک یا احمد
معشوق یکے از حاضران سوال کرد کہ او نماز نگذا ر دے فرمود آ رے اورا چوں
بسیار گفتند کہ چہ نمازے نے گذاری گفت بگذارم ولی فاتحہ بخوانم گفتن این
چہ نماز است کہ فاتحہ خوانی گفت فاتحہ بخوانم اما یا ایک نعید و یا ایک نستعید
نخوانم باز گفتن اینہم بخوان القصہ بعد گفتگوے بسیار در نماز ایستادہ فاتحہ
خواندن گرفت چوں دریں محل رسید یا ایک نعید و یا ایک نستعین از
اعضائے اوزیر ہر موئے خوں رواں شد انگاہ روے سوئے حاضران
کرد و گفت کہ من زن حایضم بر من نماز نیست بعدہ سلطان المشایخ

فرمود که بزرگے گفته است که از خواجہ احمد غزالی شنیدم کہ در قیامت ہمہ
صدیقان تمنا برند کہ کاشکے ما خا کے مے بودیم کہ روئے خواجہ معشوق بر آں پایے
مے نہادہ بودے قال الحکیم لا یجوز فی دور القلب ولا فی ترکیب الطبیائع
ولا فی القیاس ولا فی الوهم ولا فی الحس ولا فی المکل ولا فی الواجب
ان یکون محباً ولیس لمحبوبه الید میل ودد حکیمے فرمود کہ رو نیست ترکز
بہج دے ونہ در ترکیب طبیائع ونہ در قیاس ونہ در ہم ونہ در حس ونہ در مکل ونہ
در واجب کہ یکے را دوست داری و محبوب ترا میل سوے تو نہا شدہ شیخ
سعدی خوش گوید ہمیت آخر نہ دل بدل رود انصاف من مدہ بہچو نیست
من بوصل تو مشتاق و تو طول بہ ونیز گفته اند القلوب مع القلوب تتشاهد
و ایں سخن موافق سخنے است کہ از سلطان المشایخ سوال کردند کہ از
قلق و اضطراب محب محبوب را چہ روشن مے شود سلطان المشایخ
فرمود کہ ہم از ان اوست کہ مے کشد مصرع اے بے خبر من میروم او
مے کشد قلاب را ونیز سلطان المشایخ مے فرمود کہ بزرگے گفته
است در مبد و حال جملہ ارواح یکے بودہ است بسبب تعدد اشخاص
مشعد و شدہ است للحب لا دخلک اللہ النار ما یفعل قال اطوف
فے طباق النار و قول هن اجزاء من احبہ یعنی در دوستی دوستان
خاے را عزوجل پر سید نارا گر خدایے تعالی بقدرت کاملہ خود ترا در دوزخ نر
تو چہ کنی گفت در ہفت طبقہ دوزخ طواف کنم و این نداد در دہم کہ هن اجزاء
من احبہ الحب ہمہ نوحی و شمل دمی کن الذی فی الحب تحمیم و تحلیل
فباتہ لیلی کان العین صومعہ و انسانہا راہک و الدمع قذیل
یعنی دوستی تو حرام گردانید خواب بر سن و حلال گردانید خون ریختن من
تحمیم و تحلیل و شریعت دوستی اینچنین باشد پس شب کرد دوست من
یعنی خیال و جمال دوست صومعہ او چشم من و مرد مکہ چشم من را بہک چشم

و آب چشم کہ بیچکد قندیل آنصومعه بود لما مات لیلی دخل الجنون مقبرتها
 جعل یشم تراب قبر لیلی فقال شعر اراد اقع قبره عن مجبته قطب تراب لبقبر
 دل علی القبر فاخذ من ذلک ل تراب بکفه وشم و وصل صحبته و مات فدفن عند قبر
 یعنی چوں لیلی نقل کرد مجنوں لیلی گویاں بہر سو درآمد و قبر لیلی طلبیدن گرفت
 و خاک بہر گورے یوے میگردانید و لیلی رسید بہوے لیلی گویاں لیلی شناخت و
 بگریست و بیت مذکورے گفت لیلی بزبان حال بدیں بیت جواب ادبیت اگر تو
 بر گل گورم کز کنی روز بہوے چوں بشناسی کہ این کدام گل است بعدہ مخم
 قدس خاک از گویاں برکت دست خود نہاد و یوے کرد و جاں بداد و حضرت سلطان
 المشایخ مے فرمود کہ فرداے قیامت فرماں شود کہ حاضر آرنڈ آنہار کہ در دنیا و نحو
 محبت ما کردہ اند ہمہ را حاضر آرنڈ چوں حاضر شوند فرماں آید کہ ہر کہ محبت ما کم از محبت
 لیلی مجنوں و زندہ است او را در عصا تعذیر کنند و مے فرمود چوں مجنوں
 را خبر رسانیدند کہ لیلی مرد مجنوں گفت غرامت بر من است چرا کہے را دوست
 دارم کہ او ہمیر یعنی معتبر محبت باری تعالی است کہ دایم و قائم است بیتے مناسب
 بر زبان مبارک گہر بار شیوخ شیوخ العالم فرید الحق والدین گذشتہ است و آن بیت
 اینست ہمیت رو دل بکسے دہ کہ نمیرد تا تو از درد و فراق او نگرے بارے
 اذا احب الله عبدا لم يضرب ذنبه یعنی ہر زماں کہ دوست دارد خدایتعالی
 بندہ را مضرت نکتہ آن بندہ را گناہ او و حضرت سلطان المشایخ میفرمود
 چندیں مرداں بودہ اند کہ در بدایت حال کار ہاے ناشایستہ میکردند عنایت
 ازلی درآمد و ایشاں را از اں کار ہاے ناشایستہ باز آورد و بعدہ
 این بیت بر زبان مبارک را ندبیت تا زان خودی مکرر کرد و در ماہ
 یا چاکر خویش باش یا چاکر ما چنانکہ مالک دنیا خواست کہ اں
 جواں را کہ ہمایہ او بود دعائے بد گفت مگر ویرا رنجنا میرہ
 بود ہاتھے آواز داد یا مالک اتدل ع علی الفتی فان هذا الفتی من

اولیائی یعنی اے مالک دعا کے ممکن ہیں جو ان راز پر اچھے بدستی کہ میں جو
 لکے از دوستان من است مالک تخیر گشت و شرمندہ شد بامدادیر خاست و بر
 در او آمد گفت کجا آمدہ گفت بمعذرت آمدہ ام چوں جو ان نیز شب چیزے دیدہ
 بود بود اہل خانہ خود درون خانہ رفت و بیرون آمد و گفت من از میان
 شما و شہر شامیہ و م و رو بصر انہا بعد مدتے اوراد خانہ کعبہ دید طواف سیکر و
 و اثر اولیائے حق بر جہہا و میتافت عرض میدار دکاتب حروف برا نخل کہ میں
 جو ان در حالے کہ پیش از میں بود البتہ چاشنی از عشق و محبت و جہلت و مجہول
 بود ہماں چاشنی باعث سعادت او گشت و از برکت آن محبت گذشتہا
 ہیج مضرت نکرد باز ایم بر سر حرف ذکر محبت مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ
 حضرت سلطان المشائخ بارے میفرمود کہ از خداے تعالیٰ باندازہ حل
 خود چیزے سے باید خواست محبت باری تعالیٰ از احوال است کسے کہ
 در مقام مقامات مستقیم نباشد اورا محبت خواستن از باری تعالیٰ مسیحیل است
 چوں میں سخن مبارک سلطان المشائخ رسید فرمود و بچنین نیست
 بلکہ ہمہ وقت از خداے عز و جل محبت حضرت حق سے باید خواست و میں دعا
 بسیار باید خواند اللهم انی اسالک حبک و حب من یحبک و العمل الذی
 تادئی الی حبک اللهم اجعل حبک احب الی من تقس و اہلی و مالے
 من الماء البارد للعطشان یعنی یا بار خدا یا بد بدستی کہ سوال
 سے کنم ترا دوستی و ترا دوستی کسے را کہ دوست میدار و آنکس
 ترا و سوال سے کنم علی را کہ ہر ساند آن عمل بسوے دوستی
 تو اے بار خدا یا بگرداں دوستی خود را دوست ترا از ذرات
 من و از خویشان من و از مال من و از آب بار دینے
 سر د کہ دوست ترا است مر تشنگان را میں دعا
 از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

مروست در ملفوظات شیخ الاسلام شیخ معین الدین سجری بنشته دیدہ ام
 از شبلی پرسیدند محبت غالب است یا شوق گفت کہ محبت زیر اچہ شوق از
 محبت متولد ے شود نکتہ در بیان اشتیاق و شوق سلطان المشائخ
 قدس المدرہ العزیز ے فرمود من اشتاق الی اللہ اشتاق الیہ کل شیء و ے فرمود
 حق تعالیٰ وحی کرد و او دینہ علیہ السلام را کہ اے داؤد و بگو مر جو انان بنی اسرائیل
 را چرا مشغول گردانیدہ اید نفسہائے خویش را بغیر من و من مشتاق شما ام این چہ جفا
 است و شیخ ابوالقاسم قیشری ے نویسد ہر گاہ کہ آتش اشتیاق در درونہ مشتاق
 شعلہ زند از روشنائی آں نور آنچہ در میان آسمان و زمین است منور گردود و دے
 کہ بنور الہی منور شد مشتاق آنحضرت گشت اورا بر جملہ ملک و ملکوت جلوہ دہند و در
 کونین نہا کنند کہ این قوم کہ دہائے ایشاں بنور اشتیاق ما منور است و مشتاقا
 حضرت ما اند شمارا گواہ گرفتیم کہ من مشتاق ترا ز این نام سوئے ایشاں قال
 واحد من الاولیاء ے ما من شیء عند الرحمن اعلیٰ منہ ے من
 الشوق و الشوق المحمود ے و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ
 ام و المی من عشرہ انوار نور الروح و نور العقل و نور المعرفة و نور العلم و نور البقین و نور
 التوفیق و نور البصر و نور النجیاء و نور المحبۃ و نور الشوق شعر شوقی الی وجنات و بہک
 سیدی ے شوق المریض الی الباب العافیہ ے شوق من سوئے روئے تست
 چنانکہ شوق بیمار سوئے صحت نفس نکتہ در بیان عشق حضرت سلطان المشائخ
 قدس المدرہ العزیز ے فرمود و العشق آخر درجات المحبۃ و المحبۃ اول درجات
 العشق و ے فرمود کہ عشق از عشقہ گرفتہ اند و این عشقہ گیاہ است کہ در باغہا روید
 و بد رخت بر رود اول پنج خویش در زمین سخت کن پس شاخہا برآرد و بد رخت پیچد
 و پچنیں میروند تا جملہ درخت را فرا گیرد و چنانش در شکنجہ کشد کہ نخ در میان رگہائے
 درخت نہا نہ برآوے کہ بواسطہ آب و ہوائے آں بداں درخت میرسد تا راج
 میکن تا انگاہ کہ درخت خشک ے شود و بیت تالاج خوبو ے در ملک جان

در آمد آں دل که بود و قتی گوی نبود مارا و مے فرمود چوں عشق در آدمی پیید
ازو مے جدا نشود تا انسانیت را باطل نکنند چنانکه عشقه بردخت پیید و درخت را
خشک کند عشق بر آدمی هماں کن که عشقه بردخت قال واحد من الاولیاء
شعر عشق و تجدد و صبر و سکوت و ما اطفوا المراءد و العریفوت و قالوا انا قتل
لا یکنی و قالوا فتموت هكذا قلت اموت و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ
بنشته دیده ام قال النبی صلی الله علیه وسلم العشق من غیر یری ربه کفارة الذنوب
یعنی عشقه که جز عشق باری تعالی است کفارت از گناهان عاشق بیچاره
است اے عزیز ازین حدیث بس امید و ایست بقلم مبارک حضرت سلطان
المشایخ بنشته دیده ام چوں عشق مخلوقے کفارت از گناهان عاشق میگرد
تو اں دانست که عشق آنحضرت چه عمل کند تا بتواند ایں در بگوید اگر چه گفته اند
که عشق آمد فی بودنه اموختنی فاما جبر و اجتهاد و جهد باید کرد شیخ سعدی گوید
بیت جیف بود مردن بے عاشقی و تا نفس داری نفس بگوش و تا مستوجب
دعای گردید که آں متضمن بیتے است که بر زبان سلطان المشایخ گذشته است
بیت اینست بیت بر روی زمین بهر کجا بر نایست و عاشق باد که عشق
خوش سودائے است و خاکپایے عاشقان را سرمه جهاں بین خود سازید
خواجہ حکیم ثنائی خوش گوید بیت پنج اے عاشقان خوش رفتار و خه خه
اے عارفان شیر نیکار و در جهاں شایر و ما غافل و در قح جرع و ما هشیار
پس ازین دست ما و دامن دوست و بعد ازین گوش ما و طلقه یار و دست
و دامن عاشق صادق بزین چنانکه حضرت سلطان المشایخ درین معنی
مے فرمود بیت فتراک یکے ز عاشقان گیر و پس تیغ بر آورد و چنانکیر و دنیاز
بیت بر زبان مبارک میراند و مے فرمود که گفته شیخ ابو سعید ابوالخیر است
با عاشقان نشین و غم عاشقی گزین و با هر که نیست عاشق کم کن از و پیر
تا مگر بوی از گلستان عشق ایشان گل دل شما بیچارگان را بشگفاند امیر خسرو

ترک اند خوش گوید بیت صبا نسیم تو آورد و تازه شد دل خسر و گل
چنین نشگفته است هیچ باد صبارا بد و قصه حضرت رسالت صلی الله
علیه وآله وسلم با زینب بنت جحش که در روح الارواح می نویسد و نظر
آورد که حضرت عزت جل و جلاله در باب عاشقان چه کرمها فرموده است
و چه ترغیب ها نموده اللهم ارزقنا حلاوة الحب فی محبت الله
و بنسبیه و حبیبه و اولیائیه و این قصه بریں جمله است که پیش حضرت
رسالت صلی الله علیه و سلم در شب معراج دنیاے خدا برزور
آراسته می گفت اگر سید عالم با نظر کند عیب ما همه هنر گرد و زهر ما
همه شکر گرد و در رسول علیه السلام جواب داد ایتهال دنیا الدین
یعنی اے دنیاے فرومایه این چه طمع خام است امشب فردوس
اعلی یار اے آن ندارد که گرد سراسر پرده عزت ما گرد اے درویش
عجب سیرست در شب معراج زینت ملک و ملکوت در پیش دیده او در آورد
التفات نکرد چوں بدر زید آمد شورے پیدا آمد قول کلبی رحمة الله علیه بر نیچله است
که حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم در خانه زید از برائے دیدن او
آمد نظر مبارک رسول علیه السلام بر زینب بنت جحش افتاد که منکوح
زید بود و در آن حالت زینب ایستاده بود و رسول علیه السلام را خوش آمد
و این سخن بگفت سبحان الله مقلب القلوب چوں این سخن زینب شنید
بنشست بعده زید در خانه آمد این حکایت پیش زید گفت زید دریافت و بحد
رسول رب العالمین صلی الله علیه و سلم آمد و گفت مرا فرمان ده تا زینب
را طلاق دهم زیرا چه او متکبر است و مرا بزبان آنچه میخواهد می گوید رسول
علیه السلام فرمود انمسک علیک زوجی و در خاطر مبارک رسول علیه السلام
غیر این جواب بود بر خود چیزے پوشیده کرد حق تعالی آنرا پیدا ساخت
و دریں قولهاست اول آنکه رسول علیه السلام اول این سخن نیها

داشت از زید بسبب آنکہ چون زید طلاق بگوید اورا من خواہم خواست پس
ظاہر کردن چہ حاجت است و قول دیگر آنکہ حضرت غزت جل جلالہ حضرت
رسالت راصلی السد علیہ سلم دادہ بود کہ زینب بنت جحش از زنان تو خواہ
بود و پیش از آنکہ زینب را بخواد از زبان مردمان ترسید فرمان آمد واللہ
أحق ان نشاء چون زید زینب را طلاق گفت رسول علیہ السلام
زید را بخواند و فرمود کہ برو زینب را بیا زیرا چہ خداے تعالیٰ مرا خبر دادہ
است کہ ما بتزوج زینب را بتو دادیم زید در خانہ آمد و در نزد زینب
گفت تو کیستی زید گفت منم زینب گفت تو مرا طلاق گفتہ از من چہ
مے طلبی زید گفت مرا بر تو رسول علیہ السلام فرستادہ است زینب
گفت مرحبا بر رسول آمد صلی السد علیہ سلم بعد از آن زینب سجدہ شکر
بجا آورد و قل فتادہ رحمۃ اللہ علیہ این است کہ زینب تا آخر عمر بر ہنر
پیغمبر فخر کردے و گفتے کہ شمارا پدراں شما بزنی دادہ اندا ما مرا حق تعالیٰ بزنی
دادہ است اما خلاصہ این سخن آنست کہ سید کونین بدرخانہ زید آمد و آں
نظر افتاد و آں نظر اول بود و مرد بنظر اول مواخذ نیست ولیکن بر آں نظر
اول خرمن اصطبار بر باد شد ندانم آں محمدرے کہ از تو بغیہ یا افتادہ ما
قادر بودیم کہ آں نظر و آں خطرہ براحات سر ایردہ دل و دیدہ تو برداریم ولیکن
مارا در آں رازے و لطیفہ ایست و آں لطیفہ اینست کہ دل مفلساں شکستگان
خوش کردیم کہ محمد علیہ السلام با وجود جلالت و منصب سالت و قوت نبوت
دل نگاہ داشتن نتوانست مشتے خاک پیچارہ کے تواند کہ دل و دیدہ نگاہ دارد چنانکہ
شیخ سعدی گوید قطعہ نظر بر نیکیاں رسے است معہودہ نہاں بدعت من ابرم
بعالم حدیث عشق اگر گوی گناہ است پگناہ اول زحوا بود و آدم پ اگر دعوی
کنی پرہیزکاری پ مسلم دارست و اللہ اعلم و اگر گوی کہ میل خاطر نیست من این
دعوی بنیدارم مسلم و کاتب مروف از مسافر عزیزے سماع دارد کہ دیوانہ بود

د تہریر اگر خوب صورتی دیدے بایستادے ویک نظر تیز دروے دیدے و بروئے
 ولفیرب او نظر کردے بعدہ بگریستے و گذشتہ بیت میں ایں چہ نظر بود کہ خوم برخت
 و میں چہ نمک بود کہ رشیم بخت و باز ہماں عاشق صادق گوید بیت سرشک
 یار کہ در میرسد از عالم غیب و بردل ریش عزیزاں نکلے مے پاشد و باز ہماں
 صاحب دل گوید قطعہ در تو اسے خواجہ اگر صبر و شکیبائی ہست و درین اینست
 کہ صبرم زینکورو یاں نیست و اسے کہ مطبوع بینی و تامل نکنی و گرترا قوت آں
 ہست مرا اسکاں نیست و سلطان المشایخ مے فرمود بعضے مے گویند مارا
 نظر در صنع خداست نہ آنکہ حسن مصنوع معشوق ماست براں نظر مے کم و عراقی
 و اماد شیخ بہاؤ الدین زکریا گفتے کہ مارا در صنع او نظر است شیخ سعدی گوید
 بیت مرد باریک نظر در بلخ و مور کند و آں تامل کہ در زلف و بنا گوش کنی چہل
 ایں کارا نیست کہ عشق و رع را بنوشد آں نظر ہیچ نباشد مادام کہ ورع بر خاست عشق
 اعتبار است و مے فرمود ہر کہ صحبت کو دکاں ماند ازین راہ بماند و دیگر آنکہ ہر کہ زین
 راہ افتاد از صحبت زناں افتاد و مے فرمود درویش باید کہ از درد لذت گیرد و ایں
 اندازہ ایست مارا گر ز جنتے مے شود جملہ جہان و جملہ چیز فراموش مے شود و بعدہ
 فرمود لیس بصادق فی دعواہ من لم یکن دو یضرب مولاہ کاتب حروف
 در سالہ امام ابو القاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ دیدہ است کہ ابو سعید خراز رحمۃ
 اللہ علیہ ابلیس را در خواب دید و گفت بیا ابلیس گفت من چہ کار دارم باشما
 کہ شما دور کردہ اید از نفس خویش چیز را کہ من بدان خدا ع کم ابو سعید خراز گفت
 کہ آں چیست ابلیس گفت دنیا ایں جواب گفت و پشت گردانی و رواں شد
 بعدہ سر پس کرد و جانب من دید و گفت جزیک لطیفہ کہ مراد شماست ابو سعید
 گفت آں لطیفہ چیست گفت صحبت احداث و نیز مے نویسید کہ صعب ترین
 آفات درین طریق صحبت احداث است و ہر کہ مبتلا شد بچیزے ازین او
 باجماع مشلخ بندہ باشد کہ خداے تعالیٰ او را خواگردانیدہ است و مینویسد

کہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ گفت گفتہ است کہ من انتہی شوق شیخ آدم کہ ایشاں ابدال
 بودنذوقت وداع ہر ہمہ گفتند کہ بہرہیز از صحبت احداث ہر کہ دریں باب اتفاقا
 مے کند از احوال فسق و عشق اشارت مے کند کہ ایں بلائے روح است و اں
 مضرت مے کند و دریں باب شواہد و حکایات مشایخ مے آرد و بہتر است
 کہ برہنات و آفات ایشاں سر کنند امام قیشری مے نویسد کہ اں نظر شرک
 است خواہہ شنائی گوید بیات

شاہد بیچ بیچ را چہ کنی چہ کنی یاد خوبی خواباں + شاہاں زمانہ خورد و بزرگ گرچہ از چشم عالم افروزند اں نگارے کہ سوئے او نگری	اے کم از بیچ بیچ را چہ کنی عمر خود ہرزہ نکور و دیاں + چشم را گو سفند دل را گرگ از مژہ دل بر بند و جاں سوزند او دولت برداز تو درد بری
---	--

پس واجب است بر سالک کہ حذر کند از نجاست احداث شیخ سعدی
 خوش گوید بیت خدنگ غمخوہاں خطانے افتد + اگرچہ طایفہ زہدرا اسیر کند +
 عرض میدارد کہ کاتب حروف بر آنجملہ کہ معشوق مے باید کہ باو شاہ باشد و عاشق
 گدائے بادشاہ ہمت اگرچہ میان بادشاہان و گدایان مناسبت نیست خمیر
 گوید بیت بتم سلطان ملک حسن و ماد سلک درویشاں + دلا دامن فراہم
 کن کجا ماؤ کجا ایشاں + قائما عاشق در پنہاں نظر مے کند چنانکہ شیخ سعدی
 گوید بیت سعدی نہ حریف غم او بود و لیکن + بار ستم دستاں بزم نہ کہ ستمند
 مناسب اینعنی سلطان المشایخ مے فرمود کہ من از شیخ بدرالدین
 غزنوی قدس السرہ العزیز شنیدہ ام کہ او مے گفت پدر من از مریدان پیش
 قدم شیخ محمد اجل شیرازی بود رحمۃ اللہ علیہ اندو شنیدم کہ مے گفت شیخ
 بایزید بسطامی قدس السرہ العزیز در سفر حج برابر خود چہل یار رواں کردہ
 بود اگر آبے غرقابی پیش آمدے بر روئے آب یا نہادندے و بگذشتندے

در خاطر اذگذشت کہ از یاران خواجہ محمد اجل یکے منم چوں ایمنی مرا میسر
 نیست کہ بر روی آب تو انم گذشت و دیگر اس را ہم نخواہد یا در شیخ مانقصا
 است و یا مارا قابلیت اس نیست تا روزے آنچه بر خاطر اذگذشتہ بود پیش
 خواجہ محمد اجل عرض دشت خواجہ جواب داد کہ یاران شیخ بایزید قدس
 سر سترہ العزیز یک سوارہ کراستے بودند و یاران ماشاہان ہمت اندازیں
 اشارت اورا حقیقت شاہان ہمت معلوم نشد تا در حضرت دہلی آمد روی
 در تذکیر قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ حاضر شد و خود را در حجاب
 ستون مسجد از قاضی حمید الدین پنہاں داشت کاغذے بنشتہ بدست
 قاضی رسانید کہ شاہان ہمت کیانہ چوں قاضی اس کاغذ بخواند ہر دست
 گرفت پد رن در خاطر گذرانید اس ریش سیاہ من در زیر پاے تست شاہان
 ہمت کیانہ بجز خطرہ او قاضی از بالاے منبر گفت اس ریش سفید من ہمہ در
 زیر قدم تست شاہان ہمت کساند کہ در گلخن تابی باشند و سوداے عشق بادشاہان
 در سرایشاں باشد اس ضعیف گوید بیعت شاہان ہمت اندہمہ دوستان ماہ اندر
 خرابہ ساکن مالک جہاں بدست و در روح الارواحے نویسد کہ بادشاہ زادہ
 در غایت صباحت و در نہایت لطافت و ملاحظت کہ در عصر خویش
 مذاشت بہت گوئے ملاحظت ربو و زلف تو در دلبری زیب اگر
 ملک حسن زیرنگیں آوری لالہ رخ و نوش لب و خوب خط و
 مشک خال و سر و قد راستیں عشوہ دہ دلبری و اس بادشاہ
 زادہ در سواری و چالاکی و شکالی بے نظیر زمانہ بود قطع
 تو بدیں شوخی و چالاکی و شکالی و ناز و تبیین غمزہ و دلوز و شکارے انداز
 قصد جاں کردہ و دل دوختہ و دیں بردہ و گشتہ تاراج ز تو جملہ مسلماناں
 باز و اس بادشاہ زادہ چنانکہ رسم شاہزادگاں باشد گاہ گاہے باختن
 در میدان رفتے و گوئے دل عاشقاں را در خم چوگاں زلف خود آوردے

الغرض درویشے عارفے را نظر بر جمال جہاں آرا سے آں بادشاہ زادہ افتاد
 دل از دست داد چنانکہ نظم اے متقی گراہل دلی دیدہ مابدوز چکیںاں بدل
 ربودن مردم مقید ماند یا بر قعے کچشم تامل فرو گذار یا بدل بنہ کہ پردہ زکارت
 برا فکندہ و ہر روزاں درویش جان باز بر سر میاں گوے بازے دلربای خود
 بایستادے و بر آں آشوب لہا نظر کر دے شیخ سعدی گوید قطعہ نظرے مباح
 کردہ زہرا چوں معطل دل عارفاں بردند و قرار ہو شمنہاں مگر انگہ دو
 چشمش ہمہ عمر بستہ باشد بوسع خلاص یابد ز فریب چشم بنداں و چوں باد
 زادہ در گوے باختن درآمدے از غایت لطافت و شکالی او بے ہوش
 شدے چوں بہوش آمدے دعا کر دے و این بیت خواندے بیت گوئے بر تن
 زخم از چوگاں خورد و این فداے دل شدہ بر جاں خورد و شیخ سعدی گوید
 بیت در حلقہ صولجان زلفش پیچارہ دلم فدا چوں گوشت می سوزد و بچینا
 مگو خواہ مے میر و بچیناں دعا گوشت خون دل عاشقان مسکیں و در گردن و
 دیدہ بلا جواست چوں حکایت عشق آں درویش فاش گشت بگوش خاص عام
 رسید و آفتاب عشق را کہ بر دلہاے سوختگاں و عارفاں میتا بد پردہ صبر پوشید
 نتوانست چنانکہ امیر خسرو ترک السد گوید سہنجہ عقلم را پیچید و بروں شد
 دل اے صبر ہمیں بودہ است بازوے توانائی و محرمان بادشاہ زادہ
 حکایت درویش بخدمت اور سانیہ اند و بادشاہ زادہ ہم کرد و بکوشمہ اعراض فرمود
 روز دوم از محرمات پرسی کہ آں درویش را منجے شناسم مرا بنمائید کہ آں از سر جاں
 خاستہ کیست با ہمچونے دست در میاں دارد گفتن مسکینے است کہ نو عاشقان
 بر جبین او میتا بد چوں شاہ زادہ بر سر میاں رود آں درویش را بنمایم الغرض
 بادشاہ زادہ انجمنی دغاظر گرفت و خود را بسیار و کلاہ خسروانی بر سر نہاد و کمر سلطنت در میاں
 بست بیتے بر زبان مبارک شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الشرع والین گذشتہ است سنا
 انجمنی است بیت قبائش را شدم بندہ کہ چوں بکشا نشیند و بچشم بزم کہ چون پشت بر خیزد

<p>بر فرق آفتاب ندیم کلاہ را فاسق ہزار بار بگوید گناہ را براں بندے کس بستی با عاز ترا زید کہ داد حسن دادے فدائے آن کمر جانہاے مرداں بگرد اگر دل سچہ چوں مار فتادہ در میان خاک را بہت سمت نازنین باد پیمائے</p>	<p>من سرور اقبانہ شنیدم کہ کمر بست گر صورتے چنین بقیامت بر آوردند قبا را باز پوشیدی بصد ناز کلاہ نازنین بر سر خدادی بدو راں کلاہ و لباس گرداں خیال جعد سچا پیچت اے یار دو دیدہ منتظر دارم براحت مگر وقتے نہد بر دیدہ لاپائے</p>
---	--

ما ہو المقصود بادشاہزادہ بقصد شکار جان آں درویش سوئے میدان
 در بایں رواں شد چوں بر سر میدان رسید از ہر منہر ہائے درگوئے بختن
 در روز ہائے دیگرے کردے در آں روز بیشتر کردن گرفت در اثنا ئے ایں
 حال محو مان خود را گفت کہ آں درویش کیست اجل او بر سر رسیدہ است
 گفتند آنکہ در میان نظار گیان جواں زور روئے و زندہ پوشے نزار گشتہ و گشت
 حسرت بدندان تفکر گرفته استادہ متحیر است بادشاہزادہ شکار خود دریافت
 و ازیں جانب تغافل کرد خدمت امیر خسرو گوید بیت تغافل کردنت بے
 فتنہ نیست فریبہ مرغ باشد خواب صیاد بد بعدہ بزخم چو کاں گوے بجانب او
 انداخت چنانکہ گوے پیش او آمد و اقبال بادشاہزادہ چالاک بیک تک
 اسپ نزدیک گوے رسید و بکشمہ جان تاں کہ داشت جانب آں درویش
 اشارت کرد کہ ایں گوے بہن دہ آں درویش جانبا ز گوے از زمین برگرفت
 و بتعظیم پیش بادشاہزادہ داشت شاہزادہ گوے از کف درویش بیاں دید بھنا
 و ساعد سلیمیں بستہ فی الحال ایں درویش کہ گوے جاں در میدان انداختہ بود
 بجانب ماں دادے بسیم ساعدت جانا بجز کالاے جاغم را تو سیم از استیں برکش
 من از تن بر کشم کالاے چوں شاہزادہ دید کہ درویش جاں بجانبان خود داد از سمنہ

فردا آمد مبارک اک عاشق درویش صادق کہ بادشاہ دین است در کنار
 گرفت چنانچہ عزیزے گوید ہمیت جز تو دریں زمانہ فلک با نیر اچشم * ہرگز ندیدہ
 است کہ درویش بادشاہ * آب در دیدہ کرد و بر غریبی او تا سفا خور و بعدہ
 گفت ایں شہید عشق را کہ بادشاہ دین است در حطیرہ آبا و اجداد من کہ
 بادشاہان دنیا بودہ اند دفن کنند تا از برکت او ہمہ اُمزیدہ شوند عرض میداد کہ
 حروف برینجملہ مے باید کہ عاشق تا بتواند اسرار معشوق کہ مریوز و اشارت در میان
 آمدہ باشد انہا نلکند و قستہ دارد تا شایان اسرار گردد و لایق محبت معشوق باشد
 اگرچہ در عشق اُمنینی میسر نخواہد شد شیخ سعدی گوید رباعی گر بگویم کہ مرا با تو میسر
 کارے نیست * درودیوار گواہی بدہ کارے هست * عشق سعدی نہ حدیثے
 است کہ پنہاں ماند * داستانے است کہ بہر بہر باز اے هست * فاما مرتبہ
 کمال عشق آنست کہ حضرت سلطان المشایخ فرمودہ است کہ حوصلہ
 وسیعہ در عشق مے باید تا اسرار دوست را شاید و نیز حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمودہ است مَنْ عَشَقَّ وَعَفَّ وَكَلَّمَ مَاتَ فَقَدْ مَاتَ شَهِيدًا یعنی
 کسیکہ فریفتہ شد و پرہیزگاری کرد و پوشیدہ زینتگی را و مرد پس تحقیق مرد شہید در جہ
 کمالان و مرتبہ و اصلاں اینست خواجہ فرید عطار گوید * گرمی وصلش چو
 دریا در کشد * مست لای عقل مشو مخمور باش * کنج وحدت گیر چوں عطار پیش *
 بس بکنج در شو و مستور باش * و آنکہ سترے از اسرار دوست بیرون دادہ است
 از سر جان خود ساختہ است حکایت عین القضاۃ ہمدانی راجلی خاص
 واقع شد در آنحالت مناجات کرد کہ آرزو دارم کہ مرا بسوزند و توبہ بینی * من
 خس را کہ بسوزند بگویت غم نیست * غم اینست کہ پیش در تو در دکنند * تا او را
 بخلل اعتقاد منسوب کردند خواجہ احمد غزالی اورا گفت در اعتقاد چیزے بتوں
 تا رہا شوی گفت من ایں روز بدعا خواستہ ام و در آل ایام عین القضاہ
 قدس سدرہ العزیز بیست و پنج سالہ بود چوں او را زندہ و راتش انداختند

در عین سوختن کہے بگردا او گفتند نہ تو نے گفتی کہ بدعا خواستہ ام گفت آہ من ازاں
 نیست کہ مے سوزم بلکہ ازاںست کہ زود میسوزم این ضعیف گوید غم از سوز
 تنم نیست ازاں مے سوزم کہ من سوخته پیش تورواں مے سوزم سوختن نبود
 اں گوید کہ ساکن سوزی تا بہ پیش رخ تو شعلہ زناں مے سوزم فاما انچنین
 ہم گویند کہ بعد ازاںکہ عین القضاات را سوختند در مقام اوحقہ بیروں آمدہ کردہ
 بیت مسکین دلم کہ حقہ راز نہان تست ترسم کہ باز در کف نامحرم افتد
 الغرض اں حقہ بکشاوند ایں رباعی بنشتہ بیروں آمد رباعی مامرگ شہید
 ز خدا خواستہ ایم از حق دوستہ چیز کم بہا خواستہ ایم گریار ہماں کند کہ ما خواستہ
 ایم ما آتش و کفت و بوریہ خواستہ ایم اور ہم بوریہ پیچیدہ و کفت انداختند
 و آتش در زدند و قاضی حمید الدین ناگوری فرامید رباعی ابی عشقت چو بہا
 موختم پیہن محنت و غم و ختم حاصل عشق ایں سکہ سخن پیش نیست سوختم
 و سوختم و سوختم و در روح الارواح مے نویسید چوں منصور حلاج را بکشتند شبلی
 گفت من اں شب پیش حق تعالی مناجات کردم تا سحر گاہ سر سجده نہادم
 و گفتم خدایا ایں بندہ بود ازاں تو مومن و موحد و معتقد از اعدا و اولیاء
 بلا بود کہ یاوے کردی بخواب در شدم ندائے حضرت غرت بسبح من رسید کہ
 ہذا عبد من عبادنا اطلعناہ علی سب من اسرارنا فافشاہ فانزلنا بہ
 ما توئی یعنی ایں بندہ ایست از بندہ ہائے من خبر دار کردیم من اور بہتر
 از اسرار خود پس ظاہر کرد اں سر را پس نازل کردیم ما بر و انچہ مے بینی تو بیت
 اگر زبان تو را زد راستی و تیغ را با سرت چکا رستے فاما درین معنی کہ خواجہ
 منصور را کہ پیش آمد بر زبان مبارک شیخ شیوخ العالم ایں رباعی بارہا
 گذشتہ رباعی از نور جلال مرد مطلق خیزد و از شوق خدا نگر چہ
 رونق خیزد ایں خاطر مرداں چہ عجایب بحرے است
 چوں موج زندہ ہمہ انا الحق خیزد حضرت سلطان المشائخ

مے فرمود صلوٰۃ العاشقین چہار رکعت نماز آمدہ است در ہر رکعت
بعد فاتحہ این ذکر است در رکعت اول یا اللہ صد بار و در رکعت دوم یا
رحمن صد بار و در رکعت سوم یا رحیم صد بار و در رکعت چہارم یا ودود
صد بار و مے فرمود نماز درود بچو نماز تسبیح است بجائے تسبیح صلوٰۃ گوید
اں نماز برائے برآمدن حاجات ہم آمدہ است و حضرت سلطان
الشاہ مے فرمود کہ قاضی حمید الدین کہ پیشواے عاشقان
خدا بود در مولفات خود آوردہ است کہ ہر گرا حاجت دینی و دنیاوی
پیش آید غسل تازہ کند و دو رکعت نماز بگذارد و بگوید الہی بحرمت اں
ساعت کہ خواجہ احمد نہاوندی آشتی کردے ایں حاجت من رواں
گرداں اگر اں حاجت اور وانشود فرداے قیامت چنگل او درد اہن
من باشد و او آچنناں بود کہ بادشاہ عراق شیخ ابوالاحمد اسحاق را اول
برسالت فرستادہ و ملک نہاوند بر دست عورت ترسا بچہ آفت دین ویشا
افتادہ بود و اساس ملکہاری بر خود بچو مرداں نہادہ خواجہ شنای خوش

گوید بیت زنگیاں زلف او چو تاب ہند	چنسیاں نقش خود بر آب دہند
حلقہ زلف او مہما گوے	نقش سوداے او مہویا جوے
قد او در دودیدہ دل جوی	بچو سرور و انست بر لب جوی
عاشق از دست اں لب خدا	سر انگشت ماندہ در دندان چو

چوں ابوالاحمد اسحاق در نہاوند رسید اں ملکہ در صفہ ناز پردہ بر بستہ بود
شیخ را بطلبید چوں شنید کہ از اہل صلاح است فرمود تا پردہ از میاں بر
شیخ سعدی گوید بیت روے کشادہ اے صنم طاقت خلق مے بری چوں
پس پردہ میشود پردہ صبر میدری چوں خواجہ در مجلس آمد نظر خواجہ بر چال
و لہرب اں مایہ حسن و آشوب دین و دنیا افتاد بیت اے بسا فارت
دین کردہ نمیدانم چہیست چشیم شوخ تو کہ از مستی خوینجہ بستہ

عقل خواجہ از پاسے درآمد دل از دست رفت ایں ضعیف گوید ہمیت عقلش
 ز دست رفت ہما نجان شستہ ماندہ اک شیخ باکراست و اس صاحب نفس چوں
 قصہ معلوم شد گفت ترا با ما راست نیاید تو دین مسلمانی داری اگر خواهی کہ با ما
 آشتی کنی در کلیہ یاد آر و ناقوس بقانون ترسایاں بزن ہمیت روزے
 بکلیہ پاسے رویم بینی ناقوس بینی و بیوسی دستم شیخ بچناں کرد از دین
 اسلام برگشت و زنا رکھ بر میاں بست و در دین معشوق درآمد ہمیت مجنون
 عشق را در کرام و زحالت است کاسلام دین تیلی دیگر ضلالت است شیخ را ایشا
 بہمت قبول مصاہرت مبعاد بستند مردانے کہ برابر شیخ بودند در عالم تحیر و انکار
 افتادند شیخ ہمین گفت ہمیت گر ہمہ دین عاشقاں دارید بعد ازین پیش میت نماز
 کنید بدین یک حرکت کہ شیخ کرد ہمہ یکبارگی ترک شیخ دادند و آئیہ فرار بر خواندند
 شیخ سعدی گوید ہمیت منکر حال عارفان ہر طاع شود زہر مہ بیار خوش تا
 بردند ناخوشاں مریدے خوب اعتقاد در صحبت شیخ بماند از و پرسیدند کہ چہ دیدی
 کہ برابر مردان دیگر زرتقی گفت من خود ایں سیر را در نظر سیر او دیدہ بودم کہ ایں نظر بے
 اثر ماند و عاقبتش بخیر گردانند کہ پیراں را اثرناست و شجرہ قبول ایشاں را اثرناست آخر
 چوں موعدہ عقد رسید آن مرد شایستہ حضرت رسالت راصلی السلام علیہ وسلم در خواب
 کہے فرماید کہ من آمدم تا ابو اسحاق را با خدا آشتی دہم چوں از خواب بیدار شد
 مے بیند کہ ابو اسحاق جامہ ترسایاں دور کرده است و لباس آشنایاں پوشیدہ
 و عہداچماں از دست تازہ کردہ و انابت آورده و الحمد للہ علی ذلک عارفے خوش گوید
 قطعہ گرتوئی یار مرا من نغم یار دگر گوشہ گیرم و در گوشہ نہم کار دگر نقش زیبائے
 تو آورده مرا بر در تو فارغم کرد ز نقش در و دیوار دگر و حکایتے کہ از حضرت
 سلطان المصلح کردہ اند مناسب اینغی است کہ وقتے درویشے بود او را نظر
 دختر بادشاہے افتاد و دختر بادشاہ را نیز باوے میلے شد زیرا کہ در عشق درویشی
 و بادشاہی منطور نیست چنانکہ میان ہر دو معاشقہ شد دختر کس را براک درویش

۴۷۹ فرستاد و گفت تو مرد درویشی ترا با من مواصلت دشوار ہے نماید اما یک طریق
 هست اگر آں بکنی بر تو تو انہم رسید طریق آںست کہ تو خود را مرد متعبد سازی و سجد
 لازم گیری و در طاعت و عبادت مشغول شوی تا ذکر تو شایع شود من از پدر
 اجازت طلبم و دیدن تو بیا ئیم آں درویش بر حکم فرمان معشوق بچہیں کرد مسجدے
 لازم گرفت و بطاعت و عبادت حق مشغول شد چون ذوق طاعت دریافت
 بکلی دل در حق بست و چون ذکر او در افواہ افتاد دختر بادشاہ از پدر اجازت طلبید
 و بزیارت او آمد درویش ہماں و جمال ہماں انا آں دختر در بیچ حرکتے و میلے
 ندید گفت آخر سن ترا ایں جملہ آموختہ ام آںتوں چہ باشد کہ التفات بمانگی بہ چند
 ازین بابت پیش گفت آں درویش نگفت تو کیستی من ترا نشانم پہچناں اعراض کرد چون
 حضرت سلطان المشایخ بریں حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود کہسے کہ آں ذوق
 دریافت باخیرے چہ الفت گیرد این ضعیف گوید بعلیت کسیکہ روے تو بیند
 حدیث کل نکتہ کہ کسیکہ مست تو باشد حدیث ثل نکتہ بہ و حضرت سلطان
 المشایخ مے فرمود کہ خواجہ عبد الد مبارک قدس اللہ سرہ العزیز در ایام جوانی
 باز نے عشق داشت و زیر دیوار آمدہ از اوّل شب تا وقت سحر بایکد گیر حکایت
 مے کردند تا بانگ نماز بامداد شد عبد اللہ چناں دانست کہ بکہ بانگ نماز خفتن است
 چون نیکو نگاہ کرد صبح دیدہ بود لطم مؤذن حی علی گویان من از بہر تہ درخون
 نمازے اینچہیں آلودہ یعنی ہم روا باشد بہ دریں میاں ہاتفے آواز کرد کہ اے
 عبد اللہ در عشق زنے از اوّل شب تا آخر بیدار بودہ بیچ شبے از برائے
 حق چہیں کردہ چون ایں سخن بشنید تا نب شد و بکلی حق مشغول گشت و در
 انوار المجاہدین خواجہ محمد بنیرہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
 اللہ سرہ العزیز ہما ملفوظات حضرت سلطان المشایخ نبشتہ است و نقل از
 حضرت سلطان المشایخ کردہ کہ در بد اوّل پسر شحنے بود جمال بالکمال
 داشت ہر گاہ کہ او از خانہ بیرون آمدے چندیں خلق متبلاے او بودندے

من نیز در آن ایام نظرے دانشم حق تعالی اور چنان جمالے دادہ بود کہ ہر کہ او
 دیدے بر جاسے نمائے و خواستے از و بگذرد یک روز از خانہ خود بیرون آمد
 تا بہ بنیم با او ملاقات نشد گفتم تا او از خانہ خود بیرون آید باز خواہم آمد باز گشتم
 در خانہ آمدم بپیرا گشتم باز بعزم ملاقات بطرف خانہ محبوب رواں شدم رسیدم
 بنافتم باز در خاطر افتاد او از خانہ بیرون آید من از خانہ خود باز خواہم آمد باز گشتم
 بیتاب شدم میان خانہ و خانہ محبوب چہار یا پنج کرہ بود بار سیوم نیز بعزم
 ملاقات و کے بیرون آمدم باز ملاقات نشد از خانہ او باز گشتم در خانہ آمدم
 قریب بیست کرہ و چیزے در رفتن و آمدن شد از بے قوتی خواب گرفت
 و نزدیک غروب در خواب شدم چوں بیدار شدم بہ خود گونہ کشتم و جامہ
 بدریدم از اینجا است کہ گفتہ اند کہ بعد از نماز دیگر خواب نبایک کرد بعدہ والدہ علیہا
 الرحمۃ مرا گرد آورد و جامہ پوشانید و مرا از غایت محبت آں جواں کیفیتے
 شد روز دیگر در راہے مے گذشتم ناگاہ رایچہ در دماغ آمد معطر شدم
 اندیشیدم نزدیک ایں محل سوختن عود نبود بعد از اندیشہ بسیار یاد
 آمد کہ ایں آں کوچہ بود کہ من و آں محبوب یکجا ایستادہ حکایت با
 یکدیگر گفتہ بودیم ایں رایچہ نشان وصال او بود الغرض مدتے
 شیفہ و فریفتہ وے بودم خلق بسیار دنبال او رفتے و من نیز بود
 بیت کس نیست نہانے نظرے با تو ندارد و من نیز بر آنم کہ ہمہ خلق
 بر آنند و یک روز مرا گفت یا فلاں چندین خلق مرا زحمت میدہند و
 لیکن ہر وقت کہ ہست من آں تو ام از ایں سخن فرحت و محبت من
 زیادہ شد کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد علوی کرمانی سماع
 دارد کہ دانشمندے بود در غیاث پور کہ او را مولانا سیمینی خطاط گفتند
 خطے داشت کہ خوش نویساں از لطافت خط او در رشک بودند و عطا
 کہ دبیر فلک است سر خط او نہاوندے ابیات عطار دے کہ دبیرے

فلک ہمیکوید بہ پیش خط تو گشتہ است عاجز و لمجا بہ از خون دو چشم خویش ہر دم
نقش خط تو بدل نویسم و عثمان کاتب حروف و خوش خطان دیگر شاگرد او بودند
و او مرید سلطان المشایخ بود و آں مولانا کنیز کے داشت کہ بالو میل خاطر بود
ناگاہ بسبب مولانا کنیزک را بفروخت بعد فروختن عشق کنیزک دانگیار او شد
بر خصم کنیزک رفت و از بہائے کہ فروختہ بود با ضغاف آں طلبید چون خصم ہوا
کا لادید امتناع آورد چنانچہ شیخ سعدی گوید یوسف خود نے فروشم
تو قلب سیاہ خود نگہ دار بہ قیمت کنیزک یکے بدہ کشید خصم رضا غیب داد
آخر الامر تحقیق شد کہ خصم کنیزک یکے از بندگان معتقد سلطان المشایخ
است چون اینے مولانا را روشن شد دانست کہ این درد را دوا سے
پیدا گشت مولانا با وجود معلوم کردن دوا سے درد خود از غلبہ سلطان
عشق در دل خود دعوی کرد کہ روانا باشد در راہ محبت دوست را بسیم سیاہ
بفروشم الغرض با سبیلای شوق محبوب و زور آوردن اشتیاق وصال
یا مولانا از دارالقرار صبر و شکیبائی از یاد آمد و از حائے بجائے مبدل
گردید کہ خواب و خور از مولانا گرفت و گریہ و نالہ مستولی شد و کار بدیوانگی
کشید بہیت رو سے مپوش اے قمر خانگی تا نکشد عقل بدیوانگی بہ آخر
مولانا را بیا دآمد کہ دوا سے در دما جناب مرشد بر حق سنست مولانا
گریہ کنان و جامہ دراں پیش حضرت سلطان المشایخ آمد و کیفیت
خود ظاہر ساخت سلطان المشایخ فرمود ہر وقت کہ خصم کنیزک برین
بیاید تو ہم بیائی مولانا بدیں اثنارت معتکف آستانہ سلطان المشایخ شد
بہیت رقیب گفت برین چہ میکنی شرب
اگر نصیحت دل سے کنم کہ عشق مبار
چہ میکنم دل گم گشتہ باز سے جویم
سیاہی تن زنگی باب سے شویم
تا روزے خصم کنیزک را بخد مت سلطان المشایخ سعادت
پسے بوس حاصل شد مولانا نیز درآمد و سر بر زمین نہاد

حضرت سلطان المشایخ فرمود مولانا سر بر کن ایسا است کہ خاطر توجیح گردد
 خصم کنیزک دریافت سلطان المشایخ روئے مبارک خود بجانب خصم کنیزک
 کرد و حکایت فرمود کہ مردے بود کنیزک داشت آن مرد را با آن کنیزک محبتے
 بود کنیزک را بسبب فروخت بعد فروختن عشق غالب آمد آن مرد بر شتر علی کنیزک
 رفت ہر چند عجز و زاری کرد و قیمت می فرود میسر نشد چوں دوست بردوست نیا
 جامہ پارہ کرد و روئے سیاہ کرد و خاک بر سر انداخت و بازار درآمد و این سخن
 نے گفت کہ اے مسلماناں سزاے آنکس بہتر ازین کہ دوست را بسیم فروشد
 چہ باشد بہنیکہ این حکایت سلطان المشایخ تمام کرد خصم کنیزک را روئے
 بر زیں آورد و گفت من صدقہ حضرت سلطان المشایخ آن کنیزک
 را بدیں مولانا بخشید سلطان المشایخ خوش شد و در باب خصم کنیزک دعا
 ہائے خیر کرد و خصم کنیزک را بمولانا ارزانی داشت و مولانا بمقصود رسید الحمد
 علی ذلک ثلثتہ در بیان ولولہ عشق حضرت سلطان المشایخ کہ در باطن
 این ضعیف است اگرچہ این دعوی بس بزرگ است مثل گفتہ اندلقمہ پیلان و
 حوصلہ کنجشکان گنجی ما العصفور فلحمہ وما البق فشحمہ یعنی چہ قدر کنجشک پس
 گوشتہ او چہ قدر چہ چیز است پشہ پس چربی او چہ خواہد بود ولایت لاف و فات
 میزخم در قدم سگان تو چہ خاک چرانے شوم خاک بریں و فاعے من چہ حق علم
 و علام است کہ چہ در سماع و چہ در غیر سماع در خاطر مے گذرد کہ از سوز عشق آتش
 در خان و مان ننگ و ناموس زخم شیش سعدی گوید فرماید ولایت روزے
 بدر اکیم من ازین جامہ ناموس چہ ہر جا کہ بتے چوں تو بہ بنیم سپرستم چہ اے خواہ
 بگذارم سر و سامان را و آتش زخم خان مان را و راہ حوائے بگیم و شورے برا و مہیت
 چند پنہان غم عشق تو خورم طاقت نیست چہ وقت آں شد کہ بروں اکیم و صد
 شور کنتم چہ داشت و لم طاقت صبر بودم بشکیبائی چوں کار بجان آمد زین بس
 من و رسوائی چہ و سر در بیانان عشق نہم قطعہ صید بیابان عشق خوش بخور تو چہ

نکۃ
مثل

سرتواند کشید پائے زنجیر او و خواہم از آسیب عشق روئے بعالم نهم و عرصہ عالم
گرفت حسن جہاں گیر او و بیاباں لایزال چشم شورا نگیز خود دریا گردانم بیعت
خوش آب و چشم من ہمہ روئے زمیں گیر و نہاید کرد غیرے دامن آن
نازنین گیر و دریا را از آہ سینہ بیاباں خشک گردانم امیر خسرو گوید بیعت
دریا ز آہ سینہ من خشک شد چنانکہ ہرگز بجشم خویش نہ بیند کسے نے و چون
ازیں باز آیم زنجیر سگان سلطان المشایخ در سر بنم امیر خسرو گوید
س زنجیر سگان در خود بر سر من بند و کنوں سر این نیست کہ دستار
بہ بندم و بقیہ عمر عزیز کہ مایہ عاشقاں است بے مزاجم دریا د آنحضرت بگذریم
بیعت محرم بہان است انجہ کنم یاد روئے تو و جانم بہانست انجہ نهم
زیر پایے تو و عمر گذشتہ را بواسطہ محبت آنحضرت باز آرم کیست کہ کرد
انجہ رفت از عمر باز این مہم امروز کار لعل تست مگر نفس آخر بر یاد آنحضرت
روم اگر جزا زہ سعادی بگوئی دوست بر نہ زہے حیات نکو و زہے مکمل
سعادت مکتہ در بیان حقیقت عشق

دلبر جاں رباے عشق آمد عشق با سر بریدہ گوید راز خیز و بنمای عشق را قامت عشق گویند نہاں سخن است آب آتش فروز عشق آمد عقل مردے است خواجگی آنو خط خاک لہو و بازی ماست نیت در عشق خطہ موجود عشق مقصود کارے باشد عشق را رہنما ورہ نبود	سر بر رہنمای عشق آمد زانکہ دانند کہ سر بود غماز کہ بوقت است گفت قد قامت عشق پوشندہ برہنہ تن است آتش آب سود عشق آمد عشق در روئے است بادشاہی نو عالم پاک پاکبازے ماست عاشقاں را چکار با مقصود عشق را خود نگارے باشد در نقش سر و کلمہ نبود
--	--

	عشق با عقل نام تمام بود *
عشق با کفر و دین کدام بود *	
	پیش آنکس کہ عشق بہرہ اوست
کفر و دین ہر دو بندہ رہ اوست	
	ہرچہ در کائنات جزو و کل اند *
در رہ عشق طاقت ہائے بلند *	
	ہرچہ از نور دور گردون است *
از سر ضرب عشق بیرون است	
	عشق بر تر ز عقل و د جان است
لی مع المد وقت مردان است *	
	کام ملاقات وصل یزدانی است *
<p>آن نشینندہ تخت آدم را باز عشقش بجا کداں آورد *</p> <p>چون رہ عشق رفت سلطان شد عقل بگذار کو ہم از خانہ است</p> <p>شعلہ عشق لا اوبالی داں بالغ عشق کم کسے یابی *</p> <p>زانکہ شیون شہد لب دانہ دل و جانش بجملہ بریائے</p> <p>عاشقی باش تا میری پیش تو بر آئی کہ چوں بری دستار</p> <p>ورذائی تو این مرا بدو جو</p>	<p>دل خریدار نیست جہنم غز علمش سوے جہاں آورد</p> <p>چون رہ خلد رفت عریاں شد گرچہ جانت ز عقل فرزاندہ است</p> <p>قدم عقل نقد خالی داں *</p> <p>بالغ عقل را بے یابی عشق را جاں بوالعجب دانہ</p> <p>ہر کجی عشق چہرہ بنماید چوں تری ہی ز مردن خویش</p> <p>عاشقاں سر نہت بر سردار صفت عاشقاں ز من بشنو</p>
نکلتہ در بیان ترغیب در عشق و معذرت بیدرداں	

<p>خداوند انجوده آشنائی بعشق خود دلم معبور گرداں بزلف و خال خواباں داده پیوند بروای جاں بکار عشق میکوش اگر خواهی حیات جاودانی شهید عشق را مرده نگویند دریں عالم ز ایجاد تو مقصود و گرنه من کیائے آن که جاں را بعشق زلف شاں گردم پیونداک توای زاهد ز عشق خو برویاں شدی غافل ز درد و درد نوشاں کرشمه کردن خواباں نظر کن بکنج مسجد منشیں گرفتار ز مانع صنع حق را در نظر آر + کمال زاهدان از عشقبار نیست صلواة عاشقان از دیده بگذار نظر کردن بخوبان مذہب است کہ سن بارے ز مذہب برنگردم بہ لعل و لہریب خو برویاں + بزاری مے کنم زان لب گدائی ترا گر عقل بہست اے مرد ہشیار کہ فردا ذوق لب ہرگز نہ نیابی</p>	<p>نمیرا غم چراغے روشنائی ز نور دوستی پر نور گرداں دل عشاق را لطف خداوند ز جام عشق خوں ما دبدم نوش براہ عشق میرا مے توانی + براہ عشق جسز زندہ نگویند رضاے حق تعالی دوستی بود دہم از دیدہ و دل نیکواں را کنم دل را ز غم ہا چاک در چاک مشو منکر مرو لا حول گویاں گدا محروم شد از حسن سلطان بعشق شکل شاں جاں و خطرت بکار خود پرستی نیک ہوشیار حیوۃ بے نظر را هیچ شمار نشان عافیت در جاں گدازی نماز زاهدان را خشک انگار مرا از ہر دو عالم این تمناست اگر گردم ازین مذہب نہ مردم بر غبت مے کنم اینک دل و جاں توای زاهد و یمنی کجائی + ہمیں جاگیر ذوقے از لب یار اگر چہ جنت الفردوس یابی</p>
--	---

نکتہ در بیان رویت باری تعالیٰ و تقدس حضرت سلطان المشائخ قس لہ
 سرہ العزیز مے فرمود مولانا فخر الدین زراوی رحمۃ اللہ علیہ کتابست خمسین
 نام از اربعین موجز تر بعضی سخنان او را آوردم کہ در بعضی کتب اس را اثبات کردہ
 است و در بعضی کتب دیگر نفی و ابطال نمودہ یکے از انہا این سخن است
 و گفتہ اند کہ اثبات رویت باری تعالیٰ و تقدس بدلیل عقلی مقصور نیست و
 انچہ ابو منصور ماتریدی در کتاب خود آورده است و رویت بدلیل عقلی اثبات
 کردہ است درست نیست دلیل ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ بریں نمط
 است کہ جسم مرئی است و حرکت او ہم مرئی است پس رویت صفتی است مشترک
 میان جسم و حرکت علت جو از رویت ہم مشترک باشد منقول انچہ مشترک است میان
 جسم و حرکت وجود است با حدوث و حدوث نمی شاید زیرا چو اوجہ عبارت است
 از وجود مسبوق بعدم و عدم نہ علت مے شاید و نہ جز علت پس وجود متعین شد
 از ہر علت جو از رویت و حق تعالیٰ وجود ہست پس درست شد کہ حق تعالیٰ
 مرئی باشد اعتراض مولانا فخر الدین زراوی رحمۃ اللہ علیہ نیست کہ مخلوقیت
 ہم مشترک است میان جسم و حرکت ازیں لازم مے آید کہ وسے مخلوق باشد
 بعین این نکتہ و این اعتراض بغایت محکم است این را جوابے نکتہ اند بعدہ
 فرمودہ اند کہ اہل سنت و جماعت و بریں مسئلہ چنین تاویل کردہ اند کہ حق تعالیٰ
 گفتہ است فان استقر مکانہ فسوف ترائی یعنی پس اگر ثابت شود جابے او پس
 است کہ یہ بینی رویت معلق با استقرار جبل است و استقرار جبل ممکن و معلق ممکن
 من حیث ہو ممکن باشد بریں دلیل ہم اعتراض کردہ است انہم لطیف است و محکم
 و بیان اینست کہ جو از رویت کہ معلق بشرط استقرار جبل است کہ ام استقرار
 و حال استقرار جبل یا در حال تحویل جبل اگر در حال استقرار پس ما ہوا بشرط تحقق
 باشد و المعلق بالتحقق تحقق تحقیق فی الحال نیست و اگر در حال تحویل جبل استقرار
 جبل در حال تحویل ممکن پس دانستم کہ این نکتہ حقیقت ضعیف است قاضی محمد الدین

کاشانی رحمۃ اللہ علیہ از سلطان المشایخ سوال کرد کہ در قصہ مہتر موسیٰ علیہ السلام بعد از سوال رویت وجواب لن ترانی قرآن چہیں خبر میدہد فلما تجلی بر الجبل جعلہ دگاہ و خمرہ سنی صعا یعنی پس ہر گاہ روشن گردانید پروردگار موسیٰ مرکوہ را گردانیدن کوہ را پارہ پارہ و افتاد موسیٰ بے ہوش کوہ خدائے را دیدیانیہ فرمود نہ ظاہر آیت دلالت مے کن کہ دیدہ باشد و آنچه مفسران تفسیر نوشتہ اند تجلی نور ربہ تجلی ملکوت ربہ عدول است از ظاہر بے ضرورتی چہ اتفاق اہل سنت و جماعت است بر جواز رویت فی الجملہ لان کنون الباری سبحانہ و تعالیٰ مرئیا للنفس و لغیرہ من صفات الکمال واللہ جل جلالہ موصوف یجمع صفات الکمال اگر گویند دلیل معلوم شدہ است کہ در دنیا بچکس رویت نیست زیرا چہ قولے کہ بدل رویت حق تعالیٰ را احتمال تو او کرد و دنیا کسے نشان نداد جواب گویم این حکم در جنس انس آمدہ است ازین لازم نیامد کہ جبل را نباشد شاید کہ در آن قوت نہند و او را سمع و بصر عقل و ہند تا بہ بیند و بعد از دیدن باقی نمازد و طاقت احتمال بقاش نباشد از ہیبت پارہ پارہ گرد و مہتر موسیٰ علیہ السلام اندازہ کار روشن کرد و از سوالے کہ میگرد باز گشت حضرت سلطان المشایخ مے فرمود کہ انیکہ رویت حق جل و علی را منکر اند بارے بر چہ وجہ میزنند و مردم کہ خوش اند بامید و عہہ فردا خوش اند و حلاوت رویت ہر کسے را بر اندازہ شوق آنکس باشد تا شوق نباشد چہ ذوق ولذت یا بد بعضے ازینجا مشتاق میروند و بعضے را ہمانجا شوقے پیدا شو تا ذوقے یا بند فاما این کراست دیگر است کہ ازینجا مشتاق میروند حضرت سلطان المشایخ مے فرمود مرا مشکل بود کہ انیکہ از دنیا میروند پیش از آنکہ بہشت رسد ایشان را رویت خواہد بود یا نہ تا شبے رئیس نام خادم شیخ نجیب الدین متوکل را در خواب دیدم و انیمغنی از و در خواب پرسیدم جواب گفت از کجا و استبعادی قومی نمود از دیدن این خواب مشکل من زیادہ تر شد

تا شبے عورتے زیبایا نام کہ او را خواہر زاده خواندہ بود بعد از نقل اورا
در خواب دیدم ہمیں معنی از سوال کردم گفت آرسے بعضے مردمان
مے بینند و من نیز دوبار دیدہ ام اورا پرسیدم کہ از کدام عمل این دولت
یافتی گفت چند ناں من از مخدومان خود مے یافتم ہر روز از ناں یکتا
ناں بدرویشاں میدادم حضرت سلطان المشائخ مے فرمود درویشے
بود سر در خرقة میکرد ہر ساعت و برے آورد و این سخن مے گفت عجب
است کہ موسیٰ علیہ السلام با کمال نبوت اورا دیدار میسر شد و طاقت نہا
کہ اورا بہ بیند پس ہر کہ انما ید او بیند حضرت سلطان المشائخ مے فرمود
امام احمد حنبل رحمۃ اللہ ہزار بار حضرت عزت را در خواب دید بعد از ازاں
پرسید بندہ بدیں دولت بکدام عمل رسد فرماں آمد بتلاوت قرآن باز
عرضداشت کرد تلاوت مے کہ با فہم معانی باشد یا غیراں فرماں آمد ہر شکل
کہ بخواند مے فرمود شاہ شجاع کرمانی قدس الدمرہ العزیز چہل سال
شب نخفت یک شب حضرت عزت را در خواب دید بعدہ ہر جا کہ رفتے جامد
خواب برابر خود بر دے تا نختید بامیدانکہ این دولت را یا ز در خواب
بیند تا انگاہ کہ آواز مے شنید کہ این دولت ثمرہ آں بیدار یہا بود
مے فرمود در قوت القلوب آورده است کہ شیخ الاسلام علی موفی
قدس الدمرہ العزیز گفتہ است در خواب دیدم کہ بہ بہشت رفته ام چوں
پیشتر شدم در حظیرہ قدس رسیدم مردے را دیدم در سہر اوقات عرش کشاؤ
و نظر بر حضرت عزت داشت پلک بہم نیزد پرسیدم کہ این مرد کیست گفت
خواجہ معروف کہ خدا را نہ از خوف و زخ پرستیدہ است و نہ بامید بہشت
بل حُبَّ اللہ شقُّ قالِی القَائِدِ یعنی برائے دوستی خدا و شوق دیدار او پرستیدہ
است باری تعالی عزائم دیدار خود او را مباح گردانیدہ است تا روز قیامت
و حضرت سلطان المشائخ پرسیدند کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ

شب معراج حضرت عزت را دید فرمودند دریں سخن بسیار است اما منہج
مختار آنست کہ در رویت شب معراج تحقیق نیست سایل اولہ زیادہ کردو
گفت ابوودرہ گفتہ است حضرت رسالت را صلے اللہ علیہ وسلم پسند
ہل رَأَيْتَ رَبَّكَ نَوْرًا قَالَ رَأَيْتُ آرَاہُ یعنی آیا دیدی پروردگار خود را گفت
پیغمبر بدستی کہ من دیدم اورا فرمودند احادیث دیگر برخلاف این آمدہ پس
رویت شب معراج تحقیق نباشد حضرت سلطان المشایخ فرمود کہ حضرت
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ از فرزندان حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام
و کرم اللہ وجہہ است یک شعبہ خرقہ حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی علیہ السلام
از آنجانب میرود وقتے کسے پیدا شد کہ خداے را بہین بنامی گفت میدانی تو کہ
قوم موسیٰ علیہ السلام دیدار خواستند عذاب آمد قَالُوا اَلَا اِنَّا لِلّٰہِ حَجْمٌ فَاَخَذَ لَهُمُ
الصَّاعِقَةُ وَمُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ دِیَارِ خواست جواب کن ترا تی شنید جبرگستاخی
میکنی گفت آل عہد موسیٰ بود اما این دولت عہد حضرت محمد است صلی اللہ
علیہ وسلم کمترین جا کران او یا زید بودا و گفت لَیْسَ فِیْ حُجَّتِیْ سِوٰی اللّٰہِ و
ہمچنین چند نظیر دیگر آورد اما علامان را فرمود کہ او را بگیرند و در آب غرق
کنند اورا در آب انداختند و غوطہ مے دادند او فریاد میکرد یا ابن رسول اللہ
الغیاث الغیاث او ہچنان مے فرمود کہ در آب غوطہ دہند تا گفت الہی
الغیاث در حال گفت اسے غلامان ترک او گیرید چوں او را بگذاشتند بیاید
و سرور پیش حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بر خاک نہاد و گفت متنا
دیدم فرمود چگونه دیدی گفت از تو فریاد خواستم نہ سیدی گفتم کنوں
فریاد از خدا تعالی خواہم در حال روزنے از درون سینہ من پیدا شد
و رونگہیستم ہر چہ میخواستم معاینہ کردم زہے سوال آنمرد وزہے جواب امام
جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہ بکمال عقل اورا چہ طریق جواب داد دے
فرمود صیغور احم ہتر موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بود پیش موسیٰ علیہ السلام

تفسیر
موسیٰ
سید
خوار
بہین
از قوم
دشمن
نہانی
سینہ
در
وقت

آمد و گفت آرزو دارم کہ جمال تو بہ بنیم موسیٰ علیہ السلام فرمود نتوانی دیدہ چندانکہ مانع
 مے شدہ صیغور باز نے ایستادہ ضرورت برقعہ برداشت امیر خسرو خوش گوید ہیبت
 بردن آرزو رول دیوانہ گرداں ہوشیاراں لہ ولیکن خسرو دیوانہ را دیوانہ تر
 گرداں چوں صیغور انظر بر آں جمال انداخت نابینا شد سہ کرت و برواستے
 ہفتاد کرت برقعہ دور میکرد و صیغور نابینا مے شد و بدعا مے ہنرموسی چشم
 باز مے یافت دریں میاں ہفتے آواز داداے موسیٰ محبت از حایضہ آموز کہ
 چندین کرت نابینا شد و باز دیدار بخواد و تو میکبارگی اِنِّیْ ثَبْتُ اَلِیْکَ یعنی تحقیق
 کہ توبہ کردم من بسوئے تو مے گوی مہتموس علیہ السلام را بدیں سخن حیرتے
 بیفزود و حضرت سلطان المشایخ بظہ مبارک خود در ظلم آورده است چوں
 اہل بہشت جمع شوند بہشتیاں آرزو مے بقاے پروردگار ذوالجلال لایزال
 کنند در دار الضیافت جمع آیند ابرے سفید گرد بر گردایشاں برآید و کوشکھاے
 آں ابر مرصع بہ در و جواہر بس مملک مشک باریدن گیرد چنانکہ ہواے بہشت
 ہمہ کافور و مشک گرد دس حضرت ذوالجلال جمال خود دنیا بہشتاد ہزار سال در
 لذت رویت بماند یَوْمَ تَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی روزیکہ قائم شوند مردم
 نزدیک پروردگار عالمیاں و در تفسیر حقایق آورده است چوں ایستادہ بماند خطبا
 آید کہ در دنیا امتثال اوامر و نواہی شرع نمودہ آید شستہ جمال ذوالجلال مارا
 مشاہدہ کنید از برائے رعایت ادب ننشینند حق سبحانہ تعالیٰ فرشتہا پیا آرد
 نمکیہ کنند بر آں فرشتہا و حضرت عزت را بہ بینند چوں مُتے بگذرد آرزو مے لقا
 پدراں و مادران کنند حضرت عزت ہمہ را جمع کند چنانچہ در روز جمعہ خلق جمع شوند
 یکدیگر را بینند بعد ازاں فرماں صادر شود کہ دیگر چہ آرزو دارید ہر آرزو کہ باشد
 یا بید و لکم فیہا ما لستہیہ الانفس وتلدی الاعین وانتم فیہا خالون اللہم
 ارزقنا لقاءک بکرمک یعنی و خاص شمار است اے مومنناں چیزیکہ بخواد
 نفسہاے شما و لذت یا بند چشماں و شما یاں در آں بہشت ہمیشہ باشید

اسے بارخدا یا روزی گرداں مرادیدار خود بکرم خود شیخ خوش گوید ۵ شادی
 بروزگار گدایان گوی اوست ۶ برخاک رہنشته برامید رویت اند ۷ احسین
 شاعر بخدمت حضرت سلطان المشائخ عرضداشت کرد کہ نعمت رویت کہ مومن
 را وعده است فردا خواہ بود بعد از حصول آن از نعمت ما دیگر چہ بیند بر لفظ
 مبارک را ند کہ سخت کوتاہ نظری باشد کہ بعد از آن بچیرے دیگر نظر کنند وین محل
 باز عرضداشت کرد کہ شیخ سعدی گفته است ۸ افسوس بر آن دیدہ کہ رو
 تو ندیدہ است ۹ یادیدہ کہ بعد از تو بروئے نگریدہ است ۱۰ حضرت سلطان
 المشائخ این بیت را استحسان کرد و فرمود کہ نیکو گفته است کاتب حروف در مقام
 حضرت شیخ الاسلام معین الدین بنجری قدس السمرہ الغزیز نشسته دیدہ است
 کہ سیکے از بزرگان طریقت کہ از اہل عشق بود در مناجات مے گفت الہی اگر تو
 ز من ہفتاد سال را حساب خواہی من از تو ہفتاد ہزار سال را حساب خواہم
 زانکہ امروز ہفتاد ہزار سال است کہ ندا و است بر یکم گفتہ و جملہ را در شور آورد
 پاے کو فتن گرفت و گفت اینجملہ شور ما کہ در زمین و آسمان است از شوق
 است است ہمینکہ آن بزرگ این سخن گفت ندا آمد کہ جواب شنور روز شمار
 ہفت اندام ترا ذرہ ذرہ گردانم و بہر ذرہ دیدار شایم و گویم اینک حساب ہفتاد
 ہزار سال کفارت نہادیم باب نہم در سماع و وجد و قیص و غیر ذلک
 مکتبہ در بیان سماع حضرت سلطان المشائخ قدس السمرہ الغزیز
 مے فرمود سماع بر چہا قسم است حلال و حرام مکروہ و مباح اگر صاحب
 وجد را میل بسوے حق بیشتر است آن مباح است و اگر میل بجاز بیشتر است
 مکروہ است اگر میل بکلی طرف مجاز است آن حرام است و اگر میل بکلی
 طرف حق است آن حلال است پس مے باید کہ صاحب این کا حلال
 و حرام و مکروہ و مباح بشناسد و مے فرمود کہ چندین چیز مے باید تا سماع
 مباح شود و مستمع و مستمع و مسموع و آلہ سماع مسموع یعنی گویندہ مرد تمام

خبث و دناوت آن نتوان کرد و سیوم آنکه مستمع سماع بر احوال نفس خود
 حمل کند تقلیب حواس که با خدا یتعالی دارد و این سماع مریدانست
 خاصه مریدان مبتدی زیرا که مریدان را لا محاله مراد است و مراد ایشان
 معرفت باریتعالی و وصول الی الحق و ایشان را در سلوک احوال پیشین
 آید از قبول و رد و وصل و مجر و طمع و نومیدی و آنچه مشتمل است بر صفت
 اشعار چهارم آنکه سماع مستمع عین حق باشد بحدیکه در حالت سماع در عین
 شهود باشد همچو حال زنانه که در مشاهد بهتری یوسف علیه السلام
 دستها بر میدند و از خود خبر ندارند اهل این مقام عبور کردند بچیز بیکانی
 گشتند از همه چیز مگر از حق جل و علی و این مقام واصلان و کاملان است
 نکلت در بیان آداب سماع حضرت سلطان المشایخ
 قدس سره العزیز فرمود سماع را چند چیز می باید از زمانه
 خوش که در آن فراغ دل باشد و خاطر متروند نباشد اما مکان و لکش
 چنانکه از دیدن آن روح پیدا آید اما اخوان باید که بهم از یک جنس باشند
 یعنی هر که حاضر میشود از اهل سماع باشد و می فرمود بوقت در سماع
 نشستن بوی خوش کند و جامه پاکیزه پوشد مولانا فخر الدین
 زراددی رحمه الله علیه در رساله خود آورده است که آداب دیگر
 آنکه سماع بگوش هوش شنود و قلیل الالتفات و محترز باشد از
 نظر بجانب ستمعان و تنخیم و تناوب و سرفرو و افکنده باشد
 در فکر که مستغرق باشد و دل او متمسک از تصفیق و قص
 و سایر حرکات و مرادات آداب دیگر آنکه تا تواند خیر و گریه با و از بند و این
 چاکست که او را قدرت بر ضبط نفس خود باشد و اگر قص و گریه کند او را مباح باشد اگر قصه
 نباشد زیرا که گریه خزن می رود و قص سبب تحریک سرور است و کل سرور مباح است و آداب دیگر
 آنکه موافقت نوم کند در قیام اگر یکی از قوم ایستاده و در وجه صادق یا آنکه ایستاده بنیت اهلها جو

قَدْ بُدِّلَ مِنْ مُوَافَقَةٍ چوں شیخ بدرالدین سمرقندی رحمة الله عليه برحمت حق پیوست
 او را در سنکوله دفن کردند و روز سیوم سلطان المشایخ حاضر شد مجلس عالی منعقد
 شد سماع در داده بودند سلطان المشایخ پیتر رسیدند و در حیطه دیگر نشستند چوں
 الشان در سماع برخاستند سلطان المشایخ نیز برخاستند بعضی گفتند میان
 شما و ایشان بعد مسافت است شما بنشینید سلطان المشایخ فرمود
 موافقت شرط است کاتب حروف از والد خود سماع دارد که شیخ بدرالدین
 سمرقندی سخت بزرگ بود خلیفه شیخ سیف الدین بایرزی بود و شیخ
 نجم الدین کبری را در یافته بود و سید زائر الحرمین و حافظ و دانشمند بود در
 کمال که کسی که در دے این همه فضائل است و در سماع غلو تمام داشت بے
 سلطان المشایخ سماع نشیدے و بغایت خوبصورت و نیکو سیرت بود علیه
 الرحمة و ادب دیگر آنکه در قص در نیاید کسیکه گراں نماید بر قوم که دلها را نشوین
 گردانند نقل کذا فی العوارف عن محمد اعلو دینوری رحمة الله عليه ایت قال
 رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المنام فقلت یا رسول الله هل تنکرهن
 السَّمَاءُ فقال ما آنکره وکن قلهم یفتحن قبله بالقرآن ویختمون بعده بالقرآن
 فقلت یا رسول الله انهم بی ذنوبی ویبسطون علیّ فقال احملهم یا ابا علی
 هم اصحابک وکان ممشدا فیقول کنا فی رسول الله صلی الله علیه وسلم
 نکتة در بیان تحمیل الفاظی که میان شعرا مصطلع شده و در اوصاف معشوق
 سلطان المشایخ قدس الله سره العزیز فرمود از زلف قرب خواهد قوله
 تعالی یقرّبونا الی الله زلفی یعنی تا اینکه مقرب گردانند ما را بسوسه خدا نزدیک
 گردانیدن و از لون جنت و از چشم نظر رحمت او و لتضع علی عینی یعنی و از
 براس نظر رحمت بر من و کفر پوشیدن باشد و زلف را از ازاں کافر گویند
 که او دانه خال در پیش بر صرّح کافر نشوی قلندری کار تو نیست یعنی تا
 هستی و اعمال و صدق بر تو پوشیده نشود و دعوی عشق از تو درست نیاید

و تا از نفس مرتد نشوی کار کنی تا ما کاتب حروف در رساله سماع کہ تالیف مولانا
 فخر الدین زرا دی است رحمۃ اللہ ویدہ است مراد وقت چیزے خواہد بود
 کہ حاکل باشد میان بندہ و طاعت حق تعالی و از بیاض وجہ نور ایمان و سواد
 حال ظلمت مصیبت و جزاں معانی کہ نقصان مقام و حال است پس
 تحمیل الفاظ اوصاف حق کسے است کہ مستقل شود و فہم از طواہر الفاظ سو
 چیزیکہ کہ مناسب از الفاظ است از امور حق جل و علی پس الفاظ اشعار ہموچہ الفاظ
 امثالی است مراد از اں امثال چیزے باشد کہ مناسب باشد و مصرف امثال
 غیر آنکہ طواہر اں امثال بر این معنی است پس ایں واقع تر است در نفوس و
 موثر تر است در قلوب زیرا کہ مے نماید ترا چیزیکہ در خیال بستہ در صورت تحقیق
 و انچہ بد اں ہم گماشتہ در معرض یقین و غائب در لباس حاضر و برائے انہی
 است کہ حق جل و علی امثال را بیشتر آورده در کتاب مبین و کتب منزلیہ و پندیں
 در کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم و کلام سایر انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم و صحابہ رضی
 اللہ عنہم جمعین تلك الامثال نضربها یعنی اں امثال ہا مے آرم من برائے
 مژاں بیا و اتعست و ما یعقلها الا العالمون یعنی درنئے یا بند اں امثال
 را مگر عالماں و حضرت سلطان المشائخ مے فرمود و ہر حرف کہ در سماع
 شنیدہ ام صفتہ شنیدہ ام از صفات حق عز و جل و علی تا ایں غایت اں
 حرف با و صاف حمیدہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قریا الحق والدین حل
 کردہ ام تا روزے در حالت حیات شیخ شیوخ العالم قدس اللہ سرہ
 العزیز از جمعہ گویندہ ایں بیت شنیدم بیت مخرام بدیں صفت مبادا کہ
 چشم بدت رسد گزنیے ۴ مرا اخلاق پسندیدہ و اوصاف گزیدہ و کمال
 بزرگی و غایت لطافت ایشان یا دآمد چناں در گرفت کہ بدیں حرف سید
 چشم پر آب کرد بعدہ بسے بر نیامد کہ بر حمت حق پیوستند و مے فرمود کہ فرو
 قیامت فرمان در رسد کہ ہر بیتچہ کہ مے شنیدید اں را بر اوصاف ما حمل

میگردد گویند آری فرماں رسد که اوصاف حادث و ذات ماقدم محل و صفا
 حادث بر قدیم چگونه روا باشد گویند خداوند از غایت محبت می گردیم فرمان رسد
 چون از محبت میگردد بر شمار محبت گردیم بعده سلطان المشایخ چشم پر آب
 گردد و فرمود یا کسی که مستغرق محبت حق است این عتاب است بادیگراں چه
 خواب کرد درین محل امیر حسن شاعر عذر داشت کرد که بنده را هیچوقت آنچنان دینی
 پیا نیمنی شود که در سماع فرمود که اصحاب طریقت محبت را و مشتاقان را همان ذوق
 که در آتش میزنند و گرنه آن بودی بقا کجا بودی و در بقا ذوق بودی در آتش
 آن مقام چشم پر آب کرد و نفسی از سینه مصفا بر آورد و فرمود که مراد قتی در خواب
 چیزی نمودند من این مصراع گفتم **اے دوست بدست انتظام کشتی** +
 و باز این مصراع را هم در خواب اعاده کردم + **اے دوست به تیغ انتظار کشتی** +
 چون بیدار شدم یاد آمد که این مصراع همچنین است **اے دوست بزخم انتظام**
کشتی + بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشته دیده ام ربما یسمع
 السالك صوتا من البراغیث و یفهم كلاما مفهوما من ذوق الباب و کذل
 من الذی اب و اصوات الطیر و سمع علی رضی الله عنه صوت ناقوس قال
 اتدرون ما یقول قالوا لا فقال یقول سبحان الله حقاً حقاً ان المولی قد
 یبقی نکتة در بیان و جدا اهل سماع حضرت سلطان المشایخ قدس سره
 العزیز می فرمود از نو و نه نام اسم الواجد است و واجد از وجد است چنانچه
 بمعنی بنشده و جدا آمده و بمعنی صاحب جدا آمده و بمعنی در حق باری تعالی درست نیامد
 پس اینجا بمعنی معطی الواجد است فاما مولانا فخر الدین زراذی در رساله خود
 می نویسد که خواجه عثمان گوی در حقیقت و جد می گوید که عبارت از وجد ممکن است
 زیرا که وجد تیر است از سیر الهی عند المؤمنین الموقنین یعنی نهاده است و مؤمنان
 صاحب یقین ابو سعید خراسانی گفته است **الْوَجْدُ رَفْعُ الْحِجَابِ وَ مُشَاهَدَةُ الرَّقِيبِ**
وَ خُصُوصُ الْفَهْمِ وَ عِبَادَةُ الشَّيْءِ وَ اَسَاسُ الْمُقْصُودِ

از بعضی پرسیدند از وجد صحیح فرمود قبول و جدا و ست متوا جدا اما حکما گویند
 که وجد چیست یعنی وجد در دل فضل است شریفه که متعذر است نطق بر آن
 و اخراج آن بلفظ پس میروں ے آرد آنرا نفس بالحمات و نعمات هرگاه که
 ظاهر شود سرور و حرکت جوارح پیدا آید نکته در بیان احوال ے که در سماع پیدا
 ے شود حضرت سلطان المشائخ قدس سره العزیز میفرمود این
 هر سه قسم است انوار است و احوال است و آثار است و آن از سه عالم نازل
 ے شود و آن سه عالم ملک و ملکوت و ما بینهما جبروت یعنی در حالت سماع
 انوار نازل ے شود از عالم ملکوت برار و اح بعد از آن در دل پیدا آید آنرا
 احوال گویند آن احوال از عالم جبروت است بر قلوب بعد از آن بکلی و
 حرکت ظاهر ے شود که آنرا آثار گویند آن از عالم ملک است و ے فرمود که بچته
 حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم از غزا آمد فرمود کسے باشد که دف زند
 ام المؤمنین عایشه رضی الله عنہا دف برداشت و ثبواخت و این شعر
 ے گفت شعر اتینا کم اتینا کم فحیونا فحیا کم + اتینا کم اتینا کم یحبونا یحبیکم
 ولولہ التمرۃ الحمراء ما کتا لوادیکم + ولولا دعوه الرحمن ما کتا لوادیکم + فقال
 رسول الله صلی الله علیه وسلم قے یا عایشه و میفرمود و قے رسول علیه
 الصلوٰۃ والسلام میاں یاراں نشسته بود جبرئیل علیه السلام این آیت آورد
 و اذا سمعوا ما نزل الله الی الرسول تری اعیینهم تفیض من الدمع مع ما عی قوا
 من الحق رسول زوشت بر خاست جل کرد و نشست چنانچه از فرحت بسیار ردا و مبارک گفت
 مبارک در میان جمع افتاد این حکایت معروف است که در آن مجلس جمیع از صحاب بود ندیکان یکاں
 کردند و بردند و ے فرمود که در عهد رسول علیه السلام شخصی بود که او را کعب ے گفتند و
 جا اینست چند در جو رسول علیه السلام گفته بود بعد از آن حضرت صلی الله علیه وسلم فتح مکہ کرد و او
 مکہ بود و از خبر شد که رسول علیه السلام صحاب را فرموده است هر جا که میرا بیان بکشند این خبر بود
 رسید بزم صحاب اس نمان پوشیده سر و پیچید نزد رسول علیه السلام آمد ایمان آورد و شعر آغاز کرد

رسول علیہ السلام پر سید کہ تو کیستی گفت من کعب بن زہیرم از ہم اصحاب تو
 این لباس پوشیدہ ام شست بیت و ہجو رسول علیہ السلام گفتہ بودم این زمان
 صد و بیست اضعا ف آں در مع گفتہ ام رسول علیہ السلام گفت بخواں خواندن
 گرفت تا بدیں بیت رسید شعر بنیلت ان رسول اللہ او عدلنی والعفو عند
 رسول اللہ ما مؤل رسول علیہ السلام فرمود اعمادت کن اعمادت کرد و در سماع
 از نجاست کہ اعمادت مے فرماید رسول علیہ السلام جامہ برد و با عنایت کرد از نجاست
 کہ درویشاں بقوالاں خرقہ مے دہند چون رسول علیہ السلام وفات یافت
 معاویہ گفت صد دینار بتومید ہم آں بردمن وہ تا بدہ ہزار رسا ندا و ندا چو
 خلافت بمعاوئہ رسید کعب بن زہیر وفات یافتہ بوفیر زندان او کس فرستاد
 کہ آں بردمن دہی بیست ہزار دینار بایشاں داد و آں بردرا ازیشاں بستہ
 شنج الشیوخ در عوارف آوردہ است کہ این زمان زرخزانہ خلیفہ ناصر الدین
 است و مے فرمود کہ وقتے رسول علیہ السلام بہاغے رفت و ابو موسی
 اشعری را فرمود کہ تو بردیاغ باش اگر کسے آید بے اذن من نگذاری و درون
 باغ چاہے بود ابو موسی پایے ہاے مبارک خود در میان آں چاہ فرو ہستہ
 نشست در آں حال امیر المؤمنین ابو بکر صدیق آہ ابو موسی اشعری حضرت
 رسالت را از آمدن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خبر کرد رسول صلی اللہ علیہ
 سلم فرمود کہ او را بگزار تا بیاید ابو بکر آمد بر استاے حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وسلم ہم بر آں ہیئت پایے ہا در چاہ فرو ہستہ نشست بعد امیر المؤمنین
 عمر رضی اللہ عنہ آمد از آمدن او نیز خبر کرد با آں بشارت دروں طلبید آمدہ
 جانب چپائے رسول علیہ السلام ہم بر آں ہیئت نشست بعدہ امیر المؤمنین
 عثمان آمد بعد از رخصت درآمد و بر ہماں ہیئت مقابل رسول علیہ السلام
 آمد ثلثہ نشست بعدہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ آمد بعد از اذن درآمد و بر آں
 ہیئت نشست بعدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہچنین کہ امروز یک

جایم موت هم کجا خواهد بود و بعثت هم کجا خواهد بود بعد حضرت سلطان
 المشایخ قدس السیرہ الغریز فرمود حالے که درویشان اہل دل را پیدا میشود
 از نجاست وے فرمود موسیٰ علیہ السلام از چیزے متوحش شدے عصا
 او تسبیح گفتے و او ازاں انس گرفتے وے فرمود کہ شیخ احمد غزالی چنین آورده
 است کہ بعد از آنکہ موسیٰ علیہ السلام بشرف مکالمت حق تعالی مشرف شد
 ہرگز انظر بر جمال وے افتادے وے سوخت فرماں شد کہ برقع پیش روی
 خود گیر برقع گرفت از نور روی موسیٰ علیہ السلام آں برقع وے سوخت بر
 از چشم کرد آں نیز بسوخت بعد از ازاں از آہن گرفت آں ہم بسوخت موسیٰ
 علیہ السلام بخیرند حضرت جبرئیل علیہ السلام آمد و گفت یا نبی السلام طلب جامہ کہ درو
 از سر حالت آں خر قدہ کردہ باشد برقع بساز موسیٰ علیہ السلام طلب کرد نشان
 یافت فلاں جادرویشانند بریشاں باشد برقت بریشاں یافت از اں برقع
 ساخت و بر روی خود انداخت نسوخت و سالم ماند وے فرمود حضرت
 موسیٰ علیہ السلام را حالے غالب بود تا بجہے کہ روز آس زد کلاہ قلنسو
 او بسوخت و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام کہ
 بعضے را حالے در سماع غالب وے باشد کہ تمیز نمی ماند و بعضے را اگرچہ حا
 وے باشد را فاما مغلوب نمی شود و کمال در آست کہ در سماع مغلوب نشود
 و بعضے در سماع از خود پیچید گردند کہ اگر میخ آہنی در پاے ایشان رود ندانند و
 بعضے در سماع باخاے چہاں حاضر شوند کہ اگر برگ گلے در زیر پاے ایشان
 باشد ندانند و این مرتبہ کاملانست وے فرمود کہ شیخ بدر الدین غزنوی
 از شیخ شیعہ العالم قدس السیرہ ہما الغریز سوال کرد کہ یہوشی اہل سماع از
 کجاست حضرت شیعہ شیعہ العالم قدس السیرہ الغریز فرمود از آنکہ فاما
 است بر یکم شنیدند یہوش گشتند از اں روز باز یہوشی در ایشان مرکوز
 چوں سماع شنوند آں یہوشی در ایشان اثر کند حیرت و حرکت در ایشان

ظاہر شود سلطان المشائخ میفرمود سماع برد و نوح است ہاجم وغیرہ ہاجم ہاجم است کہ او
 سماع ہجوم می آورد و اینکس در بخش می شود و این را شرح نتوان داد اما غیر ہاجم است
 بعد از آنکہ سماع اثر کند آنکس از تأخیر کند بر حضرت حق سبحانہ یا بر پیہ خود یا جائے کہ در
 دل او بگذرد و می فرمود کہ فارابی حکیم بود روزی در مجلس خلیفہ درآمد با جامہ مشرق
 و صورتی مخقرے پیش خلیفہ سماع آغاز کرد چنگ بست و نواخت آن حکیم سماع را ستہ
 قسم کردہ اول مضحکات یعنی خندہ آرنده و دوم مہملی یعنی گریہ آرنده سیوم معنی یعنی بیہوش
 گردانندہ القصہ چون چنگ آغاز کرد اول ہمہ مجلس بقرعہ خندیدند باز چنان
 نواخت کہ ہمہ در گریہ شدند باز چنان نواخت کہ بیہوش شدند آنگاہ او در جائے
 چیزے نوشت و رفت کہ فارابی قَدْ حَصَرَ هُمْ تَا وَ غَا ب یعنی تحقیق ظاہر شد
 اینجا پوشیدہ شد چون اہل مجلس از سماع بیہوش باز آمدند سخن در جائے نوشتہ
 دیدند دریافتند کہ حکیم فارابی بود و می فرمود کہ ہمیں حکیم بود کہ خلیفہ را بد عقیدہ
 کردہ بود کہ شیخ شہاب الدین ازین مذہب گردانید و بخندہ ب اہل سنت
 و جماعت باز آورد در باب دہم در نکتہ حکایات تحریر یافتہ است و می فرمود روزی
 خواجہ خضر علیہ السلام بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین
 قدس السیرہ العزیز آمد و درویشاں سماع آغاز کردند شیخ شیوخ العالم
 بر سر سجادہ نشستہ بود ہر دو دست مبارک خود بر آورد و این بیت بلند
 خواند بیت صاحب دردے کجاست تا بنمایم صد گریہ زار زیر ہر خندہ
 خویش و می فرمود کہ از شیخ ضب الدین رومی شنیدہ ام کہ گفت
 مریاے بود او را در سماع حالے و شوقے و ذوقے بودے بعد از نقل
 او در خواب دیدم کہ در بہشت مقامے رفیع یافتہ است فاما مغوم بہنیت
 آن مقام رفتم و گفتم چرا مغومی گفت این مقام یافتہ ام اما لذتے و ذوقے کہ در
 سماع بودنے یا ہم و می فرمود چنانکہ نام تو اے بود من از شنیدم
 کہ شیخ شرف الدین کرمانی ساکن قصبہ سستی بود در سماع

جان داده است باین بیت بیت هر روز ديد جان من آواز مرا ز نههار
 براه دوست در باز مرا * شنج شرف الدين گفت در باختم و جان دم
 و رزماں جان داد و بجاناں رسيد الحمد لله على ذلك مے فرمود از قاضى حميد
 الدين ناگورى بارسيده است كه مجلس سماع بود و قوالان كامل حاضر بودند
 در نئے گرفت صاحب سماع شبانه گفت بيائيده اگر كسى را با كسى تفاهت
 حالے باشد بايكديگر صفا كنيد صفا كردند هم موثر نيامد باز گفت نبايد كه
 بيگانه در آمده باش تفحص كردند نبود ترك سماع كردند باستغفار شش
 شدند در اثناي آں درويش رسيد اين بيت خواند بيت كس را
 چو تو معشوق مبارك پے نيست به اے جان جهاں مثل تو در روى زمين
 نيست به با سماع اين بيت اثرے ظاهر گشت و عزيزے در آن مجلس جان
 داد ديگراں آں درويش رهنج كردند كه ديگراں اين بيت در سماع گوى و ميغز
 كه در خانقاه خواجه يوسف چشتي قدس الله سره العزيز عزيزان چشت سماع
 در دادند قوال اين بيت گفت بيت عاشق همواره مست و مدهوش بود
 و زياد محب خويش بهوش بود * فردا كه همه كحشر حيران باشند به نام تو درون
 سينه و گوش بود * اين دو بيت سخت گرفت و دو نفر از درويشاں چنناں
 مدهوش شدند كه خرقه ايشاں برقرار مانده بود و ايشاں نا پيدا شده بودند حضرت
 سلطان المشايخ مے فرمود كه وقتے قاضى منهاج الدين جورگاني را
 شنج بدر الدين غزنوي رحمت الله عليه طلبيد و آں روز دوشنبه بود و وعده
 كرد كه چون از تكير فارغ شوم بيايم بعد از آمدن قاضى سماع آغاز كردند قاضى
 منهاج الدين را اين بيت گرفت بيت نوحه ميكرد بر من اين نوحه گردنم *
 در دل سوزم برآمد نوحه گر آتش گرفت * دستار و خرقه كه پوشيده بود پاره پاره كرد
 امير خسرو خوش گويد بيت خوش آں حالے كه با هم گرد كويت به رنجه پر خون گريباں
 پاره پاره * مے فرمود قاضى منهاج الدين مردے صاحب ذوق بود

روز و شب تندرستی و سرگرمی ربا عی خواہد ریاعی لب برب دلبران ہوش
کردن چاہنگ ہر زلف شش کردن چاہد روز خوش است و یک فردا خوش
نیست چہ خود را چوئے طعمہ آتش کردن چہ چوں این بیت شنیدم بخود شدم
و ساعت گذشت تا بخود باز آمدم مے فرمود شیخ نظام الدین ابوالموید
رحمۃ اللہ علیہ دیدم بر در سحرے دریائے تعلیم داشت از پائے کشید و بد
گرفت و بسی درآمد و دکانہ بگذارد برشتے کہ من ہیچس را در نماز بر آں ہیئت ندیدم
بعدہ ربالائے منبر رفت مقررے بود خوش خواں آیتے خواہد بعدہ شیخ
نظام الدین ابوالموید کاغذ کرد کہ بخط بابائے خود نشسته دیدہ ام ہنوز
دیگر نگفتہ بود کہ این سخن در حاضران در گرفت انگاہ این دو ہیئت بگفت

ہیئت نہ از تونہ از عشق تو جہد خواہم کرد	جاں از غم تویر و زبر خواہم کرد
پرورد دے بجاک در خواہم شد	پر عشق سرے زگور بر خواہم کرد

مے فرمود کہ وقتے حضرت شیخ شیخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز
خواست کہ سماع بشنوند گوینہ حاضرین و مولانا بادر الدین اسحاق را
فرمود کہ آں مکتوب کہ قاضی حمید الدین ناگوری فرستادہ است بہار
مولانا بادر الدین خلیفہ کہ در آں مکتوبات بود آورد و دست خلیفہ اندا
ہماں مکتوب بدست آمد شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قدس اللہ سرہ العزیز فرمود
کہ بایست و بخواں مولانا بادر الدین ایستاد و خواندن گرفت در آں مکتوب
این نبشتمہ بود فقیر حقیر ضعیف نحیف محجوب کہ بندہ درویشانست و از سر
دیدہ خاک قدم ایشان شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر را از استماع این کلمات
حالے و ذوقے پیدا شد و بعدہ در آں مکتوب این رباعی بود خواند ہیئت

آں عقل کجا کہ در کمال تو مید	واں روح کجا کہ در جال تو رسد
گیرم کہ تو پردہ گر فتنی ز جہ سال	واں دیدہ کجا کہ در جہ سال تو رسد

مے فرمود وقتے من عرض داشت بخدمت حضرت شیخ شیوخ العالم

شیخ کبیر نشہ بودم این رباعی در قلم آورده بودم رباعی زناں روئے
 کہ بندہ تود اند مرا بہ بر مرک دیدہ نشانند مرا بہ لطف عاست کہ عنایت
 فرمودہ است * ورنہ نہ کیم وچہ ام چہ خوانند مرا * بعدہ بخمدست حضرت
 شیخ شیوخ العالم آدم این رباعی یاد کرد و فرمود کہ تو این رباعی را کہ نشہ
 بودی یاد گرفتہ می فرمود و وقتے شیخ شیوخ العالم این بیت خواند بیت
 نظامی این چہ اسرار است کہ خاطر عیاں کردی * کسے سرش نمیدانند زباں
 درکش زباں درکش * ہر بار کہ این بیت بر لفظ مبارک میراند تغیر پیدا میشد
 چوں شب شدے نیز این بیت سے فرمود و حالے پیدا مے شد بعدہ حضرت
 سلطان المشائخ فرمود کہ چہ بود در خاطر مبارک ایشان کہ این بیت
 مے گویانید و مے فرمود شیخ سیف الدین یاجرزی رحمۃ اللہ علیہ گفتے کہ
 من مسلمان کردہ این بیت شنائی ام عزیزے حاضر بود بیتے خواند چنان نمود
 کہ این بیت است بلیت بر سر طور ہواطن بد شہوت میزنی * عشق میرلن
 ترائی را بدیں خواری مجو * بعدہ حضرت سلطان المشائخ فرمود بیت خاکپا
 راہ عیاران این در گاہ را * برکت دست عروس ہمد عماری مجو * امیر
 عضا داشت کرد کہ عماری چیست فرمود کہ مردم آں را کہ عماری گویند عمارتی نیست
 عمار نام مردے بود کہ این عماری ساختہ اوست و نیز سیف الدین یاجر
 بارہا گفتے کہ کاش مرا آنجا بہر دندے کہ خاک شنائی است تا من آنرا مے
 چشم خود کنم و مے فرمود کہ شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا وصیت کرد کہ
 فخری نامہ یاد گیرند کہ در آں فواید بسیار است و مے فرمود کہ در ہذا اول
 بزرگے بود کہ مثل او بزرگے نبود او گفتے کہ درینا فخری نامہ در پیرانہ سالی
 بدست من افتاد اگر در جوانی بدست من افتادے بقوت او کار مے شکوف
 کردے نکتہ در بیان قصہ تخریق ثوب حضرت سلطان المشائخ قریب
 سرہ الغریزے فرمود کہ تحریکے کہ بیا دحق باشد سجب است و اگر میل بفساد

ہو و حرام آتا آنکہ در سماع قص و حرکت کند و جامہ در اند ہر چہ در آن بندہ مغلوب است
 ما خود نباشد و ہر چہ باختیار کند تا بمر دم نماید حرام باشد و مے فرمود و رویشے چون
 در سماع دست زند شہوت کہ در دست باشد میریزد و چون پایے بر زمین زند
 شہوت پایے میریزد و چون نعرہ زند شہوت دروں میریزد و میفرمود کہ حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم امیر المؤمنین حضرت امام حسن و حضرت امام حسین
 علیہما السلام را در قص مے آورد و این کلمات مے گفت حرق حرقہ عین لغتہ
 حرقہ شیئ صغیر یعنی سوختہ اورا سوختگی چشم گزید اورا سوختگی شے خورد و مے
 فرمود کہ بعضے گویند کہ در وقت یخبری بر ضرب قوال چگونہ قص مے کنند بدانکہ
 چون مرد از خیالات نفس و خواہشہاے شہوت دور تر گردد علامت قرب
 اوست و میفرمود و رَأَسْتُ بِرَکْلَمٍ قَالُوا بَلٰی بعضی بزباں گفتند و بعضی باشارت
 دست و بعضی باشارت سر در سماع از وہاں حرکت بوجود آید و مولانا فخر الدین
 زبّادی در رسالہ خود ثبت تہ است کہ از بعضے پرسیدند کہ سبب حرکت اطراف بالطبع
 بروزن الحان چیست فرمود آن عشق عقلی است و عشق عقلی محتاج نیست سخن
 گفتن معشوق حکایت و تبسم و ملاحظہ و حرکات لطیفہ بچشم دابرو و باشارت
 کفایت است این را نواطق روحانی گویند امیر خسرو گوید بیت آن چشم
 سخن گو نگرد آن لب خاموش و آن تلخی گفتار و شکر خندہ
 چو یوسف گفت بابر و شنیدم بچشم این ضعیف گوید اشارات تو پنہاں
 نیست اے یار دل و جاں مے بری جاناں بگفتار بچشم نازنین کردی
 حکایت بجنوں ریزی ما وادی روایت و مے فرمود پند گوئی بود در
 بدائوں از و پرسیدند کہ در سماع و قص چگونگی گفت این مقدار میدانم
 کہ بے خود بر تائبہ تافتہ میجہد و مے فرمود کہ مولانا بیدار الدین اسحاق
 گفتہ کہ حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ
 الغزیز در قص آمدہ بود و دست مبارک خویش در کف من نہادہ

ازیں فخر و مہمانت کر دے و پیش از آنکہ در آن مجلس سماع گرم نبود محمود و پیوہ کہ
 از میدان حضرت شیخ شینوخ العالم بود اورا گفت اسے محمود مدوہ یا زندہ بعد
 محمود در قصص آید کاتب حروف از والد خود سماع دارد کہ از آن تاریخ کہ شیخ شینوخ
 العالم نفس فیض بخش کہ در باب خواجہ محمود پیوہ فرمود خواجہ محمود تا آخر عمر در ہر
 مجلس کہ بودے پیش از سہ در سماع شدے و فرمود کہ در آن ایام ماضی قاضی
 بود در اجود ہن دایم بخدمت شیخ شینوخ العالم منازعت کردے از غایت
 خصوصت بہ ملتان رفت با صد و دایمہ ملتان گفت کہ کجار و اباش کہ
 یکے در سجد نشیند و آنجا سماع فرماید و گاہ گاہ در قصص ہم باشد ایشان گفتند
 اینکہ تو میگوئی واقعہ کیست او گفت شیخ شینوخ العالم گفتند ما اورا ہیچ نتوانم
 گفت منقول است محمد میرم نام قوال بود کہ شیخ ابو حدالدین کرمانی قدس
 السمرہ از سماع کراندہ برد خدمت شیخ شینوخ العالم قدس السمرہ العزیز
 فرمود کہ سماع در دہن گویند گاہ سماع در داند شیخ بدرالدین غزنوی
 و شیخ جمال الدین ہانسوی در قصص شدند قوالاں ایں قصیدہ نے گفتند
 خواجہ نظامی فرماید قصیدہ ملامت کردن اندر عاشقی لاسست + ملامت کے
 کن + آنکس کہ بینا است + نہ ہر تزدانے را عشق زبید + نشان عاشقاں از
 دور پیدا است + نظامی تا توانی پارسا باش + کہ نور پارسائی شمع دلہاست +
 و حضرت سلطان المشایخ نے فرمود کہ شیخ بدرالدین بسیار مہم شدہ بود
 مسافراں اورا گفتند کہ شیخ بدرالدین پیر شدہ چہ شکل سے قصد شیخ فرمود کہ او
 نے قصد عشق سے قصد ہر کرا عشق است در قصص است و نے فرمود کہ شیخ
 بدرالدین غزنوی از پیری جنبدین نتوانستے چوں سماع شدے چناں
 سے رقصیدے کہ گوی وہ سالہ کودک میر قصد و میفرمود کہ وقتے شیخ بدرالدین
 غزنوی مرا گفت یہاں ترا اجازت نامہ سماع نویسم من گفتم مرا ایں مقدار قابلیت
 نیست ہر چہ درین بود شیخ شینوخ العالم فرید الحق والدین قدس السمرہ درین دیدہ و ملاحظہ

و آنچه باقی مانده نفرموده است بنا بر آن ناقابل با ششم و آن تقصیر من باشد
 این سخن مرادشوار نمودن خانه آدم و روز دوم زیارت شیخ شیوخ العالم آدم
 و من فرمود هیچوقت یاد ندارم که در سماع اول من برخاسته باشم مگر یکبار در جمعی
 بودم سماع آغاز کردند در من قوی در گرفت پنج و دهم چون بخود باز آمدم خود را
 ایستاده دیدم هر که در سماع اول برخیزد هر چه در آن سماع بگذرد از او پرسند
 بزرگه خوش گوید **رقص** آن نبود که هر زمان برخیزی * بی درد و چو کرد
 از میاں برخیزی * **رقص** آن باشد که در دو جهان برخیزی * دل پاره کنی
 و ز سر جاں برخیزی * و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشته دیده
 ام اگر کسی در میاں افتد چنانکه پشت او بر زمین آید و در میان باشد جامه خود
 فد کند چنانکه جامه او را از میان جمع بکس بخرد تا خود را بشکرا نه باز خرد و اگر
 کسی خود را در آتش اندازد یا از بلندی او را بازاندازد اگر این سماع حقیقی باشد
 او را ضرر نرسد و اگر تکلفی باشد سوخته و مرده به دمن فرمود که کافور نام خواهم
 سراسی بود در دارالامان و پلی دو تنکه پیش من آوردم من آنرا قبول کردم
 او گفت مرا فرمان است که هر جمعه بروح سلطان غیاث الدین بلبن
 چیز میبدم اگر فرمان شود از توجه هر جمعه چیزی بخدمت شما در غیاث پور
 برسانم من آنرا قبول کردم و او میسرانید تا در یک جمعه سماع بود بیتی مرا
 گرفت من در **رقص** درآمد دست بالا کردم در دل من گذشت که چه **رقص**
 میداری سبب آنکه هر جمعه دو تنکه معین بتو امیر سد باز گشتم با مقام خود بایست
 و توبه کردم که بار دیگر از او آن دو تنکه قبول نکنم بعد از مدتی درآمد شیخ سعدی
 خوش گوید **بیت** **رقص** و قته مسلک باشد * کاستین کرد و عالم افشانی *
 عرض میداد و کاتب حروف بر آن جمله که و قته امیر خسرو رحمة الله علیه در
رقص درآمد و دستها بالا کرد حضرت سلطان المشایخ - امیر خسرو را
 پیش خود طلبید و فرمود که تو تعلق بدینا داری ترا نشاید که دستها بالا کرده

درقص در آئی امیر خسرو دستہا گرد آورده و مشت بستہ رقص کردے
 کرات کاتب حروف اینمعتی از امیر خسرو درقص معاینہ کردہ است
 بیت رقص گر ہمیکنی رقص عارفانہ کن * دنیا زیر پایے نہ دست بر آخرت
 فتشاں * و مے فرمود کہ رقص سخن نیست مگر باضطرار و خروج از اختیار تا آنکہ
 سلطان عشق استیلا یابد بجدیکہ اگر وجد نکن۔ اور امضرت کند شیخ الشیوخ
 شہاب الحق والدین سہوردی قدس سرہ العزیز و عوارف آورده است
 بعضے صادقان رقص بر الحان و وزن کردہ اند من غیر انہما روجد و حال
 و نیت ایشان موافقت فقر است و رقص ایشان از قبیل مناجات شہ
 چنانکہ ضحک و ملاعبہ با اہل و اولاد و مے فرمود کہ رقص ناموزوں رفتن
 میان درویشاں عیب است قاضی حمید الدین ناگوری قاری قدس سرہ
 سہرہ العزیز در سماع ہائیکے را گفتے تا ہر کہ در رقص بے اصول رود اورا از
 در من بیرون کنید و قتی در مجلس مردے بے اصول میرفت آنکس بہام
 و دست بر سینہ نہادہ از رقص باز داشت چوں سماع آخر شد آن مرد بے اصول
 بطلب انصاف برخاست و پیش قاضی حمید الدین ناگوری درآمد و گفت
 سماع در من اثر کردہ بود و در مائے آسمان کشادہ گشتہ پایے در بہشت
 نہادہ بودم تا دروں بروم در اثناے آں فلاں کس آمد و مرا باز داشت
 من ازاں نعمت محروم شدم قاضی حمید الدین روے سوے این
 رقص بے اصول کرد و گفت بہشت جائے بے اصولاں نیست
 لکن در بیاں استماع سماع و بکا و رقص حضرت سلطان المشائخ
 قدس سرہ العزیز را بہجت سماع اگر است۔ عا میگردند و در روز پیش از
 از طعام معہود کہ بوقت افطار مے آوردند تفصاں کردے و آنچه معہود بود
 معلوم است چہ مقدار در نکتہ مجاہدہ تحریر یافتہ است العرض بعد از ادا
 اشراق در مجلس سماع در صدر بر سجادہ محبت و عشق بنشتہ شاعرے

سمت

گوید شعر فیما حسن الزمان وقد تجلی بہذا الفی والقبال صد رہ یعنی پس
 اے نیکو زمانہ در حالے کہ جلوہ کردہ بایں خوبی و بایں پیش آمد بالا را و از شاخ
 کبار آنوقت چوں شیخ ضیا و الدین رومی و مولانا شمس الدین دامنانی جد
 مادرین کاتب حروف و مولانا حسام الدین اندیقی و مولانا نظام الدین پانی
 پتی و شیخ علی زنبیلی و سجادہ داران زمانہ چوں در یگانہ پیغمبری و سراں حلقے
 حیدریاں و قلندریاں و مسافران بجز و برکہ در شہرے بودند در آن جمع حاضر
 مے شدند بزرگے خوش گوید شعر طوبی کا عین قوم انت بینہم + فہو من
 نعمۃ من و جہلک الحسن + چوں طعام نہاری خرج شد تو آن خوش گوے کہ
 ملازم آنحضرت بودند چوں حسن پیمیدی کہ بصورت و سیرت صوفیاں بود و صفا
 قوال در مجلس نبوت سماع مے گفت و حسن پیمیدی عجیبی اے بود کہ بجز دکاند آغا
 کر مے آتش بد لہاے عاشقاں در زوے و سنگد لاں را از جاے بجنبانید
 چوں آسیا بگردانیدے بزرگے خوش گوید بیت از صوت خوش تو خرقہ پوشان
 چوں صبح دیدہ اند گریباں + بعد و صامت کہ ناطق معانی بود میان علم
 موسیقی بیتے در سماع گفتے الغرض چوں سماع آغاز کردے در حضرت سلطان
 المشایخ اثر کردے فاما چوں صاحب سماع نشدے چنانچہ در نکتہ رقص تحریر
 یافتہ است بعدہ عزیزے مسافرے کہ دریں کار بودے صاحب سماع
 شدے و در ویشاں و عزیزاں در رقص مے آمدند حضرت سلطان المشایخ
 در مقام خود بر سجادہ کرامت یک ساعت نیکو ایستادہ در گریہ بودے
 چوں رومال آستین بگریہ تر شدے ہنگامہ سماع کن برگشتی بموافقت
 ایثاں با سکونت تمام و اطرافے فراہم در رقص درآمدے و دور عاشقاں
 بگردے و باز در مقام خود بایستادے و گریہ چناں غالب آمدے کہ
 سہ چہار گز دستار چہ باب چشم مبارک تر شدے و آب چشم مبارک
 نوے پاک مے کردند کہ قطرہ از آب چشم مبارک در نظر کسے در نیامدے

فوق است
 ماسیہ طارعی
 قویاں در دینا
 پس آن دوست
 پیر است از فون
 رومال و کوب
 است ۱۲

مک
 بیستہ رومالیکہ
 بر استیکار

بیستہ رومال

مگر آنکه ہمیں دستارچہ ترگشتے بیشتر چناں بودے کہ از کف دست مبارک خود
 آب چشم پاک کر دے چنانکہ حضرت سلطان المشائخ بخط مبارک خود
 در قلم آورده است کہ حق تعالی در تورات یاد کرده است کہ اے پسر
 آدم چون بگری چشمہاے تو پس مسح کن بجامہ خوش و لیکن مسح کن
 بکف دست زیرا کہ آن آب چشم رحمت است این آب رحمت را
 باعضاء خود بمال عجب نیست کہ از آتش اماں یابی این ضعیف گوید
 بلیت ز عشق چشم تو از چشم من شد چشمہ پیدا و لے زان چشمہ ما دایم رو
 خون جگر باشد و بوقت گریہ در روے مبارک ایشان ہیج تغیر ظاہر نہ
 چنانکہ خلق رائے باشد و ہر گز نہ وہاں ہے از حضرت سلطان المشائخ
 ظاہر نشدے مگر نفس سرد از سینہ مصفاے پُر در دبر آوردے و ہیج قوال
 را جمال نبودے کہ در آن مجلس از مقام سماع کہ آغاز کردہ است بجنیدے
 مگر آنکہ درویشے سوختہ از غایت شوق قوال را بگرفتے از مقام خودش
 بجنس بانیدے در گریہ و جنبش درآمدے مصرع ز ذوق عشق تو در جملہ ذوق
 عشق گرفت و از منکراں سماع بعضے فقہاء و محمول علما در مجلس حاضر
 بودندے و از ذوق گریہ حضرت سلطان المشائخ کرمحبت
 بستہ در پایے مبارک حضرت سلطان المشائخ افتادندے
 شیخ سعدی گوید بیت ہمہ سرد ہا را باید خمید و کہ در پایے
 آن سرد ہا را رود و ازاں کار کہ انکار نے آوردند بلب اقرار
 زمین بوس آنحضرت نے کردند بیت سر کہ نہ در پایے عزیزاں
 رود و بارگران است کشیدن بدوش و امیخرو گوید بیت
 خسرو از بخت خوشت یاری کند آنجا رسی ہم بر زمین نہ
 دیدہ را گستاخے با ما کن و اگر در عین سماع و حال
 وقت چاشت در آمدے از مجلس بروں آمدے

و بدل فارغ نماز چاشت ادا کر دے باز در سماع آمدے و بیشتر حال ایں بود
 کہ بوقت سماع عزیزاں جامہ ہا و دستار را بقوالاں میدادند و باز نئے ستمد
 کسے را از قوالاں قوتے نبود کہ اک دستار را وجہ ہا بیروں آوردے وقتے
 چند کورے از دستار مبارک باز شدے بایستادے و اک دستار را
 باز بستے و بیشتر عطاے حضرت سلطان المشایخ دستار چہ بود کہ
 اک باب چشم تر بودے اما چوں حضرت سلطان المشایخ در خانہ بود
 شب و روز در سماع الست و گریہ مشغول بودے مصرع عشق را مطرب
 از دہوں باشد و شیخ سعدی گوید بیت مطرباں رفتند و صوفی در سماع
 عشق را آغاز نہست انجام نیست اگر در خطیرہ و یاد رہاے دیگر و یاد باغ
 دل مبارک کشیدے حضرت بدولت بر رفتے امیر خسرو گوید بیت رفتم
 بسوے باغ و بیاد ت گریستم و گر نہ گرایا دباغ بود و در اثنائے
 راہ اقبال خادم عبد اللہ کو لی چپ و راست گرد ڈولہ حضرت
 سلطان المشایخ شدہ با و از نرم و مرق بیتے گویاں با جگر سوزاں گریہ کن
 میرفتند و حضرت سلطان المشایخ چوں مستی طالع در ڈولہ گریہ کنان تھے
 عجب تاثیرے بود سماع سلطان المشایخ را در اک ایام ہر بیتے و صوتے
 کہ حضرت سلطان المشایخ را در سماع ذوق دادے اک صوت و اک
 بیت مدتے مدید در میاں خلق مشہور شدے خورد و بزرگ و ضعیف و شہرین
 در جمع ہا و محفل ہا و کوچہ ہا و قہا از صدقہ حضرت سلطان
 المشایخ لے گرفتند و کار نجات و عشق را روز بازارے در جہاں پیدا
 آمدے شیخ سعدی خوش گوید بیت بادشاہاں بکنج و جند خوش اند
 عارفان در سماع ہا یا ہوے و خلق را در آنزماں راحت جز حکایت
 سماع و اخلاص و نیاز بندی و شفقت و ولینت و دل در یافتن و سرور
 زیر پاسے ایل و لاں نہاد و کارے دیگر نبود و خوب طبعان عالم از

شعراے بے نظیر و ندیمان و لپذیر و جوانان لطیفه گوے همه سر پر است
حضرت سلطان المشایخ تهاوده بودند و از دولت او هر کس باندازه
طبع خویش در هر قسم که می بودند ذوقها در سینه خود احساس می کردند
و قوالان خوشگوے که چاکران آنحضرت بودند و سایر قوالان شهر
نظیر لطافت طبع آن بادشاه عشق و اضع علم موسیقی گشته و مدام غزل
جدید و صوت نو می آوردند و کار سر و در العلوم علوی میرسانیدند
این ضعیف گوید پیچ خلق شادی کنان بهر کوئے به مطربان و سماع
هر سوے به زمره بنگریدست و فک کرده به از خوشی خویش راحت کرده
این ثمره ذوق و محبت حضرت سلطان المشایخ بود که با حق تعالی
داشت تلمیذ در بیان بعضی مجالس سماع حضرت سلطان المشایخ
قدس السره العزیز کاتب حروف از والد خود سماع دارد که روزی
حضرت سلطان المشایخ در دلیزخانه نشسته بود و صامت قوال
پیش حضرت سلطان المشایخ می گفت در سلطان المشایخ اثر
کرد و گریه و حال غالب شد که از یاران آنجا حاضر نبود که در رقص
در آید حاضران بدان شب در تفکر شدند و درین اثنای مردی از سیر و
درآمد و سر بر زمین نهاد و در رقص شد حضرت سلطان المشایخ
نیز در رقص با و موافقت کردند ساعتی ذوق سماع بگرفتند چون
سماع فرو داشت شد آن مرد و بیرون آمد حضرت سلطان المشایخ
فرمود این مرد غیب را بطلبید مردم متصل بطلب آن عزیز بیرون آمدند
چپ و راست بدیدند نیافتند عرض میداد کاتب حروف بر آن جمله که
این مرد از مردان غیب بود چوں محبه و عاشق که در دریای محبت
غرق باشد خواهد که بایاد دوست و برآشنای شننا کند و دست و
پای زنده و یا نوار عجبی مخصوص گردد هر آینه از عالم غیب مردی

باورسانند مجلس دیگر کاتب حروف ازوالد خود در حمتہ البد علیہ سماع دارد
 کہ روزے در خانہ برادر حسین در خانہ چہارستون فحمت بود حضرت
 سلطان المشائخ در آن جمع حاضر بود و قوال جگری از مو نا و جیبہ الدین
 بصوتی مرقے گفت و غالب ظن سن آنست کہ این جگری بود (یتا بن
 بھاجی این اسکے سین باسون) حضرت سلطان المشائخ را این ہندوی
 اثر کرد و عزیزے صاحب سماع شد حضرت سلطان المشائخ در قص در آمد
 گریہ و حال غالب شد چوں ساعتے گذشت سماع فرود داشت کردند فاما
 ہنوز سماع حضرت سلطان المشائخ در سر بود و گریہ باقی بود چوں قوالان
 ایں حال دیدندے فی الحال ہماں سماع آغاز کردندے بنا براں باز ہماں
 سماع شروع نمودند و دریں اثنا حضرت سلطان المشائخ انگشت مبارک
 خود بر زانوے مبارک بطریق قلم را ندوالد کاتب حروف و ملک السادات
 سید کمال الدین احمد عم کاتب حروف و اقبال خادم و امیر خسرو ملک الشعرا
 دریں حال مقابل حضرت سلطان المشائخ ایستادہ بودند سید کمال الدین
 احمد اشارت را ندن انگشت مبارک بر زانوے مبارک دریافت اقبال را
 گفت کہ حضرت سلطان المشائخ دوات و قلم و کاغذ بخوابد اقبال دریں محل
 نازک پارہ کاغذ پیش برد کہ حضرت سلطان المشائخ بدست مبارک نہاد
 و در بجانب خواجہ محمود نبیرہ حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 رقص اشارت کرد خواجہ محمد برقص برخاست حضرت سلطان المشائخ
 دریں محل آں کاغذ بالا کرد و کرا جمال آں کہ آں کاغذ از دست مبارک
 حضرت سلطان المشائخ بستاند و ضرورت اقبال پیش رفت و آں
 کاغذ از دست سلطان المشائخ بستہ بعضے کہ محل داشتند خواجہ اقبال
 مزاحم شدند کہ ہمیند کہ سلطان المشائخ در آں کاغذ چہ نوشتہ است
 چوں اقبال از اثر نظر سلطان المشائخ بہرہ یافتہ بود و پنختہ گشتہ سچکس را

بر سر سلطان المشايخ واقف نساخت فی الحال آن کا غدر در دهن انداخت
 و فرود برد و بعضی از خواجا اقبال روایت کنند که در آن کاغذ این نوشته
 بود مصرع از دست تو بسته ام بدست تو دهم اما چون خدمت مولانا شمس الدین
 دامغانی جد مادری کاتب حروف که یار غار سلطان المشايخ بود بدیدن
 سلطان المشايخ آمد بعضی بنی بست مولانا از حال سماع و کیفیت کاغذ تمام
 گفتند و التماس کردند که این مشکل از شما حل خواهد شد شمارے باید که از سلطان
 المشايخ کیفیت آن کاغذ پرسند چون خدمت مولانا را با سلطان المشايخ
 ملاقات شد مولانا از کیفیت سماع و آن کاغذ پرسید سلطان المشايخ آب
 و حشیم مبارک گردانید و آب سه روز از سینه مبارک برآورد و فرمود که مولانا
 مصرع نامه نوشتن چه سود چون نرو دسوی دست مجلس فیکر کاتب حروف
 از والد خود سماع دارد که روزی حضرت سلطان المشايخ در حجره قدیم که درون
 صفتون خورده است نشسته بود و در مقام خلوت صامت قوال
 سماع آغاز کرد سلطان المشايخ در عالم بسط شد تجرید فرمود هر چه در خانه
 بود همه را به بندگان خدایه دمانید و آخر والد این ضعیف درآمد سلطان
 المشايخ تجرید فرموده بود نظر کرد تا چیزی باشد بواله کاتب حروف و سفره
 چرمی آویخته در نظر آمد والد فقیر را فرمود تو در مطبخ برو چند نان گرم بیا و والد
 امر سلطان المشايخ بجا آورد سلطان المشايخ فرمود که این نان ها
 را دریں سفره بنه این سفره با این نان ها تو بستان هر آینه چون کوی
 عاشقی از سرفوق نعمت بدرویشی دهد امید است که آن نعمت در
 خاندان او باقی ماند و بفرزندان او تواله و او تناسل و ابرس این
 ضعیف گوید رباعی این نعمت است دینی و دنیا طفیل آن و این ذوقها
 غیبی در خاندان ماست بهر روز نعمتی و هر لحظه راحتے این یاد دوست مونس جان
 و والد است که مجلس فیکر کاتب حروف از والد خود سماع دارد و در آنچه ملک فربک است

حضرت سلطان المشائخ ارادت آور دو قصر کرد و بعد چند گاہ اور آرزو
 خلق شد و ترتیب جمیعے شکر کرد بہ نیت آنکہ حضرت سلطان المشائخ را در
 آنجا خود طلبہ و مخلوق شود و بخدمت حضرت سلطان المشائخ آمد و عرض داشت
 کرد کہ اگر خانہ بندہ را بنویسند و گردانند شرف خلف و سلف این بیچارہ باشد
 سلطان المشائخ قبول نہ کرد و آخر چوں عجز و بیچارگی قیام یک بسیار شد بغیر
 انشراح خاطر قبول کرد قیام یک جملہ مشائخ و صمد و شہر را جمع کرد چوں حضرت
 سلطان المشائخ بخانہ او رفت بعد آنکہ طعام نہاری خرج شد سماع آغاز کرد
 بہرچہ قوالاں سماع آغاز کردند و از ہر نوع مے گفتند و بچکس را اثر نہ کرد مجلس
 بہچنان بستہ بود تا آخر حسن بہدی قوال این بیت را در سماع گفت بیت
 در کلبہ درویشی در محنت پنجوشی و بگذارد مرا با من ہر سوے مکن افسانہ ہا این
 بیت در سلطان المشائخ اثر کرد گریہ و حائے غالب شد غریزان و درویشان
 مجلس را از ذوق حضرت سلطان المشائخ ذوق و حالتی در گرفت الغرض
 بوقت طلب خیریکہ در خاطر سلطان المشائخ مے گذشت ہماں معنی غیب
 بدین بیت گویانید ند مجلس دیگر کاتب حروف را نیک یاد است کہ در عہد
 سلطان غیاث الدین تغلق جمیعے بود در بالاسے بام جامع خانہ یاران و عزیزان
 حاضر این مجلس بودند امیر خسرو استادہ بود سلطان المشائخ سبب
 زحمت بالاسے کہت نشستہ بود و حسن بہدی در سماع این بیت مے گفت
 بیت سعدی تو کیستی کہ در آئی دریں کنت و چنداں قتادہ اند کہ ما صید لاغیم
 حضرت سلطان المشائخ را این بیت اثر کرد و مستغرق گریہ شد و خواجہ
 اقبال خادم سراں کہت استادہ بود دستار چہ ما از جامہ باریک پارہ
 نے کرد و بدست مبارک حضرت سلطان المشائخ میداد کہ سلطان المشائخ
 بلاں دستار چہ ما آب چشم پاک مے کرد و بجانب حسن بہدی مے انداخت
 شیخ سعدی خوش گوید قطعہ ناودان چشم رنجوران عشق و گرفتار و زیند بخور

مجلس دیگر

آید بچے چشاد باش اے مجلس روحانیاں چتا خورد این مے کہ من ستم
 بیوے چوں ساعتے بریں حال گذشت سماع فرداشت شد امیر حاجی
 پسر امیر خسرو غزل خواندن آغاز کرد چوں بدیں بیت رسید بیت خسرو
 تو گیتی کہ در آئی دریں شمار چکیں عشق تیغ بر سر مردان دیں زده است چ
 یا سماع این بیت حضرت سلطان المشائخ را ہماں حال و ذوق پیدا
 شد الغرض ہر بار کہ این بیت امیر حاجی مکرر کر دے حضرت سلطان
 المشائخ دستار چہ جانب امیر حاجی دیکر ستار چہ جانب امیر خسرو مے خست
 الغرض چوں حسن قوال سلطان المشائخ را دراں حال دید ہماں بیت
 شیخ سعدی کہ در صدر سطور است در صوت گرفت درین حال حضرت
 سلطان المشائخ بجمہت رقص اشارت بنجدست خواجہ موسیٰ پسر مولانا
 بدرالدین اسحاق نبیہ شیعہ شیوخ العالم کرد خواجہ موسیٰ سر بر زمین نہاد
 و بر رقص برخاست چوں ساعتے تواجد کرد سر بر زمین نہاد و نشست حضرت
 سلطان المشائخ ہچناں در گریہ و ذوق سماع بود خداوند آں چہ وقت
 بود و چہ حال تالاب گور ذوق انحال در سوید اے دل کاتب حروف خواہد
 بود جاں بآرزوے آں ذوق کہ از سلطان المشائخ معاینہ کردہ است
 بر یاد حضرت سلطان المشائخ خواہد داد النشاۃ تعالیٰ این ضعیف گوید
 بیت دل بزلزلہ تو نہم عشق ابد در یابم چاہاں بیا تو دہم زندگی از سر
 یابم چہ مجلس و مگر کاتب حروف را یاد است در خانہ حضرت سید السادات
 سید خاموش عم کاتب حروف کہ مناقب او در نکتہ سادات تحریر یافتہ
 است جمعیتے بود و در آں جمع سلطان المشائخ حاضر بود و حسن بہمدی قوال
 در سماع غزل شیخ اوحہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بصوت مُرق مے گفت چوں
 بدیں بیت رسید بیت گفتی از آن دیگران اوحہ شدی دائم کنوں چتا
 مہر تو بر جاں بود اوحہ کیا مے دیگران حضرت سلطان المشائخ

ایں بیت اثر کرو گریہ و حال غالب آمد در قفس درآمد و ذوق مے گرفت در
 انشائے ایں حال وقت فی الزوال درآمد سماع فروداشت کرد و نوبت سستند
 فاما حضرت سلطان المشائخ را ذوق سماع ہنوز در سر بود و آب در دیدہ
 مبارک چوں مرورید غلطان سچو مست طاق نشست در نیمیاں امیر خسرو
 غزل خواندن گرفت اول ایں بیت خواند بیت رخ جملہ را نمود و مرا گفت
 تو ہمیں + زین ذوق مست بخیرم کیں سخن چہ بود + ہمکنہ ایں بیت بسج
 مبارک حضرت سلطان المشائخ رسید سلطان المشائخ بگوشت چشم کہ
 چشمہ محبت بود سوے امیر خسرو دید باز ہاں حال وہاں گریہ بر سلطان
 المشائخ مستولی شد چن کرت امیر خسرو ایں بیت مکرر کرد حسن بہری
 دریافت کہ حضرت سلطان المشائخ را ذوق سماع شدہ باز ہاں بیت شیخ
 اوحہ کرمانی در صوت گرفت سلطان المشائخ بسیار تاثیر کرد چنانکہ غریب
 کہ در مجلس بودند از صرقتہ حضرت سلطان المشائخ در ذوق شدند حق تعالی
 و علامت کہ چوں کاتب حروف را ذوق سماع حضرت سلطان المشائخ
 کہ دریں مجلس بود در خاطر بگذرد آتش شول جمال و لایت پر یعنی سلطان
 المشائخ در دل شعلہ زدن گیرد ایں ضعیف گوید ہمیت ز آتش شوق تو
 دل خواہم سوخت + جاں را بسوئے زلف تو خواہم داد + کاتب حروف عرض
 میں اراد کہ بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ ام شیخ محمد الدین
 بغدادی در وقت شہادت ایں بیت میگفت کہ کہ نہ دل پر خوں شدہ
 غارت مے کن + وین جان خراب را عمارت مے کن + بے ہیچ گناہ
 عاشقاں را مے کش + و آنکہ مہ خاک شان زیارت مے کن + کہ واقعہ شہادت
 شیخ محمد الدین بغدادی بسج خلق رسیدہ کہ شیخ محمد الدین بغدادی
 مرید شیخ نجم الدین گبراست قدس سرہ شیخ محمد الدین در سماع
 غلو تمام داشت و بے سماع نتوانستی بود و قبول تمام یافت بود

چنانکہ اہل زمانہ مطیع و مرید او بودند و خوار زم شاہ را از شهرت او و اطاعت
 خلق بدو عبرت بود الغرض شیخ محمد الدین را بارہا از کثرت سماع حضرت
 شیخ نجم الدین منع کردے چنانکہ روزے شیخ محمد الدین در سماع بود شیخ
 نجم الدین خادم را فرستاد کہ او را بطلب خادم آمد دید کہ شیخ محمد الدین
 در عین سماع و رقص است او را طلبیدند شیخ محمد الدین در فوق سماع بود
 زلفت خادم بنیست شیخ آمد ماجرا گفت شیخ فرمود باز برو دست او
 بگیر و او را از سماع باز دار و بیار چوں خادم باز آمد دیدہ کہ شیخ محمد الدین
 ہیچناں مستغرق است و این سخن مے گوید مصرع ما زبالا آمیم و باز بالا
 میریم و خادم دست شیخ محمد الدین گرفت و خواست کہ از رقص باز دارد
 میسر نشد ہیچناں خادم باز گشت و این سخن کہ در قصص مے گفت بسمع
 مبارک شیخ نجم الدین کہ برسانید شیخ نجم الدین فرمود کہ ما ہماں نفس
 کہ او و مجلس مے گفت در کار او کردیم الغرض چوں شیخ محمد الدین
 از شما فارغ شدہ در عالم صحو افتادہ دانست کہ نیک نکر دم خراے این
 این حرکت طشت پر آتش بر سر مبارک برداشت و پیش شیخ نجم الدین
 کہ برادر صف نعال بایستاد شیخ فرمود کہ این حاجت نیست ہماں نفس
 ماجراے تست الغرض در ایام سلطان خوارزم شاہ کہ بادشاہ بزرگ
 بود و شش لک سوار داشت ترکستان و خراسان و صفہان تا
 حد عراق و از طرف ہندوستان تالب سندہ در ضبط او بود و این
 بادشاہ را مادرے بود و از آل بادشاہ خفجاق کہ در ملک رانی و کفایت
 کار دانی مثل نداشت و خطاب او خداوند جہاں بود و این بادشاہ و ما
 او ہر دو مرید شیخ نجم الدین گیسرا بودند ہر دو را اتفاق خانہ کعبہ
 شد بخدست شیخ نجم الدین آمدند و گفتند کہ ما را اتفاق
 زیارت خانہ کعبہ شدہ است اگر مخدوم شفقت کند

یارے از یاران خود نامزد حال ماکند تا پیرا بر ما بیاید محض کرم باشد و بواسطه
 او حج ماقبول افتد شیخ نجم الدین بعد از تامل بسیار شیخ محمد الدین را رود
 کرد و یکنار در یار رسیدند و خواستند که در جهاز خاص سلطان محمد خوارزم شاه
 و مادرش شیخ محمد الدین سوار شود چنانچه شیخ بخوابش ہر دو سوار شد شیخ
 محمد الدین در جمال خوبی و ملاحظت و صباحت بے نظیر عصر بود قضا را نظر
 مادر خوارزم شاه بر جمال شیخ محمد الدین افتاد دل از دست داد و شیفتمند
 جمال شور انگیز او شد بیت ترا خود ہر کہ بیند دوست دارد و گناہ نیست
 بر سعدی مسکین و شیخ محمد الدین را در محبت حق تعالی از خود خبر نبود
 تکلیف از غیر خوارزم شاه ازین غنی خبردار شد و غرور سلطنت خوارزم شاه را
 بر آں آورد کہ شیخ را ہلاک کند تا این شور عشق کہ برخاست فرو نشیند شیخ
 محمد الدین را بسعادت شہادت رسانید و سر مبارک او را در طشتی نہادہ با
 ہزار دینار بخدشت شیخ نجم الدین کبریا فرستاد و گفت کہ شیخ محمد الدین بسعادت
 شہادت رسید و دینار ما بے زر خون بہاے اوست و چوں پیغام
 خوارزم شاه بخدشت شیخ نجم الدین قدس الدسرہ العزیز رسید شیخ
 فرمود کہ دیت محمد الدین ما و خوارزم شاه و تمام مملکت خوارزم شاه
 است چوں این نفس بر زبان مبارک شیخ نجم الدین کبریا گذشت بعدہ فرمود
 کہ آہ نفس خود را بیرون نئے آوریم ہم در آں چند روز خروج چنگیز خاں شد
 از جانب چین بائہ لک سوار یک گلہ اسپان و شتران و گوسپندان و غیر
 آں بنا گاہ از بیابان پیدا شد و مملکت خوارزم شاه خراب کرد و خوارزم
 شاه را و چندین ہزار علما و اولیا و خلایق دیگر از خود و بزرگ از مردوزن بزیہ
 تیغ آورد و نام و نشان خوارزم شاه و احوال و انصار او بر روی زمین
 گذاشت چنانچہ در طبقات ناصری مسطور است الغرض بتاثر قبول نفس
 مبارک شیخ نجم الدین کبریا در آں ایام قہر خداے تعالی نازل شد و ر شہر

خوارزم چوں چنگی خان بخوارزم رسید ترکاں باتینہاے برہنہ بخانقاہ
 حضرت شیخ نجم الدین و آمدند دیدند کہ شیخ بر مصلی مستقبل قبل نشسته است
 خواستند کہ شیخ را بتیغ زنند و حیرت افتادند شیخ فرمود کہ من چهل مرید
 و چهل حجرہ نشاندہ ام در مدت چهل روز سی ہفت روز گذشتہ سکہ روز
 باقی ماندہ کہ ایشان بخدا رسند تا چهل روز تمام نشود شمارا با من دستہ نیست
 چوں سکہ روز گذشت و چهل روز تمام گشت آن چهل مرید ہر یک بمرتبہ کمال
 رسیدند آن کافران ملعون باز تیغ ہا برہنہ کردہ بخانقاہ درآمدند اول شیخ
 نجم الدین کبر سوار بر سجادہ شہید کردند بعدہ آن چهل ولی را کہ نونیا ز بودند با
 لوازم و جواری شیخ را شہید کردند واقعہ شہادت شیخ فرید الدین عطا
 نیز در آن خروج کفار در نیشاپور بود حضرت سلطان المشایخ فرمود چوں کافران
 نیشاپور درآمدند اول تیغ بیاران شیخ عطار نہادند و ایشان را کشتن گرفتند شیخ عطار
 ایں چہ قہار است و ایں چہ جبار است چوں نوبت شیخ رسید گفت ایں چہ کرم است ایں
 چہ لطف است قدس بدرہ العزیز نکتہ در بیان فوائد بعضی مجالس حضرت
 سلطان المشایخ در باب سماع فرمود کہ سکہ سماع دریں شہر قاضی
 حمید الدین ناگوری نشاندہ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ واسعہ و قاضی
 منہاج الدین جرجانی چوں او قاضی شد و صاحب سماع بود ایں کار
 استقامت گرفت اما قاضی حمید الدین را با آنکہ مدعیان با او منازعت و
 خصومت بسیار کردند او بر آں حرف ثابت بود و تہتے نزدیک کوشک
 سفید در خانہ کیے دعوت بود شیخ قطب الدین بختیار قدس بدرہ
 العزیز ہما نجا بود با عزیزان دیگر مولانا رکن الدین سمرقندی را خبر کردند
 و او مدعی عظیم بود از خانہ خود با خدمت کاران و متعلقان رواں شد تا در
 خانہ درآمد و سماع را منع کند قاضی حمید الدین را ازین معنی خبر کردند قاضی خصم
 خانہ را گفت کہ برو جائے پناہاں شو چوں ترا طلبند پیدا نشوی صاحب خانہ

جمع ہوئی
 بنی نویدی

پہنچاں کر دے بعد از اں قاضی حمید الدین فرمود در خانہ باز گشتند و سماع در
 دہند پہنچاں کر دند رکن الدین سمرقندی با جمعیست خود در خانہ رسید
 پرسید کہ خصم خانہ کجاست تا کہید و تفحص بسیار کر دند گفتند خصم خانہ غائب
 است حاضر نیست باز گشت حضرت سلطان المشایخ بریں سخن تبسم میفرمود
 و مے گفت کہ قاضی حمید الدین نیکو تدبیرے کر دہ کہ خصم خانہ را غائب کر د
 یعنی بے اجازت او اگر در آمدے مواخذہ بودے بعد از اں فرمود کہ بچیاں
 را نیز با قاضی حمید الدین ناگوری منازعت شدہ بود تا وقتے مولانا
 شرف الدین بحری رنجور شد قاضی حمید الدین از صفا کہ درویشاں
 باشد بعبادت او بردار و رفت او را خبر کر دند کہ قاضی حمید الدین آمدہ است
 او گفت آنکہ خدا را معشوق مے گوید من روے او نہ بینم دریں مجلس
 اسیر حسن عرض داشت کہ نہ مقصود از میں معشوق محبوبست
 سلطان المشایخ فرمود دریں بحث بسیار است مردم انچه میدانند
 مے گویند اما یکے در خانہ خود چیزے میگویند مردم چکنند بعدہ فرمود چوں
 ذکر سماع قاضی حمید الدین بسیار شد مدعیان آنوقت فتویٰ کر دند
 وجوہا بہاستند و نوشتند کہ سماع حرام است فقیہے بود کہ با قاضی آمد
 و شد داشت مگر او ہم در آں چیزے نوشتہ بود و آں خبر بقاضی
 حمید الدین رسانیدند و رینیاں آں فقیہہ بخدست قاضی آمد قاضی
 روے سوے او کر د و گفت تو ہم جواب نوشتہ فقیہہ مقرر منہ شد
 گفت آرے نوشتہ ام قاضی حمید الدین فرمود کہ آں مفتیاں کہ جواب
 نوشتہ اند نزدیک من ایساں ہنوز در شکم مادر اند لیکن تو زادہ آٹا ہنوز
 طفلے دریں مجلس کیجے بخدست حضرت سلطان المشایخ عرض داشت کہ دیں
 روز با بعضے از درویشاں آستانہ دار در مجمعے کہ چنگ ورباب و فراموش
 رقص کر دند فرمود نیکو نکر دہ اند انچه نامشروع است ناپسندیدہ بعد از اں

کے گفت چوں این طائفہ ازاں مقام پیروں آمدند ایشان گفتند کہ
 شما چه کردید در آں جمع مزامیر بود سماع چگونه شنیدید و قص کر دید ایشان
 جواب دادند کہ باچنان مستغرق سماع بودیم کہ نداشتیم کہ اینجا مزامیر است یا نہ
 حضرت سلطان المشایخ فرمود این جواب ہم چیزے نیست این سخن
 در ہمہ محصیہا بیاید دریں میاں امیر حسن عرضداشت کرد کہ صاحب مرصا
 والعباد در بعضی نوشته و این دو مصراع عرضداشت کرد بیت گفتی کہ نزد من
 حرام است سماع ؟ گر بر تو حرام است حرام است با دا ؟ حضرت سلطان
 المشایخ فرمود کہ آری و این رباعی بر زبان مبارک راند رباعی دنیا طلبا جہا
 یکماست با دا ؟ و این جیفہ مردار بد است با دا ؟ گفتی کہ یہ نزد من حرام است سماع ؟
 گر بر تو حرام است حرام است با دا ؟ باز امیر حسن عرضداشت کرد کہ اگر علماء و دین
 و این باب بحث کنند و در نفی سماع سخن گویند نیکو نماید اما آنکہ در خانہ فقیر باشد
 چگونہ نفی کنند اگر نزدیک حرام باشد این قدر کنند کہ خود نشنود اما با دیگران خصوصیت
 کنند کہ شنود خصوصیت در ایشان نیکو نیست سلطان المشایخ تبسم کرد و ملائم بعضی
 حکایت فرمود کہ چندین علماء ستنہ چیز نیکویند و یکے ناوار است غورے کند وقتے
 متعلیٰ ماست کرد و جماعتے از علماء بر وقتہ کردند یک عالمی بود او ہم وقتہ کرد مگر نماز چہا
 گانے بود این تعلیم را در قعدہ اولیٰ سہوش سوم کعبت متصل دوم برخاست چوں
 دانشمند بود و نیست کہ این نماز را چگونه تمامے باید کرد و علماء نیز ساکت بودند چوں
 طریق اتمام آں میدانشند آں عامی بود و غلبہ کردہ چنداں سبحان اللہ گفت
 کہ نماز خود باطل گردانید آں متعلم بعد از سلام نماز روے سوے آں عامی
 کرے نادان جمیع چندین دانشمند حاضر بودند سخن نگفتند و خاموش بودند و کبستی
 کہ انہم غلبہ کردی نماز خود باطل گردانیدی باز امیر حسن عرضداشت کرد کہ طائفہ کہ منکر
 سماع اند بہ نیکو میدانند و بر مزاج ایشان وقوف تمام دارد و غرض آنکہ ایشان سماع
 نسن شنود نیکویند باز این شایع کہ سماع حرام است بنہ سندنے خود اما راست عرض میدارد

کہ اگر سماع غلال بودے ایشان شنیدندے سلطان المشائخ بریں سخن
 خندید امیر حسن گویدے در ایام چو تو شکر بے تا کے کشم تلخی بزن یک خند
 و دامان عیشم شکر میں گرداں و فرمود کہ آریے چوں در ایشان ذوق نیست
 چگونہ شنیدندے و بر چہ شنیدندے بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ
 بنشہ دیدہ ام کہ منکر سماع از سہ حال خالی نیست یا جاہل است بسنن و
 آثار و یا کسے است کہ اور عجیہ از اعمال نیک شدہ در آں عمرہ گشتہ و یا
 کیست کہ طبع و سہ بستہ است بذاں سبب ذوق ندارد و سہ فرمود مردے
 بحسن صوت چند شتر بار گراں را در راہ دراز بمنزل میرسانید چوں
 آں صوت بداشت ہمہ شتران ہلاک شدند فرمودے شتر کہ شور و طرب
 و سر است اگر آدمی را نباشد خراست جز خداوندان معنی را غلطانند سماع
 اولت مغربے بیا ہد تاروں آید ز پوست و ہم و مجلس حضرت سلطان
 المشائخ شخصے تقریر کرد کہ اکتوں در فلاں موضع یا ران شما جمعیتے کردہ اند
 و مرا میر و محرمات در میانست حضرت سلطان المشائخ فرمود کہ من منع
 کردہ ام کہ مرا میر و محرمات در میان نہ باشند نیکو نکرده اند و دریں باب بسیار
 تملو کرد تا بحدے کہ گفت اگر امامے در نماز باشد و جماعتے در عقب او
 مقتدی شوند و در آں جماعت عورات ہم باشند پس اگر امام را سہو
 افتد مردانے کہ افتد اگر دہ باشند یکے تقبیح اعلام دہد بگوید سبحان اللہ اگر
 زنے واقع شود او چگونہ امام را آگاہانند سبحان اللہ نگوید زیرا کہ نشاید او
 آں شنودن پس چکنہ پشت دست بر کف دست زند و کف دست بر کف
 دست زند کہ آں بلہ و سکا مذتا میں غایت از ملا ہے و امثال آں پر ہمیز آمد
 است پس در سماع طریق اولے کہ ازیں بابت نباشد یعنی در منع دستک
 چندیں احطیاط آمدہ است پس در سماع مرا میر بطریق اولے منع است
 بعد از آں فرمود کہ سماع مشائخ شنیدہ اند و آنالکہ اہل این کار اند و ہر آں کس

کہ صاحب درود و ذوق است کہ بیک بیت کہ از گوینہ شنود او را وقتے پیدا
آید اگر فرامیر در میان باشد یا نباشد اما آنکہ از عالم ذوق خبر ندارد اگر پیش او
گویند گاں باشند و از ہر جنس فرامیر باشد چہ سود دارد چوں از اہل درود
نیست پس معلوم شد کہ این کار تعلق بدرود دارد نہ بفرامیر و غیر آن بعد از آن
فرمود کہ مردم را ہمہ روز حضور کجا میسر شود اگر در روزے وقتے خوش دریافت
ہمہ اوقات متفرقہ آن روز در پناہ آن وقت باشد و اگر در جمعے صاحب
ذوق و صاحب نعمتے باشد جملہ اشخاص در پناہ آن شخص باشند و میفرمود
کہ خواجہ جنید گفتے اگر بدانیم کہ نماز نفل گذاردن از مجلس سماع بہتر است
نماز مشغول نگردم و سماع شنوم و مے فرمود کہ مولانا بر مان الدین بلخی را
با و فو علم و کمال صلاحیت ہم بودہ است چنانکہ بارہا گفتے کہ خداے عزوجل
مرا از بیچ کبیرہ خواہد پرسید انگاہ حضرت سلطان المشائخ تبسم کرد و فرمود
کہ این ہم گفتے مگر یکے از کبیرہ از و پرسید ند کہ آن کبیرہ کہدام کہت گفت
سماع چنگ کہ جنگ بسیار شنیدہ ام و این ساعت ہم بشنوم اگر باشد
بعدہ سخن در بزرگی مولانا بر مان الدین بلخی افتاد فرمود کہ بر مان
الدین حکایت کرد کہ من خورد بودم بقیاس پنج شش سالہ کم یا بیش برابر پد
خود در رہے میفتم مولانا بر مان الدین مرعینا نے صاحب ہدایہ فی
المدعہ پیدا شد پد رکن ازوے تحاشی کرد و در کوچہ دیگر رفت مرا
بر جائے گذاشت چوں کہ کبیرہ مولانا بر مان الدین مرعینا نے نزدیک
رسید من پیش فتم و سلام کردم در من تیز بدید این سخن بگفت کہ من پد
کو دک نور علم مے بنیم من این سخن شنیدم پیش رکابے اور وال شدم
باز مولانا بر مان الدین بر لفظ مبارک را ند کہ مرا خداے چنینیں میگواہد
کہ این کو دک در روزگار خود علامتہ عصر خواہد شد مولانا بر مان الدین
مے گوید کہ من اینچنین شنیدم ہیچناں پیش میفتم باز مولانا بر مان الدین

مرعینانی فرمود که خدا مرا چنین میگوید یاند که ایس کودکی چنان بزرگ شود که بادشاه
 بر در او بیایند و باز نیابند الغرض باز آیم بر سر حروف کاتب حروف از والد خود سماع
 دارد که مجلس بود در آن مجلس در ویشال و عزیزاں بودند و شیخ بدرالدین
 سمرقندی خلیفه شیخ سید الدین ماخرزی رحمة الله علیهما هم بود در آن مجلس
 سماع چنگ آغاز کردند شیخ بدرالدین در سماع قصص کرد و از غایت شوق و ذوق
 دستار مبارک خود که از صوف پوشیده بود بر سر چنگ نهاد چوں مجلس آفرید عزیز
 بخد مت شیخ بدرالدین گفت چه قصص کردی شیخ بدرالدین ایس سخن شنید
 ایس بیت خواند ما را بزدی و چنگ ما بشکسته فردا بکشی خمار که شب
 مستی و ذوق چند دعا مایلند خواهی خواند و بدر کین طرف آواز چنگ
 می آید و من فرمود که شیخ نجم الدین کبری قدس سره فرمود به نیت که در
 بشر ممکن است همه را بشیخ شهاب الدین سهروردی دادند الا ذوق سماع
 و من فرمود که شیخ اوجدر کرمانی شیخ شهاب الدین قدس سره آمد شیخ مصلی خود
 پیچیده وزیر زانو نهاد و این معنی نزد شیخ غایت تعظیم باشد الغرض چوں
 شب درآمد شیخ اوجدر کرمانی سماع طلبید شیخ شهاب الدین
 قوالا از طلبید و فرمود که سماع مرتب گردانند و خود بگوشه رفت
 و بطاعت و ذکر مشغول شد چوں بامداد شد خادم خانقاه بخد مت
 شیخ شهاب الدین آمد و گفت چوں شب سماع بود آن جمع را
 نهاری بیاید شیخ گفت امشب سماع بود خادم گفت آه شیخ
 گفت من خبر ندارم بجه حضرت سلطان المشایخ فرمود که غایت
 استغراق شیخ شهاب الدین بنگرید در ذکر چنان مشغول بود که از
 غلبه ذکر خبر از سماع نداشت و هرگز سماع فروداشت میگردند و قرآن میخوانند
 شیخ قرآن می شنیدند و سماع ایشان با چنین غلبه نمی شنید باید دانست
 تا چه حد مشغول بود کاتب حروف از خدمت مولانا شمس الدین

دامغانی کہ جب مادرین کاتب حروف بود سماع دارد کہ شیخ او حد کرمانی نحو
 کہ از خدمت شیخ شہاب الدین و داع کن در آن مجلس شیخ شہاب
 الدین یک سراویل خود پیش شیخ او حد کرمانی نهاد و شیخ او حد کرمانی آنرا
 قبول کرد و آں را از میاں چاک کرد و بالائے پیراہن پوشید و ہر دو دست از
 جانب ہر دو پای بیروں آورد و دست بوس شیخ شہاب الدین
 کرد و گفت این اسفل عمل شیخ ماست باز آیم بر سر سخن حضرت سلطان المشائخ
 مے فرمود عزیزے بود کہ اورا عبد اللہ دروچی گفتندے او بخدمت شیخ
 بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ آمد و گفت من وقتے بخدمت شیخ شہاب الدین
 بودم و سماع گفتہ ام شیخ بہاؤ الدین گفت چوں شیخ سماع شنیدہ مارا ہم باید
 شنید بعدہ این عبد اللہ دروچہ برد و بداشت تا شب درآمد چوں شب
 شد یکے را گفت عبد اللہ دروچہ برید با یک یار دیگر چنانکہ نلشے نباشد این
 عبد اللہ میگویی مرا و یک مرد دیگر را بچہ بردند چوں شب شد نماز کردند شیخ
 از ادائے نماز فارغ شد بچہ درآمد و کس بودیم فحسب شیخ نشست باور
 مشغول شد مقدار نیم سپارہ خواند بعدہ در حجرہ زنجیر کرد و مرا گفت چیرے
 بگوے من سماع آغاز کردم ساعتے گذشت جنبشے در شیخ پیدا شد بر ساحت
 و چراغ بکشت حجرہ تاریک شد من بچھاں سماع مے گفتم میدانستم کہ شیخ
 میگرد و چوں نزدیک مے آمد امن بن میر رسید میدانستم کہ شیخ را جنبشے بہت
 امانید انستم کہ شیخ بر ضرب است یا بے ضرب الغرض سماع تمام شد شیخ
 در باز کرد و بمقام خود رفت من و یارین ہما بجا ماندیم مارانہ طعام فرستادند
 نہ آب تا شب بگذشت با ملا و خادم یکجا رہیدیم بیست تنکہ آورد کہ شیخ
 فرستادہ است نکتہ در بیان محضر سماع و بحث آں با حضرت
 سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز کاتب حروف محمد
 مبارک علوی المدعو بامیر خور و بر ضمیر شفقت پذیر عزیزان

صاحب سماع عرض میدارد بر آنجمله که در زمان قاضی حمید الدین ناگوری
 قدس سرہ علمائے شہر با او مدعی شدند و در حرمت سماع و بر کفر مستمع سوالها
 کردند و بیشتر علمائے آنوقت بر حرمت سماع جوابها نوشتند کاتب حروف
 آن سوالها دیده است بہ آئینہ چنانکہ سوال کنندہ پچنیاں جواب باشد فائما
 حق تعالی قاضی حمید الدین ناگوری را عشقے کامل و علی وافر و کرامتے ظاہر
 دادہ بود باین ہمہ صدر جہان آن وقت قاضی منہاج الدین جرجانی
 کہ در علم و فضل و لطافت طبع مثل نداشت صاحب سماع بود و با قاضی
 حمید الدین و بزرگان دیگر کہ اہل محبت و عشق بودند سماع مے شنید چنانکہ
 شمرہ از آن حالت در نکتہ اہل سماع تحریر یافتہ است مدعیان آنوقت
 را جابے درآمد سخن گفتن در باب سماع نماذ فاما چوں آفتاب دولت و
 کرامت و عظمت حضرت سلطان المشائخ بر جہانیاں طالع گشت
 و شوق سماع در علما و فضلا و صدور اکابر و ضعیف و شریف دور و نزدیک
 کہ در جبلت ایشاں چاشنی عشق نہادہ بودند رسید و غلغلہ در عالم افتاد
 و ولولہ عشق در دلہاے ایشاں جنید و کار عاشقی و عشقبازی و سماع
 در جہاں از سر تازہ شد و عالم بوستانے گشت چنانچہ خواجہ شنائی گوید

۵ زینجا نفیر یزد و زانجا نواے نای

بر ہر طرف ہشتے و در ہر بہشت حور

روے زمیں ز شاہد گل پزیر و نگار

مرغے بہر دخت و نوائے بہر طرف

آنجا خروش عاشق و اینجا نشاط یار

در ہر چین نگارے و در ہر نگار یار

شاخ شجر چو گوش عروسان شاہو

شاہے بہر طریق و عروسے بہر کنار

خارجہ مدعیان ایں کار را چنانکہ موروث دارند از سر خلیدن گرفت و

مدتے ایں تعصّب و ردل داشتند کہ بدیدن نے توانستند ایں ضعیف گوید

۵ مرازین عشق فیروزی است مطلق و نینچوں بیشتر اکابر و علما

و صدور و اولیا و امرا و ملوک و مقربان بادشاہ عہد را بندہ و معتقد حضرت

سلطان المشایخ مے دیدند مجال دم زدن بنود چوں دیکھے سر
پوشیدہ میجو شید و در بند این مے بودند مگر بادشاہے دریں باب مختصرے
کند تا جرات صدر ابنوک زیباں بتراوند اللهم اجعلنی من المحسنین
ولا تجعلی من الحاسدین یعنی اے بار خدا یا بگرداں مرا از حسد کردہ
شدہ گان و مگرداں مرا از حسد کنندگان باچندیں علوم گوی این دعا
بر زبان مبارک رسول رب العالمین گذشتہ بگوش ایشاں
است الغرض در عہد سلطان علاء الدین و قطب الدین علیہما الرحمة اللہ
ایشاں کار نیامد و باز نخواہد چوں تخت سلطنت بنیاد الدین تغلق
انار الہ بر مانہ رسید شیخ زادہ حسام الدین فرجام کہ پاتا بہ غریبی در خانہ
سلطان المشایخ کشادہ بود و با انواع تربیت و شفقت سلطان
المشایخ پرورش یافته اورا از بہت آنکہ سر شہرت داشت بسیار مجاہدہ ماو
بلا ہا کشید چوں در شوق و ذوق عشق تنہادہ بودند میسر نمے شد بدیں
بہانہ خود را خواست کہ مشہور کند بجمہت غوغاے محض اورا پیدا کردند
بارے چو فسانہ میشوی اے بے خرد و افسانہ نیک شونہ آفسا
بد قاضی جلال الدین لوانجی نائب حاکم مملکت در تعصب اہل عشق
مشہور بود و دانشمندان دیگر شیخ زادہ حسام را الگیتند و پیشواے خود
ساختند تا پیش بادشاہ باز نماید کہ شیخ نظام الدین محمد مقتداے
عہد است سماع کہ در مذہب امام اعظم حرام است مے شنود و
چندیں ہزار خلق درینکار کہ در شرع ممنوع است متابعت او مے کنند
شیخ زادہ مذکور قریبے پیش سلطان ہم یافتہ بود این سخن بسبع سلطان
رسانیدہ سلطان غیاث الدین لا اظہل و حرمت سماع علم بنود ازیں
سخن متخیر شد کہ یچنین بزرگے کہ مقتداے عالم است نامشروع چگونہ
کند نعوذ باللہ عما یقول الظالمون و سوالہا و فتواہاے وقت قاضی

۲۰
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

حمید الدین ناگوری و روایات کتب شریعہ پیش بادشاہ بروند سلطان فرمود
چوں علماء دین و حرمت سماع فتویٰ کرده و بجهت اینکار فراموش شده سلطان
المشایخ را حاضر کنند و جمله علماء شهر و صدور اکابر را طلب کنند و محضر سازند
تا دین محل انچه حق است پیدا شود و بزرگے گوید و اختراعی که شب و نظر
آیند و پیش خورشید مجال است که پیدا آیند و بچندین پیش وجودت همه خوب
عدم اند و اگر چه در چشم خلافت همه زیبا آیند و الغرض این ماجرا که پیش سلطان
گذشته معقدان بخدمت سلطان المشایخ رسانیدند سلطان المشایخ
بسیج بخود راه نداد بیت جہاں اگر همه دشمن شود بدولت عشق و جزندام
از ایشان که در جہاں بستند و فاما علماء که علم وقت بودند بخدمتگار
حضرت سلطان المشایخ منسوب چنانکہ مولانا فخر الدین زرا دی و مولانا
وجیہ الدین پانگی و غیرہ را باحت سماع آیتہاء آوردند و مجلس حضرت
سلطان المشایخ در باب سماع دلائل اباحت اقامت میکردند بدین
نیت کہ پیش از محضر استحضارے حاصل شود حضرت سلطان المشایخ کہ درون
سبارک او از علم لدنی چوں دریا موج میزد و بیج بالیشان التفات نمیکرد و
از نیباب سخن نے فرمود بالیشان تخیر ماندند اما بر تبحر حضرت سلطان المشایخ
اعتقادے تمام داشتند ازین مہم خوشدل بودند الغرض چوں حضرت سلطان المشایخ
را در سرک بادشاہ طلب واقع شد سلطان المشایخ از یاران خود کسے را طلبید فاما قاضی
محی الدین کاشانی کہ بوفور علم آراستہ استاد شہر و علامہ معبود و مولانا فخر الدین زرا دی
کہ بزرگ زادہ و کریم الطبع تر از قاضی بودند و جمیع علوم این ہر دو بغیر طلب بر بندگان سلطان
المشایخ و سرک بادشاہ فقیہ بعدہ پیش انا ناکہ محضر بود قاضی جلال الدین نایب حاکم
سلطان المشایخ را بطریق معطیات سخناں آغاز کرد و کلمات تعصب میزد نہ لایق مجلس حضرت
سلطان المشایخ بود و گفت و تشبیح میکرد سلطان المشایخ حاکمے و زید و حمل میکرد بعد از آنکہ
سخن را بنیجا رسانید کہ اگر بعد ازین دعوتے کنی و سماع بشنوی من حاکم شریع ام تر یا بیارایم

سلطان المشايخ ازیں سخن و غضب و فرمود کہ مغزول باد ازیں شغل کہ بقوت آں این سخن میگوئی بعد از دو ازدہ روز از قضا مغزول شد و عنقریب سفر کرد آمدیم بر سر حرف چون محضر شد در آنچنان محضر کہ جملہ علما و اکابر و صدور و امرا و ملوک حاضر بودند و توجه و تلمط بادشاہ و غیرہ ہمہ را بجانب سلطان المشايخ بود دریں محل شیخ زادہ حسام گفت کہ در مجلس شما سماعے یاش و رقص مے کنند و آہ و نعرہ میزنند مثل این سخنان بسیار گفت سلطان المشايخ روئے مبارک خود بجانب او کرد و گفت غلبہ مکن و بسیار مگو یا بگو سماع چه معنی دارد شیخ زادہ حسام گفت من نمیدانم فاما علما مے گویند کہ سماع حرام است سلطان المشايخ فرمود کہ چون معنی سماع نمیدانی مراد رینباب باتو سخن نیست و نیا یاد گفت شیخ زادہ حسام کہ مدعی بود مانم شد و شکستہ خاطر گشت تراست حجت قاطع بدست یعنی علم چگونہ پیش رو دعوہ من ناداں بادشاہ را گوش ہوش با سماع سخن و پذیر حضرت سلطان المشايخ بود چون در بحث سخن بلند مے کردند بادشاہ ہمیں مے گفت کہ غلبہ مکنید بشنودید کہ شیخ چہ مے فرماید از جملہ علما کہ حاضر بودند مولانا حمید الدین و مولانا شہاب الدین ملتانی ساکت بودند و بیچ سخن وحشت ازیں دو عالم زمانہ بیروں نیامد بلکہ مولانا حمید الدین فرمود چنانکہ مدعیان ذکر مجلس حضرت سلطان المشايخ مے کنند چنان نیست برخلاف آنست من این امر معاینہ کردہ ام و در آن جمع ہمہ پیراں مشایخان درویشان دیدہ ام دریں میاں فحش کمال الدین گفت کہ من سجا این روایت دیدہ ام قال ابو حنیفہ السماع حرام و اللہ فیہ فسق لل یعنی گفت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مضر و شنیدہ حرام است گردیدن و سماع کار بد است نزد ابو حنیفہ این لفظ خواند حضرت سلطان المشايخ فرمود او را منع کردن نیامدہ او را شتاب اینچہ مولانا علم الدین در آمدن بنہ شیخ الاسلام شیخ بہاؤ الدین زکریا بادشاہ رجو جان مولانا علم الدین کرد و گفت تو ہم دشمنی ہم مسافر ام و مسئلہ سماع پیش من بحث کنند

از تو می پرسم که سماع شنیدن حلال است یا حرام مولانا علم الدین گفت من
دریں باب رساله مسئله مقصده نام نوشته ام و ادله که در حل و حرکت آن آمده است
در آن رساله کتابت کرده ام آنانکه بدل میشوند ایشا را مباح است و آنانکه بنفس میشوند
ایشا را حرام باز مولانا علم الدین را پرسید که تو در بغداد و شام و روم گشته
مشایخ آن دیار سماع میشوند یا نه و ایشا را دریں کار کسے مانع میشوند یا نه مولانا
علم الدین گفت در همه شهرها بزرگان و مشایخ سماع می شنوند و بعضے بات
و شبانه کسے ایشا را مانع نمی شود و سماع در میان مشایخ از شیخ جنید و
شبلی مورد ث است بادشاه که از مولانا علم الدین چنین شنید ساکت شد
و بیچ گفت مولانا جلال الدین گفت باید که بادشاه بر حرت سماع حکم کند و
مذهب امام اعظم را دریں باب مرعیدارد درین محل حضرت سلطان المشایخ
بادشاه را گفت نخواهم که دریں باب حکم کنی بادشاه ہمیں حکم حضرت سلطان
المشایخ را قبول کرد و دریں باب حکم نکرد و دریں حرف دو روایت است یک
آنکه مولانا فخر الدین زراودی خلیفه حضرت سلطان المشایخ در رساله اباحت
سماع که تالیف اوست و کشف المقتلح من وجوه السماع نام کرده آورده
است که صحیح همین است زیرا چه آن بزرگ در آن محضر حاضر بود و بیشتر بحث
باقاضی کمال الدین صدر جهاں او کرده و آن اینست و ما قال المحالفت
من الأدلة فی تضلیل من تقول بالتخلیل لما کان ظاهراً بطهران رجع
الی الحرمة و الحلی ثم آل الی اولویة التریک و الفعل و کان ذلک من اول الضحی
الی آوان الفی ثم قام اهل المجلس من عند السلطان فاماروا بآیت
دیگر آنست که بادشاه حکم کرد که حضرت سلطان المشایخ سماع بشنود
و کسے ایشا را منع نہ کنند و دیگران را چنانکه طایفه قلندران و حیدریان و
آنانکه بنفس سماع بشنوند ایشا را منع کنند و این روایت ضعیف است زیرا
چه ایشا در آن مجلس حاضر نبودند فاما معتبر و صحیح آنست که از مولانا

فخر الدین زرا دی مروی است والد علم ہماراں ایام یکے از حضرت سلطان
 المشایخ پر سید کہ مگر دریں وقت حکم شدہ است کہ خدمت مخدوم ہر وقت کہ
 بیابین سماع بشنوند اور حلال است حضرت سلطان المشایخ فرمود
 اگر حرام است بگفتہ کسے حلال نشود و اگر حلال است بگفتہ کسے حرام نشود
 ادیم در مسئلہ مختلف کہ مثلاً ہمیں حکم استماع امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مباح
 ہے دارد بادف و شبانہ برخلاف علماء مالکون در ہر چہ حاکم حکم کند ہماں شدہ
 بعد فراغ بادشاہ حضرت سلطان المشایخ را با تعظیم و تکریم بسیار باز گردانید
 فاما مولانا ضیاء الدین برنی در حیرت نامہ خود مے نویسید چوں حضرت
 سلطان المشایخ از محضر مذکور در خانہ آمد بوقت نماز پیشیں مراد مولانا
 محی الدین کاشانی و امیر خسرو شاعر اطلب فرمود چوں سعادت پائے
 بوس چاہل شد گفت کہ دانشمند ان دہلی بعد اوت و حسد من پر بودند میدا
 فراخ یافتند و سخنہاے پر از عدوت ایشان بسیار گفتند و عجبے امروز معاینہ
 شد کہ در معرض حجت احادیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شنوند
 و ہمیں میگویند کہ در شہر ماعمل بروایت فقہ مقدم است بر حدیث و انجینیں
 سخناں کسانے گویند کہ ایشانرا برا حدیث حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اعتقادے نباشد ہر بار کہ حدیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 مذکور مے شد بر مے آمدند و منع میکردند و مے گفتند مایں حدیث متمسک شافعی
 است و او دشمن علمائے ماست مانے شنویم و نے دانیم با اعتقاد اندیانہ کہ
 بحضور اولی الامر بمکارہ بر مے آیند و احادیث صحیح را منع مے کنند و ہیج عالمے
 ندیدم و نشنیدم کہ پیش او احادیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت کردہ آمد و او گوید کہ من نے شنوم من نمیدانم کہ ایں چہ روزگار است
 در ایں شہرے کہ انجینیں مکارہ کنند چلو آباداں ماند عجب است کہ خشت خشت
 نشود بعد از ایں بادشاہ و امرا و خلق کہ از قاضی شہر و علمائے شہر بشنوند کہ در

شہر عمل بر حدیث نیست چگونہ اعتقاد بر احادیث پیغمبر علیہ السلام راسخ ماند و از
 انوقت باز کہ ایشان روایت کردن حدیث منع کردند من ترسم کہ شومست اینچنین
 بد اعتقاد ی کہ بر علمائے شہر معاینہ شد از آسمان بلا و جلا و قحط و و بار بر شہر خواهد
 بارید از آن بود کہ در چہارم سال ازین ماجرا تمامی علمائے کہ درین محضر بودہ اند و
 دیگر از اہم بسبب ایشان در دیو گیر جلا کردند و بیشترے از آن علما در دیو گیر
 سرتہاوند قحطی ہلک و و بائے سخت در شہر پیدا شد چنانکہ تا این غایت این
 بلا ما بکلی دفع نہ شود سبحان اللہ ہر سخنی کہ بزبان مبارک حضرت سلطنت
 المشایخ گذشتہ بود عین اک معاینہ و مشاہدہ شد و اللہ اعلم مکتہ در بیان
 استماع سماع اہل زمانہ مقرر صاحبان عالم باد مرید بتدی رہا بد کہ در سماع غلو کنند فتنہ
 را ریاضت اندہ بجا بدہ ہائے سخت خود را نسود چنانکہ مکتہ مجاہدات مشایخ تحریر یافتہ است اہل
 سماع کہسے بود کہ در نظر اہل حق را دورے و خطی نبود و لا سماع اوراد و فتنہ اندازد و از مسلسل
 کار باز ماند و نفس اوراد و غوغائے آرد کہ سر بالا نتواند کرد و در بیابان
 حرص رشتہ تسبیح در گردن کردہ در بیابان ہا بگرداند یک ساعت بخود
 باز نتواند آمد و ذلک اہل سماع اینست کہ شب روز سماع را کہ محک
 مردان خداست و میان معرکہ مجاہدان الہی طریق الفی ساختہ دریا ہا
 کو فتن بود و شور و شعب بر آسمان رساند و بدیں خود را مشہور گرداند
 ۱۰ حلک اندر چراغ چیت تری است ۱۱ شت شق اندر سماع چیت
 بریت ۱۲ در طریقے کہ شرط حائے سیری است ۱۳ نعرہ بیہدہ تری و خری
 است ۱۴ و گریہ صلحا کہ از روے درد و نعرہ ایشان را کہ از شوق حق ہست
 و شور و قصص ایشان پریشان سازد یعنی بر طریق جوانان رقا ص مایہ خند
 نظار گیاں گرداند و این شہرت بر این شکل را سرمایہ بودن قوت خود
 سازد خواجہ حکیم ثنائی گوید ۱۵ اے ہوا ہائے تو خدا انگیز ۱۶ و اے
 خدا یا کہ تو جدائی از آن ۱۷ سماع اے برا در بگویم کہ چیت ۱۸

نکتہ

سہ
نکتہ گاہی

اگر مستمع را بدانم کہ کیست * اگر تریج معنی پروطیر او * فرشتہ فروماند از سیر او *
اگر مرد لہو است و بازی و لالغ * قومی تر شود و پوش اندر دماغ * و راہ و
روش پیران خود گذاشته در راہ ہواے خود رود و بایں حرکات ناپسند
خواہد کہ جائے برسد بالند نرسد و اللہ نرسد بزرگے خوش گوید **۵**
ہرگز نرسی بکعبہ اے اعرابی * کہیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست **۶**
لند نظر در مناقب و راہ و روش مشایخ طبقہ معظمہ ماکہ در صد راس کتاب
تحریر یافتہ است بکنید کہ از ابتدائا انتہا چہ مجاہدہ ہا و بلا اختیار کردہ
انذکرات بہمت رضاے باری تعالی از غایت مجاہدہ و مشغولی بطن
خود را در معرض تلف انداختہ اند و بیچ آفریدہ بر آں مطلع نگاشته چوں
کار بجاں و کار و باستخواں رسیدہ است انگاہ بسماع مشغول شدہ
اند و در بحر آشنائی دست و پای زدہ اند **۷** دست و پای بزم
کہ چہ نکو میدانم * کہ ترا بنیم و از دست غمت جاں نہ برم * زیرا چہ بخط
مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام و نقل از حواف
کردہ است کہ سماع حق مریداں و معتقداں و اصحاب ریاضت است
چوں نفس و تن ہلاک شود و اورا حقیقت ان لنفسک علیک حقا
یعنی بدستی کہ براے نفس برابر تو حق است چوں زمانے از سماع میا
سائد باز اورا بر کارے بہ برند چوں قضیہ بہ بنجلہ است سے باید کہ اتباع
آں بزرگاں کند کہ از دنیا زار ماندہ کہ ظاہر او چہرہ و شیر نیست و
باطن او نہر ملاہل عنقریب قتیست و در نظر مشایخ قدس السدسہ
ہم گذشتنی پیش حق جواب داد نیست بہ طریق درنیکار درمے آئی حق
بر ضمیمہ تو مطلع است و باحوال تو شاہد ام و زحیات زندگانی بطریق پیران
خود بگذراں تا در زمرہ ایشان باشی حضرت سلطان المشایخ قدس
السدسہ العزیزے فرمود **۸** کہ نیک آئیم مرا از ایشان گیرند

و در بد با شتم مراد ایشان بخشد. کاتب حروف چند حرفی برستی و اخلاص و
 در دمندهی در قلم آورده است چوں منظور نظر کیمیا اثر خواهد شد خواهست
 دانست و اگر کسی دعا خیر کند این نویسنده بیچاره را که با خواه نفس و
 هوای خواهش شیطان مبتلاست عاقبت او بخیر باد **و** اینجا که منم خصومت
 نیست. در هست میان تست من میکنم. مانصیحت بجای خود کردیم.
 روزگارے وریں بسر بردیم. **یاب ویم** در بیان بعضی موقوفات و مکتوبات
 حضرت سلطان المشایخ که در ابواب مقدم تحریر نیافته است و این بیچاره
 حسب فهم خود بیان کرده و این باب مشتمل بر بیست و چهار نکته است نکته
 در بیان علم و علما بنظر مبارک حضرت سلطان المشایخ بنثته دیده ام العلم
 بالانساب العقل بالغریزة و لهذا یقال عالم و معلم و متعلم فی العلم و ا یقال
 عاقل و معقل و متعقل فی العقل کتب عمر بن عبد العزیز الی مکتول الشامی
 تعلمت فیض عزیز عند الناس فاستعمل للتصیر عزیز عند الله تعالی عن
 عثمان المغر ب ذکر بنین یس الشافی العلم علما علم الابدان و علم الاثان
 و علم الادیان علم الحقایق و المعارف و علم الابدان علم الرياضیات و المجا
 هات قال ابن المبارک طلبت علم الدنیا قد لنی علمی تر لکنها روے
 محمد بن الحسن المنام و سئل ما فعل الله بک قال غفر لی و سئل عن ابی
 یوسف قال غفر الله لی و سئل عن ابی حلیف رضی الله عنه قال انا مع الذ
 نعم الله علیهم من البین و الصدیقین و الشهداء قیل لی بن الرازی
 ما لنا تشفع قال علماء بینا القائل عقیما قال ابن المبارک بعد الماتین
 لعرب بلا مینر و لم تجرد من الحجر من کتبه مع عالمی قال احمد بن جلیل رضی الله
 عنده من کان یومن بالله و بالیوم الاخر و لا یدخل الحمام فی ابشرک بالجنة
 فرأیت تلك اللیلة کان قائل یقول فان الله تعالی قد غفر لك بانساع
 السنة و جعلك اما ما یقید ی بک قلت من انت قال انا جبرئیل قال الحسن

باب دوم
 نکته

ان یطالعوا الکتاب مد الرسا لعلوم الدینیة ویفرمود مولانا برہان
نسفی داتشمدے کامل بحال بود اگر شاگردے بنج دست او بیادے تا چیزے بخواند
او گفتمے اول باسن سہ شرط کن تا چیزے ترا بیاموزم شرط اول آنست کہ طعام
کیوقت بخوری تا دوعامے علم خالی باشد شرط دوم آنست کہ سبق تاغہ تکلی اگر
یکروز ناغہ کردی روز دوم ترا سبق تلکیم شرط سیوم آنست کہ چوں در راه
مرا پیش آئی سلام کنی و بگذری و دست و پاے افتادن و تحظیم بسیار کردن
در میان نباشد وے فرمود در عهد قدیم چہارتن برہان نام در دہلی آمدند یکے
برہان الدین بلخی دوم برہان الدین کاشانی سیوم و چہارم یاد نے آیت
الغرض میان ایشان موافقت تمام بود چنانچہ طعام دآب یکجا میخورد و تحصیل
علوم یکجاے کردند اول کہ دریں شہر رسیدند قاضی شہر قاضی نصیر الدین بود
او برہان کاشانی را در محفل مسئلہ فرمود ایں برہان مردے ترک و کوتہ بالا
بود چوں نکتہ آغاز کرد متعلماں گفتند ایں ریزہ چہ خواهد گفت اورا عرف ہمین
ریزہ شد الغرض ایں برہان مردے بود در آخر ہا از ابدالاں شد حضرت
سلطان المشایخ فرمود کہ من اورا دیدہ بودم ہر روز یکجا آمدے
اسپ از دہ و خدمتکاراں از صد زیادہ بودند ہیچ خدمتکارے ہمراہ
نہ بروے اورا پسرے بود نور الدین نام پسر پڑرا گفت کہ ما دشمنان
بسیار داریم و تو ہر روز تنہا از خانہ بیرون میروی اگر غلامے را بر خود
بری تا کوزہ آبے بتو دہد نیکو باشد مولانا برہان الدین فرمود بایا
نور الدین آنجا کہ من میروم غلام را داخل نباشد ترا نخواہم کہ پسر منی
بعده فرمود کہ من سہ دانشمند در ولایت صفت دیدہ ام یکے مولانا شہاب
الدین از میرت بود دوم مولانا احمد حافظ سیوم مولانا احمد کیتہلی فرمود
کہ مولانا احمد حافظ مردے خداے بود وقتے مرا غنیمت زیارت شیخ شیوخ
العالم فرید الحق الدین قدس سرہ العزیز در حد و سہی باسن ملاقات شد

مرا گفت چوں بروقت متبرکہ شیخ رسی سلام سن رسانی سے روئے صبا و سلام
 براستانش رساں پھنچن بنظر و دیوار و زوہد باتش رساں پھوگویی کہ من
 دنیا نے طلبہ طالبان آں بسیار اند و عقبہ نیز ہمیں حکم دارد من ہمیں میخوانم
 کہ تو فتنی مسلک و الحقیقی بالصالحین بعدہ حکایت مولانا احمد کیتہلی فرمود کہ
 پیرے بود باریکت اگرچہ باکسے پیوند داشت اما صحبت مردان حق بسیار
 و ریافتہ بود در لقیہ اول کہ اورادیم از ہیئت و تقریر او معلوم شد کہ یکے از
 واصلان است چیزے در خاطر من بود از و پرسیدم جواب داد کہ آں
 مردان انجمنیں باشند حضرت سلطان المشلیخ چشم پرآب کرد و فرمود اگر کوئی
 مشکل از صد دانشمند پرسیدے حل نشدے و ہم از اخلاق او حکایت میکرد
 کہ بر من آمدہ بود و بیشتر خدشتگاراں پیش من جمع شدہ بودند یکے از اں بے ادبی
 کرد یکے چوب زدہ شدہ مولانا کیتہلی چناں در گریہ شد کہ گوئی آں چوب اورا
 زندہ و گفت ایں شویت من بود کہ ایں الم بد و رسید حضرت سلطان
 المشلیخ فرمود کہ مرا از رقت و شفقت او شکستے تمام در دل پیدا شد
 بعدہ فرمود وقتے در حدود سے رسیدم شنیدم کہ دی روز دریں نزدیکی
 وزواں راہ زندہ اند و مسلماناں کشتہ شدہ اند در میاں ایشان دانشمند
 بود مولانا کیتہلی نے گفتہ اند قرآن مے خواند تا آنکہ شہید شدہ رحمۃ اللہ علیہ
 چوں روز دوم بر سر آں کشتگاں رسیدم تفحص کردم ہماں مولانا کیتہلی بود
 کہ شہید شدہ غفر اللہ لہ و مے فرمود بعد از نقل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جمع
 خلق با امام احمد حنبل بود امام شافعی تخریماں امام حنبل روزے
 بمکان امام شافعی رفت بعدہ رجوع با امام شافعی شد بدین طریق
 امام احمد حنبل خود را از میان خلق بیروں آورد و بحق مشغول شد
 و مے فرمود مولانا فخر الدین زراذی مذہب امام شافعی دانت
 ہوا کہ ذکر امام اعظم میکرد رحمۃ اللہ علیہ مے گفت خواجہ محمد اجل سہری فرمود کہ

کہ اے مولانا تو قرآن خواندہ و چیزے خواندن میدانی او گفت آری چندین کتب تصنیف کرده ام خواجہ محمد گفت خداے عزوجل والذین اتبعواہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوعنہ در حق تابعین فرمود و امام اعظم از تابعین بودہ است بعدہ حضرت سلطان المشایخ فرمود کہ ہفت صحابی دریافتہ بود و فرمود یکے از خلفائے ملک الموت را در خواب دید از پرسید کہ عمر من چند است و چند ماندہ است ملک الموت اشارت بہ پنج انگشت کرد چوں بیدار شد جملہ معتبران شہر را طلبید جملہ حکما و علما بقدر فہم و احتیاط خود چیزے بے گفتند یکے پنجاہ سال و دیگرے پنج سال و دیگرے پنج روز دل خلیفہ پہنچ یکے قرآنمیکر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرمود مرا ملک الموت ازیں پنج انگشت نفی پنج علم است بدلیل آنکہ خداے تعالیٰ در کلام مجید خودے فرماید ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وماندی نفس ما ذاکسب غذا وماندی بای ارض قنوت یعنی بدستی کہ اللہ تعالیٰ نزدیک آں اللہ تعالیٰ علم قیامت و فرو دے آرد باران را و میداند خداے تعالیٰ چیزے کہ در زانہ است از پسرو دختر و درنے یا بد پنج نفس بشیر کہ چکار خواہد کرد روز دیگر و درنے یا بد بشیر کہ در کدام زمین خواہد مرد امام فرمود ادراک جملہ خلایق را از دریافت ایں پنج علم کو ماتہ گردانیدہ و علم آں بخود اضافت کردہ و فرمود بزرگے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدہ پرسید کہ بر من رسیدہ است شما فرمودہ اید کہ در عصرے مرداں باشند کہ عالم از برکت ایشان قائم ماند حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اورا تصدیق کرد بعدہ او پرسید کہ دیں عصر اں کیست فرمود محمد ادریسے کوئی اند طریق دیں کافی چ شافعی در و جہل راشافی چ آں قریشی زہل و آں کوئی چ او بہت فقیہ ایں صوفی چ ہمہ نیک اند بے حکومت تو چ تو بدی و سبک خصوصیت تو چ و فرمود از مولانا محمد الدین جاحری روایت کنند کہ بہ شب پیش مولانا محمد الدین زرا دی سہ جزائی قطعہ کاغذ

سفیدے نہادند مع دوات و قلم با داند بنشستہ و تصنیف کردہ مے یافتندے سے
 وریں سہ جز شرح کلمۃ لا الہ الا اللہ بنشستہ یافتندے مولانا شہاب الدین ابی
 کہ ذکر او در باب مناقب یاراں اعلیٰ تحریر یافتہ است حاضر بود گفت چنیں شنیدہ
 ام کہ در کتابخانہ قاضی برہان الدین بلخی نسخہ اربعین رازی بخط مصنف است
 و اس نسخہ دو صفحہ متصل از اول تا آخر ہمیں کلمۃ اللہ بنشستہ بود چنیں آوردہ اند کہ در
 وقت کتابت اس کتاب ذکر حق جل و علی بر مستولی بود ہر چہ میخواست کہ
 بنویسد ہمیں کلمۃ اللہ بنشستہ مے شد بعدہ مے فرمود چوں علم بیاموزد اور علم درخت
 نیک باقیمت است بے درخت و در علم جز سعادت چوں سعادت چوں
 طاعت کند کار او بہتر بود پس باید کہ ہر دو را یکشد یعنی علم و عمل از نظر فرواندازد
 تا بچوب مبتلا نشود و مے فرمود چندیں علما و دانشمنداں کہ بودہ اند ہیچ کس میداند
 کہ کجا بودہ اند کہ بودہ چیزے کہ باقیما ند حسن معاملہ است و اس حیات معنویست
 اس را آساں مے توان یافت شبلی و جندیہ تا این زماں زندہ اند و مے فرمود
 کہ اول شب امام اعظم رضی اللہ عنہ نقل کردہ است و آخر شب امام شافعی
 رحمۃ اللہ علیہ متولد شدہ در یمنی خاقانی فرماید مثنوی

چوں فلک عہد تنائی در نوشت	آسماں چوں من سخن گستر نژاد
بو حنیفہ اول شب نقل کرد	شافعی آخر شب از ما در ہزاد

حکیم تنائی و بیان علم گوید

علم رہ جانب الہ برد	جہل رہ سوے نفس وجاہ برد
جان کے علم تن ہمیں لاند	شاخ بے برگ میوہ کیہ لاند
حکم از علم نیک پے گردد	سنگ بے فصل لعل کے گردد
علم داں خاصہ خدا آمد	علم خواں شرح مصطفیٰ آمد
کشت بے آب بارو بر نہد	تخم بے مغز بس غمزد ہد
ورد بے علم تخم و رشور ہست	علم بے درد سنگ ہر گور ہست
علم کہ بہر حشمت آموزی	نیست جز سنج و محنت روزی

ور بود نیک نیک تر کرد دانش جاں بہ از تو آتش تن علم جاں را بہ عمل تن را * علم یک لحظہ را بہ اعمالم * بار عالم میان عالم کم	بدخوانی وے بہتر گردد سوے عالم بہت از سوے فن برگ وہ دوست را و دشمن را کما و یک سالہ را بہاد و دم عالمان خود کمند و عالم
---	--

نکۃ

نکۃ در بیان شب معراج حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت سلطان المشائخ قدس السمرہ العزیز سوال کردند کہ معراج چہ نوع بود فرمود کہ از مکہ تا بیت المقدس اسرار بود و از بیت المقدس تا فلک اول معراج بود از فلک اول تا قاف قوسین اعراج بود سایے زیادہ کرد گھٹ قلب را معراج و قالب را روح را ہم چگونہ بودہ باشد در جواب او اس مصرعہ بر زبان مبارک را ند مصراع فطن خیر اوقات الخیر یعنی پس گمان کن نیکو و سپرس نیکو را نگاہ فرمود بدیں ہایماں باید آورد و در تحقیق گفتش آن غلو نباید کرد بعد ازاں فرمود بزرگے فرمودہ است مذائم کہ شب معراج حضرت رسول علیہ السلام را آنجا بردند کہ عرش و کرسی مہشت و دوزخ بود و یا ہما سجا آوردند کہ رسول علیہ السلام بود در نصیب مرتبہ حضرت رسالت پناہ بالاتر بود

پایے بر فرق عالم و آدم سیرما زاغ و مالطے بشنو گفتہ ہم شنیدہ آمد بازہ * پیش محراب آبرو دانش نماز کشش عشق درد و گیسو داشت ہمتش الرفیق اعلیٰ جوئی راہ اجبریل آب زدہ	بر نہادہ ز بہر باغ ارم و وجہاں پیش ہمتش بدو جو باز گردش سوے معراج پروا جسم جاں کردہ در خزانہ راز سہج صدق درد و ابرو داشت عزتش لائے بعدے گوی قبہ بر فرق آفتاب زدہ
--	--

کے تو اں ز د ز رو سے محبت ہم

انجینیں نوبتے بدور کسیم

تمکنتہ در بیان وفات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمود ہر پیغمبر سے را وقت نقل مخیر میکردند تا وقت نقل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا در خاطر این معنی گذرانید کہ چہ خوش است کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم چند گاہ دیگر در میان اصحاب با شہ و بعالم بقا زود و سوے حضرت رسول اصلی اللہ علیہ وسلم نگرستن گرفت حضرت رسول علیہ السلام بر لفظ مبارک را ند کہ مع النبیین والصلیقین والشہداء والصالحین و سے فرمود نقل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از دار فنا بدار بقا در غرہ ربیع الاول بود و تا نہ روز دفن نکردند ہر نہ حرم رسول حبیبہ السلام طعام دادند و روز دہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چنداں طعام داد کہ تمام خلق مدینہ را رسید منقول است کہ صحابہ کرام در آنجہ خواستند کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غسل دہند مستفکر شدند کہ با جامہ غسل دہند یا بغیر جامہ سخت آوازے شنیدند کہ بے جامہ غسل کنی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ گفت توقف کنیہ تا نیا آوازے شنیدند کہ با جامہ غسل کنیہ انگاہ با جامہ غسل دادند و از اول از شیطان بود و دوم از خضر علیہ السلام خواجہ حکیم شنائی گوید شنوی۔

تفسیر

در ترمیم تبارک اللہ گوی

بود مشتاق در گہ حضرت

زخمہا خورد و رحمہا کردہ
چوں دم از حضرت شہود زدہ
طوطی جانش چوں قفس بشکست
آنکہ در پیش خفاق زار نہفت
تنش نا لال و جانش فرخندہ

او عاقبت رفت در پس پردہ
آتش اندر ہمہ وجود زدہ
رفت بر فرق جبرئیل نشست
زاں ہی الرقیق اعے گفت
از دروں سوز و از رول خندہ

تمکنتہ در بیان نقل بجز مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز بنشد زیدہ ام العقل نو فطری یزید با السمع و الکسب و قال رسول اللہ علیہ السلام

العقل في القلب الرحمة في الكبد والرافة في الطحال ويدرك الغلام أربع
عشر سنة وينتهي حلوله أربع عشرين وعقله ثمان وعشرين وقال ابن
عباس صلى الله عليه وآله يا امير المؤمنين رايت الرجل يقل قوامه ويكثر زاده ورجل يكثر
قوامه ويقل زاده ايها احب اليك قال رسالت النبي صلى الله عليه وسلم
ما سالتني قال احسنها عقل النشاط عقل من اكثر الناس برحم فصاح
الراعي من هولها وهو لاء يجرها لكسب للرسول لعقل والقلوب سماوية
وملكوتية والنصوص والابدان ارضية وملكية وانك من النور وهذان
من الظلمة والعقل مشتمل على اهلين التقرب الى الله بالطاعة والنور والى
الخلق بالابس قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم جن عقلي قبل موتي ثلثة
ايام قيل لم قال خوف ان تجرني على لساني في ذلك الوقت شئ فيجتم لي
بالشقاوة وان لم يكن لي عقل رفعت عني القلم قال الامام جعفر الصادق
رضي الله عنه من سعادة الرجل ان يكون خصمه عاقلاً ومن خصمي لا عقل
له يعني النفس خواجه حكيم شنائى گوید

هرجه در زیر چرخ نیک و بداند	خوشه چنان خرمن خرد اند
عقل هم گوهر است و هم کان است	در تن مرد عقل سلطان است
عقل طرار و حیلہ گر بنود	عقل غمت از و کینه و ر بنود
عقل جز خواجه محقق نیست	نفس جز کافر و منافق نیست
عقل هرگز بکذب راضی نیست	عقل هرگز وکیل قاضی نیست
و آنکه راضی بکذب و سالتوسی است	آنکه غمت از و آنکه ناموسی است
آنکه او آبرو و نا طلب است	و آنکه می داند بواجب است
انہمہ عقلہاے عاریتہ است	کز پے مال و جاہ و تربیتہ است
در گذر این کیا است او باشد	عقل دیں جوے و پس رو ادبش
عقل دیں جز ادا عطا نکنند	تا نبوده است بحق رہا نکنند

عقلی و غیر عقلی
عقلی و غیر عقلی
عقلی و غیر عقلی

دایہ زیریں کہن بنسیا دے	نیست کس را چو عقل مادر زاد دے
پدر و مادر و حیات لطیف	نفس گویا شمار عقل شریف
زایں دجفت شریف طاق مباش	واندریں ہر دو اصل عاق مباش

نکستہ در بیان دنیا و ترک دنیا حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اخیر

مے فرمود یکے صورت و معنای دنیا است و یکے صورت دنیا است و معنای دنیا نیست بعدہ بیان فرمود کہ انچہ صورتاً و معنی دنیا است آل زاید از کفایت معصیت است و انچہ صورتاً و معنی دنیا نیست آل طاعت با خلاص است و انچہ صورتاً و دنیا نیست و معنی دنیا است طاعت بریاست یعنی برائے دفع مضرت و جلب منفعت و انچہ صورت دنیا است و معنی دنیا نیست آل ادا سے حق حرم خود است یعنی باہل خود فراہم آید بہ نیت آنکہ حق او بگذارد و بعدہ فرمود اصل دانائی آنست کہ از دنیا پرہیز کند اگر مردے وصیت کرد کہ ثلث مال من بعد از من بمر دے دہند کہ او عقل لناس باشد حکم آل چگونه است فرمود حکم او آنست کہ ثلث مال او یکسے دہند کہ تارک الدنیا باشد یکے از حاضران سوال کرد کہ چوں تارک دنیا باشد ثلث مال او چگونه قبول کند فرمود سخن در مصرف می رود و حکم این مسئلہ بعد ازاں فرمود دنیا سیم وزر و اسپان و اسباب نیست بلکہ تعلق و محبت باہنہا است اگر چند کہ نہ داشتہ باشد بعدہ فرمود کہ شکم تو دنیاے تست اگر کمتر خوری از تارکان دنیا باشی و اگر سیر خوری نباشی بعدہ فرمود بزرگے مصلے بروے آب انداختہ بود و نماز میکرد و مے گفت خداوند خضر کبیرہ ارتکاب مے کند او طازاں توبہ دہ ہمدیں حال خضر حاضر شد و گفت اے بزرگ کہ اہم کبیرہ است کہ ارتکاب مے کنم آل بزرگ گفت چوں درختے در بیاباں نصب کردہ و در سایہ آل درخت مے نشینی و آسایش مے گیری و مے گوی کہ این درخت برائے خدا نشانہ ام خضر در حال مستغفر شد بعد ازاں آل بزرگ در ترک دنیا با خضر گفت کہ بچہیں با

کہ من مے ہاشم خضر گفت تو چگونہ مے ہاشمی و چہ میکنی گفت من ہچنین میباشم اگر
 جملہ دنیا من دہند و گویند کہ قبول کن کہ فردا بر تو حساب نخواہد بود و این ہم
 گوین کہ اگر نخواہی سست ترا بدوزخ خواہند برد من دوزخ قبول کنم نہ دنیا خضر
 گفت چہر قبول کنی جواب داد کہ دنیا مبعوض حق است چہیزیکہ خدا اورادشمن
 دارد بجای آں دوزخ قبول کنم نہ آں زیرا کہ دوزخ اولی تر از قبول دنیا و
 مے فرمود کہ از شیخ شیوخ العالم شنیدم کہ ہر کہ ترک دنیا بگی و حق جل و علی
 دنیا را بدینا داراں در پائے او در آرد و مے فرمود حق جل و علی چوں
 بندہ را عزیز گرداند دنیا را در نظر او خوار گرداند و ہر کہ را خوار گرداند دنیا را
 در نظر او عزیز گرداند و مے فرمود ترک دنیا آں نیست کہ خود را برہنہ کند و لنگوٹہ
 بند و ترک دنیا آنست کہ بخورد و بپوشد و بپوشاند و بخواند و منفعتہا
 برد لہا مے شکستہ و سحتاں رساند و دل خود متعلق دنیا ندارد و ہمت
 باید کہ بلند گرداند و از سر شہوت باید خاست بعدہ این مصرع بزباں مبارک
 را اند مصرع یک بجز ز شہوتے کہ داری بر خیزہ بعدہ فرمود کیست کہ از خیرینے
 بر نخاست و بر شریفی اقدام نکرد و مے فرمود ہمہ معاصی و حجرہ است کلید او حب
 و نیازت و ہمہ طاعت و حجرہ است کلید او محبت فقر است و مے فرمود حساب
 دے را مال بسیار میراث رسید مناجات کرد الہی من این را نگاہ خواہم داشت
 فاما دل بروے باید گداشت این را بتو میپارم بشرط آنکہ مرا حاجت شود من
 و ہی این بگفت جملہ بدویشاں داد بعدہ بر آں مقدار کہ اورا حاجت بود کہ بر خود
 آں مقدار دادمی کہ گوی بحق امانت دادہ است کہ حق تعالی بہنگام طلب امانت
 او میگذازد و درین محل محی الدین کاشانی این آیت خواند رب المشرق والمغرب
 لا الہ الا هو فتخذہ وکیل یعنی پروردگار جاسے بر آمدن آفتاب نیست سزاوار
 پرستش مگر او پس بگیری او را کار و بار سازندہ خود حضرت سلطان المشایخ
 را یعنی خوش آمد تحسین فرمودہ بود و مے فرمودے حکیم پیش پسر داد چنیل

ہزار ہر روزے گفت ۛ گفت بابا نصیبہ من گو ۛ گفت اے
پور و خزانہ ہو ۛ قسم تو بی وحی و بے انباز ۛ من بخت و آدم او و ہر توبہ باز ۛ
ۛ او بجز کار ساز جان مانیت ۛ بکنہ ظلم با تو زانہا نیست ۛ وے فرمود
وقتے رسول علیہ السلام بایاراں گفت درویشے را خیر کرد کہ دنیا و آنچه
در دست اختیار مے کنی و یا آنچه در عقبی است برائے تو ہیا کردہ اند او
ہماں اختیار کرد چوں این حکایت تمام شد حضرت امیر المومنین ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ گریستن گرفت صحابہ پرسیدند کہ حال چیست
گفت این درویش کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ازو خبر داد ابو مصطفیٰ
است صلی اللہ علیہ وسلم الخیر ہوا الخیر وے فرمود اگر کسے روز با بصیام گذارد
و شب با بصیام و زائر الحرمین باشد اصل این باید کہ دوستی دنیا در دل او نباشد
بعد از ان فرمود ہر کرا دوستی و محبت دنیا در دل باشد او دنیا پرست است مثنوی

چکنی بار کا ندیں فرسنگ ۛ خسرت سنگ و ضعیف بار گراں راہ تاریک و چراغ بے روغن ہر صورت کز وجود طاؤس است ہست نقش ریا چو صورت شمع ہست در نقش و شکلہ گرد و نعم نفس اعجاب ہست در سینہ ہمہ در نفس ناسپاس تواند باش تاروے بند بکشاید تا کیا زانہا زندہ برور ۛ اگر میری نہاں تہایشاں را	بار بسیار بر سر و خسر لنگ منزلت سنگ لاج و توحیراں باد صرصر تو باد خانہ مکن ۛ باد مسعود پایے نخوس است شمع او راست تابش اندر جمع شکل ابلیس ابلہ و اکلم قبہ ہر جسم در آئینہ ۛ ۛ ہمہ در پردہ حواس تواند باش تابا تو در حدیث آید از پئے نیچر وزہ راہ گذر کم کنی ملک و ملک خویشاں را
--	--

نکتہ در بیان فقر و غنا و فضیلت فقر و غنا بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنو شہ اسماعیل

قبل الفقراء انفس بالمعدوم والوحشة بالمعلوم الفقر في الدنيا مفتاح باب
 الغناء في الآخرة وفي الحديث من مات ولم يترك درهما ولا دينارا لم يدخل
 في الجنة اعني منه قال ابن عباس رضي الله عنه وقف رسول الله
 صلى الله عليه وسلم يوماً على اصحاب الصفة فرأى فقرهم وجههم طيب
 قلوبهم فقال ايشركم يا اصحاب الصفة فمن بقى منكم على التعب الذي انتم
 عليه اليوم راضياً بما هو فانه من رفقاء يوم القيامة ازشيخ شيوخ
 العالم فريد الحق والدين قدس المدرسه العزيز العلماء اشرف الناس
 والفقراء اشرف الاشرف الفقير بين العلماء كاليد بين الكواكب السماء
 ومن فرمود درويش كه عبادت و طاعت مشغول باشد اورا در بيت المال
 حق نيست درویش را نان از زنبيل بايد خورد و دريغاتي اين ساعت زيبيل
 مشايخ نهي گردد و در وجود من زنبيل حضرت شيخ شيوخ العالم گشته و من فرمود
 در فضيلت فقر و غنا ميان علما اختلاف است خواجہ جنيد و ابراہيم خواص
 و اكثر علما گفته اند الفقير الصابر القايم بشرط طمعا عليه افضل من الغني المشاكر
 القايم ما عليه ابو العباس بن عطاء مخالف اليشان است حجت او قوله
 تعالى و جعلك عائلاً فاغني باري تعالى بر بنده خود منت نہا يعني اگر غنا
 افضل نبود من منت نہا دے و حجت ايشان اين حديث كه لكل احد خرقه
 و خرقتي الفقر الجهاد من احب لفقر فقد احب لحتي ومن ابغضها فقد
 ابغضني شيخ جنيد بغدادی ابو العباس را دعائے بکر و حق اورا بغوا مل
 مبتلا کرد و منے گفت با اين بلا كه مرا مبتلا كند دعائے جنيد است بعده از ان
 قول رجوع كردا اختلاف در صد اول بود و بنا بر آنكه غالب اموال خلق حلال
 بود اما در زمان ما غالب اموال حرام است و شب بيس فقر بر غنا افضل باشد
 بلا اختلاف و بخط مبارك حضرت سلطان المشايخ نبشته ديده ام الناس
 اربعة طبقات طبقه قارۃ مجذوبه الدنيا و الآخرة و الطبقات مختلفه الاول

ہم السعداء علی الاطلاق والثانیة هم الاشقیاء علی الاطلاق والاحزنا
 اضافتین ونبینا علیہ السلام لقولہ تعالیٰ لولاک لما خلقت الافلاك
 سید الانبیاء والانبیاء من خلقة افضل من سولہ فان قبیل الیس
 الجمع بینہما کما تسلیمان علیہ السلام لانہ اطاعة الجن والانس والرحم
 ونبینا قال علیہ السلام الفقرفخری وان الله خیر قلنا للملک صورة
 وحقیقہ الاستغناء والقدرۃ وهما کانا فی نبینا علیہ السلام خیر فرد قال
 لولا الدعوة والقدرۃ احب الی صبح موسقا اشتکی عن صورة الملک
 والجمع بینہما علی قسمین احد ہما ان یکون طرف اخر تہ ارج علی دنیاہ
 والثانی علی العکس تسلیمان من الثانی ونبینا صلے اللہ علیہ وسلم من
 الاول ما نال تسلیمان علیہ السلام من دنیا کان علی سبیل السعد
 الا ان اللہ خلق الدنیا لاجل النبی علیہ السلام فعبیر عنہا بالخیروالاف
 کقولہ الحج عرفہ نکتہ در بیان طبقات حضرت سلطان المشایخ قدس
 سرہ العزیز فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماید کہ است من شیخ
 طبقہ باشند بر طبقہ مدت چہل سال الطبقة الاولى طبقہ العلم والمشاہد
 الطبقة الثانية طبقہ البر والتقوی والطبقة الثالثة طبقہ التوصل و
 التواحم الطبقة الرابعة طبقہ التقاطع والتل بر الطبقة الخامسة طبقہ
 المرح والمحاج فرمود کہ طبقہ اول طبقہ علم و مشاہدہ است و آں صحابہ
 کرام بودند دوم طبقہ بر وتقوی و آں تابعین بودند سیوم طبقہ توصل و تواحم
 توصل آں باشد کہ چون دنیا ایشاں را قدام نماید و اگر آں دنیا میان ایشاں
 مشترک باشد بر طرف دیگر آں سہل و سست گذارند تراحم آں باشد کہ اگر دنیا
 تمام بایشاں روئے آرد بے مشارکت غیر ایشاں آنرا نفقہ کنند و در راہ
 حق بمصرف رسانند چہارم طبقہ تقاطع و تدابر تقاطع آں باشد کہ اگر دنیا
 روئے بر ایشاں آرد بر سبیل مشارکت بقطع و خصوصیت بر آیند و اگر دنیا

خاص بایشان پیوند ایشان آزا تمام گیرند و پشت بخلق دہند و بچکس را
نصیب نکنند و طبقہ پنجم حج و مرج باشد یعنی در گوشت و پوست یکدگر گفت
و مدت این پنج طبقہ دو سست سال باشد بعد از دو سست سال سلخ بر آید
چون حضرت سلطان المشائخ بریں حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود
این حکم بعد از قول رسول صلی اللہ علیہ بدو سست سال تمام شدہ است این
زمان خود مردم چگو میدنکند و در بیان نیت حضرت سلطان المشائخ قدس
السرہ العزیز فرمود اول نیت صالح مے باید زیرا کہ نظر خلق بر عمل است
و نظر حق بر نیت چون نظر خدا بر نیت باشد ترک عمل پسندیدہ است و نیت آن
نیست کہ مردمے در دل گوید میکنم و یا چنین کار کنم این حدیث نفس است
نیت آنست کہ از دل چیزے باعث شود و آن چیزے دینی باشد یا دنیاوی
جاری مجری فتوح است من اللہ تعالی و آن در دل بعضے میسر شود و در دل
بعضے میسر نشود و ہر کہ دل او سوے دنیا مایل شود و را این اختیار نیست
در خیرات اکثر احوال اینمفی میسر نشود مگر بہجد بعدہ حکایت فرمود کہ در مسجد
کوسینہ مشق و مشق و وقف بسیار است متولی آن مسجد بس قوی حال است
گوی دوم بادشاہ است تا بغایتے کہ اگر بادشاہ را مالے حاجت باشد از متولی
قرض کند الغرض و رویشے بطمع آن اوقاف در مسجد مشق طاعت و عبادت
آغاز کرد کہ مگر شہرتے یابد و تولیت بدو دہند و مدتے بطاعت مشغول شد
بسیج کس نام او را بر زبان نراند تا شبے ازاں طاعت ریائی پیشاں شد
یا خدا تعالی عہد کرد کہ ترا خاص برائے تو خواہم پرستید نہ بطمع شغل ہماں عبادت
کہ مے کرد و بیج ازاں نقصان نکرد و بہ نیت صالح در عبادت مشغول شد ہم در آن
نزدیکی او را بہت شغل تولیت طلب کردند او گفت کہ من آزا تا ترک
شدہ ام بیار در طلب آن بودم اکنون چون ترک آن کردم بہن میدہند
الغرض پچنان بجا مشغول شد و براک شغل آلودہ نگشت و نکتہ و ہمایاں

صبر و رضا حضرت سلطان المشایخ قدس السدرہ العزیز میفرمود کہ صبر
آنست کہ چون مکر و مہ بد و رسد در آں صبر کنی و بجائے تگنہ اما رضا
کہ ازاں بلا هیچ کراستے بد و زبرد کوئی آں بلا بد و زبرد است و تکمل
ایں معنی را منکر اند چنانچہ در ادعیہ ماثورہ منقول است از حضرت سلطان
المشایخ و بخط حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کثیرا ما یقول اللهم فی اسالک الصلح والامانیۃ وحسن الخلق والمحبۃ
وفی قلوب الناس وعنه من التمس رضا الله رضی الله عنه وارضی الناس
عنه من التمس رضا الناس سخط الله علیه واسخط علیه الناس المؤمنون
الصالحون فی الکافرین قلیل والصالحون فی المؤمنین والصادقون
فی الصالحین قلیل والراضون فی الصابریں قلیل فاطلبوهم واغتموا
صحبتهم سئل ابو عثمان المغربي عن قوله علیه السلام اسالک الرضا بعد نقضا
قال لان الرضا بعد نقضا هو الرضا قال بنی من الانبیاء یا رب کیف رضی
المساکین عنک قال ابو حامد البلقاء ربکم لکنی اعرف کیف الرضا
بقضاء الله تعالی حتی یورث یوما بسبیلک ملح فرأیت اعمی یقول اللهم
اغفر لمن یاخذ بیدی فبلغنی فاخذت بیدہ وقلت له ین مصلاک
قال بیت اللہ تیج بہ فحیدل عرفت الرضا بقضاء الله فنودی فی سہری ان لم یرض بما
فعلت فاستعد من ین بق فی جنت بعدی فلیس فی الہوی واهل النجا
یہوی وسهل النما یرضی ابیات

ہم سہنا و ہم اطعنا گوی *	باش در حکم صولجانش گوی
کہ ہزاری شوی دریں رہ مرد	برد حق بمباش و ور مگرد *
تو کنی اندریں میاں بارے	نہ بوسے لیک نیست در کارے
گر گریزی از و گریز با و *	آن ادوی مکن ستیزہ با و
خواجہ آزادگی مباش ہمیں	قدرش را بچشم خوشتن بین
برہ سیل و رود خانہ ساز	جان و اسباب خوشتن در باز

چند پرسی کہ بندگی چہ بود
بندگی جز گفتگی نبود
آنکہ دلہائے آشنا دانند
دل ز خوردن چہ را جدا ماند

حکمتہ در بیان خوف و رجا بخط حضرت سلطان المشائخ قدس السمرہ
الغزیز بنشتہ دیدہ ام اذا قشعرا جلد العبد من خشية الله انخطت ذنوبہ
کما انخط عن الشجر الیابستہ و رقما قال الله عز وجل یا موسی تخاف من
غیری قال نعم اخاف من لا یخاف منک قال رجل یا رسول الله اهو مو
وقت الذنب قال اهو یخاف اذا تب اذ قال نعم خوفه یدل علی ایمانه
سئل شاہ الکرمانی ما ثواب الخوف قال ان یخاف الحسبہ قیل الذین امیر
حرف الخوف بعد الدین یسبون قال رجل لعاروف انی اخاف من قلدان
قال لا تخف فان قلت من یخاف بین یرجوه قال جبرئیل میکائیل الخ
اعجب من هوان الله تعالی خلق الخلق وصورهم واعطاهم النعم وهو یعصی
به اعجالم لم ینقص من مملکة فلم یأقبحهم قال میکائیل کما قال جبرئیل علیهما السلام
واضحضرت سلطان المشائخ سوال کردند کہ مرجیان و ناجیان کدام
اند فرمود ناجی آنرا گویند کہ ہم از جا سخن گویند انگاہ فرمود مرجی برو نوع
است مرجی خالص و غیر آن مرجی خالص آنست کہ ہمہ از رحمت گوید
حکمتہ در بیان ریا بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس السمرہ
الغزیز بنشتہ دیدہ ام الریا لا یقبلہ الحق ولا یمدحہ الخلق قال لفضیل کانوا
اقبلنا یراؤن الناس بما عملوا فصاروا لیسوا ویراؤن الناس بما لم یعملوا
قال الجندی من خالط الناس دارهم ومن دارهم ریاهم ودر مجلس حضرت
سلطان المشائخ ذکر یکے افتاد کہ در ایام سابقہ در مسجد جامع دایم شب
بیدار می بود و ہمہ شب قیام میکرد و بامید شغل شیخ الاسلامی دریں میان شکار
فرمود کہ بقالے مدت بیست سال صایم می بود و بیچکس را بر حال او اطلاع
نبود و تا غایت اہل اورا معلوم نبود کہ او صایم می باشد اگر در خانہ

۵۵۱
 نے بودی چناں نمودے کہ مگر درد و کان چیزے خوردہ است و اگر درد و کان
 بودے چناں نمودے مگر در خانہ چیزے خوردہ باشد نکتہ در بیان توکل
 حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیزے فرمود کہ اعتقاد بر
 حق باید کرد و نظر بیکس نباید گذاشت بعد ازاں بلفظ مبارک راند کہ ایمان
 کسے تمام نشود تا ہمہ خلق در نزدیکی پہنچیں لشک شتر ننماید بعدہ گفت کہ
 ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ در سفر حج رفتہ بود در اثناے راہ اورا با
 کودکے ملاقات شد ابراہیم گفت اے کودک کجا میروی گفت بکعبہ
 ابراہیم گفت زاد و ماہلہ تو کو کو دک گفت اے ابراہیم خداے تعالیٰ بے
 اسباب بندہ را بار دے تو اندکے مرا بے زاد و را حلقہ بکعبہ رساند فی الجملہ
 چوں ابراہیم خواص بکعبہ رسید اں کو دک را دید کہ پیش ازوے در کعبہ
 رسیدہ است و طواف مے کند چوں نظر کو دک بر ابراہیم افتاد گفت
 اے ضعیف یقین تو بہ کردی از انچہ مرا گفتی دریں میاں فرمود کہ وقتے نباشی
 بخدست خواجہ یاریزید آمد و ازاں فعل تو بہ کرد خواجہ ازو پرسید کہ توجہ
 مردہ را کفن کشیدی او گفت ہزار کس را باز پرسید از انچہ چند کس را
 رو بقبلہ بود و چندیں کس را رو از قبلہ گردانیدہ گفت دو کس روے بقبلہ
 یافتہ و دیگر انرا روے از قبلہ گردانیدہ حاضران از خواجہ پرسید کہ سبب
 توجہ دو کس بقبلہ و چندیں کس را روے محول از قبلہ چہ باشد فرمود اں
 دو کس را اعتماد بر حق بود و دیگران را نہ بعدہ فرمود مشایخ رزق را
 چہار قسم کردہ اند یکے رزق مضمون و رزق مقسوم و رزق مملوک و رزق
 موجود رزق مضمون آنست کہ انچہ بد و رسد از طعام و شراب و انچہ اورا
 کفاف است آنرا رزق مضمون گویند یعنی خداے تعالیٰ ضامن آنست
 و ما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقہا یعنی از گردندہ بر زمین مگر بر
 اللہ تعالیٰ است رزق اں گردندہ و رزق مقسوم آنست کہ اول قسمت

شدہ است در لوح محفوظ بنشستہ است بیتی زد دنیا رزق ما غم خوردن
 آمد چنانچہ خوردن از رزق معلوم و رزق مخلوک آنست کہ ذخیرہ او باشد
 از درم و دینار و اسباب دیگر و رزق موعود آنست کہ حق تعالی وعہ کردہ
 است و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً و یرزقہ من حیث لا یحسب یعنی
 و کسے کہ بتہ سدا از خدا بگرداند برائے او خیرے و رزق دہد او را از جایی کہ نمیداند
 بعد ازاں فرمود توکل در رزق مضمون است نہ در رزقہاے دیگر زیرا کہ آنچه
 مقسوم است در آن توکل نیست و نہ آید و آنچه مخلوک است در توکل نیست و
 نہ آید و آنچه موعود است بالقطع خواہد رسید بعدہ فرمود توکل بہ مرتبہ دارد
 مرتبہ اول آنست کہ یکے بجهت دعوی وکیل گرفته کہ ہم عالم است آن وکیل
 و ہم دوست موکل پس آن موکل امین باشد کہ وکیلے دارم کہ ہم در کار جواب
 و امانست دوست من است در نیصورت ہم توکل باشد و ہم سوال چنانکہ گاہ
 گاہ وکیل را ہم گوید کہ در دعوی جواب چنین گوئی کہ آن ہمہ را آخر رسانی مرتبہ
 دوم توکل آنست کہ طفلی باشد شیر خوارہ مادر او را شیر میداد او را ہم ہمیں توکل
 باشد و سوال نہ باشد طفل نگوید کہ مرا شیر دہہ او را در دل ثقہ باشد بر شفقت
 مادر مرتبہ سیوم توکل آنست کہ مردہ باشد در دست غسال آن مردہ را بیج
 تصرف و حرکتی نیست ہرگونہ کہ غسال خواہد میگرددانہ و نہ شوید و این مرتبہ
 بلند و اعلی است نکتہ در بیان حلم و عفو و غضب و حیا حضرت
 سلطان المشائخ قدس اللہ تعالی سرہ الغزیرے فرمود کہ میان
 صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 مشہور بود تا نجاشی با او چیزے گفت او عیب طعنہ کرد ابو بکر گفت اے
 خواجہ از چنداں عیب ہا کہ در من است ترا سہل چیزے روشن شدہ
 است بعد ازاں فرمود امام عاصم کہ صاحب قرأت است وقتے جانب
 صحرائے رفتہ بود سفیہ با او سفاہت کردن گرفت و تاسنہ اہلے گفت

امام عاصم ہیج گفت تا انگاہ کہ نزدیک شہر رسید اس سفینہ پہنچان میگفت
قرین آن سفایت مردماں رسیدند عاصم روئے سوئے او کرد و گفت
نباید کہ درینجا بدگوئی زیرا چہ مرادوستان و آشنایان بسیار اند بہ گفتن
تراکتیے رسانند و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ
العلم عینہ والحکم زینۃ و لہذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم عفا عني
قریني بالحکم او علیہ ضعیف قال یا کریم انی اتیت الیک وان عافیتا فحن
اہل العقوبۃ وان عفوت عفا فانت اهل عفوقال قد عفوت عنکم و سہ فی
روایۃ کما قال یوسف لا خوتہ لا نثریت علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو
ارحم الراحمین قال حکیم اذا غضبت فانظر الی السماء ثم الی الارض ثم
الی خالقہا زال عنک الغضب عمران الحکیم کما ادرہ صلوات اللہ علیہ
یکون نبیا قال لا نسب من بنیک لکن اجل ذلک فرضا لیوم الجزاء قال علیہ
السلام لا یزعم الحیاء الامن دار حیضہ او رتبت الحیاء علی ضربین حیاء
الرب من الکرم و حیاء السائل من الندم و سہ فرمود العفو خیر من الکرم فی
اگر عفو نکنند و خشم فرو خور و بیم آن باشد کہ در دل حقد بند و کینہ و رین محل فرود
در عرصہ قیامت حق تعالی فرماں دہد کہ مذاکنبید کہ ہر کہ بر ما حقے دار و میاید حق
خود بستاند جملہ انبیاء سر فرو اندازند و کہے را محال آن بیا حق کہ دعوی کند
کہ من حقے دارم بعدہ مذاکید کہ کیا اند آن قوم کہ عفو کردند از زیر دستاں
و نیز در حدیث است کہ از بندہ ہر روز ہفتاد گناہ عفو کند بعدہ اگر گناہ
کند او بکند کم کہے است کہ ہفتاد گناہ عفو کند بخط مبارک حضرت
سلطان المشائخ قدس السدرہ الغریز بنشتہ دیدہ ام قال علیہ
السلام لا تضربوا اماء کہ علی کبیر انکم فسان لہا
آجا لا کا جاکم حکایت مروی را در جماعت خانہ حضرت
سلطان المشائخ با کار و گرفتند و اللہ اعلم

ازاں حال حضرت سلطان المشایخ خبر یافت نگذاشت کہ کسے اور الے
 وایڈائے رساند بعدہ اور اپیش خود طلبید و فرمود کہ تو عہد کن کہ بعد ازیں کسے را
 ایڈائے رسانم چوں او عہد کرد اور آخر جے فرمود کہ دہند بعدہ در باب خصوصیت حضرت
 سلطان المشایخ فرمود کہ جفا را تحمل کند بہتر از آنکہ تحمل کرد مکافات یا بد بعدہ
 ایں بیت بر زبان مبارک راند ہر کہ مارا رنجہ دارد راحتش بسیار باد و آنکہ
 مارا خوار دارد ایزد او را یار باد ہر کہ او خار سے ہند در راہ من از دشمنی ہر گلے کز
 باغ عمرش بشکافد بیخار باد و انگاہ فرمود آنکہ یکے در میان راہ خار نہد تو ہم خار
 نہی ایں خار خار باشد در اثنا سے ایں کلمات فرمود میان مردماں بچھین است
 اما میان درویشان بچھین است کہ درویشان بانغراں نغزند و بایداں ہم نغزند و کاتب
 حروف ازوالہ خود و والدہ از حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہما العیز
 ایں رباعی و بیغنی سماع دارد رباعی گیرم کہ نماز ما سے بسیار کنتی و وز روزہ
 دہر بیشمار کنتی و تادل نکنتی ز غصہ و کینہ تہی و صد من گل بر سر یک خار کنتی و دے
 فرمود کہ آدمی را نفس است و قلب ہر گاہ کہ کسے بنفس پیش آید اینکس باید کہ بقلب
 پیش آید یعنی نفس ہمہ خصوصیت و ہمہ فتنہ و غوغاست و در قلب ہمہ سکونت
 و ملاطفت و صفاست پس چوں بنفس پیش آید و ایں کس بقلب پیش آید نفس
 مغلوب شود و اگر کسے در مقابلہ نفس بنفس پیش آید خصوصیت و فتنہ زاید انگاہ
 در فضیلت تحمل و علم ایں بیت بر زبان مبارک راند بیت زیر بادے چو کاہے
 گر تلزری و اگر کوہی بکاہے نے نیز زری و یکے از حاضران تقریر کرد کہ بعضے
 شمارا بر سر منبر و بعضے در موضع دیگر بدے گویند و مانے تو انیم شنید حضرت
 سلطان المشایخ فرمود کہ من آں از ہمہ عفو کردم چہ جائے آنست کہ کسے
 بعداوت مردم مشغول شود و ہر کہ مراد گفت از عفو کردم کنوں باید کہ شما عفو
 کنید و ایں نوع مذاکرہ دیگر بار مکنید بعد ازاں فرمود چھو کہ ساکن اند پست بود
 پیوستہ مراد گفتے و بدخواستے بد گفتن اندک است اما بدخواستن ازاں بدتر است

الغرض چوں او بمردور و زیوم بر سر گور او فتم و دعا کے خیر کردم خداوند ہر چہ
 این شخص در حق سن بد گفت و بد اندیشیدن از عفو کردم تو نیز بکرم خویش
 بر ما مرزی ہمدینیتی فرمود اگر میان دو کس آزارے باشد سبیل آنست کہ این
 از طرف خود درو نہ خود صاف کند چوں این کس درو نہ خود از عداوت پاک
 کند البتہ از جانب او ہم آزار کم شود بعدہ فرمود مردم ازین بد گفتہا چہ رنجیدہ
 گفتہ اند کہ صوفی آنست کہ مال او سبیل است و خون او صبا ح است چون بچنین
 است از بد گفتن چہ پاک است چرا خصوصت بیاید کرد بعد ازاں فرمود کہ
 وقتے ازین پریشاں گویاں آمدند و ناگفتنی با بسیار گفتند من ہیج جواب ندادم
 انگاہ گفت این احتمال شما بعدہ فرمود معاملہ خلق بر خلق سہ قسم است قسم
 اول آنست کہ ازین کس بد بیکرے نہ منفعت برسد و نہ مضرت حکم اینکس
 حکم جما و باشد قسم دوم ازین بہتر کہ بد بیکرے منفعت برسد نہ مضرت قسم سوم
 از ہر دو خوشتر است کہ از کس بد بیکرے منفعت رسد و اگر او را مضرت رساند
 او مکافات نکند و تحمل کند و علم و زرد و این کار صدیقانست بعدہ فرمود
 بادشاہے بود کہ اورا تارانی گفتندے مگر او را بغوغا گشتند و این تارانی را
 باشیخ سیف الدین باخرزی عظیم محبت بود بعد ازاں کہ بجائے او
 دیگریرا بادشاہ کردند پیش آں بادشاہ کہ بجائے او نشست ساعتی مقرب شد
 و این ساعتی باشیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ خصوصت داشت
 مگر این ساعتی پیش او محل سخن یافت با آں بادشاہ گفت کہ اگر تو خواہی کہ
 این ملک ترا مقرر باشد پس شیخ سیف الدین را از میاں بردار کہ بتو
 و تحویل ملک ازو شود و بادشاہ چوں این سخن بشنید ہماں ساعتی را گفت
 کہ ہم تو بر دہر گونہ کہ تو دانی شیخ را ببار مگر اں ساعتی برفت و شیخ را بے ادبانہ پیش
 بادشاہ برد شاید دستار در گردن کردہ یا استحقاق دیگر الغرض چوں شیخ در
 آمد ہمیں کہ نظر بادشاہ بر شیخ افتاد تا او را چہ نمودند در حال آواز تخت فرود

آمد معذرت دست برپای شیخ نهاد و بوسید و خدمت دیگر پیش آورد و
 عذر خواست که من همچنین نگفته بودم فی الجمله شیخ در خانه آمد دوم روز آن پادشاه
 ساعی را دست پاپی بسته بخد مت شیخ در ستاد و گفت که من حکم کرده ام
 که این ساعی کشتنی است اکنون بر شما فرستاده ام هر نوعی که باندازد و را بکشد
 شیخ بجزدیکه ساعی را دید دست و پاپی از بند باز کرد و جامه خود پوشانید
 و گفت امروز در برابر من در تذکیر یا آن روز و شب نبوده و وعده تذکیر شیخ در مسجد
 درآمد و ساعی را برابر خود آورد و آنگاه بالا می نمود برآمد و این بیت می گفت
 بیت آنها که بجای مابدی ها کردند و دست بر بختگویی نکنم و بعده
 فرمود هر فعل که از بنده در وجود می آید از خیر و شر خالق آن خداوند است
 جل و علی آنچه می رسد از آنجا می رسد از کسی چه باید بخند ملائم این معنی حکایت فرمود
 که خواجه ابو سعید ابوالخیر در راه می رفت سفینه از عقب درآمد و دست
 بر قفای او فرو داد و در شیخ سپرس کرد و جانب او دید آن سفینه گفت من
 چه می بینی نه شامی گوید که هر چه و آنچه مار می رسد از آنجا است شیخ فرمود
 همچنین است ولیکن می بینم که کدام بدبخت را نامزد و این کار کرده اند نکته
 در بیان صحبت حضرت سلطان المشایخ قدس الله سره العزیز
 می فرمود که محل صحبت اینست که مردم چوں با کسی مصاحب شود
 که آنکس چه قدر اثر آرد و درین باب حکایت فرمود که شیخ الاسلام
 بهاء الدین زکریا قدس الله سره العزیز در سفر بود در بیابان و رویه
 را دریافت از او پرسید که مردم شخصی را دریابد که زنی صلحا دار و مثلاً
 مخلوق و سجاوه بردوش نه و شعاع صلاحیت در تن او تحقیق
 شیطان بوده باشد بکدام چیز توان دانست حقیقت حال او گفت
 آری در باطن خود سیر باید کردن که بعد از ملاقات او در باطن خود چه
 حالی یابد همان چیز از حقیقت حال او حاکی است بعده این بر زبان مبارک

خود را ندہیت باہر کہ نشستی و نشد شاہ دولت * و ز تو ز میہ ز حمت آب
و گلت * با او نشیں جان عزیزم ز نہار * زیرا کہ کند جان عزیزان بجلت
وے فرمود اخوت دوست و اخوت نسبت و اخوت دین اخوت میں قہی
ترہست زیرا کہ اگر دو برابر باشند یکے کا فرو یکے مسلمان میراث برابر ہوں
را ز س پس دریں اخوت ضعیف باشد اما اخوت دین قویست زیرا کہ پیوند
کہ میان دو برابر دینی باشد در دنیا و آخرت برقرار ماند دریں میاں این آیت
خواندند الا خلاء یومئذ بعضہم لبعض عدل والا المتقین یعنی دوست
امروز بعضے از ایشان دشمن اند مر بعض را مگر برپہیز گاراں و خدا ترساں
بایا رانے کہ دوستی است از پے رستنی از برائے جاں بعدہ فرمود محبت
صلحی را اثرے تمام است بعدہ این حکایت فرمودند کہ چون خلافت بالمیںین
حضرت عمر بن الخطاب رسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اباباد شاہ عراق مصفا
شد بادشاہ عراق گرفتار شدت اور پیش آوردند حضرت امیر المومنین عمر فرمود
اما الاسلام اما السیف یعنی اسلام قبول کن والا ترا بکشم حضرت عمر فرمود
تا تیغ بیاوردند و سیاف را بخواندند این بادشاہ عظیم کیس بود چون حال
معاینہ کر دروے سوے حضرت عمر کرد و گفت من آتشہ ام بگو تا مرا
آب دہند انگاہ حضرت عمر کہے فرمود تا آب بیارند در آوند شیشہ کردہ
آوردند نخورد حضرت عمر فرمود خیر بادشاہ بودہ است در آوند ز آب آند
آوردند نخورد حضرت عمر فرمود در آوند گلیں کردہ بیارند در کوزہ گلیں
آب بدو دادند اوروے سوے حضرت عمر کرد و گفت کہ من
آتشہ ام بگو تا مرا آب دہند انگاہ حضرت عمر فرمود آب دہند
چوں آب پیش آوردند او گفت با من عہد کن تا این آب
نخورم مرا نکشد حضرت عمر فرمود من عہد کردم
تا تو این آب نخوری ترا نکشم آں بادشاہ کوزہ بر زمین زدہ و بشکستہ

صاحب
کیاست

و آب بر یخت انگاہ حضرت عمر گفت کہ من این آب نخوردم کہ تو عہد کردہ اکنون
 مرا امان شد حضرت عمر رضی اللہ عنہ از کیاست او تعجب شد و فرمود امان
 دادم بعدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فکر کرد و صحبت او یاری فرمود کہ این
 یار و رعایت صلاحیت بود و بہ دیانت مشہور چون بادشاہ عراق در خانہ آن
 یار شد چند گاہ برآمد صلاح صحبت او اثر کرد پیغام بر امیر المومنین فرستاد
 کہ مرا پیش خود بطلب تا ایمان آرم حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیش خود طلبید
 و اسلام عرض کرد او مسلمان شد الحمد للہ چون اسلام آورد حضرت عمر فرمود
 اکنون ملکیت عراق بتو میدہم بادشاہ گفت مرا ملک عراق کار نمی آید یک
 دیہہ از عراق بدہ کہ وجہ معاش من باشد و کفایت شود حضرت عمر قبول
 کرد کہ بدہم آن بادشاہ گفت مراد یہیہ خراب مے باید داد تا من آبادان کنم
 عمر کساں در ولایت عراق فرستاد بیچ دیہہ خراب نیافتند حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ بادشاہ را این حال گفت کہ در عراق بیچ دیہہ خراب نیست
 بادشاہ گفت مقصود ازین حرف آنست کہ من عراق آبادان بتو تسلیم
 نمودم اگر اکنون موضع خراب شود عہدہ جواب او فرداے قیامت تو باشی
 حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ تعالیٰ سرہ الغریز چشم پر آب کرد
 و بگریست و بر کیاست و دیانت بادشاہ عراق استحسان بسیار فرمود و مے
 فرمود چون با سلطان قطب الدین ملاقات شد ایس حدیث با او گفتم
 پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است ما من صاحب یحب صلاحیۃ
 و اوساعۃ من یل او نہار الا یشالہ اللہ عن صحبۃ هل ادیت فیہا
 حق اللہ امر لا فرم از من و تو براسے این صحبت خواہن پرسید کہ بچہ نیت
 بود و حقوق صحبت چگونہ رعایت یافت و مے فرمود شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ
 فرمودہ است وجدات ربی فی سلك المدینۃ یعنی حق را در کوچہ ہائے
 مدینہ یافتہم پرسیدند چگونہ یافتی گفت روزے در بازار مدینہ میرفتم شکستہ گاہے

دیدم از غایت شکستگی کہ صفت نتواں کرد برایشاں رحم آمد خواستم کہ بایشاں باشم
و موانست بگیرم در صحبت ایشاں بودم پنداشتم کہ خدا باشکستگان است
حق تعالیٰ مے فرماید انا عند المنکسرۃ قلوبہم یعنی کہ من نزدیک دل شکستگان
خواجہ حکیم شنائی گوید

<p>آنکہ خود را شکستہ دل بیند مردم از زیر کاں و رم نشود مہر جاہل چونہر گردان است تو توئی و منم نزدیک است با خودی ہر دو دیو و ش با شم دوستی تا فکندہ اورا باش دوستاں گنج خانہ وادارند باید آں حکمت از علے امومت تا نباشی حریف بخیرداں پیچ صحبت مباد با عامت ہر کہ تہاروی کتہ عادت جفت باشی خداے بدہیار گرد توحید گرد با تفرید بیدے از تو اندر آویزد این زماں دوستاں بہ اینساں اند من بعالم دروں نے دانم</p>	<p>اوست شایستہ خداے کریم مہر گر عقل بود کم نشود مہر گر عقل بود مہر گشت تو چنناں من چنین سر جنگ بے سن و تو سن و تو خوش باشم یا ملکن یا چو کردی اورا باش رنج بردار و گنج بردارند دوست ناداں بود بہاید سخت کہ نگو کار بد شو و زبداں کہ چو خو و مختصر کند نامت ہمچو خورشید شب کند غارت فرد باشی خداے باشد یا چکنسی صحتی کہ این تقلید پس بیاری کہ اد تو بگزید ہمہ از ہم جاں ہر اسان اند دوستی زان ہمیشہ میرم</p>
---	---

نکۃ در بیان محاسن اخلاق حضرت سلطان المشائخ فرمود قدس سرہ
سرہ الغریر حسن الخلق ان لای تاثر القلب بخفاء الخلق بمطالعة فعل الحق
یعنی خلق نیکو گشت کہ متاثر نشود دل بجفاے خلق بدین فعل حق و میفرمود

خواجہ حسن بصری از امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ روایت میکند کہ
حسن بن علی ثلث احسن الخلال والتوسعة علی العباد و میفرمود حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن و حضرت امام حسین را برکتف کرده
طریق اشترکوا از کتاف و در حین نماز مے گشت حضرت امیر المومنین علی رضی
اللہ عنہ معاینہ کرد گفت زبے حسن خلق و بریشاں گفت نعم الجمل لہما یعنی
نیک شتر است برائے امام حسن و امام حسین حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمود قل لہما نعم الو اکبان انما بگوای علی حسن و حسین
اینکو سوار ایند شامہر دو و میفرمود شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ
یو علی سینا با ہمدیگر ملاقات کردند و از یکدیگر جدا شدند یو علی صوفی را
کہ ملازم شیخ بودند بدراہ کرد کہ چون از خدمت شیخ برگردم انچہ شیخ در حق من
یگوید بر من بگوئی چوں یو علی باز گشت شیخ ابو سعید بیچ ذکر او بر زباں
نرا ند نہ بہ بنکی و نہ بہ بدی آں صوفی یک روز از شیخ پرسید کہ یو علی
سینا چگونه مردے است شیخ فرمود حکیم است و طیب است و علم بسیار دارد
اما مکارم اخلاق ندارد و صوفی صورت حال بر یو علی بنشت یو علی بخدمت
شیخ چیرے در قلم آورد و انہنی بنشت کہ من چندین کتاب در مکارم اخلاق
بنشتہ ام و شیخ در باب من میگویند کہ او مکارم اخلاق ندارد و شیخ تبسم کرد
و فرمود من نگفتہ ام کہ یو علی مکارم اخلاق نمیداند فاما گفتہ ام کہ مکارم
اخلاق ندارد و نکتہ در بیان قبول فتوح و رد آں حضرت سلطان المشائخ
قدس اللہ سرہ العزیز مے فرمود بعضے مشائخ سیم قبول نئے کنند و رستہن فرج
کردن آں شرایط بسیار است و آں اینست کہ آں ستانندہ مے باید کہ
ہر چہ مے ستاند بحق ستاند و یعنی فرمود یکے سیم پیش یکے مے آرد
مثلاً آں ستانندہ را علوی مے بیند یا گیسو کردہ بیاں اعتقاد مے آرد کہ آں
فرزند رسول است علیہ السلام و آں ستانندہ علوی نباشد پس ہر چہ ستاند

نکتہ

حرام بودے باید کہ خواہند بزباں ونہ بانڈیشہ کہ بر دچیزے بر سدر و نکند ویریں
 سیاں حکایت فرمود کہ وقتے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بحضرت عمر بن الخطاب
 چیزے میداد حضرت عمرؓ گفت یا رسول اللہ من چیزے دارم ایں بدیگرے
 بدہ باہل آل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہر کہ ترا چیزے بدید بغیر
 خواستہ بخور و صدقہ کن و میفرمود شیخ ابو سعید تبریزی پیر شیخ جلال الدین
 تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز از کسے چیزے فتوح نکر فتے بدیں سبب بیشتر
 حال اور او یا راں اور افاقہ بودے بعد دوم فاقہ بخور پزہ و ہندوانہ افطار
 کردی ازیں معنی بادشاہ عہد را روشن شد فتوحے بخد مت شیخ فرستاد شیخ
 آزار د کرد بعدہ آں بادشاہ حاجب کہ فتوح بردہ بود گفت کہ آں سیم بد برو
 بخادم شیخ تسلیم کن چنانکہ شیخ را معلوم نباشد تا خادم از اں جہ ترتیب طعام
 کند خادم بوقت افطار ترتیب طعام کرد چون شیخ ازیں طعام بوقت افطار
 تناول کرد آں شب شیخ بیچ حلاوت عبادت نیافت خادم را طلبید و پرسید
 کہ افطار شبانہ از کد ام وجہ بود خادم مخفی داشت تن نتوانست صورت حال
 باز گفت شیخ فرمود آں حاجب کہ سیم آوردہ بود قدم او کجا ہا رسیدہ
 از انجا گل بکاوند و بیروں اندازند بعدہ آں خادم را از پیش خود دور
 کرد خواجہ شنائی گوید ہمیت میوہ ایں و آں چو درختان میوہ دار دست
 و در درخت خویش دار نہ نکتہ در بیان ہمت حضرت سلطان
 المشلخ مے فرمود ان اللہ یحب معالی الامور و یغض سفافہا یعنی
 کہ بدستی کہ اللہ تعالیٰ دوست میدارد برترین کار ہا را و دشمن میدارد پست
 ترین کار ہا را آدمی در انسانیت عالی ہمت میباید تا مرد مرتبہ مردی
 رسد و عالم در بدانت عالم عالی ہمت مے باید تا بدرجہ حکمت رسد و حقیقت ہمت
 آں ہست کہ ہر ایک رجوہ احتغالی در خوف و فعل او خاصیت و اہلیتے دادہ ہست تا مستعد
 باشد قبول حق خود را و حسب اہلیت ہر حقے را از حقوق ارض غایبہ تا بطل غایت نرسد

سعادت نیا بد پس چوں حق تعالیٰ خواہد گماهی بغایت منصب خود برسد
 استعداد طلب او مدد کند تا با ثبوت این مدد حرکت کند در طلب غایت خوش
 ازاں اثر مددے چوں از حضرت عزت امر بروے صادر شود توفیق خوانند
 و چوں در طلب قرار کرد ہمت گویند و ہمت جز راہ سعادت نیست اگر کسی
 طالب باشد در عالم دنیا بغایت ولایت برسد و کمال ما بر در حشمت کہ
 نعمت و مال بسیار حاصل کند اورا حریص خوانند نہ صاحب ہمت حقیقت
 اہل علم و صحاب عہد راست کہ در حقیقت علم و در مایہ عمل خویش نہایت ہمت
 طالب عالی بپوش مطلوبیے از ایزد تعالیٰ عزیز تر نیست پس طالبان جمال و عالمان
 وجود از عالی نفسان مطلق اند و ایشان انبیاء اند و بعد از ایشان اولیاء اند بعدہ
 فرمود ہمت مختلف است بزرگے بود اورا پسرے بود و یک غلام و غلام
 ارشادے تمام بود آں بزرگ ہر دو نظر را بنشانداول از پسر رسید کہ ہمت
 تو در چیست او گفت ہمت من در آں است کہ مرا سباب باشد و بن گام
 نیک بعدہ از غلام پرسید کہ ہمت تو در چیست غلام گفت ہمت من در
 آنست کہ نہ چند بردہ کہ مرا باشد ازاد کنم و ازادال را بندہ سازم انگاہ فرمود
 کہ مردم را ہمہ انواع است یکے را ہمت در آں باشد کہ دنیا طلبد و یکے را ہمت
 در آنست کہ دنیا گردا و نگردد و در آں ہر دو قسم آں بہتر کہ اگر ہر چہ بر سر مر حبا و اگر
 نرسد صبر و ہر دو حال خوش باشد آنکہ مے گوید کہ مرا نھے باید کہ دنیا یا نہ
 این نا بایست ہم بایست او ستے باید کہ برخو است حق خوش باشد
 دریں اثناعشرے از فرزندان مشایخ بخدمت حضرت سلطان المشایخ
 ذکر کرد کہ فلان ہمت بلند دارد و مبلغ دیست تنکہ فقرہ پیش من آورد در
 دوسہ مجلس این ذکر ہم بدین عبارت کرد حضرت سلطان المشایخ
 را در باطن این سخن گراں نمود در پیشی حکایت فرمود کہ ملکہ بود پس
 معظم و ایشانے داشت بعد ہر چند روز دعوتے کردے جمیع علما و مشایخ

و درویشاں را بطلبیدے و طعام ہاے مکلف گوناگوں خورانیہ سے پیش
 ہر یکے مبالغہا و تنگہ ہاگرہ بستہ بیاوردے چنانچہ درہم ہفتہ و سہ بار جمعیت
 دادے روزے حرم آں ملک بخت ملک گفت کہ تمامی مشایخ و علماے
 شہر راضیافت مے کئی و درویشاں از انواع خدمت مے کئی ولیکن یک
 درویشے است کہ سالہا گذشتہ او در جوار شما ساکن است او را گلہ نے
 طلبی و او بفقر و فاقہ قانع مے باشد و روزگار خود ہمیشہ در غربت مے گذارے
 او را یاد نے کئی اینعتی کجا روا باشد آں ملک گفت راست میگوئی مرا غفلت
 افتاد بعد از این بطلم چوں بریں سبب جمعیت کرد آں درویش را نیز
 طلبید درویش گفت آیں ضعیف را معذور دارید من جاے نمیروم
 آں ملک گفت من خانہ خود بشما بخشیدم آں درویش گفت آیں ضعیف
 را خانہ بے مطاع و زر و نقرہ بکار نے آید آں ملک گفت خانہ و مطاع
 و زر و نقرہ آنچه در آں خانہ است تمام بشما بخشیدم آں درویش گفت
 کہ در تملیک قبض شرط است آں ملک گفت خانہ با جمیع املاک و اسباب
 و قبض خود آرید آں درویش در آن خانہ رفت و اسباب و املاک بخشیدہ را در
 قبض خود آورد ملک و حرم محترم او مجرد از آں خانہ برفت و گفت ہر چہ جز
 آں محترمہ ہست در ملک آں درویش است درویش دید کہ حرم
 آں ملک مجرد از خانہ بروں آمد آں درویش برخاست و گفت کہ آیں
 خانہ با جملگی اسباب و متاع و زر و نقرہ و جز آں کہ من بخشیدہ اند من بدیں
 حرم بخشیدم آیں سخن بگفت و از آں خانہ بروں آمد باز در کلبہ درویشی
 درآمد و قرار گرفت بعدہ حضرت سلطان المشایخ روے سوے
 آں نیز کرد و گفت کہ درویش را بہت بلند مے باید چنانکہ در کونین
 نظر کنند تکتہ در بیان عدل و ظلم حضرت سلطان المشایخ میفرمود
 قدس المدبرہ العزیزہ کہ معاملہ حق کہ با خلعت ... رقتہ ...

است یا افضل است اما معاملہ خلق باہم دیگر عدل و فضل و ظلم اگر خلق باہم دیگر
 ظلم کند حق تعالیٰ بالیشان عدل کند ہر کہ خدا سے با او عدل کند او بعد از اب
 ما خود گردد اگرچہ پیغمبر وقت باشد بریں حرف سوال کردند کہ بچہیں گویند کہ
 رسول علیہ السلام فرمودہ است کہ اگر خدا سے قیامت خدا تعالیٰ مراد بر او
 عیسیٰ را علیہ السلام در دوزخ دارد عدل کرده باشد فرمود آری ہمہ عالم
 در ملک اوست آنکہ در ملک خود تصرف کند ظالم نباشد ظالم آں باشد کہ
 در ملک غیرے تصرف کردہ باشد بعد از اں فرمود و رند ہبیل شعری پہچان
 کہ روا باشد کہ حق تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام را در دوزخ برد و جاوداں بداد
 و کافرے را در بہشت برد و جاوداں بداد بر حکم این معنی کہ در ملک خود تصرف
 میکند زیرا کہ حق تعالیٰ در قرآن فرمودہ است و اتا بر ابرنا داں نیست و بینا
 بر ابرنا بینا نیست بچہیں چند مثل فرمودہ است اکنون این سخن واجب باشد
 کہ مومن را در دوزخ برد و لیکن جاوداں نداد زیرا کہ او حکیم است کار بر اقتضا
 حکمت مے کند چنانچہ باشد ہر چگونہ کہ بہست صرف میکند اما اگر بداد از حکمت
 نباشد بعد ازین فرمود اگر مومنے بے توبہ از دنیا برود اینجا احتمال سہ چیز وارد
 روا باشد کہ خدا سے تعالیٰ بیکرت ایمان اورا بیا مرزد و اگر خواہد در دوزخ برد
 بمقدار گناہ اورا عذاب کند بعد بہشت برد اما جاوداں بداد و نکتہ
 در بیاں روح و نفس حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ
 سرہ العزیزے فرمود کہ روح را پیتے و صورتے نیست فاما چوں
 حق تعالیٰ خواہد کہ بندہ را بنماید و مکاشف روح گردانداں تمثیل
 بر آں بندہ بنماید روح انساں عجایبے است عظیم و آدم از روح یافت
 از عظیم و جان پا کاں خزینہ فلک است و چشم نیکاں کشمین ملک است
 و مے فرمود کہ کسے گفتہ است در مبداءے حال جملہ ارواح یکے بودہ است
 بعد و اشخاص متعدد شدہ است و مے فرمود نفس را نیز مردے

بر صورت و ہیئت خود مصلی در خانه نمودن نشسته دید تعجب شد که بر شکل من
کیست که در خانه من و بر مصلی من چه می کند از او پرسید که تو کیستی جواب
داد که من نفس تو ام باز پرسید که اینجا چه کنی گفت از تو بسیار در رنج بود
ام گفت ترا بخوابم زد گفت زدن من اینچنین نباشد زدن من خلایق
من باشد این بگفت و ناپیدا شد

نفس حین بخوردن از زانیست	خداے جاں نخوان بیغمانیت
بس رییع بصورت بنگر	نیت در گل کفن چوں تو در گهر
چکنی پیش بدرے پردرد *	در چنین کنج کنج باد آورد *
کلبه همچو دیو کس نرود *	کرد از عکس روے زلا برود
این بود بعد و خلق امیر اثر	که اسیراں کف اسیراں را
این چه حالے که از جهاں بین است	گفت خود عالم از جهاں نیست
که عمارت سرائے رنج بود *	در خرابه مقام رنج بود *
جائے گنجست موضع ویراں	برداور بجائے آباداں
کشورش روز و شب فرایند	او هر چه اندر دست پاینده
هر چه در حضر او مکاں دارد	پا بسنگ و کلوخ جاں دارد
جاں اگر گوئیش که سر خدا	جائے جان هست و جاندار و جا
اجل از دست آں بلب خداں	سر انگشت ماند و در دنداں *
مر کبے گو بزیراں دارد *	آخر از راه کشتگاں دارد
جاں ما و اله جلالت او	بدر کس نمانشته حالت او
عشق در کوے غیب حالت	صدق در راه دین مقالت
روح را کرده از جوهر نور *	گوش و گردن چو گوش و گردن
نیست بے رنج راحت دنیا	خاک آنکس که کرد هر دور چ

نکته و ربیان الہام و موسسه در بیان خطر و غیبت و مجز بودن متابل شد

حضرت سلطان المشايخ قدس الدرر الخیر نے فرمود کہ میان الہام
 و وسوسہ کسے فرق نتواند کرد مگر کسے کہ لقمہ او از خیب باشد و مے فرمود کہ خناس
 دیویست و آن بر دل فرزند آدم باشد ہر گاہ فرزند آدم بذکر حق مشغول شود
 و سوساں را دفع گرداند بعد ازاں فرمود مولانا علاؤ الدین ترمذی در نواد
 الاصول نے آورد و فرسے حوّا تنہا نشسته بود ابلیس بیامد و خناس را
 بیاورد و حوّا را گفت ای فرزند من است ایں را پیش خود بداری ایں
 بگفت و بر رفت چون ہتر آدم علیہ السلام آمد از حوّا پرسید کہ ایں کیست
 گفت ایں را ابلیس آوردہ است کہ فرزند من است پیش خود بداری
 گفت چرا قبول کردی او ما را دشمن است پس آدم خناس را چہا پر کالہ کرد
 و چہا رکوبہ نہاد ابلیس چون ایں بشنید آواز داد یا خناس در زباں
 بہمانیت اولی بیامد چون ابلیس باز گشت آدم آمد باز خناس را دید
 از حوّا پرسید حوّا صورت حال باز گفت آدم خناس را بکشت و سوخت
 و در آب رماں کرد چون آدم غائب شد باز ابلیس آمد حوّا را پرسید کہ
 خناس چہ شد حوّا صورت حال باز گفت ابلیس باز خناس را آواز داد
 خناس پیدا شد او را بچوّا سپرد چون آدم آمد خناس را دید کہ پیش حوّا
 ایں بار آدم خناس را کشت و بریاں کرد و بخورد چون ابلیس آمد آواز
 داد خناس از دل آدم آواز داد ابلیس گفت اکنون بہمانجا باش مقصود
 من ہمیں بود و مے فرمود اول خطرہ است یعنی اول چیزے کہ در دل مردم
 بگذرد بعد ازاں غریمت است کہ آن خطرہ بالفعل رساند بعد ازاں فرمود
 عوام را تا بفعل مقروں نکنند نگیرند اما خواص را ہم در خطرہ غریمت است
 مواخذ باشند باید کہ مردم بہر حال رو بخدا آوردہ و از وجود کہ خطرہ و غریمت
 ہماں آفریدہ اوست دریں محل سوال کردند کہ مجرب بودن بہتر است یا مبتدا
 فرمود غریمت تجربہ است و خصت تاہل و اگر کسے نتواند کہ چنان مشغول

باشد هیچ از احوال در خاطر نگذارد و ہر گز نہ جوارح ہماں اثر کند و چون نیت
 او در گرتوں باشد در جوارح ہماں اثر پیدا آید و بخط مبارک حضرت سلطان
 المشایخ بنشتہ دیدہ ام الخطرۃ الالہامیۃ تقیل لہا النفس والشیطان
 طوعا و کرہا والقلبیۃ والروحیۃ والملکیۃ لا یتغیر بعضہا عن بعض فی
 الابدالۃ والخطرۃ النفسانیۃ یصدیر علی شیء معین ولا یسکن الا بعد
 استیفاء المفتری والشیطانی لا یسکن بلا مرادہ شغل اللہ تعالی فاذا
 یس العبد وعن العبد وعن الوسوسۃ کما فی الحدیث وایں
 ادعیہ ما ثورہ واوراد مقبولہ در نکتہ طہارت نیز بنشتہ دیدہ ام بخط مبارک
 حضرت سلطان المشایخ قدس السدرہ العزیز قال اللہ تعالی ما
 یتنہا النفس المطمنیۃ الا یتصل عن الطبع والطبع فیہ حقیقت
 القلب کانت نفسا فصادت قلبا ثلثہ در بیان فضیلت مکان
 بر مکان و زمان بر زمان و حقیقت زمان و مکان حضرت سلطان
 المشایخ مے فرمود قدس السدرہ العزیز ہر روزے بعضے بقعہ از
 بعضے بزبان حال باز پرسیدند کہ اموز بر تو ذا کرے و یا بیچ غم نا کے
 گذشتہ اگر گوید گذشتہ آن بقعہ کہ برو گذشتہ باشد شرف کند بر آں
 بقعہ کہ برو نگذشتہ باشد و مناسب این معنی ایں بیت بخط مبارک حضرت
 سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام ے آسمان سہ پہر پیش زینے کہ بڑ
 یک دو کس بہر خدا یک نفسے بنشینند و پچہنیں زماں از زمان دیگر اختص
 کند چنانکہ روز عید کہ از جملہ روزہ مخصوص است و بسیارے عام را پچہنیں
 مکانے ہم باشد کہ در واسطے تو اں یافت کہ در مکان دیگر نباشد فاما در شوق
 چناں باشد کہ از زمان و مکان بیرون آمدہ باشد نہ از بیچ شادی شاد
 ماں گردد و نہ از بیچ غم غمگین گردد و آں کسے باشد کہ از ملک دنیا گذشتہ
 باشد و مے فرمود در آنچہ حضرت شیخ شیوخ العالم شہاب الدین

سہموردی قدس سرہ در حجاز میرفت در تہ درختے فرو آمد و سر بر نہ کر و پرسید
 کہ حکمت چیست فرمود کہ بزرگے در تہ این درخت نشستہ بود و نظر او بدین درخت
 افتاد سر بر نہ کردہ نشستہ و گفت شاید از نظر آن بزرگ مرا نصیب باشد
 عرض میداد کہ کاتب حروف روزے جملہ یاران حضرت سلطان المشایخ
 قدس السمرہ العزیز در شہر بدعوت فرستاد چون باز گشتند میاں باغ
 ساختے زیر درخت سایہ دار نشستند در اثناے آن ایصال را ذوقے
 پیدا شد در سماع و رقص شدند بی طے و فرحتے حاصل گشتہ چہاں بخدمت
 حضرت سلطان المشایخ رسیدند و اینجی عرض داشتند فرمود کہ وقتے
 صاحب دے در سایہ آن درخت نشستہ باشد لیں ہمہ تاثیر آنست و مناسب
 اینجی بیتے است کہ بر زبان گہر بار حضرت سلطان المشایخ گذشتہ است
 این است **و** یعنی کل ارض سوا کو نہا + کاٹھم فی بقاع الارض
 امطارہ یعنی و میوہ میدہ ہر زمینے پوشیدگی بودن آن زمین گویا کہ ایصال
 در سکانہاے زمین باران ہا ہست یعنی در ویشاں بظلم مبارک حضرت
 سلطان المشایخ قدس السمرہ العزیز نشستہ دیدہ ام الحمد للہ الذی
 لا الہ لکما نہ ولا حین ازمانہ جمیع ثنا و صفت و حمد ثابت است مرا السد را کہ
 نیست السد را مکانے و زمانے قال اللہ تعالی و اذا مالک عبادی فالے
 قریب ونحن اقرب الیہ من جبل الوردیل ونحن اقرب الیہ منکم ولا کن لا
 تبصر **ن** یعنی گفتہ است اللہ تعالی و قتی کہ سوال کنند ترا سے محمد بندہ ہا
 من از جلدے بودن من پس بدستی کہ من نزدیکم بایشاں و من نزدیک
 ترم بسوے آن بندہ از شہرگ آن بندہ و من نزدیکترم بسوے آن بندہ
 از شما یاں و لیکن نے بنسید شما ہر چہ و ہم ہاں رسد و عقل آنرا صورت
 کند و خیال آنرا بگیرد و فہم آنرا دریا بد ذات و صفات او از اں منزہ
 است و با این ہمہ از رگ جہاں تو بتو نزدیک تر است

وادار بینائی و دانائی چشم تو بتوزن دیگر و از شنوائی گوش تو بتوزن دیگر تراز
 گویائی و دانائی الی آخره و قرب حقیقی قرب حق تعالی است زیرا چه در صفت
 اوست و صفت او جز حقیقت نباشد قرب حقیقی آن باشد که هیچ حال در او
 بعد نباشد قال الله تعالی و هو معکم ایما کذتم و نحن اقرب الیه من جیل الودیل
 مایکون من بخوی ثلثه ایه معلومه یعنی حق تعالی با شماست هر جا که باشید
 شما و من نزدیک ترم بسوی آن بنده از شش رگ نیست از صاحب راز
 مگر حق تعالی است ظاهر آنست که حق تعالی با هم در آن موجودات موجود است
 اما معیت او نه چون معیت اجسام است با جسام و نه معیت او چون معیت
 جوهر است با جوهر و نه چون معیت عرض است با عرض معیت روح با جسم معیت
 حق است با کل کائنات نه خارج قالب است و نه داخل و نه متصل و نه منفصل
 عوارض با جسام جاب نیست با اینهمه هیچ ذره قالب انسانی از و خالی نیست
 من عن نفسه بهمی معنی دارد قالب در میان او در مکانی که لایق اوست
 فاما اخبار قال علیه السلام قال الله تعالی و عزتی و جلالتی و وحل انتی
 و حاجته خلقی الی و علم عرشی و ارتفاع مکانی الی استجی من عبادی
 و امتی اشیایان فی اسلام ثم اعنهما و علی و ثوبان از رسول الله
 صلی الله علیه و سلم روایت کردند قال موسی علیه السلام یا رب
 اقرب انت فانا جلیک امر بعید فانا دیک فاتی حسن حسن و اولی
 و لا ادیک قابن انت فقال الله تبارک و تعالی خلعتک و اما ما
 و عن یمینک و عن شمالک انا جلیس عبدی حین ینکروا امامهم
 اذ ادعانی مکان بر سه قسم است اول مکان جسمانیات و دوم مکان
 روحانیات سیوم مکان الله تعالی اول بر سه قسم است اینست
 مقام جسمانیات کثیف زمین است و سزا حمت
 مضایقت در وظایف است تا یکسر از تر نشو و

و دیگرے بیشتر نشود و بجائے او نشیند قرب و بعد در معلوم این نزدیک است
 و او دور دریں مکان از جائے بجائے شدن ممکن نبود الا بتقیب دوم مکان
 جسمانیات لطیف مکان باد است دریں هم رحمت است و لیل آنکه باد که
 در خانه است تا آنکه از منفذے بیرون نشود بادے دیگر نتواند آمد اگر در خانه
 است فهم نشود اینا راں هر چه در آن مکان بادے تو ان رفت دریں مکان بسا
 آوازها را بچنین فرض کنده اما مکان جسمانیات الطف مکان انوار صولست
 آفتاب ما بتاب در حال بمشرق و مغرب نرسد دریں حال نور بمغرب برسد
 اما چون بمکان بودے جز مدتے بمغرب نرسد که نور مکان دیگر ندارد و
 بز مکان باد در خانه برود بے آنکه بیرون رود نور شمع از خانه پس معلوم
 شد که نور را در خانه مکانیست لطیف تر از مکان باد دیگر بدانکه حقیقت آتش
 حرارت و خاصیت آن حراق داشته ضد آنست و اجتماع ضدین مخالف است
 بدانکه دریں مکان در آب گرم آتش هست پس آتش را مکانیست در آن غیر مکان
 آب الا اجتماع ضدین باشد چون آن دانستی بدانکه دریں مکان فرامحت و
 مضایقه نیست لیل آنکه گرمی را در خانه در آری نور او در همه دیوار خانه برسد و اگر
 چند شمع دیگر در آری نور او هم در یک مکان جمع نشود بے آنکه نور شمع اول بیرون
 رود قسم دوم مکان روحانیات هر چند ایشان لطیف تر مکان شان لطیف
 تر روحانیات سه قسم اند روحانیات ادنی چنانکه ملائیکه زمین و دوزخ و دریاها و
 کوه ها و روحانیات اوسط چنانکه ملائیکه آسمانها و این هر دو روحانیات سرانگشته
 از مکان خود بیشتر نشوند و ما من الا اوله مقام معلوم یعنی نیست از با هیچ یک
 مگر که او را جابے است معین اما روحانیات اعلی که مقربان حضرت اند و ایشانرا
 لطایف بچی است اگر خواهند بر ملائیکه ادنی بگذرند کس ایشان را نه بیند از غایت
 لطافت از دیوار بچنان در آیند که از در و در سنگ صخره در روند و در ایلیمیت
 ایشان نوعیست از بعد و ایشان را حاجت است اما روحانی از

ہمہ لطیف تر است حاجت نیست زیرا کہ متصل خارج است نہ داخل نہ سکن
 است نہ متحرک در لحظہ از عوش تا شری برسد و آنکہ اگر روح مبالغت بدولت
 ریاضت قوت گیرد تواند کہ قالب کثیف را بگذارد جسمانیات لطیف رساند کہ
 یک ساعت دوم ماہی راہ برود و اگر قوتش بیشتر باشد بمکان جسمانیات لطف
 برسد و او اگر در آب رود تر نشود زیرا کہ او در مکان آتش می رود آنجا آتش نیست
 و بیک نفس او بمشرق و مغرب برود و لے ہنوز از آگینہ جسمانیات نگذشتہ
 باشد و اگر بمکان روحانیات برسد در آتش نسوزد زیرا چہ در مکان روحانیات
 آتش نیست و آنکہ دوزخ نسوزد این معنی است ہچنان اندیشہ تو میان آتش برو
 و بروں آید **لقد سمعت** او نادیت حیاً و لکن لا حیاة لمن نادى
 بنار لو فحنت لہا اضاءات و لکن کنت تنفخ فی الوما د زمان برستہ نوع
 است زمان جسمانیات و زمان روحانیات زمان حق تعالی اول بر دو قسم است
 زمان جسمانیات زمان حق تعالی کہ از حرکات افلاک خیزد چنانچہ دی و امروز
 و فردا درین زمان ماضی و حال و مستقبل است در زمان مضائقہ نمے باشد و
 اجتماع ہر سہ محال دوم جسمانیات لطیف و این زمان بزماں انجہ کار جسمانیات
 کثیف است ہزار سال ایشان را بیک نفس باشند و درین زمان مضائقہ
 نیست و ماضی آن جزا زل نیست و مستقبل این جزا بدیدہ درین زمان ہزار سال
 گذشتہ با ہزار سال آیندہ برابر است چنانکہ شب و روز فرمود را بیت یونس
 بطن الحوت چند ہزار سال بود و فرمود را بیت عبد اللہ الرحمن یدخل
 الجنة و این بعد ہزار سال خواهد بود بزماں رسیدہ بود کہ ہزار سال آیندہ
 یک حالت او بود بدانکہ روح انسانی را ہزار قالب بزماں جسمانیات
 گذشتہ تا روزے چند آن کار توان کرد و دیگر بایں خضر
 گیاسے را از باغ بکنند این معنی بود گفت یک شب
 ما را از ما بستند و جملہ او را و بر ما برقت چون باز آمدیم

ہونوڑ موئے روئے ما از آب وضو تر بود و از یاران ما کسے نیست کہ
 نیک نفس صد بار فراتر حرف این آیت برخواند کیے اصحاب جنید
 درو جلدہ در رفت در سے پیدا شدہ ازاں طرف شدہ بہند و ستال تخت
 انجازن کرد و فرزنداں زاد و سالہا بماندہ پس خود در آب درآمدہ چوں
 سر بر آورد جامہ خود را دید کنارہ نہادہ نکتہ در بیان لطایف حضرت شیخ
 سید سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز نے فرمود مردے بخدمت حضرت
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمد و اسلام آورد بعدہ پرسید حال پدر من چیست
 پیغمبر فرمود در آتش دوزخ آں مرد نگراں شدے خواست باز گرد و اورا
 باز طلبید فرمود ان ایا و ایاک فی النار باستماع این خبر آں مرد بیاراید
 وے فرمود وقتے عبدہ بن عباس و امیر المومنین حضرت علی
 حلیہ السلام و یک صحابی دیگر رضی اللہ عنہم در راہے میرفتند و امیر المومنین
 علی در میان بود و ایشان ہر دو طرف بودند و عبدہ و آں صحابی دیگر
 دراز بالا بودند و امیر المومنین علی کوتاہ بالا دریں میان عبدہ و آں صحابی
 گفتند یا علی انت بیننا کان النون بین لنا یعنی آ علی تو در میان مایاں
 ہستی مانند حرف نون در میان کلمہ لنا بعدہ امیر المومنین علی رضی اللہ
 عنہ در جواب او این فرمود و لو لم یکن النون فی لنا لصار لا یعنی اگر بنا شد
 حرف نون در کلمہ لنا ہر آئینہ گرد و آں کلمہ لنا لا وے فرمود شیخ محمد اعلیٰ
 سرزی رحمت اللہ علیہ از عرقیں در بلخ آمد و گذشت مولانا برہان الدین
 بلخی در بازار ایستادہ بود در منطقہ شیخ بدید مردے دراز بالا
 یمن پشت دست گرفتہ بیامد مولانا برہان الدین در دل
 گذرانید کہ اولیائے حق ہم بریں رنگ گوشت و پوست
 باشند چوں این خطرہ گذشت بندگی شیخ محمد سرپس
 کرد و فرمود میراث پدر خود خریدہ ام کہ چنیں خر بہ شدہ ام

نکتہ

این سخن چوں مولانا برهان الدین شنید پیشتر شد و قد مبسوس کرد
 و بر سر عقیده پاک باز آمد و شیخ را دریافت و من فرمود که وقت
 قاضی کبیر الدین و مولانا برهان الدین بلخی و قاضی حمید الدین
 ناگوری هر سه بجا میرفتند قاضی حمید الدین برادر سوار
 بود و ایشان هر دو بر اسپان هسیب و پاکیزه القصد قاضی
 حمید الدین را قاضی کبیر الدین گفت اسپ شما صغایست
 و من به از کبیر است بعد حضرت سلطان المشایخ فرمود که
 به بینید چگونه جواب داد که پروینج اعتراض نماید و من فرمود
 شمش الملک رارسے بود اگر شاکر دے ناعه کر دے یادوستے
 از راسے او دیرے آیدے گفتے چه کردیم که نئے آئی و اگر کسے مطالعه کردے
 گفتے چه کردیم بگو تا هماں کنیم و اگر ناعه شدے و یا بعد از دیرے رفتے
 در خاطر من گذشتے که در باب من هم ازین بابت خواهد گفت یا من
 این گفتے آخر کم از آنکه گاه گاهے و یا کنی بنگاهے و بعد از آن
 این بیت چشم پر آب کرد چنانکه در همه حاضران ذوق آں اثر کرد و بنا بر آنکه
 حضرت پیش شمس الملک مقامات حریری تلمذ کرده بود و حقوق آں نگاه
 میداشت بعد فرمود مستوفی الملک هندوستان شده بود تاج
 ریزه در مدح او این بیت گفته است بیت صدر اکنون بکام دل
 و دستان شدی مستوفی الملک هندوستان شدی و
 عجب لطافت و طبع لطیف داشت که در شهر مثل او نبود و وقتے دوستے نجیب
 شمس الملک رقعہ نوشت بخط معشوش چنانکه مطالعه آں بغایت دشوار بود
 بر فور بر طهران رقعہ نوشته اتنا فیکه خط کخطه بطه فی الشط فلا تکتب لنا
 کاتب حروف عضمیدار و حکایت دانشمندے مذکر از مریدان خوب اعتقاد
 سلطان بود و خط معشوش بنوشتہ چنانچه مطالعه آں بغایت دشوار بود

روزے میں مولانا بظہود نوشتہ بخد مت حضرت سلطان المشائخ آورد
 حضرت سلطان المشائخ را در مطالعہ آں درنگے شد حضرت سلطان المشائخ
 فرمود مولانا این خط شما است مولانا بمعذرت پیش آمد و گفت آری مخدوم
 خط بندہ طبعی است حضرت سلطان المشائخ بستم کرد و گفت زہے طبع و قوت
 جمعے از یاراں بخد مت حضرت سلطان المشائخ نشستہ بعنہ رادر سایہ جاے
 بنود در آفتاب نشستند ایشان را ہم فرمود کہ در سایہ بنشینید و دیگران را فرمود کہ
 شما اینجا بنشینید تا ایشان را ہم در سایہ جاے باشد کہ ایشان در آفتاب
 نشستند من مے سوزم حکایت وقتے دو صوفی در خدمت حضرت سلطان
 المشائخ آمدند ایشان را تعظیم کرد پرسید از کجا مے آئید ایشان گفتند از اوچہ مے
 ایم شیخ فرمود شیخ جمال الدین اوچہ چوں است سلامت ہست گفتند آری
 حضرت سلطان المشائخ دانستہ کہ ایشان پارسی نیکدانند بعدہ فرمود امام
 محمد حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ حمت پایے داشت فراز کردہ نشستہ بود علی
 در آمد سلام کرد امام جواب سلام داد و پایے گرد آوردہ نشست او سوال
 کرد ہم در شب چنانچہ اشارت شیخ بود ہمچنان کرد و بر آں سمت شارع بنود
 بیابان و جنگل بود چوں بحکم اشارت شیخ رواں شد چند کہ وہے برفت کوہے
 بلند پیش آمد بر سر آں کوہ پیرے منور مستقبل قبلہ نشستہ بود چوں بدو
 رسیدیم آں پیر دو گردہ نان گرم یک کوزہ آب سرد پیش آورد چوں آنرا بخوردم
 مرا بجانب کوہے اشارت کرد گفت دریں سمت برو بر آں کوہ رسیدیم
 آنجا نیم پیرے را دریافتہ بانورے تمام او ہم دو گردہ نان گرم و یک کوزہ
 آب سرد پیش آورد چوں آنرا تناول کردم او نیز اشارت کرد کہ کوہے دیگر
 فی الجملہ ہمچنین کوہ در کوہ میفرم و ہر کوہے کہ در آمدے یک پیرے منور
 تر مے یافتہ دو گردہ نان گرم و یک کوزہ آب سرد پیش مے آوردند بار ستیم
 بر سر کوہے کہ مردے را دریافتہ آنمزد گفت بر سر آں کوہ حصار بلند کا لیور است

لکھن

بدہ ہفت ماہ باشد کہ سلطان شمس الدین آل قلعہ را گرد گرفته است
 و بہیچو فتح نمی شود و او بدین سبب منقض مییابد تو برو پیش در سراے
 او و بگوے بفرست لشکرے در قلاں ماہ و قلاں روز و قلاں وقت این
 فتح خواہد شد مولانا شمس الدین فرمود چوں من بر حکم اشارت آل مرد خدا
 پیش در سراے سلطان شمس الدین آمد این سخن بر دست حجاب گفتہ
 فرستادم حجاب پیش سلطان گفتند سلطان گفت برو پیش کہ از کجا میگوئی
 کہ قلاں روز و قلاں وقت حصار فتح خواہد شد گفت شمار حصار مطلوب است
 تا آنوقت مرا نگاہدارید اگر بچنان نباشد کہ من میگویم پس خون من مباح
 باشد فرمود کہ اورا بجا فطت تمام نگاہدارید بچنان کردند چوں و عذر فتح رسید
 مرا بر سلطان بردند گفتتم البتہ سوار و پیادہ را فرمائید تا شروع کنند بعدہ
 گفت اینچنین حصارے با استحکام در مملکت ہند چگونہ خواہد شکست کہ بطرفہ
 العین فتح شد و ہفصد مقدم گراں سوار از سراں و راوتان و میواں پیش
 در گاہ سلطانی بسیاست پیوستند سلطان شمس الدین مرا ہداں اعزاز
 و اکرام بسیار فرمود و چہار دیہ در ہداؤل بوجہ انعام مسلم داشت حضرت
 سلطان المشائخ مے فرمود در انچہ شیخ جلال الدین تبریزی در شہر آمد
 خواست کہ از شہر طرف ہند وستان رود مے فرمود چوں در شہر درآمد زہر
 صرف خالص بودم و این زمان نقرہ ام بعدہ پیشتر تا چہ خواہم شد باقی
 ساقب شیخ جلال الدین تبریزی و سبب قبض روح شیخ الاسلام شیخ
 نجم الدین صغری در باب ادعیہ ماثورہ و اوراد مقبولہ در نکتہ صلوٰۃ نقل
 تحریر یافتہ است نکتہ در بیان بزرگی حیدر زاویہ حضرت سلطان
 المشائخ مے فرمود قدس سرہ العزیز کہ سمر کہچہ بود و درویش صاحب
 جمال و حال بود و در انچہ خرج کفار چنگیز خاں شد کفار و بجانب خراسان
 تہاوندہ و ایں ایام شیخ حیدر زاویہ روے سوے باران کرد و گفت کہ از

مغل بگریزید کہ ایشان غالب خواهند ماند پرسیدند چگونه خواهند آمد گفت درویش
 را برابر خود مے آرند و خود در پناه اک درویش مے آیند من در ستر ازاں
 درویش گشتی گرفتیم او مرا بر زمین زد اکنوں حقیقت حال آنست کہ او
 غالب خواهد آمد شما بگریزید و خود بر غار مے رفت و تا پید گشت عاقبت
 ہچنان شد کہ او گفتہ بود میر حسن عرض داشت کہ میگویند کہ طوق
 و دستک آہنی بردست او موم مے شد فرمود آری ولیکن او را حالے
 بود کہ آہن گرم از کوزہ آہنگراں بر مے گرفت ہچنانکہ گیاہے و گاہے را حلقہ
 مے کنند طوق مے کرد و در گلو مے پوشید و گاہے دستک مے ساخت و بردست
 او آہن بر طریق موم مے گشت این طائفہ نسبت باو مے کنند طوق و دستک
 دارند اما سخاں در ایشان کجاست در بیان بزرگی ایشان تکتہ در بیان
 بزرگی بی بی فاطمہ سام رحمۃ اللہ علیہا حضرت سلطان المشایخ مے فرمود
 کہ عورتے بود در اندیت کہ او را بی بی فاطمہ سام مے گفتند در غایت عفت
 و صلاحیت چنانچہ بر لفظ گہر بار حضرت شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین
 قدس اللہ سرہ العزیز رفتہ بود کہ آن زن مرد است او را بر صورت زن
 فرستادہ اند بعد ازاں فرمود درویشاں کہ دعائے کنند بجزمت نیک
 زناں و نیک مرداں اول نیکے ناں رایا دے کنند باعتبار آنکہ نیکے ناں
 عزیز تر باشند بعد ازاں فرمود کہ شیرے از بیشہ بیرون آید کسے نہ پرسد
 کہ این شیر نراست یا مادہ یعنی مے باید کہ فرزند آدم بطاعت
 و تقوی بیرون آید خواہ مرد باشد خواہ زن بعدہ در مناقب
 حضرت بی بی فاطمہ سام غلو فرمود کہ در غایت خشیت
 و کبر سن شدہ بود من او را دیدہ ام بس عزیز عورتے بود و
 او را حضرت شیخ شیعہ العالم شیخ کبیر فرید الحق والدین و حضرت
 شیخ نجیب الدین متوکل قدس اللہ سرہما العزیز

برادر خواندگی و خواہر خواندگی بودہ است بیت ہا بر حسب حال ہر چیز سے
گفتے چنانکہ ایں مصلح نے فرمود سن ازو یاد دارم بہ بیت ہم عشق طالب
کئی دہم جاں خواہی بہ ہر دو طلبی و سے میسر نشود نہ لکنتہ در بیان شفقت بہمتہ
و نیت حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز نے فرمود حضرت امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتے را دید کہ گاہوارہ بر سر گرفتہ
میرفت ازو پرسید کہ ایں گہوارہ کیست و دریں چہیست عورت گفت گہوارہ
من است و دریں گہوارہ پدر من است بر سر کردہ میگردد انم تا بعضے حق او
ادا کردہ باشم حضرت امیر المومنین عمر فرمود کہ حق پدر تمام کردہ و حق مادر
ازاں زیادہ است آن عورت گفت خیر در اعمال نیت است او با من
خود کردہ پروردہ و در پرورش من چنداں کوشش نمودہ بودہ کہ من
وقتے کہ بہ پیری رسم و عمر در ایام تیمار داشت من بواجبی بکنز و بہمت نہمت
من ہم در آنست کہ تیمار داشت مادر کنم بریدہ بچناں نیست بلکہ بچنین است
بارے تاکہ زندہ است حقوق نے گذارم چوں بمیرد از عہدہ بیرون آمدہ بام
ایں نیت قریب بدر جہ پیاہری باشد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ
عنہ در عہد خلافت خود یارے را بر ولایت امیر کردانیہ بود و مثال
بنام او در قلم آورده بدو تسلیم کرد و او در اثناے آن حضرت امیر المومنین
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خورد کے را در کنارہ گرفتہ بود و مراعت نے
کرد و شفقت نے نمود و اں یار روے سوے حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کرد و گفت کہ وہ فرزند دارم چہکس اچنیں دوست میگیرم کہ دوست
میداری حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ فرمود مرا مثال بازو
آن مرد مثال بخضر امیر المومنین عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بازو حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عنہ اں کاغذ را از دستہ و در حال پا رہ کرد و گفت

تزار بخوردگان چوں شفقت نیست بر بزرگان کجا خواهد بود بعدہ در باب طایفه
 کہ در ستن خراج زیادتی کنند حکایت فرمود کہ در حدود لاهور دیے بود
 در آن دیہ درویشے ساکن بودہ است و کشت میکاشت زراعت میکرد
 و روزگار خودے گذرانید چنانکہ یکس ازوے چیزے نے ستہ تا وقتے کہ آن
 دیہ را شحنے بے ہر نصب شد حصّہ آں کشت طلبیدن گرفت چندین گاہ پاشا
 کہ حصّہ ندادہ بے ہما با غلّہ بردہ یا کرامت بنمایا حصّہ مابدہ درویش گفت کرا
 چہ باشد چوں درویش دید کہ بغیر این نخواہد گذشت بعد ازاں روے سوے
 شحنے کرد و گفت چہ کرامت مے طلبی نخواہ قضا را ہما بخا نزدیک دیہ آے
 رواں بود شحنے گفت اگر ترا کرتے ہست بر روے آب آب بگذر درویش
 فی الحال نظر بر حق کرد و قدم بر روے آب نہاد چنانکہ بر خشکی بروند ہیچناں
 رفت گذار شد بعد ازاں کشتی خواست باز او را گفتند اے درویش چنانکہ
 رفتہ باز بیا درویش کامل بود و گفت خیر نفس من فریہ شود کہ چیزے شدہ ام
 نکتہ و ربیان اُمرا و خلفاے خوب اعتقاد حضرت سلطان المشایخ
 قدس اللہ سرّہ العزیز فرمود خلیفہ از خلفاے بغداد جوانے را در حبس کرد
 مادر آں جوان بیامد پیش خلیفہ زاری و نالہ مے کرد تا پسر او خلاص شود
 خلیفہ گفت کہ من حکم کردہ ام تا انگاہ کہ اولاد من باش پسر تو پیوستہ
 در حبس باشد زال چوں اینچنین سخن ہایل از خلیفہ بشنید آب در دیدہ کرد
 و بعدہ روے سوے آسمان کرد و گفت خداوند خلیفہ تو این حکم کرد تو چہ
 حکم مے کنی و چہ حکم خواہی کرد خلیفہ این سخن بشنید دلش بگشت و زرم شد فواں
 داد تا پسر او را خلاص دہند بعد ازاں پسر را سوار کردند و سواراں را جمع کرد
 و گفت در بغداد این پسر را گردانید و نہا کنسید کہ ہذا عطاء اللہ علی غم
 الخلیفہ یعنی این بخشش خدا تعالی است برخلاف خواست خلیفہ نکتہ و ربیان غیر
 مزاج ملوک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرّہ العزیز فرمود کہ

نکتہ

نکتہ

قدسیہ است کہ قلوب الملوك و لواء صیغہ بید می یعنی کہ دہائے بادشاہان
و موہبہائے سرایشان بدست من است روایت نے کنند کہ حق تعالیٰ
نے فرمایہ کہ دہائے بادشاہان بدست من است و من گردانندہ ایشانم
کہ ہر گاہ خلق با حق راست باشند دہائے بادشاہان راہریاں بر خلق گردانم
و ہر گاہ کہ خلق با حق راست نباشند من دہائے بادشاہان را بے ہر گردانم
بعد ازاں بر لفظ مبارک راند کہ نظر آنجا باید داشت و ہمہ چیز را از آنجا باید
بعدہ درین حق حکایت فرمود و رانچہ قیامیہ ملتان داشت و سلطان
شمس الدین در دہلی بود میان ایشان مختصتہ ظاہر شیخ بہاؤ الدین
رحمۃ اللہ علیہ و قاضی ملتان ہر دو بجانب سلطان شمس الدین مکتوب
نوشتند آن کتابت ہر دو بدست قباچہ افتاد متغیر شد قاضی راکشت
و شیخ را بدر سر اسے طلبید شیخ بہاؤ الدین بدر سر اسے رفت چنانکہ ہر
رفتے بے دہشت بر حکم معہود بر راست قباچہ نشست قباچہ مکتوب
بر دست او داد شیخ مکتوب مطالعہ کرد و گفت آری میں نامہ من
بنشتہ ام و خط من است قباچہ گفت چرا بنشتہ شیخ گفت من ہر
بنشتہ ام از حق بنشتہ ام ہر چہ توانی بکن تو خود چہ توانی کرد و بد
تو چیست قباچہ چوں این بشنید و تامل شد اشارت کرد کہ طعام
بیارید معہود این بود کہ شیخ در خانہ کسے طعام خورد و مقصود قباچہ
این بود کہ چوں شیخ طعام خواہ خورد و راں حال آن را مضرت رسام شیخ
بضمیمہ باطن دریافت چوں طعام پیش آوردند شیخ گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم
و دست بطعام برد و خوردن گرفت قباچہ چوں این حالت بدید تمامی غضب
او فرو نشست و بیچ نتوانست کرد گفت شیخ سلامت بمقام خود آمد
بعدہ فرمود کہ بعضے را مزاج زودتر متغیر شود و مناسب این صحنہ و چیتہ
بر زبان مبارک راند و فرمود کہ مولانا فخر الدین نیرازی را کہ ہمہ فرمود

ناخوش گروم * و نیمه نیم دره دلکش گروم * از آب لطیف تر مزاجی دارم * و دریا
 مرا گرفته آتش گروم * و بخند مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سره
 العزیز بنشته دیده ام قیل یا رسول الله صلی الله علیه و سلم اخبرنی و بحکمہ
 فی نفس اقلی انه هلاک هو الدین یوحیدین الشریک ففخت القیل ان الجنة
 المحکمین * روی بالکسر و المصنف من نفس حکمہ السیم کلها یحکمہ و لدی سبب
 این حکایتی فرمود که بادشاهزاده بود در غایت حبس و محبوس گشت روزی در نظر
 نشسته بود درین بادشاهزاده نظر جانب آسمان کرد و سوسه چشم بر آن طرف
 داشت بعد از آن طرف دیگر دید باز نظر جانب بالا کرد و تا دیر می نظر طرف آسمان
 گشته بعد از آن دور تر نظر جانب حرم خود کرد و انگاه بگریست حرم او گفت
 ایمن چه بود که دیر طریقت آسمان دیدی و باز جانب من دیدی و گریستی شاهزاده
 گفت ازین سوال بگذر حرم او چون الحاح بسیار کرد بعد از آن گفت بدال و
 آگاه باش که این ساعت نظر من باوج محفوظ بود و آنجا دیدم که نام من از زندگانی
 پاک کردن از لوح و استم سر از تنی است باز دیدم که بر جای من حبشی است و در
 بارگاه او خواهر بود و تو در حماله او خواهی بود این بود که دیدم حرم چون زویش
 گفت اکنون تو چه حکم می کنی شاهزاده گفت من چه تو انم کرد حکم همال باشد که خدا
 تعالی کرده است انگاه بادشاهزاده حبشی را طلب فرمود جامه خود پوشانید
 و ولیعهد خود کرد و طریقه نام زد فرمود آن حبشی بر حکم فرماں شکر را با امر او
 ملوک و تیغ داران روان کرد و همچنان به برکت آن حکم کار با تمام رسانید
 و بخدمت بادشاه پیوست دوم روز آن بادشاهزاده وفات یافت
 در آنکه حبشی بشکرگاه رفته بود چنان با خسلتی زندگانی خوب
 کرد که دلها در همه محبت او ماکل شد چوں آن بادشاهزاده
 نقل کرد آن ملک بر آن حبشی قرار گرفت و حرم مختصرم او را
 بر حکم شرع در حماله خود آورد و نفس آن بادشاهزاده

در کار شد تگمته در میان مردانی که ایشان مستغرق باشند از خواب و خواب ایشان
 را یاد نباشد سلطان شمس الدین در سنه شصت و سی و سه از دار فنا بدر بخت
 رحلت فرمود و در همین سال حضرت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار خانی
 قدس سره الغریب وفات یافت گویند بعد از نقل سلطان شمس الدین
 در مدت ده سال چهار فرزند سلطان را بر تخت نشاندند و بعد از گذشتن
 ده سال پادشاهی چهارم فرزند سلطان ناصر الدین پسر خود
 سلطان شمس الدین را بر تخت نشاندند و این سلطان ناصر الدین
 که طبقات ناصری بنام اوست پادشاه حلیم و کریم بود و متعب و بیشتر و جبار
 خود از وجیه کتابت مصحف ساخته و مدت بیست سال پادشاه بود و در این مدت
 عهده ملک جهان بینی به سلطان غیاث الدین بلبن بود و در آن ایام
 اورا الغیاث گفتند که بعد از او در شهر پسر نه اشقی و پتین و ستمه مایه سلطان
 غیاث الدین بلبن که بنده از بنندگان شمس بود بر تخت حضرت دلی
 جلوس فرمود و او را دو پسر بود پسر بزرگ او که خان ملتان و والی عهد او
 بود در شهر پسر نه اربع و شصت و ستمه در میان لامهور و دیپا لیور
 با مغل مجاریه کرد و شهبی شد و بنی سوار کار آمد و آن حرب شهادت
 یافت و از آن تاریخ خان ملتان را خان شهید میخوانند و امیر شمس
 در آن حرب اسیر غل شده بود و بنوعی از دست ایشان رهای یافته
 و این خان شهید را یک پسر بوده که بنام و پسر دوم سلطان
 غیاث الدین را بغیر خان محمود نام بود و ملقب بنا ناصر الدین و
 او را یک پسر بوده که قبا و نام ملقب بمغیر الدین و آنچه از خان شهید
 مانده بود به پسر او بخیر و تفویض کرد و بخیر و را اگر چه در
 عتقوان شباب بود و در نظر سلطان پرورش یافت با مراد
 و زرا و کارکنان جدید از دلی بکستان فرستاد

و عہد سلطان ازہرشتاد گزشتہ بود و بعد از شہادت پسر روز بروز در ملک بلخی
فتو پیدا مے آمد و از غم پسر شکستہ تر مے شد و صاحب تاریخ فیروز شاہی
مے گوید کہ من از ثقافت عمر شنیدہ ام کہ در عصر بلبین چند بزرگ از بقایک
شمشی ماندہ بود و عہد سلطان بلبین از اں بزرگان آراستہ شدہ بود چنانکہ
از سادات کہ بزرگ ترین امت اند سید قطب الدین شنج اسلام شہر جد
بزرگوار قاضیان بد اول و سید منتخب الدین و سید جلال الدین پسر
سید مبارک و سید عزیز الدین و سید معین الدین بیانہ و سادات کرام جہان
سید چچو و سادات عظام کیتہل و سادات محبتہ و سادات بیانہ و سادات
بد اول و چندین سادات دیگر کہ از حادثہ چنگیز خان ملعون دریں دیار آمدہ
بودند و در صحت نسب و بزرگی عظیم المثال بودند و بحال تقوی و تدبیر آراستہ
ہر ہمہ در قید حیوۃ بودند و ہم در عصر بادشاہی سلطان بلبین چندین علمائے کرام
از نوادر استادان بودند و بر صہ افادت سبق مے گفتند چنانچہ مولانا برہان
الدین بلخی و مولانا برہان الدین بزاز و مولانا نجم الدین دمشقی شاگرد
مولانا فخر الدین رازی و مولانا سراج الدین سجری و قاضی شرف
الدین لوائی و صدر جہاں منہاج الدین جورجانی و قاضی رفیع
الدین کازرونی و قاضی شمس الدین درمراجی و قاضی رکن الدین
سامانہ و قاضی جلال الدین کاشانی پسر قاضی قطب الدین کاشانی
و قضاۃ شکر قاضی سدید الدین و قاضی طہیر الدین و قاضی
جلال الدین و چند استادان و مفتیان و سرآمدگان و از شاگردان
و پسران علمائے شمسی و گفتن سبق و نوشتن جواب فتوی متعین
بودند و از مشائخ کہ مثل ایشان در روزگار مے پیدا آید عہد بلخی
و زینتہ گرفتہ بود چنانکہ در اوائل عصر بادشاہی او حضرت شنج شیوخ
العالم فرید الحق و الدین مسعود کہ قطب عالم و مدار جہاں بود

واما بی ایس دیار رازی بارگرفته زماں زماں کرامت او ظاہر می شد
 واز ناقریب و محاسن انفاس نفسیہ او خلقی از بلا ہائے دین و دنیا نجات
 می یافت و قایم با از ارادت او بدرجات عالیہ ترقی میگردند و شیخ
 صدرالدین پسر شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا و شیخ بدرالدین غزنوی
 خلیفہ حضرت قطب الاقطاب شیخ الاسلام و المسلمین شیخ قطب الدین
 بختیار کاکی اوشی حشتی و شیخ ملکیار پڑاں و حضرت بی بی فاطمہ سام
 و سید مولہ و چندین مشایخ دیگر بودند و میامن و برکات ایشان در عہد
 سلطان بلبن فیض رحمت آسمان متواتر بریں زمین نازل می شد و همچنین
 حکما و اطباء در عہد بلبنی در حکمت و طب نظیر نداشتند مثل حمید الدین مطرز
 و مولانا بدرالدین دمشقی و مولانا حسام الدین ماریکلیہ الی غیر ذلک
 از نوادر ملوک در آن عصر ملک علاءالدین کشلیخان برادر زاده
 سلطان بلبن بود کہ در کثرت بذل و جود گوئے سبقت از حاتم طائی
 ر بوده بود و من از بسیارے از اہل اعشار خاص از امیر خسرو شنیدہ
 ام کہ بچو ملک علاءالدین کشلیخان در بخشش جود و تیر اندازی و
 گوئے بازی و شکار انداختن مادر زاید و ہم در آن ایام بجای پدر خود
 کشلیخان برادر سلطان بلبن باریک شد و چون سلطان بلبن از
 واقعہ خاں شہید شکستہ شد و از حزن بسیار رنجور گشت بغرا خاں پسر
 خود را از لکھنوتی دروہی طلبید و او را گفت کہ فراق برادر تو مرا صاحب
 فراش گردانید ای پسر ایام آن نیست کہ از من دور باشی جز تو پسرے مذام
 کہ جاے من تواند داشت و کنخرو و کیتقبا و کہ پسران
 شما یاں اند من ایشانرا پرورش داده ام خورد اند گرم و سرد
 روزگار پخشیدہ اند کہ اگر بعد از من ملک ایشان رسد از غلبہ عرص و ہوا
 نفس خود باد شاہی نتوانند کرد و باز ملک و سلی ہیچتاں شود

که بعد از سلطان شمس الدین در مدت شده بود اگر تو در کهنوتی باشی
 و در تختگاه دلی دیگر نشین ترا پیش او چاکری باید کرد این معنی پند
 و از پهلوی من دور شو و تنها در رفتن لکهنوتی کن بغراخان بادشاه
 عجل بود و دوشم ماه که در دلی ماند پدر صحت یافت بهانه انگشت و به رضا
 پدر جانب لکهنوتی مراجعت کرد و کی قبا و سپر بغراخان نزد سلطان
 ماند بغراخان هنوز بلکهنوتی نرسیده بود که سلطان باز بخورش و ارکا
 دولت خود را طلبیده وصیت کرد که بعد از من کیخسرو را بر تخت
 نشاند اگر چه او خردسال است و حق جهان داری نتواند گذارد لیکن
 چکنم محمود که از دکاره می آید و مرد ما از وحشم داشتند لکهنوتی رفت تا
 او را طلبیده صد کاسه بدانگه شده است و تخت بادشاهی بر باد خواهد
 شد بعد از وصیت روز سیوم بجوار رحمت حق پیوست همان روز از بر
 کیخسرو که پسر خان شهبه بود کلمات کس فرستادند کی قبا و سپر
 بغراخان را سلطان معز الدین خطاب داده بر تخت ملک دلی
 نشاند سلطان بلبن را در آخر شب از کوشک لال بیرون آوردند
 و در دارالامان دفن کردند و سلطان غیاث الدین بلبن مدت
 بیت و سال بادشاهی کرد و سلطان معز الدین کی قبا و در شهر
 سنه خمس و شصت و ستامه بر تخت بلبنی دلی شکان شد و در آن وقت بنف
 ساله بود و این سلطان زاده صاحب مکارم اخلاق و طبع موزون و خلق
 پسندیده و جمال نیکو داشت و آرزوهای کامرانی و تمنای استیفا
 هوا و شوق تنعم و تلذذ و رسیدن او هجوم آورده بود ترک سکونت شهر کرده
 و از دار السلطنت کوشک لال بیرون آمد و در کیلو کهری برکنار
 آب چون کوشک بس بے نظیر و باغ ملک بنا فرمود و بالوک و امراء
 و معتبران و معارف و کارداران نزدیک کوشک خانها ساختند و چون دید

۵۸۵ که بادشاه بسکونت کلوکهری راغب است قصر را و بناها و محلهها ساختند و سر
 بر طایفه از شهر در کلوکهری رفتند و ساکن شدند و کلوکهری آبادان و معمور
 گشت القصه سلطان معزالدين ليلا و نهرا در عيش و عشرت مشغول
 می بود و ملک نظام الدين و مادر برادرزاده ملک الامرا کو توالت در مین
 تخت سلطان خیزد و در ظاهر او یک سلطان و در سرنایب ملک شده
 پرداخت امور عظام ملک داری بدو بازگشت و ملک نظام الدين در
 جلب ملک دندان تیز کرد که پیرے گرگ کهنه بود و شخصت سال ملک
 و ملی قبضه کرده بود و اهل مملکت را با انواع ملامت بجانب خود کشیده بود
 بخاطرش رسید که پیرے که قابل جهان داری بود در حیات پدر شهید
 شد و بغیر خال در لکهنوتی فرو مانده سلطان معزالدين از غلبه هوا
 پرستی مهر جهان داری ندارد اگر کین و پسر خان شهید را از میان
 بردارم و چن کس دیگر از ملوک قدیم را از سلطان معزالدين دفع کنانم
 ملک و ملی مرا باسانی بدست آید پس مصلحت اینست که کین و
 را باید طلبید و در راه او را دفع باید کرد باین اندیشه بطلب
 کین و بملتان کس فرستادند و ملک نظام الدين درجا
 ستی از سلطان معزالدين برای قتل کین و رخصت
 ستد و از درگاه کسان نامزد کرد و در قصبه رستگ کین و
 را بقتل رسانیدند و از قتل کین و کل سراسر بلبنی که ارکان
 و احوان معزالدين گشته بودند از ملک نظام الدين
 خایف شدند و هر همه سراسر گشتند و بعد از مدتی معزالدين
 را بخوار شد و بزمحت فلج و لقوه در مانده روز بروز بترسید شد
 چون امید صحت نمانده بندگان بلبنی از ملوک و امرا و معارف
 و سرخیلان و سرهنگان جمع شدند و اتفاق کردند

کہ پسر سلطان معز الدین را با آنکہ خورد سال بود از حرم بیرون آوردند و بخت
 نشانند تا ملک در خاندان پلینی بماند و او را سلطان شمس الدین خطاب
 دادند و سلطان معز الدین را در کوشک کلو کہری تداوی سے گردند و سلطان
 جلال الدین با جماعت خلجیاں بانوہ قرابتیاں در بہا پور فرو درآمد و شخص
 شکر و عرض شکر سے کرد و چوں اعلیٰ دیگر داشت نہ او را بترکان استواری و نہ
 ترکان را با وترکان او را پست از خود میدانستند و تیمر کچھن ایتیم کلہ اتفاق
 کردند کہ چند امر سے بیگانہ سے نمایند از میاں بردارند و تذکرہ بنام ایشاں کردند
 و سلاں تذکرہ نام سلطان جلال الدین نوشتہ اند سلطان جلال الدین
 خبر یافت و ہوشیار شد و مردم خود را گرد آورد و امر سے خلج را یکجا جمع کرد و
 شکر گاہ در بہا پور ساختہ و بعضی امر سے بزرگ باو یار شدند و ایتیم کچھن
 با سوار سے چند رفت تا ز بہا پور سلطان جلال الدین را بغیرت بیار و
 و در سراسر شہسی کار او با خرساند سلطان جلال الدین را حال روشن شدہ
 بود و بجز آنکہ ایتیم کچھن بار بک بطلب او رفت در زماں او را از اسب فرو دادند
 و تیغ در خلق او زدند و پسران سلطان جلال الدین کہ ہر یکے ہچو شیر خر بودند
 با پنجاہ سوار و بار گاہ سلطان درآمدند و پسر سلطان معز الدین را از تخت
 ر بودند و یہ پدر رسانیدند و ایتیم مرختہ دنبال پسران جلال الدین آمد در میان
 راہ تیز زدند و خلطانیہ تد و پسران ملک الامر در بہا پور بردند و گردنگاہ داشتند
 در شہر شعب شد و خواص و عوام و خورد و بزدگ شہر از دروازہ بنصرت پسر
 سلطان معز الدین بیرون آمدند و راہ بہا پور گرفتند و جملہ شہر را سوزی
 خلجیاں بغایت دشوار نمود و کو تو ال جمعیت عام را با واسطہ پسران خود
 فرو نشاندہ و مردم شہر را باز گردانیدہ و بسیار سے از ملوک و امراکہ از اصل ترکان
 بنو و نیا سلطان جلال الدین یار شدند و در شکر گاہ اورفتہ فرو درآمدند و
 جمعیت انبوہ شد و بعد دو روز از ماجرا سے مذکور ملک لالہ کہ پدراورا

سلطان مغزال دین کشته بود و فرستادند بکلوکهری بقتل سلطان مغزال
چون واقعه کلوکهری رفت سلطان مغزال دین را که دهن و نفسی مانده بود در جامه خوابه به سجده و گداز
چند نزد درویشان روان کرد و ملک چچومت سه سال بعد مغزال دین بادشاهی کرد و له برادرزاده
سلطان بلین را که وارث ملک بود اقطاع کرده دادند و بجانب کره فرستادند
و مخالفان و موافقان با سلطان جلال الدین بیعت کردند و از بها پور
سلطان جلال الدین با جمعیت بسیار سوار شد و در قصر معسری در
کلوکهری فرو داد و آنجا بر تخت بادشاه نشست و از هر اس شهر و از ترس سلطان
ماضیه در دو تخانه فرو دنیا بد و بر تخت قدیم به نشست پوشیده ماند که در شهر سینه
شان ثمانین و ستمایه سلطان جلال الدین فیروز خلجی در کوشک
کلوکهری بر تخت بادشاهی نشست و مدت سیزده سال عصر جلال الدین
بود و کلوکهری را شهر نو نام زد و حصارے از سنگ در غایت رفعت بنا
کرد و امیر خسر و گفته است **۵** شهدا در شهر نو کردی حصارے به گرفت
از کنگر و تا قمر سنگ و سلطان علاؤالدین برادرزاده و داماد و مر با
سلطان جلال الدین بود و در هفدهم ماه مبارک رمضان سنه خمس و
تسعين و ستمایه سلطان علاؤالدین عم خود سلطان جلال الدین
را شهید کرد و بر تخت سلطنت نشست بد آنکه از مشایخ عصر علای سنجاه
شیخی که نیابت پیغمبر است علیه الصلوٰه والسلام شیخ الاسلام نظام الدین
و شیخ الاسلام علاؤالدین بنه شیخ فرید الدین و شیخ الاسلام شیخ
رکن الدین بنه شیخ بهاوالدین زکریا آراسته بود و جهانے از انظار
متبرکه ایشاں منورے شد و عالمے دست بیعت ایشاں ے گرفت حضرت
شیخ نظام الدین و راں هنگام در غیاث پور بودند و شیخ علاؤالدین
بن شیخ بدالدین سلیمان بن شیخ فرید الدین در غامی عصر علای در
اجودهن متکلم بودند و شیخ رکن الدین بن شیخ صدر الدین بن شیخ

بہاؤ الدین زکریا درملتان مستقیم بودند و در ہمہ عہد علای شیخ رکن الدین
 داد طریقت پیدا و تکمیل میرداں میکرد و سجادہ پیر را منور میداشت و ہمہ
 انہالی دیار سندانہ و ملتان و اوچہ وغیر ہم باستانہ مبارک شیخ رکن الدین
 نشستہ بودند در کشف و کرامت شیخ رکن الدین کسے را شبہ شکے نماذہ
 بود و ماثر آں خاندان بزرگ از وصف بیرون است و شیخ بہاؤ الدین زکریا
 را در میان سالکاں و خدا طلباں باز سپید گفتندے اعنے ہر کہ خود را بجناب
 او بند و بجزا رسد و شیخ صدر الدین باوصاف کمال و تکمیل و سخاوتے
 در غایتے افراط داشت و با آں چنداں مال کہ او را از میراث پدر رسیدہ
 و از محصول دیہ ہا رسیدے از و فوراً عطا بیشتر ایام آں بزرگ در قرض گذشتے
 و در عصر علای شعراے بودند کہ بعد از ایشان بلکہ پیش از ایشان چشم روزگار
 ندیدہ و لایسما امیر خسرو کہ خسرو شاعران سلف و خلف بودہ است و در اختراع
 معانی و کثرت تصنیفات غریبہ نظیر داشت و مع ذلك الفضل و الکمال و الفنون
 و البلاغ صوفی مستقیم الحال بود و بیشتر عمر او در صیام و قیام و تقبذ و تلاوت
 گذشتہ است از میدان خاصہ حضرت سلطان المشائخ شیخ شینوخ العالم
 سید نظام الحق والدین محمد احمد بدوئی البخاری اچشتی قدس السیرہ
 العزیز بود و اچچنال مرید و معتقد من دیگرے را ندیدم و از عشق و محبت نصیبے
 تمام داشت صاحب سماع و وجد و صاحب طال بود و در علم موسیقی کمال
 داشت و ہر چہ نسبت طبع لطیف و موزون کند باری تعالی او را و آں ہنر
 سرآمد گردانیدہ بود و وجودے عظیم المثال آفریدہ و در قرون متاخر از
 نوادرا عصا پریدا آورده و دوم شاعرے از شعراے یگانہ عصر علای امین
 سنجری بود او را التفاتے بنظم و نثر بسیار است و در سلاست ترکیب و روانی
 سخن آیتے بود و از بس غزلہاے و جداتی در غایت روانی گفتے او را
 سعدی ہندوستان خطاب شدہ بود و امیر حسن مذکور باوصاف و

اخلاق مرضیه متصف بود و سالها مرا با امیر خسرو و امیر حسن
 تود و ویگانگی یوده است و نه ایشان بے صحبت من توانستند بود و نه
 من توانستم بے مجالست ایشان گذرانم و از غایت اعتقاد که امیر
 بحضرت شیخ داشت آنچه در مدت اراوت خود در مجلس شیخ از انفاش
 متبرکه که شیخ شنیده بود عین ملفوظ شیخ را جمع کرده است آنرا
 فوائد الفوائد نام نهاده و او درین ایام دستور صادقان
 ارادت شده است و امیر حسن را نیز دیوان است صحایف نثر
 و شئویات بسیار است و چنان شیرین مجلس و ظریف و خوش
 مزاج و مؤدب و مهذب بود که راسته و آئینه که من از مجالست
 او می یافتم در مجالست خیر او نمی یافتم بدانکه مقصود از ایراد مقدمه
 مذکوره است که دل سلطان علاء الدین را چید دل توان گفت و او را چه
 بے باک و بے التفات تصور توان کرد که از هزار و دو هزار فرسنگ مسافرت
 و طالبان و آرزو ملاقات حضرت سلطان نظام الدین سلطان المشایخ
 محبوب الهی می رسیدند و او را هیچ بخاطر نگذاشت که بکلامت شیخ الشیخ محبوب
 الهی آید و یا جناب قدس علی را نزد خود طلبد و ملاقات کند و در کدام و هم در
 آمد زیرا که چون امیر خسرو که نادر عالم بود اگر در عهد محمودی و سنجری بودی
 او را مکرم و تجلیل داشتند سلطان علاء الدین او را هزار تنگ داده بود
 و تکریم و تجلیل او بجا نیاورده و هرگز حق احترام و احتشام او محافظت نکرده
 و آنهمه عجایب و عصاره آراسته بود و حق او مکرو است دراج بود سلطان علاء
 الدین را زحمت استسقا شد و در آن زحمت فاقات یافت مدت سلطنت
 بیست سال بود و بعضی گویند که ملکان یب پیش بریده پس دریده کار سلطان را
 در حالت غلبه زحمت تمام کرد و در شه پوسنه خمس عشر و سبعمائة و شرب ششم شوال
 آخر شب سلطان علاء الدین را از کوشک سیری بیرون آوردند

و در مسجد جمعه در مقبره او بروند و دفن کردند و بیست سال سلطان قطب الدین
 پسر سلطان علاء الدین بر تخت نشست بعد از قتل ملک نایب که بعد
 از سی و پنج روز که از نقل سلطان علاء الدین گذشته بود و در شهر سمنه
 شان عشو سبعماته و بواسطه آنکه دیوگیر از دست رفته بود بجانب دیوگیر
 لشکر کشید و بفتح و طغیان از لشکر بازگشت چنانچه سلطان علاء الدین
 فریفته ملک نایب شده بود سلطان قطب الدین فریفته و آشفت
 خسرو خاں شد و آن سرادیکه حراخوار مایون چتر دار و سردار لشکر گردید
 و از آن مایون مفعول بر خانمان و فرزندان او چه گذشت و از جمله بدیها
 سلطان قطب الدین آن بود که با حضرت شیخ سلطان المشایخ
 نظام الدین اولیا که قطب عالم بود از جهت آنکه خسرو خاں را
 مرید شیخ میدانست با شیخ عداوت بنیاد نهاده و زبان به بدگفتن
 شیخ بکشاو و در بند آن شد که بشیخ کلفت رساند و چند بدخواه او
 که خود را پیش او نیکو خواه نموده بودند سلطان را در بدخواهی و ایذا
 شیخ باعث می گشتند و از آنجهت بر آفتادن او نزدیک رسیده
 بود و زبان به بدگفتن شیخ بکشاو و عداوت ظاهری کرد و ملوک و وزیر
 معارف در سرای او فرمود که کسی بنیارت شیخ و غیاث پور نرود
 و بارها می گفت که هر که سر شیخ بیارد هزار تنک زرا و بدیه
 و روزی در خطبه شیخ ضعیف الدین رومی سلطان را با حضرت
 شیخ ملاقات شد خدمت شیخ را ملاقات نکرد و سلام شیخ را جواب
 نداد و التفات نرمود بدینیت آنکه با شیخ در اندازد شیخ زاده حسام را که مخفی
 شیخ شده بود و مقرب درگاه خود ساخت و شیخ الاسلام رکن الدین
 را از ملتان طلب کرد القصه سلطان قطب الدین را بعد از چهار سال
 خسرو خاں با جمعی اتفاق کرده در بام هزار ستون سرازتن جدا کردند

و تن بے سر سلطان را از بام در صحرای مذاختند و خلقے آزا بدیدند و گوشه خیدند
 و از جان خود نو میدشدند و کراکه کشتنی بود کشتند و در بانار کردند و ہم در آن نیم
 شب ملک عین الملک ملتانی ملک حید الدین قریشی و ملک فخر الدین
 جو نایبے سلطان محمد بن تغلق شاہ وغیرہم را طلبیدند و بر بالاسے بام
 ہزارستون نگاہ داشتند تا روز شود چوں روز شد خسرو خاں وزیر
 حبیب خود را ناصر الدین خطاب داد و برادر خود را خان خاناں و
 بہر کس خطابے و منصبے تعیین فرمود و از ہر کس ملاحظہ داشتند مگر از غازی
 ملک یعنی تغلق شاہ کہ در دیپال پور بود تغلق شاہ کہ این خبر شنید
 چوں مار بر خود پیچید از براسے آنکہ بدست سلطان محمد تغلق نزد سلطان
 قطب الدین قرب تمام داشت از قبل ولی نعمت خود خون مے خورد و دم
 نمے نوانست نزد تغلق شاہ شکر کشیدہ بدلی آمد و خسرو خاں
 جنگ کرد و خسرو خاں را شکست داد و خسرو خاں گریختہ
 روز دوم او را گرفتہ آوردند و گردن زدند و مدت چہار ماہ خسرو خاں
 سلطنت دہلی داشت و شہورسنہ عشرين و سبعماۃ سلطان غیاث
 الدین تغلق شاہ انار اسیر مانہ در کوشک سیری جلیس فرمود و
 بادشاہی بذات ہمایوں اوزیب و زینت گرفت و در شہورسنہ خمس
 و عشرين و سبعماۃ سلطان تغلق شاہ بر حمت حق پیوست و سلطان
 محمد بن تغلق شاہ کہ ولیعہد او بود بر سر سلطنت دارالملک تغلق آباد
 جلوس فرمود و از بادشاہی او ممالک اسلام آراستہ شدند بدانکہ سلطان
 محمد شنید کہ تغلق شاہ از لکھنوی جریدہ امروز بتغلق آباد مے رسد فرمود
 کہ در تلکہ کروچے تغلق آباد نزدیک افغان پور کوشکے مختصرے بنا کنند
 کہ شب پدرا و انجا نزول کنند و بگاہ باکو کبہ بادشاہی در آید
 تغلق شاہ وقت نماز دیگرے در کوشک نورسید

و فرود آمد پسر او و اکابر و اشراف استقبال کردند و پیاپی شش گشتند مانده خاص طلبیدند
 و طعام خوردند و ملوک و اماران بجهت دست نشستن بیرون آمدند صاعقه بلا از آسمان
 بر زمین افتاد و سقف خانه بالا بتعلق افتاد و باشیج و شش کس دیگر زیر سقف ماندند
 و بجوار رحمت حق پیوست و سلطان محمد بر تخت بادشاهی در وهلی جلوس فرمود و مدت
 سلطنت سلطان محمد بن تغلق شاه بیست و هفت سال بود و بدانکه سلطان محمد
 تغلق در لشکر مرخص شد مرض او امتداد یافت و روز بکنار آب منتهی نزدیک
 شته رسید سلطان محمد در جوار رحمت حق پیوست و در لشکر شور و شیب بر خاست پانچ
 که خلق بایکدیگر در افتاد و بیست و چهارم ماه محرم سنه شصت و سیم و سیمایه با جماع خواص
 و عوام سلطان العبد الزمان فیروز شاه سلطان در لشکر بر تخت بادشاهی جلوس فرمود
 بدانکه شیخ نصیر الدین محمود و شیخ و علما و ملوک و اماران و معارف و اکابر و معتبران و سران جمیع
 شدند و باستعانت عام در سر آمدند و فیروز شاه را گفتند که تو هم در عهده و هم می
 سلطان محمدی و هم برادر زاده او می سلطان محمد را پسر کن نبود و دیگر از و دشمن
 و لشکر چنان نمانده است که قابلیت بادشاهی داشته باشد از برای خدا خلق
 در مانده را بفریاد رس و بر تخت جلوس فرما و چندین هزار آدمی و این همه لشکر را از دست
 منحل باز خیر چند فیروز شاه عذر می گفت دست از او باز نمیداشتن و میگفتند که در
 لشکر و جنگگاه و نهی الایق سلطنت میسایا بادشاهی جز سلطان فیروز شاه
 نیست که اگر امروز بر تخت سلطنت نشیند و مغالان را معلوم شود که او بادشاه نش فرود
 آید ما را مغالان همیبال سلامت نگذارند و همه را بقتل رسانند بضرورت بر
 تخت سلطنت جلوس فرمود و مردم از محنت و اندوه آسوده شدند
 تاریخ وفات سلطان فیروز شاه فوت فیروز شاه است که مفصل
 و هشتاد و نه است و مدت سلطنت او سی و هفت
 سال بود و تم بگونه و هو العالی اعظم

در آخر کتاب منقول عنه عبارت ذیل مرقوم بود بنابرینکه احوال سخی خود و نقل این
 نسخه متبرکه که محرر ساخته در ذیل منقول نیز بتجریب میرسد تا بر ناظران و مشرح پذیرد و این
 عبارت اینست باتمام سید کتاب مستطاب حضرت سید الاولیا بر مطالع
 فرمایندگان این صحیفه شریفه محقق و معجذب نماند که در سال یک هزار و یکصد و پنجاه هجری
 نبوی صلی الله علیه و سلم و سنه بیستم جلوس محمد شاه بادشاه سید عبداللہ جیور
 نسخه بخط قدیم بسیار دیرینه و کهنه مرقوم سید محمد حسن بن سید فضل اللہ کہ یک
 از اجداد ایشانند و بدین طریق بابشان میرسد سید عبداللہ بن سید خیر اللہ
 بن سید نعمت اللہ بن سید محمود بن سید عبدالسمیع بن سید حسن بن سید
 فضل اللہ بن مولانا سید دولت بن محمد دوم سید احمد بن مولانا سید عبدالرشید
 بن مولانا سید کمال الدین بن مولانا خواجہ عزیز الملتہ والدین بن خواجہ سید
 ابابکر کہ بلا واسطہ شمشیر زاده حقیقی حضرت سلطان المشائخ سید نظام الحق
 و الشرح والدین محمد احمد بدوئی فضل اللہ سرہ الغزیزان بن سید عبداللہ
 بن مولانا سید عبدالرحمن بن مولانا سید موسی بخاری بن مولانا سید عبداللہ
 بخاری بن سید حسن بن سید علی بن سید احمد بن سید ابی عبداللہ بن
 سید علی صغیر بن سید جعفر بن امام علی مادی نقی بن امام محمد انجواد بن
 امام علی موسی ضحان بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر
 بن امام زین العابدین بن امام المغارب و المشارق حضرت امام حسین
 شاه شہیدان بن امام الارض و السماء حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب
 علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ علیہم السلام بچہ از کتاب خانہ گم شدہ بود
 بعد از مدت بسیار بحسب تفاق از بازار بدست آمد تمینا و تبرکاً بخوابش تمام
 بے تکلم و کلام بہر وجه کہ کتاب را خواست یعنی کتاب فروش بہر قیمت کہ داد گرفتند
 چون در دریافت الفاظ احتیاج بسوئے تامل و تفکر بسیارے افتاد و خواستند
 کہ نسخہ دیگر بخط واضح نویسنند شیخ نور محمد کہ پارہ از محاورہ پارسی نظم و نشر

زبدة الوصلین حضرت مولانا فخر المملتہ والشرع والدین نظامی حشتی وقادری و
 سہروردی و نقشبندی و جملہ شعبہ ہائے بہرہا رخاندان عظیم الشان دست بیعت
 بخلائق ہفت اقلیم وادہ سند فیض سانی و کامروائی مشائخین کبار رازینت آرا
 مے فرمودند و خلفائے کرام و یاران عظام جناب مقدس حضرت فخر العالم مولانا
 محمد فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اطراف و انکاف عالم فیض بخشی سبکی طرق
 مے فرمایند و محرمات کتاب مستطاب سہمی شیخ بدر الاسلام یکے از کمترین غلامان
 جناب علی القاب فخری نظامی است سمت تسطیر و رقم تسوید و تحریر پذیرفت جب
 فرمایش برادر دینی و طریقتی کہ بصلح و تقویٰ و ذکر قلبی آراستہ و پیراستہ اندھے
 بمیان جان محمد کہ از یاران حضرت شاہ علی حکیم صاحب علیہ الرحمۃ والرضوا
 بن حضرت صاحب زادہ عالم مرشد زادہ سلسلے شاہ حامد صاحب اصدق
 حضرت شیخ الشیوخ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب کہ پیران پیر حضرت مولانا فخر
 صاحب محب نبی ہستند علیہم الرحمۃ والرضوان بکمال خویہاے دینی و دنیوی از
 راقم سطور اخلاص اخوت دینی دارند سلمہ اللہ تعالیٰ و المستعان رجا از ناظران ایہ
 صحیفہ شریفہ آنکہ اگرچہ نسخہ منقول عنہ بموجب سہی محررش بکمال صحت است و ایہ
 عامی نیز بقدر وسع امکان و صحیح نویسی کوشیدہ و جائیکہ در اصل نسخہ مقفے بود در
 نقاش ناچار بر بنیم بعض جا پا از حادب بیروں نہادہ بدستی ارقام پرداختہ اما
 بمقتضای اینکہ ہر نفس بشر خالی از خطا نبود البتہ سہو و خطا بطہور آمدہ باشند
 تا قلمان و ناظران بریں کلام بزرگاں کہ الانسان مکرک من الخطاء والنسیان
 نظر فرمودہ طرف سہو نگاہ نہ فرمایند و بذیل عفو و کرم پوشند و باصلاح کوشند و اسلام
 والا کرام قاریا بریں مکن تہر و عتاب و اگر خطاے رفتہ باشد در کتاب
 آں خطاے رفتہ را تصحیح کن و از کرم والد اعلم بالصواب و بحکمہ اللہ رب
 العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین و اولیاء
 و الملوکین بر حمتک یا ارحم الراحمین الہی بحرست حضرات پیران حشت قادی

سلسلہ مولانا فخر صاحب علیہم الرحمۃ این کمترین میران فخر صاحب عاقبت
 سلامتی ایمان بخیر گردان آمین آمین یا رب العالمین * * * * *